امام بخاری اور مسلم اور کتاب مشارق الانوار اور اوسکے مصنف کا حال بیان کرنا ضرور ہوا تاکہ
ناواقفون کو بصیرت حاصل ہو حیرانی نرہے **فصل** اصطلاحات حدیث مین **حدیث**
اوسکو کہتے ہین جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبان مبارک سے فرمایا یا خود کیا یا جو حضرت کے
سامنے ہوا اور حضرت نے اوسکو درست رکہا سو جو زبان سے فرمایا اوسکو حدیث قولی کہتے ہین
اور جو کیا اوسکو حدیث فعلی کہتی ہین اور جو حضرت کی سامنی ہوا اوسکو حدیث تقریری کہتی ہین
اول اسلام مین مدت تک علم حدیث مین کسینی کتاب نہین تصنیف کی زبانی سب یاد رکھتی تھی
پھر اول ابن جریج اور امام مالک اور ربیع نی تصنیف شروع کی پھر تو تصنیف کا بہت چرچا ہوا
علماء حدیث نی جو متن حدیث کو شمار کیا تو لاکھ ١٠٠٠٠٠ حدیثین پائین **فائدہ** حدیث دو قسم ہی متواتر
اور آحاد متواتر وہ ہی جسکو ہر زمانی مین اتنا بکثرت لوگون نی روایت کی ہو کہ عقل اونکی جھوٹھ
بولنی کو محال جانی اور آحاد وہ ہی جسکی روایت مین اتنی کثرت نہو آحاد کی تین قسمین ہین مشہور
اور عزیز اور غریب مشہور وہ ہی جسکو ہر زمانی مین تین یا زیادہ راویون نی روایت کی ہو اور عزیز
وہ ہی جسکو ہر زمانی مین دو راویون نی روایت کی ہو اور غریب وہ ہی جسکی روایت کسی زمانی
مین ایک ہی راوی سی ہو سو متواتر سی ہر ایک کو یقین کامل حاصل ہوتا ہی خواص کو بھی عوام کو
بھی اور آحاد روایت سی علم ظنی حاصل ہوتا ہی اور بعضی صورت مین کثرت قرائن سی اہل علم کو
یقین بھی حاصل ہوجاتا ہی سو آحاد مین بعضی روایت تو مقبول ہی اور اوسپر عمل واجب ہی اگر راوی
کی دیانت اور راستی معلوم ہو اور بعضی روایت مردود ہی اگر راوی کی دیانت اور راستی
نہ ثابت ہو **فائدہ** مقبول آحاد کی دو قسم ہی صحیح اور حسن **صحیح** اوسکو کہتی ہین جسکو دیندار
پرہیزگار خوب یاد رکھنی والی لوگون نی ہر زمانی مین برابر روایت کیا ہو نہ اوسمین کوئی چھپا عیب ہو
نہ اور معتبر لوگون کی مخالف ہو سو صحیح حدیث کی سات قسمین ہین اول عمدہ قسم تو وہ ہی جو صحیح بخاری
اور صحیح مسلم دونو مین ہو اوسکو حدیث متفق علیہ کہتی ہین اسکی بعد دوسری قسم وہ ہی جو صرف
بخاری مین ہو تیسری وہ ہی جو فقط مسلم مین ہو چوتھی وہ جو بخاری اور مسلم کی شرط اور اونکی طور پر ہو

پانچوین وه جو صرف بخاري کی طور پر ہو چهٹی وه جو فقط مسلم کی طور پر ہو ساتوین وه جو بخاري اور مسلم کی سوائی اور اہل حدیث نی اوسکو صحیح جانا ہو **حسن** اوس حدیث کو کہتی ہین جو **صحیح** حدیث کی طرح ہو لیکن اوسکی راویون کا حفظ اور یاد صحیح کی راویون کی برابر نہین ہر چند مقبول اور حجت اور واجب العمل دونون ہین لیکن صحیح حسن سی نہایت مقدم اور افضل ہی حسن صحیح سی رتبی مین کم ہی **فائده** مردود قسم آحاد کي جو لایق حجت کی نہین سو ضعیف ہی **ضعیف** حدیث اوسکو کہتی ہین جو صحیح اور حسن کی مخالف ہو خواه اوسکا کوئی راوي درمیان سی ساقط ہو یا مطعون ہو سو اگر ابتدائی سند سی راوي ساقط ہوا وسکو معلق کہتی ہین اور اگر انتہا سی ساقط ہو یعنی صحابی مذکور نہو تو اوسکو مرسل کہتی ہین اور اگر دو راوي برابر ساقط ہو گئی تو اوسکو معضل کہتی ہین اور نہین تو منقطع اور طعنہ راوي کا یہ کہ وه جهوٹا ہو تو اوسکی حدیث کو موضوع کہتی ہین یا اوسپر جهوٹه کی تہمت لگي ہو تو اوسکو متروک کہتی ہین یا راوي غلطي بہت کرتا ہو یا غافل ہو یا کثیر الوہم ہو یا اوسکی روایت معتمد لوگون کی مخالف ہو یا فاسق یا بدعتي ہو تو اوسکي حدیث کو منکر کہتی ہین **فائده** علم حدیث مین بہت کتابین ہین لیکن چهه کتابین نہایت مشہور ہین جنکو صحاح ستہ کہتی ہین اول صحیح بخاری دوسری صحیح مسلم تیسری ابو داود چوتهی ترمذی پانچوین نسائی چهٹی ابن ماجہ سوائی بخاري اور مسلم کی باقي چار کتابون مین ہر قسم کی حدیث ہی صحیح بهی اور حسن بهی اور ضعیف بهی چنانچہ اونکی مصنفون نی بیان کر دیا ہی صحیح حسن ضعیف کا دریافت کرنا ہر کسی کا کام نہین خدانی محدثین کو عقل اور شعور ایسا دیا ہی کہ وہی اونکو خوب پہچان جاتی ہین جیسی صراف کهوٹا یا کهرا روپیہ اشرفی پرکهه لیتی ہین بدون اونکی بتلائی ہر شخص نہین جان سکتا ہر چند اصطلاحات حدیث کی تفصیل بہت ہی لیکن عوام کی فہم مین نہین آسکتی اسواسطی اسیقدر اجمال پر کفایت کی کہ اتنا بهی اس ترجمہ دریافت کرنی کو کافی ہی

فصل صحیح بخاري اور صحیح مسلم کی ذکر مین

ان دونون کتابون کو صحیحین کہتی ہین علم حدیث کی سب کتابون سی صحیحین منتخب ہین انکی صحت پر اتفاق ہی امت کا خصوصا صحیح بخاري کہ بعد قرآن کی اصح الکتب ہی ان دونون کتابون مین سوائی صحیح حدیث کی حسن حدیث بهی نہین ضعیف کا تو کیا ذکر ہی امام بخاري اور مسلم ایسی استاد کامل

ہی

ہوئی علم حدیث مین کہ یہ رتبہ کسیکو حاصل نہین فی الحقیقت یہی دونون بزرگ آسمان تحقیق کے
آفتاب اور ماہتاب ہین اور حق تعالی نی انکی فضائل اور کمالات کو اور اونکی کتابون کو ایسی شہرت دے
کہ کچھہ بیان کی حاجت نہین لیکن کچھہ مجمل اونکا حال برکت کی واسطی مذکور ہوتا ہی تا ناواقفون کو آگاہی
حاصل ہو **فائدہ** نام اور نسب امام بخاری کا ابوعبداللہ محمد بن اسمعیل بن ابرھیم بن المغیرہ ہی ایک سو چورانوے [194]
ہجری مین پیدا ہوئی طفلی مین اندہی ہو گئی تھی اونکی مانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب مین دیکھا
کہ فرماتی ہین کہ خوش ہو کہ حق تعالی نی تیری دعا اور زاری سی تیری بیٹی کی آنکھون مین روشنی
عنایت کی صبح کو دیکھا تو بینا پایا دس برس کی عمر سی بخارا مین حدیث یاد کرنا شروع کیا جب
سولہ [16] برس کی ہوئی تو عبداللہ بن مبارک اور وکیع کی تصنیفات یاد کر چکی پھر حج کی واسطی گئی اور عرب
مین علم تحصیل کرنی لگی جب اٹھارہ [18] برس کی ہوئی فضائل اصحاب اور تابعین مین تصنیف شروع کی آخر
اوس سب مجموعی کی مدینی مین حضرت کی قبر مبارک کی پاس تاریخ بخاری بنائی حامد بن اسمعیل محدث سی
روایت ہی کہ مین اور بخاری استاددن سی ساتھہ علم حدیث تحصیل کرتی تھی ایک روز مینی بخاری سے
کہا کہ تمہاری پاس دوات قلم نہین تم احادیث کو نہین لکھتی یاد رہنا مشکل ہی تمکو ایسی تحصیل سی کیا
فائدہ ہوگا سولہ [16] روز کی بعد بخاری نی کہا کہ تمنی مجھکو بہت تنگ کیا لاؤ اپنی تحریر کو میری یاد داشت سے
مقابلہ کرو اور مین اس مدت تک پندرہ [15] ہزار حدیث لکھہ چکا تھا انہی سب حدیثون کو بخاری نے
مجھکو زبانی سنا دیا اور ایسا خوب یاد تھا کہ مینی اپنی حدیثون کو اونسی صحیح کر لیا پھر بخاری نی کہا
کہ تم جانتی ہو کہ میری یہ محنت اور سرگردانی محض بی فائدہ ہی اوسی روز مین جان چکا تھا کہ یہ شخص
شدنی ہی اسکی برابر کوئی نہو سکیگا اور صحیح بخاری تصنیف کرنی کا یہ سبب ہی کہ ایک روز اسحق بن راہویہ
کی مجلس مین ذکر ہوا کہ اگر کوئی صرف صحیح حدیثون کو علیحدہ جمع کری تو خوب فائدہ ہو کہ بی دغدغہ
لوگ اوسپر عمل کرین بخاری کی دل مین یہ بات اثر کر گئی چھہ [6] لاکھہ حدیثین اونکی پاس تھین اونکا انتخاب
شروع کیا جس حدیث کی صحت کمال مرتبی مین ثابت تھی اوسکو لکھتی اور باقی کو ترک کرتی اور معمول
یہ کیا تھا کہ ہر حدیث کی تحریر کی واسطی غسل کرتی اور دو رکعت نماز پڑہتی اور دعا اور استخارہ کرتی

کہ الٰہی مجھسی خطا نہو آخرش کو اسیطرح سولہ[١٦] برس کی محنت سی مدینی مین حضرت کی مسجد کی اندر منبر
اور حضرت کی قبر مبارک کی درمیان صحیح بخاری تمام ہوئی صرف صحیح حدیثون کو ایک کتاب مین جمع کرنا
اول بخاری سی شروع ہوا سب حدیثین صحیح بخاری کی سات ہزار دوسو پچہتر[٧٢٧٥] ہین اور اگر مکرر کو حذف
کیجئی تو چار ہزار ہین اونکی خوش نیتی کی سبب سی یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی کہ اونکی حیات مین ستر ہزار
آدمی نی بلا واسطہ اونسی یہ کتاب سند کی امام بخاری سی روایت ہی کہ فرماتی تھی کہ مجھکو یہ امید ہی
کہ قیامت مین مجھسی غیبت کا سوال نہو گا اسواسطی کہ مینی کبھی کسیکی غیبت نہین کی اسی کلام سی اونکی
تقوی اور پرہیزگاری کو خیال کیا چاہئی جب بخاری بخارا مین آئی تو وہان کی حاکم نی کہا کہ تم اپنی تصنیفات
میری مکانمین اگر میری بیٹی کو پڑہاؤ بخاری نی کہا کہ یہ حدیث کا علم ہی اسکو مین ذلیل نہین کرتا اگر تجھکو
غرض ہو اپنی بیٹی کو میری مکان مین بہیجا کر جیسی اور لوگ سیکہتی ہین وہ بہی سیکہا کری حاکم نی کہا
تو جب میرا بیٹا آوی تو اور کوئی طالب علم تمہاری پاس نرہا کری ہماری چوبدار دروازی پر کھڑی ہین گے
کسیکو نہ آنی دوین گی ہم نہین چاہتی کہ عوام خلقت ہماری بیٹی کی برابر بیٹھی بخاری نی یہ بات نمانی
اور کہا کہ حدیث کا علم پیغمبر کی میراث ہی اسمین تمام اُمّتِ محمدی شریک ہی اسمین کسیکی خصوصیت
نہین ہوسکتی حاکم نہایت ناخوش ہوا اور بعضی دنیادار خوشآمدی عالمون نی بخاری پر طعن تشنیع
شروع کر کی حاکم کو فساد پر مستعد کیا آخرش کو امام بخاری بخارا سی تنگ ہو کر نکلی اول نیشاپور مین گئی
وہان کی حاکم سی بھی ناموافقت ہوئی پھر وہان سی سمرقند گئی اور دعا کی کہ الٰہی زمین باوجود کشادگی کی
مجھپر تنگ ہو گئی اب مجھکو زندگی سی نجات دی پھر دوسو چھپن[٢٥٦] ہجری مین وہین وفات پائی رحمۃ اللہ علیہ۔
تاریخ * بہر احوالِ بخاری ضبط کردم از ثقات + صدق[١٩٤] تاریخ تولد نور[٢٥٦] تاریخ وفات + عبدالواحد
طوسی اوس زمانی مین بڑی ولیِ کامل تھی اونہون نی خواب مین دیکھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
معہ چند اصحاب کی راہ مین منتظر کھڑی ہین عرض کی یا رسول اللہ آپ کسکی انتظار مین ہین فرمایا کہ محمد بن
اسمٰعیل کا مین منتظر ہون پھر تحقیق ہوا تو اوسی وقت بخاری کا انتقال ہوا تھا اور بہت بزرگون نی خواب
مین دیکھا کہ حضرت نی صحیح بخاری کو اپنی طرف نسبت کیا چنانچہ محمد بن احمد مروزی نی بیت اللہ کی پاس

جلد دوم صحیح بخاری ۲۲۵

خواب مین دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ ای ابو زید توکب تک شافعی کی کتاب
کا درس کہا کریگا ہماری کتاب کو تو کیون نہین پڑہتا مینی کہا کہ یا رسول اللہ آپ کی کون کتاب ہی
فرمایا کہ جامع محمد بن اسمعیل یعنی صحیح بخاری اور اسیطرح امام الحرمین کا بھی خواب مشہور ہی شدت
اور خوف اور سختی مرض اور قحط وغیرہ مصائب مین صحیح بخاری کا ختم تریاق مجرب ہی چنانچہ حرمین
شریفین مین اب تک معمول ہی کہ جب روم کی بادشاہ پر سخت جنگ درپیش ہوتی ہی وہان کی
علما بخاری شروع کرتی ہین حق تعالی فتح نصیب کرتا ہی **فائدہ** امام ابو الحسین مسلم بن الحجاج
بن مسلم قشیری نیشاپوری دوسو چار [۲۰۴] ہجری مین پیدا ہوئی اور دوسو اکسٹھ [۲۶۱] ہجری مین انتقال ہوا تمام
اہل حدیث اونکی بزرگی اور کمال کی قائل ہین اور بڑی عمدہ محدثین اونکی شاگرد ہین جیسی ابو حاتم رازی
اور ترمذی علم حدیث مین بہت کتابین اونسی تصنیف ہین خصوصاً صحیح مسلم مین عجائب رنگارنگ
علم حدیث کی دقائق ہین کہ اہل حدیث اونکو جانتی ہین تین [۳] لاکھ حدیث سی اس کتاب کو منتخب کیا ہی
اور اوسمین کمال ہوشیاری اور احتیاط کی ہی سب احادیث اس کتاب کی بارہ [۱۲] ہزار ہین امام
مسلم نی کبھی کسیکی غیبت نہین کی اور نہ کسیکو مارا اور نہ کسیکو گالی دی ابو حاتم رازی نی مسلم کو خواب مین
دیکھا اونکا حال پوچھا کہ خدانی تمہاری ساتھ کیا سلوک کیا مسلم نی کہا کہ حق تعالی نی بہشت کو میری واسطی
مباح کر دیا ہی جہان چاہتا ہون وہان رہتا ہون ابو علی ایک بزرگ تھی جب وی مرگئی تو کسینی اونکو
خواب مین دیکھا تو پوچھا کہ خدانی تمہاری کس سبب سی نجات کی اونہون نی کہا کہ ان جزدون کی برکت
سی اور وی جزو صحیح مسلم کی تھی **فائدہ** کتاب مشارق الانوار اور اوسکی مصنف کی ذکر مین اس کتاب کی
مصنف کا نام رضی الدین حسن بن حسن صغانی ہی چغان ماوراء النہر کی ولایت مین ایک شہر کا نام
ہی وہان پیدا ہوئی بغداد اور مکی مین علم تحصیل کیا اپنی وقت یعنی سات سو ہجری مین تمام علوم دینی
خصوصاً علم حدیث اور لغت مین استاد بی نظیر تھی تصنیفات اونکی بہت ہین ازانجملہ کتاب مصباح الدجی
من صحاح احادیث المصطفی اور کتاب الشمس المنیرہ من الصحاح الماثورہ اور کتاب مشارق الانوار
النبویہ من صحاح الاخبار المصطفویہ اور کتاب عقلۃ العجلان اور کتاب وفیات صحابہ اور کتاب بدء المنا

اور کتاب فرائض اور کتاب درجات العلم والعلما اور کتاب التکملہ لغت مین کہ جو صحاح جوہری مین غلطی
تھی اوسکی اصلاح کی آور جو لغات کہ اوسمین نہ تھی اونکو داخل کیا اور کتاب مجمع البحرین لغت مین کہ نہایت
کلان کتاب ہی کہ تمام لغت عرب کو شامل ہی انکی سوائی اور تصنیفات بھی ہین کہ مصنف کی کمال علم پر
دلیل ہی **فائدہ** مشارق الانوار مین مصنف نی عجیب وغریب نکات ولطائف کی رعایت کی ہی
اول یہ کہ صحیحین کی احادیث سی صرف قولی حدیثون پر کفایت کی ہی حدیث فعلی اور حدیث تقریری کو
مطلق نہین لایا اور دونون کتابون مین طرفہ خوض اور تلاش کی ہی کہ اونکی اصول حدیث کو لایا شواہد اور
متابعات اور روایت بالمعنی کو ترک کیا اور یہ نہین کہ بی سبب بعضی حدیث کو لایا اور بعضی کو چھوڑا
اس دریافت اور تمیز کو کمال فہم اور بڑا علم چاہئی ہر عالم کا یہ کام نہین اسی سبب سی مصنف نی دیباچہ
کتاب مین کہا ہی کہ یہ کتاب صحت اور متانت مین میری اور خدا کی درمیان حجت ہی وہی خوب
جانتا ہی کہ کسقدر محنت مینی اسمین اٹھائی ہی اور اس کتاب کی خوبی اور بزرگی ہر شخص نہین دریافت کرسکتا
اسکو علما جانتی ہین اور علما سی بھی وہی عالم جانتی ہین جنکو علم حدیث مین بڑا ملکہ اور کمال مہارت ہی
دوسری یہ کہ مصنف نی اس کتاب کو بارہ ۱۲ باب کیا ہی لیکن بابون اور فصلون مین بطور اور کتابونکی
اتحاد مضمون کی رعایت نہین کی کہ مثلا صلوۃ کی احادیث یکجا ہون اور صوم اور حج کی یکجا بلکہ الفاظ اور
حروف پر مرتب کیا ہی مثلا جن حدیثون کی سری پر مَنْ ہی اول باب مین لایا اور اِنَّ کی
حدیثون کو دوسری باب مین اور جن پر لا ہی اونکو تیسری باب مین اور باوجود اسکی پھر حروف
تہجی کی رعایت کی ہی جیسی لغت کی کتابون مین ہوتی ہی خلاصہ یہ کہ اسمین ترتیب معنوی نہین ترتیب
لفظی ہی عجب محنت اور استادی کی ہی کہ احادیث کو رنگارنگ ترتیب مرتب کیا ہی جو اوسکو
غور سی دیکھی وہ اسکا لطف پاوی ہرچند معنوی ترتیب مین یہ بڑا فائدہ ہی کہ جس مضمون کی حدیثون کو
چاہا اونکی باب اور فصل سی دیکھہ لیا لیکن لفظی ترتیب مین بھی عجیب لطف ہی کہ جس حدیث کا سرا معلوم
ہوا بی تکلف اوسکو نکال لیا علاوہ اسکی قرآن کی طرح رنگ برنگ کی مضمون ہر وقت دریافت ہونا
کمال نشاط انگیز ہوتا ہی گویا یہ کتاب گلدستہ ہی جسکی ہر تحریر تو نیکرنگ ہوا اور خوشبو ہر قسم کی

نی

تیسری یہ کہ مصنف بعض حدیث کو ٹکڑی کر کی اپنی ترتیب کی موافق چند مقام پر لایا ہی اور یہ کام عالم عارف کو درست ہی بشرطی کہ معانی مین خلل نہ پڑی چنانچہ مصنف نی ایسا ہی کیا چوتھی یہ کہ بقول شارح گاذرونی کے سب احادیث مشارق الانوار مین دو ہزار دو سو چھیالیس ہین ۲۲۴۶ فائدہ معلوم کیا چاہئی کہ اس کتاب کے ترجمی مین چند امور کی رعایت کی ہی اول یہ کہ مصنف نی اختصار کی واسطی احادیث کی اسناد یعنی راویون کی نام کو حذف کیا فقط صحابی کا نام جو اوس حدیث کا اول راوی ہے مذکور کیا اسطرح کہ ہر حدیث مین اول کتاب کا اشارہ کیا پھر صحابی کا نام لیا پھر حدیث کو بیان کیا اور اختصار کی واسطی ہر حدیث پر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین کہا لیکن مترجم نی ہر حدیث کی ترجمی مین کہہ دیا ہی کہ حضرت نی یون فرمایا اور کتاب کا نام ہر حدیث مین لی دیا ہی تا کہ عوام کو شبہہ نہ پڑی دوسری یہ کہ حدیث کا ترجمہ تحت لفظ نہین کیا اسواسطی کہ عرب کا محاورہ ہند کی محاورہ سی اکثر مطابق نہین بلکہ محاورہ مقدم رکھا ہی مرادی مطلب جابجا لکھا اور باوجود اسکی حتی المقدور تحت لفظ ترجمی کی سبب بھی رعایت کی ہی تیسری یہ کہ اصلی غرض اس سی یہ ہی کہ اہل اسلام کو فائدہ عام ہو یہان تک حرف شناس اور عوام بھی محروم نہ رہین اسواسطی نہایت مشکل مطالب نہین لکھی چوتھی یہ کہ اس کتاب کی خطبی کا ترجمہ نہین کیا کہ عوام کو اوس سی کچھہ فائدہ نہ تھا خطبی کا خلاصہ مطلب یہ ہی کہ مصنف نی کہا کہ جب زمانہ بگڑا اور اہل علم مر گئی اور کم علم نافہم جنکو صحیح اور ضعیف کی تمیز نہین عالم اور پیشوا مشہور ہوئی تو مینی اس کتاب مشارق الانوار مین اپنی تصنیف دو کتاب مصباح الدجی اور شمس منیرہ کی صحیح احادیث جمع کین اور کتاب النجم اقلیشی اور کتاب الشہاب قضاعی سی جو صحیح روایت تھی وہ بھی اسمین ملائی تا کہ صحیح احادیث مختصر کتاب مین یکجا ہووین صحیح بخاری کی علامت خ اور صحیح مسلم کی م اور جو دونون مین متفق ہو اوسکی علامت ق مقرر کی یعنی مصنف نی اس کتاب مین صرف صحیحین کی احادیث لکھی مگر جابجا اقلیشی اور قضاعی کی کوئی لفظ بھی لایا ہی چنانچہ وہان اطلاع بھی کر دی ہی اور وہ لفظ بھی صحاح ستہ سی خالی نہین پانچوین یہ کہ مصنف نی کمال اختصار سی ہر جگہہ قصہ حدیث کا نہین بیان کیا کہ حضرت نی یہ حدیث کسوقت اور کس تقریب سی فرمائی تو اسکا مطلب بخوبی نہین معلوم ہوتا اسواسطی حدیث کی ترجمی سے کے بعد

فائدی ہین اوسکا پورا قصہ لکھ دیا اور جہان مطلب مجمل اور مشکل تھا اوسکو مفصل کردیا اور چارون امامونکی مذہب جابجا مناسب مقامونمین بی تعصب لکھی شیعہ اور اہل بدعت کی شبہات جابجا مجملا دفع کیئی غرض کہ بحمداللہ یہ کتاب اہل اسلام کی واسطی عجیب تحفہ ہی اکثر مطالب دینی کو شامل ہی جسکی دریافت سی جاہل عالم بنی اور عالم تازہ لطف اوٹھائی حضرت مولانا عبدالقادر دہلوی کی ہندی تفسیر اور یہ کتاب طالب خدا کی واسطی کافی ہین دیندار کی حق مین یہ دونون کتابین گویا دو آنکھین ہین جنسی دونون جہانکا انجام نظر پڑی یا دو پر ہین جنسی عرش تک اوڑ سکی * مثنوی *

کیا تجھسی کہون حدیث کیا ہے ۔ دُر دانۂ درج مصطفیٰ ہے
صوفی عالم حکیم دینی ۔ کرتی رہی اسکی خوشہ چینی
بابا کے یہان سے کون لایا ۔ جسنی پایا یہین سے پایا
یہ شاہ رہِ محمدی ہے ۔ گنجینۂ رازِ احمدی ہے
مشعل افروزِ راہ سنت ۔ برہم زنِ بیخ و شاخ بدعت
ہوتی ہوئے مصطفیٰ کی گفتار ۔ مت دیکھ کسی کا قول و کردار
جب اصل سے ملے تو نقل کیا ہے ۔ یہان وہم و خطا کا دخل کیا ہے
اب زیادہ تو مجھسے کر نہ کل کل ۔ خورشید کی آگی کیا ہی مشعل
بالفرض فلان تھا مردِ کامل ۔ اوسنی تھا کیا کہان سی حاصل
وہ بھی اسی در کا اک گدا تھا ۔ گو غوث و امام و معتقد تھا
ملفوظ بہت ہین تو نے دیکھے ۔ ملفوظ محمدی کو اب لے
ناحق تجھے اور کچھ ہوس ہے ۔ قرآن و حدیث تجھکو بس ہے
حق ہوگا حدیث خوان سے خرم ۔ اور شاد رسولِ فخرِ عالم
تھا علم حدیث سخت مشکل ۔ اور ہند کی لوگ اوس سی غافل
جاتا کہ رہین نہ یہ بھی محروم ۔ ہوا ترجمہ اس سبب سے مرقوم
مقبول ہو یہ کتاب یارب ۔ مشتاق ہون اسکے اہل دین سب

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ

پہلے باب مین وی حدیثین ہین جنکے بہرے پر منؔ ہے

خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ هَاجَرَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ جَلَسَ فِيْ اَرْضِهِ الَّتِيْ وُلِدَ فِيْهَا

صحیح بخاری مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے سچّے دل سے خدا کو اور اوسکے پیغمبر کو مانا اور نماز کو ٹھیک ادا کیا اور رمضان کا روزہ رکھا کرم اور فضل کی راہ سے ضرور ہو گیا خدا پر اوسکا بہشت مین لیجانا خواہ اپنا وطن اوسنے خدا کی راہ مین جہاد کے واسطے چھوڑا ہو یا اوسی زمین ٹہرا رہا ہو جسمین پیدا ہوا **فائدہ** اس حدیث کی پوری روایت بخاری مین یون ہے کہ اصحاب نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو ہم لوگون کو خوشخبری سنادوین کہ بہشت جہاد اور ہجرت پر موقوف نہین حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین سو سو بلند درجے ہین کہ خدا نے غازیون کے واسطے مقرر کئے ہین ہر ایک درجہ مین اتنا فرق ہی جتنا آسمان اور زمین مین سو جب تم خدا سے مانگو تو فردوس مانگا کرو کہ فردوس سب بہشتون کے درمیان مین ہے اور سب سے اونچی اور اوسکے اوپر خدا کا عرش ہی اور اوسی سے بہشت کی سب نہرین نکلی ہین یعنے ہر چند جہاد پر بہشت موقوف نہین اصل نجات کے واسطے ایمان اور نماز روزہ کفایت کرتا ہی لیکن تم ہمت کو پست نکرو کہ صرف نجات پر قناعت کرو بلکہ ہمت بلند رکھو جہاد کرو تاکہ فردوس پاؤ جسکے آگے سب بہشتین پست ہین اس حدیث مین فرشتون اور خدا کی کتابون کا اور تقدیر اور قیامت کا ایمان لانا بیان نہین فرمایا اسواسطے کہ جب آدمی رسول کا ایمان لایا تو اِنکا بھی ضرور ایمان لاویگا کہ تمام قرآن اور حدیث مین اونکا بیان موجود ہی اور نماز روزے کے ساتھ زکوٰۃ اور حج کا ذکر نہین فرمایا اسواسطے کہ زکوٰۃ اور حج صرف مالدار پر فرض ہی محتاج پر نہین اور نماز روزہ سب پر فرض ہی مالدار ہو یا محتاج خلاصہ یہ ہی کہ یہان حکم عام بیان فرمانا منظور ہوا جو سب مسلمانون کو شامل ہو مصنف نے ایمان کی حدیث مقدم کی اسواسطے کہ ایمان سب عبادت اور نیکیونکی جڑ ہی بدون ایمان کے کوئی عبادت اور نیکی درست نہین

ھ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ مَنْ آوَى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعَرِّفْهَا صحیح مسلم مین زید بن خالد رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے بھٹکے جانور کو رکھہ لیا وہ خود دین کی راہ سے بھٹکا ہے
جب تک اسکو نہ پہچنوائے ف بھولے بھٹکے جانور کو بدون مشہور کیئے اپنے گھر مین باندہ
رکھنا درست نہین اکثر مشارق کی کتابون مین اس حدیث پر قاف کی علامت ہی یعنے بخاری اور
مسلم دونون مین یہ حدیث بالاتفاق ہی حالانکہ یہ صاف خطا ہی اسواسطے کہ صاحب جامع الاصول
اور شارح گاذرونی نے لکھا ہی کہ یہ حدیث صرف مسلم مین ہے بخاری مین نہین اور اس عاجز نے
بھی صحیح بخاری مین دیکھا زید بن خالد سے اوسمین اس مضمون کی حدیث نہین پائی معلوم ہوا کہ کاتب کی غلطی ہے

ق ابْنُ عَبَّاسٍ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین
عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کھانے کا غلہ مول لیوے تو اوسکو نہ بیچے
جبتک اوسکو تول کر قبضے مین نہ لاوے ف چارون اماموں کا یہی مذہب ہے کہ غلہ بیچنا مول لینے والیکو
بدون اپنا قبضہ کیئے درست نہین اور امام شافعی کے نزدیک کوئی چیز غلہ ہو یا زمین اور باغ بدون
قبضہ بیچنا درست نہین اور امام اعظم کے مذہب مین زمین اور باغ اور گھر مین قبضہ ہونا شرط نہین
باقی سب منقولات مین قبضہ شرط ہی منقول وہ مال ہی جو ایک جگہہ سے دوسری جگہہ جا سکے
اور غیر منقول جیسے زمین اور باغ

ھ ابْنُ عُمَرَ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرُهَا لِلَّذِي بَاعَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهَا الْمُبْتَاعُ
وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ صحیح بخاری اور مسلم مین عبداللہ
بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مول لیوے کھجور کے درخت کو گابھا پیوند کرنیکے بعد
تو اوسکے پھل کا مالک وہی ہی جسنے بیچا مگر یہ کہ مول لینے والا پھل کی بھی شرط کر لیوے
اور جو غلام کو مول لیوے تو اوسکے پاس کے مال کا وہی مالک ہی جسنے اوسکو بیچا مگر یہ کہ مول لینے والا نے
اوس مال کی بھی شرط کر لی ہو ف کھجور کا درخت نر اور مادہ ہوتا ہی مادہ کی بالی چیر کے
نر کی بالی اوسمین پیوند کرتے ہین تو بہت پھلتا ہی امام شافعی اور مالک اور احمد کا یہی مذہب ہے

کہ بعد پیوند کے پھل کا مالک درخت کا بیچنے والا ہی اور اگر شرط کر لی ہو تو مول لینے والا مالک ہی اور امام اعظم کے مذہب مین جب درخت کا پھل نمود ہو گیا تو درخت کے بکنے سے پھل نہین بک جاتا خواہ پیوند ہوا ہو یا نہوا ہو یہ حدیث بخاری اور مسلم دونون مین ہی اکثر نسخون مین اس حدیث پر میم یعنے صرف مسلم کی علامت ہی سو غلط ہی

ق عَائِشَةَ مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جانچا جاوے بیٹیون سے کسی چیز مین پھر اونکے ساتھ بھلائی کرے تو بیٹیان قیامت مین اوسکے آڑ سے آجاوین گی اوسکو دوزخ سے بچاوین گی ف حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ ایک عورت دو بیٹیان لئے میرے پاس سوال کرتی آئی اوسوقت کچھ موجود نہ تھا مین ایک کھجور دی اوسنے آپ نہ کھائی دو ٹکڑے کر کے اپنی دونون بیٹیون کو دئے اور چلی گئی یہ حال مینے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے بیٹیان خدا کی آزمائش ہین جسنے اونسے بھلائی کی وہ دوزخ سے بچا بھلائی یہ کہ اونکی بخوبی پرورش کرے اونکو دینداری سکھلاوے اونکا برادری مین نیک بخت آدمی سے نکاح کر دیوے

م اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ اَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ اوسکے عمل نے دیر لگائی اوسکے ساتھ اوسکا نسب شتابی کچھ نکر سکیگا ف یعنے بدون نیک عمل کے ذات کچھ کام نہ آوی گی ت بندگی باید نبیرہ زادگی منظور نیست

م اَنَسٌ مَنْ اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ صحیح مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو تمنے بھلا کہا اوسکو بہشت واجب ہوئی اور جسکو تمنے برا کہا دوزخ اوسکو واجب ہوئی تم خدا کے گواہ ہو زمین مین تم خدا کے گواہ ہو زمین مین تم خدا کے گواہ ہو زمین مین ف

مصابیح مین روایت ہی کہ ایک جنازہ نکلا اصحاب نے اوسکی تعریف کی دوسرا جنازہ نکلا اصحاب نے اوسکو بد کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اسی مضمون کی حدیث صحیح بخاری مین بھی ہی کچھہ ایک دو لفظ کا فرق ہی معلوم ہوا کہ اصحاب بلکہ ہر وقت کے دیندار خدا کے گواہ ہین اونکی تعریف کرنے اور بد کہنے کو بڑا دخل ہی اور دنیا دار اور فاسق کی تعریف اور برا کہنے کا کچھہ اعتبار نہین اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ اصحاب اور مجتہدو نکا اجماع اور اتفاق حجت ہی اور کامل سند ہی اور بزار کی کتاب مین عامرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ مرگیا اور خدا اوسکی بدی جانتا ہی اور لوگ تعریف کرین تو خدا اپنی فرشتون سے فرماتا ہی کہ مینے اپنے بندونکی گواہی قبول کی اور اسکے گناہ دیدہ و دانستہ معاف کیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ مثل مشہور ٹھیک ہی کہ زبان خلق نقارہ خدا

ق اَنَسٌ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّسْاَلَ عَنْ شَیْءٍ فَلْیَسْاَلْ فَلَا تَسْاَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُکُمْ مَادُمْتُ فِیْ مَقَامِیْ ھٰذَا صحیح بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کچھہ کوئی پوچھا چاہے سو پوچھے سو مجھہ سے جو کچھہ پوچھوگے بتلادونگا جبتک مین اپنے اس مقام مین ہون یعنے منبر پر **ف** بخاری اور مسلم مین پوری روایت یون ہی کہ ایکروز حضرت نے بعد نماز ظہر کے منبر پر خطبہ پڑہا اور قیامت کو یاد کیا اور فرمایا کہ قیامت سے پہلی بڑی بڑی مصیبتین ہونے والین ہین اصحاب نے اختیار خوف قیامت سے رونے لگے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے جسکو پوچھنا ہو سو پوچھے عبداللہ بن حذافہ نے پوچھا کہ میرا باپ کون ہی فرمایا کہ حذافہ ہی اور حضرت اوسوقت بہت غصے مین تھے عمر فاروقؓ نے گھٹنونکے بل کھڑے ہوکر کہا کہ ہم بدل راضی ہین خدا کی خدائی سے اور اسلام کے دین سے اور حضرت کی پیغمبری سے یہ سنکر حضرت کا غصہ بجہا بعضی علما نے کہا کہ منافقون نے کہا تھا کہ پیغمبر ہماری سوال کے جواب مین عاجز ہی اسواسطے حضرت غصے سے بار بار فرماتے تھے اونکی طرف اشارہ کرکے کہ پوچھے جسکا جی چاہے عبداللہ بن حذافہ اس مطلب کو نہ سمجھے عمر فاروقؓ تہ کی بات بوجھہ گئی کہ یہ کلام حضرت کا

اصحاب

اصحاب سے نہین منافقون سے ہی تب وہ بات عرض کی جس سے حضرت کا غصہ گیا اس حدیث سے بڑی بزرگی اور نہایت تیزفہمی عمر فاروق رض کی ثابت ہوئی معلوم ہوا کہ بدون حاجت بیفائدہ سوال عالم سے کرنا نہایت مکروہ ہی

خ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلَى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ اِلَى هٰذَا يَعْنِيْ رَجُلًا كَانَ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِيْنَ وَقَتَلَ فِي الْاٰخِرِ نَفْسَهٗ صحیح بخاری مین سہل بن سعد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دوزخی مرد کو دیکھا چاہیے تو اسکو دیکھے یعنے ایک شخص تھا کہ کافرون سے لڑتا تھا آخر کو اوسنے اپنی جان کو آپ مارا **ف** جنگ خیبر مین ایک شخص کافرون سے خوب لڑا حضرت نے اوسکو دوزخی کہا اصحاب نے عرض کی کہ اگر ایسا جان نثار دوزخی ہی تو بہشتی کون ہوگا ایک شخص اوسکا حال دریافت کرنیکو اوسکے پیچھے لگا جب زخمون سے اوسکو بہت چور کیا تو علیحدہ ہوکر اوسنے اپنا پیٹ مارا اور حرام موت مرگیا تب سبکو صاف معلوم ہوا کہ حضرت نے سچ فرمایا تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول کی عبادت اور بندگی کا کچھہ اعتبار نہین جبتک خاتمہ بخیر ہو روایت ہے کہ یہ شخص جو حرام موت مرا قزمان اوسکا نام تھا منافق تھا طمع دنیا سے لڑتا تھا کہ لوٹ مین حصہ پاوے اسواسطے اسکا خاتمہ بخیر نہوا

مر اَبُوْ مُوْسٰى وَعَائِشَةُ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ مسلم مین ابوموسی رض اور حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کا ملنا یعنے موت چاہتا ہی خدا اوسکے ملنیکو چاہتا ہی اور جو برا جانے خدا کا ملنا خدا اوسکے ملنیکو برا جانتا ہی **ف** حضرت عائشہ رض یا کسی اور بی بی نے یہ حدیث سنکے کہا کہ موت تو سبکو بری معلوم ہوتی ہی حضرت نے فرمایا یہ اسکا مطلب نہین بلکہ جب ایماندار مرتا ہی تو اوسوقت فرشتے اوسکو خدا کی رضامندی اور کرم کی خوشی سنا دیتے ہین تو وہ موت کو بدل چاہتا ہے اور خدا کا نہایت مشتاق ہوتا ہی تو خدا بھی اوسکا ملنا چاہتا ہی اور کافرکو مرتے وقت عذاب الہی نظر آتا ہی تو وہ موت کو اور خدا سے ملنیکو برا جانتا ہی تو خدا بھی اوسکا ملنا برا جانتا ہی یعنے

زندگی مین جو موت بُری اور مکروہ معلوم ہوتی ہی اسکا کچھ مضائقہ نہین مرنیکے وقت کا اعتبار ہے
سوا وسوقت ایمان دار مشتاق ہوتا ہی اور کافر گھبراتا ہی اور یہ حدیث صحیح بخاری مین بھی ہے
علامت صرف صحیح مسلم کی خطا ہی)

۱۱ خ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللهِ اِيْمَانًا بِاللهِ وَتَصْدِيْقًا بِوَعْدِهٖ فَاِنَّ شِبْعَهٗ وَرِيَّهٗ وَرَوْثَهٗ وَبَوْلَهٗ فِي مِيْزَانِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو خدا کی راہ مین یعنے جہاد کی نیت سے گھوڑا روک رکھے خدا کو مان کر اور اوسکا وعدہ سچا جان کر تو البتہ اوسکے چارے اور پانی پینیکے اور اوسکے لید اور پیشاب کے برابر ثواب اوسکے ترازو مین ہوگا قیامت کے دن ف یعنے جب خداہی کے واسطے خالص جہاد کی نیت سے گھوڑا پالے نام اور شخصیت منظور نہو تو یہ ثواب پاوے

ص مَعْمَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نَافِعٍ مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ مسلم مین معمر بن عبداللہ بن نافع رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو قحط مین غلہ بند کر رکھے اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھے وہ گنہگار ہے ف ابن ماجہ مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ جو گرانی مین غلہ بند کرے گا خدا اوسکو کوڑہی اور محتاج کر ڈالیگا اور عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ جسنے چالیس دن قحط مین غلہ بند کیا وہ خدا سے جدا ہوا اور خدا اوس سے جدا ہوا قحط مین اناج بند رکھنا اور زیادہ گرانی کی انتظار کرنا چارون مذہب مین نہایت حرام ہی اسواسطے کہ خلائق کی بدخواہی ہی اور جسنے غلہ اپنے گھر کے خرچ کے واسطے بند کیا ہو اور سوداگری کی نیت نہو تو درست ہی اناج کی سوداگری کرنا منع نہین جیسا کہ عوام مین مشہور ہی بلکہ قحط اور گرانی مین غلہ بند کر رکھنا اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھنا منع ہی سوائی اناج کے اور کسی چیز کا بند کرنا منع نہین

ق عَائِشَةُ مَنْ اَحْدَثَ فِي اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ فِيْهِ فَهُوَ رَدٌّ صحیح بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص نئی بات نکالے ہمارے اس کام یعنے ہمارے دین اور شریعت مین جو اوسمین نہین سو وہ نئی بات یا اوسکا نکالنے والا مردود ہے ف

یعنے جو دین مین وہ نئی چیز نکالیے جسکی شرع مین کچہہ اصل نہین نہ کھلی نہ چھپی سو وہ نہایت
گمراہی ہی اور اسیکا نام بدعت ہی کہ دین مین چار چیزین اصل ہین ایک تو قرآن دوسرے حدیث
تیسری اجماع اور اتفاق امت چوتھے قیاس شرعی جسکی بحث اصول فقہ مین ہے سو جو بات
ان چار اصلون مین نہین وہی بدعت ہی جتنی بدعتین لوگون نے خلاف شرع نکالی ہین اس
حدیث سے سب رد ہوگئین تفصیل کی کچہہ حاجت نہین مثلا قبر پر گچ کرنا گنبد بنانا قبرون پر روشنی
کرنا تعزیہ بنانا بزرگون کا میلہ کرنا اولیا کی منت ماننا جھنڈے نشان کھڑے کرنا سراسر دین کے
خلاف ہین قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس شرعی مین انکی کچہہ اصل نہین بلکہ بعضے کام
صریح احادیث مین منع ہین اسیطرح اور بدعتون کو خیال کر لے اگر کوئی کہی کہ قیاس کرنا جب
درست ہوا تو ہمارے قیاس مین یہ چیزین درست معلوم ہوتی ہین تو اسکا جواب یہ ہے کہ
یہ نخر ہی حلوا خوردن را روئی باید قیاس کی بہت شرطین ہین سوائے مجتہد کے کسیکا قیاس
حجت نہین غرض کہ اس حدیث مین عجب قاعدہ کلیہ حضرت نے فرمایا کہ سب بدعتون کی بیخ کنی ہوگئی
اگر دانا آدمی اسکو خوب سمجھہ لیوے سب بدعتون کی برائی خود بوجھہ جاوے زیادہ دلیلونکی کچہہ حاجت
نہین اسواسطے کہ علماء حدیث نے کہا ہی کہ اس حدیث پر مدار اسلام ہی ہزارون بدعتین صرف
اسی حدیث سے رد ہوتین ہین + شعر + سنی ہوکر تو بدعتی مت بن + کیونکہ بدعت ہی دین
کی برہم زن + چھوڑ بدعت محمدی بن جا + شاد ہوان سے تجہسے تا رسول خدا +

ق ابن مسعود مَنْ اَحْسَنَ فِي الْاِسْلَامِ فَلَا يُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ۱۴
وَمَنْ اَسَاءَ فِي الْاِسْلَامِ اُخِذَ بِالْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اچھی طرح اسلام مین آیا تو جو کفر مین کیا اوسپر پکڑا نجاویگا
اور جسنے اسلام مین برائی کی تو اوسکے اگلے پچھلے دونون گناہون پر اوسکی پکڑ ہوگی ف جو اچھی
طرح اسلام لایا یعنے ظاہر اور باطن سے مسلمان ہوا مرتے دم تک اوسپر قائم رہا تو اوسپر
کفر کے گناہون کا مواخذہ نہین اور جو ظاہر مین اسلام لایا اور باطن سے نہین یا مسلمان ہوکر

مرتد ہو گیا اوسکے اگلے پچھلے سب گناہون پر مواخذہ ہی

حـ ابو ھریرۃ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ یُرِیْدُ اَدَاْءَھَا اَدَّاھَا اللّٰہُ عَنْہُ وَمَنْ اَخَذَھَا یُرِیْدُ اِتْلَافَھَا اَتْلَفَہُ اللّٰہُ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگون کے مال لیوے بطور قرض یا عاریت ادا کرنیکے ارادے پر تو خدا اوس سے ادا کروا دیگا یعنے ادا کرنیکا سامان کردیگا دنیا مین یا آخرت مین اور جو اُن مالونکو برباد کرنیکے ارادے پر لیوے تو خدا اوسکو برباد کر ڈالیگا ف یعنے جس مسلمان کو کچھہ ضرورت ہوا اور وہ بہ نیت ادا قرض لیوے اور اوسکے ادا کرنے مین کوشش کرے تو خدا اوسکا مددگار ہی اور جو مال مردم خوری کی نیت سے لیگا تو خود برباد ہوگا خواہ دنیا مین خواہ آخرت مین مسلمان اور کافر کا قرض برابر ہی کافر کا بھی مال دبا بیٹھنا درست نہین اسواسطے کہ اس حدیث مین مسلمان کی کچھہ خصوصیت نہین ابن ماجہ مین عبد اللہ بن جعفر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا قرضدار کے ساتھہ ہی یہان تک کہ قرض ادا کر دے بشرطیکہ نیت بری نکرے اسیواسطے عبد اللہ بن جعفر بلا حاجت بھی قرض لیتے تھے تا کہ خدا ہمارے ساتھہ رہے اور اسیطرح حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ قرض لیتی تھین کسی نے کہا کہ آپکو تو قرض کی کچھہ حاجت نہین تو کہتی تھین کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی نیت قرض ادا کرنیکی ہوتی ہی خدا کی طرف سے اوسپر ایک حافظ اور مددگار رہتا ہی اور اکثر بزرگ قرض سے احتیاط کرتے تھے اسواسطے کہ مال کی محبت آدمی کے دل مین بہت ہی شاید نیت بدل جاوے ثواب کہان پھر عذاب گلے پڑے

ق سَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَہُ اِلٰی سَبْعِ اَرْضِیْنَ بخاری اور مسلم مین سعید بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا بالشت بھر زمین ظلم سے تو اوسکی گردن مین اوسی زمین کا طوق ڈالا جاویگا زمین کے ساتون طبق تک ف طبرانی اور احمد نے یعلی سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بالشت بھر زمین کسیکی ظلم سے چھین لیگا خدا اوسی پر ضرور حکم کریگا کہ اوس زمین کو سات طبق تک کہود ے پھر اوسکے گلے مین

قیامت کے دن اوسکا طوق ڈالا جاویگا یہاں تک کہ حساب سے فراغت ہو تو اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ زمین کھدکر اوسکے گلے میں مثل طوق پڑیگی تاکہ وہ ظالم سب لوگوں کے روبرو فضیحت ہووے
اور دوسرے طوق ہونیکی یہ صورت ہی کہ ظالم زمین میں دھسایا جاویگا تو زمین مثل طوق ہو جاویگی
چنانچہ اگلی حدیث میں صاف اسکا بیان ہی معلوم ہوا کہ زمین کا غصب کرنا نہایت سخت گناہ ہی

۱۷ خ ابن عمر من اخذ من الارض شبرا بغیر حقہ خسف بہ یوم القیمۃ الی سبع ارضین
بخاری میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بالشت بھر زمین ناحق لیگا تو وہ زمین میں
ساتوں طبق تک دھسایا جاویگا

۱۸ ق ابو ہریرۃ من ادرک رکعۃ من الصلوۃ فقد ادرک الصلوۃ بخاری و مسلم
میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے نماز کی ایک رکعت پائی ہو اوسنے گویا
سب نماز پائی ف اس حدیث کے دو مطلب ایک یہ کہ جسنے ایک رکعت جماعت میں پائی تو اوسنے
جماعت کی نماز کا ثواب پایا اور دوسرے یہ کہ جسنے ایک رکعت کے بقدر نماز کا وقت پایا تو اوسکی
باقی نماز ادا ہی قضا نہیں جیسے کہ صبح کی نماز میں ایک رکعت کے بعد آفتاب طلوع ہوا یا عصر کے وقت
ایک رکعت کے بعد آفتاب غروب ہوا تو نماز ہو گئی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا لیکن امام اعظم کے
مذہب میں اس صورت میں عصر کی نماز تو ہو گئی لیکن فجر کی نماز آفتاب نکلنے سے ویسے ہی باطل ہو گئی

۱۹ ق ابو ہریرۃ من ادرک مالہ بعینہ عند رجل افلس او انسان قد افلس
فھو احق بہ من غیرہ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو
پاوے اپنا ہو بہو مال کسی مفلس مرد پاس یا آدمی مفلس کی پاس تو اوس مال کا وہی زیادہ سزاوار
ہی اور قرضداروں کی بہ نسبت ف یعنی جسنے اپنا مال کسیکے ہاتھ بیچا اور مول لینے والا
مفلس اور قرضدار ہو گیا قیمت نہیں دے سکتا تو وہ اپنے مال کو اگر ہو بہو پاوے تو لیلیوے اور
بیع کو باطل کر دیوے اور قرضداروں کا اوسمیں حق نہیں اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور
امام اعظم کے نزدیک اوس مال کا بیچنے والا مثل قرضداروں کے برابر ہی اوس مال کو بیچ کر

سب قرضدار برابر بانٹ لیوین

ق سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ وَهُوَ یَعْلَمُ اَنَّهٗ غَیْرُ اَبِیْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَیْهِ حَرَامٌ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اپنے باپ کو چھوڑ کر کسی اور سے ناتا رشتہ لگا دیوے اور وہ جانتا بھی ہو کہ وہ اسکا باپ نہین ہی تو اوسپر بہشت حرام ہی **ف** یعنے جو جان بوجھ کر اپنا باپ چھوڑ دوسرے کو باپ بتلا دیوے تو وہ شخص بہشت سے بے نصیب ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بعضے شیخ یا مغل اپنے کو سید بتلاتے ہین بہت برا کرتے ہین کہ بہشت چھوڑ دوزخ کی تیاری کرتے ہین

ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ مَنْ اَرَادَ اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ بِسُوْءٍ اَذَابَهُ اللّٰهُ کَمَا یَذُوْبُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مدینے کے رہنے والون سے برائی کا قصد کریگا خدا اوسکو گلا ڈالیگا جیسے نمک پانی مین گلتا ہی **ف** یزید پلید نے بعد قتل امام حسینؓ کے مدینہ پر لشکر بھیجا تھا ہزارون لوگ قتل کئے اور بہت ظلم ہوئے سو خدا نے بموجب مضمون اس حدیث کے ایسا اوسکو جلد مٹا ڈالا کہ کچھ اوسکا نام و نشان باقی نر ہا

ق عَدِیُّ بْنُ حَاتِمٍ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یَّسْتَتِرَ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْیَفْعَلْ بخاری اور مسلم مین عدی رضؓ حاتم طائی کے بیٹے سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم لوگو مین سے جس سے ہو سکے دوزخ سے چھپنا یعنے بچ رہنا کھجور کی پھانک ہی دیکر سہی تو اوسکو کرنا چاہیے **ف** یعنے خیرات کرنا دوزخ کی آگ سے بچاتا ہی تھوڑے بہت کا خیال نچاہیے یہان تک کہ کھجور کی پھانک برابر بھی دینا دوزخ سے روکیگا خدا نیت خالص کو دیکھتا ہی چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ ایک عورت بدکار نے پیاسے کتے کو پانی پلایا اسی سبب سے بخشی گئی

م جَابِرٌ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْیَفْعَلْ مسلم مین جابر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم لوگو مین جس سے ہو سکے اپنے بھائی مسلمان کو فائدہ پہنچانا تو کیا چاہیے **ف** جابر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے منتر کرنا منع فرمایا میرے بھائی کو بچھو کا منتر آتا تھا اوسنے کہا

کہ یا رسول اللہ آپنے منتر منع کیا اور مجھکو بچھو کا منتر آتا ہی حضرت نے فرمایا کہ اوس منتر کو میرے آگے
توپڑہ اوسنے پڑہا حضرت سے اوسکو اجازت دی اور یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ جس منتر مین شرک
اور کفر کا مطلب نہو تو وہ منتر درست ہی شرک یہ کہ خدا کے سوائی کسی اور کو حاضر ناظر جانے اور
اوس سے مدد مانگے جسطرح اکثر منترون مین ہوتا ہی چنانچہ لونا چاری اور گلوا پیر کی دہائی کہ ایسے
منتر صاف کفر ہین اونکا کرنا ہرگز ہرگز درست نہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوا علاج کرنا اور جہاڑ پہونک
کرنا بشرطیکہ خلاف شرع نہو تو درست ہی

۲۴ م عَدِيِّ بْنِ عُمَيْرَةَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ غُلُولًا
يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مسلم مین عدی بن عمیرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو ہم عامل کرین
اور کچہہ کام لین پھر وہ چہپا رکھے ہمسے ایک سوئی یا اس سے زیادہ کوئی اور چیز تو یہ سبھے چوری مین
داخل ہے قیامت کے دن اوسکو لے آویگا یعنے قیامت مین اوسکی چوری ظاہر ہوگی اور اوسکو
فضیحت کریگی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تحصیلدار یا کسی کارخانہ کے دار وغہ کو مالک کے
بدون مرضی سوئی برابر بھی چیز اپنے خرچ مین لانا درست نہین کہ صاف چوری ہی جسکو قیامت مین
خدا اور رسول کو منہہ دکہلانا ہو وہ بگانی چیز سے بچا رہے اسکو آسان نہ سمجھے

۲۵ خ ابْنِ عَبَّاسٍ مَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ أَوْ يَفِرُّونَ مِنْهُ صُبَّ فِي
أُذُنَيْهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کان
لگاوے کسی قوم کی بات سننے کے واسطے اور اوسکا سننا اونکو برا لگتا ہو یا وے اوس سے
بھاگتے پھرتے ہون تو اوسکے دونون کانون مین پگہلا شیشہ پلایا جاویگا قیامت کے دن ف
یہ عذاب اسواسطے ہوا کہ اوسنے کانسے لوگونکو رنج دیا

۲۶ ق ابْنِ عَبَّاسٍ مَنْ أَسْلَمَ فِي تَمْرٍ فَلْيُسْلِمْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ
مَعْلُومٍ بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بیع سلم کرے کہجور مین
یعنے قیمت آگے سے دے رکھے اور مال ایک مدت کے بعد لیوے تو چاہیے کہ پیمانہ ٹہرا ہوا اور تول ٹہری ہو

ایک مدت معین تک **ف** جب حضرت ﷺ مکہ سے مدینہ میں تشریف لائے تو دیکھا کہ وہاں کے لوگ
بیع سلم کرتے تھے تول اور مدت میں جھگڑا ہوتا تھا تب حضرت ﷺ نے یہ حدیث فرمائی ہر چند حدیث میں
کھجور کا ذکر ہے اسواسطے کہ مدینہ میں یہی بہت پیدا ہوتی ہے لیکن بیع سلم کرنا اکثر جنسوں میں درست ہے
بشرطیکہ تول اور ناپ اور مدت مقرر ہو گئی ہو اسطرح کہ تیس سیر گیہوں یا چالیس سیر ایک
مہینے کے بعد یا دو مہینے کے بعد فقہ میں اسکی بہت شرطیں مذکور ہیں امام اعظم کے نزدیک
کمتر مدت مہینہ بھر ہے اور جو بعضے جگہہ معمول ہے کہ قیمت دیکے لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو فصل میں زیادہ بھاؤ
ہوگا وہی ہم لیوینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ درست نہیں اسواسطے کہ انہوں نے تول مقرر نکر لیا ضرور ہے
زیادہ بھاؤ کچھہ معین چیز نہیں کبھی مثلا تیس سیر بھاؤ ہوا کبھی چالیس سیر ہندوستان میں بیع سلم کو
بعضے ملک میں بدنی اور کہوتی کہتے ہیں اس کتاب مشارق میں اس حدیث کی روایت حضرت عائشہ سے
لکھی ہے سو خطا ہے اسواسطے کہ بخاری اور مسلم میں اس حدیث کی عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے حضرت عائشہ سے نہیں
خ ابو هُرَيرَة مَن اَشَارَ اِلٰى اَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ فَاِنَّ المَلٰئِكَةَ تَلعَنُهُ وَاِن كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيهِ
وَاُمِّهِ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کی طرف
لوہے سے اشارہ کرے یعنے تلوار یا برچھی سے تو مقرر فرشتے اوسکو لعنت کرتے ہیں اگرچہ اوسکا
سگا بھائی ہو **ف** اشارہ کرنا یعنے ہتھیار سے دھمکانا مسلمان کو درست نہیں کہ شاید زیادہ غصے
سے نوبت قتل کی پہنچے اور سگے بھائی کے ساتھہ ہر چند ظاہر میں احتمال قتل کا نہیں تو بھی اوسکی
طرف ہتھیار سے اشارہ کرنا حلال نہیں اور جب کہ صرف ہتھیار کے اشارہ کرنے سے فرشتے اوسپر لعنت
کرتے ہیں تو خیال کیا چاہیے کہ ناحق خون کا کتنا بڑا عذاب ہوگا
م ابو هُرَيرَة مَنِ اشتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِعهُ حَتّٰى يَكتَالَهُ مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے
کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو اناج مول لیوے تو اوسکو نہ بیچے جب تک اوسکو نہ تولے اور قبضہ نکرے **ف**
مروان اپنی حکومت میں سپاہیوں کو تنخواہ میں چٹھیاں لکھہ دیتا کہ اتنا اناج فلانے پرگنے فلانے
گانوں سے لیو سنا ہے لوگ بدون اناج لیئے لوگوں کے ہاتھہ وہی چٹھیاں بیچ ڈالتے تب ابو ہریرہ نے

مروان سے کہا کہ تونے بیاج حلال کردیا کہ بدون قبضہ ہوئے لوگ اناج کی چٹھیاں بیچ ڈالتے ہین سینے حضرت سے یہ حدیث سُنی کہ بدون قبضہ ہوئے اناج بیچنا درست نہین پہر مروان نے منع کردیا

ف ابن مسعودٍ مَنِ اشْتَرٰی مُحَفَّلَةً فَرَدَّهَا فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت سے نے فرمایا کہ جسنے گائی یا بکری مول لی جسکا دودہ اوسکے مالک نے کئی دن نہین دوہا تاکہ بہت دودہار معلوم ہووے پہر مول لینے والا اسکو پہیر اچاہے تو اسکے ساتہہ ایک صاع غلہ یا کہجور بہی دیوے یعنے دودہ کے بدلے **ف** صاع لکہنوکے حساب سے ایک چہٹانک تین سیر ہوتا ہی امام شافعی اور احمد اور مالک کا یہی مذہب ہی کہ جب فریب ثابت ہو تو پہیر دیوے اور ایک صاع دودہ کے بدلے ادا کرے امام اعظم کے نزدیک نہوں ہین دودہ بند کرکے بیچنا ایسا عیب نہین جس سے گائی بکری کا پہیر دینا چاہیے بلکہ بقدر تفاوت دودہ کے قیمت کو کم کرڈالنا چاہیے حنفی کہتے ہین کہ یہ حدیث اور احادیث اور کلیات شرع کے مخالف ہے تو تاویل کے لائق ہے واللہ اعلم

م ابو هريرة مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِيْرِيْ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ عَصٰى اَمِيْرِيْ فَقَدْ عَصَانِيْ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت سے نے فرمایا کہ جسنے میری اطاعت کی تو مقرر اوسنے خدا کی اطاعت کی اور جسنے میرا خلاف کیا اور کہنا نہ مانا اوسنے بیشک خدا کا کہنا نہ مانا اور جسنے میرے حاکم کا کہنا مانا اوسنے بیشبہہ میرا کہنا مانا اور جسنے میرے حاکم کا کہنا نہ مانا اوسنے مقرر میرا کہنا نہ مانا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اطاعت خدا کی بدون حضرت کی اطاعت ممکن نہین اسواسطے کہ خدا کی مرضی اور نامرضی ہمکو حضرت سے معلوم ہوئی بعضی لوگ جو کہتے ہین کہ خدا ہی جانے کہ خدا کس بات مین راضی ہی سو یہ لوگ یا تو احمق اور جاہل ہین یا پیغمبر کے منکر ہین اسواسطے کہ تمام قران اور حدیث سے یہ بات خوب ثابت ہی کہ خدا کی رضامندی اور خدا کی اطاعت بدون اطاعت شریعت محمدی کے ممکن نہین سو جو شخص خدا کی محبت اور خدا کی تابعداری کا دعوی کرے اور شریعت محمدی پر نہ چلے وہ شیطان ہے بصورت انسان اور چونکہ دین کا غلبہ بدون اجماع اور حاکم کے ممکن نہین اسواسطے

حاکم عادل کی اطاعت واجب ہوی لیکن حضرت کی اطاعت ہر قول و فعل مین واجب ہے اور حاکم کی اطاعت خلاف شرع کام مین واجب نہین اسواسطے کہ حضرت خطا سے معصوم ہین اور حاکم معصوم نہین

۲۱ عن ابی ھریرۃ من اطلع فی بیت قوم بغیر اذنہم فقد حل لہم ان یفقئوا عینہ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص کسی قوم کے گہر مین جہانکے بدون اونکی اجازت کے تو البتہ اونکو حلال ہی کہ اوسکی آنکہہ پہوڑ ڈالین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدون اجازت کسیکے گہر مین جہانکنا حرام ہی اور گہر والے کو اوسکا منع کرنا اور اینٹ پتہر مارنا درست ہی اگر اوسکی آنکہہ پہوٹ جاوے تو امام شافعی کے نزدیک خون بہا نہین لیکن امام اعظم کے نزدیک خون بہا ہی اونکے نزدیک حدیث کا یہ مطلب کہ جہانکنے والا اس لائق ہی کہ اگر نہ مانے تو اوسکی آنکہہ پہوڑ ڈالے اور یہ نہین کہ اگر آنکہہ پہوڑے تو خون بہا نہ دیوے

۲ عن ابی ھریرۃ من اعتق رقبۃ مؤمنۃ اعتق اللہ بکل ارب منہا اربا منہ من النار بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لونڈی غلام مسلمان کی گردن آزاد کریگا تو حق تعالی بدلے ہر جوڑ جوڑ غلام کے جوڑ جوڑ آزاد کرنے والیکا دوزخ سے آزاد کریگا ف لونڈی غلام کا آزاد کرنا عمدہ عبادت ہی اور اتنا ثواب ہی کہ آزاد کرنے والا دوزخ سے آزاد ہوتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ غلام اندہا یا لنگڑا لولا نچاہیے صحیح سالم ہوتا کہ جوڑ جوڑ آزاد کرنے والیکا آزاد ہو دیوے

ف عن ابی ھریرۃ من اعتق شقیصا من مملوک فعلیہ خلاصہ فی مالہ فان لم یکن لہ مال قوم المملوک قیمۃ عدل ثم استسعی غیر مشقوق علیہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنا حصہ ساجہے کے غلام سے آزاد کرے تو اوسپر ضروری اپنے مال سے اوسکو بالکل خلاص کر دینا ہے یعنے اور شریکون کے حصے اپنے مال سے ادا کرے اور اگر آزاد کرنے والا مالدار نہو تو اوس غلام کی واجبی قیمت ٹہرائی جاوے پہر لیکر حصی اور شریکون کے غلام سے نوکری اور مزدوری کروائی مگر اوسپر جبر نہ ڈالے ف یعنے اگر ایک غلام کے

کئی مالک ہون اونمین سے ایک شخص اپنا حصہ آزاد کرے اگر وہ مالدار ہی تو غلام اوسی وقت بالکل آزاد ہو گیا اور شریکون کے حصے اسنے مال سے ادا کرے اور یہی مذہب امام شافعی اور احمد اور ابی یوسف اور محمد کا ہی اور امام اعظم کے نزدیک اور شریک مختار ہیں چاہین اپنے حصے کے موافق اوس غلام سے محنت کروالین اور چاہین آزاد کرنے والی سے قیمت کا دعوی کرین اور چاہین اپنے حصے کو آزاد کر دین اور اگر آزاد کرنے والا محتاج اور مفلس ہو تو شافعی اور احمد کا یہ مذہب ہی کہ اوسیکے بقدر حصہ آزاد ہوا باقی حصوں کیے بقدر غلام ہی اور شریکون کو نہین پہنچتا کہ اوس سے محنت کروالین یا آزاد کرنے والے سے قیمت کا دعوی کرین لیکن یہ مذہب ظاہر اس حدیث کے خلاف ہی اور امام اعظم اور ابی یوسف اور محمد کا یہ مذہب ہی کہ اور شریک بقدر اپنے حصوں کے غلام سے محنت مزدوری کرواسکے اپنی قیمت بھر لیوین چنانچہ یہ حدیث اونکے مذہب کی صاف دلیل ہی اور یہ جو فرمایا کہ غلام پر جبر نکرین یعنے شتابی نکرین اور اپنے حق سے زیادہ نمانگین

ق ابن عمر مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اٰخَرَ قُوِّمَ عَلَيْهِ فِيْ مَالِهٖ قِيْمَةَ عَدْلٍ لَاوَكْسَ وَلَا شَطَطَ ثُمَّ عَتَقَ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مُوْسِرًا بخاری اور مسلم مین روایت ہی عبداللہ بن عمرؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو ساجھے کے غلام کو آزاد کرے تو اوسکے مال سے دوسرے شریک کے حصے کے موافق انصاف سے قیمت ٹھرائی جاوے نہ گھٹا کر نہ بڑھا کر بشرطیکہ وہ مالدار ہو پھر وہ غلام اسی کی طرف سے آزاد ہو گا یعنے غلام آزاد کے مرنیکے بعد اوسکے مال کا آزاد کرنے والا مالک ہی

ق جابرٌ مَنْ اَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلُهٗ حَقَّهٗ فِيْهَا وَهِيَ لِمَنْ اُعْمِرَ وَلِعَقِبِهٖ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ جسنے کسیکو گھر دسے ڈالا عمر بھر کو تو وہ شخص اور اوسکے وارث اوس گھر کے مالک ہو گئے سو دینے والیکی اس بات نے اوسکے حق کو کاٹ دیا اور وہ گھر اوسیکا ہو گیا جسکو دیا اور اوسکے وارثونکا ف یعنے جسنے عمر بھر کو کسیکو گھر دیا تو وہ گھر اوسی کا ہو گیا اوسکے مرنیکے بعد اوسکے وارث پاوینگے دینے والا نہین پا سکتا

خ اَبُوعَبْسٍ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ جَبْرٍ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ بخاری مین روایت ہی عبدالرحمن بن جبرؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدامین جسکے پیر گرد مین بھرے خدانے اوسپر دوزخ حرام کی ف راہ خدامین یعنے جہاد یا حج مین یا سب عبادتون مین لیکن فی سبیل اللہ جہاد مین زیادہ مستعمل ہی

م اَبُوهُرَيْرَةَ مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلّٰى مَا قُدِّرَ لَهُ ثُمَّ اَنْصَتَ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَعَهُ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَمَا بَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى وَفَضْلُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مسلم مین روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نہایا پھر نماز جمعہ کے واسطے مسجد مین آیا پھر اوسنے سنتین پڑہین جتنی اوسکی قسمت مین تہین پھر چپکا بیٹھا رہا یہان تک کہ امام خطبہ پڑہ چکا پھر امام کے ساتھہ نماز فرض پڑہی اوسکی مغفرت ہوئی اوس وقت سے دوسرے جمعہ تک اور تین دن اور بھی ف یعنے جسنے یہ سب کام کیئے اوسکے دس روز کے گناہ معاف ہوئے اسواسطے کہ ایک نیکی کا دس گنا ثواب ہی جمعہ کا غسل سنت ہی اور خطبے کے وقت چپ رہنا فرض ہے

ق اَبُوهُرَيْرَةَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا اَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلٰئِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نہایا جمعہ کے دن جیسے ناپاکی کے واسطے نہاتے ہین یعنے خوب نہایا اور ہر جگہہ پانی پہچایا پھر دوپہر ڈہلتے اول وقت مسجد مین آیا تو جیسے اوسنے اونٹ قربانی کیا اور جو دوسری گھڑی آیا تو اوسنے جیسے گائی بیل قربانی کیا اور جو تیسری گھڑی آیا تو اوسنے جیسے سینگ والا دُنبہ قربانی کیا اور جو چوتھی گھڑی آیا تو اوسنے جیسے مرغی قربانی کی اور جو پانچوین گھڑی آیا تو اوسنے جیسے ایک انڈا خدا کی راہ مین دیا پھر جب امام خطبہ پڑہنے کے واسطے نکلا تو فرشتے خطبے اور نماز کے سننے کو دفتر چہوڑ مسجد مین

آجاتے ہین **ف** فرشتے جمعہ کے دن مسجد و نکے دروازون پر لکھتے جاتے ہین کہ کون آگے آیا اور کون پیچھے اور خطبے کے وقت مسجد مین آجاتے ہین مسلمانونکو لازم ہی کہ جمعہ کو جلد مسجد مین حاضر ہوا کرین جتنا جلد جاوینگے اوتنا بہت ثواب پاوینگے

خ سلمان مَنِ اغتَسَلَ یَومَ الجُمُعَۃِ وَتَطَهَّرَ بِمَا استَطَاعَ مِن طُهرٍ ثُمَّ ادَّهَنَ اَو مَسَّ مِن طِیبٍ ثُمَّ رَاحَ فَلَم یُفَرِّق بَینَ اثنَینِ فَصَلّٰی مَا کُتِبَ لَهٗ ثُمَّ اِذَا خَرَجَ الاِمَامُ اَنصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَینَهٗ وَبَینَ الجُمُعَۃِ الاُخرٰی بخاری مین سلمان رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نہایا جمعہ کے دن اور پاک صاف ہوا جتنی صفائی اوس سے ہو سکی یعنے حجامت بنوائی اور سفید کپڑے پہنے پھر تیل لگایا یا خوشبو بھر دو پہر ڈہلتے مسجد مین گیا سو دو ملے بیٹھونکو اوسنے نہ جھیڑا پھر نماز پڑہی جتنی اوسکے قسمت مین تھی یعنے تحیّۃ المسجد اور سنّتین پھر جب امام منبر پر آیا تو وہ چپکا خطبہ سنتا رہا تو اوس شخص کی مغفرت ہو گئی اوس وقت سے پچھلی جمعہ تک **ف** بعضے لوگونکی عادت ہی کہ جمعہ کے دن دیر کر آتے ہین اور صفین چیرتے لوگونکو تکلیف دیتے اول صف مین جاتے ہین اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ صف چیرنا درست نہین یا پہلے سے اول صف مین بیٹھہ رہے یا پھر جہان جگہہ پاوے وہین بیٹھہ جاوے

ھ وائل بن حجر مَنِ اقتَطَعَ اَرضًا ظَالِمًا لَقِیَ اللّٰهَ وَهُوَ غَضبَانُ مسلم مین روایت ہی وائل بن حجر رضؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چہین لیگا کسیکی زمین ظالم بنکر ملیگا اللہ سے قیامت مین اور خدا اوسپر نہایت غضبناک ہوگا

مر ابو امامۃ ایاس بن ثعلبۃ الحارثی مَنِ اقتَطَعَ حَقَّ امرِءٍ مُسلِمٍ بِیَمِینِهٖ فَقَد اَوجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَیهِ الجَنَّۃَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ وَاِن کَانَ شَیئًا یَسِیرًا یَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَاِن کَانَ قَضِیبًا مِن اَرَاکٍ مسلم مین روایت ہی ایاس بن ثعلبہ رضؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چہین لیگا حق کسی مسلمان کا جہوٹھی قسم کہا کر سو اللہ نے بیشک اوسکے لئے دوزخ ٹہرا رکہی اور بہشت اوسپر حرام کی تو ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ بھلا تہوڑی چیز ہو

توبھی حضرت نے فرمایا کہ ہاں اگرچہ پیلو کی ٹہنی ہو

ق سُفْیَانُ بْنُ اَبِی زُھَیْرٍ مَنِ اقْتَنٰی کَلْباً لَا یُغْنِی عَنْہُ زَرْعاً وَّلَا ضَرْعاً نَقَصَ ۴۲
مِنْ عَمَلِہٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ بخاری اور مسلم مین روایت ہی سفیان بن ابی زہیر رض سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کتا رکھے نہ اوسکا کہیت بچاوے نہ بہیڑ بکری رکھاوے تو کہٹتے جاوینگے ہر روز اوسکے نیک کام پانچ پانچ جو کے برابر ف یعنے کتا پالنا تین کام کے لئے درست ہی ایک تو کہیت رکھانیکو دوسرے بہیڑ بکری بچانیکو تیسرے شکار کے واسطے چنانچہ یہ مطلب اور حدیث مین آیا ہی ان تین کامونکے سوائے کتا پالنا نہین درست کہ نیک عمل سے گھٹتے جاتے ہیں

م جَابِرٌ مَنْ اَکَلَ الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَالْکُرَّاثَ فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ تَتَاَذّٰی مِمَّا یَتَاَذّٰی مِنْہُ بَنُوْ اٰدَمَ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو پیاز اور لہسن اور گندنا کہاوے سو ہماری مسجد کے نزدیک ہرگز نہ آوے اسواسطے کہ فرشتون کو اوس چیز سے یعنے بدبو سے تکلیف ہوتی ہی جیسے آدمیون کو تکلیف ہوتی ہی

ق جَابِرٌ مَنْ اَکَلَ ثُوْماً اَوْ بَصَلاً فَلْیَعْتَزِلْنَا اَوْ لِیَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْیَقْعُدْ فِی ۴
بَیْتِہٖ بخاری اور مسلم مین روایت ہی جابر رض سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لہسن یا پیاز کہاوے وہ ہم سے الگ رہے یا ہماری مسجد سے الگ رہے اور اپنے گھر مین بیٹھ رہے ف پیاز لہسن کا کچا کہانا مکروہ ہی اور اوسکو کہاکر مسجد مین جانا اور بھی برا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہی کہ مولی بھی پیاز لہسن کے برابر ہی کہ اوسکی ڈکار مین بھی بدبو آتی ہی اگر پیاز لہسن کو پکاوے یا سرکہ مین ڈالکے بو دور کرے تو کہانا درست ہے

م سَعْدُ بْنُ اَبِی وَقَّاصٍ مَنْ اَکَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِمَّا بَیْنَ لَابَتَیْھَا حِیْنَ یُصْبِحُ لَمْ یَضُرَّہٗ سُمٌّ حَتّٰی یُمْسِیَ مسلم مین روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ جو سات کہجور صبح کو کہاوے اون درختونکی جو دونون طرف مدینے کی پتھریلی زمین مین ہین تو شام تک اوسکو کوئی زہر ضرر نکرے ف یہ حضرت کی دعا کی برکت ہی

ق انس و ابو هریرۃ من اکل من ھذہ الشجرۃ فلا یقرب مسجدنا بخاری اور مسلم مین روایت ہی انس اور ابو ہریرہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اس درخت سے یعنے لہسن سے کھاوے وہ ہماری مسجد مین نہ آوے

ق ابو ھریرۃ من امسک کلبا فانہ ینقص کل یوم من عملہ قیراط الا کلب حرث او ماشیۃ بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ رضی سے جو رکھے گا کتے کو اوسکے نیک کام پانچ پانچ جو کے برابر گھٹتے جاوینگے لیکن کہیت اور گائے بکری کے رکھوانیکے لئے کتا رکھنا درست ہی چنانچہ اسکا بیان اگلی حدیث مین ہو چکا

م ابو ھریرۃ من انظر معسرا او وضع لہ اظلہ اللہ تحت ظل عرشہ یوم لا ظل الا ظلہ مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو محتاج قرضدار کو فرصت دیوے تنگ نہ پکڑے یعنے کہے جب میسر ہو تو دینا یا قرض مین سے کچھ چھوڑ دیوے تو اوسکو خدا اپنے عرش کے سایہ کے نیچے رکھیگا جس دن کہین آڑ نہ ہوے گا سوائی اوسکے سایہ کے یعنے قیامت کے دن

ق ابو ھریرۃ من انفق زوجین فی سبیل اللہ دعاہ خزنۃ الجنۃ کل خزنۃ باب تقول ای فل ھلم فقال ابو بکر رضی اللہ عنہ یا رسول اللہ ذاک الذی لا توی علیہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لارجوا ان تکون منھم بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جوڑا دیگا خدا کی راہ مین بلاوینگے اوسکو بہشت کے چوکیدار سب چوکیدار بہشت کے دروازوں کے کہین گے اومیان فلانے ادہر آئی تو ابو بکر صدیق نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس شخص کو تو کسیطرح ٹوٹا نہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ البتہ مجھکو امید ہی کہ تو اونہین لوگون مین ہی جنکو سب بہشت کے فرشتے خوشی سے بلا وینگے ف جوڑا خرچ کرے یعنے دو اشرفی دیوے یا دو روپئی یا دو پیسے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے یا دو روٹیان اسی طرح ہر چیز کا جوڑا اس حدیث سے بڑی فضیلت ابی بکر صدیق کی اور بہشتی ہونا اونکا ثابت ہوا

خ ابن عباس من بدل دینہ فاقتلوہ بخاری مین روایت ہی عبد اللہ بن عباس رضی سے کہ حضرت نے

فرمایا کہ جو مسلمان اپنا دین بدل ڈالے یعنے مرتد ہو جاے تو اوسکو مار ڈالو ف امام شافعی کے نزدیک مرتد مرد ہو یا عورت بموجب اس حدیث کے واجب القتل ہی اور امام اعظم کے نزدیک مرتد عورت کو قتل کرنا نہین درست اسواسطے کہ اور حدیث مین عورت کا قتل منع ہی

۵۱ ق عُثْمَانُ مَنْ بَنَى لِلّٰهِ مَسْجِدًا يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین روایت ہی عثمان رض سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ کے واسطے مسجد بناوے اور اوس سے صرف اللہ کی رضامندی چاہیے نام غرض نہو تو اللہ اوسکے لئے ویسا گھر بہشت مین بنا دیگا

۵۲ م اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ تَابَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ رض سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو توبہ کرے پچھم سے سورج نکلنے کے پہلے تو خدا اوسکی توبہ قبول کرتا ہی ف قیامت سے پہلے سورج مغرب کی طرف سے نکلیگا تو قیامت کا ہونا سب پر کھل جائے گا پھر توبہ کا دروازہ بند ہو گا

۵۳ م اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ اَنْ يَعْقِدَ عَلَيْهِ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ مسلم مین روایت ہی عبد اللہ بن عباس رض سے کہ حضرت نے فرمایا جو بے دیکھے اپنی طرف سے بناکر خواب بیان کرے اوسپر یہ حکم ہو گا کہ دو جَو کو گرہ دیکر جوڑے اور یہ کبھی نہو سکیگا ف یعنے نہ دو جو مین گرہ پڑسکیگی نہ اوس سے عذاب موقوف ہو گا

۵۴ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ وَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدّٰى فِيْهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰى سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسَمُّهُ فِي يَدِهٖ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهُ فِي يَدِهٖ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهٖ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے آپکو پہاڑ پر سے گراکر مار ڈالا تو وہ دوزخ کی آگ مین اونچے مکانون سے ہمیشہ گرا کرے گا پڑا رہیگا اوسمین سدا اور جو زہر پیکر اپنی جان ماریگا تو اوسکے ہاتھ مین زہر رہیگا دوزخ کی آگ مین ہمیشہ اوسکو پیا کریگا مدام اور جو اپنی جان کو لوہے کے ہتھیار سے ماریگا تو وہ ہتھیار اوسکے ہاتھ مین

ہوگا دوزخ کی آگ مین اپنے پیٹ مین اوسکو بہونکا کریگا ہمیشہ ف یعنے جس چیز سے اپنی جان
ماریگا دوزخ مین اوسپر اوسی چیز کا عذاب ہوا کریگا اگر جان مارنیکو وہ شخص حلال جانتا تھا تو سچ مچ
ہمیشہ دوزخ مین رہیگا اور اگر حلال نہین جانتا تھا تو وہ ہمیشہ دوزخ مین نرہیگا لنبی مدت کو بھی ہمیشہ بولتے ہین

٥٥ ق بُرَیْدَۃُ بْنُ الْحُصَیْبِ مَنْ تَرَکَ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُہٗ بخاری اور مسلم مین بریدہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے عصر کی نماز چھوڑی اوسکا کیا اکارتھ ہوا ف قرآن اور حدیث
مین نماز عصر کی نہایت تاکید ہی اسواسطے کہ یہ وقت غفلت کا ہی لوگ اسوقت بازار مین مشغول ہوتے ہین
سیر کو نکلتے ہین نماز اکثر قضا ہو جاتی ہی تو مسلمان کو لازم ہی کہ نماز عصر کا زیادہ تر خیال رکھے ایسا نہو
کہ عمل اکارتھ ہو اسواسطے کہ ہر روز فرشتے عصر کے وقت نامۂ اعمال آسمان پر لیجاتے ہین

٥٦ ق سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَۃٍ لَمْ یَضُرَّہٗ ذٰلِکَ الْیَوْمَ سَمٌّ
وَّلَا سِحْرٌ بخاری اور مسلم مین سعد ابن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح کو سات
کھجور عجوہ کھاوے تو اوس دن اوسکو کوئی زہر اور جادو ضرر نکریگا ف عجوہ ایک عمدہ قسم کھجور کی
ہی مدینے مین

٥٧ خ اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعِدْلِ تَمْرَۃٍ مِّنْ کَسْبٍ طَیِّبٍ وَّلَا یَقْبَلُ اللّٰہُ اِلَّا الطَّیِّبَ
فَاِنَّ اللّٰہَ یَقْبَلُہَا بِیَمِیْنِہٖ ثُمَّ یُرَبِّیْہَا لِصَاحِبِہَا کَمَا یُرَبِّیْ اَحَدُکُمْ فَلُوَّہٗ حَتّٰی تَکُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ
بخاری مین روایت ہی ابوہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صدقہ دیگا کھجور کے برابر حلال روزی سے
اور اللہ قبول بھی نہین کرتا سوائی حلال کے سوا اوسکو خدا قبول فرماتا ہی رحمت کے داہنے ہاتھ سے پھر
اوسکو پالا کرتا ہی دینے والیکے واسطے جیسے تم اپنے بچھیرے کو پال لیتے ہو یہان تک کہ اوس تھوڑی چیز
کو بڑھاتا ہی کہ وہ پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہی ف یعنے اگر حلال مال تھوڑا بھی راہ خدا مین دیوے تو
اوسکا ثواب بیحساب ہی اس حدیث سے کئی فایدے معلوم ہوئے اول یہ کہ حرام مال سے اگر لاکھون روپے
خرچ کرے خدا اوسکو ہرگز قبول نہین کرتا دوسرے یہ کہ حلال مال سے ایک کوڑی دینا لاکھ روپے کے
برابر ہی بلکہ اوس سے بھی زیادہ تیسرے یہ کہ مسلمان للہ خرچ کرنے مین حلال مال کا دھیان رکھے تھوڑے

بہت کا خیال نکرے

٥٨ م ابوهريرة من تطهر في بيته ثم مضى الى بيت من بيوت الله ليقضي فريضة من فرايض الله كانت خطوتاه احدهما تحط خطيئة والاخرى ترفع درجة مسلم مين روایت ہی ابوہریرہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو غسل یا وضو کرکے اپنے گھر مین پاک ہوا پھر کسی مسجد گیا نماز فرض پڑہنے کو تو دو دو ڈگ کا یہ حال ہوگا کہ ایک ڈگ سے گناہ مٹیگا دوسرے ڈگ سے درجہ بلند ہوگا

٥٩ خ عبادة بن الصامت من تعار من الليل فقال لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير الحمد لله وسبحان الله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله ثم قال اللهم اغفر لي ودعا استجيب له فان توضا وصلى قبلت صلوته بخاری مین روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رات کو سوتے سے جاگا اور اوسنے لا اله الا الله سے اللهم اغفر لی تک پڑہا اور کوئی دعا کی تو قبول ہوگی اور اگر وضو کرکے نماز تہجد بھی پڑہی تو نماز بھی اوس وقت کی نہایت قبول ہوگی لا اله الا الله سے آخر تک کے یہ معنے ہین کہ سوائی اللہ کے کوئی لائق بندگی کے نہین وہ اکیلا ہی جسکا کوئی شریک نہین اوسیکا سب ملک ہی اوسیکو سب تعریفین ہین اور وہ سب چیز کرسکتا ہی سب خوبیان اللہ کو پاک ہی سب عیبون سے اور سب سے بڑا بدون اوسکے مدد کے گناہ سے بچاؤ نہین نہ بندگی پر طاقت اوسکے بعد یون کہے اے میرے اللہ مجھکو بخش دے

٦٠ م ابوهريرة من توضا فاحسن الوضوء ثم اتى الجمعة فاستمع وانصت غفر له ما بينه وبين الجمعة وزيادة ثلثة ايام ومن مس الحصى فقد لغا مسلم مين روایت ہی ابوہریرہ رضی سے جسنے اچھی طرح سے وضو کیا یعنے وضو کی فرض سنت مستحب سب بجالایا پھر مسجد مین آیا پھر خطبہ سنا کیا اور چپکا بیٹھا رہا تو اوسکے گناہ بخشے گئے اوس وقت سے پچھلے جمعہ تک اور تین روز اور بھی زیادہ اور جو خطبے کے وقت کنکریان ٹالا کیا تو اوسنے بیہودہ کام کیا

٦١ م ابوهريرة من توضا فاحسن الوضوء خرجت خطاياه من جسده حتى تخرج من

فضیلت تمام وضو

تحت اظفاره مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے بہت اچھی طرح وضو کیا تو اوسکے
تمام بدن سے گناہ نکل جاتے ہیں یہان تک کہ ناخونون کے نیچے سے نکل جاتے ہیں

٦٢ خ ابوهريرة من توضأ فليستنثر ومن استجمر فليوتر بخاری میں روایت ہی ابو ہریرہ رضی سے کہ جو
وضو کرے تو چاہئی کہ پانی ڈال کر ناک کو صاف کرے اور جو ڈھیلے لے تو چاہئی کہ طاق لے یعنے تین لے
یا پانچ یا سات

٦٣ ق عثمان من توضأ نحو وضوئي هذا ثم قام فركع ركعتين لا يحدث فيهما
نفسه غفر له ما تقدم من ذنبه قاله حين توضأ ثلثا بخاری اور مسلم میں روایت ہی حضرت
عثمان رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری طرح وضو کرے جیسے میںنے یہ وضو کیا ہی پھر کھڑے ہوکر دو رکعت
حضور دل سے نماز پڑھے دل میں واہی تباہی خیال نکرے تو اوسکے اگلے گناہ معاف ہو جاوینگے
یہ حدیث اوسوقت حضرت نے فرمائی جب تین تین بار وضو کیا ف حضرت نے ایک دن ایک ایک بار
وضو کیا اور فرمایا کہ اسکے بدون حق تعالی نماز نہیں قبول کرتا پھر دو دو بار وضو کیا اور فرمایا کہ اس وضو سے
دو ثواب ملتا ہی پھر تین تین بار وضو کیا اور فرمایا کہ یہ میرے وضو کا طریقہ ہی سے اور اگلے پیغمبرون کا

٦٤ خ سهل بن سعد من توكل لي ما بين رجليه وما بين لحييه توكلت له بالجنة بخاری
میں روایت ہی سہل بن سعد رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مجھسے ضامن ہوا اوسکا جو اوسکے دونون پیر دونین ہی
یعنے حرام کاری نکرے اور جو ضامن ہوا اوسکا جو دونون جبڑونمین ہی یعنے زبان سے جھوٹھ نہ بولے،
غیبت نہ کرے حرام مال نہ کھاوے تو میں اوسکے واسطے بہشت کا ضامن ہوتا ہون ف
اکثر گناہ انہیں دونون مقام سے ہوتے ہیں جسنے انکو روکا بہشت کو پایا

ق ابن عمر من جاء منكم الجمعة فليغتسل بخاری اور مسلم میں روایت ہی عبداللہ ٦٥
بن عمر رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جمعہ پاوے وہ نہا وے

٦٦ خ عثمان من جهز جيش العسرة فله الجنة بخاری میں روایت ہی حضرت عثمان رضی سے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تنگی کے لشکر کا سامان درست کر دیگا تو اوسکے لیے بہشت ہی ف

تبوک ایک مقام تھا شام کے ملک مین مدینے سے سولہ دن کی راہ حضرتؐ نے وہان کی لڑائی کا ارادہ کیا ستر ہزار لشکر جمع ہوا سامان کچھ نتھا تنگی اور تکلیف بہت تھی تب حضرتؐ نے اس لشکر کے سامان کرنے والیکو بہشت کا وعدہ کیا تو حضرت عثمانؓ نے آدھے لشکر کا سامان کر دیا چار سو اونٹ اور دو ہزار اشرفیان راہ خدا مین حاضر کین حضرت بہت راضی ہوئے اشرفیونکو اپنے دامن مین اچھالتے تھے اور فرماتے تھے کہ عثمان کو اب کوئی کام ضرر نکر سکیگا

٦٧ ق زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا بخاری اور مسلم مین زید بن خالدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا جو راہ خدا مین لڑنے والیکا سامان درست کر دے تو بیشک وہ بھی غازی ہوا اور جو غازی کے پیچھے اوسکے گھر کی اچھی
٦٨ طرح خبر لیا کیا تو وہ بھی مقرر غازی ہوا یعنے غازی کے برابر ثواب پاویگا

خ أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسنے اللہ کے واسطے حج کیا پھر نہ عورت سے صحبت کی نہ صحبت کی بات کی اور نہ گناہ کیا نہ راہ مین کسی سے جھگڑا تو گناہون سے پاک ہوکر اپنے گھر ایسا پھر آتا ہی کہ جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا ف حاجی کو لازم ہے کہ حج کی راہ مین گناہون سے بچے ساتھیونکے ساتھ نہ کرے تب گناہون سے پاک ہو

٦٩ م سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ مسلم مین روایت ہی سمرہ بن جندبؓ اور مغیرہ بن شعبہؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو میری طرف سے حدیث کی روایت کرے اور وہ جانتا ہو کہ وہ جھوٹی حدیث ہی تو دو جھوٹون مین سے ایک جھوٹا ہی ف دو جھوٹے یعنے مسیلمہ کذاب اور مختار یا اسود عنسی جنہون نے پیغمبری کا جھوٹا دعوی کیا تھا یا یہ مطلب کہ ایک جھوٹا وہ جس ناپاک نے حضرتؐ پر جھوٹھ باندھا دوسرا جھوٹھا یہ کہ اوس جھوٹھی حدیث کو روایت کرتا ہی جان بوجھ کے اکثر لوگ جو علم حدیث سے ناواقف ہین واہی تباہی حدیثین نقل کیا کرتے ہین جنکی کچھ اصل نہین مسلمان کو لازم ہی کہ حدیث مین بہت احتیاط کیا کرے ہر ایک کتاب کی حدیث کو سچا نجانے جو حدیث کی معتبر کتابون مین ہو اوسکو مانے جیسے کہ یہ کتاب

مشارق الانوار ہی کہ سب علماء اہل سنت اسکو بہت صحیح جانتے ہیں

م عثمان من حفر بئر رومة فله الجنة مسلم میں روایت ہی حضرت عثمان سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ٧٠
رومہ کا کوان کہدا کر درست کر دیوے اوسکے لیے بہشت ہی ف رومہ ایک کوان تھا مدینے میں حضرت
جب مدینے میں آئے تو وہاں میٹھا پانی سوای اوسی کوئے کے نہ تھا اور وہ کوان بگڑ گیا تھا تو حضرت نے
اوسکے درست کرا دینے والیکو بہشت کا وعدہ کیا حضرت عثمان نے اوسکو بنوا دیا

م ابو الدرداء من حفظ عشر آيات من اول سورة الكهف عصم من الدجال ٧١
مسلم میں ابو درداء سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو یاد کرلے دس آیتیں سورۂ کہف کے سرے کی
سو وہ دجال کے فتنے سے بچا

ق ثابت بن الضحاك من حلف بملة غير الاسلام كاذبا فهو كما قال بخاری اور ٧٢
مسلم میں روایت ہی ثابت ابن ضحاک سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اسلام کے سوای کسی اور دین کی
جہوٹی قسم کہاوے تو وہ ویسا ہی ہوگیا جیسا اوسنے کہا ف ایسے جو جہوٹی قسم اسطرح کہاوے
کہ میں اگر ایسا کیا ہو یا کروں تو وہ شخص نصرانی ہی یا یہودی یا ہندو تو جیسے اوسنے قسم
کہائی ویسا ہی ہو گیا

ق ابن مسعود من حلف على مال امرء مسلم بغير حقه لقي الله وهو عليه ٧٣
غضبان ثم قرأ علينا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم مصداقه من كتاب
الله ان الذين يشترون بعهد الله وايمانهم ثمنا قليلا اولئك لا خلاق لهم في
الآخرة ولا يكلمهم الله ولا ينظر اليهم ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم بخاری اور
مسلم میں روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان کا مال ناحق قسم کہا کر لیلیوے گا
خدا سے ملیگا اور وہ اوس پر نہایت غضبناک ہوگا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی بات کا
ٹہکانا قرآن سے پڑہکر بتلایا آیتیں جو لوگ اللہ کو درمیان دیکر اور جہوٹی قسمیں کہا کر تہوڑا سا مال دنیا
لیتے ہیں اون لوگونکا آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور خدا اون سے بات نکریگا اور رحمت سے اونکی طرف

بیان عذاب قسم دروغ

نہ دیکھے گا اور اونکو گناہون سے پاک نکریگا اور اونکو دُکھ کی مار ہے

٣٤ ق ت ابو هريرة مَن حلف على يمين فرأى غيرها خيرا منها فليكفر عن يمينه ثم ليفعل الذي هو خير بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو قسم کھا بیٹھا کسی بات پر پھر اوسکو اوس بات کے سوائی اور کوئی بات بہتر معلوم ہوئی تو چاہیے کہ اپنی قسم کا کفارہ دے پھر کرے اوسکو جو بہتر ہے ف حضرت کی بی بی ام سلمہ نے قسم کھائی کہ مین اپنے غلام کو آزاد نکرونگی پھر اس قسم کھانے سے پچتائین حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ کچھہ اس قسم کی بھی تدبیر ہو سکتی ہی تب حضرت نے فرمایا کہ جو قسم کھا کر پچتاوے وہ پہلے کفارہ دے پھر اوس بات کو کرے اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک کفارہ دینا قسم توڑنے کے بعد چاہیے

٣٥ ق ت ابو هريرة مَن حلف فقال في حلفه باللات والعزى فليقل لا اله الا الله بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بھول کر لات اور عزی کی قسم کھاوے تو چاہیے کہ اوسکے بعد لا اله الا الله کہہ لے ف لات اور عزی عرب مین دو بت تھے کہ کافر اونکی قسمین کھاتے تھے جب لوگ مسلمان ہوئے تو بموجب عادت کے بعضے لوگ بھول کر بتونکی قسم کھا جاتے تو حضرت نے اوسکا علاج یہ بتلایا کہ کلمہ پڑھ لیا کرین تو کفر کا شبہ دور ہو جاوے

٣٦ ق ابن عمر وابو هريرة مَن حمل علينا السلاح فليس منا بخاری اور مسلم مین عبد الله بن عمر اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو ہمارے اوپر ہتھیار اوٹھاوے وہ ہم سے نہین ف یعنے جو مسلمانون سے لڑے وہ کامل مسلمان نہین

٣٧ م جابر مَن خاف ان لا يقوم من آخر الليل فليوتر اوله ومن طمع ان يقوم آخره فليوتر آخر الليل فان صلوة آخر الليل مشهودة وذلك افضل مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ڈرے کہ مین پچھلی رات کو نہ اوٹھہ سکونگا تو اوسکو چاہیے کہ اول رات عشا کے ساتھہ وتر پڑھ لے اور جسکو پچھلی رات اوٹھنے کا گمان ہو تو وتر کو پچھلی رات پڑھے اسواسطے کہ پچھلی رات کی نماز مین فرشتے حاضر ہوتے ہین اور پچھلی رات کی نماز بہت بہتر ہے

مسـ ابو هریرة من خرج من الطاعة وفارق الجماعة فمات مات میتة جاهلیة ٧٨
ومن قاتل تحت رایة عمیة یغضب لعصبة او یدعوا الی عصبة او ینصر عصبة
فقتل فقتلة جاهلیة ومن خرج علی امتی یضرب برها وفاجرها ولا یتحاشا من
مؤمنها ولا یفی لذی عهدها فلیس منی ولست منه مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو امام کی تابعداری سے نکل گیا اور جسنے مسلمانون کی جماعت کو چھوڑا پھر وہ مرگیا
تو کفر کی موت موا اور جو لڑا اندہا دھند جھنڈے کے تلے غصے ہوا برادری کے واسطے نہ خدا کے لئے لوگون کو
گہا بلایا تو برادری کے واسطے مدد کی تو برادری کی راہ سے نہ خدا کے واسطے پھر وہ اس حالت مین مارا
گیا تو اوسکا قتل بطور کفر ہوا اور جو میری امت کے ستانی پر کمر باندہ کر نکلا مارے نیک اور بد کو نہ ایماندار
کو چھوڑا نہ قول والون سے یعنے مطیع الاسلام لوگون سے قول پورا کیا نہ تو وہ میرا ہی نہ مین اوسکا

ق ابو هریرة من دخل دار ابی سفیان فهو امن ومن القی السلاح فهو ٧٩
امن ومن اغلق بابه فهو امن قاله یوم فتح مکة بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت
ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا کہ جو ابو سفیان کے گھر مین گہس رہا وہ پناہ مین ہی اور جسنے
ہتہیار پھینک دئے وہ پناہ مین ہی اور جسنے اپنا دروازہ بند کر لیا وہ پناہ مین ہی ف جب حضرت
دس ہزار کا لشکر لیکر مکہ فتح کرنیکو چڑہ گئے تو ایک روز فتح ہونے سے پہلے حضرت عباس کے
وسیلے سے ابو سفیان راہ مین مسلمان ہوئے حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ ابو سفیان اپنے
نام آوری کو بہت چاہتا ہی کچھ ایسا کیجئے کہ مکے مین اسکا نام ہو جائے تب حضرتؐ نے مکے مین یہ فرمایا کہ جو
ابو سفیان کے گھر مین ہی وہ پناہ مین آیا

بیان عذاب باغیان و تارکان جماعت کا

مر ابو هریرة من دعی الی الهدی کان له من الاجر مثل اجور من تبعه لا ینقص ٨٠
ذلک من اجورهم شیئا ومن دعی الی ضلالة کان علیه من الاثم مثل اثام من تبعه
لا ینقص ذلک من اثامهم شیئا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو خلق کو
نیک کام کی طرف بلاویگا تو اوسکو ثواب ملیگا برابر اوسکے ثواب کے جو نیک کام مین اوسکے تابع

ہونگے اور بتانے والیکا ثواب کرنے والونکے ثواب کو نہ گھٹا ویگا یعنے دونون کو پورا ثواب
ملیگا یہ نہوگا کہ کچھ بتانے والیکو ملے کچھ کرنے والونکو اور جو گمراہی کی طرف لوگونکو بلادیے
تو اوسپر اوتنا گناہ ہوگا جتنا اوسکے کہنا ماننے والون پر ہوگا گمراہ کرنے والیکا گناہ کرنے
والونکے گناہ کو نہین گھٹا ویگا یعنے دونونکو برابر پورا گناہ ہوگا

۸۱ م ر ابو مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری من دل علی خیر فلہ مثل اجر فاعلہ مسلم
ابو مسعود انصاری رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نیک بات کسیکو بتلاویگا تو اوسکو کرنے
والیکے برابر ثواب ملیگا ف مثلا ایک شخص نے کسیکو نماز سکھائی تو جب تک وہ نماز پڑھے
جائیگا جتنا ثواب پڑھنے والیکو ہوگا اوتنا بتانے والیکو ہوگا یا کسی محتاج کو کوئی سفارش کرکے کچھ
کچھ کہین سے دلادے تو جتنا ثواب دینے والیکو ہوگا اوتنا سفارش کرنے والیکو اسیطرح سب نیک کام

۸۲ ق ابن عباس من رای من امیرہ شیئا یکرھہ فلیصبر علیہ فانہ من فارق
الجماعۃ فمات فمیتتہ جاھلیۃ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو سردار کی کوئی بری بات دیکھے تو اوسپر صبر کرے سو بیشک یہ بات ہی کہ جو جماعت
کو چھوڑیگا اور مریگا تو اوسکی موت بطور کفر ہی ف یعنے جس سردار کے ساتھ امامت کی
بیعت کی ہو تو اوسکے ظلم اور بری باتون پر صبر کرنا چاہیے اسلام کی ترقی اسیکے پر موقوف ہی آپسمین
پھوٹ ڈالنا کافرونکا کام ہی مسلمانون کو ہرگز درست نہین

۸۳ ق ابن عباس من رای منکم رؤیا فلیقصہا اعبرہا لہ کان یقول لاصحابہ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کہ تم لوگونمین
جسنے خواب دیکھا ہو سو بیان کرے مین اوسکی تعبیر کہون

۸۴ م ر ابو سعید من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع
فبقلبہ وذلک اضعف الایمان مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگونمین سے
بری بات خلاف شرع کو دیکھے تو چاہیے کہ اوسکو اپنے ہاتھ سے بگاڑ دے اور جو ہاتھ سے بگاڑ نسکے اپنے

کی طاقت نرکھتا ہو تو زبان سے اوسکی برائی لوگونکے روبرو بیان کرے اور جو زبان سے بھی نکہہ سکے تو
اوسکو دل مین بُرا جانے اور دل مین بُرا جاننا بہت بودا ایمان ہی یعنے خلاف شرع کام کو اگر دل مین بھی
بُرا نجانے تو اوسمین کچھہ بھی ایمان نہین ف ایکبار مروان نے اپنی حکومت مین خطبہ عید کی نماز سے
پہلے پڑہا تو ایک شخص نے اوسنے کہا کہ تو بدعت کرتا ہی خطبے کو نماز سے پہلے پڑہتا ہی اوسنے
کہا کہ اب جو ہوا سو ہوا آگے نکرونگا تو ابو سعید صحابی نے کہا کہ اس نے اوس حدیث پر عمل کیا جو نبے
حضرت سے سنی یعنے جو خلاف شرع بات کو دیکھے تو اوسکو منع کردے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا
کہ سب مسلمانون پر بقدر قدرت فرض ہی کہ خلاف شرع باتون سے لوگونکو منع کرین خواہ ہاتھہ سے
خواہ زبان سے خواہ دل سے بعضے علماء نے کہا ہی کہ ہاتھہ سے روکنا حاکمونکا کام ہی زبان سے
عالمون کا دل سے عوام خلقت کا

خ أَبُو سَعِيدٍ وَأَبُو قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ بخاری مین ابو سعید ۱۵
اور قتادہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے مجھکو خواب مین دیکھا اوسنے سچ مچ دیکھا
ف یعنے اوسکو واہی تباہی خواب نہ سمجھے اسواسطے کہ شیطان میری صورت نہین بن سکتا

ق أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ أَوْ لَكَأَنَّمَا رَآنِي فِي الْيَقَظَةِ ۱۶
لَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے
مجھکو خواب مین دیکھا تو وہ مجھکو جاگتے دیکھیگا یا اوسنے مجھکو جیسے جاگتے دیکھا شیطان
میری صورت نہین پکڑ سکتا ف اس حدیث کے راوی کو اسمین شک ہی کہ حضرت نے یہ فرمایا کہ
مجھکو جاگتے مین دیکھیگا یا یہ فرمایا کہ جیسے اوسنے جاگتے دیکھا جاگتے مین دیکھیگا اسکے
دو معنے ایک یہ کہ قیامت مین دیکھیگا دوسرے یہ کہ یہ بات حضرت کی زندگی تک تھی اب نہین

ق أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي خ ۱۷
لَا يَتَمَثَّلُ فِي صُورَتِي بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے
مجھکو خواب مین دیکھا تو بیشک اوسنے دیکھا اسواسطے کہ شیطان مجھسا نہین بن سکتا اور صرف

بخاری مین یون ہی کہ شیطان میری صورت نہین پکڑ سکتا ف حضرت کو خواب مین دیکھنا اسیطرح اور پیغمبرون کا سچ ہی اسمین کچھ شبہ نہین

۸۸ مر سُهل بن حُنيفٍ مَنْ سَالَ اللهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰی فِرَاشِهِ مسلم مین روایت ہی سہل بن حُنیف سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ سے شہادت مانگیگا سچے دل سے تو اللہ تعالی اوسکو شہیدونکے مرتبون پر پہنچا دیگا اگرچہ وہ اپنے بستر پر موا ہو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر کام مین سچی نیت کو دخل ہی

۸۹ مر ابو هريرة مَنْ سَالَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا يَسْئَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ مِنْهُ اَوْلِيَسْتَكْثِرْ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگون سے مال مانگے جمع کرنیکے لیے اور مالدار ہونیکے واسطے تو وہ مال اوسکے حق مین چنگاریان ہین دوزخ کی چاہے چنگاریان کم کرے چاہے بہت ف فاقے مین سوال کرنا درست ہی جمع کرنیکے واسطے نہین

۹۰ مر صفيّة بنت اَبِي عُبَيدٍ مَنْ سَالَ عَرَّافًا لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةٌ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً مسلم مین روایت ہی صفیہ ابی عُبَید کی بیٹی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نجومی یا فال دیکھنے والے سے کچھ نیک بد پوچھے تو اوسکے نماز چالیس رات تک قبول نہو گی ف غیب کی بات خدا کے سوائی کوئی نہین جانتا جیسے نجومی یا رمال یا شگون یا فال والے سے کچھ پوچھا اوسکے ایمان مین خلل ہی

۹۱ مر ابو هريرة مَنْ سَبَّحَ اللهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَحَمِدَ اللهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبَّرَ اللهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ قَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ غُفِرَتْ لَهٗ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہر نماز کے بعد تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ کہے اور تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ کہے اور تینتیس ۳۳ بار اللہ اکبر کہے تو یہ ننانوے ۹۹ بار ہوئے اور یہ کہکے پورے سو کرے کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیئ قدیر تو اوسکے گناہ بخشے جاوینگے اگرچہ سمندر کے پھین برابر ہون

عدد سوال بی حاجت

۱۳

م انسؓ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّبْسَطَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ وَيُنْسَاَ لَهٗ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ مسلم مین انسؓ سے ۹۲
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا جسکو خوش لگے یہ بات کہ اوسکی روزی کشادہ ہوا ور زندگی اوسکی بڑہ جائے تو اپنے قرابتی لوگونکی خبرگیری کرے ف طول عمر کا یہ مطلب کہ وہ نیک نام مدت تک رہے یا اوسکی نیک اولاد ہو کہ اوسکے واسطے دعا مغفرت کرے اوسکی روح کو ثواب پہنچاوے برادر پروری فرض ہی اوسکے دو طریقین ہین یعنے اگر محتاج ہین تو اونکے کہانے کپڑے کی خبر لے اور اگر محتاج نہین تو اور طرح سلوک کرتا رہے تحفے دیا کرے محبت سے ملے

م ابو قتادۃ الحارث بن ربعیؓ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّنْجِيَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُّعْسِرٍ اَوْ يَضَعْ عَنْهُ مسلم مین قتادہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا جسکو بھلا معلوم ہو کہ خدا اوسکو قیامت کی سختیون سے نجات دے تو چاہیے کہ محتاج قرضدار کو فرصت دے قرض مانگنے مین جلدی نکرے یا قرض معاف کردے سب یا تہوڑا ۹۳

ق ابو ہریرۃؓ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا قَالَهٗ لِرَجُلٍ قَالَ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا شَيْئًا اَبَدًا وَّلَا اَنْقُصُ مِنْهُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا جو خوشی سے چاہے بہشتی مرد کو دیکہنا تو اسکو دیکہے یہ بات حضرتؐ نے اوس مرد کے حق مین فرمائی جسنے کہا تھا یا رسول اللہ مجھکو وہ کام بتلائیے جسکے کرنے سے مین بہشت مین جاؤن حضرتؐ نے فرمایا کہ تو اللہ کی بندگی کر کسیکو اوسکا شریک مت ٹھہرا اور نماز فرض پڑہا کر اور فرض زکوۃ دیا کر اور رمضان کے روزے رکہا کر پھر اوس مرد نے کہا اوس پاک ذات کی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ اپنی طرف سے فرض جانکر نہ اسپر کچھ بڑہاؤن گا نہ گھٹاؤن گا ف اس حدیث مین حج کا ذکر نہین فرمایا یا تو اس شخص پر حج فرض نہوگا یا یہ سبب کہ حج عمر بھر مین ایک بار فرض ہوتا ہی نماز روزہ اور زکوۃ ہمیشہ فرض ہی ۹۴

خ اَبُوْذَرٍّ وَاَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ
بخاری مین ابوذر اور ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا جو راہ چلا علم دین کے سیکہنے کو خدا اسکی برکت سے اوسپر بہشت کی راہ آسان کردیگا **ف** یہ بہشت کی بشارت ہی طالب علم اور دیندار عالمون کے حق مین علم دین تفسیر حدیث فقہ ہی اور جو علم کہ تفسیر اور حدیث مین کام آوے جیسے علم صرف نحو فصاحت بلاغت یہ وہ بھی علم دین مین داخل ہی جو نیت خالص ہو

م سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا مسلم مین سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو باغی ہوکر ہم پر تلوار کہینچے یعنی مسلمانون پر تو وہ ہمارے طریقے پر نہین

م اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ اِلَيْكَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا جو سنے کسیکو کہ گم ہوئی چیز مسجد مین تلاش کرتا ہی تو اوس سے یون سے کہے کہ خدا کرے تیری چیز تجھکو نہ ملے مسجدین اسواسطے نہین بنین کہ گم گئی چیز کو اوسمین تلاش کیجئے **ف** یعنے مسجدین عبادت کے واسطے ہین دنیا کے کامون کے لئے نہین

م جَرِيْرٌ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ مسلم مین جریرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو راہ نکالے اسلام مین اچھے طریقے کی تو اوسکو اوسکا ثواب ملیگا اور جو اوسکے بعد اوس طریقے کو کرتے جاوینگے اونکا ثواب بھی اوسکو ملیگا بدون اس بات کے کہ اونکا ثواب کچھ گھٹے یعنے دونون کو علحدہ علحدہ پورا ثواب ملیگا اور جو اسلام مین راہ نکالیگا بری طریقے کی تو اوسکو اوسکا گناہ ہوگا اور جو اوسکے بعد اوس بری راہ پر چلینگے اونکا بھی گناہ اوسکی گردن پر ہوگا بدون اس بات کے کہ کچھ اونکی گناہون سے گھٹے یعنے دونون کو علحدہ علحدہ پورا عذاب ہوگا **ف** حضرت مسجد مین بیٹھے تھے کچھ محتاج لوگ آگئے حضرتؐ نے لوگون سے کچھ اونکے دینے کو فرمایا تو پہلے حضرت عمر اوٹھے یا ایک انصاری صحابی اوٹھے اور مٹھی بھر درم اونکے واسطے لائے جب لوگون نے اونکو لاتے دیکھا تو کوئی کپڑا لایا کوئی کھجور کوئی اناج

غرض محتاجون کا اچھی طرح کام ہوگیا تب حضرتؐ نے فرمایا کہ جو نیک راہ نکالے اوسکو دوہرا ثواب ہی ایسے کرنیکا اور رواج دینے کا خلاصہ مطلب اس حدیث کا یہ کہ جس چیز کی شرع مین خوبی ثابت ہی اوسکو جو کوئی رواج دیگا تو اوسکو نہایت ثواب ہی سب جیسے خیرات کرنیکی خوبی حضرتؐ کے فرمانے سے معلوم ہوئی اور حضرت عمرؓ سے اوسوقت اوسکی راہ نکلی اور یہ مطلب اسکا نہین کہ جسکی شرع مین کچھ اصل ثابت نہو اوسکو لوگ اپنے دل مین اچھا سمجھکر رواج دین اور اس حدیث کو اپنی نکالی بدعت پر دلیل پکڑین

۹۹ م عَائِشَةُ مَنْ شَآءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَآءَ فَلْيُفْطِرْهُ يَعْنِي يَوْمَ عَاشُورَاءَ مسلم مین عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عاشوریکے دن یعنی محرّم کی دسوین تاریخ کو جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نرکھے ف اول عاشوریکا روزہ فرض تھا جب رمضان کا روزہ فرض ہوا تو عاشوریکا نرہا مستحب تجے حدیث مین آیا ہی کہ اوسکی رکھنے سے ایک سال کے گناہ معاف ہوتے ہین

۱۰۰ خ اِبْنُ عُمَرَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو دنیا مین شراب پیئے گا اور بدون توبہ کئے مرجائیگا وہ آخرت مین بہشت کی شراب سے بی نصیب ہوگا

۱۰۱ م اَبُوسَعِيدٍ مَنْ شَرِبَ النَّبِيذَ مِنْكُمْ فَلْيَشْرَبْهُ زَبِيبًا فَرْدًا اَوْ تَمْرًا فَرْدًا اَوْ بُسْرًا فَرْدًا مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو تم لوگونمین کوئی شیرہ پیئے تو چاہئے اکیلی چیز کا پیئے خواہ صرف منقے کا خواہ صرف پکّی کھجور کا خواہ فقط گدر کھجور کا ف عرب کا دستور تھا کہ کھجور کو چور کرکے بھگو رکھتے اوسکا شیرہ پیتے اسی کا نام نبیذ ہی سو حضرتؐ نے دو دو چیز کے ملانے سے منع کیا اسواسطے کہ دو کے ملنے سے نشہ جلد ہو جاتا ہی بعضے علما کے نزدیک مکروہ ہی اور امام اعظمؒ کے نزدیک حلال ہی اگر نشہ کری تو حرام

۱۰۲ م اُمُّ سَلَمَةَ مَنْ شَرِبَ فِي اِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ فَاِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسنے سونے چاندی کے برتن مین پیا

اوسنے اپنے پیٹ مین غٹ غٹ کرکے دوزخ کی آگ بھرلی ف چاندی سونیکا زیور عورت
کو درست ہی مرد کو نہین اگرچہ لڑکا ہو پر چاندی سونیکے برتن مین کھانا پینا عورت مرد دونون پر حرام ہے

۱۰۳ ق ابوهريرة مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَهَا حَتَّى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہ رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جنازے پر آیا یہان تک کہ نماز اوسپر پڑہی تو اوسکو قیراط
بھر ثواب ہی اور جو حاضر رہا یہان تک کہ دفن ہوچکا تو اوسکو دو قیراط بھر ثواب ہی لوگون نے پوچہا
یا حضرت دو قیراط کتنے بڑے فرمایا کہ دو بڑے پہاڑ کے برابر

۱۰۴ م عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ مسلم مین عبادہ بن صامت رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ سوائے
خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر ہی اللہ کا تو اللہ نے اوسپر دوزخ
حرام کی

۱۰۵ ق عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَالْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ بخاری اور
مسلم مین عبادہ بن صامت رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ سوائے اللہ کے
کوئی لائق بندگی کے نہین اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین اور گواہی دے کہ محمد اوسکا بندہ ہی اور اوسکا
پیغمبر اور گواہی دے کہ عیسی اللہ کا بندہ ہی اور اوسکا پیغمبر اور اللہ کی بات سے بنا ہی جو مریم کی طرف ڈالی تھی
یعنے صرف حکم خدا سے بنا اوسکا کوئی باپ نہین اور عیسی اللہ کی بنائی روح ہی اور گواہی دے کہ
بہشت اور دوزخ سچ مچ ہی خدا اوسکو بہشت مین لیجائیگا کیسے ہی اوسکے کام ہون ف یعنے جس
مسلمان کے عقیدے قرآن اور حدیث کے موافق درست ہون وہ مقرر بہشتی ہی نیک کام اوسکے ہون یا بد
خواہ حق تعالی اپنے کرم سے یا حضرت کی شفاعت سے اوسکے سب گناہ معاف کردے خواہ بقدر

بشارت کلمہ گویان

گناہ دوزخ مین رہکے بہشت مین جاوینگے مسلمان سدا دوزخ مین رہیگا آخر اوسکو نجات ہے کلمی کی برکت سے

م ابو هريرة و ابو ايوب من صام رمضان ثم اتبعه ستا من شوال كان كصيام الدهر
۱۰۶ مسلم مین ابوہریرہ اور ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے رمضان کے روزے رکھے پہر عید کے
بعد چہہ روزے شوال کے رکھے جسکو شش عید کہتے ہین تو اوسنے گویا برس بہرکے روزے رکھے
ف سبب اسکا یہ کہ برس کے تین سو ساٹہہ ۳۶۰ دن ہوتے ہین اور شرع مین ایک نیکی کا ثواب دس گنا
ہی تو چہتیس دن کا دس گنا تین سو ساٹہہ ۳۶۰ ہوتے ہین

ق ابو سعيد من صام يوما في سبيل الله بعد الله وجهه عن النار سبعين خريفا
۱۰۷ بخاری اور مسلم مین ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ کی راہ یعنے جہاد در حج مین ایک روزہ
رکھیگا خدا اوسکو دوزخ سے ستر برس کی راہ دور ڈالیگا

ق ابو موسى من صلى البردين دخل الجنة بخاری اور مسلم مین ابوموسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ
۱۰۸ حضرت نے فرمایا کہ جو دونون ٹہنڈے وقت یعنے فجر اور عصر کی نماز پڑہیگا وہ بہشت مین جائیگا
ف فجر کو نیند غالب ہوتی ہے عصر کو خرید فروخت اور دنیا کے بہت کام آگے آتے ہین
تو اسواسطے اِن نمازونکا زیادہ تر ثواب ہی اس حدیث سے یہ نہین نکلتا کہ انکے سوائی اور نماز کی حاجت
نہین اسواسطے کہ جب آدمی نے ایسے سخت وقت کی نماز پڑہی تو آسان وقتونکی خواہ مخواہ پڑہیگا

م عثمان من صلى العشاء في جماعة فكانما قام نصف الليل ومن صلى الصبح في جماعة
۱۰۹ فكانما صلى الليل كله مسلم مین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے عشا کی
نماز جماعت سے پڑہی تو اوسنے جیسے آدہی رات تہجد کی نماز پڑہی اور جسنے صبح کی نماز جماعت مین پڑہی
تو اوسنے جیسے تمام رات تہجد کی نماز پڑہی ف روایت ہی کہ حضرت ایکبار شب بیداری اور نماز
تہجد کی خوبیان فرماتے تھے اسمین بعضے لوگون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم محنتی لوگ ہین دن بہر محنت
مزدوری کرتے ہین ہم سے نہین ہوسکتا کہ ہم شب بیداری کرین تو حضرت نے اونکے حق مین یہ حدیث فرمائی

م جندب بن عبد الله من صلى صلوة الصبح فهو في ذمة الله فلا يطلبنكم الله من
۱۱۰

ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ فَاِنَّهُ مَنْ يَطْلُبُهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبُّهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ

مسلم مین جندب بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسنے صبح کی نماز پڑہی وہ خدا کی امان
مین آگیا سو کہین ایسا نہو کہ خدا تمکو ڈہونڈہے کسی بات مین اپنی امان کے سبب سے یعنے صبح کی نماز کو
کسی طرح نہ چہوڑو وہ خدا کی امان مین ہی سو بیشک خدا جسکو اپنی پناہ دینے کے سبب سے ڈہونڈہتا ہی پکڑ
لیتا ہی یعنے اوس گنہگار کسی طرح بچ نہین سکتا پہر اوسکو اوندہا موںہہ کے بہل دوزخ مین ڈال دیتا ہے
ف یعنے صبح نیند اور غفلت کا وقت ہی تو اوسوقت اوٹہکر نماز پڑہنا دلیل ہی اوسکی سچے ایمان
کی اسواسطے خدا نے اوسکو اپنی پناہ مین لیا اور اوسکے ناحق رنج دینے والیکو دوزخ کا وعدہ کیا

١١١ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ

مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو کوئی وہ نماز پڑہے جسمین الحمد کی سورت نہ پڑہے
سو وہ نماز ناقص ہی وہ ناقص ہی وہ ناقص ہی ف جب ابو ہریرہؓ نے یہ حدیث روایت کی تو کسی نے
کہا کہ اگر ہم امام کے پیچہے ہوں تو الحمد کسطرح پڑہین تو کہا اپنے دل مین پڑہ لیا کرو کہ مینے حضرت سے
سنا ہی فرماتے تہے کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ مینے نماز کو اپنے اور اپنی بندگی کے بیچ آدہا آدہا بانٹا ہی
سو جب بندہ کہتا ہی کہ الحمد للہ رب العالمین تو اللہ فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری خوبیان بیان
کین اور جب کہتا ہی کہ الرحمن الرحیم تو اللہ فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب کہتا ہی
مالک یوم الدین تو اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری بڑائی کی اور جب کہتا ہی کہ ایاک نعبد و ایاک
نستعین تو اللہ فرماتا ہی کہ یہ میرے واسطے ہی اور بندے کے واسطے بھی اور میرا بندہ جو مانگے
سو پاوے پہر جب کہتا ہی اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین آمین
تو اللہ فرماتا ہی کہ یہ بات صرف بندے ہی کے واسطے ہے اور میرا بندہ جو مانگے سو پاوے ف
امام شافعی کہتے ہین کہ الحمد پڑہنا نماز مین فرض ہی اسی حدیث کی دلیل سے امام اعظم کی طرف سے
یہ جواب ہی کہ اگر الحمد پڑہنا فرض ہوتا تو الحمد کے چہوڑنے سے نماز بالکل باطل ہو جاتی ناقص کہلاتی
اسکے ترک سے ناقص ہونا یہ دلیل ہی واجب ہونیکی

خ انس من صلى صلوتنا واستقبل قبلتنا واكل ذبيحتنا فذلك المسلم الذى له ۱۱۲
ذمة الله وذمة رسوله فلا تخفروا الله في ذمته بخاری مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو ہماری طرح نماز پڑہے اور نماز کے وقت ہمارے قبلے کی طرف منہہ کرے اور ہمارا حلال کیا
جانور کہاوے سو وہ ایسا مسلمان ہی کہ جسکے واسطے اللہ اور اوسکے رسول کی پناہ ہی سو اللہ کا قول
قرار نہ توڑو اوسکی دی امان مین یعنے اوسکو کچہہ تکلیف نہ دو خدا کا قول نہ توڑو اوسکے پناہ دیے
ہوئیکو نہ چہیڑو **ف** یہود اور نصاری کی نماز مین رکوع نہین قبلہ اونکا اور ہی اور مجوس مسلمانکا
حلال کیا جانور نہین کہاتے تو جسنے ہمارے قبلے کی طرف رکوع والی نماز پڑہی اور مسلمانکا ذبیحہ
کہایا تو اوسنے اپنے باطل دین چہوڑے تو وہ مسلمان ہوا اب اوسکو رنج دینا درست نہین

م ابوهريرة من صلى علىّ واحدة صلى الله عليه عشرا مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے ۱۱۳
فرمایا کہ جو مجہہ پر ایک بار درود پڑہیگا خدا اوسپر دس بار رحمت کریگا **ف** درود پڑہنے کا ثواب بیحساب
ہی اور حدیث مین حضرت نے فرمایا ہی کہ قیامت کی مصیبتون مین جب لوگ گرفتار ہونگے تو مین اول
اونکو بخشاؤنگا جو مجہہ پر بہت درود پڑہا کیے

خ ابوهريرة من صلى في ثوب فليخالف بين طرفيه بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی ۱۱۴
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایک کپڑے مین نماز پڑہے تو اوسکو چاہیے کہ دونون کہونٹ جدا جدا کرے یعنے
اگر لنبا کپڑا ہی تو ایک کہونٹ سے ستر چہپاوے دوسرے کہونٹ کو مونڈہون پر ڈالے اور اگر چہوٹا کپڑا ہو
تو اوتنے سے ستر ہی چہپا دے اور نماز پڑہ لے

خ ام حبيبة من صلى في يوم ثنتي عشرة سجدة تطوعا بني له بيت في الجنة بخاری مین ۱۱۵
حضرت ام حبیبہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو سنت نماز پڑہے ہر دن بارہ رکعت اوسکے لیے
بہشت مین گہر بنایا جاویگا **ف** مراد ان رکعتون سے رات دن کی معمولی سنتین ہین دو فجر کی
چہہ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی

خ عمران بن حصين من صلى قائما فهو افضل ومن صلى قاعدا فله نصف اجر القائم ۱۱۶

وَمَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ بخاری مین عمران بن حصین رضسے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جسنے کہڑے نماز پڑہی وہ بہتر ہے اور جسنے بیٹھے پڑہی اوسکو کہڑیکا آدہا ثواب ہی اور
جسنے لیٹے نماز پڑہی اوسکو بیٹھے کا آدہا ثواب ہی **ف** یہ حدیث اوس بیمار کے حق مین ہی
کہ جو بیٹھے نماز فرض پڑہتا ہے لیکن اگر چاہے تو تکلیف اوٹھا کر کھڑے بھی پڑہ سکے اور لیٹے
فرض پڑہتا ہی لیکن تکلیف سے بیٹھکر بھی پڑہ سکتا ہی تو ایسے بیمار کو آدہا ثواب ہی اور جس بیمار سے
کسیطرح اوٹھا بیٹھا نجاوے اوسکا ثواب پورا ہی بیٹھے پڑہے یا کھڑے اور بعضون کے
نزدیک اس حدیث سے نفل نماز مراد ہی

117 **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فَاِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهٗ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا اَبَدًا بخاری مین عبداللہ بن عباس رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جسنے کسی جاندار کی تصویر بیان عذاب مصورین
بنائی تو خدا اوسپر عذاب کرتا رہیگا یہان تک کہ وہ اوسمین جان ڈالے اور جان ڈالنا اوس سے
کبھی نہو سکیگا یعنے تو عذاب بھی موقوف نہوگا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاندار کی تصویر
بنانا بہت بڑا گناہ ہی اسواسطے کہ یہ کام خدا کا ہی تو تصویر بنانے والا گویا دربردہ خدائی کا دعوا
کرتا ہی دوسرا سبب یہ کہ تصویر سازی جڑ ہی بت پرستی کی لیکن درخت اور پہاڑ اور بیل بوٹا بنانا درست ہے

118 **م** اِبْنُ عُمَرَ مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهٗ حَدًّا لَمْ يَاْتِهِ اَوْ لَطَمَهٗ فَاِنَّ كَفَّارَتَهٗ اَنْ يُعْتِقَهٗ مسلم مین
عبداللہ بن عمر رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے غلام کو بے کیے حد مارے خواہ حرام کاری کی
خواہ شراب پینے کی یا اوسکو طمانچہ مارے تو اوسکا کفارہ یہ ہے کہ اوسکو آزاد کردے **ف**
غلام کو بے تقصیر مارنے سے آزاد کرنا مستحب ہے امام اعظم اور امام شافعی کے نزدیک فرض نہین

119 **م** اَنَسٌ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا اُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ مسلم مین انس
اور معاذ بن جبل رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مانگے خدا سے شہادت کو سچے دل سے
تو اوسکو شہادت کا ثواب دیا جاویگا اگرچہ اوسنے شہادت نہ پائی **ف** معلوم ہوا کہ نیت
خالص کو ذریعہ مین بڑا دخل ہی

ق سَعِیدُ بْنُ زَیْدٍ مَنْ ظَلَمَ قِیْدَ شِبْرٍ مِنَ الْاَرْضِ طَوَّقَهُ اللّٰهُ مِنْ سَبْعِ ۱۲۰
اَرَضِیْنَ بخاری اور مسلم مین سعید بن زید رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو ظلم سے بالشت بھر زمین
چہین لیگا تو خدا اوسکے گلے مین سات طبق زمین کا طوق ڈالے گا
م ثَوْبَانُ مَنْ عَادَ مَرِیْضًا لَمْ یَزَلْ فِیْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ مسلم مین ثوبان رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے ۱۲۱
فرمایا کہ جو بیمار کو پوچہے گا وہ ہمیشہ بہشت کے باغچے سے میوے چنے گا ف بیمار کا پوچہنا مسلمانکا
حق ہی حضرت کی سنت ہی لازم ہی کہ بیمار کے پاس تہوڑا بیٹہے زیادہ اوسکو نہ بٹہاوے اور دعا خیر کرکے چلا آوے
خ اَنَسٌ مَنْ عَالَ جَارِیَتَیْنِ حَتّٰی تَبْلُغَا جَآءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَنَا وَهُوَ هٰکَذَا وَ ضَمَّ اَصَابِعَهٗ ۱۲۲
بخاری مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو دو لڑکیونکو اپنی ہون یا بیگانی پالیگا یہانتک
کہ وے جوانیکو پہنچین تو قیامت مین وہ شخص آویگا میرے ساتہہ اسطرح ملا ہوا اور حضرتؐ نے اپنی انگلیان
ملائین ف یعنے جیسے انگلیان آپسمین خوب ملی ہین کچہہ فرق نہین ویسے ہی لڑکیونکا پالنے والا بھی
قیامت مین میرے ساتہہ ملا رہے گا زہے قسمت جسنے لڑکیون کو پالا اور حضرت سے ملا
م اَبُوْهُرَیْرَةَ مَنْ عُرِضَ عَلَیْهِ رَیْحَانٌ فَلَا یَرُدُّهٗ فَاِنَّهٗ خَفِیْفُ الْمَحْمَلِ طَیِّبُ الرِّیْحِ مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے ۱۲۳
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسکو خوشبودار گہاس یا پہول دیا جاوے سو اوسکو نہ پہیرے لیلیوے
اسواسطے کہ ہلکا احسان ہی اور خوشبودار چیز ہی ف یعنے خوشبودار پہول کچہہ بڑا احسان نہین
کہ اوسکا عیوض دینا کچہہ مشکل ہو یا عیوض نہ دینے سے کوئی گلہ شکوہ کرے تو ایسی چیز کیون رد کرے
م عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ مَنْ عَلِمَ الرَّمْیَ ثُمَّ تَرَکَهٗ فَلَیْسَ مِنَّا مسلم مین عقبہ بن عامر رضؓ سے روایت ہی ۱۲۴
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو تیر لگانا سیکہے پہر اوسکو چہوڑ دیوے وہ ہماری راہ پر نہین ف یعنے تیر لگانا
جہاد کا سبب ہی تو اوسکا چہوڑنا گویا جہاد کا چہوڑنا ہی
خ عَائِشَةُ مَنْ عَمَرَ اَرْضًا لَیْسَتْ لِاَحَدٍ فَهُوَ اَحَقُّ بخاری مین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی ۱۲۵
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو آباد کرے زمین کہ جسکا کوئی مالک نہین تو وہی مالکی سب کے لائق ہی یعنے پہر
اوس زمین کا دعوی نہین کرسکتا ہی

۱۲۶ م عائشة من عمل عملا ليس عليه امرنا فهو رد مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی وہ کام کرے کہ جسپر ہمارا حکم نہین تو وہ کام مردود ہی ف اس حدیث سے
بدعت کا جڑ پیڑ اکھڑ گیا یعنے جس دین کے کام مین حضرت کا حکم نہو خواہ کہلا خواہ چھپا وہ کام مردود ہے
مسلمان محمدی کو اوسی بچنا چاہیے

۱۲۷ ق ابوهريرة من غدا الى المسجد او راح اعد الله له في الجنة نزلا كلما غدا او راح
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح شام نماز کو مسجد مین آیا کریگا تو
خدا اوسکے واسطے مہمانی تیار کریگا بہشت مین ہر صبح شام

۱۲۸ م ابن عمر و ابوهريرة من غشنا فليس منا مسلم مین عبد اللہ بن عمر اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہمسے یعنے مسلمانون سے دغابازی کریگا وہ مسلمانون مین نہین ف
ایکبار حضرت بازار مین گئے ایک گیہون کے ڈہیر مین ہاتھ ڈالا تو اندر گیلا پایا سبب اسکا پوچھا
اوسنے کہا کہ یا حضرت پانی برس گیا ہی حضرت نے فرمایا کہ بھیگے گیہون اوپر کیون نرکہے کہ سب
لوگ دیکہتے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ جو دغابازی کرے دہوکہا دے وہ مسلمان نہین

۱۲۹ م ابن عمر من فاتته صلوة العصر فكانما وتر اهله وماله مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی عصر کی نماز جاتی رہی تو جیسے اوسکے جورو لڑکے اور مال چھن گیا

۱۳۰ م ابوهريرة من فرج عن اخيه كربة من كرب الدنيا فرج الله عنه كربة من كرب
يوم القيمة مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کی مشکل
آسان کردے دنیا کی مشکلون سے تو اللہ اوسکی مشکل آسان کردیگا قیامت کی مشکلون سے

۱۳۱ ق ابو موسى الاشعري من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو في سبيل
الله بخاری اور مسلم مین ابوموسی اشعری رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اسواسطے لڑے
کہ خدا کا بول بالا ہو وہ راہ خدا کا غازی ہی ف ایک آدمی نے حضرت سے پوچھا کہ لوگ مال کے واسطے
لڑتے ہین نام کے واسطے لڑتے ہین عزت کے واسطے لڑتے ہین سوا نمین سے خدا کی راہ کا

لڑنے واکون ہی تب حضرت نے فرمایا کہ جسکی یہ نیت ہو کہ اللہ کا دین غالب ہو وہ اللہ کی راہ مین ہی

خ ابوہریرۃ من قال انا خیر من یونس بن متی فقد کذب بخاری مین روایت ہی ابوہریرہ سے ١٣٢
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کہے مین بہتر ہون یونس پیغمبر سے وہ جہوٹا ہی **ف** اس حدیث کے دو مطلب
ایک یہ کہ جو شخص اپنے تئین حضرت یونس سے بہتر جانے یعنے یون سمجہے کہ حضرت یونس اپنے قوم کی
تکلیف دینے پر نہ صبر کرسکے اور بے حکم خدا کے وہان سے چلے گئے اور مچہلی کے پیٹ مین قید ہوئے
تو مین اونسے صبر مین بہتر ہون تو وہ شخص جہوٹا ہی اسواسطے کہ پیغمبر سے کوئی بہتر نہین ہوسکتا
دوسرا یہ مطلب کہ حضرت کو حضرت یونس سے بہتر کہے حالانکہ ہمارے حضرت سب پیغمبرون سے افضل
ہین سو اوسکو حضرت نے ازراہ انکسار منع کیا یا حضرت اس بات سے ڈرے کہ مبادا نادان لوگ مجہکو
افضل کہتے کہتے کہین یونس کو برا نہ کہنے لگین تو کافر ہوجاوین جیسے یہودیون نے حضرت موسیٰ کی
بڑائیان کرتے کرتے حضرت عیسیٰ کو برا کہا اور کافر ہوگئے

م سعد بن ابی وقاص من قال حین یسمع المؤذن وانا اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ ١٣٣
لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبمحمد رسولا وبالاسلام
دینا غفر لہ ذنبہ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو موذن سے
اذان سنکر یون کہے کہ مین بہی گواہی دیتا ہون کہ سوای خدا کے کوئی لائق بندگی کے نہین وہ اکیلا
ہی کوئی اوسکا شریک نہین اور محمد اللہ کا بندہ ہی اور اوسکا رسول مین راضی ہون اللہ کی مالکی اور محمد
کی پیغمبری سے اور مسلمانی کے دین سے تو اوسکے گناہ بخشے جاوینگے

خ جابر من قال حین یسمع النداء اللہم رب ہذہ الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القائمۃ ١٣٤
ات محمدا الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودا الذی وعدتہ حلت لہ شفاعتی
یوم القیمۃ بخاری مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جب اذان سنے تو یہ دعا
یعنے اللہم سے وعدتہ تک پڑہے تو اوسکو قیامت مین میری شفاعت پہنچیگی یعنے حضرت اوسکو
بخشا دینگے اس دعا کے یہ معنے کہ ای خدا اس پوری پکار اور سدا رہنے والے نماز کی صاحب

محمدؐ کو وسیلہ اور بڑائی بخشا اور سکو سراہی مکان پر جسکا تو نے اوس سے وعدہ کیا ہی پوری پکار یعنی ثواب
کی تاثیرین پوری ہی سدا رہنے والی نماز یعنے قیامت تک اسکا حکم موقوف نہوگا وسیلہ بہشت
مین بہت ایک عمدہ مکان ہی کہ وہ خاص حضرتؐ کے واسطے ہی مقام محمود یعنے سفارش کا رتبہ
جب قیامت کی مصیبتون مین لوگ گرفتار ہونگی اور سب پیغمبر جواب دینگے کسی کی سفارش نکرسکین گے
اسوقت ہمارے حضرتؐ دیر تک خدا کے سامنے سجدہ مین جائینگے پھر لوگونکو بخشائینگے
اسکا نام مقام محمود ہی

احادیث فضائل تسبیح

۱۳۵ ق ابوهريرة من قال حين يصبح وحين يمسي سبحان الله وبحمده مائة مرة
لم يأت احد يوم القيمة بافضل مما جاء به الا احد قال مثل ما قال او زاد عليه
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو صبح شام سبحان اللہ وبحمدہ سوبار پڑہا
کریگا تو قیامت کے دن اوس سے بہتر کوئی عبادت نلاویگا مگر وہی شخص جو پڑہا کیا ہو اسیکی طرح یا اس سے
کچھہ بڑہ کے یعنے اسکے پڑہنے والے کے برابر وہی شخص ہی جو سبحان اللہ وبحمدہ کو سوبار یا زیادہ
پڑہتا ہوگا اسکے سوائی اور کوئی اوسکے برابر نہین سبحان اللہ کیا رتبہ ہی سبحان اللہ وبحمدہ کے پڑہنیکا

۱۳۶ ق ابو ايوب الانصاري من قال لا اله الا الله وحده لا شريك له له
الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير عشر مرار كان كمن اعتق اربعة انفس
من ولد اسمعيل بخاری اور مسلم مین ابوایوبؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو لا الہ الا اللہ سے
قدیر تک دس بار پڑہیگا تو اسکا ثواب اوسکے برابر ہوگا جیسے چار غلام حضرت اسمعیل کی اولاد کے
آزاد کیئے سے اوسکے یہ کہ نہین کوئی سوائے خدا کے لائق بندگی کے وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک
نہین اسی کو بادشاہی ہی اور اوسی کو سب خوبیان اور وہ ہر چیز کر سکتا ہی ف غلام کوئی ہو
اوسکے آزاد کرنے مین ثواب ہی لیکن حضرت اسمعیل کی اولاد ذات مین سب سی افضل ہے تو اونکے
آزاد کرنے مین زیادہ تر ثواب ہی اس حدیث سے کلمہ توحید کی فضیلت اور حضرت اسمعیل کی اولاد
یعنے عرب کی شرافت ثابت ہوئی

ق ابوهريرة من قال لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد
وهو على كل شيء قدير في يوم مائة مرة كانت له عدل عشر رقاب وكتب له مائة ۱۳۷
حسنة ومحيت عنه مائة سيئة وكانت له حرزا من الشيطان يومه ذلك حتى
يمسي ولم يأت احد بافضل مما جاء به الا رجل عمل اكثر منه ومن قال سبحان الله و
بحمده في يوم مائة مرة حطت خطاياه وان كانت مثل زبد البحر بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو کلمہ توحید کو ایکدن سو بار پڑھے تو اوسکو دس غلام آزاد کرنیکے برابر ثواب
ملیگا اور سو نیکیاں اوسکے لئے لکھی جاوینگی اور سو برائیاں اوسکی مٹائی جاوینگی اور اوس دن شام
تک اوسکو شیطان سے پناہ رہیگی اور اوس سے بہتر کوئی نہیں مگر جسنے کہ اوس سے زیادہ پڑھا اور جو سبحان اللہ
وبحمدہ کو ایکدن میں سو بار پڑھا کریگا اوسکے گناہ جھیل ڈالے جاوینگے اگرچہ سمندر کے پھین برابر
ہوں یعنے اگرچہ بہت ہوں معاف ہونگے

م طارق بن اشيم من قال لا اله الا الله وكفر بما يعبد من دون الله حرم ماله ۱۳۸
ودمه وحسابه على الله مسلم میں طارق بن اشیمؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسنے
زبان سے لا الہ الا اللہ کہا اور جو چیز کہ سوائے خدا کے پوجی جاتی ہو درخت ہو یا پتھر یا قبر اوس سے انکار
کیے تو اوسکا مال اور خون حرام ہی اور اوسکا حساب اللہ پر ہی ف یعنے جو مسلمان ہوا اوسکا
جان او مال بچ گیا اور اگر اوسنے مکر کیا ہوگا اپنے بچنے کے واسطے تو خدا اوسکو سمجھ لیگا یعنے
دل کا حال دریافت کرنا ہمارا کام نہیں ہمکو ظاہر کا حکم ہی لا الہ الا اللہ پڑھنا ہی اسلام کا حضرتؐ کے
وقت جو لا الہ الا اللہ کہتا وہ محمد رسول اللہ بھی کہتا تھا قیامت اور ضروریات دین کو مانتا تھا اور
یہ اس حدیث کا مطلب نہیں کہ جو صرف لا الہ الا اللہ کہے وہ مسلمان ہی خواہ حضرتؐ کو اور قیامت کو
مانے یا نمانے اسواسطے کہ ایمان اوسکا نام ہی کہ دین کی سب ضروریات کو مانے اگر ایک
بات کا بھی منکر ہو تو کافر ہی

خ ابوهريرة من قام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه بخاری ۱۳۹

ابوہریرہ رضی سے روایت ہی جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے رمضان کی رات نماز پڑہیگا خواہ تراویح خواہ اور نماز تو اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے

۱۴۰ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَرِوَايَةُ الْاَقْلِيْشِيْ مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے شب قدر مین جاگیگا اور نماز پڑہیگا تو اوسکے اگلے گناہ معاف ہو جاوینگے اور جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے رمضان کے روزے رکھے گا تو اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے اور اقلیشی جسکی کتاب النجم تصنیف ہی اس حدیث مین من قام لیلۃ القدر کی جگہہ من یقم لیلۃ القدر کو روایت کیا ہی لیکن مطلب دونون کا ایک ہی صرف لفظ کا فرق ہی

۱۴۱ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے بین فرمایا کہ جو اپنے مال کے واسطے یعنے اپنے مال کے بچانیکے سبب مارا جاوے تو وہ شہید ہے ف یہ حدیث بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرو کی روایت سے ہی صرف مسلم کی علامت سہو ہی اور ابوہریرہ کی طرف اسکی روایت کی نسبت خطا ہی کاتب کی مصابیح مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت سے ایک شخص نے پوچھا کہ یارسول اللہ اگر کوئی میرا مال چھینے تو مین کیا کرون حضرت نے فرمایا کہ اپنے مال کو نہ دے پھر اوسنے کہا اگر وہ ہتہیار کرے اور لڑے حضرت نے فرمایا کہ تو بھی اوس سے لڑ پھر اوسنے کہا بھلا اگر وہ مجہے مار ڈالے حضرت نے فرمایا کہ تو شہید ہوگا پھر اوسنے کہا کہ اگر مین اوسکو مار ڈالون حضرت نے فرمایا کہ وہ ظالم تھا وہ دوزخی ہوا اوسوقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ جو اپنے مال بچانیکے سبب سے مارا جاوے وہ شہید ہی

۱۴۲ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ غَرِقَ فَهُوَ شَهِيْدٌ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کی راہ مین یعنے جہاد مین

مارا کی

مارا گیا تو وہ شہید ہی اور جو خدا کی راہ یعنے بہا دیا حج مین اپنی موت مرگیا وہ شہید ہی اور جو ڈوبا مین
مرگیا وہ شہید ہی اور جو پیٹ کی بیماری سے مرگیا جیسے اسہال کی بیماری سے تو وہ شہید ہی اور
جو ڈوب گیا وہ شہید ہی **ف** مصابیح مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے اصحاب سے پوچھا
کہ تم شہید کسکو جانتے ہو اصحاب نے عرض کی کہ جو راہ خدا مین مُنہہ نموڑے اور مارا جاوے حضرتؐ نے
فرمایا تو تو میری امت کے شہید بہت تہوڑے ہونگے پھر حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور دوسری
حدیث مین فرمایا ہی کہ جو آگ مین جلے اور جسپر دیوار گر پڑے اور جو عورت لڑکا پیدا ہونے سے
مرجاوے اور جو ذات الجنب یعنے پانجر کے درد سے مرے اور جسکو سل کی بیماری ہو تو وے بھی شہید
ہر چند اعلی رتبے کا وہی شہید ہی جو خدا کی راہ مین مارا جاوے لیکن اِن لوگونکو بھی شہیدونکی طرح
کچھہ ثواب آخرت مین ملیگا اور مرتبہ بلند ہوگا لیکن انکو غسل نہ دینا اور نماز نہ پڑہنا مثل شہید کے درست نہین

ق اَبُو قَتَادَةَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ بخاری اور مسلم مین ابو قتادہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مسلمان جہاد مین کسی کافر کو مارے اور اوسکے مارنیکے گواہ بھی
ہون تو اوسکے اسباب اور ہتہیار کا مالک مارنے والا ہی **ف** امام اعظمؒ کے مذہب مین
قاتل اسباب کو اوسوقت پاویگا کہ جب امام نے اس بات کا حکم دیا ہو اور امام شافعیؒ کے نزدیک
امام کا حکم کچھہ شرط نہین

خ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ
مَسِيرَةِ اَرْبَعِينَ عَامًا بخاری مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو قول قرار
والیکو مار ڈالیگا وہ بہشت کی بو نہ سونگھیگا اور بہشت کی خوشبو چالیس برس کی راہ سے معلوم ہوتی ہی
ف معاہد اور ذمی اوس کافر کو کہتے ہین جو مطیع الاسلام ہو اور امام نے اوسکو پناہ دی ہو
اوسکا قتل کرنا نہایت گناہ ہی قول کا توڑنا کسی طرح نہین درست

م اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِي اَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَ فِي الضَّرْبَةِ
الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الْاُولٰى وَاِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا

حَسَنَةً لِدُوْنِ الثَّانِيَةِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مار ڈالیگا گرگٹ کو پہلی بار
تو اوسکو اتنا اتنا ثواب ہی اور جو اوسکو دوسری بار مین ماریگا تو اوسکو اتنا اتنا ثواب ہی مگر پہلی بار سے
کم اور جو تیسری بار مین ماریگا تو اوسکو اتنا اتنا ثواب ہی لیکن دوسری بار سے کم **ف** یعنے اول بار
گرگٹ مارنیکا بڑا ثواب ہی دوسری بار کم تیسری بار اوس سے بھی کم گرگٹ زہر دار جانور اور موذی ہی
تو جسنے موذی کو مارا تو اوسنے ایک خلقت کو آرام دیا ثواب پایا جاہیے اور بخاری مین روایت
ہی کہ جب حضرت ابراہیم کو آگ مین ڈالا تھا تو سب جانور آگ بجہاتے تھے لیکن گرگٹ آگ کو پہونک
پہونک بھڑکاتا تھا اسواسطے اس بدذات کے مارنے مین ثواب ہی

۱۴۶ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهُ وَهُوَ بَرِيٌّ مِمَّا قَالَ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ كَمَا
قَالَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے غلام کو حرام کاری کا بدون کیے
عیب لگاویگا تو قیامت کے دن اوسکو کوڑے لگینگے اور اگر اوسنے حرام کاری کی ہوگی
نہ لگینگے **ف** جو کسیکو حرام کا عیب لگاوے اور چار گواہ نہ لاسکے تو حاکم اوسکو اسّی کوڑے
مارے اور جو مالک اپنے غلام کو عیب لگاویگا تو دنیا مین نہ مارا جاویگا لیکن قیامت مین کوڑے کھاویگا

۱۴۷ **ق** اَبُوْمَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ مَنْ قَرَأَ بِالْاٰيَتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ
فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو رات کو سورہ
بقر کی تمامی کی دو آیتین پڑہیگا یعنے آمن الرسول سے آخر تک تو وے کفایت کرتی ہین **ف**
یعنے سوتے وقت قرآن پڑہنا سنت ہی اور برکت کا سبب ہی تو جسنے آمن الرسول پڑہا تو کافی ہی
یا بجای تہجد کفایت کرتا ہی

۱۴۸ **ق** اَلرُّبَيِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ مَنْ كَانَ اَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ وَمَنْ كَانَ
اَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ بخاری اور مسلم مین ربیعؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
جسنے صبح سے روزہ رکہا ہو وہ اپنا روزہ پورا رکھے اور جسنے صبح سے روزہ توڑا ہو تو باقی
دن کو تمام کرے یعنے کچھ نہ کہاوے **ف** قریش مکے مین عاشور یکا روزہ رکہتے تھے حضرت

بھی یہ کہتے تھے جب مدینہ میں حضرت آئے تو عاشورے کے روزہ کا حکم کیا لوگونکو اور یہ حدیث فرمائی
پھر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو عاشورہ کا روزہ فرض نرہا بعضے یہ کہتے تھے سنت
جانیگے اور بعضے نہ کہتے تھے

ق ابو سعید مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ فَلْيَرْجِعْ اِلٰى مُعْتَكَفِهٖ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ١٤٩
وَرَاَيْتُنِيْ اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَطِيْنٍ بخاری اور مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو
اعتکاف میں بیٹھا ہو وہ پھر آوے اپنے اعتکاف کے مقام پر سو میں نے مقرر شب قدر کو خواب میں
دیکھا ہی اور مجھکو دکھا دیا ہی کہ میں سجدہ کرتا ہوں پانی اور مٹی میں یعنے شب قدر وہ رات ہی
جسمیں پانی برسیگا اور میں کیچڑ میں سجدہ کرونگا ف صحیح بخاری میں انکا پورا قصہ ابو سعیدؓ سے
یوں روایت ہی کہ ہم ایک سال رمضان میں شب قدر کے واسطے دسوین تاریخ سے انیسوین ١٩
تک حضرتؐ کے ساتھ مسجد میں اعتکاف بیٹھے تو حضرتؐ نے بیسوین کی صبح کو فرمایا کہ شب قدر مجھکو
معلوم ہوئی تھی سو میں بھول گیا اب پچھلے دہے میں تلاش کرو طاق راتوں میں اور میں نے خواب
میں شب قدر کو دیکھا ہی کہ پانی اور مٹی میں سجدہ کرتا ہوں سو جسنے اعتکاف توڑا ہو وہ پھر مسجد میں
اکر اعتکاف کرے ابو سعید کہتے ہیں کہ اوسوقت آسمان پر کہیں بدلی کا ٹکڑا بھی نہ تھا پھر بدلی ہوئی اور
یہاں تک پانی برسا کہ حضرتؐ کی مسجد کی چھت ٹپکی پھر حضرتؐ نے اوسی کیچڑ میں نماز پڑہی اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ شب قدر اکیسوین رات کو ہوئی تھی

خ ابو هريرة مَنْ كَانَتْ عِنْدَهٗ مَظْلَمَةٌ لِاَخِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ ١٥٠
مِنْ قَبْلِ اَنْ لَا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ اِنْ كَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهٖ
وَاِنْ لَمْ تَكُنْ لَهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهٖ فَحُمِلَ عَلَيْهِ بخاری میں ابو ہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسپر کچھ مظلمہ ہو اپنے بھائی مسلمان کا خواہ اوسکی آبرو کا ہو یا کسی اور چیز کا
یعنے جان مال کا تو چاہیے کہ آج اوسسے بخشالیوے اوس دن سے پہلے کہ جس دن نہ اشرفی
پاس ہوگی نہ روپیہ اگر ظالم کے کچھ نیک کام ہونگے تو اوس سے لیکر بقدر ظلم کے مظلوم کو دلا دینگے

اور اگر ظالم کے کچھ بھی نیک عمل ہونگے تو مظلوم کے گناہ لیکر ظالم پر لادے جاوینگے
یعنی پھر اون گناہون کو لادنے سزا کے واسطے دوزخ مین جاویگا **ف** گناہ دو قسم
ہین خدا کے گناہ اور بندونکے گناہ سو خدا کے گناہ توبہ کرنے سے یا اوسکے فضل سے معاف
ہوسکتے ہین اور بندون کے گناہ بے اونکے بخشے نہین معاف ہوتے تو جسکو قیامت کا ڈر ہو اوسکو
لازم ہے کہ جنکے قصور کیے ہون اونسے معاف کرا لے خواہ منت عاجزی کرکے خواہ روپیہ
پیسا دیکے اگر گھر باغ کسیکا چھین لیا ہو یا کسیکی چوری کی ہو رشوت لی ہو دغا بازی سے کسیکا
مال دبا لیا ہو تو اوسکو پھیر دے اور اگر کسیکو مارا کوٹا ہو بے عزت کیا ہو تو اوسکو جسطرح ہوسکے راضی
کرے زندگی کو غنیمت جانے ابھی اسکا علاج ممکن ہے قیامت مین کچھ تدبیر ہو سکیگی کہ وہان مال پاس
ہوگا نہ اسباب

۱۵۱ **ق** ابو ہریرۃ من کانت لہ ارض فلیزرعہا او لیمنحہا اخاہ فان ابی فلیمسک
ارضہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکی زمین ہو تو چاہیے اوسمین
کھیتی کرے یا چاہیے اپنے بھائی مسلمان کو عاریت دے کہ وہ کھیتی کرے سو اگر وہ عاریت نہ دے
تو اپنی زمین کو رہنے دے **ف** بخاری مین روایت ہی کہ مدینے کے لوگ زمین کو بٹائی پر
دیتے تھے آدھا تہائی چوتھائی ٹھہرا لیتے پھر بانٹتے وقت جھگڑا ہوتا تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بٹائی سے
منع کیا اور فرمایا کہ زمین کا مالک یا آپ کھیتی کرے یا مانگے دیدے یا زمین کو بے کھیتی رہنے دے
یعنی بٹائی پر نہ دے اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا اور امام شافعی اور ابی یوسف اور محمد کے نزدیک
بٹائی پر زمین دینا درست ہی

۱۵۲ **ح** ابن عمر من کان حالفا فلیحلف باللہ او لیصمت بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قسم کھایا چاہے تو اللہ کی کھاوے یا چپ رہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ سوا خدا کے کسیکی قسم نہین درست نہ قرآن کی نہ اپنے باپ دادا کی جیسا تھا اور حدیث مین صاف منع کیا ہے

۱۵۳ **ق** انس من کان ذبح قبل الصلوۃ فلیعد بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ

باندہے رہے حج کرکے اوتارے اور جسکے پاس قربانی نہو وہ عمرہ کرکے احرام کہول ڈالے
اور حج کے موسم مین دوسرا احرام باندہ کے حج کرے لیکن حضرت کے ساتہہ قربانی تھی تو حضرت عمرہ کے
احرام باندہے رہے بعد حج کے احرام اوتارا

١٦٠ **ق** ابوهريرة مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا اَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ
حَسِيبُهُ وَلَا اُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا اَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا اِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذٰلِكَ بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی اپنے بہائی مسلمان کی ضرور تعریف کیا چاہے
تو یون کہے کہ مین فلانے کو گمان کرتا ہون اور خدا ہی اوسکو خوب جانتا ہے مین خدا کے سامنے
کسیکو بے عیب نہین کہہ سکتا مجہکو یہ گمان ہی کہ فلانا شخص ایسا ہی اور ایسا اگر اوس بات کو سچ مچ جانتا
ہو تو کہے **ف** حضرت کے روبرو ایک شخص نے دوسرے شخص کی تعریف کی حضرت نے فرمایا کہ تو نے
اپنے یار کی گردن کاٹی یعنے وہ اپنی تعریف سنکر بہول جائیگا اور آپکو بہتر سمجہے گا تو خدا اوس سے
ناخوش ہوگا پہر حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور تعریف کرنیکا طریقہ سکہایا یعنے اول تو تعریف کرنا کسیطرح
بہتر نہین پہر اگر تعریف کرنا ضرور جانے یعنے اوسمین کچہہ فائدہ دین کا سمجہے تو جو باتین اوسمین اچہی
سمجہی ہون انکو اسطرح سے کہے کہ میرے گمان مین فلانا شخص دیندار ہی سچا ہی سخی ہی خوب آدمی ہی
دوستی مین پورا ہی آگے اللہ جانے کہ وہ کیسا ہی اور دوسری حدیث مین یون آیا ہی کہ جب مرد
فاسق کی کوئی تعریف کرتا ہی تو خدا غضب مین آتا ہی تو معلوم ہوا کہ کافر کی تعریف کرنا زیادہ تر گناہ
ہی اس زمانے مین اکثر لوگونکی عادت ہی بیفائدہ تعریفین کرنیکی خصوصاً امیرونکی مصاحب
خوشامد سے کیا کیا خرافات بکا کرتے ہین جو کام امیر کرے یا کوئی بات زبان سے نکالے
خواہ اچہی خواہ بری تو خوشامدی کہتے ہین اہا سبحان اللہ کیا کہنا ہے یہ ارسطو کو بہی نہ سوجہی
تہی ان جہوٹی تعریفون سے اپنی عاقبت تباہ کرتے ہین اور امیر کی خو بگاڑتے ہین

١٦١ **م** اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا مسلم مین ابوہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگون سے بعد جمعہ کے نماز پڑہا چاہے تو چار رکعتین سنت پڑہے

باب تعریف ... بیان طریق تعریف

اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا اور بعد جمعہ کے چھ رکعتوں کی بہی روایت آئی ہی

۱۶۲ م ابوهريرة من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فاذا شهد امرا فليتكلم بخير او ليسكت

مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور پچھلے دن کا یعنے قیامت کا تو جب کسی کام مین حاضر ہو یعنے کوئی مشورہ ہوتا ہے یا قصہ فیصل کرا دیے تو اوسکو چاہیے کہ نیک بات بولے یا چپ رہے

م فضالة بن عبيد من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا ياخذن الا مثلا بمثل

مسلم مین فضالہ بن عبید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا سو چاندی یا سونا نہ مول لے مگر برابر برابر وزن مین یعنے اگر چاندی کے بدلے چاندی مول لے تو وزن مین دونون برابر چاہیں اور اسیطرح سونے مین دونون برابر ہون اگر وزن مین کوئی زیادہ ہوگا تو وہ سود ہی ف مصابح مین فضالہ رضہ سے روایت ہی کہ جنگ خیبر کی فتح مین سونے کی جڑاو ہسلی بارہ اشرفی کو مول لی پھر جب اوسکے جواہرات کو اوکھاڑا تو اوسکا سونا وزن مین بارہ اشرفی سے زیادہ نکلا جب یہ حال حضرت سے کہا حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۶۴ خ ابوهريرة من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليصل رحمه بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت ہونیکا وہ اپنی برادری کے ساتھ سلوک کرے

۱۶۵ ق ابوهريرة من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم جاره ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيرا او ليصمت بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کے دن کا تو اوسکو چاہیے کہ اپنے مہمان کی آو بھگت کرے یعنے خندہ پیشانی سے اوسکو ملے مکان مین اوتارے عمدہ کھانا ہو سکے تو کھلا دے اوسکا حال اچھی طرح سے پوچھے مہمان کا تین دن تک حق ہی آگے اگر کریگا تو ثواب پاویگا اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا تو اپنے ہمسایہ یعنے پڑوسی کی خاطر داری کیا کرے یعنے اوسکا کام کاج کر دے اوسکو ناحق ایذا نہ دے اور جو

اگر وہ اسکی دیوار پر کڑیان یا چھپر رکھا چاہے تو منع نکرے غرض مقدور بھر اوسکو رنج نہ دے آرام پہنچاوے اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا تو نیک بات بولا کرے یا چپکا رہے یعنی بفایدہ باتون مین اپنی اوقات ضایع نکرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ واہی تباہی قصے کہانیان جنمین نہ دین کا فایدہ ہو نہ دنیا کا اونکا کہنا اور سننا دونون منع ہین

166 ق ابو هریرة مَن لا یَرحم لا یُرحم بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضنے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کسی پر رحم نکریگا تو اوسپر خدا رحم نکریگا **ف** ایک بار حضرت نے امام حسنؑ کو پیار سے چوما تو ایک آدمی نے حضرت سے کہا کہ میرے دس بیٹے ہین مین کسیکو اسطرح پیار نہین کرتا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور ایک حدیث مین یون فرمایا ہی کہ جو لڑکون پر رحم نکرے اور بڈہون کا ادب نکرے تو وہ ہمارے گروہ مین نہین

167 ق عمر مَن لَبِسَ الحریرَ فی الدنیا لم یَلبسه فی الآخرة بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دنیا مین ریشمی کپڑا پہنیگا وہ آخرت مین نہ پہنیگا **ف** ریشمی کپڑا جسکا تانا اور بانا دونو ریشم ہون جیسے اطلس اور کمخاب اور تافتہ سو عورتون کو درست ہی اور مردون پر حرام لیکن بقدر سنجاف کے درست ہی اور جسکا تانا ریشم کا ہوا اور بانا سوت کا تو وہ مردون کو بھی حرام نہین جیسے مشروع اور عکس اسکا حرام ہے

168 م بریدة بن الحصیب مَن لَعِبَ بالنَّردشیر فهو کمن غمس یدَه فی لحم الخنزیر ودمه مسلم مین ابو ہریرہ رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نردشیر کھیلا سو ویسا ہی جیسے اپنا ہاتھ ڈبویا سور کے گوشت اور خون مین **ف** نردشیر ایک کھیل ہے جو چوسر کی طرح سو حرام ہے خواہ کچھ بدے یا نہ بدے اسیطرح سب کھیل منع ہین کہ اونمین ناحق مال ضایع ہوتا ہی یا اوقات

169 م جابر مَن لَقِیَ اللهَ لا یُشرِکُ به شیئاً دخل الجنة ومن لقیه یُشرِکُ به دخل النار مسلم مین جابر رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ سے ملا یعنی مرتے دم تک خدا کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ جانتا تھا وہ بہشت مین جاویگا اور جو مرتے دم تک کسی چیز کو خدا کا

شریک جانا گیا تو وہ دوزخ مین پڑیگا یعنے جو خدا ہی کو مالک جانیگا وہ بہشتی ہی اور جو خدا کے سوا
کسی اور کو بھی نفع ضرر کا مالک سمجھا گیا وہ مشرک دوزخی ہی حضرت سے ایک شخص نے پوچھا کہ بہشت
اور دوزخ مین جانیکے کیا کیا سبب ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

م جابر مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ
مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو دو جوتی میسر نہون تو دو موزے پہنے
اور جسکو تہ بند میسر نہو پائجامہ پہنے ف یہ حاجیونکو فرمایا کہ جو احرام باندھے تو موزہ اور
پائجامہ نہ پہنے اور جسکو میسر ہو تو لاچار نہین درست ہی لیکن موزے کو اوپر سے اتنا کاٹ ڈالے
کہ ٹخنے بالکل کھل جاوے

خ ابو ہریرہ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ
وَشَرَابَهُ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو روزہ مین بہتان کرنا اور
جھوٹی واہی تباہی باتین چھوڑے اور اوسیکے کام سے باز نہ آوے تو اللہ کو اوسکے
کھانے پینے چھوڑنیکی کچھ پروا نہین ف یعنے روزہ رکھنے سے یہ غرض ہی کہ آدمی
ظاہر اور باطن پاک ہو اور جب واہی تباہی قول فعل کرتا رہا تو کھانے پینے کے چھوڑ دینے
سے وہ غرض حاصل نہوئی اگرچہ فرض گردن سے ادا ہوا لیکن بی لطف

خ ابوذر مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ
بخاری مین ابوذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو میری امت سے اسطرح پر مریگا کہ خدا کے
ساتھ کسیکو ساجھی نجانتا ہو تو وہ بہشت مین داخل ہوگا اگرچہ حرام کاری اور چوری کی ہو ف
یعنے مسلمان اگرچہ گنہگار رہو لیکن ایمان کی برکت سی ہمیشہ دوزخ مین نرہیگا یا بعد سزا کے بہشت
مین جاویگا یا بے سزا خدا کے فضل سے بہشت پاویگا ف صورت نجات ہی خاتمہ بخیر چاہیے

ق عَائِشَةَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ بخاری اور مسلم مین حضرت
عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو شخص کہ مر جاوے اور اوسپر روزے ہون قضا نکر سکا ہو

ذود ریا

ولی مرد اوسکی طرف سے اوسکا وارث روزہ رکہے **ف** امام شافعی کا بہی مذہب اور امام اعظم کے مذہب مین ہر روزے کے بدلے صدقہ فطر کے برابر وارث مردے کی طرف سے ادا کرے چنانچہ امام اعظم کی اور حدیث دلیل ہی

م ابوہریرۃ من مات ولم یغز ولم یحدث نفسہ بغزو مات علی شعبۃ من نفاق مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جو مر گیا اسطرح پر کہ نہ کبھی اوسنے جہاد کیا اور نہ کبھی راہ خدا مین لڑنیکی دل مین نیت کی تو وہ منافقون کے وتیرے پر مرا **ف** یعنے جو سچا مسلمان ہوگا وہ دین محمدی کا غلبہ چاہیگا تو کافرون سے اللہ کے واسطے لڑیگا اور اگر سامان نہوگا تو دل مین البتہ اسکا قصد رکہیگا اور جو دل مین ایسی جہاد کا بھی خیال نکریگا معلوم ہوا کہ منافقون کی طرح اوسکا ایمان زبانی ہی ایمان کامل نہین

ق ابن مسعود من مات وهو یدعو من دون اللہ ندا دخل النار بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جو مر گیا اسی حالت پر کہ وہ پکارتا تھا اللہ کے سوائے کسی اور کو اوسکا شریک جانکر تو وہ دوزخ مین گیا **ف** یعنے جو خدا کے سوائے کسی اور کو بھی اس عالم کا مالک جانے اور اونکو نفع یا ضرر کا مختار سمجھے وہ مشرک مقرر دوزخی ہی

م عثمان من مات وهو یعلم انه لا اله الا الله دخل الجنة مسلم مین حضرت عثمان رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جو مر گیا اس حالت پر کہ وہ جانتا تھا کہ بیشک یہ بات ہی کہ خدا کے سوائے کوئی نہین جو پکارنے یا مالک لائق بندگی اور پوجنے کے وہ بہشت مین گیا **ف** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اس زمانے مین جو اکثر عوام خلقت موہنہ سے لا اله الا الله کہتے ہین اور بتونکو پوجتے ہین اولیاؤنکی قبرونکو سجدہ کرتے ہین مصیبت مین اونکو نفع ضرر کا مختار جانکر پکارتے ہین وے مشرک ہین پورے مسلمان نہین اسواسطے کہ حضرت نے اس حدیث مین صاف فرمادیا کہ جو دل سے سوائے خدا کے کسی کو مالک پوجنے کے لائق نہ سمجھے وہ بہشتی مسلمان ہی اور

یہ نہیں کہ زبان سے تو کلمہ کہیں اور مسلمانی کا دم ماریں پھر شرک بھی کریں تو لازم ہی مسلمان کو کہ جیسا زبان سے کہے ویسا دل میں عقیدہ رکھے ویسا ہی کیا کرے تب محمدی مسلمان ہو

۱۷۷ ھ ابوھریرۃ مَن منح مِنحۃً غدَت بِصدقۃ وراحت بِصدقۃ صبوحھا وغبوقھا

مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دودھ دار اونٹ یا گائے یا بکری کسیکو دودھ پینے کو عاریت دیگا تو ہر روز اوسکے صبح شام کے دودھ کے دو صدقے کا ثواب دینے والے کو ہوا کرے گا

۱۷۸ م عمر مَن نام عن حِزبِہٖ من اللیل او عن شیء منہ فقرأہ ما بین صلوۃ الفجر وصلوۃ الظھر کُتِبَ لہ کانما قرأہ من اللیل مسلم میں عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے رات کے وظیفہ سے سو گیا یعنے نیند وظیفہ نیند کے سبب سے قضا ہوا تھوڑا یا پھر اوسنے صبح سے ظہر تک کسی وقت پڑھ لیا تو اوسکا ثواب ویسا لکھا جائیگا جیسا رات کا ف یعنے اوسوقت میں کرنے سے اوسکا ثواب بند گھٹے گا پورا ملیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قضا پڑھنے کو یہی وقت بہتر ہی

۱۷۹ خ عائشۃ مَن نذر ان یطیع اللہ فلیطعہ ومن نذر ان یعصی اللہ فلا یعصہ

بخاری میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے نذر مانی ہو خدا کی اطاعت کی وہ اوسکو ادا کرے اور جسنے نذر مانی ہو خدا کے گناہ کی سو اوسکو نکرے ف یعنے نذر اگر موافق شرع کے ہو جیسے صدقہ نماز روزہ حج تو اوسکا ادا کرنا واجب ہی اور اگر خلاف شرع کی نذر اور منت مانی ہو جیسے ماں باپ سے نہ بولنا دعوت قبول نکرنا قبروں پر جھنڈے نشان چڑھانا وہاں چراغاں کرنا پیر شہید کی چوٹی سر پر رکھنا محرم میں لڑکوں کو فقیر بنانا تعزیہ کے سامنے رات بھر ایک پانوں سے کھڑے رہنا ڈھول بجا کر رت جگا کرنا اسیطرح اور خرافات کرنا سرا سر خلاف شرع ہیں اول تو ان کاموں کی منت نمانے اور اگر ایکی منت مانی ہو تو ہرگز ہرگز ادا نکرے

م خولة بنت حكيم من نزل منزلا ثم قال اعوذ بكلمات الله التامات من شر ما
خلق لم يضره شيء حتى يرتحل من منزله ذلك مسلم مین خولہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ۲۵۱
کہ جو اترے کسی منزل پر یہ دعا پڑھے اعوذ سے خلق تک تو اوس منزل مین کوچ کے وقت تک
کوئی چیز ضرر نہ پہنچا سکے گی اس دعا کے یہ معنے کہ مین پناہ مانگتا ہون بوسیلہ خدا کے کلام
جسکی پوری تاثیر ہی ہر بدی سے جو اوسنے بنائی ف ایک منزل مین ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت
مجھکو بچھونے کاٹا تب حضرت نے یہ فرمایا

ق ابو هريرة من نسي وهو صائم فاكل او شرب فليتم صومه فانما اطعمه
الله وسقاه بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو روزہ دار بہولے سے ۰۸۱
کچھ کھا گیا یا پی گیا تو وہ اپنا روزہ پورا کرلے یعنے روزہ نہین گیا خدا نے اوسکو کھلایا پلایا ف
یعنے خدا نے اوسکی دعوت کی روزہ بھی رہا اور پیٹ بھی بھرا سبحان اللہ کیا کریم ہی ہو جو کسیکو نہین کہتا

ق عائشة من نوقش الحساب عذب بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی حساب مین جھگڑا پڑا اوسپر عذاب ہوا ف حضرت نے ایکبار فرمایا کہ ۱۸۱
خدا نے جس بندے سے حساب کیا وہ عذاب مین گرفتار ہوا تو حضرت عائشہ رضی نے عرض کیا کہ یا رسول
اللہ خدا قرآن مین فرماتا ہی کہ جن نیک لوگونکے نامہ اعمال داہنے ہاتھ مین ہونگے اونسے
بھی آسان حساب ہوگا اور آپ فرماتے ہین کہ جسکا حساب ہوا وہ عذاب مین پڑا تب حضرت نے
فرمایا کہ نیکونکو اونکے نامہ اعمال فقط دکھلا دئے جاوینگے اون سے کچھ پوچھا نجاویگا جسکے
حساب مین جھگڑا پڑا یعنے فلانا کام کیون کیا تھا اور فلانا کام کیون نکیا تو وہ مقرر عذاب مین پڑا
یعنے بندیکا بال بال گنہگار ہی کیا طاقت ہی کہ جواب دہی کرسکیگا الہی بحق حضرت مصطفی ہمکو حساب
مین نہ پکڑ بلکہ محض اپنے کرم سے پار لگائیو آمین

خ عمر من نيح عليه يعذب بما نيح عليه بخاری مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جس مردے پر نوحہ ہوا تو اوسپر عذاب ہوتا ہی نوحہ کے سبب سے ف کفار عرب کی عادت ۲۸۱

تھی کہ مرتے وقت وصیت کرتے تھے کہ ہمکو خوب رونا اور ہماری خوبیان کرنا تو اسواسطے حضرت نے فرمایا کہ نوحہ سے عذاب ہوتا ہی یعنے جس نوحہ کی میت وصیت کرجاوے اور دوسرا مطلب یہ کہ جسکے خاندان مین نوحہ کرکے رونیکی عادت ہو اور وہ منع نکرے تو اوسکے مرنیکے بعد جو اوسپر نوحہ ہوگا تو اوسپر اسکا عذاب ہوگا اس سبب سے کہ وہ منع کرنے پر قادر تھا کیون نہ منع کرگیا اور اگر بعد اوسکے منع کرنیکے لوگ نمانینگے تو اوسکا کچھہ قصور نہین اسواسطے کہ خدا عادل ہی ایک کا گناہ دوسرےکی گردن پر نہین ڈالتا

١٨٣ م جَرِيرٌ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ مسلم مین جریرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نرمی سے بے نصیب ہوا وہ سب خوبیون سے بی نصیب رہا ف یعنے مسلمان کو لازم ہی کہ نرمی اختیار کرے اور اگر نرمی نہین تو کچھہ بھی نہین جو ہر بات مین سختی کرے وہ آدمی نہین کتا ہی

١٨٤ م اَبُوهُرَيْرَةَ مَنْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ لَا يَبْؤُسُ وَلَا تَبْلَى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بہشت مین جاویگا چین کریگا نہ غم رہیگا نہ کبھی اوسکے کپڑے گلینگے نہ جوانی اوسکی مٹے گی یعنے سدا جوان ہی رہیگا بڈہا کبھی نہوگا

خ اَبُوهُرَيْرَةَ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھہ خدا خیر اور بہتری کیا چاہتا ہی تو اوسپر کچھہ مصیبت ڈالتا ہی ف مسلمان کو لازم ہی کہ مصیبت سے نہ گھبراے مصیبت کو خدا کا غضب نسمجھے اوسکو خدا کا کرم جانے کہ مصیبت مین گناہ گھٹتے ہین درجے بلند ہوتے ہین ہر دم خدا یاد آتا ہی آرام مین اکثر آدمی خدا کو بھول جاتا ہی اگر مصیبت اور بلا آدمی کے حق مین بہتر نہوتی تو خدا اپنے پیغمبرون پر اور نیک بندون پر نہ ڈالتا مصیبت مسلمان کے حق مین اکسیر ہی سونے چاندی کو جو کھرا کیا چاہتے ہین تو اوسکو آگ سے گلاتے ہین لیکن اوس مصیبت سے خدا کی پناہ جس سے آدمی کافر ہوجاوے یا خدا کو بھولے اور اوسکا گلہ کرے

١٨٥ ق اَبُوهُرَيْرَةَ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے

روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسکے ساتھہ خدا نیکی کیا چاہتا ہی تو اوسکو دین مین بوجھہ دیتا ہے
شریعت کا بہید اوسپر کہولتا ہی

م ر ابوہریرۃ مَنْ یَسَّرَ عَلٰی مُعْسِرٍ یَسَّرَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَہُ
١٨٧ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاللّٰہُ فِی عَوْنِ الْعَبْدِ مَا کَانَ الْعَبْدُ فِی عَوْنِ اَخِیْہِ وَفِی رِوَایَۃِ
الْقُضَاعِیِّ وَمَنْ سَتَرَ عَلٰی اَخِیْہِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو محتاج
قرضدار پر آسانی کریگا تو خدا اوسپر دین اور دنیا مین آسانی کریگا اور جو مسلمان کو کپڑے پہناویگا
یا اوسکے عیب چہپاویگا خدا اوسکے عیب دین اور دنیا مین چہپاویگا اور خدا بندیکی مدد پر ہے
جب تک بندا اپنے بہائی مسلمانکی مدد پر ہی اور قضاعی کی روایت مین بجای ستر مسلماً کے ستر علی اخیہ
آیا ہی لیکن دونون عبارت کا مطلب ایک ہی لفظ کا فرق ہی

م ر جابر مَنْ یَصْعَدُ الثَّنِیَّۃَ ثَنِیَّۃَ الْمُرَارِ فَاِنَّہٗ یُحَطُّ عَنْہُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ مسلم ١٨٨
مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص ٹیلے پر چڑہ جاویگا جسکا نام ثنیۃ المرار ہی
اوسکے گناہ گہٹائے جاوینگے جیسے گناہ بنی اسرائیل کے گہٹائے گئے
حضرت ایکبار مدینے سے مکہ کو چلے راہ مین ایک ٹیلا آگے آیا جسکا ثنیۃ المرار نام تہا وہان کافر
مسلمانون کے مارنیکے واسطے چہپے بیٹھے تہے تب حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اس ٹیلے پر کافرونکے
دہمکانیکے واسطے چڑہ جاویگا اوسکے گناہ معاف ہونگے پہر سب اصحاب اوسپر چڑہ گئے
بنی اسرائیل حضرت یعقوب کی اولاد جو حضرت موسی کے ساتھہ تہی اونکو حکم ہوا تہا کہ کافرونکے
شہر کے دروازے مین داخل ہو تو تمہارے گناہ معاف ہون اوسی قصے کو حضرتؐ نے یہان یاد فرمایا

وَمِنَ الْاِسْتِفْہَامِیَّۃِ

یہان سے وے حدیثین شروع ہوئین جنکے سرے پر من استفہامیہ ہے یعنی پوچہنیکی لفظ
١٨٩ م ر ابوہریرۃ مَنْ اَصْبَحَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ
جَنَازَۃً قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ مِسْکِیْنًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ

مَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا اجْتَمَعَتْ فِي امْرِءٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے
فرمایا کہ تم لوگو مین کون آج روزہ دار ہی ابوبکر صدیق نے کہا کہ مین ہون یا رسول اللہ پھر حضرت نے
فرمایا کہ کون آج جنازے کے ساتھ چلا ہی ابوبکر صدیق نے کہا کہ مین پھر حضرت نے فرمایا کہ کسنے آج
محتاج کو کھلایا ہی ابوبکر صدیق نے کہا کہ مینے پھر حضرت نے فرمایا کہ کسنے آج بیمار کو پوچھا ہے
ابوبکر صدیق نے کہا کہ مینے پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسمین یہ چارون کام
ایک دن مین جمع ہوئے وہ بہشت مین گیا ف اس حدیث سے ابوبکر صدیق کا کمال بہشتی
ہونا ثابت ہوا

١٩٠ ف جَابِرٌ مَنْ رَجُلٌ يَتَقَدَّمُنَا فَيَمْدُرُ الْحَوْضَ فَيَشْرَبُ وَيَسْقِيْنَا قَالَهُ حِيْنَ دَنَا
مِنْ مَاءٍ مِنْ مِيَاهِ الْعَرَبِ بخاری اور مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مرد ایسا
ہی جو ہمسے آگے بڑھ جاوے سو گرد اگرد ڈھیلے چنکر حوض بناوے پھر آپ پانی پیوے اور ہمکو
پلاوے یہ حضرت نے فرمایا تھا جب عرب کے ایک پانی کے پاس پہنچے تھے ف حضرت
ایکبار لڑائی کرکے پھرے تھے ایک منزل پر پانی کم تھا اوبلکر بہجا تا تھا سو حضرت نے فرمایا کہ
کوئی تمسے آگے جاوے اور مینڈھ باندھکر حوض بنا دیوے تو پانی اوسمین جمع ہو چنانچہ ایک آدمی
ویسا ہی کیا پھر حضرت نے اوسمین وضو کیا اوسکی برکت سے پانی بہت ہوگیا سارے لشکر کا کام نکلا
١٩١ ھ سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ يَعْنِيْ عَيْنًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَالُوا ابْنُ الْاَكْوَعِ قَالَ لَهُ
سَلَبُهُ اَجْمَعُ مسلم مین سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے پوچھا کہ کسنے اس آدمی کو مار ڈالا
یعنے کافرونکے جاسوس کو لوگون نے کہا سلمہ نے مارا ہی حضرت نے فرمایا کہ اسکا تمام اسباب
سلمہ کا ہی ف سلمہ سے روایت ہی کہ ہوازن ایک کافرون کی قوم تھی حضرت سے دغا کی
تھی اور لڑتے تھے ایک روز اونکا جاسوس خبر لینے کو حضرت کے لشکر مین آیا لوگونکے ساتھ
کھانا کھا کر سب حال دریافت کرکے اپنے اونٹ پر سوار ہوکے بھاگا تب اوسکو دوڑکر پکڑا

اور تلوار سے اوسکو مار کر اونٹ کو معہ اسباب لے آیا تب حضرت نے اوسکا اسباب سب مجھکو دیا

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کافر مسلمانوں کے ملک میں بے امان آوے تو اوسکا قتل کرنا درست ہی

۱۹۲ ق جابر مَن لِكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَاِنَّهُ قَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ بخاری اور مسلم میں

جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ایسا ہی جو کعب بن اشرف کو مار ڈالے بیشک

اوس نے بہت رنج دیا ہی اللہ اور اوسکے رسول کو ف کعب بن اشرف یہودیوں کا

سردار تھا اور شاعر تھا حضرت کی اور حضرت کے اصحاب کی ہجو کرتا تھا کافروں کو حضرت کے

ساتھ لڑنے کے واسطے خوب دلاتا تھا اسواسطے حضرت نے اوسکے قتل کا حکم دیا تھا تو محمد بن

مسلمہ اور چند اصحاب اوسکے قلعہ میں جو مدینے کے پاس تھا گئے اور اوسکو دم دیکر باہر لائے

پھر محمد بن مسلمہ نے اوسکا سر کاٹ کر حضرت کے پاس لا ڈالا حضرت بہت خوش ہوئے اس حدیث سے

معلوم ہوا کہ جو اللہ اور رسول کو برا کہے اوسکا قتل کرنا واجب ہی

۱۹۳ م انس مَنْ يَّاْخُذُ مِنِّيْ هٰذَا فَمَنْ يَّاْخُذُ بِحَقِّهٖ يَعْنِيْ سَيْفًا فَاَخَذَهٗ اَبُوْ دُجَانَةَ

قَالَهٗ يَوْمَ اُحُدٍ مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون مجھسے یہ تلوار لیگا سو اوسکو

وہ لیوے جو اسکا حق ادا کرے یعنے خوب لڑے پھر اوس تلوار کو ابو دجانہ نے لیا یہ حضرت نے

جنگ احد میں فرمایا تھا ف جب احد میں لڑائی سخت پڑی تو حضرت نے ایک تلوار ہاتھ میں

لی اور فرمایا کہ یہ تلوار کون لیگا سب لوگوں نے ہاتھ پھیلائے پھر حضرت نے فرمایا کہ اسکو وہ لیوے

جو خوب گھس کر لڑے تب ابو دجانہ نے حضرت سے لیکر دونوں صفوں کے اندر بیچ میں بدلے

اور اکڑنے لگا حضرت نے فرمایا کہ اس چال کو خدا سوائے جہاد کے اور کہیں دوست نہیں رکھتا

پھر ابو دجانہ نے خوب تلوار کی یہاں تک کہ لڑائی آخر ہوئی

۱۹۴ م انس مَنْ يَّرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ قَالَهٗ سَبْعَ مَرَّاتٍ يَوْمَ اُحُدٍ مسلم میں انس سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ کون ہی جو کافروں کو ہمارے اوپر سے ہٹا دے یہ حضرت نے

سات بار فرمایا جنگ احد میں ف احد ایک پہاڑ ہی مدینے سے تین کوس وہاں حضرت نے

لڑائی ہوئی مشرکین مکہ تین ہزار تھے حضرت کا لشکر ایکہزار تھا حضرت نے پچاس تیر اندازون کا عبداللہ بن جبیر کو سردار کیا اوحد پہاڑ کی گھاٹی پر اونکو مقرر کیا اور فرمایا کہ کچھہ ہو تم یہان سے نہ ہٹیو پھر لڑائی ہونے لگی تو حضرت کی فتح ہوئی لوگ کافرونکا اسباب لوٹنے لگے تیر اندازو نے بھی ارادہ لوٹ کا کیا عبداللہ بن جبیر نے منع کیا کہ ہمکو یہان سے ہلنیکا حکم نہین لوگون نے نمانا لوٹ مین پڑے ناکا خالی ہوگیا خالد بن ولید اوسوقت تک مسلمان نہوئے تھے اوسی ناکے سے لشکر اسلام پر گھس پڑے لڑائی بگڑگئی حضرت پر کافرونکا ہجوم ہوا پیشانی اور رخسار مبارک زخمی ہوا آگے کے دانتون پر پتھر لگا کر گرگئے اوسوقت حضرت نے فرمایا کہ جو ہمارے اوپر سے کافرونکو ہٹا دیوے وہ بہشت پاوے ایک صحابی نکلے اور کافرون سے لڑکر شہید ہوئے پھر کافرونکا ہجوم ہوا پھر حضرت نے فرمایا کہ جو انکو ہٹا دیوے وہ بہشت پاوے دوسری صحابی نکلے اور لڑکر شہید ہوئے اسیطرح سات بار حضرت نے فرمایا تو سات صحابی شہید ہوئے اور لڑائی آخر ہوگئی اور یہ قسمت اونکی جو حضرت پر فدا ہوئے

۱۹۵ خ عثمان من یشتری بئر رومۃ فیکون دلوہ فیھا کدلاء المسلمین بخاری مین

حضرت عثمان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ہی کہ رومہ کے کنویکو مول لیوے پھر اوسکا ڈول اوس کنوے مین ایسا ہو جیسے اور مسلمانون کے ڈول یعنے مول لیکر اوسکو خدا کی راہ مین وقف کردیوے اپنی ملکیت مین نرکھے ف حضرت جب مکے سے مدینے مین آئے تو وہان سوائے ایک کوئی کے میٹھا پانی نہ تھا سو وہ کوا بگڑگیا تھا حضرت نے فرمایا کہ جو اوس کوئی کو صاف کرادے اوسکو بہشت ملیگا حضرت عثمان نے اپنا مال لگاکر اوسکو صاف کروایا پھر جب طیار ہوا تو کافرون نے مسلمانونکو پانی بھرنے سے روکا تب حضرت نے اوسکے مول لینیکو فرمایا تو حضرت عثمان نے آٹھہ ہزار اور ایک روایت مین پچیس ہزار کو مول لیا اور خدا کی راہ مین اوسکو وقف کردیا

۱۹۶ ق انس من ینظر لنا ما صنع ابوجھل قال یوم بدر فانطلق الیہ ابن مسعود

بخاری

بخاری اور مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ہی جو دیکھہ آوے ابوجہل کو کہ جو
کیا کیا یعنے جیتا ہی یا مر گیا پس فرمایا جب جنگ بدر ہوئی تھی پھر خبر لینے کو عبداللہ بن مسعود گئے
ف بدر ایک کوئے کا نام تھا مدینے سے تین منزل دوسرے سال ہجری کے اول اول اسلام
کی لڑائی وہاں ہوئی مشرکین مکہ ساڑھے نوسے تھے اور حضرت کے ساتھہ میں تین سو تیرہ آدمی تھے
جب کافرون کی شکست ہوئی تب حضرت نے فرمایا کوئی ابوجہل کی خبر لاوے تو عبداللہ بن مسعود
اوسواسطے گئے دیکھا کہ زخمی پڑا ہی مرنے کے قریب ہی پھر عبداللہ نے اوسکی داڑھی پکڑ کے
ہلائی اور اوس سے پوچھا کہ کسکی فتح ہوئی انہون نے جواب دیا کہ اللہ اور رسول کی پھر اوسکا سر
کاٹ کے حضرت کے سامنے لائے حضرت نے شکر الٰہی بجا لائے اور فرمایا کہ یہ اس امت کا فرعون تھا 6

الباب الثانی فی ان

دوسرے باب میں وسے حدیثیں ہیں جنکے سر پر ان آیا ہے

179 خ ابن عباس ان اباکما کان یعوذ بہا اسمعیل واسحق اعوذ بکلمات اللہ التامۃ
من کل شیطان وھامۃ ومن کل عین لامۃ کان یقول للحسن والحسین رضی
اللہ عنہما حین کان یعوذھما بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت
جب امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے واسطے پناہ مانگتے تھے تو فرماتے تھے کہ
تمہارے باپ یعنے حضرت ابراہیم اسیطرح حضرت اسمعیل اور حضرت اسحق کے واسطے پناہ
مانگا کرتے تھے کہ پناہ مانگتا ہوں میں بوسیلہ اللہ کے کلام کے جسکی پوری تاثیر ہی ہر ایک
شیطان سے اور ہر ایک کاٹنے والے کیڑے سے اور ہر ایک بری نظر سے

م ابن عمر ان ابر البر ان یصل الرجل اھل ود ابیہ بعد ان یولی الاب مسلم میں
189 عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہتر نیکوکاری اور نہایت سعادتمندی
یہ ہی کہ آدمی اپنے باپ کے آشنا دوستوں کے ساتھہ سلوک کرے باپ کے مرجانے کے بعد
یا اوسکی غیبت میں

۱۹۹ م انس اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ اِبْنِیْ وَاِنَّهٗ مَاتَ فِی الثَّدْیِ وَاِنَّ لَهٗ لَظِئْرَیْنِ تُکَمِّلَانِ
رَضَاعَهٗ فِی الْجَنَّةِ مسلم مین انس رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک ابراہیم میرا بیٹا ہی
شیرخوارگی مین مرگیا اور اوسکے واسطے دو دائیان ہین بہشت مین دودہ پلانیکی مدت کو
پورا کرتی ہین ف حضرت ابراہیم آٹھوین سال ہجری کے حضرت کے حرم سے جنکا
ماریہ قبطیہ نام تہا پیدا ہوے اور اٹھارہ مہینے کے ہوکر فوت ہوگئے شاید کوئی شبہ کرتا کہ پیغمبر
کا بیٹا حرم سے کیسا تو اسواسطے حضرت نے فرمایا کہ وہ مقرر میرا بیٹا ہی اور خدا کے نزدیک
اوسکا ایسا رتبہ ہی کہ بہشت مین اوسکو دائیان دودہ پلاتی ہین
۲۰۰ خ ابوھریرة اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ یَرٰی اَبَاهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلَیْهِ الْغَبَرَةُ وَالْقَتَرَةُ ابوہریرہ رضسے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت مین حضرت ابراہیم خلیل اللہ اپنے باپ کو دیکہین گے
کہ اوسپر خاک دہول پڑی ہی سیاہی اوسکو لپٹی ہی ف بخاری مین اسکا پورا قصہ یون
ہی کہ جب قیامت مین حضرت ابراہیم اپنے باپ کو جسکا آذر نام مشہور ہی عذاب مین گرفتار
دیکہین گے تو کہین گے کیون مینے نہ کہا تہا کہ بت پرستی نکر میرا کہنا مان تو نے نہ مانا آذر
کہیگا جو ہوا سو ہوا اب مین تمہارا کہنا مانونگا تب حضرت ابراہیم جناب الہی مین عرض
کرین گے کہ ای میرے رب تو نے مجہسے وعدہ کیا ہی کہ مین تجہکو قیامت مین فضیحت
نکرونگا اور اس سے زیادہ کون رسوائی ہی کہ میرے باپ کا یہ حال ہی خدا فرمائیگا کہ مین بہشت
کو کافرون پر حرام کرچکا یعنے یہ ممکن نہین کہ یہ دوزخ سے نکلے اور بہشت مین جاوے پہر حضرت
ابراہیم کو حکم ہوگا کہ اپنے پانوٴن کے تلے دیکہو تو دیکہین گے کہ آذر خاک آلودہ جانور ہوگیا
پہر فرشتے اوسکے پانونکو پکڑ گہسیٹ کر دوزخ مین ڈال دیوین گے یعنے تبدیل صورت سے
عار دور ہوگی کہ کوئی اوسکو نہ پہچانیگا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بغیر ایمان کے ناتا رشتہ
کچہہ کام نہ آویگا سبحان اللہ جسکا ابراہیم خلیل اللہ سا بیٹا ہو وہ دوزخ مین پڑے
۲۰۱ ق عائشة اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَی اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ بخاری اور مسلم مین حضرت

عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب لوگوں میں سے زیادہ تر دشمن بڑا جھگڑالو ہے
م جابرؓ اِنَّ اِبْلِیْسَ یَضَعُ عَرْشَهٗ عَلَی الْمَاءِ ثُمَّ یَبْعَثُ سَرَایَاهُ فَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ ۲۰۲
فِتْنَةً یَجِیْءُ اَحَدُهُمْ فَیَقُوْلُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَیَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ شَیْئًا ثُمَّ یَجِیْءُ اَحَدُهُمْ
فَیَقُوْلُ مَا تَرَكْتُهٗ حَتّٰی فَرَّقْتُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ امْرَاَتِهٖ فَیُدْنِیْهِ مِنْهُ فَیَقُوْلُ نِعْمَ اَنْتَ
مسلم میں جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر شیطان اپنا تخت پانی پر رکھتا ہی پھر اپنے
لشکر و نکو عالم میں فساد کرنیکو بھیجتا ہی سو اون میں سے مرتبے میں زیادہ تر قریب وہ ہوتا ہی جو
بڑا فساد ڈالے کوئی شیطان ان میں سے آکر کہتا ہی کہ میں نے فلانا فلانا کام کیا یعنے فلانے سے
چوری کروائی فلانیکو شراب پلوائی تو شیطان کہتا ہی کہ تو نے کچھ بھی نہیں کیا پھر کوئی آکے
کہتا ہی کہ میں نے فلانیکو چھوڑا یہانتک کہ جدائی کرادی ہے اوسمیں اور اوسکی جورو میں تو اوسکو
اپنے پاس کرلیتا ہی اور کہتا ہی کہ ہاں تو نے بڑا کام کیا ہی تو میرا بہت پیارا ہی **ف**
جورو خاوند کی جدائی میں بڑے بڑے فساد ہیں ایک تو اولاد ہونا موقوف ہوا دوسرے اگر اولاد
ہوئی تو حرام سے ہوئی تو بیچ بدکاری پھیلی اسواسطے شیطانکو یہ کام بہت پسند ہی مسلمانونکو
اسمیں احتیاط لازم ہی ایسا نہو کہ غصے میں طلاق یا اوسکے مانند کوئی اور بات منہ سے نکل جائے
اور پھر اولاد حرام سے پیدا ہو

م ابو موسی الاشعری اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ بخاری ۲۰۳
اور مسلم میں ابو موسی اشعریؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر بہشت کے دروازے تلواروں کے
سایوں تلے ہیں **ف** یہ راہ خدا میں لڑنے والوں کو اور شہیدونکو بشارت ہی کہ علیہ
دین کے واسطے راہ خدا میں اپنی جان قربان کرتے ہیں کیوں نہ بہشت پاویں

م انسؓ اِنَّ اَبِیْ وَاَبَاكَ فِی النَّارِ قَالَهٗ لِرَجُلٍ سَاَلَهٗ اَیْنَ اَبِیْ مسلم میں انسؓ سے روایت
ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میرا باپ اور تیرا باپ دوزخ میں ہی ایک آدمی نے پوچھا کہ میرا باپ کہاں ہے
تب حضرتؐ نے یہ فرمایا **ف** اوس آدمی سے پہلے فرمایا تھا کہ تیرا باپ دوزخ میں ہے

جب وہ غمگین ہو کر چلا تو حضرت نے اوسکو بلایا پھر یہ فرمایا کہ میرا باپ اور تیرا دونوں دوزخ مین ہین تاکہ اوسکے دل کو تسلی ہو یعنے تاکہ وہ یون سمجھے جب پیغمبر کے باپ کا یہ حال ہوا تو مین کیا چیز ہون سبحان اللہ کیا اخلاق تھے حضرت مین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافرون کو مغفرت نہین بعضے احادیث مین آیا ہی کہ حضرت کی خاطر سے حضرت کے والدین کو حق تعالی نے قبر مین زندہ کیا سو وے ایمان لاے لیکن محدثین کے نزدیک وے احادیث معتمد نہین واللہ اعلم

۲۰۴ م ابن عمر اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِكُمْ اِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی اللہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے نامون مین بہت پیارا نام اللہ کے نزدیک عبداللہ اور عبدالرحمن ہی **ف** یہ نام مقبول اسواسطے ہوے کہ انمین اپنی بندگی اور خدا کی خدائی کا اقرار ہی اور عبدالنبی بندہ علی مدار بخش نام رکھنا ہرگز درست نہین خدا کی بندگی چھوڑ کے بندونکا بندہ ہونا ایماندار کو لایق نہین

۲۰۵ م ابوذر اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مسلم مین ابوذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہت پیارا کلام بندونکا خدا کے نزدیک سبحان اللہ وبحمدہ ہی یعنے پاکی ہی خدا کو خوبیون کے بیاتھ **ف** کمال ہر چیز کا دو بات پر موقوف ہی ایک تو سب عیبون سے پاک ہونا دوسرے سب خوبیون کے ساتھ ہونا تو جب آدمی نے سبحان اللہ کہا تو اسکو سب عیبون سے پاک جانا یعنے کبھی اوسکو موت اور زوال نہین کھاتا نہین پیتا نہین سوتا نہین تھکتا نہین کسی سے ڈرتا نہین کسیکا محتاج نہین کوئی اوسکا مددگار نہین اور جب الحمد للہ کہا تو اوسکو سب خوبیون سے سراہا یعنے وہ ہمیشہ زندہ ہی سب چیز جانتا ہی ہر چیز کر سکتا ہی جہانکا تھامنے والا ہی جو چاہا سو کیا جو چاہے سو کرسکے تو جسنے سبحان اللہ وبحمدہ کہا تو دونو طرح خدا کو سمجھا اسواسطے خدا کے نزدیک یہ کلام بہت پیارا ہی اور اسکے پڑہنے کا بڑا ثواب ہی چنانچہ پہلے باب مین گذرا کہ جو اسکو ہر صبح شام پڑہیگا قیامت مین اوس سے کوئی افضل نہوگا

ق ابو هريرة ان احدكم اذا قام يصلي جاء الشيطان فلبس عليه حتى ٢٠٦
لا يدري كم صلى فان وجد احدكم ذلك فليسجد سجدتين وهو جالس

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک جب تم مین سے کوئی نماز پڑہنے کو کہڑا ہوتا ہی تو شیطان اوسکے پاس آتا ہی پھر اوسپر سہو کا ڈال دیتا ہی یہان تک کہ اوسکو نہین یاد رہتا کہ کی رکعتین پڑہین تو جسکو ایسا سہو کا پڑے وہ بیٹھے بیٹھے سہو کے دو سجدے کرے

ق ابن مسعود ان احدكم يجمع خلقه في بطن امه اربعين يوما ثم
يكون علقة مثل ذلك ثم يكون مضغة مثل ذلك ثم يرسل الله اليه الملك ٢٠٧
فينفخ فيه الروح ويؤمر باربع كلمات يكتب رزقه واجله وعمله وشقي او
سعيد فوالذي لا اله غيره ان احدكم ليعمل بعمل اهل الجنة حتى ما يكون بينه
وبينها الا ذراع فيسبق عليه الكتاب فيعمل بعمل اهل النار فيدخلها وان احدكم ليعمل بعمل اهل
النار حتى ما يكون بينه وبينها الا ذراع فيسبق عليه الكتاب فيعمل بعمل اهل الجنة فيدخلها

بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ہر ایک آدمی کا نطفہ اوسکے ماں کے پیٹ مین چالیس دن جمع رہتا ہی پھر چالیس دن لوہو کی پہٹکی ہو جاتا ہی پھر چالیس دن گوشت کی بوٹی بن جاتا ہی پھر خدا اوسکی طرف فرشتے کو بہیجتا ہی وہ اوسمین روح پہونکتا ہی اور چار باتونکا اوسکو حکم ہوتا ہی کہ اوسکی روزی لکھتا ہی یعنے محتاج ہوگا یا مالدار اور اوسکی عمر لکھتا ہی کہ کتنا جئیگا اور اوسکے عمل لکھتا ہی کہ کیا کیا کریگا اور یہ لکھتا ہی کہ نیک بخت بہشتی ہوگا یا بدبخت دوزخی ہوگا سو مین قسم کہاتا ہون اوسکی جسکے سوائے کوئی معبود نہین کہ بیشک تم لوگون مین سے کوئی بہشتیون کے سے کام کیا کرتا ہی یہان تک کہ اوسمین اور بہشت مین ہاتھ بھر کا فرق رہجاتا ہے یعنے بہت قریب ہو جاتا ہی پھر تقدیر کا لکھا اوسپر غالب ہو جاتا ہی سو وہ دوزخیونکے کام کرنے لگتا ہی پھر دوزخ مین جاتا ہی اور مقرر کوئی آدمی عمر بھر دوزخیونکے کام کیا کرتا ہی یہان تک کہ دوزخ مین اور اوسمین سوائے ایک ہاتھ بھر کے کچھہ فرق نہین رہتا ہی پھر تقدیر کا لکھا اوسپر

غالب ہوتا ہی سو بہشتیون کے کام کرنے لگتا ہی پھر بہشت مین جاتا ہی **ف** اس حدیث مین
انسان کی ابتدا انتہا اور تقدیر کا بیان ہی عوام لوگ اسکا مطلب خصوصا تقدیر کا بھید نہین سمجھ سکتے ۲۰۶
اسکے سمجھنے کو بہت علم اور صاف ذہن چاہیے لیکن اتنا دریافت کیا چاہیے کہ جب خاتمے پر
مدار ٹھہرا تو کوئی اپنی عبادت اور زہد کی پر گھمنڈ نکرے اسواسطے کہ خاتمہ کا حال کیا معلوم ہے
کہ کیسا ہوگا اور کسی گنہگار کو یقینی دوزخی نجانا چاہیے شاید کہ مرتے وقت اوسکا خاتمہ بخیر ہو
بعضے نادان کہتے ہین کہ جب خاتمے پر بات رہی تو جوانی مین عیش کر لیا چاہیے ضعیفی مین
توبہ کر لینگے سو یہ شیطان نے اونکو دھوکا دیا ہی اسواسطے کہ ضعیفی تک جینے کا ۲۰۷
کہان سے یقین ہوا شاید جوانی مین موت آجاوے بلکہ ہردم موت سر پر کھڑی رہتی
عاقل آدمی اگر غور کرے تو اوسکو کسی وقت خدا سے غافل ہونا لازم نہین اسواسطے کہ
+ مصرعہ + شاید ہمین نفس نفس واپسین بود + الٰہی اپنے کرم سے ہمکو نفس اور شیطان کے
جال سے نکال اور ہمارا خاتمہ بخیر کر آمین

ح ابن عباس ان احق ما اخذتم علیہ اجرا کتاب اللہ بخاری مین عبد اللہ ۲۰۸
بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جن کامون پر تم مزدوری لیتے ہو تو قرآن کی
مزدوری لینا اوس سب سے زیادہ لائق ہی **ف** حضرت کے اصحاب ایک گانو مین
گئے کسی نے انکی ضیافت نکی اونکے زمیندار کو سانپ نے کاٹا جہاڑ پھونک بہتیری کی آرام نہوا
تو وے لوگ اصحاب کے پاس آئے کہ تم مین کسیکو منتر آتا ہو تو اوسکو جہاڑے ابو سعید خدری صحابی نے
کہا کہ ہان ہمکو منتر آتا ہی بغیر کچھہ لیے ہم نہ جہاڑینگے تم نے ہماری ضیافت نکی تیس بکریونکا وعدہ
ٹھہرا ابو سعید نے الحمد اوسپر پڑہی وہ فوراً اچھا ہو گیا تیس بکریان لیکے آئے بعضے اصحاب نے اوسکے
کھانے مین تامل کیا اور قرآن پر محنت لینا درست نجانا حضرت کے روبرو یہ سب قصہ کہا حضرت نے
فرمایا کہ تمنے اچھا کیا قرآن پر مزدوری لینا زیادہ تر درست ہی ان بکریون مین ہمارا بھی حصہ لگاؤ
پھر حضرت نے فرمایا کہ تمکو بھلا معلوم ہو گیا کہ الحمد سانپ کا منتر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ

قرآن پڑھنے کی بھی محنت لیا قدرت ہی اور یہی مذہب ہی امام مالک اور شافعی کا اور پچھلے حنفی مردوں کا

ص عمران بن حصین و جابر ان اخاکم قد مات فقوموا فصلوا علیہ مسلم میں عمران ٢٠٩
بن حصین اور جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ آج تمہارا بھائی مرگیا اٹھو اور اسکے
جنازے کی نماز پڑھو ف ملک حبش کا بادشاہ نجاشی نصرانی مذہب اور انجیل کا عالم تھا مسلمانوں
حضرت کا حال دریافت کرکے قرآن سنکر حضرت کا بن دیکھے ایمان لایا مسلمانوں سے بہت
سلوک کیا کرتا تھا جس دن وہ حبش میں مرگیا اسی دن حضرت نے مدینہ میں خبر دی اور یہ حدیث کہی
پھر عیدگاہ میں صف باندھ کر اوسکی نماز پڑھی یہ معجزہ ہی حضرت کا کہ دور کی خبر دی اور مطابق
پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غائب پر نماز پڑھنا درست ہی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا
حنفی مذہب والے کہتے ہیں کہ یہ بات حضرت کو خاص تھی شاید زمین طی ہو گئی ہو اور دور نزدیک
ہوگیا ہو اور دوں کو غائب پر نماز پڑھنا درست نہیں

ص ابوھریرۃ ان اخنع اسم عند اللہ رجل تسمی ملک الاملاک مسلم میں ابوہریرہ سے ٢١٠
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت بڑا ذلیل نام خدا کے نزدیک اوس مرد کا نام ہی جسنے
شاہنشاہ اور مہاراج نام رکھا ف سب بادشاہوں کا بادشاہ خدا ہی بندے بیچارہ محتاج
کو کیا مناسب ہی کہ شاہنشاہ کہلاوے

ق انس ان اخوانکم قد قتلوا وانھم قالوا اللھم بلغ عنا نبینا انا قد لقیناک
٢١١ فرضیت عنا ورضینا عنک بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
اصحاب سے کہ تمہارے بھائی مارے گئے شہید ہوئے اون لوگوں نے وہاں خدا سے
عرض کی کہ خداوندا ہماری طرف سے ہمارے پیغمبر کو یہ پیغام پہنچادے کہ ہم تجھسے ملے سو تو ہم
راضی ہوا اور ہم تجھسے راضی ہوئے ف کافروں کا ایک گروہ حضرت کے پاس آیا اور جھوٹا
اسلام لایا اور کہا کہ ہمارے ساتھ کچھ اصحاب کو بھیجئے کہ ہمکو قرآن سکھلاویں حضرت نے ستر
قاری قرآن کے جو رات بھر نماز پڑھا کرتے اور دن کو لکڑیاں لاکر بیچتے آپ کھاتے اور

محتاجون کو کھلاتے تھے اونکے ساتھ کیا اون کا فردون نے راہ مین دغا سے اونکو شہید
کیا شہیدون نے بعد شہادت کے خدا سے عرض کیا کہ ہماری خبر حضرت کو پہنچا دے تو جبرئیل نے
یہ قصہ حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث اپنے اصحاب سے فرمائی اور چالیس روز اون کافرون پر بددعا کی
۲۱۲ ف جابر اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ عَمَلُ قَوْمِ لُوْطٍ بخاری اور مسلم مین جابر سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بڑا خوف جسکا مجھکو اپنی امت پر ڈر لگا ہی قوم لوط کے کام
کا یعنی لونڈے بازی کا امت مین بڑا ڈر ہی ف ابوداؤد مین عبداللہ بن عباس سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اغلام کرتے دیکھو تو دونون کو مار ڈالو
۲۱۳ م ابو سعید اِنَّ اَدْنٰی اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَنْتَعِلُ بِنَعْلَيْنِ مِنْ نَارٍ يَغْلِيْ دِمَاغُهُ مِنْ
حَرَارَةِ نَعْلِهٖ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عذاب کی راہ سے کمترین
سب دوزخیون سے وہ شخص ہوگا کہ وہ آگ کی جوتیان پہنے ہوگا جس سے بھیجا اوسکا
ہانڈی کی طرح جوتیون کی گرمی سے کہتا ہوگا ف الہی پناہ دوزخ کا کمتر اور ہلکا عذاب یہ ہی سخت
عذاب کو اسی پر قیاس کیا جاسکے
۲۱۴ م ابو هریرة اِنَّ اَدْنٰی مَقْعَدِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اَنْ يَقُوْلَ لَهٗ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰی وَ
يَتَمَنّٰی فَيَقُوْلُ لَهٗ هَلْ تَمَنَّيْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهٗ
مَعَهٗ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم لوگون مین کم سے
کم بہشتی کا یہ مرتبہ ہوگا کہ اوس سے خدا کہیگا کہ لے مانگ جو تیری آرزو ہو سو بندہ مانگے گا
پھر دوسری بار مانگے گا پھر خدا فرمائیگا کہ کیا مانگ چکا بندہ کہیگا کہ ہان مانگ چکا جتنا مجھکو
مانگنا تھا پھر اوس سے فرمائیگا کہ لے ہمنے تجھکو دیا جتنا تو نے مانگا بلکہ اوسکے ساتھ اوتنا
اور بھی ف ادنی بہشتی کا یہ رتبہ ہی کہ جتنا مانگیگا اوسکا دونا پاویگا تو بڑے بڑے
مرتبے والونکو خدا ہی جانے کہ کیا کیا کچھ ملیگا
م ابن مسعود اِنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ طَيْرٌ خُضْرٌ تَعْلُقُ فِيْ شَجَرِ الْجَنَّةِ هٰكَذَا اَنَّ

ذَکَرَہُ اَقْلِیْشِیُّ وَاخْتَصَرَہٗ وَالرِّوَایَۃُ اِنَّ اَرْوَاحَهُمْ فِیْ جَوْفِ طَیْرٍ خُضْرٍ لَهَا قَنَادِیْلُ مُعَلَّقَۃٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّۃِ حَیْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَاْوِیْ اِلٰی تِلْکَ الْقَنَادِیْلِ فَاطَّلَعَ اِلَیْهِمْ رَبُّهُمْ اِطِّلَاعَۃً فَقَالَ هَلْ تَشْتَهُوْنَ شَیْئًا قَالُوْا اَیَّ شَیْءٍ نَشْتَهِیْ وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّۃِ حَیْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذٰلِکَ بِهِمْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهُمْ لَنْ یُتْرَکُوْا مِنْ اَنْ یَسْاَلُوْا قَالُوْا یَا رَبِّ نُرِیْدُ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِیْ اَجْسَادِنَا حَتّٰی نُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِکَ مَرَّۃً اُخْرٰی فَلَمَّا رَاٰی اَنْ لَیْسَ لَهُمْ حَاجَۃٌ تُرِکُوْا

مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شہیدونکی روحین سبز چڑیان ہین بہشت کے درختوان سے کے میوے کھاتی ہین اُقلیشی سے اتنی ہی روایت کی ہی کم کر کے اور پوری روایت یہ ہی کہ مقرر شہیدون کی روحین سبز چڑیون کے پیٹ مین ہین اونکے واسطے عرش کے نیچے قندیلین لٹکی ہین ہین کھاتے پھرتے ہین بہشت مین جہان اونکا جی چاہتا ہی اور رات کو اوہین قندیلون مین آکر ٹھہرتی ہین سو اونکے رب نے اونکو دیکھا اور فرمایا کہ بھلا کوئی چیز کو تمہارا جی بھی چاہتا ہی شہیدون نے کہا کس چیز کو ہمارا جی چاہے ہم تو اس چین مین ہین کہ بہشت مین کہاتے پھرتے ہین جہان چاہتے ہین پھر خدا نے تین بار اسیطرح سے پوچھا جب شہیدون نے دیکھا کہ بدون کچھ مانگے نہین چھٹتے تو کہا ای رب ہم چاہتے ہین کہ ہماری روحین ہمارے بدنون مین پھر ڈالین جاوین تو ایکبار اور بھی تیری راہ مین مارے جاوین اور ٹکڑے ٹکڑے ہون پھر جب خدا نے دیکھا کہ اونکو اب کسی چیز کی ہوس اور آرزو باقی نہین رہی تو پھر اونسے پوچھنا چھوڑا **ف** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ مینے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت قرآن مین حق تعالی فرماتا ہی کہ شہیدون کو مردہ نہ سمجھو وے زندے ہین روزی پاتے ہین خوشیان کر رہے ہین خدا کے فضل سے سو اس آیت کا کیا مطلب ہی اور شہیدونکا مفصل حال کیونکر ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے کئی باتین معلوم ہوئین ایک تو یہ کہ روح کو فنا نہین بدن کے مرنے سے روح نہین مرتی دوسرے

یہ کہ شہید مرتے ہوئے بہشت مین داخل ہوتے ہین اور زندون کی طرح کہاتے پیتے اور ونکو یہ رتبہ حاصل نہین کہ وے قیامت مین بعد حساب کتاب کے بہشت مین جاوینگے تیسرے یہ کہ بہشت بالفعل موجود ہی اور یہی مذہب ہی اہلسنت کا چوتھے یہ کہ بعد پیغمبرونکے شہیدون کے نہایت بڑے رتبے ہین ؛

۲۱۶ م ثوبان اِنَّ اسمِی مُحَمَّدٌ نِ الَّذِی سَمَّانِی بِہِ اَھْلِی مسلم مین ثوبان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرا نام محمد ہی جو میرے لوگون نے میرا نام رکھا ہی **ف** ثوبان سے روایت ہی کہ مین حضرت کے پاس کھڑا تھا ایک یہودیون کا عالم آیا اوسنے کہا السلام علیک یا محمد سو مینے اوسکو ڈھکیل دیا کہ بے ادبی سے نام کیون لیتا ہی یا رسول اللہ کیون نہین کہتا ہی تب حضرت نے یہ فرمایا کہ میرے لوگون نے میرا یہی نام رکھا ہی یعنے کیا ہوا جو اوسنے میرا نام لیا سبحان اللہ کیا اخلاق تہے حضرت مین

۲۱۷ **ق** ابن مسعود اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عِنْدَ اللّٰہِ الْمُصَوِّرُوْنَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سب لوگون سے نہایت سخت عذاب خدا کے نزدیک قیامت مین تصویر بنانے والون کو ہوگا

۲۱۸ **ق** عائشۃ اِنَّ اَصْحَابَ ھٰذِہِ الصُّوَرِ یُعَذَّبُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَیُقَالُ لَھُمْ اَحْیُوْا مَا خَلَقْتُمْ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ان تصویرون کے بنانے والون پر عذاب ہوگا قیامت کے دن اور انکو حکم ہوگا کہ جلاؤ جنکو تمنے بنایا **ف** حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ مینے ایک چادر مول لی جسمین تصویرین تہین اوسکو بطور پردہ دروازی پر لٹکایا تہا حضرت نے جو اوسکو دیکہا تو باہر کھڑے رہے گہر مین نہ آئے تو مجہکو معلوم ہوا کہ حضرت کو کوئی چیز بری معلوم ہوئی تب مینے کہا کہ یا رسول اللہ مین توبہ کرتی ہون جس چیز سے کہ آپ کو ملال ہی تب حضرت نے فرمایا کہ یہ چادر کیسی ہی مینے کہا کہ مول لی ہی آپ کے بیٹہنے کے واسطے تب حضرت نے

یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس مکان مین تصویرین ہون اوس مین جانا مکروہ
ہی مسلمانون پر واجب ہی کہ اپنے مکانون مین تصویرین نہ رکھین اور نفیس مباح چیزین کیا کم ہین جو
تصویرون سے مکان کو بتخانہ بنایئے اور اوسپر خدا کی لعنت برسایئے

ق سعدُ بن اَبِی وَقّاصٍ اِنَّ اَعظَمَ المُسلِمِینَ جُرماً مَن سَأَلَ عَن شَیءٍ ۲۱۹
لَم یُحَرَّم عَلَی النَّاسِ فَحُرِّمَ مِن اَجلِ مَسأَلَتِہ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سب مسلمانون مین بڑا گنہگار مسلمان وہ ہی کہ جسنے وہ بات
پوچھی کہ حرام نہ تہی پھر اوسکے پوچھنے سے حرام ہو گئی ف مسئلہ پوچھنا دو قسم سے ہی
ایک تو وہ ہی کہ اوسکی حاجت پڑی اور وہ بات معلوم نہین تو دریافت کرے جو اپنا پیش آیا
یہ تو درست ہی بلکہ اسکا حکم ہی کہ دریافت کرے دوسرے یہ کہ ناحق بے حاجت پوچھنا اور تنگ
کرنا یہ منع ہی سو اسیکو حضرت نے منع کیا کہ ناحق بے حاجت باتین نہ پوچھا کرو شاید حلال چیز
تمہارے بیفائدہ سوال سے حرام ہو جاوے اور تم گنہگار ہو

م عِمرَانُ بنُ حُصَینٍ اِنَّ اَقَلَّ سَاکِنِی الجَنَّۃِ النِّسَاءُ مسلم مین عمران بن حصین سے روایت ہی ۲۲۰
کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بہشت کے رہنے والون مین عورتین بہت کم ہین ف یعنے
بہشت مین مرد بہت ہین دنیا کی عورتین نہایت کم ہین اسواسطے کہ عورتون مین دینداری
اور عقلمندی کم ہوتی ہی اور خاوندون کا کہنا کم مانتی ہین

خ اَنَسُ اِنَّ اَقوَاماً خَلفَنَا بِالمَدِینَۃِ مَا سَلَکنَا شِعباً وَّلَا وَادِیاً اِلَّا وَھُم مَعَنَا ۲۲۱
حَبَسَھُمُ العُذرُ بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر کچھہ لوگ ہمسے پیچھے
کہ مدینہ مین رہ گئے ہین پہاڑون کے اونچی نیچی راہ چلنے مین جو ہمکو ثواب ہوا اونمین
وے بھی ہمارے ساتھہ شریک ہوئے ناچاری نے اونکو روکا تھا ف
حضرت نے جنگ تبوک کا ارادہ کیا تو چند مسلمانون کے پاس سواری اور سفر کا سامان نہ تھا
وے حضرت کے ساتھہ نہ جا سکے ناچار ہوکر مدینے مین رہ گئے جب حضرت وہان سے لوٹے

پھر سب تپ راہ مین یہ حدیث فرمائی یعنے اس سفر کی تکلیف مین جتنا ہمارے ساتھیون کو ثواب ہوا اونکو بھی ہوا اسواسطے کہ وسے دل سے ساتھ تھے اگرچہ ناچاری سے ظاہر مین چھوٹ رہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچی نیت کو دین مین بڑا دخل ہے

۲۲۲ ق اَبُو مُوْسیٰ اِنَّ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اِذَا اَرْمَلُوْا فِي الْغَزْوِ اَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِيْنَةِ جَمَعُوْا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوْا بَيْنَهُمْ فِيْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اشعری لوگ جب لڑائی مین محتاج ہو جاتے ہین یا مدینہ مین اونکے جورو لڑکون کا کھانا کم ہو جاتا ہی تو ایک کپڑے مین جو اونکے پاس ہوتا ہی یکجا کرتے ہین پھر ایک برتن سے سبھون مین برابر برابر بانٹتے ہین سو وے میری طرح پر ہین مین اونسے راضی ہون ف اشعری ایک یمن کی قوم ہی جنمین ابو موسیٰ اشعری اس حدیث کے راوی ہین اونکی یہ حضرت نے عادت بیان کرکے پسند کی تاکہ اور لوگ بھی اسیطرح آپسمین اتفاق کرین

۲۲۳ خ اَبُو ذَرٍّ اِنَّ الْاَكْثَرِيْنَ هُمُ الْاَقَلُّوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا بخاری مین ابو ذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بہت مالدار ہین وہی قیامت مین ثواب سے مفلس ہین پر جسنے مال کو خرچ کیا اسطرح اور اسطرح اور اسطرح یعنے داہنے اور بائین اور آگے سب طرف خوب دیا ف یعنے جس مالدار نے راہ خدا مین خوب دیا وہ البتہ بہت ثواب پاویگا اور جسنے بخیلی کی اور مال کو دبا رکھا وہ قیامت مین مفلس ہوگا نہ تو مال ہی پاس ہوگا نہ ثواب

۲۲۴ خ اَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّ الْاِيْمَانَ لَيَاْرِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَاْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایمان سمٹیگا مدینہ کی طرف جیسے سانپ سمٹتا ہی اپنے بل کی طرف ف مدینہ ایمان کا گھر ہی ہر وقت مین ایمانداروں کو وہان جانے کی حاجت رہی جب تک حضرت جیتے رہے تو مسلمان ہر طرف سے

دین

دین سیکھنے کو جاتے تھے پھر خلیفون کے وقت میں اسیطرح لوگ جایا کیئے اور وہاں ایسے بڑے بڑے عالم ہوا کیئے ہر زمانے کے لوگ علم سیکھنیکو جایا کیئے پھر حضرت کی قبر مبارک کی زیارت کو ہمیشہ لوگ جاتے ہین غرض مسلمانون کو مدینے جانے کی ہمیشہ حاجت ہی اور قیامت کے قریب کفر کا ہر طرف غلبہ ہوگا اخر سب ملکون کے ایماندار لوگ سب طرف سے سمٹ کر مدینے مین امام مہدی کے پاس جمع ہون گے تو جہان سے ایمان نکلا تھا وہین سمٹ کر جاوے گا

۲۲۵ ف جَابِرٌ وَعَائِشَةُ اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ بخاری اور مسلم مین جابر اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جس گھر مین تصویرین ہوتی ہین وہان فرشتے رحمت کے نہین جاتے ف جب رحمت کے فرشتے نہ آئے تو مقرر اوس گھر مین برکتی پھیلے گی

۲۲۶ ف اِبْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ اِنَّ التَّلْبِيْنَةَ تُجِمُّ فُؤَادَ الْمَرِيْضِ وَتَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جَو کا حریرہ مقرر بیمار کے دل کو راحت پہچاتا ہی اور کچھہ غم بھی کھوتا ہے ف تلبینہ کہتے ہیں جو کے آٹے کے حریرے کا نام ہی دل اور دماغ کو قوت دیتا ہی اور معدے کو مواد سے صاف کرتا ہی تو ناتوان بیمار کو راحت بھی ہوگی اور غم بھی دور ہوگا سفر السعادت مین روایت ہی کہ حضرت عائشہؓ کا معمول تھا کہ اہل ماتم کو جَو کا حریرہ کھلاتی تھین تاکہ ٹھنڈک پڑے اور غم دور ہو

۲۲۷ ف اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ اِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَاِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَءَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِيْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يَرْتَعَ فِيْهِ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ اَلَا وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا

وَهِيَ الْقَلْبُ بخاری اور مسلم مین نُعْمان بن بَشیرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حلال کُھلا
ہی اور حرام بھی کُھلا ہی لیکن حلال اور حرام سب کے درمیان دو طرفا ملتی ہوئین شبہے کی چیزین
ہین اونکو بہت لوگ نہین جانتے سو جو شبہون سے بچا وہ اپنے دین اور آبرو کو سلامت
لیگیا اور جو شبہون مین پڑا وہ آخر حرام مین بھی پڑا جیسے وہ چرانے والا کہ رمنے
سے یعنی روکی ہوی زمین کے آس پاس چراتا ہی قریب ہی کہ کبھی رمنے کو بھی چر بیٹھے سب گے
جانو کہ البتہ ہر بادشاہ کا ایک رمنہ ہوتا ہی جان لو کہ خدا کا رمنہ اوسکی حرام کی ہوئین
چیزین ہین جان رکھو کہ بیشک بدن مین ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ سنورا تو سب
بدن سنورا اور جب وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑا یاد رکھو کہ وہ ٹکڑا دل ہے **ف** یہ
حدیث بڑے کام کی ہی اسمین شریعت اور طریقت سب موجود ہی اسکو خوب یاد رکھنا
چاہیئے کہ دنیا کی سب چیزین تین طرح پر ہین حلال اور حرام اور شبہہ دار جو چیزین حلال ہین وے
قرآن اور حدیث مین صاف کھلی ہین سب مسلمانون مین مشہور ہین جیسے کھیتی سوداگری
مزدوری گاے بکری اونٹ دودھ شہد میوے اور جو حرام ہین وے بھی مشہور ہین جیسے
ناحق قتل شراب سور جوا حرام کاری چوری دغابازی جھوٹ اسیطرح اور چیزین اونکو سب حرام
جانتے ہین جاہل تک بھی اور جو شبہہ دار چیزین ہی تو یعنے کچھہ حلال سے بھی میل رکھتی ہی اور حرام سے
بھی جیسے کوئی چیز کو تو اپنے گھر مین پاوے لیکن تجکو یہ معلوم نہین کہ وہ چیز تیری ہے یا
کسی اور کی اوسکو بہت لوگ نہین جانتے سوا اوسکا حضرت نے قاعدہ بتلایا کہ جس چیز مین شبہہ
پڑے کہ یہ حلال ہی یا حرام ہی یا عالمون کا اوسمین اختلاف ہو کوئی حلال بتلاتا ہو اور کوئی حرام
تو اوسکو چھوڑ دے ہرگز نکرے اسی مین دین کا بچاؤ ہی اسواسطے کہ شاید وہ حرام ہو اور
نہین تو جب شبہہ والی چیزون مین آدمی پڑا تو ہوتے ہوتے حرام چیزون مین بھی گرفتار
ہوجاتا ہی تقوی اور پرہیزگاری اسیکا نام ہی کہ آدمی شبہون سے بچے پھر حضرت نے
فرمایا کہ تقوی فقط ظاہر ہی کی صفائی کا نام نہین تقوی کا مقام دل ہی یعنے جب دل مین ایمان

بیان تقوی تحقیق

رچا

رجا اور اوسکی نارضامندی کا خوف جی مین سمایا تو آنکہہ کان ہاتہہ پانون سب خودبخود درست ہو جاتے ہین
اسواسطے کہ دل بادشاہ ہی تمام بدن کا پھر اگر دل ہی بگڑا یعنے حرص اور فسق وفجور اوسمین
جما تو سارا بدن بگڑا آنکہہ رنڈیان گہورتی ہی کان غیبت اور باجون کی آواز پر غش ہین زبان لقمہ
حرام چٹ کر رہی ہی نہ موت کا کچہہ غم ہی نہ قیامت کا کچہہ ڈر الہی اپنا خوف ہمارے سب دلونمین ڈال
اور ان بلاؤن سے ہمکو نکال آمین

۲۲۸ م عن ابن عباس ان الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ
فلا ہادی لہ واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ
اما بعد قالہ حین جاءہ ضماد الازدی فقال یا محمد انی ارقی من ہذہ الریح وان
اللہ یشفی علی یدی من شاء فہل لک مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب خوبیان اللہ کے واسطے ہین ہم اوسکو سراہتے ہین اور اوسی سے
ہر کام مین مدد مانگتے ہین جسکو اوسنے راہ پر لگایا اوسکو کوئی نہین بہکا سکتا اور جسکو اوسنے
بہکایا اوسکو کوئی راہ پر نہین لاسکتا اور ہم گواہی دیتے ہین کہ کوئی لائق پوجنے کے نہین خدا کے
سوا وہ اکیلا مالک ہی کوئی اوسکا ساجہی نہین اور بیشک محمدؐ اوسی کا بندہ ہی اور اوسی کا پیغام پہنچانے
والا بعد اسکے یہ خطبہ حضرت نے اوسوقت فرمایا تہا جب حضرت کے پاس ضماد نام منتر والا آیا تہا سو اونے
کہا تہا کہ مجکو آسیب اور دیوانگی جہاڑنے کا منتر آتا ہی اور میرے ہاتہہ سے خدا جسکو چاہتا ہے
آرام دیتا ہی سو تجکو بہی اگر خواہش ہو تو مین تجہی جہاڑ دون **ف** ضماد ازدی یمن کا ایک شخص تہا
جہاڑ پہونک مین اوسکو دخل تہا جب وہ مکے مین آیا تو مکے کے کافرون نے اوس سے کہا کہ معاذ اللہ محمد
دیوانہ ہو گیا ہی کچہہ آسیب کا اوسپر خلل ہی تو اوسکو اپنے منتر سے جہاڑ وہ حضرت کے پاس آیا
اور حضرت سے جہاڑنیکو پوچہا تب حضرت نے اما بعد تک خطبہ پڑہا بعد حمد اور نعت کے کچہہ
اور فرمایا چاہتے تہے اوسنے حضرت کو روکا اور کہا کہ اس کلام کو پھر پڑہیے حضرت نے اوسکو
دوبارہ پڑہا اوسنے کہا پھر پڑہیے حضرت نے اوسکو تین بار پڑہا پھر ضماد نے کہا کہ مین نجومیون کی

اور جادوگرون کے اور شاعرون کے بہت کلام سن چکا ہون ایسا عمدہ کلام تو میں نے کبہی
نہین سنا واللہ اس کلام کے فصاحت کی سمندر کی طرح تہا نہین ملتی یا حضرت اپنا ہاتہہ
بڑہایئے مین بیعت اور توبہ کرتا ہون پہر ضماد مسلمان ہوا سبحان اللہ آسیب جہاڑنے آئے تہے
آپ ہی جہاڑے گئے

۲۲۹ م ر أبو سعيد إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَإِنَّ اللهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُونَ

بیان تحذیر از لذات دنیا

مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ دنیا میٹہی ہری بہری ہی اور خدا مقرر
ایک گروہ کے بعد دوسرے گروہ کو لاتا ہی پہر تاکا کرتا ہی کہ کیسا کیسا کام کرتے ہو ف یعنے جیسے
شیرینی دل کو اور سبزی آنکہہ کو بہلی معلوم ہوتی ہی ویسی ہی دنیا کی لذت اور اسباب پر آدمی لوٹ
پوٹ ہی اور خدا ایک گروہ دنیا سے اوٹہا کر دوسرے گروہ کو وہان جماتا ہی جانچنیکے واسطے پہر
جو دنیا کے عیش و آرام مین پہنسا اوسنے دہوکہا کہایا وہ خدا کو بہولا اور جو دنیا کی بیوفائی جا
کر اگلے لوگون پاس یہ کب رہی جو ہمارے پاس رہیگی پہر اسکو لڑکونکا کہلونا جانکر اور بہانمتی کا
سوانگ سمجہکر اسکے جال مین پہنسا اور اپنے مالک کو نہ بہولا وہی دور اندیش ہوشیار ہی اور
اور اوسی کا نام دیندار ہی حضرت نے ایکبار عصر کے بعد خطبہ پڑہا اور قیامت تک جو ہونا تہا
سو فرمایا جسکو یاد رہا سو یاد رہا اور جو بہولا سو بہولا بعد اوسکے یہ حدیث فرمائی تاکہ مسلمان سوچین
اور دنیا کے پہندے سے نکلین

۲۳۰ ه ر أبو هريرة إِنَّ الدِّينَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ الدِّينُ كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ

بیان ضعف اسلام [illegible]

مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اسلام پہلے ظاہر ہوا مسافر کی
طرح پہر آخر کو ویسا ہی ہو جاویگا جیسا پہلے تہا سو خوشی ہو جیو مسافرون کو ف مطلب یہ
کہ اسلام اول اول بہت کم تہا کوئی اوسکا یار اور مددگار نہ تہا جیسے مسافر کو سفر مین کوئی نہین
پوچہتا پہر ہوتے ہوتے اسلام سارے عالم مین پہیلا سو حضرت نے فرمایا کہ آخر کو قیامت کے
قریب اسلام پہر کم ہو جائیگا جیسے پہلے تہا تو اوس وقت کے مسلمان مسافرونکی طرح بے یار

ومددگار ہوجاوینگے جیسا اسوقت مین کہ جو دینداری پر کمر باندھتا ہی کوئی اوسکی نہین سنتا ہی کافر تو ایکطرف کلمہ گو اوسکو ہنستے سو حضرتؐ نے فرمایا کہ جو ایسے سخت وقت مین اسلام پر مضبوط رہا اوسکو خوشی ہو جیو بہشت کی

ق عائشۃ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَکَذَبَ وَ وَعَدَ فَاَخْلَفَ بخاری ۲۳۱
اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آدمی جب قرضدار ہو جاتا ہے بات کہتا ہی تو جہوٹھ بولتا ہی اور قرضدارون سے وعدہ کرتا ہی تو پورا نہین کرتا ف حضرت نماز مین قرض سے بہت پناہ مانگتے تھے کسی نے کہا کہ یا حضرت آپ قرض سے کیون بہت پناہ مانگا کرتے ہین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی

م ابن مسعود اِنَّ الرَّجُلَ لَیَصْدُقُ حَتّٰی یُکْتَبَ صِدِّیْقًا وَ یَکْذِبُ حَتّٰی یُکْتَبَ کَذَّابًا ۲۳۲
مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آدمی سچ بولا کرتا ہی یہان تک کہ خدا کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہی اور آدمی جہوٹھ بولا کرتا ہی یہان تک کہ بڑا جہوٹھا لکھا جاتا ہی یعنے جب آدمی کو سچ یا جہوٹھ بولنے کی عادت پڑی پھر آخر کو اوسمین کامل ہو جاتا ہی

م ابوہریرۃ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِیْلَ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ یُخْتَمُ لَهٗ عَمَلُهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِیْلَ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ یُخْتَمُ لَهٗ عَمَلُهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ۲۳۳
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ آدمی ایک مدت دراز تک بہشتیون کے کام کیا کرتا ہی پھر اوسکا خاتمہ دوزخیون کے کام پر ہوتا ہی اور بعضا آدمی مدت دراز تک دوزخیون کے کام کیا کرتا ہی پھر اوسکا خاتمہ بہشتیون کے کام پر ہوتا ہی ف یعنے خاتمہ کا اعتبار ہی اول کامون پر کچھ اعتماد نہین تو علم عبادت پر گھمنڈ نچاہیے

ق ابوہریرۃ اِنَّ الرَّحِمَ شُجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهٗ وَ مَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهٗ ۲۳۴
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ رحم

کی لفظ رحمٰن کی لفظ سے نکلی ہی پھر خدا نے اوس سے کہا کہ جسنے تجھسے میل رکھا اوس
سے مینے میل رکھا اور جسنے تجکو توڑا اوسکو مینے توڑا ف رحم کے معنی برادر پروری ہین یہ
فرمایا کہ یہ لفظ رحمٰن سے نکلی ہی یعنے جو حرف رحم مین ہین وہی رحمٰن مین ہین پھر فرمایا کہ جو
برادر پروری کریگا اوسپر مین کرم کرونگا اور جو برادر پروری نکریگا خدا اوسپر کرم نکریگا

۲۳۵ خ عائشة اِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ بخاری مین حضرت عائشہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دودہ پینا نکاح کو حرام کرتا ہی جیسے پیدائش کا رشتہ حرام کرتا
ہی ف یعنے جہان جہان نسب کے سبب نکاح نہین درست وہان دودہ پینے کی جہت سے
بھی نکاح نہین درست جیسے ما اور بہن سے نکاح حرام ہی ویسے دایہ اور دایہ کی بیٹی سے
بھی نکاح منع ہی اسیطرح اور بھی قیاس کرلیا چاہیے دودہ پلانیکا بڑا حق ہی دایہ اور اوسکے
لوگون سے سلوک کرنا سنت ہی

۲۳۶ م ام سلمة اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ مسلم مین حضرت ام سلمہ رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب روح قبض ہوتی ہی تو آنکھ بھی اوسکی پیچھے لگی چلی جاتی ہی ف
حضرت ام سلمہ رضی سے روایت ہی کہ ابو سلمہ مرگئے تو حضرت تشریف لائے دیکھا تو آنکھ کھلی
رہ گئی ہی جیسے مردون کے ہوتے ہی پھر حضرت نے اپنے ہاتھ سے آنکھ بند کردی اور یہ
حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی آنکھ بند کردینا چاہیے

۲۳۷ ق ابو بکرة اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ اَلسَّنَةُ اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ
وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ بخاری اور مسلم مین
ابو بکرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت پر ویسا ہوگیا جیسا
اوس دن تھا کہ جب خدا نے زمین آسمان بنائے تھے برس بارہ مہینے کا ہی اونمین سے چار
مہینے حرام ہین یعنے اونمین لڑنا بھڑنا درست نہین تین مہینے تو برابر لگے ہوئے ہین

سو ذی قعد اور ذی الحجہ اور محرم ہین اور چوتھا مضر کا رجب جو جمادی الثانی اور شعبان سب کے بیچ مین ہی **ف** ان چار مہینون کی حرمت مدت سے چلی آتی تھی سو ملک کے کافرون کا دستور تھا جب اونکو لڑنا یا لوٹنا منظور ہوتا تو ان مہینو کو بدل ڈالتے جیسے محرم مین لڑتے تو صفر کا محرم نام رکھتے اسیطرح اون کمبختون نے مہینونکو گھال میل کر ڈالا تھا مہینون کا اصل حساب ٹھیک نہین رہا تھا جس سال حضرت نے آخر عمر مین حجۃ الوداع کیا تو ذی الحجہ کا مہینہ دونون حساب سے برابر پڑا اصل کے حساب سے بھی اور کافرون کے حساب سے بھی تب حضرت نے حج کے موسم مین عرفہ کے دن ہزارون آدمی کے روبرو یہ حدیث فرمائی یعنے اب زمانہ گردش کہا کر اصل حساب پر ٹھیک ہو گیا ہی اب کوئی اس حساب کو نہ بگاڑے عرب مین مضر ایک قوم کا نام تھا وے رجب کو بہت مانتے تھے اسواسطے رجب کو اونکی طرف نسبت کیا

م عن حذیفۃ بن اسید الغفاری اِنَّ السَّاعَۃَ لَا تَکُوْنُ حَتّٰی تَکُوْنَ عَشْرُ اٰیَاتٍ ٢٣٨
خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَالدُّخَانُ وَالدَّجَّالُ وَدَابَّۃُ الْاَرْضِ وَیَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِھَا وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ الْعَدَنِ تُرَحِّلُ النَّاسَ لَمْ یَذْکُرْ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ الْعَاشِرَۃَ وَھِیَ فِیْ غَیْرِہٖ نُزُوْلُ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ

بیان علامات عشرہ قیامت

مسلم مین حذیفہ بن اسید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہین ہونے کی جب تک دس نشانیان پہلے نہ ہو لیوین گی ایک تو پورب مین زمین کا دھس جانا دوسرے پچھم مین زمین کا دھسنا تیسرے عرب کے ٹاپو مین زمین کا دھسنا چوتھے دھوان کہ عالم مین پھیلے گا پانچوین دجال کا نکلنا چھٹے زمین کا جانور نکلنا ساتوین یاجوج ماجوج کا نکلنا آٹھوین سورج کا پچھم کی طرف سے نکلنا نوین آگ جو شہر عدن کے کنارے سے نکلیگی اور لوگونکو ہانکتے ہوئی شام کے ملک مین لیجاویگی مسلم نے اس حدیث مین دسوین نشانی روایت نہین کی لیکن اس حدیث مین دسوین نشانی حضرت عیسی کا آسمان سے

اُترنا ہی ف حضرت کے اصحاب قیامت کا کچھ ذکر کرتے تھے اتنے مین حضرت
تشریف لائے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی علی مرتضیٰ رضی سے روایت ہی کہ قیامت سے پہلے
دُھوان عالم مین پھیلے گا مسلمانونکو زکام ہوجاویگا اور کافرون کا سر پھلس جاوے گا پھٹکے مین
زمین سے ایک جانور نکلے گا ساٹھ گز کا لنبا سر اوسکا جیسے بیل کا اور آنکھ جیسے سُور کی اور کان
جیسے ہاتھی کے اور سینگ جیسے پہاڑی بکرے کے سینہ جیسے شیر کا اور کوکھ جیسے بلی
کی اور دم جیسے مینڈھے کی اور رنگ جیسے چیتے کا ہاتھ پانو جیسے اونٹ کے اوسکے
پاس حضرت موسیٰ کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی مسلمان اور کافر کو سونگھ کر بتلاوے
گا اور کہیگا اسلام کا دین سچا ہی اور سب دین جھوٹے ہین

۲۳۹ ف اَلْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَنْكَسِفَانِ
لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَادْعُوا اللهَ وَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ بخاری اور مسلم
مین مُغیرہ بن شُعبہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سورج اور چاند دونون اللہ کی
نشانیون سے کسی کے مرنے جینے سے ان مین گہن نہین [illegible] جاتی ہی
تو اللہ سے دعا کیا کرو اور نماز پڑھا کرو جب تک کہ وہ روشن ہوجاوے ف جس دن
ابراہیم حضرت کے بیٹے کا انتقال ہوا اوسی دن گہن پڑا لوگون نے کہا کہ گہن ابراہیم کی موت سے
پڑا تب حضرت نے فرمایا کہ یہ خدا کی قدرت ہی تمہارا گمان غلط ہی کسیکے مرنے جینے پر گہن
موقوف نہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لوگون مین مشہور ہی کہ جب گہن پڑا تو کوئی سردار مرتا
ہی سو غلط بات ہی گہن کی نماز دو رکعت سنت ہی بڑی سورتین اوسمین پڑھے جب تک روشنی
نہو ذکر اور دعا مین مشغول رہے اور صدقہ دینا بھی سنت ہے

۲۴۰ جابر اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مہینہ اونتیس ۲۹ دن کا بھی ہوتا ہی ف ایک بار حضرت نے قسم کھائی کہ مہینہ بھر بی بیون
کے پاس نجاوینگے پھر اونتیس ۲۹ دن کے بعد اونکے پاس تشریف لیگئے لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ

آپ نے مہینے بھر کی قسم کھائی تھی حضرت نے فرمایا کہ کیا ہوا مہینہ اونتیس دن کا بھی ہوتا ہے

۲۴۱ م جابرؓ اِنَّ الشَّیْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَآءَ بِالصَّلٰوۃِ ذَھَبَ حَتّٰی یَکُوْنَ مَکَانَ الرَّوْحَاءِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت سے فرمایا کہ مقرر شیطان جب اذان سُنتا ہی تو وہان سے بھاگ جاتا ہی جتنی دور روحا ہی ف روحا ایک مکان ہی مدینہ سے چھتیس کوس پر

۲۴۲ م جابرؓ اِنَّ الشَّیْطَانَ قَدْ یَئِسَ اَنْ یَّعْبُدَہُ الْمُصَلُّوْنَ فِیْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَلٰکِنْ فِی التَّحْرِیْشِ بَیْنَھُمْ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان کی آس ٹوٹ گئی اس سے کہ اب نمازی لوگ عرب کے ٹاپو مین اوسکو پوجین لیکن اون مین فتنہ فساد ڈالنے کا قابو ہی ف یعنے عرب مین اسلام قائم رہیگا بت پرستی وہان ہوگی شیطان پرستی سے مراد بت پرستی ہی سو سچ ہی کہ عرب مین اب تک خدا کے فضل سے بت پرستی کوئی نہین جانتا فتنہ و فساد بہت ہوئے اس سے آدمی کافر نہین ہو جاتا اس حدیث سے عرب کی بڑائی ثابت ہوئی

۲۴۳ ق انسؓ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَی الدَّمِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت سے فرمایا کہ البتہ شیطان آدمی کے بدن مین پھرتا ہی خون کی طرح ف یعنے شیطان کا آدمی پر خوب قابو ہی بدخیال ڈالنے مین

۲۴۴ م حُذَیْفَۃُ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا یُذْکَرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاِنَّہٗ جَاءَ بِھٰذِہِ الْجَارِیَۃِ یَسْتَحِلُّ بِھَا فَاَخَذْتُ بِیَدِھَا فَجَاءَ بِھٰذَا الْاَعْرَابِیِّ یَسْتَحِلُّ بِہٖ فَاَخَذْتُ بِیَدِہٖ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّ یَدَہٗ فِیْ یَدِیْ مَعَ یَدِھَا مسلم مین حذیفہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان حلال جانتا ہی اوس کھانے کو جسپر خدا کا نام لیا جاوے اور شیطان اس لڑکی کو لے آیا تھا کہ اسکے سبب سے کھانا حلال کرے سو مین نے اوسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر اس جنگلی گنوار کو لے آیا کہ اسکے سبب سے کھانے کو

حلال کرے سو اوسکا بھی ہاتھہ مینے پکڑ لیا قسم ہی اوسکی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہی کہ شیطان کا ہاتھہ میرے ہاتھہ مین ہی اس لڑکی کے ہاتھہ کے ساتھہ **ف** حذیفہ سے روایت ہی کہ ہمارا دستور تھا کہ جب کھانا آتا تو ہم ہاتھہ نہ ڈالتے جب تک حضرت نہ کھاتے سو ایکبار کھانا آیا ایک لڑکی دوڑتی آئی جیسے اوسکو کوئی کھینچے لاتا ہی سو اوسنے چاہا کہ کھانے مین بدون بسم اللہ کہے ہاتھہ ڈالے حضرت نے اوسکا ہاتھہ پکڑ لیا پھر ایک گنوار اوسیطرح دوڑتا آیا اوسکا بھی ہاتھہ حضرت نے پکڑ لیا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی شیطان نے چاہا تھا اگر یہ لڑکی اور گنوار بے خدا کا نام لیے کھانے لگے تو مین بھی کھاؤن اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کھانا کھانے اول بسم اللہ کہنا ضروری ہی نہین تو شیطان ساتھہ کھاتا ہی

۲۴۵ **ف** ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيْقًا وَاِنَّ الْكِذْبَ لَيَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سچ بولنا نیکی کو پہنچاتا ہی اور نیکی بہشت مین پہنچاتی ہی اور البتہ مرد سچ بولا کرتا ہی یہان تک کہ خدا کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہی اور جھوٹھہ بولنا نافرمانی کو پہنچاتا ہی اور نافرمانی دوزخ مین پہنچاتی ہی اور مرد جھوٹھہ بولا کرتا ہی یہان تک کہ خدا کے نزدیک بڑا جھوٹھا لکھا جاتا ہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچ بولنے کا انجام بہشت ہی اور جھوٹھہ بولنیکا انجام دوزخ ہی مسلمانون کو اسکا خیال ضرور چاہیے جھوٹھہ بولنیکو سچ کہانی

فضیلت صدق و مذمت کذب

۲۴۶ **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا يَرْفَعُهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا يَهْوِيْ بِهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک بندہ خدا کی رضامندی کی کوئی بات بول جاتا ہی اور دل مین اوسکو کوئی بڑی چیز نہین سمجھتا حالانکہ اوسی بات کے سبب سے خدا اوسکے درجے بلند کرتا ہی اور مقرر بندہ خدا کی ناخوشی کی کوئی بات بول

جاتاہی اور دل مین اوسکو کچھہ بڑی بات نہین سمجھتا حالانکہ اوسی بات کے سبب سے دوزخ مین گر پڑتا ہے
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی بدون سوچے ہرایک بات کو بکا نکرے

۲۴۷ م اَبُو سَعِیدٍ وَاَبُو هُرَیرَةَ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ یَنْزِلُ بِهَا فِی النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ مسلم مین ابو سعید اور ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک بندہ کوئی بات ایسی بولتا ہی کہ جسکے سبب سے دوزخ مین گرجاتا ہی اتنی دور سے بھی زیادہ جتنا مشرق اور مغرب مین فرق ہی

۲۴۸ ق اَبُو هُرَیرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ اِنَّ الْعَیْنَ حَقٌّ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ اور عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نظر کی تاثیر سچ مچ ہی ف یعنے بعضی نظر لگ جاتی ہی خدا نے اوسمین تاثیر رکھی ہی

۲۴۹ ق اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِی قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ کَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَاَرْهَقَ اَبَوَیْهِ طُغْیَانًا وَکُفْرًا بخاری اور مسلم مین ابی بن کعب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک جس لڑکے کو خواجہ خضر نے مار ڈالا تھا وہ پیدائش کا فر تھا اور اگر جیتا رہتا تو اپنے ماباپ کو بلا مین ڈالتا کفر اور نافرمانی سے ف حضرت موسی اور خضر کا قصہ قرآن مین مذکور ہی اوسکی طرف حضرت نے اشارہ کیا یعنے خضر نے جو لڑکے کو بحکم خدا مارا تھا بدون حکمت نہ تھا

۲۵۰ ق اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ قَالَ الصَّغَانِیُّ مُؤَلِّفُ هٰذَا الْکِتَابِ هٰذَا حَدِیثٌ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ قَالَ وَهُوَ یُشِیرُ اِلَی الْمَشْرِقِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فتنہ فساد ادہر ہی جہان سے شیطان کا سینگ یعنے آفتاب نکلتا ہی کہا حسن صغانی اس کتاب کے جمع کرنے والے نے کہ مینے خواب مین یہ حدیث حضرت کی زبانی سنی اور حضرت اشارہ کرتے تھے پورب کی طرف ف اور حدیث مین آیا ہی کہ جب آفتاب نکلتا ہی تو شیطان اپنے دو سینگ اوسمین لگا دیتا ہی تا کہ

کافرون کا سجدہ اوسی کی طرف ہو سو حضرت نے پورب کی طرف اشارہ کیا یعنے جو ملک مدینہ سے
پورب کی طرف ہین وہان بڑے بڑے فساد ہون گے یاجوج ماجوج دجّال اوسیطرف سے
نکلین گے خارجی اور رافضی بھی پورب کی طرف سے نکلین گے یعنے عراق ملک سے

۲۵۱ م انسٌ اِنَّ الکَافِرَ اِذَا عَمِلَ حَسَنَةً اُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِنَ الدُّنْیَا وَاَمَّا المُؤمِنُ
فَاِنَّ اللّٰهَ یَدَّخِرُ لَهُ حَسَنَاتِهِ فِی الاٰخِرَةِ وَیُعْقِبُهُ رِزْقًا فِی الدُّنْیَا عَلٰی طَاعَتِهِ
مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر جب کوئی نیک کام کرتا ہی تو اوسکے
سبب سے دنیا مین کچھہ اوسکی روزی کی کشایش ہو جاتی ہی اور ایمان دار کی نیکیونکو خدا اوسکی
آخرت کے واسطے جمع کر رکھتا ہی اور اوسکے بعد دنیا مین بھی روزی دیتا ہی اوسکی بندگی پر
ف یعنے خدا کسیکی نیکی برباد نہین کرتا وہ عادل ہی لیکن کافر کو تو آخرت مین کچھہ ثواب
نہین تو اسواسطے اوسکا بدلا دنیا مین کر دیتا ہی اور ایمان دار کا بدلا دونون جہان مین

۲۵۲ خ ابن عمر و ابو ھریرة اِنَّ الکَرِیمَ ابْنَ الکَرِیمِ ابْنِ الکَرِیمِ ابْنِ الکَرِیمِ یُوسُفُ
بْنُ یَعْقُوبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِیمَ بخاری مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو خود کریم ہو اوسکا باپ بھی کریم دادا بھی کریم ہو پر دادا بھی کریم ہو سو حضرت یوسف
ہین حضرت یعقوب کے بیٹے حضرت اسحق کے پوتے حضرت ابراہیم کے پرپوتے
ف یعنے سواے حضرت یوسف علیہ السلام کے یہ خاندانی بزرگی کہ جسکی چار پشت
پیغمبر ہوتے آئی ہون کسیکو حاصل نہین

۲۵۳ م واثلة بن الاسقع اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی کِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِیلَ وَاصْطَفٰی
قُرَیْشًا مِنْ کِنَانَةَ وَاصْطَفٰی مِنْ قُرَیْشٍ بَنِی هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِی مِنْ بَنِی هَاشِمٍ
مسلم مین واثلہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے کنانہ کو حضرت اسمعیل کی
اور اولاد سے شرافت مین چن لیا اور گروہ قریش کو کنانہ کی اولاد سے چن لیا اور ہاشم
کی اولاد کو قریش سے چن لیا اور مجھکو ہاشم کی اولاد سے چن لیا ف کنانہ حضرت کی

عمل حسنہ کافر مومن

چودہوین پشت مین ہین اونسے عرب کے بہت گروہ پیدا ہوئے اور قریش لقب ہی نضر بن کنانہ کا حضرت کی چودہوین پشت مین ہین اور ہاشم حضرت کے پردادا ہین سو حضرت نے فرمایا کہ کنانہ کی اولاد حضرت اسمعیل کی اور اولاد سے شرافت مین افضل ہی پھر اونمین سے قریش افضل ہین اور قریش سے بنی ہاشم افضل ہین اور بنی ہاشم سے حضرت افضل ہین تو گویا حضرت سارے عرب کے عطر ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سادات حسنی اور حسینی شرافت مین سارے عالم سے افضل ہین اسواسطے کہ حضرت کی اولاد سوای حضرت فاطمہ کے اور کسی سے باقی نہین رہی حضرت کا پشت نامہ یون ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان اہل حدیث اور اہل تاریخ کا عدنان تک اتفاق ہی آگے اختلاف ہی

ق انس اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْكَ لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا قَالَهٗ لِاُبَیِّ بْنِ
۳۵۴ كَعْبٍ فَقَالَ اُبَیٌّ وَسَمَّانِیْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰی بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے ابی بن کعب رض سے کہا کہ خدا نے مجھکو حکم کیا ہی کہ مین تیرے آگے لم یکن الذین کفروا کی سورت پڑھون سو ابی بن کعب نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا خدا نے میرا نام لیا ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان پھر ابی بن کعب خوشی کے مارے رونے لگے ف ابی بن کعب انصاری صحابی ہین قرآن کے بڑے قاری سو حضرت نے اونکی اوستادی سند کردی تاکہ اور مسلمان اونکو اوستاد جانکر اونسے قرآن سیکہین اس حدیث سے اونکی بڑی بزرگی ثابت ہوئی

خ ابو الدرداء اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِیْ اِلَیْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِیْ
۳۵۵ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَهَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوْنَ لِیْ صَاحِبِیْ بخاری مین ابو درداء رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مجھکو خدا نے تمہاری طرف پیغمبر کرکے بھیجا سو اول تم نے کہا کہ تو جھوٹا ہی اور ابو بکر نے کہا کہ سچا نبی ہی اور اوسنے میرے ساتھ اپنی جان اور مال سے سلوک کیا سو کیا تم لوگ میرے ساتھی

فضیلت صدیق اکبر

کو بری خاطر سے چھوڑ دیوے سب لوگ سے اسلئے کسیطرح سکا او سکو رنج نہ پہنچاؤ **ف** بخاری مین ابو درداء سے
روایت ہی کہ ایکبار ابو بکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ مین کچھہ گفتگو سے رنج آگیا صدیق اکبر حضرتؐ کے
پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے اور عمرؓ کے درمیان کچھہ گفتگو ہو گئی مین اونپر
غصے ہوا پھر مین شرمندہ ہوا عمرؓ سے مینے اپنا قصور معاف کرایا سو اونہون نے معاف نکیا سو
مین آپکی خدمت مین حاضر ہوا ہون حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا معاف کریگا اور تجھکو بخشیگا پھر
عمرؓ بھی اس گفتگو سے پچتائے معاف کرانیکو صدیق اکبرؓ کے گھر گئے وہان سنا کہ وے حضرت
پاس گئے ہین جب عمرؓ حضرت پاس آئے تو حضرتؐ کے چہرے پر غصہ نمودہوا صدیق اکبر ڈرے تو گھٹنو نکے
بل عاجزی سے کھڑے ہو کر حضرتؐ سے عرض کی کہ یا رسول اللہ عمرؓ کا کچھہ قصور نہین زیادتی میری
طرف سے ہوئی تھی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی پھر اوسدن سے صدیق اکبرؓ کا حضرتؐ کے
اصحاب بہت خیال رکھنے لگے کسی نے اونکو رنج نہین دیا اس حدیث سے بڑی فضیلت
صدیق اکبرؓ کی ثابت ہوئی اور حضرتؐ کے فرمانے سے معلوم ہوا کہ مردونمین پہلے وہی ایمان لائے
اور اپنے جان مال سے حضرت پر فدا رہے سو جسنے صدیق اکبرؓ سے عداوت رکھی اوسنے
مقرر حضرتؐ کو رنج دیا

۳۵۶ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِاُمَّتِيْ عَمَّا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَتَكَلَّمْ بِهٖ
اَوْ تَعْمَلْ بِهٖ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ جو جو خطرے اور
خیال دل مین آتے ہین سو خدا نے اوسکے گناہ میری امت سے معاف کر دیے جبتک
اوسکو نہ بولے یا اوسپر عمل نہ کرے **ف** یعنے جس برے کام کا خطرہ دل مین آوے
سو معاف ہی اور اگر اوسکو منہہ سے نکالا یا ویسا کام کیا تو گناہ ثابت ہوا

عدم مواخذہ وسوسہ بیرون قول و فعل

۳۵۷ **م** اَبُوالدَّرْدَاءِ اِنَّ اللّٰهَ جَزَّءَ الْقُرْاٰنَ ثَلٰثَةَ اَجْزَاءٍ فَجَعَلَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ جُزْءً
مِنْ اَجْزَاءِ الْقُرْاٰنِ مسلم مین ابو درداءؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر خدا نے
قران کو تین ٹکڑے کیا ہی سو قل ہو اللہ احد کو قران کے حصون سے ایک حصہ ٹھہرایا **ف**

تمام قرآن کا مطلب تین قسم ہی ایک قسم مین خدا کی وحدانیت اور اوسکے صفات ہین دوسرے قسم مین قصے ہین تیسری قسم مین حلال اور حرام کے حکم ہین اس حساب سے قل ہو اللہ احد تہائی قرآن کا ٹھہرا کہ اوسمین توحید اور صفات الہی کا بیان ہی

ف ابو ہریرۃ اِنَّ اللّٰہَ حَبَسَ عَنْ مَکَّۃَ الْفِیْلَ وَسَلَّطَ عَلَیْھَا رَسُوْلَہٗ وَالْمُؤْمِنِیْنَ ۱۸ از ۲
وَاِنَّھَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ کَانَ قَبْلِیْ وَاِنَّھَا اُحِلَّتْ لِیْ سَاعَۃً مِّنْ نَّھَارٍ وَاِنَّھَا لَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِیْ فَلَا یُنَفَّرُ صَیْدُھَا وَلَا یُخْتَلٰی شَوْکُھَا وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُھَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ وَمَنْ قُتِلَ لَہٗ قَتِیْلٌ فَھُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ اِمَّا اَنْ یُّفْدٰی وَاِمَّا اَنْ یُّقِیْدَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ اِلَّا الْاِذْخِرَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاِنَّا نَجْعَلُہٗ فِیْ قُبُوْرِنَا وَبُیُوْتِنَا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَقَالَ اَبُوْ شَاہٍ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْیَمَنِ فَقَالَ اکْتُبُوْا لِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اکْتُبُوْا لِاَبِیْ شَاہٍ بخاری اور مسلم

ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشبہہ خدا نے مکّے سے ہاتھی والونکو روکا اور اپنے رسول اور مسلمانونکو اوسپر غالب کیا اور مقرر مجھسے پہلے کسیکو مکّے مین لڑنا حلال نہین ہوا صرف میرے واسطے ایک ساعت بھر حلال ہوا اور بیشک میرے بعد قیامت تک کسی کو مکّہ مین حلال نہوگا سو اسکا شکاری جانور نہانکا جاوے اور اوسکا درخت نہ کاٹا جاوے اور اوسکی گری پڑی چیز کسیکو لینا درست نہین مگر اوسکو جو ڈھونڈھ کے مالک کو پہنچا دیوے اور جسکا کوئی آدمی مارا جاوے وہ دو باتون مین سے ایک بات جو بہتر جانے سو اختیار کر لیے یا تو خون بہا قاتل سے لیوے یا خون کے بدلے خون لیوے پھر حضرت کے چچا عباس نے کہا کہ یا رسول اللہ مگر اذخر کی گھاس کاٹنے کی اجازت دیجئے اسواسطے کہ ہم مکّے والے لوگ اوس گھاس کو قبرونمین اور اپنے چھتون پر ڈالتے ہین سو حضرت نے فرمایا مگر اذخر کاٹنا درست ہی سو ایک مرد ابو شاہ نام یمن کا رہنے والا کھڑا ہوا پھر اوسنے کہا کہ یہ سب حکم مجھکو لکھوا دیجئے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ لکھدو ابو شاہ کے واسطے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیثونکا کتاب مین لکھنا درست ہی بلکہ سنت ہی

ھ ابو سعید اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ الْخَمْرَ فَمَنْ اَدْرَکَتْہُ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَعِنْدَہٗ مِنْھَا شَیْءٌ ۱۹ از ۲

ولا تشرب ولا تبيع مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے شراب
کو حرام کیا سو جسکو یہ شراب کی حرمت کی آیت پہنچ گئی ہوا اور اوسکی کچھہ شراب باقی ہو سو اوسکو نہ پیے
اور نہ بیچے **ف** جب شراب کی حرمت مین آیت اتری تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

٣٦٠ م عائشة إنّ الله خلق الجنّة وخلق النّار فخلق لهذه أهلاً ولهذه أهلاً
مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے بہشت پیدا کی اور دوزخ
پیدا کی پھر اسکے واسطے بھی لوگ بنائے اور اوسکے واسطے بھی **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ پیدا ہو چکین ہین اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا

٣٦١ ق ابو هريرة إنّ الله خلق الخلق حتّى إذا فرغ منهم قامت الرّحم فقالت
هذا مقام العائذ بك من القطيعة قال نعم أما ترضين أن أصل من وصلك وأقطع
من قطعك قالت بلى ثمّ قال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم اقرأوا إن شئتم
إن تولّيتم أن تفسدوا في الأرض وتقطّعوا أرحامكم أولئك الّذين لعنهم
الله فأصمّهم وأعمى أبصارهم بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ البتہ خدا نے خلق کو بنایا پھر جب اونکے بنانے سے فراغت پائی تو آدمیون کے
قرابت یعنے اپنایت نے خدا کے روبرو کھڑے ہو کر زبان حال سے کہا کہ یہ مقام اوسکا ہی جو قطع
برادری سے فریاد چاہے خدا نے فرمایا کہ ہان کیا تو اس بات سے راضی نہین کہ مین اوس سے
ملون جو تجھسے ملے اور اوس سے کاٹون جو تجھسے کاٹے قرابت نے کہا کہ اب راضی ہون
پھر حضرت نے فرمایا کہ چاہو تو میری بات کی سند قران سے پڑھ لو خدا منافقون سے فرماتا ہی
کہ اگر تم حاکم ہو تو زمین مین فساد کرو اور برادری کا حق نہ تو یہ لوگ وہی ہین کہ جن پر خدا نے لعنت کی
ہی پھر اونکو بہرا کر دیا ہی حق بات کے سننے سے اور اندھا کیا ہی **ف** اس حدیث سے
ثابت ہوا کہ رشتہ دارون سے سلوک کرنا فرض ہی جب سے کہ خدا نے دنیا بنائی

٣٦٢ م عائشة إنّ الله خلق للجنّة أهلاً خلقهم لها وهم في أصلاب آبائهم وخلق

للنار

لِلنَّارِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي اَصْلَابِ آبَائِهِمْ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے بہشت کے واسطے لوگ بنائے اوس وقت سے اونکو بہشتی
ٹھرایا جب کہ وے اپنے باپون کی پشت مین سے تھے اور دوزخ کے واسطے لوگ بنائے اوس وقت
سے اونکو دوزخی ٹھرایا جب کہ وے اپنے باپون کی پشت مین سے تھے ف یعنے روز ازل
مین بہشتی اور دوزخی خدا کے نزدیک مقرر ہو چکے تقدیر پر مسلمان ایمان لاوے وے اسکے بھید کو دنیا مین
تلاش نکرے آخرت مین اسکی وجہہ معلوم ہوگی دنیا شب تاریک ہی اندہیرے مین کچھہ نظر نہین آتا

۳۶۳ وت ابو سعید اِنَّ اللّٰهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ
ذٰلِكَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
خدا نے مختار کیا اپنے بندیکو دنیا اور آخرت مین سو اوس بندے نے آخرت کو اختیار کیا ف
ابو سعیدؓ سے پوری روایت بخاری اور مسلم مین یون ہی کہ ایکبار حضرت نے خطبہ پڑہا اور یہ حدیث فرمائی تو
ابو بکر صدیق رونے لگے ہمکو تعجب آیا اونکے رونے سے کہ یہ رونیکا کون مقام تھا جب جلد
حضرت کا انتقال ہوا تب ہم اوسکا مطلب سمجھے یعنے حضرت نے اپنی موت کی خبر دی تھی اصحاب مین
سوای صدیق کے کوئی اس بھید کو نہ سمجھا ہم سب سے زیادہ وہ عالم تھے جب صدیق رو دیے
تب حضرت نے فرمایا کہ ای ابو بکر مت رو سب سے زیادہ رفاقت اور مال کی راہ سے [illegible]
ہی اگر خدا کے سوائے جانی دوستی مین کسی اور سے کرتا تو تجہی سے کرتا لیکن ہمارے تیرے اسلام کی
برادری اور محبت ہی

فی فضیلت صدیق اکبر

۳۶۴ عن عائشۃ اِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ
وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا
نرمی کا پیدا کرنے والا ہی اور نرمی کو بہت پسند رکھتا ہی اور جو نرمی پر عطا کرتا ہی وہ سختی پر
نہین دیتا بلکہ جو نرمی پر اوسکی عطا ہی سو اوسکے سوا کسی پر نہین

۳۶۵ عن ثوبان اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَسَيَبْلُغُ مُلْكُ

معجزہ اخبار فتوح اسلام

اُمَّتِیْ مَا زُوِیَ لِیْ مِنْهَا مسلم مین ثوبان رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے میرے واسطے زمین کو لپیٹ دیا یعنے سب زمین کو سمیٹ کر میرے سامنے کر دیا سو مینے زمین کا پورب پچھم یعنے جہان آفتاب نکلتا ہی اور ڈوبتا ہی دیکھ لیا تو جہان تک مینے دیکھا ہی وہان تک میری امت کی بادشاہت پہچے گی **ف** مدینہ مین جنگ خندق جب ہوئی تو ایک روز نہایت سخت لڑائی ہوئی عصر کی نماز قضا ہو گئی حضرت کو بڑا رنج ہوا تب خدا نے وہان تک زمین کو جہان تک اسلام پہچنا مقدر تہا دکھلا دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ حضرت کا معجزہ عظیم الشان ہی کہ فتوح اسلام کی آیندہ خبر دی سو اوسیطرح بلا تفاوت واقع ہوئی

۳۶۶ م جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ اِنَّ اللّٰهَ سَمَّى الْمَدِيْنَةَ طَابَةً مسلم مین جابر بن سمرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مدینہ کا نام طابہ رکھا یعنے پاک ہی اوسمین ناپاکی نہین **ف** ایک گنوار مسلمان ہوا پھر جب بیمار پڑا تو مرتد ہو کر مدینہ سے نکل گیا تب حضرت نے فرمایا کہ مدینہ پاک ہی ناپاک کو رہنے نہین دیتا

۳۶۷ ق اَنَسٌ اِنَّ اللّٰهَ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشبہ خدا اسکے تکلیف دینے سے بے پرواہ ہی **ف** حضرت نے ایکبار دیکھا کہ ایک بڈہا اپنی دو بیٹیون کے کندہون پر ہاتہہ رکھے گھسٹتا چلا جاتا ہی حضرت نے پوچھا کہ یہ اسطرح کیون رنج اوٹھاتا ہی معلوم ہوا کہ اوسنے پیادہ حج کرنیکی نذر مانی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے اسنے جو اپنی ذات کو تکلیف مین ڈالا خدا کو اسکی حاجت نہین یعنے جو پیادہ نہ چل سکے اگرچہ نذر مانی ہو تو سوار ہو لیوے

۳۶۸ خ اَبُوْ قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ اِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ اَرْوَاحَكُمْ حِيْنَ شَاءَ وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ حِيْنَ شَاءَ يَا بِلَالُ قُمْ فَاَذِّنِ النَّاسَ بِالصَّلٰوةِ بخاری مین ابو قتادہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے بند کر رکھا تمہاری جانونکو جب چاہا اور چھوڑ دیا جب چاہا

اکمل

اے بلال اٹھا اور لوگونکو خبر کر دے نماز کے لیے اذان کہہ **ف** ایکبار حضرت نے رات کو سفر کیا
جب تھوڑی رات رہی تو اصحاب نے عرض کی کہ اگر حضرت ٹھہرین تو لوگ تھوڑا سو لیوین حضرت نے
فرمایا کہ کہین نماز قضا نہو جاوے تب بلال نے کہا کہ یا رسول اللہ مین جاگتا رہونگا نماز کے
وقت جگادونگا پھر لوگ سو گئے بلال پہلے جاگا کیے جب نیند کا بہت غلبہ ہوا تو کجاوے کو
ٹیک دیکر بیٹھ گئے پھر سو گئے سبکی فجر کی نماز قضا ہو گئی جب دھوپ نکلی تو حضرت سب پہلے
نیند سے جاگے پھر فرمایا کہ اے بلال کدہر گیا جو تو نے کہا تھا بلال نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ایسی
نیند مجھکو کبھی نہین آئی مین ناچار ہون پھر حضرت نے فرمایا کہ یہان سے اٹھو یہ شیطانکا مقام ہے
کہ سب غافل ہو گئے پھر آگے بڑہ کے قضا کی نماز جماعت سے پڑہی اس رات کو لیلۃ التعریس کہتے ہین
ف عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَرَّاَهَا مِنْ ذٰلِكَ يَعْنِيْ اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ اِمْرَاَةَ
۴۶۹ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک
خدا نے اوسکو پاک کیا ہے اوس سے یہ حدیث اسما کے حق مین فرمائی جو ابوبکر رضی اللہ عنہ
کی بی بی تھین **ف** ایکبار صدیق اکبر اپنے گھر مین گئے دیکھا کہ چند بنی ہاشم بی بی کے
پاس بیٹھے ہین صدیق کو برا معلوم ہوا یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے فرمایا کہ اسما
کو خدا نے بدکاری سے پاک کیا ہے یہ حدیث اوسوقت کی ہے جب عورتون کو پردے کا
حکم نہوا تھا اسما پہلے جعفر طیار کے نکاح مین تھین جب وے شہید ہوئے تو صدیق کے نکاح مین
آئین پھر اونکے بعد علی مرتضی کے نکاح مین آئین
ف زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ قَالَهُ حِيْنَ نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْمُنَافِقِيْنَ
وَقَدْ كَانَ اَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ لَا تُنْفِقُوْا
عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا وَقَوْلِهٖ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ
الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ بخاری اور مسلم مین زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
خدا نے تجھکو سچا کیا یہ حضرت نے زید بن ارقم سے فرمایا جب سورہ منافقین اتری اور زید بن ارقم نے

حضرت کو خبر دی تھی کہ عبداللہ بن اُبَیّ منافق ہی لوگون سے کہتا تھا کہ حضرت کے ساتھیون کو
خرچ نہ دو تا کہ پھوٹ پھٹک جاوین اور کہتا تھا کہ ہم جب مدینہ کو پلٹ جاوینگے تو عزت والا
ذلیل کو نکال دیگا عزت والا اپنے تئین کہا اور ذلیل حضرت کو **ف** زید بن ارقم سے
روایت ہی کہ بنی مصطلق ایک کافرون کا قوم تھا حضرت اون سے لڑنیکو گئے وہان پانی پر
سبکے اور مدینے والے لوگون سے جھگڑا ہوا عبداللہ بن اُبَیّ منافق تھا مدینہ کا سردار
وہ سبکے والون پر بہت غصہ ہوا اور کہنے لگا کہ ہماری تمہاری وہی مثل ہی کہ سگتے کو پال تو
تجھکو کاٹ کھاوے اور اپنے لوگون سے کہا کہ محمد کے ساتھیون کو کھانا پانی نہ دو تا کہ وے
بھاگ جاوین اور کہا کہ اگر اب ہم مدینہ کو پھر جاوینگے تو حضرت کو نکال دیوینگے زید
زید بن ارقم کہتے ہین کہ مینے یہ خبر حضرت کو سنائی عمر فاروق نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم
ہو تو مین اوس منافق کی گردن اوڑا دون حضرت نے فرمایا کہ مین نہین چاہتا کہ لوگ کہین کہ محمد
اپنے ساتھیونکو مار ڈالتے ہین پھر عبداللہ بن اُبَیّ اور اوسکے یارون نے حضرت کے سامنے
قسم کھائی کہ ہمنے یہ نہین کہا حضرت نے اونکو سچا جانا مجکو جھوٹا جانا اس بات کا مجکو نہایت رنج ہوا
پھر جب ہم مدینہ مین پہنچے تو خدا نے سورۂ منافقین اُتاری اور وہ سب حال اوسمین مفصل بیان
کیا پھر حضرت نے مجکو بُلایا اور یہ حدیث فرمائی

م شَدَّادُ بْنُ اَوْسٍ اِنَّ اللهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا ۳۷۱
الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ
مسلم مین شداد بن اوس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے احسان کرنا فرض
کیا ہی ہر چیز پر سو تم جو قتل کرو تو اچھی طرح قتل کیا کرو یعنے اگر خون کے بدلے خون کرو
تو جلدی فراغت کرو ترسا ترسا مت مارو اور جب کسی جانور کو ذبح کیا چاہو تو اچھی طرح
ذبح کرو اور چاہیے کہ اپنی چھوری کو تیز کر لیا کرو اور چاہیے کہ راحت پہنچاؤ حلال کرنیکے
جانور کو **ف** یعنے خدا نے ہر چیز کے ساتھ احسان کرنا فرض کیا ہی یہانتک کہ قتل

بیان فرضیت احسان

اور ذبح مین بھی احسان چاہیے کہ جلد فراغت کرڈالے اور چھُری کو پہلے تیز کر لیوے تاکہ زیادہ تکلیف نہو

ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ اللهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ ۳۶۲
فَزِنَى الْعَيْنَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَى اللِّسَانِ النُّطْقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ
ذٰلِكَ اَوْ يُكَذِّبُهُ بخاری اور مسلم ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ خدا نے آدمی کے واسطے حرام کاری کا حصّہ مقرر کیا ہی ضرور اوسکو پاویگا سو آنکھ کی حرام کاری بیگانی عورت کو دیکھنا اور زبان کی حرام کاری اوس سے شہوت سے بات کرنا اور جی حرام کاری کی آرزو کرتا ہے اور چاہا کرتا ہی اور شرمگاہ کبھی اوسکو سچّا کر دیتی ہی اگر اوس سے بھی حرام کاری کی یا کبھی اوسکو جھوٹا کرتی ہی جو اوسنے حرام کاری نکی شہوت سے دیکھنے اور بات کرنیکو اسواسطے زنا فرمایا کہ یہ زنا کا وسیلا اور سبب ہین

م عَائِشَةُ اِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی ۳۶۳
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک خدا کو نہین بھاتا گالی بکنا اور گالی کا جواب زیادہ کرکے دینا ف
حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت کے پاس یہودی آئے سو حضرت سے السلام علیک کے بدلے زبان دابکے اَلسَّامُ عَلَيْكَ کہا یعنے تجھپر مریؔ پڑے حضرت عائشہؓ نے غصّے ہو کر اون سے کہا کہ اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ وَاللَّعْنَةُ یعنے تم پر خدا کی مار اور لعنت پڑے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنے تمنے گالی کے بدلے کیون گالی دی اور بڑھکے لعنت کیون کی خدا کو پسند نہین آتا

ق عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ اللهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ ۳۶۴
وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا
جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا علم کو اسطرح نہ اوٹھالیگا کہ لوگون سے علم نکال لے کھینچ کر لیکن علم اوٹھاویگا عالمونکو اوٹھا کر یہان تک کہ جب کسی عالم دیندار کو نچھوڑیگا تو لوگ جاہلون کو عالم او

پیر مرشد ٹھہراوینگے پھر وہی پوچھے جاوینگے یعنے انہین جاہلون سے لوگ مسئلہ پوچھینگے سو وے فتوی دینگے مسئلہ بتاوینگے بے علمی اور نادانی سے سو آپ بھی گمراہ ہوئے اوروں کو گمراہ کیا

۳۷۵ عن ابو موسیٰ الاشعری قال اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنَامُ وَلَا یَنْبَغِیْ لَہٗ اَنْ یَنَامَ یَخْفِضُ الْقِسْطَ وَیَرْفَعُہٗ یُرْفَعُ اِلَیْہِ عَمَلُ اللَّیْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّیْلِ حِجَابُہُ النُّوْرُ لَوْ کَشَفَہٗ لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهٖ مَا انْتَهٰی اِلَیْهِ بَصَرُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ مسلم مین ابو موسیٰ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بے شبہہ خدا نہین سوتا ہی اور اوسکی شان کے مناسب ہی نہین سونا جھکاتا ہی ترازو کو اور اوٹھاتا ہی یعنے بندون کے عمل تولتا ہی یعنے قبول کرتا ہی یعنے رد کرتا ہی یا روزی کم زیادہ کرتا ہی اوٹھائے جاتے ہین اوسکی طرف رات کے کام دن کے کامون سے پہلے اور دن کے کام رات کے کامون سے پہلے خدا کا پردہ نور ہی اگر اوس پردے کو اوٹھا دیوے تو اوسکی ذات پاک کی روشنیان جلا دیوین ساری خلق کو جہان تک خدا کی نظر کام کرے یعنے تمام عالم کو **ف** اس حدیث مین خدا کے علم اور اوسکی عظمت اور جلال کا بیان ہی

۳۷۶ عن ابو هریرۃ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا تمہاری صورتون اور تمہارے مالون کو نہین دیکھتا ہی لیکن تمہارے دلون کو اور کامون کو دیکھتا ہی **ف** یعنے بدون صفائی دل اور خالص نیت کے ظاہر کی صفائی کا کچھ اعتبار نہین اس حدیث مین تقوی اور درویشی کے مضمون بھرے ہین آدمی غور کرے تو بوجھ لے

۳۷۷ عن ابو هریرۃ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی مَنْ جَرَّ اِزَارَہٗ بَطَرًا مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نظر رحمت سے نہین دیکھتا اوسکی طرف جو اپنی ازار کو غرور سے لٹکا کے کھینچتا جاتا ہی **ف** یعنے جسنے غرور سے پائجامہ یا ازار یعنے تہبند ٹخنے سے نیچے لٹکایا وہ خدا کی رحمت سے دور ہوا پائجامہ نیچا کرنا خواہ غرور سے ہو خواہ بے غرور حرام ہی چنانچہ دوسری حدیث مین صاف آیا ہی

خ ابُوهُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا قَضَى الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهٖ اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ ٣٧٨
غَضَبِیْ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر جب خدا نے خلق کو پیدا کیا عرش پر
اپنے پاس لکھہ رکھا کہ مقرر میری رحمت آگے بڑہ گئی میرے غصے پر **ف** یعنے غصے سے
خدا کی رحمت زیادہ ہی اسی سبب سے کافرون اور گنہگارون کو جلد نہین پکڑتا اور عذاب مین
شتابی نہین کرتا گناہ دیکھتا ہی اور پردہ ڈالتا ہی روزی بند نہین کرتا ۔

ق عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَأْمُرْنَا اَنْ نَكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَالطِّيْنَ بخاری اور مسلم مین حضرت ٣٧٩
عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ خدا نے ہمکو اسکا حکم نہین کیا کہ ہم پتھر اور مٹی کو
کپڑا پہناوین **ف** حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت ایکبار لڑائی کو تشریف لیگئے
اور مینے دروازیکو کپڑے سے منڈہا جب حضرت تشریف لائے تو اوسکو حضرتؐ نے پھاڑ ڈالا پھر یہ
حدیث فرمائی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ قبرون پر چادر ڈالنا اور اوسکے گرد
فرش کرنا شریعت محمدی مین بہتر نہین

م عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْنِیْ مُعَنِّتًا وَّلٰكِنْ بَعَثَنِیْ مُعَلِّمًا مُّيَسِّرًا مسلم مین حضرت عائشہؓ سے ٣٨٠
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے مجھکو نہین بھیجا ہی سختی کرنے والا ولیکن مجھکو بھیجا ہی
سکھانے والا آسانی کرنے والا **ف** ایکبار حضرت سے ازواج طاہرات نے نان نفقہ
فراغت سے ساتھہ مانگا تب آیت اتری ازواج کو حکم ہوا کہ یا دنیا قبول کرین یا آخرت اور
اللہ اور اوسکے رسول کو تو پہلے حضرتؐ نے عائشہ صدیقہؓ سے یہ پیغام کہا اور فرمایا کہ جواب
مین جلدی نکرو اپنے ماباپ سے صلاح لیلو عائشہ صدیقہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ آپکے
مقدمہ مین ماباپ سے پوچھنے کیا کام ہی کیا حاجت ہی مینے دنیا کو چھوڑا اور اللہ اور رسول کو اور آخرت
کو قبول کیا لیکن عرض یہ ہی کہ اور ازواج سے اسکی خبر نکیجئے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی
یعنے میرا کام تو یہی ہی کہ مین آسانی سے سکھلاؤن اور سختی نکرون جو بی بی مجھسے
پوچھیگی کہ عائشہ نے قبول کیا مین بتلا دونگا تاکہ وہ بھی قبول کرے

ابن مسعود إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُهْلِكْ قَوْمًا اَوْ يُعَذِّبْ قَوْمًا فَيَجْعَلَ لَهُمْ نَسْلًا وَاِنَّ
الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی حضرت
فرمایا کہ خدا نے جس قوم کو مٹایا یا عذاب کیا پھر اونکی نسل کو باقی نہین رکھا اور البتہ بندرا ور سُور
اوس سے آگے بھی تھے ف ایک شخص نے پوچھا کہ اگلی امت کو خدا نے بندرا ور سُور کر ڈالا
تھا سے بندرا ور سُور کیا اونہین کی اولاد ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
۳۸۲ خ ت ابو هريرة والنعمان بن مقرن إِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ
بخاری مین ابوہریرہ اور نعمان بن مقرن رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے ایکبار فرمایا کہ مقرر خدا
اس دین کی مدد گنہگار آدمی سے کرتا ہی ف حنین کی لڑائی مین ایک شخص کافرون سے
خوب لڑا پھر جب اوسکے زخمون مین بہت درد ہوا تو اپنا پیٹ مار کے مرگیا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی اور جو بادشاہ کہ نام اور طمع دنیا کے واسطے ملک فتح کرتے ہین یا فقیر عالم جو
اپنی نمود کے واسطے خلق کو وعظ اور نصیحت کرتے ہین اونکے حق مین بھی اسی حدیث کو سمجھا چاہیے
۳۸۳ م انس إِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَاْكُلَ الْاَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ
فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا بہت راضی ہوتا ہی اس
بندے سے کہ جب کچھہ کھانا کھاوے تو الحمد للّٰہ کہے اور جب کچھہ پیئے تو الحمد للّٰہ کہے
۳۸۴ ق ابو هريرة إِنَّ اللّٰهَ لَيَضْحَكُ مِنْ رَجُلَيْنِ وَيُرْوٰى يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلَيْنِ
يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ ثُمَّ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا راضی ہوتا ہی دو مردون سے کہ اونمین سے ایک اپنے
ساتھی کو مار ڈالے پھر وے دونون بہشت مین جاوین اور ایک روایت مین بجای لیضحک
من رجلین کے یضحک اللّٰہ الی رجلین آیا ہی مطلب دونون عبارت کا ایک ہی ف
اصحاب نے پوچھا یا حضرت یہ کیونکر ہوگا کہ قاتل اور مقتول دونون بہشتی ہون حضرت نے
فرمایا کہ کافر مسلمان کو مارے پھر وہ کافر توبہ کرکے مسلمان ہووے پھر خدا کی راہ مین مارا جاوے

تو وہ دونو بہشتی ہون گے

ق ابو موسیٰ اِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِي لِلظَّالِمِ فَاِذَا اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ ۳۸۵
رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا ظالم کو فرصت اور ڈہیل دیا کرتا ہی پھر جب اوسکو پکڑتا ہی تو
نہین چھوڑتا پھر حضرت نے اس حدیث کی سند قرآن کی آیت پڑہی یعنے خدا فرماتا ہی کہ اسیطرح
تیرے رب کی پکڑ ہی جب ظالم بستیون کے لوگون کو پکڑا بیشک اوسکی پکڑ سخت دردناک ہے
ف یعنے ظالم کو خدا فرصت دیتا ہی تاکہ اور بھی ظلم ثابت ہو یا کہ سمجہے اور توبہ کرے
اور جب اوسے پکڑا پھر نہین چھوڑتا آخرت کا عذاب تو ہوتا ہی پر دنیا مین بھی خاک سیاہ ہو جاتا ہی

ق جابرٌ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَا بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ ۳۸۶
قَالَهٗ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
خدا اور اوسکے رسول نے حرام کیا شراب اور مردار اور سُور اور بتو نکا بیچنا یہ حدیث مکہ مین
فرمائی جس سال مکہ فتح ہوا یعنے آٹھوین سال ہجری سے

ق ابو ہریرۃ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ قَالَهٗ لِلْاَنْصَارِ ۳۸۷
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا انصاری اصحاب سے کہ مقرر
خدا اور اوسکا رسول تمکو سچا جانتے ہین اور تمہارا عذر قبول کرتے ہین ف جب مکہ فتح ہوا
تو حضرت نے فرمایا کہ جو ابو سفیان کے گھر گیا اوسکو پناہ ہی تو بعضے انصاریون نے کہا
کہ حضرت کو اپنے وطنی برادرون کی محبت غالب ہوئی خدا نے حضرت کو اس بات سے
آگاہ کیا تب حضرت نے انصاریون کو بلایا اور فرمایا کہ تم کہتے ہو کہ مجھکو برادرون کی محبت
غالب ہوئی ہی مین خدا کا بندہ ہون اور اوسکا رسول اپنا وطن چھوڑ کر مین تمہاری بستی
مین گیا میری زندگی تمہاری زندگی کے ساتھہ ہی میری موت تمہاری موت کے ساتھہ ہی
انصاریون نے عرض کی یا رسول اللہ قسم ہی خدا کی کہ ہماری تو بات طعنہ کے راہ سے

نہ تھی فقط ہمکو ہی خوف ہوا کہ کہین حضرت ہماری بستی مدینہ چھوڑکر مکہ مین نہ رہ جاوین سو اب ہمارے
خاطر جمع ہوئی تب حضرت ﷺ نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم سچ کہتے ہو تمہاری بات مین بناوٹ نہین

۳۸۸ م ابو موسیٰ اِنَّ اللّٰہَ یَبْسُطُ یَدَہٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ النَّہَارِ وَیَبْسُطُ یَدَہٗ بِالنَّہَارِ
لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِہَا مسلم مین ابو موسیٰ رضی سے روایت ہی کہ حضرت ﷺ نے
فرمایا کہ البتہ خدا اپنی رحمت کا ہاتھ رات کو پہیلاتا ہی تاکہ دن کا بدکار توبہ کرے اور دن کو اپنی
رحمت کا ہاتھ پہیلاتا ہی تاکہ رات کا بدکار توبہ کرے یہانتک کہ سورج پچہم سے نکلے ف
یعنی جب تک سورج مغرب کی طرف سے نہین نکلتا تو دروازہ توبہ کا کھلا ہی رات دن جسوقت
چاہے توبہ کرے

۳۸۹ م ابو ہریرۃ اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ رِیْحًا مِنَ الْیَمَنِ اَلْیَنَ مِنَ الْحَرِیْرِ فَلَا تَدَعُ اَحَدًا فِیْ
قَلْبِہٖ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ وَیُرْوٰی ذَرَّۃٍ مِنَ الْاِیْمَانِ اِلَّا قَبَضَتْہُ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت
ہی کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ البتہ خدا چلا دیگا ہوا کو یمن کے ملک سے ریشم سے بھی زیادہ نرم سو
جسکے دل مین دانہ برابر بہی ایمان ہوگا اور ایک روایت مین ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا اوسکو
نچھوڑیگی یعنی مارے سب ایمان دار مرجاوینگے ف یہ قیامت کے قریب ہوگا چنانچہ
اور حدیث مین آیا ہی کہ قیامت بدکار کافرون پر قایم ہوگی اوسوقت ایمان دار کوئی نہوگا

۳۹۰ ق عائشۃ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الرِّفْقَ فِی الْاَمْرِ کُلِّہٖ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ خدا کو نرمی پسند آتی ہی ہر کام مین ف اس حدیث کا قصہ
اگلی حدیث مین ہوچکا یعنی یہودیون کا سخت کہنا اور حضرت عائشہ کا جواب دینا پہر
حضرت کا منع کرنا اور یہ حدیث فرمانا

۳۹۱ م سعد بن ابی وقاص اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ الْخَفِیَّ مسلم مین سعد
بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ خدا دوست رکھتا ہی پرہیزگار مالدار
چھپے گمنام بندے کو ف یعنی مالداری کے ساتھ پرہیزگاری اور گمنامی اور گوشہ گیری مشکل

چیز ہی اسواسطے خدا کو پسند ہی جب اسلام مین فتنہ فساد پھیلا تو سعد بن ابی وقاص صحابی نے
شہر چھوڑا اپنے اونٹ بکریان لیکر جنگل مین جا بسے اور انکے بیٹے نے کہا کہ تم جنگلی کیون ہو
تب اونہون نے یہ حدیث پڑہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فساد کے وقت گوشہ گیری بہتر ہی

خ ابوہریرۃ إن اللہ یحب العطاس ویکرہ التثاوب فإذا عطس فحمد اللہ ۲۹۲
فحق علی کل مسلم سمعہ أن یشمتہ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ خدا چھینک کو پسند کرتا ہی اور جمہائی کو برا جانتا ہی سو جب چھینکے
پھر الحمد للہ کہے تو جو مسلمان اوسکو سنے اوسپر واجب ہی کہ اوسکے حق مین دعا کرے
یعنے یرحمک اللہ کہے ف چھینکنے سے بدن ہلکا ہوتا ہی تو آدمی بندگی کرسکتا ہی اسواسطے
خدا کو پسند ہی اور جمہائی گرانی سے آتی ہی اور غفلت اور سستی لاتی ہی اسواسطے خدا کو
بری معلوم ہوتی ہی

مطلب بیان حساب المؤمن اور رسوائی کافرون و منافقین

ق ابن عمر أن اللہ یدنی المؤمن فیضع علیہ کنفہ ویسترہ ویقول أتعرف ۲۹۳
ذنب کذا أتعرف ذنب کذا فیقول نعم أی رب حتی قررہ بذنوبہ ورأی فی
نفسہ أنہ ہلک قال سترتہا علیک فی الدنیا وأنا أغفرہا لک الیوم فیعطی کتاب
حسناتہ وأما الکافرون والمنافقون فیقول الأشہاد ہؤلاء الذین
کذبوا علی ربہم ألا لعنۃ اللہ علی الظالمین بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا ایماندار کو نزدیک کرلیگا یعنے قیامت مین پھر اوسکو اپنی
رحمت کے سایہ سے چھپا لیگا اور فرماویگا کہ تو اپنا فلانا گناہ پہچانتا ہی فلانی تقصیر یاد ہی
سو مسلمان کہیگا کہ ہان میرے رب ہان یاد ہی یہانتک کہ اوس سے اوسکے گناہ قبول کراویگا اور
وہ اپنے جی مین جانیگا کہ اب مین برباد ہوا خدا فرماویگا کہ تیرے گناہ ہمنے دنیا مین چھپائے
ہم آج بھی اونکو بخشتے ہین پھر نیکیون کا نامہ اعمال اوسکو دیا جاویگا اور کافر اور جو فقط زبانی
مسلمان تھے سو اونکے گواہ یعنے پیغمبر اور فرشتے باوجود اونکے ہاتھ پاؤن اونکو کہینگے کہ یہی

لوگ ہین جو خدا پر تہمت باندہتے تہے جان لو کہ خدا کی لعنت ہی ظالمون پر یعنے جو حد سے بڑہ گئے بندگی سے بدلے نافرمانی کی

۳۹۴ م ابوہریرۃ اِنَّ اللّٰہَ یَرْضٰی لَکُمْ ثَلٰثًا وَیَکْرَہُ لَکُمْ ثَلٰثًا فَیَرْضٰی لَکُمْ وَیَسْخَطُ لَکُمْ ثَلٰثًا فَرَضِیَ لَکُمْ اَنْ تَعْبُدُوْہُ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاَنْ تُنَاصِحُوْا مَنْ وَلَّاہُ اللّٰہُ اَمْرَکُمْ وَیَکْرَہُ لَکُمْ قِیْلَ وَقَالَ وَکَثْرَۃَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَۃَ الْمَالِ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا تمہارے واسطے تین کام پسند رکہتا ہی اور مکروہ جانتا ہی تمہارے واسطے اور ایک روایت مین یون ہی کہ غصے ہوتا ہی تین چیزسے سو جو تین چیزین تمہارے واسطے پسند کین ہین اونمین سے اول یہ ہی کہ تم اوسکی بندگی کرو اور کسیکو اوسکا ساجہی نہ سمجہو اور دوسرے یہ ہی کہ خدا کی رسی کو مضبوط پکڑو یعنے قرآن اور حدیث ہی پر چلو اور پہوٹ نہ ڈالو یعنے قرآن اور حدیث کے خلاف کوئی اور راہ نہ نکالو اور تیسری چیز یہ کہ خیرخواہی کرو اوسکی جسکو خدا نے تم پر حاکم کیا یعنے اسلام کے حاکم کی اطاعت کرو اور جو تین چیزین خدا نے تمہارے واسطے مکروہ رکہین ہین سو اونمین سے اول قیل وقال ہی یعنے بیفائدہ باتین کرنا اور دوسرے بے احتیاج بہت سوال کرنا یا ناحق باتین پوچہنا تیسرے تمہو مال کو ضائع کرنا جیسے بہت عمارت بے حاجت بنانا یا ناچ رنگ آتشبازی مین مال کا برباد کرنا

۳۹۵ م عمر اِنَّ اللّٰہَ یَرْفَعُ بِہٰذَا الْکِتَابِ اَقْوَامًا وَّیَضَعُ بِہٖ اٰخَرِیْنَ مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا درجہ بلند کرتا ہی اس قرآن سے بعضے لوگونکا اور بعضون کو اسی سے گرا دیتا ہی ف یعنے جن لوگون نے قرآن کو پڑہا اور اوسپر عمل کیا اونکا مرتبہ بلند ہوا اور جن لوگون نے اوسپر عمل نکیا وے بے قدر ہوئے

۳۹۶ م ہشام بن حکیم بن حزام اِنَّ اللّٰہَ یُعَذِّبُ الَّذِیْنَ یُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِی الدُّنْیَا مسلم مین ہشام بن حکیم رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا عذاب کریگا اون پر جو لوگون پر عذاب ناحق کرتے ہین دنیا مین

ف

۳۹۷ ق ابو سعید اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ لِاَھْلِ الْجَنَّۃِ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ فَیَقُوْلُوْنَ لَبَّیْکَ
رَبَّنَا وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ فَیَقُوْلُ ھَلْ رَضِیْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰی
یَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَیْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ فَیَقُوْلُ اَلَا اُعْطِیْکُمْ اَفْضَلَ
مِنْ ذٰلِکَ فَیَقُوْلُوْنَ یَا رَبِّ وَاَیُّ شَیْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِکَ فَیَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَیْکُمْ رِضْوَانِیْ
فَلَا اَسْخَطُ عَلَیْکُمْ بَعْدَہٗ اَبَدًا بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
خدا فرمادیگا بہشتی لوگون سے کہ ای بہشتیو سووے کہین گے ای رب ہم حاضر ہین خدمت مین
اور سب بھلائی تیرے قابو مین ہے پھر خدا فرماویگا کہ کیا تم راضی ہوے سووے کہین گے کیون
نہ ہم راضی ہون ای رب اور تو نے ہمکو اتنا کچھ دیا ہی کہ کسیکو نہین دیا پھر خدا فرماویگا کہ بھلا ہم تمکو
اس سے بھی عمدہ کوئی چیز دیوین سووے کہین گے ای رب بہشت سے زیادہ کون چیز عمدہ ہی
پھر خدا فرماویگا اب مینے اُتاری تم پر اپنی رضامندی سو اسکے بعد اب مین تم پر کبھی غصہ
نکرونگا ف معلوم ہوا کہ بہشت کی سب نعمتون سے عمدہ خدا کی رضامندی ہی جو سب
نعمتون کے بعد ملے گی

۳۹۸ م ابن عباس اِنَّ الَّذِیْ حَرَّمَ شُرْبَھَا حَرَّمَ بَیْعَھَا یَعْنِی الْخَمْرَ مسلم مین عبد اللہ بن
عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر جسنے اوسکا پینا حرام کیا اوسی نے اوسکا بیچنا
بھی حرام کیا یعنے شراب کا ف ایک شخص حضرت کے واسطے مشک بھر شراب لایا حضرتؐ نے
فرمایا کہ کیا تجھکو معلوم نہین کہ شراب حرام ہی اوسنے کہا کہ مین اسواسطے لایا ہون کہ آپ اسکو
بیچ لیوین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی

۳۹۹ ق ام سلمۃ اِنَّ الَّذِیْ یَشْرَبُ فِیْ اِنَاءِ الْفِضَّۃِ فَاِنَّمَا یُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِہٖ نَارَ
جَھَنَّمَ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر جو پیتا ہی چاندی کے
برتن مین وہ اپنے پیٹ مین جہنم کی آگ غٹ غٹ کرکے ڈالتا ہے

۴۰۰ م ابو الدرداء اِنَّ اللَّعَّانِیْنَ لَا یَکُوْنُوْنَ شُھَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

مسلم مین ابو درداء سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہت لعنت کرنے والے قیامت کے دن گواہ نہین ہونگے اور سفارش کرنے والون مین **ف** مسلمان پر لعنت کرنا نام لیکر اسیطرح درست نہین سو جن لوگون کی عادت پڑ گئی لعنت کرنے کی اونکی گواہی اور سفارش قیامت مین معتبر نہو گی اسواسطے کہ جب آدمی کی خو لعنت کرنے کی ہوئی تو وہ فاسق ہوا اور فاسق کی گواہی درست نہین اور سفارش کرنیکو رحمت درکار ہی سو انہین رحمت کہان انکو لعنت کی عادت ہے

ق انس اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا كَانَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يُنَاجِي رَبَّهُ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ تَحْتَ قَدَمِهِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مسلمان جب نماز مین ہوتا ہی تو اپنے رب سے بات چیت کرتا ہی سو نہ تھوکے اپنے آگے اور نہ اپنے داہنے لیکن اپنے بائین طرف پیر کے نیچے تھوک لے **ف** اول تو نماز مین تھوکنا مناسب نہین اور اگر تھوک آ جاوے تو آگے نہ تھوکے اسواسطے کہ قبلہ ہی اور داہنے فرشتہ ہی تو بائین قدم کے نیچے تھوکے اگر جنگل مین ہو اور اگر مسجد مین ہو یا بائین طرف اور نمازی کھڑا ہو تو اپنے کپڑے مین تھوک لے

ق ابو هريرة اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مسلمان ناپاک نہین ہوتا **ف** ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ مجھکو ایکبار نہانیکی حاجت ہوئی راہ مین حضرت سے ملے مین اوس راہ سے پلٹ کر نہا کے حضرت پاس حاضر ہوا حضرت نے پوچھا کہ تو کہان تھا مینے عرض کی کہ مجھکو غسل کی حاجت تھی سو بے غسل خدمت مین حاضر ہونا مجھکو برا معلوم ہوا تب حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ ایماندار ناپاک نہین ہوتا یعنے نماز پڑھنا اور مسجد مین جانا البتہ بے غسل درست نہین لیکن ملاقات درست ہی

م جابر اِنَّ الْمَرْاَةَ تُقْبِلُ فِي صُوْرَةِ شَيْطَانٍ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عورت شیطان کی صورت مین سامنے آتی ہی **ف** پوری حدیث یون ہی کہ عورت شیطان کی صورت مین سامنے آتی ہی اور شیطان کی صورت مین پھرتی ہی تو

جوکوئی عورت کو دیکھے وہ اپنی جورو سے صحبت کرلے تاکہ دل سے اوسکا خطرہ دور ہو عورت
کو شیطان کی صورت اسواسطے فرمایا کہ جیسے شیطان آدمی کو بہکاتا ہی ویسے عورت بھی

ف ابو مسعود عقبة بن عمرو الانصاري ان المسلم اذا انفق على ۴۰۴
اهله نفقة وهو يحتسبها كانت له صدقة بخاری اور مسلم مین ابو مسعود رض سے روایت ہی
کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ البتہ مسلمان جب اپنے جورو لڑکون کے کھانے پینے کا کچھ مال خرچ کرتا ہی
ثواب کی نیت سے تو وہ مال صدقہ کے برابر ہی ثواب مین ف یعنے اپنے گھر کے
خرچ مین اگر یون نیت کرے کہ خدا نے مجھپر یہ فرض کیا ہی اوسی کے حکم سے مین خرچ
کرتا ہون تو اوسمین بھی خیرات کے برابر ثواب ملیگا اور اگر بے نیت خرچ کیا تو نہ ثواب نہ عذاب

فضیلت حاکمان عادل

م عبد الله بن عمرو ان المقسطين عند الله على منابر من نور عن يمين
الرحمن وكلتا يديه يمين الذين يعدلون في حكمهم واهليهم وما ولوا ۴۰۵
مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مقرر انصاف کرنے والے
خدا کے نزدیک نور کے منبرون پر ہونگے رحمن کے داہنے طرف اور خدا کے دونون
ہاتھ داہنے ہین یعنے خدا کے کرم مین نقصان نہین منصف وے لوگ ہین جو انصاف کرتے
ہین اپنے حکم مین اور اپنے قریب لوگون مین اور جسپر حاکم ہوئی ہین ف یعنے منصف وے
ہین جو اپنے برادرون کی رورعایت نہین کرتے اپنے بیگانے مین برابر انصاف کرتے ہین

خ عائشة ان الملائكة تنزل في العنان وهو السحاب فتذكر الامر قضي ۴۰۶
في السماء فتسترق الشياطين السمع فتسمعه فتوحيه الى الكهان فيكذبون
معها مائة كذبة من عند انفسهم بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی
کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ البتہ فرشتے اترتے ہین بدلی مین سو آپسمین بات چیت کرتے ہین
اوس کام کی جسکا آسمان مین خدا کی طرف سے حکم ہوا ہی سو شیطان وہان جاکر چھپکے
سن لیتے ہین پھر اوسکو کاہنون سے یعنے جو غیب کی بات بتلاتے ہین اونکے دل مین ڈال

ف سو جھوٹی باتین جوڑ کے اوسکے ساتھ کہتے ہین حدیث اونہو سے دل سے
عرب مین ایک قوم تھی جن اور شیطانون سے راہ رکھتے تھے کچھ اوسنے حال دریافت
کرکے لوگون سے کہتے تھے لوگ اوسنے بہت اعتقاد رکھتے تھے سو لوگون نے حضرت سے
اونکا حال پوچھا حضرت نے فرمایا کہ اونکی کچھ حقیقت نہین پھر لوگون نے عرض کی کہ اونکی کبھی بات
سچ بھی ہوتی ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۴۰۷ خ جابر اِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَاِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا بخاری مین جابر رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ موت ڈرنے کی چیز ہی سو جب تم جنازہ دیکھو تو اوٹھہ کھڑے ہو
ف اول جنازہ دیکھہ کر اوٹھنا سنت تھا پھر منسوخ ہوا اب جنازہ دیکھہ کر اوٹھنا سنت نہین

۴۰۸ م انس اِنَّ الْمَيِّتَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اِذَا انْصَرَفُوْا
مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جب مردہ قبر مین رکھا جاتا ہی تو جوتون
کی چپ سنتا ہی جب لوگ اوسکو دفن کرکے پھرتے ہین

۴۰۹ خ ابن عمر اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مردے پر عذاب ہوتا ہی زندہ کے رونے سے ف
یہ اوس صورت مین ہی کہ مردہ اپنے رونے پیٹنے کی وصیت کر گیا ہو چنانچہ اگلیان گذرا

۴۱۰ خ ابن عباس اِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عذاب نہین کرتا آگ سے مگر خدا یعنے آگ سے جاندار کو
جلانا ہرگز نہین درست یہ خدا کو خاص ہی ف حضرت نے ایکبار کہین لشکر بھیجا اور فرمایا
کہ اگر فلانا شخص ملے تو اوسکو جلا دیجیو پھر جب وے روانہ ہوئے تو اونکو بلایا اور جلانے سے
منع کیا پھر یہ حدیث فرمائی اور اوسکے قتل کا حکم کیا

۴۱۱ م انس اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَلَنْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ
مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگ نماز پڑھ چکے اور سو گئے اور

ہمیشہ تم نماز ہی مین ہو جب تک تم نماز کے منتظر رہو گے **ف** ایکبار حضرتؐ نے عشا کی نماز
دیر کرکے پڑہی تہائی یا آدہی رات گذری تب اصحاب سے یہ حدیث فرمائی

ق مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ الْهِجْرَةَ قَدْ مَضَتْ لِاَهْلِهَا وَلٰكِنْ عَلَى الْاِسْلَامِ وَ
۴۱۲ الْجِهَادِ وَالْخَيْرِ بخاری اور مسلم مین مجاشع بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر
وطن چہوڑنا ختم ہو چکا مہاجرین پر لیکن بیعت کر اسلام کی اور جہاد کی اور نیک کامونکی **ف**
مجاشع سے روایت ہی کہ جب مکہ فتح ہوا تو مینے چاہا کہ مین ہجرت کی بیعت کرون تب حضرتؐ نے
یہ حدیث فرمائی یعنے اب اسلام غالب ہوا اوس طرح کی ہجرت اب فرض نہین رہی

خ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے
۴۱۳ روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ یہودی اور نصاری خضاب نہین کرتے ہین تم اونکا خلاف
کرو **ف** یعنے تم خضاب کیا کرو مہندی کا خضاب قولی سنت ہی اور وسمہ بھی درست ہی لیکن
اور خضاب جو سیاہ بال کردوین درست نہین

ق اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ
۴۱۴ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر تمہارے آگے یعنے قیامت مین ایک حوض ہی
یعنے حوض کوثر اتنا بڑا جتنا فرق ہی درمیان جربا اور اذرح کے **ف** جربا اور اذرح دو گانون
ہین شام مین تین رات دن کی راہ اون کے درمیان مین ہی مطلب یہ کہ وہ حوض بہت لنبا چوڑا ہی

ق اَنَسٌ اِنَّ اَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے
۴۱۵ روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جن چیزون سے تم دوا کرتے ہو اونمین بہتر دوا پچہنے لینا اور دریائی
کوٹ ہی **ف** کوٹ ہندوستان مین پیدا ہوتا ہی اسواسطے اسکو عود ہندی بھی کہتے
ہین ہندوستان سے جہاز پر عرب مین جاتا تھا اسواسطے حضرتؐ نے اسکو دریائی فرمایا اسکا
مزاج گرم خشک ہی معدہ اور دل اور دماغ کو فائدہ کرتا ہی اور سرد کی بیماریون کو دور کرتا ہی
اور پچہنون سے خون فاسد نکل جاتا ہی اسواسطے حضرتؐ نے انکی تعریف کی اور حدیث مین آیا ہی

پچھنے علاج بیماری
وسط بغلی ... [illegible]

کہ جسکے درد سر ہوتا تھا اوسکو حضرت پچھنے فرماتے تھے اور تیرہوین تاریخ اور اکیسوین تاریخ اور منگل اور بدھ اور ہفتہ مین خون نکالنا حدیث مین منع ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علاج کرنا درست ہی توکل کے خلاف نہین

۴۱۶ ق ابوهريرة إن امرأة بغيا رأت كلبا في يوم حار يطيف ببئر قد ادلع لسانه من العطش فنزعت له بموقها تغفر لها وقال البخاري فنزعت خفها فاوثقته بخمارها فنزعت له من الماء فغفر لها بذلك بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایک حرام کار عورت نے گرمی کے دن مین ایک کتے کو دیکھا کہ کوئین کے آس پاس گھومتا ہی اپنی زبان نکالے ہی پیاس کے مارے سو اوسنے اپنا موزہ اوسکے واسطے اوتارا یعنے پانی پلانیکو پھر اوسکے گناہ معاف ہو گئے اور بخاری نے یون روایت کی ہی کہ اوس عورت نے اپنا موزہ اوتارا پھر اوسکو اپنی اوڑہنی سے باندہا پھر پانی نکال کے اوسکو پلایا سو اوسکے گناہ معاف ہوگئے اس کام کے سبب سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سختی کی حالت مین جاندار کے ساتھ احسان کرنا خدا کے نزدیک بڑی عمدہ چیز ہی

+ مصرعہ + دل بدست آور کہ حج اکبر است +

۴۱۷ ق فاطمة بنت قيس إن أم شريك يأتيها المهاجرون الأولون فانطلقي إلى ابن أم مكتوم الأعمى فإنك إذا وضعت خمارك لم يرك قاله لها حين أرادت أن تعتد وقد طلقها زوجها أبو عمرو بن حفص البتة بخاری اور مسلم مین فاطمہ بنت قیس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ام شریک پاس پہلے مہاجرین آنے جاتے ہین سو تو جا عبداللہ بن ام مکتوم اندھے کے گھر مین سو تو اپنی اوڑہنی جب اوتار رکھے گی وہ تجھکو نہ دیکھے گا یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے فرمایا جب اوسنے عدت بیٹھنے کا ارادہ کیا اور اوسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے اوسکو تین بار طلاق دیا تھا ف فاطمہ بنت قیس کو اوسکے خاوند نے طلاق دیا حضرت نے فاطمہ سے اول کہا کہ تو ام شریک کے گھر مین عدت بیٹھ پھر حضرت نے

فرمایا کہ اوسکے گھرمین لوگ آسیۓ جاسیتے ہین وہان نہین عبداللہ نے کہا ہی اوسکے گھرمین جا بعض
اوسکو کچھہ سوجھتا نہین تو آرام سے وہان رہیگی

ف ابُوسَعِيدٍ إِنَّ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُسِخَتْ فَلَا أَدْرِي أَيُّ الدَّوَابِّ مُسِخَتْ بخاری اور مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر حضرت یعقوب کی اولاد سے ایک گروہ کی خدا سے صورت بدل ڈالی ہی سو مین نہین جانتا کہ وسے کون جانور کی صورت پر ہوگئے ف بخاری اور مسلم مین پوری روایت یون ہی کہ ایک گنوار حضرتؐ کے پاس آیا اوسنے کہا کہ یا حضرتؐ مین اس جنگل مین رہتا ہون کہ وہان سے لوگون کی خوراک سوسمار ہی سوسمار وہ جانور ہی جسکو ہندی مین گوہ کہتے ہین حضرتؐ نے اسکا کچھہ جواب نہ دیا پھر اوسنے پوچھا پھر حضرت چپ رہے تیسری بار مین حضرت سے فرمایا کہ بنی اسرائیل سے ایک گروہ پر خدا سے لعنت کی اور اونکی صورت بدل ڈالی مجھکو نہین معلوم کہ وسے گوہ کی صورت بن گئے یا کوئی اور جانور ہوگئے سو مین تو اوسکو نہین کھاتا اور منع بھی نہین کرتا امام اعظمؒ کے نزدیک سوسمار کھانا درست نہین اسی دلیل سے امام شافعیؒ کے مذہب مین درست ہی۔

ف عَائِشَةُ إِنَّ أُولَئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ أُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَعْنِي كَنِيسَةً بِالْحَبَشَةِ كَانَ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ. بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ وی لوگ جب اونمین کوئی نیک بخت آدمی مرتا تھا تو اوسکی قبر پر مسجد بناتے تھے اور اوس مسجد مین یہ تصویرین بناتے تھے وسے خدا کے نزدیک قیامت مین بدترین خلق ہین یہ ملک حبش کی نصاری کو فرمایا اون لوگون سے وہان ماریہ نام عبادت خانہ بنایا تھا

ف حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ جب حضرت کو مرض الموت ہوا تو ایک بی بی سے حبش کے عبادت خانہ کی تعریف کی سے یعنے اگر حکم ہو تو حضرت کی قبر پر ویسا ہی بنا دیوے تب حضرتؐ نے تکیہ سے سر اوٹھا کر یہ حدیث فرمائی سے یعنے وسے برا کرتے ہین تم میری قبر کو سجدہ گاہ نہ ٹھہرانا

۴۱۴ م عَبۡدُ اللّٰہِ بۡنُ عَمۡرٍو اِنَّ اَوَّلَ الۡاٰیَاتِ خُرُوۡجًا طُلُوۡعُ الشَّمۡسِ مِنۡ مَغۡرِبِہَا وَخُرُوۡجُ الدَّآبَّۃِ عَلَی النَّاسِ ضُحًی وَاَیُّہُمَا مَا کَانَتۡ قَبۡلَ صَاحِبَتِہَا فَالۡاُخۡرٰی عَلٰۤی اَثَرِہَا قَرِیۡبًا مسلم مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ ظاہر ہونیکی راہ سے قیامت کی نشانیون سے پہلے آفتاب کا نکلنا ہی مغرب کی طرف سے اور دن چڑہے لوگون کے روبرو زمین سے جانور کا نکلنا اور اِن دو سے جو پہلے ہوگی تو دوسری بھی اوسکے پیچھے جلد ظاہر ہوگی ف دس نشانیان قیامت کی آگے بیان ہو چکین

۴۱۷ م اَبُوۡ ہُرَیۡرَۃَ اِنَّ اَوَّلَ زُمۡرَۃٍ تَدۡخُلُ الۡجَنَّۃَ عَلٰی صُوۡرَۃِ الۡقَمَرِ لَیۡلَۃَ الۡبَدۡرِ وَالَّتِیۡ یَلِیۡہَا عَلٰۤی اَضۡوَءِ کَوۡکَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَآءِ لِکُلِّ امۡرِءٍ مِّنۡہُمۡ زَوۡجَتَانِ اثۡنَتَانِ یُرٰی مُخُّ سُوۡقِہِمَا مِنۡ وَّرَآءِ اللَّحۡمِ وَمَا فِی الۡجَنَّۃِ اَعۡزَبُ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ پہلا گروہ جو بہشت مین جاویگا وہ چودہوین رات کے چاند کی صورت ہوگا اور جو گروہ اوسکے بعد جاویگا وہ آسمان کے بڑے روشن ستارے کے برابر ہوگا اونمین سے ہر مرد کے واسطے دو دو جورُوین ہین جنکے پنڈلیون کا گودا گوشت کے پرسے نظر آتا ہی اور بہشت مین کوئی بےجورو نہین ف یعنے اونکی پنڈلیان مثل بلّور کے شفاف ہین کہ اندر تک صاف دکھلائی دیتا ہی پھر جب پنڈلیون کا یہ حال ہی تو اونکے باقی بدن کا حسن اسی پر قیاس کیا جا سکتا ہے

۴۱۸ ق اَبُوۡ سَعِیۡدٍ اِنَّ اَہۡلَ الۡجَنَّۃِ لَیَتَرَآءَوۡنَ اَہۡلَ الۡغُرَفِ مِنۡ فَوۡقِہِمۡ کَمَا تَتَرَآءَوۡنَ الۡکَوۡکَبَ الدُّرِّیَّ الۡغَابِرَ فِی الۡاُفُقِ مِنَ الۡمَشۡرِقِ اَوِ الۡمَغۡرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَیۡنَہُمۡ قَالُوۡا یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ تِلۡکَ مَنَازِلُ الۡاَنۡبِیَآءِ لَا یَبۡلُغُہَا غَیۡرُہُمۡ قَالَ بَلٰی وَالَّذِیۡ نَفۡسِیۡ بِیَدِہٖ رِجَالٌ اٰمَنُوۡا بِاللّٰہِ وَصَدَّقُوا الۡمُرۡسَلِیۡنَ بخاری اور مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر بہشتی لوگ دیکھتے ہین اونچے محل والونکو اپنے اوپر جیسے تم دیکھتے ہو روشن ستارہ کو آسمان کے کنارہ پر دور خواہ پورب کی طرف خواہ پچھم کی طرف اتنا فرق اونمین زیادتی مراتب کے سبب سے ہی اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ ایسے عمدہ مکان تو پیغمبرون ہی کے

ہونگے اونکے سوای کوئی وہان نہ پہنچ سکیگا حضرتؐ نے فرمایا کہ کیون نہین قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ اون مکانونمین وے مرد پہنچینگے جو ایمان لاے ہین اللہ کا اور سچا جانا ہی پیغمبرون کو

۴۲۳ ق النعمان بن بشیر ان اھون اھل النار عذابا من له نعلان وشراکان من نار یغلی منھما دماغه کما یغلی المرجل ما یری ان احدا اشد منه عذابا وانه لاھونھم عذابا بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر دوزخیونمین بہت ہلکا عذاب والا وہ ہی جسکے پیرونمین آگ کی دو جوتیان ہین جنسے اوسکا دماغ اُبلتا ہی جیسے دیگچی اُبلتی ہی اور وہ جانتا ہی کہ مجھسے زیادہ کسی پر عذاب نہین اور حالانکہ اوروںسے اوسپر بہت ہلکا عذاب ہی

۴۲۴ م ابو سعید ان بالمدینة جنا قد اسلموا فاذا رایتم منھم شیئا فاذنوه ثلثة ایام فان بدا لکم بعد ذلک فاقتلوه فانما ھو شیطان مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر مدینہ مین جن ہین کہ مسلمان ہوئے ہین پھر جب تم دیکھو اونسے کوئی چیز یعنے وے سانپ اگر بن جاوین تو اونکو تین دن اطلاع کردو پھر ہی اگر ظاہر ہون اسکے بعد تو اوسکو مار ڈالو کہ وہ شیطان ہی یعنے وہ کافر جن ہی ف مدینہ مین ایک صحابی کی نئی شادی ہوئی تھی وہ اپنے گھر گئے دیکھا کہ بی بی دروازہ پر کھڑی ہی سبب پوچھا اوسنے کہا کہ گھر مین سانپ نکلا ہی اوس صحابی نے اوسکو مار ڈالا پھر صحابی بھی گر پڑے اور مر گئے جب حضرتؐ نے یہ قصہ سنا تو یہ حدیث فرمائی اور ایک حدیث مین یون آیا ہی کہ جب سانپ کو اپنے گھر مین دیکھو تو تین دن یون کہو کہ ہم بوسیلہ قول اقرار نوح اور سلیمان بن داؤد کے تم سے یہ مانگتے ہین کہ ہمکو رنج نہ دو پھر اسکے بعد بھی اگر سانپ نکلے تو مار ڈالو

۴۲۵ ق عائشة ان بلالا یؤذن بلیل فکلوا واشربوا حتی یؤذن ابن ام مکتوم بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ بلال رات کو اذان

دیتا ہی سو نہ کھایا بیا کرو جب تک عبد اللہ ابن ام مکتوم اذان نہ دیوے ف بلال کچھ رات رہی اذان دیتے تھے تا کہ لوگ تہجد کی نماز کو اوٹھ کر پڑھیں اور جو جاگتے ہوں وے سو رہیں اور عبد اللہ صبح کو اذان کہتے تھے وے اندھے تھے جب تک لوگ نہ کہتے کہ فجر ہوئی وے اذان نہ کہتے سو حضرتؐ نے فرمایا کہ روزہ دار سحری کھایا کریں بلال کی اذان کا خیال نکریں

۴۲۶ ق ابن مسعود اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ اَيَّامًا يَنْزِلُ فِيْهَا الْجَهْلُ وَيُرْفَعُ فِيْهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيْهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر قیامت سے پہلے ایسے دن ہوں گے کہ ادنمیں جہالت اوتریگی یعنے پھیلے گی اور علم اوٹھیگا اور قتل بہت ہوگا ف یعنے دنیا کی حرص ایسی غالب ہوگی کہ لوگونکو علم دین سیکھنے کی پروا نرہیگی رات دن سوای طلب دنیا کے اور کچھ مطلب اونکا ہوگا بلکہ قیامت یہ ہی کہ اگر علم بھی پڑھیں گے تو بھی دنیا ہی کے واسطے تو در حقیقت وہ علم نہیں ہی وہ جہالت ہی اسواسطے کہ علم وہ ہی جس سے دنیا سرد ہو اور آخرت یاد رہے

۴۲۷ م جابر بن سمرة اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ فَاحْذَرُوْهُمْ مسلم میں جابر بن سمرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر قیامت سے پہلے جھوٹے لوگ ہونگے اون سے بچو ف مراد اس حدیث سے مسیلمہ کذاب اور اسود اور سجاح اور طلیحہ اور مختار ہیں جنہونے جھوٹی پیغمبری کے دعوے کئے پھر خدا نے اونکو برباد کیا یا وے لوگ ہیں جنہوں نے وضعی حدیثیں بنائیں اور حضرت کی طرف نسبت کیں اور علماء حدیث نے اونکو بین بین کر نکال ڈالا

۴۲۸ ق ابو هريرة اِنَّ ثَلٰثَةً فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمٰى فَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ مَلَكًا فَاَتَى الْاَبْرَصَ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي الَّذِيْ قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهٗ وَاُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْاِبِلُ اَوْ قَالَ الْبَقَرُ

شك إسحق بن عبد الله أحد رواة هذا الحديث إلا أن الأبرص أو الأقرع قال
أحدهما الإبل وقال الآخر البقر فأعطي ناقة عشراء فقال بارك الله لك فيها
فأتى الأقرع فقال أي شيء أحب إليك فقال شعر حسن ويذهب عني هذا الذي
قد قذرني الناس فمسحه فذهب عنه وأوتي شعرا حسنا قال فأي المال أحب
إليك قال البقر فأوتي بقرة حاملا قال بارك الله لك فيها قال فأتى الأعمى
فقال أي شيء أحب إليك قال أن يرد الله إلي بصري فأبصر به الناس قال فمسحه
فرد الله إليه بصره قال فأي المال أحب إليك قال الغنم فأوتي شاة والدا فأنتج
هذان وولد هذا فكان لهذا واد من الإبل ولهذا واد من البقر ولهذا واد من
الغنم قال ثم إنه أتى الأبرص في صورته وهيئته فقال رجل مسكين قد انقطعت
بي الحبال في سفري فلا بلاغ لي اليوم إلا بالله ثم بك أسألك بالذي أعطاك اللون
الحسن والجلد الحسن والمال بعيرا أتبلغ عليه في سفري فقال الحقوق كثيرة فقال
إنه كأني أعرفك ألم تكن أبرص يقذرك الناس فقيرا فأعطاك الله فقال إنما
ورثت هذا المال كابرا عن كابر فقال إن كنت كاذبا فصيرك الله إلى ما كنت قال
وأتى الأقرع في صورته وهيئته فقال له مثل ما قال لهذا ورد عليه مثل ما رد على
هذا قال إن كنت كاذبا فصيرك الله إلى ما كنت قال وأتى الأعمى في صورته وهيئته
فقال رجل مسكين وابن سبيل انقطعت بي الحبال في سفري فلا بلاغ لي اليوم إلا
بالله ثم بك أسألك بالذي رد عليك بصرك شاة أتبلغ بها في سفري فقال قد
كنت أعمى فرد الله إلي بصري فخذ ما شئت ودع ما شئت فوالله لا أجهدك
اليوم شيئا أخذته لله ويروى لا أحمدك اليوم بشيء أخذته لله فقال أمسك مالك
فإنما ابتليتم فقد رضي عنك وسخط على صاحبيك بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حضرت یعقوب کی اولاد میں تین آدمی تھے ایک کوڑھی سفید داغ والا

دوسرا گنجہ تیسرا اندہا سو خدا اسنے چاہا کہ اونکو آزما دیوے تو اونکے پاس فرشتہ بہیجا سو وہ سفید داغ والے پاس آیا پہر اوسنے کہا کہ تجہکو کون چیز بہت پیاری ہی اوسنے کہا کہ اچہا رنگ اور اچہی کہال اور مجہسے یہ بیماری دور ہو جاوے جسکے سبب لوگ مجہسے گہناتے ہین حضرت نے فرمایا کہ فرشتے نے اوسپر ہاتہہ ملا سو اوسکے گہن دور ہوئے اور اوسکو اچہا رنگ اور اچہی کہال دی گئی فرشتے نے کہا کون مال تجہکو بہت پسند ہی اوسنے کہا اونٹ یا گای اسحق بن عبداللہ اس حدیث کے ایک راوی کو شک پڑ گئی کہ اوسنے اونٹ مانگا یا گای لیکن سفید داغ والے یا اندہے نے انمین ایک نے اونٹ کہا دوسرے نے گای سو اوسکو دس مہینے کی گابہن اونٹنی دی پہر کہا خدا تیرے واسطے اسمین برکت دے حضرت نے فرمایا پہر فرشتہ گنجے پاس آیا سو کہا کون چیز تجہکو بہت پسند آتی ہی اوسنے کہا کہ اچہے بال اور یہ بیماری جاتی رہے جسکے سبب سے لوگ مجہسے گہناتے ہین پہر اوسنے ہاتہہ ملا سو اوسکی بیماری دور ہو گئی اور اوسکو اچہے بال ملے فرشتے نے کہا کہ کون مال تجہکو بہت بہاتا ہی اوسنے کہا کہ گای سو اوسکو گابہن گای ملی فرشتے نے کہا کہ خدا تیرے مال مین برکت دے حضرت نے فرمایا کہ پہر فرشتہ اندہے پاس آیا سو کہا کہ تجہکو کون چیز بہت پسند ہی اوسنے کہا کہ اللہ میری آنکہہ مین روشنی دے تو مین اوسکے سبب لوگونکو دیکہون حضرت نے فرمایا پہر فرشتے نے اوسپر ہاتہہ ملا سو اوسکو خدا نے روشنی دی فرشتے نے کہا کہ کون سا مال تجہکو بہت پسند ہی اوسنے کہا بہیڑ بکری تو اوسکو گابہن بکری ملی سو اونٹنی اور گای بہی بیائی اور بکری بہی جنی پہر ہوتے ہوتے سفید داغ والے کے جنگل بہر اونٹ ہو گئے اور گنجے کے جنگل بہر گای بیل ہو گئے اور اندہے کے جنگل بہر بکریان ہو گئین حضرت نے فرمایا بعد مدت کے فرشتہ سفید داغ والے پاس اپنی اگلی صورت اور شکل مین آیا سو اوسنے کہا کہ مین محتاج آدمی ہون سفر مین میرے سب سبب کٹ گئے سو آج منزل پر پہنچنا مجکو ممکن نہین بدون خدا کی مدد پہر بدون تیرے کرم کئے مین تجہسے مانگتا ہون اوسکے نام پر جسنے تجہکو ستہرا رنگ اور ستہری کہال دی اور مال اونٹ دئے ایک سواری مانگتا ہون جو میرے

سفر مین کام آوے اوسنے کہا لوگونکے حق مجھہ پر بہت ہین یعنے قرضدار ہون یا گھر بار کے خرچ سے
مال زیادہ نہین جو تجھکو دون پھر فرشتے نے کہا کہ البتہ مین تجھکو کچھہ پہچانتا سا ہون بھلا کیا تو محتاج
کوڑہی نہ تھا کہ تجھسے لوگ گھناتے تھے پھر خدا نے اپنے فضل سے یہ مال دیا پھر اوسنے جواب دیا
کہ مینے یہ مال پایا ہی اپنے باپ دادا سے جو پشت بہ پشت سے نامی سردار تھے سو فرشتے نے
کہا کہ اگر تو جھوٹہا ہو تو خدا تجھکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے فرمایا پھر فرشتہ گنجے کے
پاس آیا اوسی اپنی صورت اور شکل مین پھر اوس سے کہا جیسا سفید داغ والے سے کہا اوسنے بھی جواب
دیا جیسا اوسنے جواب دیا تھا فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹہا ہو تو خدا تجھکو ویسا ہی کر ڈالے
جیسا تو تھا حضرت نے فرمایا اور فرشتہ اندہے پاس گیا اپنی اوسی صورت اور شکل مین پھر فرشتے نے
کہا کہ مین محتاج آدمی اور مسافر ہون میرے سفر مین سب وسیلے اور تدبیرین کٹ گئین سو مجھکو آج
پہنچنا بغیر مدد الہی اور اوسکے بعد بدون تیرے کرم کے مشکل ہی سو مین تجھسے اوس خدا کے نام پر
جسنے تجھکو آنکھہ دی ایک بکری مانگتا ہون کہ میرے سفر مین وہ کام آوے اوسنے کہا کہ مقرر
مین اندہا تھا سو خدا نے مجھکو آنکھہ دی سو لیجا ان بکریون سے جتنا تیرا جی چاہے اور چھوڑ جا
جتنا تیرا جی چاہے سو قسم خدا کی آج جو چیز تو راہ خدا مین لیویگا مین تجھکو مشکل مین نہ ڈالونگا یعنے
تیرا ہاتھہ نہ پکڑونگا اور دوسری روایت مین یون ہی کہ للہ لینے مین اگر کچھہ تو چھوڑیگا تو مین تیری
تعریف نکرونگا یعنے مین نہ لینے سے کچھہ خوش نہونگا اور تیری بے پرواہی کی تعریف بھی نکرونگا
سو فرشتے نے کہا لے اپنا مال رکھہ تم تینوں آدمی صرف آزمائے گئے تھے سو تجھسے تو البتہ
خدا راضی ہوا اور تیرے دونون ساتھیون سے ناخوش ہوا **ف** اس حدیث مین بیان ہے شکرگذاری
اور ناحق شناسی کا بیان ہی بلکہ اگر غور کیجیے تو یہ حدیث سارے عالم کے حال مین ہی یعنے
ہم سب لوگ اول کچھہ حقیقت نتھی جان مال صحت علم حکومت محض اوسکے کرم سے سبکو ملی سو جو ہوشیار
ہی وہ اپنی حقیقت اور خدا کا کرم بوجھہ کر شکرگذار ہی اور جو احمق ہی وہ اپنی حقیقت اور خدا کے
کرم کو بھول کر اپنے سلیقہ اور تدبیر اور خاندانی ریاست پر مغرور ہے تو خدا سے دور رہے

۴۲۹ ص میمونۃ اِنَّ جِبْرِیْلَ کَانَ وَعَدَنِیْ اَنْ یَلْقَانِیَ اللَّیْلَۃَ فَلَمْ یَلْقَنِیْ اَمَا وَاللّٰہِ مَا اَخْلَفَنِیْ
مسلم مین حضرت میمونہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر جبرئیل نے مجھسے ملاقات کا
آج کی رات وعدہ کیا تھا سو مجھسے ملاقات نہین کی یہ جانو کہ قسم خدا کی کہ اونے مجھسے کبھی
وعدہ خلاف نہین کیا ف حضرت میمونہؓ سے روایت ہی کہ حضرت ایک روز غمگین
اور ملول اوٹھے مینے عرض کی یا رسول اللہ آج حضرت کو کیون رنج ہی تب حضرتؐ نے یہ حدیث
فرمائی سو وہ دن اوسی طرح گذرا پھر حضرت کے جی مین آگیا کہ چارپائی کے نیچے کتے کا پلا ہی
پھر حضرتؐ نے اوسکو نکلوا دیا پھر اپنے ہاتھ سے وہان پانی چھڑکا جو رات ہوئی جبرئیل سے
ملاقات ہوئی حضرتؐ نے اونکے نہ آنیکا سبب پوچھا جبرئیل نے کہا کہ ہمکو حکم نہین اوس گھر مین
جانیکا جہان تصویر اور کتا ہو ویسے پھر حضرتؐ نے صبح کو کتون کے مار ڈالنے کا حکم دیا

۴۳۰ ص ام سلمۃ اِنَّ حَمْزَۃَ اَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَۃِ مسلم مین حضرت ام سلمہ سے روایت ہی کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر حمزہ میرا دودھ شریکا بھائی ہی ف امیر حمزہؓ حضرت کے چچا تھے
لوگون نے حضرت سے کہا کہ آپ حمزہ کی بیٹی سے نکاح کیجیے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی
ف یعنے دودھ کے رشتے سے وہ میری بھتیجی ہوئی تو نکاح درست نہین

۴۳۱ ص حذیفۃ بن الیمان اِنَّ حَوْضِیْ لَاَبْعَدُ مِنْ اَیْلَۃَ مِنْ عَدَنَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ
اِنِّیْ لَاَذُوْدُ عَنْہُ الرِّجَالَ کَمَا یَذُوْدُ الرَّجُلُ الْاِبِلَ الْغَرِیْبَۃَ عَنْ حَوْضِہٖ مسلم مین حذیفہ بن
یمانؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ میرا حوض کوثر کا فرون سے بہت دور ہو گا
جیسے شہر ایلہ شہر عدن سے دور ہی قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ مین مقرر کافر
لوگون کو اوس حوض سے ہانکونگا جیسے مرد اپنے حوض سے بگانے اونٹ کو ہانکتا ہی
ف ایلہ شام مین ایک شہر کا نام ہی اور عدن یمن مین ایک شہر کا نام ہی یعنے جیسے
ایلہ عدن سے بہت دور ہی ویسے کافر میرے حوض سے دور رہینگے اوسکا پانی اونکے
نصیب مین نہین یا یہ مطلب کہ میرا حوض اتنا لمبا چوڑا ہی جیسے ایلہ سے عدن تک یعنے

باوجود اس وسعت کے کافر اوس سے بی نصیب ہین

م عَائِشَةُ اِنَّ حِيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِيْ يَدِكِ قَالَهُ لَهَا مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ۴۳۱
ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ تیرا حیض تیری ہاتھہ مین نہین لگا ہی یہ حضرت عائشہؓ سے فرمایا ف
ایکبار حضرتؐ نے حضرت عائشہ سے فرمایا کہ مجھکو چٹائی کی جانماز لادو مسجد سے حضرت عائشہؓ نے
کہا کہ مجھکو حیض کی حالت ہی یعنے اس حالت مین مسجد کے اندر کیونکر جاؤن تب حضرتؐ نے یہ حدیث
فرمائی یعنے قدم مسجد سے باہر رکھہ ہاتھہ بڑھا کر جانماز اوٹھا لے

خ اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ بِالْغَمِيْمِ فِيْ خَيْلٍ لِقُرَيْشٍ ۴۳۳
طَلِيْعَةً فَخُذُوْا ذَاتَ الْيَمِيْنِ قَالَهُ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ بخاری میں مسورؓ اور مروان سے روایت
ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا جس سال صلح حدیبیہ ہوئی کہ خالد بن ولید قریش کے سوارون کو لئے غمیم مین آگا
روکے بڑا ہی سو تم کترا چلو داہنے طرف کی راہ لو ف غمیم اور حدیبیہ دو مقام ہین مکے کے
پاس حضرتؐ نے فتح مکے سے پہلے عمرہ کا ارادہ کیا اور چاہا کہ بے اطلاع قریش کے مکے مین اچانک
داخل ہووین راہ مین حضرت کو خالد کا حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی پھر اوس سال کافرون نے
حضرت کو مکے جانے سے روکا صلح کر کے حضرت پلٹ آئے صلح کا قصہ آگے معلوم ہوگا خالد بن ولید
اوسوقت تک ایمان نہ لائے تھے ہرچند مروان ناصبی مذہب ہے یعنے مخالف اہلبیت تھا لیکن
بخاری مین اوسکی روایت ضمناً آئی ہی یعنے مسور کے ساتھہ چنانچہ اس حدیث مین علاوہ اسکے
یہ قصہ حدیبیہ کی روایت ہی کچھہ مقام تہمت نہین

خ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ دَاؤُدَ النَّبِيَّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ كَانَ لَا يَأْكُلُ اِلَّا مِنْ ۴۳۴
عَمَلِ يَدِهٖ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ داؤد پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام
نہین کہاتے تھے مگر اپنے ہاتھہ کے کام سے ف روایت ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام
کا معمول تھا کہ رات کو گشت کرتے تھے اور اپنا حال لوگون سے پوچھتے پھرتے تھے اگر
کوئی نامناسب بات معلوم ہوتی اوسکو بدل ڈالتے ایک رات ایک بڑہی عورت سے پوچھا کہ داؤد

گیسا آدمی ہی اوسنے کہا کہ ملک کے محصول سے کہاتا ہی آدمی تو خوب ہی اگر اپنے ہاتہہ
کی محنت سے کہایا کرے پھر اوسوقت سے حضرت داؤد علیہ السلام نے محنت شروع کی خدا نے
اونکے واسطے لوہیکو نرم کر دیا تھا اپنے ہاتہہ سے اوسکی زرہ بناتے اور بیچ کر کھاتے

٨٣٥ م جابرٌ اِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا
فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوْعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ
مَوْضُوْعَةٌ وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا
فِيْ بَنِيْ سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ وَرِبَى الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ وَاَوَّلُ رِبًى اَضَعُ مِنْ رِبَانَا
رِبَى الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ كُلُّهٗ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَاِنَّكُمْ
اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَا يُوْطِئْنَ
فُرُشَكُمْ اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهٗ فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ
رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ
بِهٖ كِتَابُ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تُسْاَلُوْنَ عَنِّيْ فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَ
اَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا اِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُبُهَا اِلَى النَّاسِ اَللّٰهُمَّ
اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حج مین عرفہ کے دن حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر
تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر حرام ہین جیسے اس تمہارے دن کو حرمت ہی اس تمہارے
مہینے مین اس تمہاری بستی مین یعنے جیسے مکہ مین اور ذی الحجہ کے مہینے مین عرفہ کا دن حرام
ہی اسمین زیادتی کسی طرح درست نہین اسیطرح اپنی جانون اور مالونکو حرام جانو کسیکو دوسرے
مسلمانکا ناحق جان مارنا اور مال کا چھین لینا درست نہین جان رکھو کہ حالت کفر کی ہر چیز میرے
دونون قدمون کے نیچے دب گئی یعنے کفر کی باطل رسمین جیسے نوحہ کرنا نجومی کو پوچھنا
نسب مین طعنہ کرنا موقوف ہوگئین اور جو کفر کی حالت مین خون ہوئے دبا ڈالے گئے یعنے
اب اوسکا دعوی کرنا درست نہین اور البتہ اپنی برادری کے خونون سے پہلا خون جسکو مین

دبانے ڈالتا ہون ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون ہی جو دودہ پیتا تھا بنی سعد کے قوم میں اور اوسکو مار ڈالا تھا ہذیل کی قوم نے اور وقت کفر کا بیاج دبایا گیا اور اپنے خاندان کے بیاجون سے جو اول بیاج کو مین دباتا ہون سو چچا عباس بن عبد المطلب کا بیاج ہی سو وہ سب دبا ڈالا گیا یعنے بیاج کا اب لینا دینا حرام ہو گیا صرف اصل قرض لینا دینا چاہیے سو ڈرو اللہ سے عورتون کے مقدمے مین یعنے اونکو ناحق رنج نہ دو واسطے کہ تم نے اونکو اپنے قابو مین کیا ہی خدا کی امان سے اور اونکی شرمگاہ کو تم نے حلال کیا ہی خدا کے حکم سے اور تمہارا حق اون پر یہ ہی کہ جسکو تم نہ چاہو اوسکو تمہارے گھر مین نہ آنے دیوین سو اگر وے ایسا کرین سو اونکو ایسی مار مارو جس سے ہلاک نہو جاوین اور عورتون کا تم پر دستور کے موافق کھانا کپڑا دینے کا حق ہی اور مقرر مین تم لوگو مین وہ چیز چھوڑے جاتا ہون کہ اوسکے بعد تم کبھی گمراہ نہو گے اگر اوسکو خوب پکڑے رہو گے اور اوسپر عمل کرو گے وہ چیز خدا کی کتاب ہی یعنے قران شریف اور تم لوگ قیامت مین مجھسے پوچھے جاؤ گے سو تم کیا کہتے ہو لوگون نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ آپنے خدا کا پیغام ہمکو پہنچایا اور بخوبی ادا کیا اور نصیحت کی سو حضرت نے کلمہ کی انگلی آسمان کی طرف اوٹھا کر اور لوگو کی طرف جھکا کر فرمایا کہ خداوندا گواہ رہیو خداوندا گواہ رہیو خداوندا گواہ رہیو **ف** ہجرت کے دسوین سال حضرت نے حج کیا عرب کے ہزارون آدمی جمع تھے اوسوقت حضرت نے یہ خطبہ پڑہا ناحق خون اور پرائے مال لینے سے روکا اور کفر کی رسمون سے منع کیا اور پچھلے خون سب ڈبوئے اور اگلے بیاج باطل کیے بلکہ اپنے خاندان سے پہلے انکو موقوف کیا پھر جورو خاوند کے حق بتلائے پھر اشارہ اپنی موت کا کیا اور فرمایا کہ اگر قران پر چلو گے تو گمراہ نہو گے پھر لوگون سے اپنے پیغام رسانی کا اقرار لیا اور خدا کو اوسپر گواہ کیا اس خطبہ کے بعد حضرت دو مہینے اور صحیح اور سالم رہے پھر آخر صفر مین بیمار ہوے بارہوین ربیع الاول کے انتقال کیا اللھم صل وسلم علیہ

خ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ ثَامِرٍ اِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُوْنَ فِي مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

بخاری مین خولہ بنت ثامر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جو لوگ کہ گھسے پڑتے ہین خدا کے

مال مین ناحق یعنی ناحق لوبی کہاتی ہین اونکی لیئے قیامت مین آگ ہی **ف** یعنی بیت المال سوائی مستحقوںنکی اور کسیکو لینا درست نہین

خ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ رَجُلاً رَاٰی کَلْباً يَاکُلُ الثَّرٰی مِنَ الْعَطْشِ فَاَخَذَ الرَّجُلُ خُفَّهٗ فَجَعَلَ يَغْرِفُ لَهٗ حَتّٰی اَرْوَاهُ فَشَکَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ. بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ ایک مرد نے کتّے کو دیکہا کہ پیاس کے مارے کیچڑ کہاتا تہا سو اوس مرد نے اپنا موزہ لیکر اوسمین پانی بہرکر اوسکو پلایا یہان تک کہ اوسکو چہکا دیا سو خدا نے اوسکی محنت ٹہکانے لگائی پہر اوسکو بہشت مین داخل کیا

م اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ رَجُلاً زَارَ اَخاً لَهٗ فِیْ قَرْيَةٍ اُخْرٰی فَاَرْصَدَ اللّٰهُ عَلٰی مَدْرَجَتِهٖ مَلَکاً اَتٰی عَلَيْهِ قَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ اُرِيْدُ اَخاً لِیْ فِیْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَکَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَيْرَ اَنِّیْ اَحْبَبْتُهٗ فِی اللّٰهِ قَالَ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْکَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّکَ کَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِيْهِ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ ایک مرد تہا اوسنے اپنے بہائی مسلمان کی جو دوسری بستی مین رہتا تہا ملاقات کا ارادہ کیا سو خدا نے اوسکی راہ مین ایک فرشتہ بہلا رکہا جب اوسکے پاس آیا تو فرشتہ نے پوچہا کہ تو کدہر جایا چاہتا ہے اوسنے کہا اس بستی مین اپنے بہائی کو ملا چاہتا ہون فرشتہ نے کہا کچہہ تیرا اوسپر احسان ہے جسکو تو پورا کیا چاہتا ہی اوسنے کہا نہین صرف مین اوس سے خدا کے واسطے محبت رکہتا ہون فرشتہ نے کہا مین خدا کا بہیجا ہون تیرے پاس پیغام یہ ہی کہ خدا نے بہی تجہکو دوست رکہا جیسا تو اوسکو خدا کے واسطے دوست رکہتا ہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بے دنیا کے لگاو کسی دیندار سے للہ محبت رکہنا بڑی عمدہ بات ہے

خ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ رَجُلاً مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِسْتَاذَنَ رَبَّهٗ فِی الزَّرْعِ فَقَالَ لَهٗ اَوَلَسْتَ فِيْمَا اشْتَهَيْتَ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ فَاَسْرَعَ وَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهٗ وَاسْتِوَاؤُهٗ وَاسْتِحْصَادُهٗ وَتَکْوِيْرُهٗ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ دُوْنَکَ يَا ابْنَ اٰدَمَ فَاِنَّهٗ

لَا یَسْتَبِعُكَ شَیْءٌ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ ایک بہشتی مرد نے
اپنے رب سے کہیتی کرنیکی اجازت مانگی سو خدا نے فرمایا کہ کیا تجھکو حاصل نہین جو تیرا جی چاہتا ہے
اوسنے کہا کہ کیون نہین کچھہ موجود ہی لیکن کہیتی ہی کرنا بہت بھاتا ہے مجھکو پھر اوسنے جلدی کی اور بیج بویا
سو اوسکے جمنے اور زور پکڑنے اور کٹنے اور پہاڑون برابر ڈہیر لگ جانے نے پلک مارنے
ہی سی شتابی کی یعنی ہنوز پلک نہ جہپکی تھی کہ یہ سب کام ہوگئے پھر خدا فرماویگا اسکو لے اے آدم کے
بیٹے تیرے پیٹ کو کوئی چیز نہ بھر سکے گی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتی جو چاہیگا سو پاویگا
خ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ
فَقَالَ ائْتِنِي بِالشُّهَدَاءِ أُشْهِدُهُمْ فَقَالَ كَفَى بِاللهِ شَهِيدًا قَالَ فَأْتِنِي بِالْكَفِيلِ قَالَ كَفَى بِاللهِ
كَفِيلًا قَالَ صَدَقْتَ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ الْتَمَسَ
مَرْكَبًا يَرْكَبُ يَقْدَمُ عَلَيْهِ لِلْأَجَلِ الَّذِي أَجَّلَهُ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا فَأَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ
فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ وَصَحِيفَةً مِنْهُ إِلَى صَاحِبِهِ ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَهَا ثُمَّ أَتَى بِهَا إِلَى الْبَحْرِ فَقَالَ
اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي تَسَلَّفْتُ مِنْ فُلَانٍ أَلْفَ دِينَارٍ فَسَأَلَنِي كَفِيلًا فَقُلْتُ كَفَى بِاللهِ
كَفِيلًا فَرَضِيَ بِكَ وَسَأَلَنِي شَهِيدًا فَقُلْتُ كَفَى بِاللهِ شَهِيدًا فَرَضِيَ بِكَ وَإِنِّي جَهِدْتُ
أَنْ أَجِدَ مَرْكَبًا أَبْعَثُ إِلَيْهِ الَّذِي لَهُ فَلَمْ أَقْدِرْ وَإِنِّي أَسْتَوْدِعُكَهَا فَرَمَى بِهَا فِي الْبَحْرِ
حَتَّى وَلَجَتْ فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُوَ فِي ذَلِكَ يَلْتَمِسُ مَرْكَبًا يَخْرُجُ إِلَى بَلَدِهِ فَخَرَجَ الرَّجُلُ
الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ فَإِذَا بِالْخَشَبَةِ الَّتِي فِيهَا الْمَالُ فَأَخَذَهَا
لِأَهْلِهِ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ ثُمَّ قَدِمَ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ فَأَتَى بِالْأَلْفِ
دِينَارٍ وَقَالَ وَاللهِ مَا زِلْتُ جَاهِدًا فِي طَلَبِ مَرْكَبٍ لِآتِيَكَ بِمَالِكَ فَمَا وَجَدْتُ مَرْكَبًا
قَبْلَ الَّذِي أَتَيْتُ فِيهِ قَالَ هَلْ كُنْتَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِشَيْءٍ قَالَ أُخْبِرُكَ أَنِّي لَمْ أَجِدْ مَرْكَبًا قَبْلَ
الَّذِي جِئْتُ فِيهِ قَالَ فَإِنَّ اللهَ قَدْ أَدَّى عَنْكَ الْمَالَ الَّذِي بَعَثْتَ وَالْخَشَبَةَ فَانْصَرِفْ
بِالْأَلْفِ دِينَارٍ رَاشِدًا بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ قوم بنی اسرائیل

ہین ایک مرد نے دوسرے بنی اسرائیل سے ہزار اشرفیان قرض مانگین سو اوسنے کہا گواہونکو لا
کہ اونکو قرض کا گواہ کرون تو اوسنے کہا خدا کا گواہ ہونا کفایت کرتا ہی قرض دینے والے نے
کہا تو کوئی ضامن ہی کو لا اوسنے کہا خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہی اوسنے کہا تونے سچ کہا
پھر اوسکو ہزار اشرفیان کچھہ مدت ٹہرا کر دین سو وہ سوداگری کے واسطے سمندر کے سفر مین گیا
سو اپنے کام سے فراغت کر چکا پھر اوسنے جہاز کی تلاش کی تا سوار ہو کر مقرر مدت کے اندر
قرض دینے والے پاس آوے سو اوسنے کوئی جہاز نپایا تو ایک لکڑی کو لیکر کریدا پھر اوسمین
ہزار اشرفیونکو بھرا اور ایک اپنا خط قرض دینے والیکے نام کا اوسمین ڈالا پھر اوسکی مہری کو
خوب بند کیا اور سمندر پر لے آیا پھر کہا کہ خداوندا تو جانتا ہی کہ مینے فلانے سے ہزار اشرفیان
قرض لین تھین سو اوسنے مجھسے ضامن مانگا تھا مینے کہا تھا کہ خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہی وہ
تیری ضامنی سے راضی ہو گیا تھا پھر اوسنے گواہ مانگا مینے کہا کہ خدا کی گواہی کفایت کرتی ہی
سو وہ تیری گواہی سے راضی ہو گیا تھا اور مینے بہت دوڑ دھوپ کی کہ کوئی جہاز پاؤن تا اوسکا
قرض بھیجون سو مینے نپایا اب تجھکو مین اس لکڑی کو امانت سپرد کرتا ہون پھر اوسکو سمندر مین اوسنے
ڈال دیا یہان تک کہ وہ ڈوب گئی پھر وہان سے پلٹ آیا اور لوٹنے کے وقت بھی جہاز کی
تلاش مین رہا تھا تا اوسکے شہر کو جاوے سو دیکھنے نکلا وہ مرد جسنے قرض دیا تھا کہ شاید کوئی جہاز
اوسکا قرض مال لایا ہو سو اوسنے یکایک اوس لکڑی کو دیکھا جسمین مال تھا سو اوسکو اپنے
گھر والون کے جلانیکے واسطے لیا پھر جب اوسکو چیرا مال اور خط کو پایا پھر بعد مدت کے جسنے قرض
تھا وہ آیا اور ہزار اشرفیان لایا اور کہا قسم خدا کی مین ہمیشہ جہاز کی تلاش مین دوڑا دھوپا کیا
کہ مین تیرے پاس تیرا مال لاؤن سو اسوقت کے آنے سے پہلے مینے کوئی جہاز نپایا قرض دینے
والے نے کہا کہ کیا تونے میرے پاس کچھہ بھیجا تھا اوسنے کہا مین تجھکو خبر دیتا ہون کہ مینے اس
آنے سے پہلے کوئی جہاز نپایا قرض دینے والے نے کہا خیر حال معلوم ہوا سو البتہ خدانے تیری
طرف سے جو مال کہ تونے لکڑی کے ساتھہ بھیجا تھا سو پہنچا دیا سو اب تو اپنی ہزار اشرفیان لیکر

ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم مدعا علیہ پر ہی یعنی مدعا علیہ پر قسم اوس صورت مین ہی جب کہ مدعی کو گواہ نہ ملین
م ابو ھریرۃ الیمین علی نیۃ المستحلف مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
۱۸۵ فرمایا کہ قسم کا اعتبار قسم لینے والے کی نیت پر ہی ف یعنی قاضی نے جس مطلب کی قسم
لی وہی معتبر ہی پہر اگر قسم کہانے والا کہے کہ مینے قاضی کی نیت پر قسم نہین کہائی مینے دلمین
کچہہ اور ارادہ کر لیا تہا تو اوسکے اس قول کا کچہہ اعتبار نہین لیکن اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو اوسوقت
قسم کہانے والے کی نیت کا البتہ اعتبار ہی

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر ایما کی لفظ ہی
۱۸۶ م ابو ھریرۃ ایما امرأۃ اصابت بخورا فلا تشہد معنا العشاء الآخرۃ
مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عورت خوشبو لگائے ہو وہ ہمارے
ساتہہ اخیر عشا کی نماز مین نہ حاضر ہووے ف حضرت نے اسواسطے منع کیا کہ تاریکی کے وقت مین خوشبو سونگہہ کے
جوان مردونکو بدخیال نہ آوے معلوم ہوا کہ خوشبو لگا کر رات مین عورت کا نکلنا درست نہین۔
ق ابو ھریرۃ ایما امرء مسلم اعتق امرء مسلما استنقذ اللہ
۱۸۷ بکل عضو منہ عضوا من النار بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ جو مرد
مسلمان ازاد کرے مسلمان مرد کو چہوڑاویگا اللہ اوسکے ہر ایک جوڑ کے بدلے اوسکا ہر ایک جوڑ دوزخ سے
م جریر ایما عبد ابق فقد برئت منہ الذمۃ ویروی ابق من موالیہ فقد
۱۸۸ کفر حتی یرجع الیہم مسلم مین جریر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو غلام
بہاگا تو البتہ اوس سے اوتر گئی اسلام کی پناہ اور ایک روایت مین یون کہ جو غلام بہاگا اپنے
مالکون سے سو البتہ کافر ہو گیا جب تک کہ اون مین نہ پلٹ آوے ف اگر غلام بہاگنے کو حلال جانکر
بہاگا تو سچ مچ کافر ہو گیا اور اگر حلال نہین جانا تو کافر نہین ہوا اوس نے کفران نعمت کیا
م ابو ھریرۃ ایما قریۃ اتیتموہا واقمتم فیہا فسہمکم فیہا وایما قریۃ عصت اللہ
۱۸۹

وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس بستی مین کہ تم آئے اور وہان ٹہرے تو تمہارا حصہ اوسی مین ہی اور جس بستی والون نے خدا اور اوسکے رسول کی نافرمانی کی یعنے لڑائی کی تو البتہ اوسکا پانچوان حصہ اللہ اور رسول کا ہی پہر اوس بستی کے باقی چہار حصے تمہارے ہین ف اس حدیث مین بیان ہی فے اور غنیمت کا یعنے جو ملک بدون جنگ کافرون نے خالی کر دیا یا صلح سے قابو مین آیا وہ سبکا سب مال ہی بیت المال کا اسکو فے کہتے ہین اسمین غازیونکا حصہ مقرر نہین لیکن اگر غازی وہان جاکر ٹہرین تو بطور عطا کے حصہ پا وینگے اسواسطے کہ مصارف بیت المال مین غازی بہی داخل ہین اور جو ملک جنگ سے فتح ہوا اوسمین پانچوان حصہ بیت المال کا اور باقی چار حصے غازیون کے اسکو غنیمت کہتے ہین

عن عمر اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ اَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قَالَ قُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ قَالَ ثُمَّ لَمْ نَسْئَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ بخاری مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس مسلمان کی چار مسلمان نیکی کی گواہی دین خدا اوسکو بہشت مین داخل کریگا عمر فاروقؓ نے کہا پہر ہم نے کہا اور دو آدمی کی گواہی بہی بہشت مین لیجاتی ہی حضرتؐ نے فرمایا اور دو کی گواہی بہی بہشت مین لیجاتی ہی عمر فاروقؓ نے کہا پہر ہمنے ایک شخص کی گواہی کا حال نہ پوچہا ف معلوم ہوا کہ خالص مسلمانون کی گواہی نجات کا سبب ہی

فصل

اس فصل مین دو حدیثین جنگ کے سربراہ کی ہی

عن ابن مسعود اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهٗ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهٖ قَالَ فَاِنَّ مَالَهٗ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهٖ مَا اَخَّرَ بخاری مین عبد اللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کون تم مین ایسا ہی جسکے نزدیک اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ تر پیارا ہو اصحاب نے

کہ حضرت نے فرمایا کہ عثمان نہایت مرد شرم والا ہی اور مین اپنی حالت مین ڈرا کہ اوسکو بلاؤن شاید وہ اپنے مطلب کو مجھہ تک نہ پہنچا سکے ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت ایک روز گھر مین دونون پنڈلیان کھولے ہوئے لیٹے تھے اِستنے مین صدیق اکبرؓ دروازے پر آئے حضرت نے اونکو بلایا اور ویسے ہی لیٹے رہے پھر عمر فاروقؓ آئے اونکو بھی اوسی حال مین بلایا پھر حضرت عثمانؓ آئے تو حضرت نے اوٹھہ کر اپنے کپڑے پہن کے اونکو بلایا جب وے سب باہر گئے تو مینے پوچھا یا حضرت صدیق اکبر آئے آپ ویسے ہی لیٹے رہے عمر فاروق آئے تو بھی ویسے ہی لیٹے رہے عثمان کے آتے ہی آپ نے کپڑے پہنے اسکا کیا سبب ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے عثمان حیا کے سبب اپنا بدن نہین کھولتا ہی مبادا میرا کھلا بدن دیکھہ کر اپنا مطلب حیا سے نہ کہہ سکے

مر اَبُو الدَّرْدَاءِ اِنَّ عَدُوَّ اللهِ اِبْلِیْسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِّنْ نَارٍ لِیَجْعَلَهُ فِیْ وَجْهِیْ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللهِ مِنْكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللهِ التَّامَّةِ فَلَمْ یَسْتَاْخِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَرَدْتُ اَخْذَهٗ وَاللهِ لَوْلَا دَعْوَةُ اَخِیْنَا سُلَیْمَانَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا یَلْعَبُ بِهٖ وِلْدَانُ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ مسلم مین ابو درداسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا کا دشمن شیطان ایک شعلہ آگ کا لایا تھا کہ میرے موہنہ مین لگا دیے سو مینے تین بار کہا کہ مین خدا کی پناہ مانگتا ہون تجھہ سے پھر مینے تین بار کہا کہ مین خدا کی پوری لعنت تجھہ پر بھیجتا ہون پھر بھی نہ ہٹا پھر مینے اوسکا پکڑنا چاہا قسم خدا کی اگر ہمارے سلیمان بھائی دعا نکر گئے ہوتے تو وہ صبح کو بندھا پڑا ہوتا کہ مدینے کے لڑکے اوس سے کھیلتے ف حضرت سلیمان کی دعا کا مطلب اگلی حدیث مین آتا ہی

ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِنَّ عِفْرِیْتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَیَّ الْبَارِحَةَ لِیَقْطَعَ عَلَیَّ صَلٰوتِیْ فَاَمْكَنَنِیَ اللهُ مِنْهُ فَاَخَذْتُهٗ فَاَرَدْتُ اَنْ اَرْبِطَهٗ عَلٰی سَارِیَةٍ مِّنْ سَوَارِیْ الْمَسْجِدِ حَتّٰی تَنْظُرُوْا اِلَیْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ اَخِیْ سُلَیْمَانَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ

وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِاَحَدٍ مِنْ بَعْدِي فَرَدَدْتُهُ خَاسِئًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جنون مین سے ایک راکش رات کو میرے آگے گہس پڑا میری
نماز توڑ دینے کو سو خدا نے اوسکو میرے قابو مین کر دیا پھر مینے اوسکو پکڑ لیا سو مینے چاہا
کہ مسجد کے کہنبون سے کسی کہنبے مین باندہ دون تاکہ تم سب لوگ اوسکو دیکہو پھر مجھکو یاد پڑ
گئی اپنے سلیمان بھائی کی دعا وہ یہ دعا تھی کہ ای میرے رب میری مغفرت کر اور دیوے
مجھکو ایسی بادشاہی کہ میرے بعد پھر کسیکو ویسی نہ ملے حضرتؐ نے فرمایا پھر مینے اوسکو ڈہکیل دیا
دُو کار کے **ف** جن اور دیو حضرت سلیمان کے قابو مین تھے اور اونہون نے خدا سے
دعا مانگی تھی کہ ایسی بادشاہی میرے بعد کسیکو نہ ملے اسواسطے حضرتؐ نے اوس شیطان کو
چہوڑ دیا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ کوئی شخص اگرچہ ولی کامل ہو شیطان کے غلبے سے
نڈر نہین ہو سکتا اسواسطے کہ اوس مردود کی اتنی جرات ہی کہ حضرتؐ کے ساتھ مقابلے کو
تیار ہوا تھا اللہ بچاوے تو اوس سے بچے آدمی بیچارے کی کیا طاقت ہے
خ عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت
ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری دونون آنکہین سوتی ہین اور میرا دل نہین سوتا **ف** حضرت
عائشہؓ سے روایت ہی کہ ایک رات حضرتؐ نے وضو کیا اور نماز تہجد پڑہ کے سو گئے جب
بلالؓ نے صبح کی اذان کہی تو حضرتؐ نے نماز پڑہی اور وضو نکیا تب مینے عرض کی یا رسول اللہ
آپ سو گئے تھے وضو کیون نکیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنے مین سونے مین اپنے
بدن کے حال سے غافل نہین ہوتا سبکا سونا وضو توڑتا ہی مگر حضرتؐ اسمین خاص ہین
ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ اِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي وَاِنِّي اَتَخَوَّفُ اَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا وَاِنِّي
لَسْتُ اُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا اُحِلُّ حَرَامًا وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ وَبِنْتُ
عَدُوِّ اللّٰهِ مَكَانًا وَاحِدًا اَبَدًا بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ فاطمہ میری ہی اور البتہ مجھکو خوف آتا ہی کہ کہین اوسکے دین مین فتنہ نہ ڈالا جاوے

اور مقرر مین ایسا نہین ہون کہ حلال چیز کو حرام کر دون اور حرام کو حلال بتا ؤن لیکن خدا کی قسم
کہ خدا کے پیغمبر کی بیٹی اور خدا کے دشمن کی بیٹی ایک مکان مین کبھی جمع نہون گی **ف**
ابو جہل کی بیٹی مسلمان ہوئی تھی حضرت علی مرتضی رضی نے اوسکے ساتھہ نکاح کا ارادہ کیا تھا تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے ہر چند دوسرا نکاح حلال ہی لیکن خوف تھا کہ حضرت فاطمہ سوت کے
رنج سے کہین حضرت علی رض کی اطاعت مین توقف نکرین تو دین مین خلل پڑے اسواسطے کہ خاوند
کی اطاعت جو رو پر فرض ہی اسواسطے حضرت نے منع کیا

م عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اِنَّ فَصْلَ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتَابِ اُكْلَةُ السَّحَرِ ٣٥١
مسلم مین عمرو بن عاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہمارے روزون مین اور کتاب
والون کے روزون مین سحری کے لقمہ کا فرق ہی **ف** کتاب والے یعنے یہود اور
نصاری کے نزدیک روزہ مین سحر کا کھانا درست نہین اور اسلام مین درست ہی بلکہ سنت ہی

م عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَى الْجَنَّةِ
بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر محتاج وطن چھوڑنے
والے مالدار وطن چھوڑنے والون سے قیامت کے دن چالیس برس بہشت مین آگے جاوینگے
ف حضرت کے اصحاب دو قسم تھے ایک مہاجرین دوسرے انصار مہاجرین وے ہین جو مکہ فتح ہونے سے پہلے
اپنے وطن چھوڑکے اللہ کے واسطے مدینے مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور
انصار وے ہین جو مدینے کے رہنے والے تھے سو مہاجرین انصار سے افضل ہین اور مہاجرین
مین محتاج افضل ہین مالدارون سے اسواسطے کہ محتاجون نے پردیس مین محتاجی کے سبب
خدا کے واسطے بڑی بڑی تکلیفین اوٹھائین اسواسطے وے چالیس برس بہشت مین مالدارون سے
آگے جاوینگے دوسری حدیث مین آیا ہی کہ پانسو برس آگے بہشت مین جاوینگے اوسکا
مطلب یہ کہ مہاجرین کے سوای اور مالدار مسلمانون سے پانسو برس آگے جاوینگے تو دونون
حدیثون مین کچھہ خلاف نرہا

ق سہل بن سعد اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ بَابًا یُقَالُ لَہُ الرَّیَّانُ یَدْخُلُ مِنْہُ الصَّائِمُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لَا یَدْخُلُ مِنْہُ اَحَدٌ غَیْرُھُمْ یُقَالُ اَیْنَ الصَّائِمُوْنَ فَیَقُوْمُوْنَ لَا یَدْخُلُ مِنْہُ غَیْرُھُمْ فَاِذَا دَخَلُوْا اُغْلِقَ فَلَمْ یَدْخُلْ مِنْہُ اَحَدٌ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک دروازہ ہی جسکو ریّان کہتے ہین یعنے جہکا دینے والا پیاس بجہانے والا اوسمین روزہ دار جاوینگے قیامت کے روز کوئی اوس سے نجاویگا اونکے سوای کہا جاویگا کہان ہین روزہ دار سو وے اوٹہہ کہڑے ہونگے نجاویگا کوئی اوس سے اونکے سوای جب وے جاچکینگے تو وہ دروازہ بند کیا جاویگا سو کوئی اوس سے نجاویگا

ق ابو سعید اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ شَجَرَۃً یَسِیْرُ الرَّاکِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِیْعَ مِائَۃَ عَامٍ مَا یَقْطَعُھَا بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک درخت ہی کہ اچہے گہوڑے پلاؤ تیز قدم کا سوار سو برس چلے اوسکو تمام نکر سکے ف مقدسی نے کہا کہ یہ درخت سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی ہی جسکے بیر مٹکے برابر اور پتے ہاتہی کے کان برابر ہین اور بعضے اوسکو طوبیٰ کہتے ہین

م انس اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ لَسُوْقًا یَأْتُوْنَہَا کُلَّ جُمُعَۃٍ فَتَہُبُّ رِیْحُ الشِّمَالِ فَتَحْثُوْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ وَثِیَابِھِمْ فَیَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَجَمَالًا فَیَرْجِعُوْنَ اِلٰی اَھْلِیْھِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَجَمَالًا فَیَقُوْلُ لَھُمْ اَھْلُوْھُمْ وَاللّٰہِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا فَیَقُوْلُوْنَ وَاَنْتُمْ وَاللّٰہِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک بازار ہی جسمین بہشتی لوگ ہر جمعہ کے دن جمع ہوا کرینگے پہر اُتّر کی ہوا چلے کی سو وہان کا گرد اور غبار جو مشک اور زعفران ہی اونکے چہرون اور کپڑون پر پڑیگا سو اونکا حسن اور جمال زیادہ ہوجاویگا پہر پلٹ آوینگے اپنے گہر والون کی طرف اور گہر والون کا بہی حسن اور جمال بڑہ گیا ہوگا سو اون سے اونکے گہر والے کہینگے خدا کی قسم تمہارا حسن اور جمال ہمارے بعد تو بہت بڑہ گیا ہی پہر وے جواب دوینگے کہ خدا کی قسم تمہارا بہی حسن اور جمال ہمارے

بعد زیادہ ہو گیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتیون کا حسن ہمیشہ بڑہا کرے گا

خ ابو ہریرۃ اِنَّ فِی الجَنَّۃِ مِائَۃَ دَرَجَۃٍ اَعَدَّھَا اللہُ لِلمُجَاھِدِینَ فِی سَبِیلِہٖ کُلُّ دَرَجَتَینِ ٤٥٥
مَا بَینَھُمَا کَمَا بَینَ السَّمَاءِ وَالاَرضِ فَاِذَا سَاَلتُمُ اللہَ فَاسْاَلُوہُ الفِردَوسَ فَاِنَّہٗ اَوسَطُ
الجَنَّۃِ وَاَعلَی الجَنَّۃِ وَفَوقَہٗ عَرشُ الرَّحمٰنِ وَمِنہُ تَفَجَّرُ اَنھَارُ الجَنَّۃِ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین سو درجے ہین کہ خدا نے اپنی راہ مین لڑنے
والون کے واسطے تیار کر رکھین ہین دو دو درجون مین اتنا فرق ہی جتنا آسمان اور زمین
مین سو تم جب خدا سے مانگا کرو تو فردوس مانگا کرو اسواسطے کہ فردوس عمدہ بہشت درمیانی اور
اونچی بہشت ہی اور اوسکے اوپر خدا کا عرش ہی اور اوسی سے بہشت کی نہرین پہوٹ نکلین
ہین **ف** فردوس اوس باغ کو کہتے ہین جسمین رنگ برنگ کے پہول اور طرح طرح کے
میوے ہون بہشت کی نہرین چار ہین ایک نہر پانی کی دوسری دودہ کی تیسری شہد کی چوتھی
عمدہ شراب کی یہ حدیث اول باب کے اول حدیث کا ٹکڑا ہی

ق ابنُ مَسعُودٍ اِنَّ فِی الصَّلٰوۃِ لَشُغلًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے ٤٥٦
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر نماز مین تو ایک دہن ہی یعنے نماز مین سوای نماز کے کسیطرف
توجہ نچاہیے **ف** عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ ہم پہلے حضرت کو نماز مین سلام کیا کرتے
تہے حضرت جواب دیا کرتے تہے جب ہم مدت کے بعد حبش کے سفر سے آئے حضرت نماز مین
تہے ہمنے سلام کیا حضرت نے جواب نہ دیا بعد نماز کے یہ حدیث فرمائی یعنے وہ حکم اب موقوف
ہو گیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بات کرنا سلام کرنا جواب دینا یا سب کہانسنا ادہر ادہر دیکہنا
نماز مین درست نہین

م عَمَّارًا اَو حُذَیفَۃُ شَکَّ شُعبَۃُ اِنَّ فِی اُمَّتِی اِثنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا یَدخُلُونَ الجَنَّۃَ ٤٥٧
وَلَا یَجِدُونَ رِیحَھَا حَتّٰی یَلِجَ الجَمَلُ فِی سَمِّ الخِیَاطِ ثَمَانِیَۃٌ مِنھُم تَکفِیکَھُمُ الدُّبَیلَۃُ
سِرَاجٌ مِنَ النَّارِ یَظھَرُ فِی اَکتَافِھِم حَتّٰی یَنجُمَ مِن صُدُورِھِم مسلم مین عمار سے یا حذیفہ سے

روایت ہی شک ہی اسمین شعبہ کو جو راوی ہی اس حدیث کا کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر میری امت
مین بارہ منافق ہین یعنے دل سے کافر زبان سے مسلمان وے بہشت مین نجاوین سے اور
اوسکی بو بھی نسونگہنے پاوین گے جب تک اونٹ سوئی کے ناکے مین گہسے یعنے اونکو ہیا
بہشت نصیب ہوگی اونمین سے آٹہہ کو بڑا پہوڑا تمام کر ڈالیگا یعنے ایک آگ کا چراغ اونکے
مونڈہو نمین پیدا ہوگا اونکی چہاتیان توڑکے نکل آویگا یعنے اوسمین ایسی سوزش ہوگی جیسے چراغ
رکہہ دیا چنانچہ ایسا ہی ہوا

م اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِي بَكْرٍ اِنَّ فِي ثَقِيفٍ مُبِيرًا وَكَذَّابًا مسلم مین اسما بنت ابی بکرؓ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک ثقیف کی قوم مین ایک ظالم خونریز ہوگا اور ایک بہت جہوٹہا
ف ثقیف ایک قوم ہی جو مکّے کے پاس طائف مین رہتے تھے اوس قوم سے
حَجَّاج بن یوسف خونریز پیدا ہوا جسکا ظلم عالم مین مشہور ہی روایت ہی کہ اوسنے سوا لاکہہ
آدمی ناحق مارے اور جہوٹہا مختار ثقفی تھا جسنے بعد شہادت امام حسین علیہ السلام کے کوفہ مین
محمد بن حنفیہؒ کی طرف سے اول جہوٹہا دعوی کیا امام کے خون کا اور اس بہانے سے سردار
بنا بعد اسکے پیغمبری کا دعوی کیا آخر کو خدا نے اوسکو فضیحت اور برباد کیا سو یہ حدیث حضرت کا
معجزہ ہی جیسا فرمایا تہا ویسے ہی اوس قوم سے دو آدمی پیدا ہوئے

ق اَنَسٌ اِنَّ فِي حَوْضِي مِنَ الْاَبَارِيقِ بِعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ بخاری اور مسلم مین
انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرے حوض مین اتنے ٹونٹی دار آبخورے ہین
جتنے آسمان مین تارے ف یہ حوض کوثر کی وسعت کا بیان ہی کہ حضرت کو قیامت مین ملیگا

م عَائِشَةُ اِنَّ فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً اَوْ اِنَّهَا تِرْيَاقٌ اَوَّلَ الْبُكْرَةِ مسلم مین حضرت عائشہ سے
روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مقرر مدینے اور اوسکے آس پاس کے عجوے مین شفا ہے
یا یون فرمایا کہ وہ عجوہ صبح کے اول وقت تریاک ہی یعنے زہر کی تاثیر کو دور کرتا ہی ف مدینہ مین عجوہ
ایک عمدہ قسم ہی کہجور کی بڑی ہوتی ہی سیاہی مارتی اوسکی یہ تاثیر ہی حضرت کی دعا سے

معجزہ اطلاع ظالمان ثقیف

۴۶۱ ق ابُو سَعِيدٍ اِنَّ فِيْكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللهُ الْحِلْمُ وَالْاِنَاءَةُ قَالَهُ لِاَشَجِّ
عَبْدِ الْقَيْسِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تجھہ مین دو خوبین
ہین جنکو خدا دوست رکھتا ہی ایک تو غصے کا بچاو دوسرے گرداو یہ حضرت نے اوس آدمی سے کہا جسکا
قوم عبد القیس مین اَشَجّ لقب تھا ف عبد القیس ایک قوم کا نام ہی وہ قوم حضرت کی خدمت
مین حاضر ہوئی اوسکے سب آدمی اپنی سواریان چھوڑ جلدی سے حضرت کی ملاقات کو آئے
لیکن اَشَجّ نے جلد بازی نکی اپنے اونٹ کو پہلے باندہا پھر کپڑے پہن کے حضرت پاس خاطر
جمع سے حاضر ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اوسکی تعریف کی ذری خلاف مرضی بات
مین غصے سے لال ہو جانا اور ہر کام مین بدون غور کے شتابی اور جلد بازی کرنا جانور نکی
خو ہی اسواسطے خدا کو غصے کا بچاو اور گرداو پسند ہی

۴۶۲ ق انس اِنَّ قُرَيْشًا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيْبَةٍ وَاِنِّيْ اَرَدْتُ اَنْ اَجْبُرَهُمْ
وَاَتَاَلَّفَهُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُوْا بِرَسُوْلِ اللهِ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ
لَوْسَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكْتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ بخاری
او رمسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے انصاریون سے فرمایا کہ البتہ قریش کی قوم کو نئی
مصیبت پڑی ہی تازہ کفر کو چھوڑا ہی سو مینے چاہا کہ اُنکو انعام دون اور اُنسے لگاوٹ کرون
تم کیا اس بات سے راضی نہین کہ لوگ دنیا کا مال لیکر پھرین اور تم اپنے گھرون کی طرف خدا کے
رسول کو لیکر پھر و اگر اور لوگ ایک راہ چلین اور انصاری اصحاب دوسری راہ چلین تو مین انصاریون
۴۶۳ ہی کی راہ چلون ف متصل اسکے صحیح مین انس سے روایت ہی
کہ جب فتح مکے کے بعد جنگ حُنَین فتح ہوئی تو مال اسباب بہت ہاتھ آیا حضرت نے قریش
یعنے مکے کے رہنے والونکو سو سو اونٹ دئے تب بعضے نوجوان انصاریون نے کہا کہ خدا حضرت کو
بخشے قریش کو آپ دیتے ہین ہمکو چھوڑ دیتے ہین حالانکہ اونکے خون ہماری تلوارون سے ٹپکتے ہین
یعنے ہماری تلوارون کے زور سے وے مسلمان ہوئے ہین جب یہ خبر حضرت کو معلوم ہوئی تب

صرف انصاریون کو حضرت نے ایک خیمے مین جمع کیا اور یہ حال پوچھا تو انصاریون سے کے رئیسون اور عقلمندون نے عرض کیا کہ یا حضرت ہمارے دانا لوگون سے نے یہ ہرگز نہین کہا لیکن ہمارے نوجوانون نے البتہ کہا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے قریش نو مسلم ہین اونکو تازہ مصیبت پڑی ہی تہائی ہنداونکے لڑائیون مین مارے گئے ہین اسلام کی خوبی اونکے دل مین ابہی نہین جمی لگاوٹ کے واسطے دنیا کا مال دینا اونکو مناسب تہا اور تم ایماندار لوگ ہو تمکو دنیا لینا مناسب نہین قریش نے دنیا پائی تمنے مجہکو پایا زہے قسمت اوسکی جسکے حصے مین حضرت آوین اس حدیث سے انصاریون کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی

م عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اِنَّ قُلُوْبَ بَنِیْ اٰدَمَ کُلَّھَا بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ کَقَلْبٍ وَّاحِدٍ یُصَرِّفُہٗ حَیْثُ یَشَاءُ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر آدمیون کے سب دل خدای مہربان کے ایسے قابو مین ہین جیسے ایک دل اوسکو پہیرتا ہے جدہر چاہتا ہی **ف** انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت یہ دعا بہت مانگتے تہے کہ اے دلون کے پہیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر جمائے رکہہ سو مینے کہا کہ یا حضرت ہم آپ پر ایمان لائے ہین اسلام لیکے دین کو ہم سچ جانتے ہین کچہہ ہمارے بدلنے کا بہی آپکو ڈر ہی جو آپ یہ دعا مانگا کرتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے مسلمان کو نڈر ہونا نچاہیے خدا سے ڈرا کرے اور ایمان ثابت رہنے کی دعا مانگا کرے کہ مسلمان کو کافر ہونا اور کافر کو مسلمان ہونا کچہہ دور نہین

ف اَلْمُغِیْرَۃُ بْنُ شُعْبَۃَ اِنَّ کِذْبًا عَلَیَّ لَیْسَ کَکِذْبٍ عَلٰی اَحَدٍ مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرے اوپر جہوٹ باندہنا اورون پر جہوٹ باندہنے کے برابر نہین جو مجہہ پر جہوٹ باندہیگا جان بوجہہ کر سو اپنے بیٹہک ٹہرا لیوے دوزخ مین **ف** یہ حدیث متواتر ہی یعنے اتنے لوگون نے روایت کی کہ اسکے سچ ہونیکا یقین کامل حاصل ہوا صحابؓ سے

بھی زیادہ حضرت کے اصحاب نے اوسکو روایت کیا ہی ہرچند ہر ایک پر جھوٹ باندہنا حرام ہی لیکن
حضرت پر جھوٹ باندہنا نہایت حرام ہی اور سخت گناہ کبیرہ کہ انجام اوسکا دوزخ ہی اسواسطے
علما حدیث نے حدیثون کے پرکہنے مین بڑی محنتین اور جان فشانیاں کین موضوع حدیثون کو
جانچکر علٰحدہ کر ڈالا صحیح اور ضعیف کو جدا کیا جیسے صرّاف کھرے اور کہوٹے کو پہچان جاتا ہی
ویسے علما حدیث بھی پہچان گئے تو مسلمان پر فرض ہی کہ جب کسی سے حدیث سنے یا کسی
کتاب مین دیکھے اوس حدیث کو سچا نجانے جب تک کہ اوسکو حدیث کی مشہور کتابون مین
نہ دیکھے یا علما حدیث سے اوسکی صحت نہ سُنے

خ عَائِشَةُ اِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالاً بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ حق والیکو کہنا پہنچتا ہی **ف** حضرت پر کسیکا قرض تھا وسنے کڑا
تقاضا کیا اصحاب نے اوسکے مارنیکا ارادہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے قرض دینے والا
حق دار ہی کہا چاہیے اوسکی بات کا برا ماننا نچاہیے

خ ابن عمر اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ قَالَهُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ
بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے عثمان بن عفّان رضہ سے فرمایا کہ مقرر تجھکو ایک
مرد کے برابر ثواب اور حصہ ہی غنیمت کے مال کا اون لوگون سے جو جنگ بدر مین تھے **ف**
حضرت جب جنگ بدر کو چلے تو حضرت عثمان رضہ کی بی بی حضرت کی بیٹی بیمار تھین تب حضرت نے
حضرت عثمان رضہ سے فرمایا کہ تم ہمارے ساتھ نچلو اونکی بیمار داری کرو جو لوگ لڑائی کو جاتے ہین اونمین سے
ایک مرد کے برابر تمکو ثواب آخرت مین اور حصہ مال کا دنیا مین ملیگا

ق انس اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنًا وَاِنَّ اَمِيْنَنَا اَيَّتُهَا الْاُمَّةُ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ
بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک امت کا ایک معتمد امانت دار ہی
اور ہمارا معتمد امانت دار اے امت میری ابو عبیدہ ہی جرّاح کا بیٹا **ف** ابو عبیدہ بہشتی
حضرت کے دس یارون مین ہین اونکو اس امت کا امانت دار فرمایا ہرچند سب اصحاب

امانت دار تھے لیکن جسمین جو صفت زیادہ ہوتی تھی حضرت اوسی صفت سے اوسکی تعریف کرتے تھے
جیسے صدیق کو رحم دل اور فاروق کو خدا کی راہ مین کڑا اور حضرت عثمان کو حیامند اور علی مرتضی کو
قاضی اور زبیر کو دلی جان نثار فرمایا

ق جابرؓ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيِّيَ الزُّبَيْرُ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ہر پیغمبر کا کوئی خالص مددگار ہوتا رہا ہی اور میرا خالص مددگار اور فدائی جان نثار زبیر ہی ف مصابیح مین روایت ہی کہ جب مدینہ مین جنگ خندق ہوئی اور کافرون کے گروہ پہوٹ پہٹک گئے تب حضرت نے فرمایا کہ کفار کے لشکر کی کوئی خبر لا دے زبیر نے کہا یا حضرت مین جاتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اونکی فضیلت بیان کی زبیر حضرت کے پہوپہی زاد بہائی بڑے بہادر سپاہی حضرت پر فدا رہتے تھے چنانچہ اس حدیث سے ثابت ہوا

ق انسؓ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةً وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ مقرر ہر پیغمبر کی ایک خاص دعا ہی اور مینے اپنی دعا چھپا رکھی ہی اپنی امت بخشانی کے واسطے قیامت کے دن ف اس حدیث مین بشارت ہی امت کی بخشش کی جو ایمان سے مرا اور معلوم ہوا کہ حضرت کو اپنی امت پر بڑا رحم تھا کہ اپنی خاص دعا امت کے واسطے رکہی اپنی ذات کے واسطے نکی قربان اس نبی رحیم اور کریم پر

م اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ قَالَهُ لِرَجُلٍ كَانَ يَمْشِي اِلَى مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَرْكَبُ وَيَرْجُو فِي آثَارِهِ الْاَجْرَ مسلم مین ابی بن کعبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھکو ملیگا جسکا تو ثواب چاہتا ہی یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جو پیدل حضرت کی مسجد مین آتا تھا اور سوار نہوتا تھا اور اپنے قدم مین ثواب کی امید رکہتا تھا ف ایک شخص تھا اوسکا گھر بہت دور تھا حضرت کی مسجد سے اور وہ ہمیشہ ہر وقت مسجد مین آتا تھا کسی نے اوس سے کہا کہ اندہیرے اور گرمی مین سوار ہوکر آیا کر اوسنے کہا مین پیادہ آنے مین ثواب کی امید رکہتا ہون

تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنے تمکو اس نیت اور اس محنت کا ثواب سب ملیگا

م جابرٍ اِنَّ لَكُمْ بِكُلِّ خُطْوَةٍ دَرَجَةً قَالَهُ لِرَهْطِ جَابِرٍ وَقَدْ اَرَادُوْا اَنْ يَبِيْعُوْا بُيُوْتَهُمْ فَيَقْرُبُوْا ٤٧٢

مِنَ الْمَسْجِدِ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر تمہارے واسطے ہر ڈگ پر درجہ ہے

یہ حضرتؐ نے جابر کی قوم سے فرمایا اور اون لوگون نے اپنے گھرون کے بیچ ڈالنیکا ارادہ کیا

تھا اور چاہا تھا کہ حضرت کے مسجد کے قریب آ رہین ف یعنے جسقدر تم دور رہو گے اور مسجد مین

آیا کرو گے اوتنا ثواب زیادہ پاؤ گے کہ ہر قدم پر درجہ بلند ہوگا

خ ابو ھریرۃ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدَةً مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ ٤٧٣

الْجَنَّةَ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا کے ننانوے [99]

نام ہین ایک کم سو جو اونکو یاد کر لیوے یا اعتقاد سے شمار کر رکھے یا اونکے معنے بوجھے

اور اوسپر عمل کرے وہ بہشت مین جاویگا ف حق تعالی کے نام بیشمار ہین اسواسطے کہ صفات

الہی کی حد نہین چنانچہ سوائے اِن ننانوے نام کے قران اور حدیث مین بہت اسماءِ الہی ثابت ہین جیسے

وِتر فاطِر محیط عَلّام مَلیک قدیم رفیع ذِی الطَّوْلِ ذِی الْمَعَارِجِ مَوْلیٰ نَصیر رَبّ ناصِر شَدِیْدُ الْعِقَابِ قَابِلُ التَّوْبِ

غَافِرُ الذَّنْبِ حَنَّان مَنَّان وغیر ذلک تو مطلب اس حدیث کا یہ نہین کہ اسماءِ حُسنیٰ انہین ننانوے نام

مین منحصر ہین بلکہ یہ مطلب ہی کہ اسقدر نامون کی یہ تاثیر ہی کہ انکے یاد کر لینے سے بہشت حاصل

ہوتی ہی تو وہ نام بموجب روایت حصنِ حصین کے یہ ہین مع الترجمہ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

یعنے وہ اللہ پاک ایسا ہی کہ اوسکے سوای کوئی معبود برحق نہین اَلرَّحْمٰنُ بڑا ہی مہربان جسکی

رحمت دنیا اور آخرت مین عام ہی اَلرَّحِيْمُ نہایت رحم والا جسکی رحمت آخرت مین صرف

ایماندارون پر مخصوص ہی اَلْمَلِكُ سبکا بادشاہ اَلْقُدُّوْسُ ہر عیب اور نقصان سے پاک

اَلسَّلَامُ خود سلامت عالم کا سلامت رکہنے والا اَلْمُؤْمِنُ اپنے دینِ حق کا باور کرانے والا

یا مومنین کو ہولِ قیامت سے امن مین رکہنے والا اَلْمُهَيْمِنُ تمام امانت دار محافظ

اَلْعَزِيْزُ غالب باعزت اَلْجَبَّارُ زبردست ٹوٹے ہوئیکا جوڑنے والا اَلْمُتَكَبِّرُ

عظیم الشان گھمنڈ والا اَلْخَالِقُ عدم سے پیدا کرنے والا اَلْبَارِئُ بے نمونہ دیکھے عالم کا
بنانے والا اَلْمُصَوِّرُ صورت گر ہر مخلوق کے مناسب شکل اور صورت کا عطا کرنے والا اَلْغَفَّارُ
اپنے بندوں کے عیب اور گناہ کا ڈھکنے والا اَلْقَهَّارُ سب پر غالب اَلْوَهَّابُ
بے عوض کثرت سے دینے والا اَلرَّزَّاقُ روزی بخش اَلْفَتَّاحُ رزق اور رحمت کے
دروازے کھولنے والا اَلْعَلِيْمُ ہر چیز کا دانا اَلْقَابِضُ بند کرنے والا ارواح اور روزیکا
اَلْبَاسِطُ کشادہ کرنے والا رزق کا اور جاری کرنے والا ارواح کا ابدان میں اَلْخَافِضُ
پست کرنے والا مغروروںکا اَلرَّافِعُ بلند کرنے والا مومنین منکسرین کا اَلْمُعِزُّ عزت دینے والا
اَلْمُذِلُّ ذلیل کرنے والا اَلسَّمِيْعُ ہر آواز کو سننا اَلْبَصِيْرُ ہر چیز کو دیکھنا اَلْعَدْلُ
منصف حاکم اَللَّطِيْفُ مہربان باریک دان اَلْخَبِيْرُ اگلی پچھلی ہر چیز سے خبردار
اَلْحَلِيْمُ بردبار بڑی سمائی والا کہ اہل کفر اور فسق کو جلد نہیں پکڑتا اَلْعَظِيْمُ بزرگ جسکی بڑائی
وہم و خیال سے باہر اَلْغَفُوْرُ پردہ پوش اَلشَّكُوْرُ شکر گزار وںکا قدردان اَلْعَلِيُّ
سب سے اونچا اَلْكَبِيْرُ سب سے بڑا اَلْحَفِيْظُ اپنے مخلوقات کا نگہدار اور محافظ
اَلْمُقِيْتُ محافظ با قدرت خلائق کا قوت دینے والا اَلْحَسِيْبُ تمام عالم کو کافی اور اسکے
سوای دوسرے کی حاجت نہیں اَلْجَلِيْلُ بڑی شان والا اَلْكَرِيْمُ صاحب کرم جسکے
عطا کی انتہا نہیں اَلرَّقِيْبُ ہر شی کا نگہبان اَلْمُجِيْبُ حاجت روا دعا کا قبول کرنے والا
اَلْوَاسِعُ کشادہ رحمت کشادہ عطا اَلْحَكِيْمُ حاکم باحکمت استوار کار اَلْوَدُوْدُ نیکوںکا
محبوب اہل معرفت کا محب اَلْمَجِيْدُ بزرگ ذات نیکوکار اَلْبَاعِثُ قیامت میں قبروں سے
مردوں کا اوٹھانے والا اَلشَّهِيْدُ ہر چیز اوسکے سامھنے حاضر اَلْحَقُّ سچ جسکی
ذات اور صفات میں کچھ بھی دہوکا نہیں اَلْوَكِيْلُ سارے عالم کا کارساز روزی کا ضامن
اَلْقَوِيُّ زبردست اَلْمَتِيْنُ استوار کار جسکو تھکاوٹ اور ماندگی نہیں اَلْوَلِيُّ
مددگار عالم کا کارساز اَلْحَمِيْدُ ہر کام کا سراہا سارے عالم کا محمود اَلْمُحْصِيْ ہر چیز کا

گھیرنے والا ذرہ بھی اوسکے علم سے باہر نہین اَلْمُبْدِئُ بے مثال کے عالم کا ایجاد کرنے والا
اَلْمُعِیْدُ دنیا مین زندون کا مارنے والا آخرت مین مُردون کو زندگی بخشنے والا
اَلْمُحْیِیْ جلانے والا اَلْمُمِیْتُ مارنے والا اَلْحَیُّ بذات خود زندہ
اَلْقَیُّوْمُ بذات خود قایم جہان کا تھامنے والا اَلْوَاجِدُ غنی جسکو کچھہ احتیاج نہین
اَلْمَاجِدُ بزرگی والا اَلْوَاحِدُ اکیلا جسکا کوئی دوسرا نہین اَلصَّمَدُ سردار دائمی
جو نہ کہاوے نہ سووے سب اوسکے محتاج وہ سب سے بے نیاز اَلْقَادِرُ
صاحب قدرت اَلْمُقْتَدِرُ بڑے اقتدار والا اَلْمُقَدِّمُ تقدیم بخشنے والا اَلْمُؤَخِّرُ
پیچھے ڈالنے والا اَلْاَوَّلُ پہلا کوئی اوسکے قبل نہین اَلْاٰخِرُ پچھلا جسکے بعد کچھہ نہین
اَلظَّاهِرُ قدرت کی راہ سے کہلا جسمین کچھہ شک نہین اَلْبَاطِنُ خلق کی نظر اور
اور وہم سے چھپا اَلْوَالِیْ مالک صاحب حکومت اَلْمُتَعَالِیْ بلندشان جسکا وصف
نہوسکے اَلْبَرُّ اپنے بندون پر مہربان نیکوکار اَلتَّوَّابُ توبہ قبول کرنے والا
اَلْمُنْتَقِمُ بدکارون کا سزا دینے والا اَلْعَفُوُّ گناہون کا مٹانے والا گنہگارونکا
بخشنے والا اَلرَّؤُوْفُ نہایت مہربانی والا مَالِكُ الْمُلْكِ سب جہانکا مالک جو چاہے
سوکرے ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ جلال والا صاحب تعظیم وتکریم اَلْمُقْسِطُ
عادل با انصاف اَلْجَامِعُ قیامت مین خلایق کا جمع کرنے اَلْغَنِیُّ سب سے
بے نیاز اَلْمُغْنِیْ جسکو چاہے بے پرواہ بناوے اَلْمَانِعُ روکنے والا
اَلضَّارُّ ضرر پہنچانے والا اَلنَّافِعُ نفع رسان اَلنُّوْرُ بذات خود ظاہر اور
غیر کا ظاہر کرنے والا جسکے نور سے ایمان کا ظہور ہی اَلْهَادِیْ نیک راہ بتانے والا
مطلب پر پہنچانے والا اَلْبَدِیْعُ خود بے نظیر اور نئی اُپج کا لینے والا بے نمونہ
اختراع کرنے والا اَلْبَاقِیْ موجود دائمی ہمیشہ قائم اَلْوَارِثُ فناء عالم کے
بعد قائم رہنے والا اَلرَّشِیْدُ راہ نما اَلصَّبُوْرُ بڑا سہار والا جو بدکارونکو جلد نہین پکڑتا

٤٧٤ ق اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰی وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُسَمًّی
بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ مقرر خدا ہی کا تھا جو اوسنے لیا اور اوسی کا ہی جو اوسنے دیا اور ہر چیز کی اوسکے نزدیک مدت مقرر ہی

ف اسامہ سے روایت ہی کہ ہم حضرت ؐ کے پاس تھے حضرت کی کسی بیٹی نے حضرت سے کہلا بھیجا کہ میرا لڑکا مرتا ہی آپ تشریف لائیے تب حضرت نے یہ کہلا بھیجا یعنے لڑکا خدا کی امانت تھا خدا نے لیا تو صبر کیا چاہیئے بیگانی چیز پر کچھہ دعوی نہیں اور اس لڑکے پر کیا موقوف ہی ہر چیز کی ایک مدت ہی آخر اوسکو فنا ہی

بیان وسعت رحمت الٰہی

٤٧٥ م سَلْمَانُ اِنَّ لِلّٰہِ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَمِنْهَا رَحْمَةٌ یَتَرَاحَمُ بِهَا الْخَلْقُ بَیْنَهُمْ وَتِسْعٌ وَتِسْعُوْنَ لِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ
مسلم میں سلمان ؓ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ خدا کی سو رحمتیں ہیں اونمیں ایک رحمت کے سبب سے تمام خلق آپسمیں الفت اور محبت کرتی ہی اور ننانوے رحمتیں خدا کی قیامت کے دن کے واسطے ہیں ف یعنے خدا نے اپنی رحمت کے سو حصے کیے ایک حصہ تمام خلق کو دیا اوسی کا یہ اثر ہی کہ جانور اپنے بچوں کو پالتے ہیں آپ بھوکے رہتے ہیں اونکو کھلاتے ہیں اوسی کا اثر ہی کہ ماباپ اپنی اولاد کو پالتے ہیں اور اونکی مصیبتیں اوٹھاتے ہیں اور ننانوے حصے خدا کی رحمت قیامت میں ظاہر ہوگی حضرت ؐ کی شفاعت اور گنہگاروں کی بخشش اور بہشت کی بے حساب نعمتیں اونہیں رحمتوں کا اثر ہی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خدا کی رحمت کی کچھہ حد نہیں

٤٧٦ ق ابوهریرة اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰئِکَةً یَطُوْفُوْنَ فِی الطُّرُقِ یَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّکْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰی حَاجَتِکُمْ قَالَ فَیَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا اِلَی السَّمَاءِ قَالَ فَیَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مِنْهُمْ مِنْ اَیْنَ جِئْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَکَ فِی الْاَرْضِ قَالَ فَیَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مِنْهُمْ مَا یَقُوْلُ عِبَادِیْ قَالُوْا یُسَبِّحُوْنَکَ وَیُکَبِّرُوْنَکَ وَیَحْمَدُوْنَکَ وَیُهَلِّلُوْنَکَ

وَيُمَجِّدُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ هَلْ رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَا وَاللهِ مَا رَأَوْكَ قَالَ فَيَقُولُ كَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَأَشَدَّ لَكَ تَمْجِيدًا وَأَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحًا قَالَ فَيَقُولُ فَمَا يَسْأَلُونِي قَالُوا يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَقُولُ وَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا قَالَ فَيَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّا يَتَعَوَّذُونَ قَالَ يَقُولُونَ مِنَ النَّارِ قَالَ يَقُولُ وَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالُوا وَيَسْتَغْفِرُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُولُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ رَبِّ فِيهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى جَلِيسُهُمْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا کے فرشتے ہین کہ گہومتے پہرتے ہین راہون مین ڈہونڈتے ہین خدا کے یاد کرنے والون کو پہر جب پاتے ہین اوس گروہ کو جو خدا کو یاد کرتے ہین تو آپسمین پکارتے ہین جلد آؤ اپنے مطلب کو حضرت نے فرمایا سو اونکو ڈہانپ لیتے ہین اپنے پرون سے پہلے آسمان تک جب لوگ ذکر کرکے جدا ہو جاتے ہین تو فرشتے آسمان پر چڑہ جاتے ہین حضرت نے فرمایا پہر اون سے اونکا رب پوچہتا ہی حالانکہ وہ اونکا حال اون سے زیادہ جانتا ہی کہ تم کدہر سے آئے تو وے کہتے ہین ہم تیرے بندون کے پاس سے آئے ہین جو زمین پر ہین حضرت نے فرمایا پہر اونکا رب اون سے پوچہتا ہی حالانکہ وہ اونکا حال اون سے زیادہ جانتا ہی کہ کیا کہتے ہین میرے بندے فرشتے کہتے ہین کہ سبحان اللہ کہتے ہین یعنے ہر عیب اور نقصان سے تجہکو پاک بتلاتے ہین اور اللہ اکبر کہتے ہین یعنے تجہکو سب سے بڑا جانتے ہین اور الحمد للہ کہتے ہین یعنے تیری خوبیان بیان کرتے ہین اور لا الہ الا اللہ کہتے ہین یعنے تیرے سوای کسیکو لایق بندگی کے نہین جانتے اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتے ہین یعنے بدون

تیری مدد کے اپنا کسی بات مین اختیار نہین جانتے تیری بڑای بیان کرتے ہین حضرت نے فرمایا
پھر خدا فرماتا ہی کہ کیا اونہون نے مجھکو دیکھا ہی حضرت نے فرمایا پھر فرشتے کہتے ہین خدا کی قسم
نہین دیکھا ہی حضرت نے فرمایا پھر خدا فرماتا ہی کیا اونکا حال ہو جو مجکو دیکھین حضرت نے یہ فرمایا وے
کہتے ہین اگر وے تجھکو دیکھین تو بہت تیری بندگی کرین اور نہایت تیری بڑائی بیان کرین
اور بہت تیری پاکی بولین حضرت نے کہا پھر حق تعالی فرماتا ہی سو وے کیا مجھسے مانگتے ہین فرشتے
کہتے ہین کہ وے تجھسے بہشت مانگتے ہین حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ کیا اونہون نے بہشت کو
دیکھا ہی حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین قسم خدا کی ای رب نہین اوسکو دیکھا ہی حضرت نے فرمایا
پھر حق تعالی فرماتا ہی سو اونکا کیا حال ہو جو اوسکو دیکھین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین کہ اگر وے
اوسکو دیکھہ پاوین تو اونکے بڑے لالچی بن جاوین اور بہت اوسکو مانگین اور نہایت اوسکی خواہش
کرین خدا فرماتا ہی پھر کس سے پناہ مانگتے ہین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین کہ دوزخ سے
پناہ مانگتے ہین حضرت نے فرمایا حق تعالی فرماتا ہی کہ کیا اونہون نے دوزخ کو دیکھا ہی حضرت نے
فرمایا فرشتے کہتے ہین خدا کی قسم ای رب نہین اونہون نے اوسکو دیکھا حضرت نے فرمایا خدا
فرماتا ہی سو کیا اونکا کیا حال ہو جو اوسکو دیکھین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین اگر وے دوزخ کو
دیکھین تو بہت اوس سے بھاگین اور بہت اوس سے ڈرین فرشتون نے کہا کہ تجھسے وے
گناہون کی بخشش چاہتے ہین حضرت نے فرمایا پھر حق تعالی فرماتا ہی سو تمکو مین گواہ کرتا ہون کہ
مینے اونکو بخشا حضرت نے فرمایا کہ اون فرشتون مین سے ایک فرشتہ کہتا ہی کہ ای رب
اونمین تو فلانا آدمی بھی تھا وہ اوس گروہ مین نہین صرف اپنے کسی کام کو آیا تھا حق تعالی نے
فرمایا کہ وے ایسے لوگ ہین کہ اونکے ساتھہ کا بیٹھنے والا بدبخت نہین ہوتا یعنی اونکے
پاس بیٹھنے کی برکت سے وہ بھی بخشا گیا اگرچہ وہ ذاکر نہ تھا ف اس حدیث سے
ذکر الہی کی نہایت بڑائی ثابت ہوئی اور اولیا کے اور جو رات دن ذکر خدا مین رہتے ہین
اونکی نہایت بزرگی معلوم ہوئی اور ثابت ہوا کہ نیکونکی صحبت آخرت مین کام آوے گی

ق ابو موسیٰ اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِی الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ طُولُهَا ۴۷۷
فِی السَّمَاءِ وَفی روایةٍ عَرْضُهَا سِتُّوْنَ مِيْلًا لِلْمُؤْمِنِ فِيْهَا اَهْلُوْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ فَلَا يَرٰی
بَعْضُهُمْ بَعْضًا بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایمان دار کے
واسطے بہشت مین ایک خیمہ ہی ایک موتی کا لنبا اوسکا آسمان مین اور روایت ہی کہ
چوڑا اوسکا ساٹھ کوس کا ایمان دار کی اوسمین بی بیان ہون گی کہ ادمین گھوما کریگا سو ایک
دوسریکو نہ دیکھے گا یعنے کشادگی کے سبب سے

م انس اِنَّ لَنَا طَلِبَةً فَمَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاضِرًا فَلْيَرْكَبْ مَعَنَا قَالَهُ عِنْدَ خُرُوْجِهٖ ۴۷۸
اِلٰی بَدْرٍ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہمارا ایک مطلب ہی یعنے ہم
کسی تاک مین جاتے ہین سو جسکے پاس سواری موجود ہو وہ ہمارے ساتھ سوار ہو چلے
یہ حضرت نے جب جنگ بدر کو چلے تھے تب فرمایا ف قریش کا قافلہ جب شام کی
سوداگری سے پھرا تو حضرت نے وہان جاسوس لگا رکھے تھے جب جاسوس نے حضرت
کو اونکے آنے کی خبر دی تب حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی لیکن صاف مطلب
نکہا تا کہ خبر مشہور نہو جاوے

ق ابن عباس اِنَّ لَهٗ دَسَمًا قَالَهٗ حِيْنَ شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ ۴۷۹
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اسمین چکنی ہی
یہ حضرت نے فرمایا جب دودھ کو پیا تھا پھر پانی منگا کر کلی کی ف اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ جب چکنی چیز کہاوے تو کلی کرنا سنت ہی

ق رافع بن خدیج اِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ بخاری اور مسلم مین ۴۸۰
رافع بن خدیجؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ان چارپایون مین بھی بھڑکنے
والے ہوتے ہین جیسے جنگلی بھڑکنے والے ہوتے ہین ف روایت ہی کہ کسیکا
اونٹ بھاگ گیا تھا پکڑائی نہ دیتا تھا کسی نے اوسکو تیر سے مارا پھر اوسکا مسئلہ حضرت سے

پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے جب بلاؤ جانور وحشی ہو جاوے اور ہاتھ نہ لگے کہ اسکو
ذبح کیجیے تو بسم اللہ کہہ کر جہان زخم لگا دیوے تو وہ حلال ہو جاتا ہی جیسا کہ جنگلی جانور مین یہی حکم ہی
اور اسیطرح جو جانور کوئے مین اوندھا گر پڑے تو جہان قابو پڑے حلال ہے

۴۸۱ انس اِنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِيظٌ اَبْيَضُ وَمَاءَ الْمَرْأَةِ رَقِيقٌ اَصْفَرُ فَمِنْ اَيِّهِمَا عَلَا اَوْ سَبَقَ
يَكُونُ مِنْهُ الشَّبَهُ مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر منی مرد کی گاڑہی
سفید ہی اور عورت کی منی پتلی زرد ہی سو ان دونون مین سے جو غالب پڑ گئی یا جو پہلے نکلی
تو اوسی سبب مشابہت ہوتی ہی ف یہود یون نے حضرت سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہی کہ لڑکا
کبھی ماکی صورت ہوتا ہی کبھی باپ کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے جسکی منی غالب پڑی
یا جسکی پہلے نکلی اوسی کی صورت پر لڑکا ہوتا ہی

۴۸۲ وعن ابو موسیٰ اِنَّ مَثَلَ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَصَابَ
اَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ وَاَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ
وَكَانَتْ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا مِنْهَا وَسَقَوْا
وَزَرَعُوا وَاَصَابَ طَائِفَةً مِنْهَا اُخْرٰى اِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ
كَلَأً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي دِينِ اللّٰهِ وَنَفَعَهُ اللّٰهُ بِمَا بَعَثَنِي بِهِ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ
لَمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِي اُرْسِلْتُ بِهِ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر کہاوت اوسکی جس واسطے خدا نے مجھکو اوٹھایا ہی رہنمائی
اور علم سکہانے کو جیسے کہاوت مینہہ کی جو پہنچا زمین پر سو اوس مین سے جو تھوڑی بہتر زمین تھی
وہ پانی کو سوک گئی اور چارا اور بہت سا سبزہ جمایا اور اوس زمین سے جو کڑی سخت تھی اوسنے
پانی کو سمیٹ رکہا یعنے جیسے تالاب اور جھیل سو خدا نے اوس سے آدمیونکو نفع پہنچایا پھر آدمیون
نے اوس سے پانی پیا اور جانور ونکو پلایا اور کہیتیونکو سینچا اور کچھ دوسرے ٹکڑے زمین کو پانی پہنچا
سو وہ تو چٹیل میدان ہی کہ نہ پانی کو روکے نہ چارا جماوے سو یہ کہاوت ہی اوسکی جو خدا کے

دین کو بوجہا اور خدا نے اوسکو میری پیغمبری سے نفع دیا سو اوسنے علم سیکہا اور غیر کو سکہایا اور کہاوت ہی اوسکی جسنے ایدہر کو سر نہ اوٹھایا یعنے علم دین پر کچہہ دہیان نکیا اور خدا کی ہدایت کو نہ لیا جسکے واسطے مین بہیجا گیا **ف** یعنے پیغمبر کی ہدایت کا اور مینہہ کا ایک حال ہی اسواسطے کہ زمین تین طرح پر ہی آدمی بھی تین قسم سے ہین ایک قسم زمین کہ جو عمدہ ہی اوسمین پانی برسنے سے چارا سبزہ خوب جمتا ہی اسیطرح جو دانا لوگ ہین وے قران حدیث کو خوب سمجہتے ہین اور نیک کام کرتے ہین دوسری قسم زمین کی وہ جسمین سبزہ نہین جمتا لیکن پانی بھر رہتا ہی تو ہرچند اوسکو خود نفع نہین لیکن اورون کو فائدہ ہی اسیطرح بعضے آدمی ہین کہ علم دین اونکو یاد ہی لیکن تیز فہم نہین جو اوسمین سے مطالب نکالین تو اونسے اورون کو فائدہ ہی خود کو اوتنا نہین تیسری قسم زمین کی چٹیل میدان ہی کہ اوسمین پانی ٹھرے نہ سبزہ جمے اسیطرح وہ لوگ ہین جنہون نے دین کی طرف کچہہ دہیان نکیا نہ خود کو نفع نہ غیر کو تو معلوم ہوا کہ ہدایت پیغمبر اور مینہہ اپنی تاثیر مین خوب پورے ہین اگر کسی آدمی اور زمین کو فائدہ نہو تو اوسکی استعداد اور لیاقت کا قصور ہی **شعر** باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست * در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس *

۴۹۳ **ق** ابو ھریرۃ اِنَّ مَثَلِی وَمَثَلَ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِی کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بُنْیَانًا فَاَحْسَنَہٗ وَاَجْمَلَہٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَۃٍ مِنْ زَاوِیَۃٍ مِنْ زَوَایَاہُ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِہٖ وَیَتَعَجَّبُوْنَ لَہٗ وَیَقُوْلُوْنَ ھَلَّا وُضِعَتْ ھٰذِہِ اللَّبِنَۃُ فَاَنَا اللَّبِنَۃُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ

بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا میری مثل اور مجہہ سے اگلے پیغمبرونکی مثل جیسے اوس مرد کی مثل جسنے ایک مکان بنایا سو اوسکو بہت ستہرا اور اچہا بنایا مگر اوسکے کونون مین سے کسی کونے کو ایک اینٹ کے برابر ناتمام رکہا سو آدمی اوسمین دیکہنے کو گہومنے لگے اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ اینٹ کیون نہین جمائی گئی سو وہ اینٹ مین ہون اور مین ہون پیغمبرون کا تمام اور پورا کرنے والا **ف** یعنے نبوت کا گہر میرے بغیر ناتمام تھا

میرے ہونے سے سب کمالات ختم ہو چکے اسمین اشارہ ہی کہ حضرت کے بعد کوی پیغمبر نہوگا اور
حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو قیامت کے قریب آوینگے تو اپنا دین نہ جاری کرینگے حضرت کے
دین کے تابع ہونگے تو جیسے حضرت کے اور خلیفہ ہوگئے ہین ویسے ہی وہ بھی ہونگے

ف ابو موسیٰ اِنَّ مَثَلِی وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰی قَوْمًا فَقَالَ یَا قَوْمِ ۴۸۴
اِنِّی رَاَیْتُ الْجَیْشَ بِعَیْنَیَّ وَاِنِّی اَنَا النَّذِیْرُ الْعُرْیَانُ فَالنَّجَاءَ فَاَطَاعَہٗ طَائِفَۃٌ مِّنْ قَوْمِہٖ
فَاَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰی مَھَلِھِمْ وَکَذَّبَتْ طَائِفَۃٌ مِّنْھُمْ فَاَصْبَحُوْا مَکَانَھُمْ فَصَبَّحَھُمُ
الْجَیْشُ فَاَھْلَکَھُمْ وَاجْتَاحَھُمْ فَذٰلِکَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِیْ وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِہٖ وَمَثَلُ
مَنْ عَصَانِیْ وَکَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِہٖ مِنَ الْحَقِّ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور میری پیغمبری اور دین کی مثل جیسے اوس مرد کی مثل ہی جو ایک
قوم کے پاس آیا پھر اوسنے کہا ای قوم مین بیشک لوٹنے والے لشکر کو اپنے دونون آنکھون سے
دیکھہ آیا ہون اور مین ننگا ڈرانے والا ہون سو جلدی بھاگو سو اوسکی قوم سے کچھہ لوگون نے
اوسکا کہا مانا سو وے شام ہوتے ہی بھاگے سو آرام سے چلے گئے اور کچھہ لوگون نے
جھوٹا جانا وے فجر تک اپنے مکانون مین ٹھہرے رہے سو صبح ہوتے اون پر لشکر
ٹوٹ پڑا تو اونکو ہلاک کیا اور اونکو جڑ سے اوکھاڑا سو یہی مثل ہے اوسکی جسنے میرا کہا مانا
اور میرے دین کی پیروی کی اور مثل اوسکی جسنے میرا کہنا نمانا اور جھٹلایا سچے دین کو ف
عرب مین دستور تھا کہ جسنے دشمن کے لشکر کو دیکھا کہ غارت کرنیکو آتا ہی تو وہ ننگا ہو کے اپنے
کپڑے لکڑی پر اوٹھا کر چلاتا تھا اور اپنی قوم سے کہتا تھا کہ جلد بھاگو ننگے ہونے سے
غرض یہ تھی کہ اوسکو لوگ بڑی آفت سمجھین اور اوسکو سچا جانکر جلد بھاگین

ف حُذَیْفَۃُ اِنَّ مَعَہٗ مَاءً وَّنَارًا فَنَارُہٗ مَاءٌ وَمَاءُہٗ نَارٌ بخاری اور مسلم مین خذیفہ سے ۴۸۵
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ دجال کے ساتھہ پانی اور آگ ہوگی سو اوسکی آگ تو پانی ہی اور
پانی آگ ہی ف قیامت کے قریب ایک کافر یہودی سے نکلیگا اور خدائی کا دعوی کریگا

اوسکا نام دجّال ہی اوسکے ساتھ آگ اور پانی ہوگا ڈہہ بندی سے آگ پانی معلوم ہوگا او
پانی آگ معلوم ہوگی آگ کا نام دوزخ رکھیگا اور پانی کا نام بہشت رکھیگا جو اوسکا
تابع ہوگا اوسکو بہشت مین ڈالیگا اور منکر کو دوزخ مین سو حضرت نے فرمایا کہ اوسوقت کے
مسلمان اوسکی آگ سے نہ ڈرین اسواسطے کہ اوسکی آگ حقیقت مین پانی ہی اور اوسکا پانی آگ ہی

ق اَبُو شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيُّ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ
۴۸۶ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضُدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ
لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقُوْلُوْا اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ يَاْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِيْ
فِيْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ
الْغَائِبَ بخاری اور مسلم مین ابو شریح سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مکہ خدا نے حرام
کیا ہی آدمیون نے اوسکو نہین حرام کیا سو جو مرد کہ خدا کا اور قیامت کا ایمان رکہتا ہو وہ
اسمین خون کو نہ بہاوے یعنے کسیکو نہ مارے اور مکے کا درخت نہ کاٹے اور اگر کوئی مکے
مین خون کرنا درست جانے پیغمبر خدا کے قتل کرنیکی دلیل سے سو اوس سے کہو کہ البتہ
خدا نے اپنے رسول کو حکم دیا تھا اور تمکو حکم نہین دیا اور مجھکو بھی دن کی ایک ساعت مین
اجازت ہوئی پھر اوسکی حرمت پلٹ آئی آج جیسے کل تھی اور چاہیے کہ جو لوگ اسوقت حاضر
ہین وے غایب لوگون کو یہ حکم پہنچادیوین

ق اَنَسٌ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزِّنٰى
۴۸۷ وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَذْهَبَ الرِّجَالُ وَتَبْقَى النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً قَيِّمٌ وَّاحِدٌ
بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیون سے یہ ہی
کہ علم اوٹھا لیا جاویگا یعنے علما مر جاوینگے اور جہالت ظاہر ہوگی اور حرام کاری پھیل جاویگی
اور شراب پی جاویگی اور مرد جاتے رہینگے اور عورتین باقی رہینگی یہان تک کہ پچاس
عورتون کا ایک خبر لینے والا رہ جاویگا

۴۸۸ خ وَاثِلَةَ بْنُ الْاَسْقَعِ اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْفِرٰی اَنْ يَدَّعِيَ الرَّجُلُ اِلٰی غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ يُرِيَ عَيْنَيْهِ مَا لَمْ تَرَيَا اَوْ يَقُوْلُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ مَا لَمْ يَقُلْ بخاری مین واثلہ بن اسقع رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ سب بہتانون مین سے بڑا بہتان یہ ہی کہ مرد اپنے باپ کو چھوڑ کے اور سے رشتہ ناتا لگادے اور اپنی آنکھونکو وہ دکھلاوے جو آنکھون سے نہین دیکھا یعنے جھوٹھا خواب بنا کر کہے یا خدا کے پیغمبر پر کہے وہ بات جو پیغمبر نے نہین کہی یعنے حضرت کی طرف سے جھوٹھی حدیث بنا کر کہے

۴۸۹ خ عَلِيٌّ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا بخاری مین حضرت علی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بعضا بیان تو جادو ہوتا ہی یعنے جیسے جادو سے آدمی لوٹ پوٹ ہو جاتا ہی ویسے سب بعضے آدمی کی تقریر ہوتی ہی **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ مشرق سے دو آدمی آئے انہون نے حضرت کے روبرو خطبہ پڑہا لوگونکو اونکی خوش تقریری سے بڑا تعجب ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی علماء حدیث نے کہا ہی کہ اگر باطل بات مین خوش تقریری کرے تو حرام ہی اور حق بات مین پسند ہی

۴۹۰ خ اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرَةِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَاِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ درختون سے ایک ایسا درخت ہی جسکے پتے نہین جھڑتے اور البتہ وہ درخت مسلمان کی مثل ہی **ف** عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ ایکبار حضرت نے پوچھا کہ وہ کون درخت ہی کہ جسکے پتے نہین جھڑتے اصحاب کا دھیان جنگلی درختون مین گیا میرے دل مین آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہی لیکن شرم سے کہہ نسکا پھر حضرت نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہی اور مراد اوس سے مسلمان ہی کہ اوسکا نقصان کسیطرح نہین ہوتا راحت مین شکر کرتا ہی اور رنج مین صبر کرتا ہی تو اوسکو دونو طرح ثواب ہوتا ہے

۴۹۱ م جَابِرٌ اِنَّ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَيُرْوٰی خَيْرًا مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ رات مین ایک ساعت وہ ہی کہ مسلمان بندہ خدا سے

بہتری مانگے اور اوس ساعت کے موافق پڑجاوے تو خدا اوسکو ضرور دیوے اور ایک روایت
مین یون آیا ہی کہ جو دین دنیا کی بہتری مانگے تو خدا اوسکو ضرور دیوے اور یہ ساعت ہر رات ہی
ف یعنے وہ ساعت جسمین دعا ضرور قبول ہوتی ہی وہ ہر رات مین ہوتی ہی بعضون نے
کہا ہی کہ وہ ساعت پچھلی رات کو صبح کے قریب ہوتی ہی بعضون نے کہا جب تہائی رات
رہتی ہے تب ہوتی ہی حضرت نے اسواسطے صاف نفرمایا تاکہ لوگ اوسکے شوق مین رات بھر عبادت کرین

ق ابوسعید اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ اَبَا بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ
مُتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّي لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ ٤٩٢
لَا يُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّا بَابُ اَبِي بَكْرٍ بخاری اور مسلم مین ابوسعید رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب آدمیون مین سے مجھ پر بڑا احسان کرنیوالا ساتھ دینے مین
اور اپنے مال کے خرچ کرنے مین ابوبکر ہی اور اگر مین اپنے رب کے سوا کسی اور کو جانی دوست
ٹھراتا تو ابوبکر ہی کو جانی دوست کرتا لیکن اسلام کی برادری اور محبت ہمارے اوسکے درمیان
ہی مسجد کی طرف سے سبکے دروازے بند کردیئے جاوین مگر ابوبکر کا دروازہ کہلا رہے
ف مسجد کے صحن سے لگے اصحاب کے دروازے تھے سو حضرت نے
وفات کے قریب سب دروازے بند کروا دیئے صرف حضرت ابی بکر کا دروازہ کہلا رکہا
اس حدیث سے ابی بکر صدیق کی سب اصحاب پر فضیلت ثابت ہوئی اور اسمین صاف اشارہ
کیا اونکی خلافت کا

فضیلت صدیق اکبر رضی

م عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو اِنَّ مِنْ شَرِّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ مسلم مین عائذ بن عمرو رضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہت برا چرانیوالا وہ ہی جو بہیڑ بکری کے مار ہانکتا ہو **ف** ٤٩٣
مراد اس حدیث سے حاکم ظالم ہی جو رعیت پر رحم نکرے

م ابوسعید اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيُرْوٰى مِنْ اَعْظَمِ
الْاَمَانَةِ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الرَّجُلُ يُفْضِي اِلٰى امْرَاَتِهِ وَتُفْضِي اِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا ٤٩٤

مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ سب آدمیون سے بہت برا آدمی خدا کے
نزدیک مرتبے مین قیامت کے دن اور ایک روایت مین یون ہی کہ امانت کا بڑا خیانت کرنے
والا خدا کے نزدیک قیامت کے دن وہ مرد ہی کہ جو اپنی جورو سے صحبت داری کرے اور
جورو اوس سے صحبت داری کرے پھر اوسکے بھید کو مشہور کرے ف یعنے لوگون سے
بیان کرے کہ ہمنے اتنے بار جماع کیا یا اتنی دیر کیا کہ یہ کمال بیحیائی ہی اور نہایت گناہ
ق ابو سعید اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذا قَوْمًا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ
يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدْعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا
يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ قَالَهُ لِذِي الْخُوَيْصِرَةِ
حِيْنَ قَالَ اتَّقِ اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ حِيْنَ قَسَمَ ذُهَيْبَةً فِيْ تُرْبَتِهَا كَانَ بَعَثَ بِهَا عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ
بَيْنَ الْاَقْرَعِ وَعُيَيْنَةَ وَعَلْقَمَةَ وَزَيْدِ الْخَيْلِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اسکی اصل اور نسل سے ایک قوم پیدا ہوگی کہ قران کو پڑہین گے اور انکے
گلون سے نیچے نہ اوتریگا یعنے دل مین قرآن کی تاثیر نہوگی زبان سے پڑہین گے اوسپر
عمل نکرین گے مسلمانون کو قتل کرینگے بت پرستون کو چھوڑ دینگے وے لوگ نکل جاوینگے
اسلام سے جیسے تیر نکل جاتا ہی نشانے سے اگر مینے اونکو پایا تو مقرر اونکو قتل کرونگا قوم
عاد کا سا قتل یہ حدیث اوسکے حق مین فرمائی کہ جسکا نام ذی الخویصرہ تھا جب اوسنے کہا تھا
خدا سے ڈر ای محمد جب حضرت کچا سونا مٹی ملا ہوا جسکو حضرت علی نے یمن سے بھیجا تھا بانٹتے
تھے چار آدمیون کے درمیان ایک اقرع دوسرا عیینہ تیسرا علقمہ چوتھا زید خیل ف
یہ چارون عرب مین سردار تھے تازہ اسلام لائے تھے اسواسطے وہ کچا سونا حضرت نے
اونہین کو دیا دلداری کے واسطے بنی تمیم کی قوم مین ایک شخص منافق تھا ذو الخویصرہ اوسکا نام
اوسنے کہا ای پیغمبر خدا سے ڈر عدل کر برابر بانٹ ہمکو بھی دے تب حضرت نے فرمایا کہ ای
کمبخت اگر مین عدل نکرونگا تو پھر دنیا مین کون عادل پیدا ہوگا عمر فاروق رضی نے کہا کہ یا حضرت

اگر حکم ہو تو مین گردن اسکی کاٹ ڈالون یہ منافق ہی حضرتؐ نے فرمایا کہ مت مارو لوگ بدنام کرینگے
کہ پیغمبر اپنے ساتھیون کو مارتا ہی جب وہ وہان سے اوٹھہ گیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی
یعنے اسکی نسل سے بیدین لوگ پیدا ہونگے ابو سعیدؓ اس حدیث کے راوی سے بخاری مین
روایت ہی کہ ویسے قوم خارجی پیدا ہوئے جنہون نے حضرت علیؓ کی امامت نمانی اور
حضرت علیؓ نے اونکو قتل کیا اور مین بھی اوس لڑائی مین موجود تھا جو حضرتؐ نے نشانی
فرمائی تھی وہ اونمین موجود تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسے بھی لوگ ہوتے ہین
کہ قرآن پڑھتے ہین ظاہر کی عبادت کرتے ہین اور دل مین اونکے ایمان نہین یعنے دل
مین شرک اور بدعت بھرا ہی تو اونکی عبادت کا کچھہ اعتبار نہین دانا مسلمان کو چاہیے کہ
اونکی ظاہری عبادت پر دہوکا نکہاوے

خ انس اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ بخاری مین انسؓ سے روایت
ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر بعضے اللہ کے بندے ایسے ہین کہ اگر قسم کھا بیٹھین خدا کے بھروسے پر
تو خدا اونکی قسم کو سچا کر دیوے یعنے جس چیز پر قسم کھا دین کہ فلانی بات ایسی ہوگی تو ویسی
ہی خدا کر دیتا ہی ف بخاری مین انس سے روایت ہی کہ ہماری پھوپھی نے
ایک عورت کا دانت توڑ ڈالا اوس سے معاف کروایا اوسنے معاف نکیا پھر خون بہا
دینے کا اقرار کیا اوسکو بھی نمانا پھر اوسنے حضرت سے فریاد کی حضرتؐ نے اوسکے بدلے
دانت توڑنے کا حکم کیا تب انس بن نضر ہمارے چچا نے حضرت سے کہا کہ قسم ہی اوس خدا کی
جسنے تجھکو سچا نبی کیا ہی کہ میری بہن کا دانت نتوڑا جاویگا حضرتؐ نے فرمایا اَی انس خدا کا
حکم تو بدلا لینا ہی آخر اوس عورت کی قوم خون بہا لینے پر راضی ہوئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی
یعنے اسنے خدا کے بھروسے پر قسم کہائی تھی سو خدا نے اسکی قسم سچی کی

خ ابو مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری اِنَّ مِمَّا اَدْرَکَ النَّاسُ مِنْ کَلَامِ
النُّبُوَّۃِ الْاُوْلٰی اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ بخاری مین ابو مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے ٢٩٧

فرمایا کہ اگلے پیغمبرون کے کلام سے جو لوگون نے باتین پائی ہین اونمین سے ایک بات یہ ہی
کہ جب تجھکو شرم نرہے نہ خدا سے نہ خلق سے تو جو تیرے دل مین آوے سو کر ف
یعنے حیا اور شرم سب پیغمبرون کے دین مین پسند ہی اسکا حکم کبھی موقوف نہین ہوا طبیعت
آدمی کی بدکامونکو چاہتی ہی شرم کے سبب بدکامون سے رکتا ہی آدمی مین اگر شرم نہین تو جانور سے

٢٩١ ق ابی بن کعب اِنَّ مُوسٰی قَامَ خَطِیبًا فِی بَنِی اِسْرَائِیلَ فَسُئِلَ اَیُّ النَّاسِ
اَعْلَمُ فَقَالَ اَنَا فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَیْهِ اِذْ لَمْ یَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَیْهِ فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیْهِ اِنَّ لِی عَبْدًا
بِمَجْمَعِ الْبَحْرَیْنِ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ فَقَالَ مُوسٰی یَا رَبِّ وَكَیْفَ لِی بِهٖ قَالَ تَاْخُذُ مَعَكَ حُوتًا
فَتَجْعَلُهٗ فِی مِكْتَلٍ فَحَیْثُمَا فَقَدْتَّ الْحُوتَ فَهُوَ ثَمَّ فَاَخَذَ حُوتًا فَجَعَلَهٗ فِی مِكْتَلٍ ثُمَّ انْطَلَقَ
وَانْطَلَقَ مَعَهٗ بِفَتَاهُ یُوشَعَ بْنِ نُونٍ حَتّٰی اِذَا اَتَیَا الصَّخْرَةَ وَضَعَا رُءُوْسَهُمَا فَنَامَا وَاضْطَرَبَ
الْحُوتُ فِی الْمِكْتَلِ فَخَرَجَ مِنْهُ فَسَقَطَ فِی الْبَحْرِ وَاتَّخَذَ سَبِیلَهٗ فِی الْبَحْرِ سَرَبًا وَاَمْسَكَ اللّٰهُ
عَنِ الْحُوتِ جِرْیَةَ الْمَاءِ فَصَارَ عَلَیْهِ مِثْلَ الطَّاقِ فَلَمَّا اسْتَیْقَظَ نَسِیَ صَاحِبُهٗ اَنْ یُّخْبِرَهٗ
بِالْحُوتِ فَانْطَلَقَا بَقِیَّةَ یَوْمِهِمَا وَلَیْلَتِهِمَا حَتّٰی اِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ قَالَ مُوسٰی لِفَتَاهُ اٰتِنَا
غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِینَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ یَجِدْ مُوسٰی النَّصَبَ حَتّٰی جَاوَزَ الْمَكَانَ
الَّذِی اَمَرَهُ اللّٰهُ بِهٖ قَالَ لَهٗ فَتَاهُ اَرَاَیْتَ اِذْ اَوَیْنَا اِلَی الصَّخْرَةِ فَاِنِّی نَسِیتُ الْحُوتَ وَمَا
اَنْسَانِیهُ اِلَّا الشَّیْطَانُ اَنْ اَذْكُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِیلَهٗ فِی الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ فَكَانَ لِلْحُوتِ
سَرَبًا وَلِمُوسٰی وَلِفَتَاهُ عَجَبًا فَقَالَ مُوسٰی ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِی فَارْتَدَّا عَلٰی اٰثَارِهِمَا قَصَصًا
قَالَ رَجَعَا یَقُصَّانِ اٰثَارَهُمَا حَتَّی انْتَهَیَا اِلَی الصَّخْرَةِ فَاِذَا رَجُلٌ مُسَجًّی ثَوْبًا فَسَلَّمَ عَلَیْهِ
مُوسٰی فَقَالَ الْخَضِرُ وَاَنّٰی بِاَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ اَنَا مُوسٰی قَالَ مُوسٰی بَنِی اِسْرَائِیلَ
قَالَ نَعَمْ اَتَیْتُكَ لِتُعَلِّمَنِی مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیعَ مَعِیَ صَبْرًا یَا مُوسٰی
اِنِّی عَلٰی عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِیهِ لَا تَعْلَمُهٗ وَاَنْتَ عَلٰی عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَ اللّٰهُ لَا اَعْلَمُهٗ
فَقَالَ مُوسٰی سَتَجِدُنِی اِنْ شَاءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَا اَعْصِی لَكَ اَمْرًا فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ

فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْأَلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰی اُحْدِثَ لَکَ مِنْهُ ذِکْرًا فَانْطَلَقَا یَمْشِیَانِ عَلٰی
سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ سَفِیْنَةٌ فَکَلَّمُوْهُمْ اَنْ یَّحْمِلُوْهُمْ فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوْهُ بِغَیْرِ نَوْلٍ فَلَمَّا رَکِبَا
فِی السَّفِیْنَةِ وَلَمْ یَفْجَأْ اِلَّا وَالْخَضِرُ قَدْ قَلَعَ لَوْحًا مِّنْ اَلْوَاحِ السَّفِیْنَةِ بِالْقَدُوْمِ فَقَالَ لَهٗ
مُوْسٰی قَوْمٌ حَمَلُوْنَا بِغَیْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَّ اِلٰی سَفِیْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ
شَیْئًا اِمْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِیْتُ
وَلَا تُرْهِقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
فَکَانَتِ الْاُوْلٰی مِنْ مُوْسٰی نِسْیَانًا قَالَ وَجَاءَ عُصْفُوْرٌ فَوَقَعَ عَلٰی حَرْفِ السَّفِیْنَةِ
فَنَقَرَ فِی الْبَحْرِ نَقْرَةً فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا عِلْمِیْ وَعِلْمُکَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ اِلَّا مِثْلُ مَا نَقَصَ هٰذَا
الْعُصْفُوْرُ مِنْ هٰذَا الْبَحْرِ ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِیْنَةِ فَبَیْنَمَا هُمَا یَمْشِیَانِ عَلَی السَّاحِلِ اِذْ اَبْصَرَ
الْخَضِرُ غُلَامًا یَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَ الْخَضِرُ بِرَاْسِهٖ بِیَدِهٖ فَاقْتَلَعَهٗ بِیَدِهٖ فَقَتَلَهٗ
فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰی اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَکِیَّةً بِغَیْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا نُّکْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّکَ
اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا قَالَ وَهٰذِهٖ اَشَدُّ مِنَ الْاُوْلٰی قَالَ اِنْ سَاَلْتُکَ عَنْ شَیْءٍ بَعْدَهَا
فَلَا تُصَاحِبْنِیْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّیْ عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰی اِذَا اَتَیَا اَهْلَ قَرْیَةٍ اِسْتَطْعَمَا
اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ یُّضَیِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِیْهَا جِدَارًا یُّرِیْدُ اَنْ یَّنْقَضَّ قَالَ مَائِلٌ فَقَالَ الْخَضِرُ
بِیَدِهٖ فَاَقَامَهٗ فَقَالَ مُوْسٰی قَوْمٌ اَتَیْنَاهُمْ فَلَمْ یُطْعِمُوْنَا وَلَمْ یُضَیِّفُوْنَا لَوْ شِئْتَ
لَاتَّخَذْتَ عَلَیْهِ اَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَبَیْنِکَ سَاُنَبِّئُکَ بِتَاْوِیْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ
عَلَیْهِ صَبْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا اَنَّ مُوْسٰی کَانَ
صَبَرَ حَتّٰی یَقُصَّ عَلَیْنَا مِنْ خَبَرِهِمَا بخاری اور مسلم مین اُبَیِّ بن کعب سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ البتہ موسی علیہ السلام بنی اسرائیل کی قوم مین کہڑے ہوے خطبہ پڑہتے تہے سو کسی نے پوچہا
کہ آدمیون مین کون بڑا عالم ہی موسی علیہ السلام نے کہا کہ مین ہون سو خدا نے اون پر غصہ کیا
اسواسطے کہ خدا کی طرف علم کو نہ پہیرا یعنے یون نہ کہا کہ واللہ اعلم پہر خدا نے موسی علیہ السلام

قصہ حضرت موسی وخضر علیہما السلام

کو حکم بھیجا کہ مقرر میرا ایک بندہ ہے دو دریاؤن کے سنگم پاس وہ تجھسے زیادہ عالم ہی سو
موسی علیہ السلام نے کہا ای رب میرا اور اوسکا کیونکر ملاپ ہو خدا نے فرمایا کہ تو اپنے
ساتھہ ایک بھنی مچھلی کو لے پھر اوسکو ایک زنبیل یعنے ٹوکری مین رکھہ سو جہان وہ مچھلی تجھسے
چھوٹ رہے تو وہ اوسی مکان مین ہوگا سو موسی علیہ السلام نے ایک مچھلی لی پھر اوسکو
زنبیل مین رکھا پھر روانہ ہوئے اور ساتھہ اپنے خادم یعنے یوشع بن نون کو بھی لے چلے یہان تک کہ
سنگم کے پتھر پاس آئے اور دونون صاحب وہان سر ٹیک کر سو گئے اور مچھلی آب حیات کی
تاثیر سے زنبیل مین پھڑکی اور اوس سے نکل آئی پھر گر پڑی دریا مین اور اوسنے دریا مین اپنی
راہ لی سرنگ بنا کر اور خدا نے جہان سے مچھلی گئی تھی پانی کا بہاؤ بند کر رکھا سو وہ طاق سا
ہو گیا پھر جب موسی علیہ السلام جاگے تو اونکے ساتھی یعنے حضرت یوشع مچھلی کا قصہ کہنا اونسے
بھول گئے اور حضرت یوشع جب مچھلی نکل گئی تھی جاگتے تھے پھر دونون چلے جتنا کہ رات
اور دن باقی رہا تھا جب دوسرا دن ہوا موسی علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا دن چڑھا ہے
کا ہمکو کھانا دو والبتہ ہمنے اس سفر مین تکلیف پائی حضرت نے فرمایا کہ موسی جب تک اوس مکان تئیں
جسکو خدا نے فرمایا تھا نہ بڑھے نہ تھکے تھے کہا اونکے خادم نے یہ تو بتلایئے کہ جب
ہم آئے تھے پتھر پاس سو مین بھول گیا مچھلی کا آپ سے قصہ کہنا اور نہین بھولایا مجھکو مچھلی
کی یاد سے مگر شیطان نے اور راہ لی مچھلی نے مجھکو تعجب ہی یعنے بھنی مچھلی کا زندہ ہو کر چلا جانا
عجب کی بات ہی حضرت نے فرمایا کہ مچھلی کو تو راہ ہوئی اور موسی اور اونکے خادم کو تعجب سو موسی
علیہ السلام نے کہا کہ یہی تو ہم چاہتے تھے پھر اولٹے قدمون سے پلٹے حضرت نے فرمایا سو دونون
پتھر سے قدم پر قدم ڈالتے یہان تک کہ پتھر پاس پہنچے تو اچانک وہان دیکھا کہ ایک مرد ہی
کپڑے سے سر لپیٹے پھر سلام کیا اوسکو موسی علیہ السلام نے سو خضر نے کہا کہ تیرے ملک مین
سلام کہان یعنے اس ملک مین سلام کی رسم نہین تو نے سلام کیون کر کیا موسی نے کہا کہ مین
موسی ہون خضر نے کہا کہ تو کیا قوم بنی اسرائیل کا موسی ہی موسی نے کہا کہ ہان مین تیرے

پاس

پاس آیا ہون تو مجھکو تو سکہلا دیوے جو خدا نے تجھکو علم سکہایا ہی خضر نے کہا کہ میرے ساتھہ تو مقرر نہ ٹھہر سکیگا ای موسیٰ خدا کے بیشمار علم سے مجھکو ایک علم ہی خدا نے مجھکو سکہایا ہی کہ تو اوس علم کو نہین جانتا اور تجھکو خدا کے علم سے ایک علم ہی خدا نے تجھکو سکہایا ہی کہ مین اوسکو نہین جانتا پھر موسیٰ نے کہا کہ اگر خدا نے چاہا تو مجھکو تو ثابت پاویگا مین تیرے حکم خلاف نکرونگا پھر خضر نے اون سے کہا اگر میری پیروی کرتا ہی تو مجھسے کوئی بات نہ پوچھو جب تک مین اوسکا ذکر نکرون پھر دونون روانہ ہوئے کنارے سے دریا کے چلے جاتے تھے سو اودہر سے ایک ناؤ گذری تو ناؤ والون سے تینون آدمی کے چڑہا لینے کی بات چیت کی سو وے پہچان گئے خضر کو تو وے بدون کرایہ کے لئے چڑہا لے گئے پھر جب موسیٰ اور خضر ناؤ پر سوار ہوئے تو کچھہ دیر نہ لگی تھی کہ خضر نے بسولے سے ناؤ کا ایک تختہ نکال ڈالا تو موسیٰ نے اون سے کہا ان لوگون نے ہمکو بے کرایہ چڑہا لیا تو نے انکی ناؤ کو قصد کر کے پھاڑ ڈالا تا کہ لوگون کو تو ڈبو دیوے البتہ عجیب بات تجھسے ہوئی خضر نے کہا میں تجھسے نہ کہا تھا کہ مقرر تجھکو میرے ساتھہ رہا نجاویگا موسیٰ نے کہا مجھکو میری بھول چوک پر نہ پکڑ اور مجھہ پر مشکل نہ ڈال یعنے مینے بھولے سے کہا معاف کیجے تنگ نہ کیجئے راوی نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلی بار کا پوچھنا موسیٰ سے بھولے سے ہوا حضرت نے فرمایا کہ ایک چڑا آیا سو ناؤ کے کنارے پر بیٹھا پھر اوسنے چونچ ڈبائی دریا مین ایکبار سو خضر نے موسیٰ سے کہا نہین ہی میرا علم اور اور تیرا علم خدا کے علم سے مگر اسیکے برابر جتنا اس چڑے نے دریا سے پانی گھٹایا یعنے خدا کا علم مثل سمندر ہی اور ہمارا تمہارا علم قطرے کے برابر جتنا چڑے نے اپنی چونچ مین اوٹھایا پھر دونون ناؤ سے نکلے سو جس حال مین کہ وے دریا کے کنارے پر چلے جاتے تھے کہ یکایک خضر نے ایک لڑکے کو دیکھا کہ کھیل رہا ہی لڑکون کے ساتھہ سو خضر نے اوسکے سر کو اپنے ہاتھہ سے پکڑ لیا پھر اوسکا سر اپنے ہاتھہ سے اوکھاڑ ڈالا سو اوسکو مار ڈالا

تو موسیٰ نے کہا کیا تو نے مار ڈالا معصوم جان کو بدون بدلے جان کے یعنے اسنے کسیکا خون نکیا تھا جسکے بدلے تو اوسکو مارتا البتہ برا کام تجھسے ہوا خضر نے کہا بھلا مینے تجھسے نہ کہہ دیا تھا کہ تو میرے ساتہہ نہ ٹھہر سکیگا حضرت نے فرمایا کہ دوسرا سوال پہلے سے بہت کڑا ہی موسیٰ نے کہا کہ اگر اب مین تجھسے کوئی بات پوچھون اسکے بعد تو مجھکو اپنے ساتہہ نرکھیو تو نے میرا عذر بہت مانا پھر دونون چلے یہان تک کہ ایک بستی والون پاس پہنچے اون لوگون سے کھانا مانگا اون لوگون نے اونکی مہمانی نکی سو دونون نے ایک دیوار کو پایا کہ گرا چاہتی تھی یا دیوار نے کہا کہ وہ جھک رہی تھی سو خضر نے اپنے ہاتہہ سے اوسکی طرف اشارہ کیا سو اوسکو سیدہا کھڑا کر دیا تو موسیٰ نے کہا کہ یہ قوم ہین کہ ہم اونکے پاس آئے سو ہمکو نہ کھانا کھلایا نہ ہماری ضیافت کی اگر تو چاہتا تو دیوار سیدہی کر دینے کی مزدوری لیتا خضر نے کہا اسی وقت میرے تیرے درمیان جدائی ہی سو اب مین بتلاؤن پھیر اون تینون باتون کا جسپر تو صبر نکر سکا پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے جی نے چاہا کہ اگر موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے اور ہر بات کی وجہ پوچھتے تو بہت قصہ اونکا ہمکو معلوم ہوتا اور خدا کے کامون کی حکمتین بہت لوگون کو معلوم ہوتین **ف** پورا قصہ قرآن شریف مین یون ہی کہ حضرت خضر نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ ناؤ کا حال تو یہ ہے کہ وہ ناؤ محتاج لوگون کی تھی کہ دریا مین محنت کرتے اوسکے کرایہ سے اوقات بسر کرتے تھے سو مین نے چاہا کہ اوسمین عیب لگا دون اسواسطے کہ وہان ایک ظالم بادشاہ تھا کہ درست ناؤون کو زبردستی چھین لیتا تھا تو اوسکو ناقص جانکر نلیوے اور لڑکے کے مارنے کا سبب یہ ہے کہ وہ لڑکا پیدائشی کافر تھا اور اوسکے ماں باپ ایمان دار تھے سو ہم ڈرے کہ کہین اون بیچارونکو اپنے کفر اور بد ذاتی سے بلا مین نہ ڈالے سو ہمنے چاہا کہ خدا اوسکے بدلے اوس سے اچھا نیک بیٹا اونکو دیوے اور دیوار کا قصہ یہ ہی کہ وہ دیوار دو یتیم لڑکون کی تھی اور اوسکے نیچے بہت مال تھا اور اونکا باپ نیک آدمی تھا سو خدا نے چاہا کہ وے اپنی جوانی کو

جب پہنچین تو اوس مال کو نکال کے خرچ کرین اگر ابھی دیوار گر پڑتی تو اور لوگ اوس مال کو لیجاتے
اور یہ کام مین نے اپنی طرف سے نہین کیا یعنے بحکم خدا کیا مجھکو اسمین کچھہ دخل نہ تھا ف
خواجہ خضر کا نام ایلیا بن ملکان ہی اور خضر اونکا لقب ہی کہ خشک زمین اونکے قدم کی برکت سے
سبز ہوجاتی تھی فریدون بادشاہ کے وقت مین تھے اور سکندر کے ساتھہ بھی رہے ہین
بعضے کہتے ہین بنی اسرائیل کی قوم مین سے تھے بعضے کہتے ہین کہ شاہزادے تھے دنیا چھوڑکر
فقیری اختیار کی اونکی پیغمبری مین اختلاف ہی ولی کامل ہونے مین کچھہ شبہہ نہین اور حضرت
یوشع بن نون بن افرائیم بن یوسف بن یعقوب علیہم السلام حضرت موسی کے عمدہ شاگرد تھے
ہمیشہ اونکے ساتھہ رہے اونکے مرنیکے بعد خلیفہ ہوئے اور پیغمبر بھی تھے ف حضرت
موسی اور حضرت خضر کے قصہ مین بہت فایدے ہین اول یہ ہی کہ علم کے واسطے سفر کرنا مستحب
ہی دوسرے یہ کہ طلب علم مین صبر کرنا اور سختیان سہنا اور مکروہ بات اوٹھانا شرط ہی
بدون اسکے علم نہین آتا جلد بازی سے آدمی علم سے محروم رہتا ہی تیسرے یہ کہ عالم کو کتنا ہی
بڑا عالم کیون نہو گھمنڈ نچاہیے کہ جہان مین ایک سے ایک زیادہ موجود ہی چوتھے یہ کہ
استاد شاگرد کی تین خطائین تک معاف کرے بعد اوسکے اختیار رکھتا ہی چاہے اوسکو
ساتھہ رکھے چاہے جدا کرے پانچوین بڑی عمدہ بات یہ ہی کہ یقین کرے کہ خدا کا کوئی کام
حکمت سے خالی نہین اگرچہ اوسکی حکمت ہماری بوجھہ مین نآوے جیسے ناؤ کو توڑنا اور لڑکیکا
مار ڈالنا اور گرتی دیوار کو اوٹھا دینا سراسر حکمت تھا تو مسلمان کو لازم ہی کہ خدا کے کام پر راضی
رہے خواہ اسکے موافق مرضی کے ہو خواہ نہو اسواسطے کہ اوسکا کوئی کام بے حکمت نہین

ق عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ نَاسًا مِنْكُمْ قَدْ اُرُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْاُوَلِ وَاُرِيَ نَاسٌ ۴۹۹
مِنْكُمْ اَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْغَوَابِرِ فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ بخاری اور مسلم نے عبداللہ بن عمر سے
روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے بعضے آدمیونکو گمان ہی کہ شب قدر پہلے دہے کی
پہلی سات راتون مین ہی اور بعضونکو گمان ہی کہ پچھلی سات راتون مین ہی سو تم اوسکو پچھلی دسون

راتون مین تلاش کرو ف یعنے وہ کام کرو جسمین شبہ نرہے اگر دس رات تلاش کروگے تو ساتہہ راتین بھی اوسمین موجود ہین خواہ پہلی خواہ پچھلی

۵۰۰ ف عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ اِنَّ وِسَادَكَ لَعَرِيضٌ اِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ قَالَهُ لَهُ بخاری اور مسلم مین عدی بن حاتم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا تکیہ بہت چوڑا ہی یعنے تو احمق ہی خدا کا مطلب سیاہ سفید ڈوری سے رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہی یہ حضرت نے عدی رضی سے فرمایا ف بخاری مین عدی بن حاتم رضی سے روایت ہی کہ جب قرآن کی یہ آیت اُتری کہ رمضان مین کھایا پیا کرو جبتک کہ سفید ڈورا سیاہ ڈورے سے نمودار ہو تو مینے اونٹ باندہنے کی رسّی ایک سیاہ دوسری سفید اپنے تکیہ کے نیچے رکھی پھر آخر رات مین مینے اوسکو دیکھا مجھکو کچھہ صاف نظر نہ آئی صبح کو مینے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے تو نادان ہی خدا کا یہ مطلب نہین جو تو سمجھا ہے سفید سیاہ ڈورے سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہی یعنے جب رات کی سیاہی سے صبح کی سفیدی نمودار ہو ویے اوسوقت تک سحر کھانا درست ہی

۵۰۱ ف اِبْنُ مَسْعُودٍ اِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ حُوِّلَتَا عَنْ وَقْتِهِمَا فِي هٰذَا الْمَكَانِ يَعْنِي صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَصَلٰوةَ الْفَجْرِ بِمُزْدَلِفَةَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ دو نمازین یعنے مغرب اور فجر کی ٹالی گئین اپنے وقت سے اس مکان مین یعنے مزدلفہ مین ف مزدلفہ نام ہی ایک مکان کا مکہ سے کچھہ کوس سو حضرت نے حج کے موسم مین وہان مغرب کی نماز عشا کے ساتھہ پڑہی اور فجر کی نماز نہایت اندھیری مین اول وقت فجر ہوتے ہی پڑہی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی سو مغرب کا وقت تو بالکل جاتا رہا تھا اور صبح کا وقت ہر روز کے معمول سے خلاف ہوا ہر چند صبح کی نماز اپنے وقت پر ہوئی لیکن معمول سے خلاف ہوئی کہ ہر روز اتنی جلدی نہوتی تھی تو اسواسطے فرمایا کہ مغرب اور فجر کی نماز اپنے وقت سے ٹل گئی سنت یہی ہی کہ حج مین ایسے وقت

پڑہے تاکہ اور کام حج کے کرسکے

ق ابو مسعودٍ عُقبةُ بن عمرٍو الانصاریّ اِنَّ ھٰذا اتَّبعنا فان شئتَ اَن ٥٠٢
تاذنَ لَهٗ وَاِن شئتَ رجع قال بل اٰذنُ له یارسولَ اللّٰهِ قالهٗ لِاَبی شُعیب
الانصاریِّ دعاهُ خامسَ خمسةٍ فاتّبعهٗ رجلٌ بخاری اور مسلم مین ابو مسعود انصاری سے
روایت ہی کہ ابو شعیب انصاری نے جب پانچ آدمیون کی دعوت کی چار صحابی پانچوین
حضرت تو ایک آدمی حضرت کے ساتہہ اور بھی چلا گیا تب حضرت نے ابو شعیب انصاری سے
فرمایا کہ یہ شخص ہمارے ساتہہ لگا چلا آیا ہی تو اگر چاہے تو اوسکو بھی کھانا کھانے کی اجازت
دیوے اور اگر تو چاہے تو یہ پلٹ جاوے ابو شعیب نے کہا بلکہ مین اسکو بھی اجازت
کھانیکی دیتا ہون ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جتّی آدمیون کی دعوت ہو
اوتنے ہی جاوین زیادہ اوس سے نجاوین اگر کوئی ساتہہ چلا جاوے تو دعوت کرنے
والے سے اوسکی اطلاع کرنے چاہیے وہ آنے دے چاہے نہ آنے دے

ق جابرٍ اِنَّ ھٰذا اخترطَ عَلَیَّ سَیفی وَاَنَا نائمٌ فاستیقظتُ وهُوَ فی یدهٖ ٥٠٣ بیان تحمل و عفو حضرت صلعم
صَلتاً فقالَ مَن یَمنعکَ منّی فقلتُ اللّٰهُ ثلٰثاً بخاری اور مسلم مین جابر رضے سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ اس آدمی نے مجہہ پر میری تلوار کہینچی سو مین جاگ پڑا اور اوسکے ہاتہہ
مین ننگی تلوار تھی تو وہ کہنے لگا کہ تجھکو اب کون بچاویگا میرے ہاتہہ سے مینے تین بار
کہا اللہ بچاویگا ف عرب مین نجد ایک ملک ہی حضرت وہان جہاد کو گئے تھے
جب اودہر سے پھرے تو ایک جنگل مین جسکے علٰحدہ علٰحدہ درخت تھے اوترے
حضرت ایک درخت کے نیچے تلوار اوسمین لٹکا کر سوگئے حضرت کے اصحاب
اور درختون کے نیچے جاکر سو رہے اتنے مین ایک کافر آیا حضرت کی تلوار کہینچ کر
حضرت سے کہنے لگا کہ اب تجھکو کون بچاویگا حضرت نے فرمایا کہ خدا مجھکو بچاویگا سو
خوف کے مارے اوسکے ہاتہہ سے تلوار گر پڑی حضرت نے اوٹھا لی اور اوس سے کہا

که بھلا تجھکو اب کون بچاویگا اوسنے عاجزی اور منت کی حضرت نے معاف کر دیا
پھر اصحاب کو بلا کر یہ حدیث فرمائی

۵۰۴ خ مُعٰوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيهِمْ اَحَدٌ اِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ مَا اَقَامُوا الدِّيْنَ بخاری مین مُعٰویہ بن سُفیان رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ چیز یعنے خلافت اور سرداری قریش کی قوم مین رہیگی جبتک یہ لوگ دین کو قایم رکھینگے جو اونسے دشمنی کریگا خدا اوسکو مونہہ کے بھل ڈھکیل دیگا ف یعنے سرداری قریش کا حق ہی دوسری قوم کو دین کی سرداری درست نہین سو حضرت کا فرمانا سچ ہوا کہ جبتک قریش دین پر مضبوط رہے کوئی اون پر غالب نہوا ہجری چھہ سو برس تک سلطنت خلفاء عباسیہ کی قایم رہی جب وے دین مین سست ہوئے تو ہلاکو خان کے ہاتھہ سے برباد ہوگئے

۵۰۵ ق عُمَرُ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَؤُا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن اوتارا گیا عرب کی سات بولیون مین سو اوسمین سے پڑہو جو تمکو سہج معلوم ہو ف عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ مینے ہشام بن حکیم کو سورہ فرقان دوسری طرح پڑہتے سنا اور مجھکو اور طرح سے یاد تھا سو مین اوسکو حضرت کے پاس لایا کہ مجھکو آپنے جسطرح سورہ فرقان سکھایا ہی اوسکے خلاف ہشام پڑہتا ہے حضرت نے کہا اے ہشام پڑہ اوسنے پڑہا جسطرح اوسکو معلوم تھا حضرت نے فرمایا اسیطرح قرآن اترا ہی پھر مجھسے فرمایا کہ تو پڑہ مجھکو جسطرح معلوم تھا مینے پڑہا حضرت نے فرمایا کہ اسیطرح قرآن اترا ہی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی عرب کی سات بولیان عمدہ جنمین قرآن اترا ہی وہ یہ ہین پہلے قریش کی بولی دوسرے ہذیل کی بولی تیسرے ہوازن کی بولی چوتھے یمن کی پانچوین کنانہ کی بولی چھٹے ثقیف کی بولی ساتوین بنی تمیم کی بولی اس حدیث کے مطلب مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین

کہ سات قراتین مراد ہین یعنے کچھ اور کہتے ہین لیکن ٹہیک بات یہی ہی کہ سات بولیان مراد ہین

ف عَائِشَةُ اِنَّ هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ ٥٠٢
غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَغْتَسِلِي قَالَهُ لَهَا حِيْنَ حَاضَتْ بِسَرِفَ عَامَ حَجَّةِ
الْوَدَاعِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیض ہونا وہ چیز
ہی کہ خدا نے آدم کے بیٹیون پر ٹہرا دیا ہی یعنے اسمین کچھ اختیار نہین پیدایشی بات ہی
سو تو ادا کر جو حاجی ادا کرتے ہین مگر اتنا ہی کہ بغیر غسل کے خانہ کعبہ کا طواف نکیجیو یعنے اسکے
گرد نہ گہومیو یہ بات حضرت نے حضرت عائشہ رضہ سے فرمائی جب اونکو حیض آیا سرف کے منزل مین
حجۃ الوداع کے سال **ف** حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ حج کو چلے
جو سرف کی منزل مین پہنچے تو مجھکو حیض ہوا تو مین رونے لگی کہ میری محنت برباد ہوئی کہ اس
حالت مین حج کیونکر ہو گا حضرت نے مجھ سے پوچھا کہ کیون روتی ہو مینے یہ حال کہا تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے حیض کی حالت مین حج کے سب کام درست ہین
سوائے طواف کے سو اوسکو بعد غسل کے کرلینا

ف اَبُو مُوسٰى اِنَّ هٰذَا قَدْ رَدَّ الْبُشْرٰى فَاقْبَلَا اَنْتُمَا قَالَهُ لِاَبِي مُوسٰى وَبِلَالٍ ٥٠٧
حِيْنَ قَالَ الْاَعْرَابِيُّ اَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ اَبْشِرْ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اس شخص نے بشارت کو نلیا تم دونون بشارت کو قبول کرو یہ بات
حضرت نے ابو موسی اور بلال رضہ سے فرمائی جب ایک گنوار نے حضرت سے کہا کہ
یہی مجھ سے بہت کہتے ہو کہ بشارت لے **ف** ابو موسی رضہ سے روایت ہی کہ ایک
گنوار نے حضرت سے کہا کہ جو دینے کا وعدہ کیا تھا سو پورا کر و حضرت نے فرمایا
کہ تو بہشت کی بشارت لے اوسنے کہا کہ بشارت بہت دیا کرتی ہو کچھ مال دو تب
حضرت نے یہ حدیث ابو موسی اور بلال رضہ سے فرمائی دونون نے کہا کہ یا حضرت ہمنے
بشارت قبول کی پھر حضرت نے ایک پانی کا پیالہ منگوایا اور ہاتھ مونہہ اوسمین دہویا

کلی اوسمین ڈالی بھر ان دونون سینے ایاپانی جاؤ سو وے پی سے گئے حضرت امّ سلمہ رضی نے
پردے سے کے اندر سے کہا کہ اسمین سے کچھہ تبرک اپنی ماں کو بھی دو جو باقی رہا تھا سو انکو دیا

۵۰۰ م زید بن ثابت اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَلٰى فِيْ قُبُوْرِهَا فَلَوْلَا اَنْ لَا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِيْ اَسْمَعُ مِنْهُ قَالَهُ لَمَّا مَرَّ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ
مسلم مین زید بن ثابت رضی سے روایت ہی کہ حضرت جب مشرکون کی قبرون پر گذرے تو فرمایا
کہ یہ گروہ اپنی قبرون کے اندر بلا مین گرفتار ہین اگر مجھکو اسکا خوف نہ ہوتا کہ تم عذاب
قبر دیکھہ کر مُردون کا دفن کرنا کہین چھوڑ دو تو مین خدا سے دعا کرکے تمکو عذاب قبر کا
سنوا دیتا جیسا مین سنتا ہون **ف** حضرت مدینہ کے ایک باغ مین خچر پر سوار
چلے جاتے تھے قبرون کے پاس عذاب قبر دیکھہ کر خچر بھڑکا حضرت نے فرمایا
یہ کسکی قبرین ہین ایک آدمی نے کہا کہ یہ کافرونکی قبرین ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۵۰۹ م ابو بصرة الغفاری اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ عُرِضَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوْهَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ اَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ يَعْنِيْ صَلٰوةَ الْعَصْرِ مسلم مین ابو بصرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ عصر کی نماز
اون پر بھی فرض ہوچکی ہی جو لوگ تم سے آگے ہوچکے ہین سو اونہون نے ضایع کیا یعنے
دنیا کے کاروبار مین رہے اوسکو نہ پڑھا سو جو اسکی محافظت کرے گا اور اوسکو تاکے رہیگا
اوسکو اور نمازون سے اسکا دوہرا ثواب ملے گا اور اس عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز
نہین جب تک کہ تارا نہ نکلے

۵۱۰ م معٰویة بن الحکم السلمی اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ مسلم معٰویہ بن حکم رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مقرر نماز ہی اسمین مناسب نہین کچھہ آدمیون کی سی بات کرنا نماز تو صرف تسبیح
اور تکبیر اور قرآن پڑھنے ہی کا نام ہی **ف** مصابیح مین معٰویہ بن حکم رضی سے روایت ہی

که ہم حضرت کے ساتھہ نماز پڑھتے تھے اتنے مین ایک آدمی نے چھینکا مینے کہا یرحمک اللہ
لوگون نے مجھے گھورا مینے کہا کہ تمکو کیا ہوا ہی جو مجھکو دیکھتے ہو تو وے لوگ اپنی رانین
کوٹنے لگے تب مین سمجھا کہ مجھکو چپکا کرتے ہین تو مین چپ رہا پھر جب حضرت نماز پڑھ چکے ۱۶.
تو حضرت کے قربان ہوے مینے ایسا آدمی سبے بتانیوالا نہین دیکہا قسم خدا کی نہ مجھکو مارا
نہ گالی دی نہ جھڑکا آدمی سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھینک کا
جواب دینا بات کرنا نماز مین درست نہین

۵۱۱ م ابوہریرۃ اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰى اَهْلِهَا وَاِنَّ اللّٰهَ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلٰوتِي
عَلَيْهِمْ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ قبرین اندھیری سے
بھری ہین مُردون کے حق مین اور البتہ خدا اونکو روشن کر دیتا ہی میری دعا سے اون پر ف
ایک آدمی رات کو مر گیا اصحاب نے اوسکی حضرت کو خبر نکی صبح کو جب آپنے اوسکی
قبر کو دیکھا تو پوچھا یہ کسکی قبر ہی لوگون نے حال کہا کہ فلانے آدمی کی ہی حضرت نے فرمایا
ہمکو کیون نہ خبر کی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی نماز کے
واسطے بلانا لوگون کو مستحب ہی

۵۱۲ ق انس اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَالْقَذَرِ اِنَّمَا هِيَ
لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ البتہ یہ مسجدین اس لایق نہین کہ اسمین کچھہ پیشاب اور ناپاکی ہو مسجدین تو صرف یاد خدا
اور نماز اور قرآن پڑھنے کے واسطے ہین ف ایک گنوار مسجد مین آیا نماز کے بعد
مسجد کے کونے مین پیشاب کرنے لگا اصحاب نے اوسکو للکارا حضرت نے اصحاب
کو منع کیا یعنے نادانی سے اسنے کیا پھر فرمایا کہ تم آسانی کرنے کے واسطے پیدا ہوئے
ہو سختی کے واسطے نہین پھر پانی سے اوس مکان کو دھلا ڈالا پھر اوس گنوار کو بلا کر
یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ حضرت کی ذات کیا رحمت تھی اس حدیث سے معلوم ہوا

کہ مسجد کو پاک صاف رکھنا چاہیئے اور مسجد مین سوائے عبادت کے اور کچھ مناسب نہین
اور معلوم ہوا کہ جو مسئلہ نہ جانتا ہو اوسپر غصہ نہ چاہیئے

۵۱۳ ق ابو موسیٰ اِنَّ ھٰذِہِ النَّارُ اِنَّمَا ھِیَ عَدُوٌّ لَّکُمْ فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْھَا عَنْکُمْ
بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ آگ تمہاری دشمن
ہی یعنے جلا دیتی ہی تو تم جب سونے کا ارادہ کیا کرو تو اپنے پاس سے اوسکو بجھا دیا
کرو ف ایک بار مدینہ مین ایک گھر مع گھر والون جل گیا تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوتے وقت آگ ہو یا چراغ بجھا دینا سنت ہی
لیکن اگر چراغ قندیل مین ہو اور آگ نکلنے کا اوس سے خوف نہو تو بجھانا کچھ ضرور نہین

۵۱۴ م عَبْدُاللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ ھٰذِہٖ مِنْ لِبَاسِ الْکُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْھَا قَالَہٗ حِیْنَ رَاٰی
عَلَیْہِ ثَوْبَیْنِ مُعَصْفَرَیْنِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّہٗ قَالَ اُمُّکَ اَمَرَتْکَ بِھٰذَا قُلْتُ
اَغْسِلُھُمَا قَالَ بَلْ اَحْرِقْھُمَا مسلم مین عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ البتہ یہ لباس کافرون کا ہی سو تو اوسکو نہ پہن یہ حضرت نے عبداللہ بن عمرو سے
فرمایا جب اون پر دو کپڑے کسم کے رنگ کے دیکھے اور ایک روایت مین یون ہی
کہ حضرت نے عبداللہ سے کہا کہ کیا تیری مان نے تجھکو کسم کا رنگا کپڑا پہنا بتلایا ہی
عبداللہ کہتے ہین کہ مینے کہا کہ مین انکو دہو ڈالون حضرت نے فرمایا بلکہ انکو جلا دے
ف جلانے کا حکم مصلحت کی راہ سے تھا تا اسکی برائی خوب دل مین ثابت ہو جاوے
جلا دینا کچھ ضرور نہین چنانچہ دوسری روایت مین آیا ہی کہ تو نے اوسکو کیون جلا دیا اپنی
عورتون کو دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسم کا رنگا کپڑا مرد کو حرام ہی عورت کو درست

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر ان کی لفظ ہی

۵۱۵ م ابو ھُرَیْرَۃَ اِنِّیْ اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاِنَّ مَسْجِدِیْ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ مسلم مین ابوہریرہ سے

روایت ہی کہ حضرت سے فرمایا کہ البتہ مین سب پیغمبرون سے پچھلا پیغمبر ہون اور مقرر میری مسجد سب پیغمبرون کی مسجد سے پچھلی مسجد ہی **ف** یعنے مین سب پیغمبرون سے بعد آیا ہون میرے بعد کسی اور پیغمبر کا دین جاری ہوگا تو میرا دین اور میری مسجد کی تعظیم قیامت تک بنی رہیگی

۵۱۶ **م** جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِنِّی اَبْرَاُ اِلَی اللّٰهِ اَنْ یَّکُوْنَ لِیْ مِنْکُمْ خَلِیْلٌ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدِ اتَّخَذَنِیْ خَلِیْلًا کَمَا اتَّخَذَ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلًا مسلم مین جُندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت سے فرمایا کہ مین انکار کرتا ہون خدا کے روبرو کہ تم لوگون مین سے کوئی میرا جانی پیارا نہین اسواسطے کہ خدا نے مجھکو اپنا دوست بنا لیا ہی جیسا ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنایا تھا **ف** خلیل اوس دوست کو کہتے ہین جسکی محبت بالکل دل کے اندر جم گئی ہو سو اُس طرح کی محبت پیغمبر کے دل مین سوا سے خدا کے کسیکی نہ تھی لیکن امت پر شفقت اور رحمت سو بے حد و حساب تھی بعضے روایت مین آیا ہی کہ جب حضرت کی وفات کے پانچ دن باقی رہے تو کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ مین آپکو بہت چاہتا ہون آپ بھی مجھکو کچھ چاہیے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۵۱۷ **م** سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَةِ اَنْ تُقْطَعَ عِضَاهُهَا اَوْ یُقْتَلَ صَیْدُهَا مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت سے فرمایا کہ مین مدینہ کے دونون طرف پتھریلی زمین کے اندر کانٹے والے درخت کا کاٹنا اور اوسمین شکار کا مارنا حرام کیے دیتا ہون یعنے جیسے مکہ مین درخت کاٹنا اور شکار کرنا درست نہین ویسے ہی مدینہ مین بھی درست نہین بعضے عالمون کا یہی مذہب ہی امام اعظم کے نزدیک مراد اس حدیث سے مدینہ کی تعظیم ہی وہان کا درخت کاٹنا اور شکار کرنا مکہ کی طرح حرام نہین اونکے مذہب کی اور دلیلین ہین

۵۱۸ **م** اَنَسٌ اِنِّیْ اَرْحَمُهَا قُتِلَ اَخُوْهَا مَعِیْ یَعْنِیْ اُمَّ سُلَیْمٍ اُمَّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بخاری اور مسلم

بن انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مقرر ام سلیم پر رحم کرتا ہون اوسکا
بھائی میرے ساتھہ مارا گیا ہی ام سلیم انس بن مالک کی ماکا نام تھا **ف** حضرت
مدینہ مین سواے ام سلیم کے کسی اور عورت کے گھر نہ جاتے تھے کسی نے اسکا سبب
پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ام سلیم کے بھائی کا نام حرام بن ملحان تھا

۵۱ **ق** ابوسعید اِنّی اِعتَکَفْتُ العَشْرَۃَ الاُوَلَ اَلتَمِسُ ھٰذِہِ اللَّیلَۃَ ثُمَّ اعتَکَفتُ
العَشرَ الاَوسَطَ ثُمَّ اُتِیتُ فَقِیلَ لِی اِنَّھَا فِی العَشرِ الاَوَاخِرِ فَمَن اَحَبَّ مِنکُم اَن
یَعتَکِفَ فَلیَعتَکِف بخاری اور مسلم مین ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ البتہ مین رمضان کے پہلے دس راتون مین اعتکاف بیٹھا تلاش کرتا اس رات
کو یعنی شب قدر کو پھر مین درمیان کی دس راتین اعتکاف بیٹھا پھر حکم ہوا مجھکو کہ شب قدر
پچھلی دس راتون مین ہی سو تم لوگون مین جو اعتکاف بیٹھا چاہے وہ اعتکاف بیٹھے
ف شب قدر کا بیان پہلے باب مین ہو چکا

۵۲ **ق** عائشۃ اِنّی ذَاکِرٌ لَکِ اَمرًا فَلَا عَلَیکِ اَن تَستَعجِلِی حَتّٰی تَستَامِرِی اَبَوَیکِ
قالہ لھا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تجھہ سے
ایک بات کہتا ہون سو تجھکو اوسکے جواب مین جلدی مناسب نہین بدون اپنے ماں باپ کے
صلاح لیے یہ حدیث حضرت عائشہ سے فرمائی **ف** حضرت کی بی بیون نے کپڑا
معمول سے ایک بار زیادہ مانگا حضرت کو رنج ہوا تب اس مضمون کی آیت اُتری
کہ بی بیان یا دنیا اختیار کرین یا دین کو تب حضرت نے پہلے یہ بات حضرت عائشہ سے
کہی حضرت عائشہ نے کہا کہ یا رسول اللہ اسمین ماں باپ کی صلاح کی کیا حاجت ہی
سب نے دنیا کو چھوڑا اللہ رسول کو اختیار کیا حضرت اس بات سے نہایت خوش
ہوئے پھر اور بی بیون نے بھی اسیطرح کہا

۵۳ **صم** عائشۃ اِنّی عَلَی الحَوضِ اَنظُرُ مَن یَرِدُ عَلَیَّ مِنکُم وَاللہِ لَیُقتَطَعَنَّ دُونِی رِجَالٌ

فَلَاَقُولَنَّ اَیْ رَبِّ مِنِّیْ وَمِنْ اُمَّتِیْ فَیَقُوْلُ اِنَّکَ لَاتَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ مَا زَالُوْا یَرْجِعُوْنَ عَلٰی اَعْقَابِهِمْ مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت سے فرمایا کہ مین اپنے حوض کوثر پر دیکھون کا یا دیکھتا ہون اونکو جو تم لوگون سے میرے پاس آدین سے قسم خدا کی کچھہ لوگ میرے پاس آنے سے روکے جاوینگے سو مین کہونگا ای رب یہ لوگ میرے ہین میری امت سے ہین سو خدا فرماویگا تو نہین جانتا ہے کہ انہون نے تیرے بعد کیا چیز نئی نکالی ای سدا ان پھرتے رہے ایڑیون کے بل یعنے دین سے پھر گئے **ف** اس حدیث سے وے لوگ مراد ہین جو چند گروہ عرب سے حضرت کی وفات کے بعد مرتد ہوگئے تھے جنکو ابی بکر صدیق نے قتل کیا یا وے لوگ مراد ہین جنہون نے دین مین نئی باتین نکالین اور بدعتین عالم مین پہیلائین

ق عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ اِنِّیْ فَرَطٌ لَکُمْ وَاَنَا شَهِیْدٌ عَلَیْکُمْ وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰی ۵۲۲
حَوْضِیَ الْاٰنَ وَاِنِّیْ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِیْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تُشْرِکُوْا بَعْدِیْ وَلٰکِنْ اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِیْهَا بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین تمہارے واسطے ہراول اور پیشوا ہون یعنے مجھکو سفر آخرت کا قریب ہی تمہاری مغفرت کا سامان درست کرنے جاتا ہون اور تمہارا گواہ ہون قیامت مین اور مین خدا کی قسم البتہ اپنے حوض کوثر کو اب دیکھہ رہا ہون اور مجھکو زمین کے خزانون کی کنجیان دی گئین اور ایک روایت یون ہی کہ زمین کی کنجیان یعنے میری امت کا سب ملکون مین عمل ہوگا اور مین واللہ تم پر اس سے نہین ڈرتا کہ تم مشرک ہوجاوگے میرے بعد لیکن اس سے ڈرتا ہون کہ دنیا کی لالچ مین کہین نہ پڑو اور آپسمین حسد نکرنے لگو **ف** وفات کے قریب حضرت نے یہ حدیث منبر پر فرمائی

باب دعائی حضرت نفع منافقین

٥٢٢ ق ابن عمر اِنِّی قَدْ خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ وَلَوْ اَعْلَمُ اَنِّی اِنْ زِدْتُ عَلَی السَّبْعِيْنَ
يُغْفَرُ لَهٗ زِدْتُ عَلَيْهَا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ مجھکو منافقون کی مغفرت مانگنے کا اختیار دیا گیا تھا سو مینے اختیار کیا مغفرت مانگنا
اور اگر مجھکو معلوم ہوتا کہ اگر مین ستر بار سے زیادہ مغفرت مانگو تو اوسکی مغفرت ہو تو مین
ستر بار سے زیادہ مانگتا ف عبداللہ بن اُبَیّ مدینہ مین ایک منافق تھا حضرت
کو بہت رنج دیتا تھا جب وہ مرگیا اوسکے بیٹے نے حضرت کا کُرتہ اوسکے کفن کے
واسطے مانگا حضرت نے دیا پھر اوسنے جنازہ کی نماز کے واسطے کہا حضرت نماز کے
واسطے اوٹھے تب عمر فاروق رضنے حضرت کا دامن پکڑا کہ آپ نماز کا ارادہ کرتے
ہین حالانکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہی اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ
سَبْعِيْنَ مَرَّةً لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ یعنے منافقون کے تو بخشش مانگ یا نمانگ اگر تو
ستر بار بخشش مانگے گا خدا اونکو کبھی نہ بخشے گا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ٥٢٣
یعنے خدا نے مجھکو اس آیت مین مغفرت مانگنے اور نہ مانگنے مین اختیار دیا ہی صاف
منع نہین کیا آیت مین تو خدا نے یہی فرمایا ہی کہ ستر بار مغفرت مانگنے سے مغفرت
نہوگی مین ستر بار سے زیادہ مانگونگا اگر اوسکی مغفرت ہو تو پھر حضرت نے اوس
منافق پر نماز پڑھی تو یہ آیت اتری وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا یعنے نماز
مت پڑھ کبھی اونسے جو کافر مرا معلوم ہوا کہ کافر کے حق مین پیغمبر کی بھی دعا کچھ فایدہ
نہین کرتی

٥٢٤ م ابو ذر اِنِّی قَدْ وُجِّهَتْ لِیْ اَرْضٌ ذَاتُ نَخْلٍ لَا اَرَاهَا اِلَّا يَثْرِبَ فَهَلْ اَنْتَ
مُبَلِّغٌ عَنِّیْ قَوْمَكَ عَسَی اللّٰهُ اَنْ يَّنْفَعَهُمْ بِكَ وَيَاْجُرَكَ فِيْهِمْ قَالَهٗ لَهٗ عِنْدَ اِنْصِرَافِهٖ
اِلٰی اَهْلِهٖ مسلم مین ابوذر رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرے خواب مین
کھجورون والی زمین نمودار ہوئی ہی یعنے ایسی زمین مین ہم جاکر رہین کہ سواے

مدینہ کے ویسے کوئی اور زمین میرے گمان مین نہین آتی سو تو کیا میری طرف سے
اپنی قوم کو پیغام پہچا دیگا کہ وے ایمان لاوین شاید خدا اونکو تیرے سبب سے
فایدہ پہچا وے اور تجھکو اونمین ثواب دیوے یہ حدیث حضرت سے ابوذر رضی سے
فرمائی جب وے اپنے گھر کو چلے تھے **ف** ابوذر کی قوم کا نام غفار ہی
اونکا ملک مکہ مدینہ کے درمیان ہی جب ابوذر نے حضرت کی پیغمبری کی خبر سنی
تب حضرت پاس مکہ مین آئے اور ایمان لائے جب گھر جانے کا ارادہ کیا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہر شخص کو ضرور ہی کہ اپنی برادری کو
خدا کا حکم سنا دیوے

۵۲۵ خ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنِّيْ كُنْتُ اَمَرْتُكُمْ اَنْ تُحَرِّقُوْا فُلَانًا وَفُلَانًا وَاِنَّ النَّارَ
لَا يُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ فَاِنْ وَجَدْتُمُوْهُمَا فَاقْتُلُوْهُمَا قَالَ الصَّغَانِيُّ
مُؤَلِّفُ هٰذَا الْكِتَابِ اَحَدُ الرَّجُلَيْنِ هَبَّارُ بْنُ الْاَسْوَدِ بْنِ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْاٰخَرُ نَافِعُ بْنُ قَيْسٍ
بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے تمکو حکم کیا
تھا کہ فلا نے فلانے آدمی کو جلا دیجیو اور مقرر آگ سے جلانا اور عذاب کرنا سوائے
خدا کے کسیکو نچاہیئے سو تم اگر اون دونون کو پانا تو قتل کرنا کہا صغانی اس
کتاب کے بنانیوالے نے کہ اون دونون آدمیون سے ایک تو ہبار
بن اسود بن عبد المطلب تھا اور دوسرا عبد القیس تھا **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ آگ سے جلانا یا داغنا آدمی یا جانور کو بڑا گناہ ہی لیکن بیماری مین
داغنا جب کوئی اور علاج نہو سکے تو ناچاری سے درست ہی

۵۲۶ م جَابِرٌ اِنِّيْ لَا اَشْهَدُ اِلَّا عَلٰى حَقٍّ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین
گواہ نہین ہوتا مگر حق پر **ف** ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت آپ گواہ رہیے کہ مینے

اسنے اس بیٹے کو غلام دیا حضرت سے فرمایا تیرا اسکے سوا کوئی اور بیٹا بھی ہی اوسنے کہا کہ ہان ہی حضرت سے فرمایا توسنے اوسکو بھی کوئی غلام دیا ہے اوسنے کہا نہین حضرت سے فرمایا جا مین ناحق پر گواہ نہین ہوتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولاد کو جو کچھ دے تو برابر دے

۵۲۷ ف عمر بن ابی سلمۃ و عائشۃ اِنّی لَاَتقاکُم لِلّٰہِ وَاَخشاکُم لَہٗ وَیُروی وَاَعلَمکُم بِحُدُودِہٖ بخاری اور مسلم مین عمر بن ابی سلمہ اور حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت سے فرمایا کہ مقرر مین تم سے زیادہ پرہیزکار ہون خدا کا اور بڑا ڈرنے والا اوس سے اور ایک روایت یون ہی اور خدا کے حکمون کو تم سے زیادہ جانتا ہون ف حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ مجھکو غسل کی حاجت ہوتی ہے اور نماز کا وقت آجاتا ہی اور اسیطرح روزہ کا حال ہی حضرت سے فرمایا کہ مجھکو بھی اکثر ایسا ہوتا ہی اوسنے کہا کہ مین اور آپ برابر نہین یا رسول اللہ خدا نے آپکے اگلے پچھلے گناہ سب معاف کر دیئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے ہرچند خدا نے میری بخشش کی ہی لیکن مین تم سب سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہون عبادت مین مجھسے زیادتی کا ارادہ نکرو * شعر * بورع و تقی کوشش و صدق و صفا * و لیکن میفزا اسے بر مصطفے

اور اَعلَمکُم بِحُدُودِہٖ کی روایت مسلم مین نہین امام مالک کی موطا مین ہے

۵۲۸ ف انس اِنّی لَاَدخُلُ فِی الصَّلوٰۃِ وَاَنَا اُرِیدُ اِطالَتَہا فَاَسمَعُ بُکاءَ الصَّبِیِّ فَاَتَجَوَّزُ فِی صَلوٰتِی مِمّا اَعلَمُ مِن شِدَّۃِ وَجدِ اُمِّہٖ مِن بُکائِہٖ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نماز مین داخل ہوتا ہون اور چاہتا ہون کہ لنبی نماز پڑھون پھر سنتا ہون لڑکے کا رونا تو اپنی نماز مین تخفیف کر دیتا ہون اوس سبب سے

کہ مین جانتا ہون اوسکے مان کی شدتِ رنج اور قلق کو اوسکے رونے کے سبب سے **ف** حضرت کے وقت مین عورتین بھی جماعت کی نماز مین حاضر ہوتی تہین اور عورت کو محبت اولاد کی بہت ہوتی ہی اونکا رونا ان پر نہایت شاق ہی تو اسواسطے حضرت نماز کو ہلکا کر دیتے تھے کہ مبادا عورتین طولِ نماز سے اپنے لڑکون کا رونا سُنکر بیقرار ہوکے کہین نماز نہ توڑ دیوین یا جماعت کا آنا چھوڑین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام پر قوم کی رعایت کرنا واجب ہی بُڈھے اور لڑکے اور بیمار دن کا ضرور خیال رکھے اتنی لنبی نماز نہ پڑہے کہ اونکو تکلیف ہو

۵۲۹ **م** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اَسْمَاۤئَهُمْ وَاَسْمَاۤءَ اٰبَاۤئِهِمْ وَاَلْوَانَ خُيُوْلِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ اَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ يَعْنِیْ عَشَرَةَ فَوَارِسَ يُبْعَثُوْنَ طَلِيْعَةً بَعْدَ فَتْحِ قُسْطَنْطِيْنِيَّةَ حِيْنَ يُقَالُ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِیْ ذَرَارِيِّهِمْ مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین پہچانتا ہون اونکے نام اور اونکے باپونکے نام اور اونکے گہوڑ ون کے رنگ جانتا ہون وے زمین پر بہتر سوار ہون نگے اوس دن یا زمین پر اوسدن وے بہترین سوارون سے ہین مُراد ان سوارون سے وے سوار ہین جو طلایہ کے واسطے بہیجے جاوین سے کے قسطنطنیہ کی فتح ہونے کے بعد جب اونکو خبر ہوگی کہ دجال اونکے پیچھے لڑکے بالون پر آپڑا **ف** مصابیح وغیرہ مین روایت ہی کہ ایکبار کوفے مین سرخ آندہی آئی کسینے عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ قیامت آئی عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ قیامت اوسوقت آویگی کہ جب لوگون مین بہت مال بٹے گا اور اونکو کچھ خوشی نہوگی اوسکا قصہ یہ ہی کہ کافرون کا لشکر یعنے فرنگیون کا شام کے ملک مین جمع ہوگا اور مسلمانونکا بھی لشکر وہان جمع ہوگا یعنے قیامت کے قریب پھر شام تک لڑائی ہوگی کوئی غالب نہوگا اسی طرح تین دن لڑائی ہوگی لوگ بہت مارے جاوینگے جو تھے دن مسلمان بہت

تھوڑے ہون سے موت پر کمر باندہ کر خوب لڑین سے خدا اونکو فتح نصیب کریگا
مال بہت ہاتہہ لگے گا ایک جذمی برادرون سے سوآدمیون مین ایک باقی رہیگا مال ملنے
کی کچھ خوشی نہو گی قسطنطینیہ بڑا شہر ہی روم کے تخت گاہ جب وہ فتح ہو چکے گا تو دجال کے
آنیکی خبر پہنچے گی تو دس سوار اوسکی خبر لانیکے واسطے مقرر ہون گے اونکی حضرت نے
اس حدیث مین تعریف فرمائی اور فرمایا کہ مین اونکو خوب پہچانتا ہون

۳۰۰ ق ابو موسیٰ اِنِّی لَاَعْرِفُ اَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْاَشْعَرِیِّیْنَ بِالْقُرْاٰنِ حِیْنَ
یَدْخُلُوْنَ بِاللَّیْلِ وَاَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ اَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْاٰنِ بِاللَّیْلِ وَاِنْ كُنْتُ
لَمْ اَرَ مَنَازِلَهُمْ حِیْنَ نَزَلُوْا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ حَكِیْمٌ اِذَا لَقِیَ الْخَیْلَ اَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ
لَهُمْ اِنَّ اَصْحَابِیْ یَاْمُرُوْنَكُمْ اَنْ تَنْتَظِرُوْهُمْ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین البتہ آواز پہچان جاتا ہون اشعری لوگون کے قرآن پڑہنے
کی جب وے رات کو مدینہ مین داخل ہوتے ہین اور مین اونکے مکان پہچانتا ہون رات کو
اون کے قرآنی آواز سے اگرچہ دن کو مینے اوترتے وقت اونکے مکان نہین دیکھے
اور اوسی قوم سے ایک شخص حکیم ہی کہ جب کافرون کے سوارون سے یا دشمنون سے
ملتا ہی تو اون سے کہتا ہی کہ ہمارے لوگ تمسے کہتے ہین کہ ذری ہمکو فرصت دو یا تھوڑی
انتظار کر دیتے ہم بہی تیار ہین لڑنے کو آتے ہین ف اشعری یمن کی ایک قوم ہی
جسکے ابو موسیٰ اشعری اس حدیث کے راوی ہین وے قوم خوش آواز تھی قرآن خوب
پڑہتی تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو تہجد مین قرآن پکار کے پڑہنا درست ہی
بشرطیکہ ریا نہو اور کسیکو تکلیف بھی نہو قول حکیم کے دو مطلب ایک تو یہ کہ ہماری قوم
بہادر ہی لڑنے کو تیار تم جلدی نکرو دوسرا مطلب یہ کہ حکمت سے آپکو بچا لیتا ہی یعنے
ہمارا قوم پیچھے آتا ہی تم سے لڑنے کا تم تھوڑا انتظار کرو غرض یہ کہ وے قوم سے
ڈر کے اوسکو نمارین

٥٣١ م جابر بن سمرة اِنِّي لَاَعرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبلَ اَن اُبعَثَ اِنِّي
لَاَعرِفُهُ الآنَ مسلم مین جابر رضے سے روایت ہی کہ حضرت سے نے فرمایا کہ مین مقرر مکے مین اوس
پتھر کو پہچانتا ہون جو پیغمبر ہونے سے پہلے مجھکو سلام کرتا تھا اور بیشک اب بھی اوسکو مین
پہچانتا ہون **ف** علی مرتضی سے روایت ہی کہ مین حضرت کے ساتھ مکے مین
کسی طرف گیا سو جو پتھر اور درخت راہ مین ملتا تھا وہ حضرت کو السلام علیک یا رسول اللہ کہتا تھا

٥٣٢ **ق** سَعدُ بنُ اَبِي وَقَّاص اِنِّي لَاُعطِي الرَّجُلَ وَغَيرُهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنهُ خَشيَةَ
اَن يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجهِهِ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضے سے روایت ہی
کہ حضرت سے نے فرمایا کہ البتہ مین بعضے آدمی کو دیتا ہون اور میرے نزدیک اوسکے سوا
اور شخص بہت پیارا ہوتا ہی اس ڈر سے دیتا ہون کہ کہین وہ دوزخ مین اوندھا نہ ڈالا
جاوے **ف** یعنے اگر اوسکو مین نہ دون تو وہ کافر ہو جاوے تو دوزخی ہو مراد اس سے
وے لوگ ہین جو نو مسلم تھے اور ایمان اونکے دلون مین خوب نہین رچا تھا

٥٣٣ **ق** سُلَيمَانُ بنُ صُرَدٍ اِنِّي لَاَعلَمُ كَلِمَةً لَو قَالَهَا لَذَهَبَ عَنهُ مَا يَجِدُ لَو قَالَ
اَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيمِ لَذَهَبَ عَنهُ مَا يَجِدُ بخاری اور مسلم مین سلیمان بن
صرد رضے سے روایت ہی کہ حضرت سے نے فرمایا کہ البتہ مین وہ بات جانتا ہون کہ اگر اوسکو وہ کہے تو
اوسکا غصہ جاتا رہے اگر کہے کہ اَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيمِ یعنے اللہ کی پناہ مانگتا ہون
شیطان مردود سے تو اوسکا غصہ جاتا رہے **ف** دو شخص آپس مین لڑتے تھے
اونمین سے ایک کا چہرہ غصہ کے سبب سے سرخ ہوا اور رگین گردن کی پھول گئین
تب حضرت سے نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ناحق غصہ شیطان سے ہے
پناہ مانگنے سے دفع ہوتا ہی

٥٣٤ **ق** ابنُ مَسعُودٍ اِنِّي لَاَعلَمُ آخِرَ اَهلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنهَا وَآخِرَ اَهلِ الجَنَّةِ
دُخُولًا الجَنَّةَ رَجُلٌ يَخرُجُ مِنَ النَّارِ حَبوًا فَيَقُولُ اللهُ لَهُ اذهَب فَادخُلِ الجَنَّةَ

فَيَاتِيهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَارَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْاٰى فَيَقُولُ اللهُ
لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَاتِيهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَارَبِّ
وَجَدْتُهَا مَلْاٰى فَيَقُولُ اللهُ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا
وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهَا اَوْ اِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ اَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ اَتَسْخَرُنِي اَوْ تَضْحَكُ
بِي وَاَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ فَكَانَ يُقَالُ ذَالِكَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت سے نے فرمایا کہ البتہ مین جانتا ہون
کہ دوزخ والون سے جو سب سے پیچھے دوزخ سے نکلے گا اور بہشتیون مین جو سبکے
بعد بہشت مین جاویگا ایسا مرد ہو گا جو دوزخ سے نکلے گا گھٹنون کے بھل گھسلتا
یعنے جیسے چھوٹا لڑکا چلتا ہی سو خدا اوس سے کہے کا جا بہشت مین داخل ہو تو وہ بہشت
مین آویگا اوسکے خیال مین ایسا آویگا کہ بہشت بالکل بھری ہی یعنے کہین اوسمین جگہہ
نہین سو پھر آویگا پھر کہیگا یا رب مینے تو اوسکو بھرا پایا تو خدا فرویگا اوس سے کہ جا
بہشت مین داخل ہو پھر وہ بہشت مین آویگا تو اوسکے خیال مین بھری معلوم ہو گی تو پلٹ آویگا
پھر کہیگا ای میرے رب مینے اوسکو بھرا پایا سو خدا اوس سے فرماویگا جا بہشت مین
سو البتہ تیرے لیئے تو دنیا برابر جگہہ ہی اور دس گنی دنیا کی یا یون فرمایا کہ مقرر تیرے لیئے
دنیا کی دس گنی جگہہ موجود ہی سو وہ کہیگا ای رب کیا تو مجھسے ٹھٹھا کرتا ہی یا تو مجھسے
ہنستا ہی بادشاہ ہو کر کہا عبداللہ بن مسعود اس حدیث کے راوی نے کہ
البتہ مینے دیکھا حضرت کو کہ یہ حدیث فرما کر ہنسنے لگے یہان تک کہ اندر کے
دانت حضرت کے کھل گیئے سو حضرت کے زمانے مین یہ حال تھا کہ لوگ کہتے تھے
کہ یہ شخص رتبے مین ادنی بہشتی ہی یعنے جب ادنی بہشتی کا یہ رتبہ ہی کہ اس جہان کا
دس گنا اوسکا مکان ہو گا تو عمدہ مرتبے والون کے مکان خدا جانے کہ کتنے بڑے

اور کیسے ہون گے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان اگرچہ گناہون کے سبب دوزخ مین پڑیگا لیکن آخر کو اُسکو نجات ہوگی اور بہشت ملیگی اور معلوم ہوا کہ بہشت کی وسعت سب بے حد و بے حساب ہی آدمی کے خیال مین نہین آسکتی

۵۳۵ ق عَائِشَةَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اِذَا کُنْتِ عَنِّیْ رَاضِیَۃً وَاِذَا کُنْتِ عَلَیَّ غَضْبٰی قَالَتْ فَقُلْتُ وَمِنْ اَیْنَ تَعْرِفُ ذٰلِکَ فَقَالَ اَمَّا اِذَا کُنْتِ عَنِّیْ رَاضِیَۃً فَاِنَّکِ تَقُوْلِیْنَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا کُنْتِ غَضْبٰی قُلْتِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِیْمَ قُلْتُ اَجَلْ وَاللّٰہِ مَا اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَکَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضسے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ مین البتہ جانتا ہون جب تو مجھسے راضی ہوتی ہی اور جب تو مجھسے ناخوش ہوتی ہی کہا حضرت عائشہ نے کہ مینے کہا کہ بھلا کسطرح آپ اسکو پہچانتے ہین تو حضرت نے فرمایا کہ جب تو مجھسے راضی ہوتی ہی تو بات چیت مین یون قسم کھاتی ہی کہ مین قسم کھاتی ہون محمدؐ کے رب کی اور جب تو ناخوش ہوتی ہی تو کہتی ہی کہ قسم کھاتی ہون ابراہیم کے رب کی سو مینے کہا کہ ہان سچ ہی مین ناخوشی مین آپکا نام لینا زبان سے چھوڑ دیتی ہون یعنے دل سے نہین چھوڑتی ف مراد دنیاوی ناخوشی ہی یعنے گھربار کے معاملات مین معاذاللہ دینی ناخوشی نہین جو ایمان مین خلل ڈالے سوتون کے سبب سے کبھی رنج آتا تھا سوتون کی غیرت یعنے جہل اور جلن عورتون مین پیدائشی بات ہی شرع مین اسپر پکڑ نہین سوا اسکے میان بی بی کے راز نیاز مین کسیکو کیا دخل ہی خصوصا وہ بی بی جو میان کی بہت پیاری ہو

۵۳۶ م عَائِشَةَ اِنِّیْ لَاَفْعَلُ ذٰلِکَ اَنَا وَهٰذِهٖ ثُمَّ نَغْتَسِلُ مسلم مین حضرت عائشہ رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین اور یہ یعنے عائشہ ایسا کرتا ہون پھر ہم نہاتے ہین ف کسینے حضرت سے مسئلہ پوچھا کہ اگر عورت اور مرد صحبت کرین اور انزال نہو تو غسل واجب ہی یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے غسل واجب ہی

صحبت سے انزال ہویا نہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسئلے بیان مین حیا نکرے
شعر در طلب کردن حقیقت کار * * از خدا شرم دار و شرم مدار *
ف اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنِّي لَاَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِي فَاَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلٰى فِرَاشِي اَوْ فِي بَيْتِي فَاَرْفَعُهَا لِاٰكُلَهَا ثُمَّ اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِيْهَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین اپنے گھر والون پاس پلٹ جاتا ہون تو کہجور کو اپنے بچھونے یا اپنے گھر مین پڑی پاتا ہون سو اوسکو اوٹھا لیتا ہون کہ کھاؤن پھر ڈرتا ہون کہ کہین زکوۃ کی نہو تو اوسکو پھینک دیتا ہون
ف زکوۃ کا مال حضرت پر بلکہ سب بنی ہاشم پر حرام تھا ہر چند یقینی ثابت نہ تھا کہ وہ کہجور زکوۃ کی ہی لیکن احتیاط سے حضرت اوسکو نہ کھاتے تھے معلوم ہوا کہ تقوی اور پرہیزگاری شبہ والی چیز چھوڑ دینے کا نام ہے
خ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنِّي لَاَوَّلُ مَنْ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ بَعْدَ النَّفْخَةِ فَاِذَا مُوْسٰى مُتَعَلِّقٌ بِالْعَرْشِ بخاری مین ابوہریرہ رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مقرر پہلے سر اوٹھاونگا دوسرے بار سور پہونکنے کے بعد پھر یکایک دیکھونگا کہ موسی عرش کو لپٹے ہین **ف** قیامت مین سور دو بار پہونکا جاویگا پہلی بار مین سب لوگ مرجاوینگے دوسری بار مین سب زندہ ہونگے تو پہلے حضرت ہوش مین آوینگے اور حضرت موسی کو عرش مین لپٹا پاوینگے بخاری مین پورا قصہ یون ہی کہ ایک یہودی اور مسلمان مین لڑائی ہوئی مسلمان نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب عالم سے بہتر یہودی نے کہا کہ موسی علیہ السلام سب سے بہتر مسلمان نے یہودی کو طمانچہ مارا حضرت پاس اوسکی فریاد آئی حضرت نے فرمایا کہ مجھکو موسی سے افضل نکہو بعد اسکے یہ حدیث فرمائی یعنے ہر چند مین سب پیغمبرون سے افضل ہون لیکن ہر بات مین نہین چنانچہ مین قیامت مین سب سے پہلے اوٹھونگا اور موسی کو ہوشیار پاؤنگا نہین معلوم

کہ موسی بیہوش ہوکر مجھسے پہلے ہوشیار ہوگئے یا اون سے کوہ طور کی بیہوشی یہان برابر ہو گئی

ف حَفْصَةُ اِنِّیْ لَبَّدْتُ رَاْسِیْ وَقَلَّدْتُ هَدْیِیْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰی اَنْحَرَ ٥٣٩
بخاری اور مسلم مین حضرت حفصہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے اپنے سر کے بالون کو گوند
سے چیکایا ہی اور اپنے قربانی کے اونٹ کی گردن مین پٹا ڈالا ہی سو مین احرام کو نہ توڑونگا
جبتک کہ قربانی نکر دونگا ف حجۃ الوداع مین لوگون نے عرض کیا کہ آپ نے اورون سے
فرمایا کہ عمرہ کرکے احرام توڑین حضرت نے احرام کیون نہین توڑا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سے یعنے قربانی
میری ساتھ ہی اور قربانی والا محرم بدون قربانی کئے کیونکر حلال ہو اور قربانی کرنا ذیحجہ کی دسوین تاریخ
سے پہلے جایز نہین اسواسطے مین احرام کو نہین توڑ سکتا احرام مین سر کے بالون کو گوند سے
اسواسطے حضرت نے چیکایا کہ بال گرد غبار سے خراب نہون

ف ابن عُمَرَ اِنِّیْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّیْ اَظَلُّ اُطْعَمُ وَاُسْقٰی بخاری اور مسلم ٥٤٠
مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین تمہاری طرح نہین ہون
مجھکو دن مین کہانا پینا ملتا ہی یعنے جسطرح آدمی کو کہانے پینے سے طاقت ہوتی
ہی مجھکو بدون اسکے خدا طاقت دیتا ہی یا سچ مچ کہانا خدا حضرت کو کہلاتا ہو ف
حضرت نے اصحاب کو بیطے کے روزے سے منع کیا یعنے دو دو یا زیادہ برابر روزہ
رکہنا اور رات کو بھی نکہانا کسیکو درست نہین اصحاب نے پوچھا کہ آپ جو بیطے کا روزہ
رکہتے ہین اسکا کیا سبب ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سے یعنے مجھکو اپنی طرح نسمجھو
مجھکو درست ہے تمکو درست نہین

ف اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنِّیْ لَمْ اُوْمَرْ اَنْ اَنْقُبَ عَنْ قُلُوْبِ النَّاسِ وَلَا اَشُقَّ ٥٤١
بُطُوْنَهُمْ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ
مجھکو اسکا حکم نہین ہوا ہے کہ مین لوگون کے دلون مین سوراخ کرون اور نہ اسکا حکم ہے
کہ اونکے پیٹون کو چیرون یعنے مجھکو ظاہر کا حکم ہے دل اور پیٹ کی بات دریافت کرنا میرا کام

نہین ف اسکا قصہ ہو چکا ہی کہ حضرت کچھہ مال بانٹتے تھے ذوالخویصرہ خارجی سے کہا
کہ انصاف سے بانٹو تو خالد نے کہا یا حضرت حکم ہو تو مین اسکی گردن کاٹون حضرت سے فرمایا نہ
کہ یہ نمازی ہی خالد نے کہا کہ بہت لوگ نماز پڑہتے ہین اور اُن کے دل مین کچھہ ہے
اور زبان مین کچھہ اور ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے دل کا حساب خدا کریگا
ہمکو ظاہر کا حکم ہی معلوم ہوا کہ نمازی پر بناہ ہے اور لوگون کے دلون کا حال
دریافت کرنا ضرور نہین

۵۴۲ ھر أَبُو هُرَيْرَةَ إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مجھکو خدا نے اِسواسطے نہین بہیجا کہ مین لوگون کو لعنت
اور بد دعا کیا کرون مین تو صرف رحمت کے واسطے بہیجا گیا ہون ف جب کافرون
نے بہت تکلیفین دین تب اصحاب نے عرض کیا کہ یا حضرت ان کے واسطے بد دعا کیجئے
کہ یہ غارت ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کی ذات تمام جہان کے واسطے
رحمت ہی مسلمانون کی تو دین دنیا دونون حضرت کے سبب سے درست ہوئی اور کافرون
کو ہرچند آخرت مین عذاب ہی لیکن دنیا مین ایسا عذاب نہین کہ تمام مٹ جاوین اگلی
امتون پر جو عذاب ہوا تہا تو سب مٹ گیا تہا

۵۴۳ ق أَنَسٌ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَإِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَنْتَفِعَ
بِثَمَنِهَا بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے
ریشمی کرتہ تیرے پاس اسواسطے نہین بہیجا کہ تو اوسکو پہنے مینے تو صرف اسواسطے
بہیجا تہا کہ تو اوسکو بیچ کر اوسکی قیمت سے فائدہ پاوے ف حضرت نے
ریشمی کرتہ عمر فاروق رضی کو بہیجا عمر فاروق رضی نے عرض کیا کہ یا حضرت آپ تو ریشمی کپڑے کو حرام
فرماتے ہین مجھکو کیون بہیجا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ریشمی پہننا حرام ہی
بیچنا درست ہی لیکن شراب اور سور کا کھانا پینا اور بیچنا دونون حرام ہی

ف اَبُو حُمَیْدٍ نِ السَّاعِدِیُّ اِنِّیْ مُسْرِعٌ فَمَنْ شَاءَ مِنْکُمْ فَلْیُسْرِعْ مَعِیْ ۵۴۴
وَمَنْ شَاءَ فَلْیَمْکُثْ قَالَہٗ عِنْدَ مُنْصَرَفِہٖ مِنْ تَبُوْکَ بخاری اور مسلم مین ابو حمید
ساعدی رضی سے روایت ہی کہ حضرت سے نے فرمایا جنگ تبوک سے پلٹتے کہ مقرر مین
جلد جانے والا ہون یعنے مدینے کو سو جو تم لوگون مین چاہیے سو میرے ساتھ جلد چلے اور جو
چاہیے سو ٹھہر جاوے یعنے پیچھے سے آوے

خ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ اِنِّیْ وَاللّٰہِ مَا اٰمَنُ یَھُوْدَ عَلٰی کِتَابِیْ قَالَہٗ لَمَّا اَمَرَہٗ اَنْ یَتَعَلَّمَ ۵۴۵
کِتَابَ الْیَھُوْدِ بخاری مین زید بن ثابت رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا البتہ مجھکو اللہ
اسے خط لکھانے پڑہانے مین یہودیون پر اعتماد نہین یہ حضرت سے نے زید بن ثابت سے
فرمایا جب اونسے حکم کیا کہ یہودیون سے خط لکھنا پڑہنا سیکہ لین ف مدینے کے گرد
قوم یہودی بہت رہتے تھے حضرت سے اور اونسے خط کتابت اکثر رہتی تھی حضرت یہودیونکو
بلاکر لکھاتے پڑہاتے تھے سو حضرت کو خوف آیا کہ کہین یہ لوگ عداوت کے سبب سے خط لکھنے
پڑہنے مین تفاوت نہ کردین تب زید بن ثابت انصاری رضی سے فرمایا کہ تم اونکا خط لکھنا پڑہنا
سیکہ لو اونہون نے پندرہ روز مین سب سیکہ لیا پھر وہی لکھا پڑہا کرتے تھے اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ عربی کے سوا اور بولیون کا لکھنا پڑہنا سیکہنا درست
ہی بشرطیکہ اوسمین کچھہ دین کا فایدہ ہو

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر اِنَّا ہے

م اَلشَّرِیْدُ بْنُ سُوَیْدِ نِ الثَّقَفِیُّ اِنَّا قَدْ بَایَعْنَاکَ فَارْجِعْ قَالَہٗ لِرَجُلٍ مَجْذُوْمٍ مِنْ وَفْدِ ۵۴۶
ثَقِیْفٍ مسلم مین شرید بن سوید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تیری بیعت مانی یعنے
تیرا مسلمان ہونا قبول کیا تو اپنے گھر کو پلٹ جا یہ حضرت نے ثقیف کی قوم کی کوڑہی کو فرمایا
ف ثقیف کا قوم مسلمان ہونے کو حضرت پاس آیا اوسمین ایک کوڑہی تھا

حضرتؐ نے اوسکو اپنے پاس نہ بلایا بلکہ کہلا بھیجا کہ تو اپنے گھر جا تیرا اسلام قبول ہی حضرتؐ نے اسواسطے اوسکو نہ بلایا کہ کہین اوسکو لوگ حقیر نجانین تو اوسکو رنج ہو اور یہ جو بعضے لوگ سمجھتے ہین کہ یہ بیماری لگ جاتی ہی اسواسطے حضرتؐ نے نہ بلایا سو غلط بات ہی اسواسطے کہ اور حدیث مین ثابت ہوا ہی کہ حضرتؐ نے کوڑھی کو اپنے ساتھہ کھلایا ہی اور اگر کسیکو نفرت آوے اور وہ اوسکی صحبت سے پرہیز کرے تو درست ہی اسکا حکم بھی اور حدیث مین ثابت ہی

ق ۔ اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اِنَّا لَا نَدْرِیْ مَنْ اَذِنَ مِنْکُمْ فِیْ ذٰلِکَ مِمَّنْ لَمْ یَاْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰی یَرْفَعَ اِلَیْنَا عُرَفَاءُکُمْ اَمْرَکُمْ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہؓ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہم نہین جانتے کہ تم لوگونمین کسنے اجازت دی ہی اور کسینے نہین دی سو تم پلٹ جاؤ تاکہ تمہارے چودھری تمہارا حال ہم سے ظاہر کرین ف بعد فتح مکہ کے جنگ حنین مین قوم ہوازن کی جور لڑکے پکڑ آئے اور اونکا مال قابو مین آیا حضرتؐ نے قیدی اور مال اونکا اصحاب مین تقسیم کر دیا بعد اوسکے اوس قوم نے اسلام قبول کیا اور حضرتؐ سے کہا کہ ہمارا مال اور قیدی ہمکو پھیر دیجیے حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک بات اختیار کرو خواہ قیدی خواہ مال دونون چیزین تمکو نملین گی اوس قوم نے قیدیون کو مانگا تب حضرتؐ نے اصحاب کو جمع کرکے فرمایا کہ تمہارے بھائیون نے اسلام قبول کیا ہی مجھکو یہ بہتر معلوم ہوتا ہی کہ انکے قیدیون کو تم پھیر دو جو خوشی سے دیتا ہو تو دیوے اور جو اپنا حصہ نہ دیا چاہتا ہو تو اوسکو ہم اور کہین سے جو قیدی پاوینگے تو اسکا بدلا دینگے اصحاب نے کہا کہ ہم سب راضی ہین ہمارے حصے آپ خوشی سے انکو دیجیے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنے ہمکو ہر ایک شخص کی خوشی مفصل نہین معلوم جب تک کہ تمہارے واقف اور چودھری اپنے سب لوگون کا حال اظہار نکرینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد تقسیم غنیمت کے اگر لوگ مسلمان ہون تو اونکے قیدی

اور مال پھیرنا واجب نہیں حضرتؐنے اونکو احسانکی راہ سے دیا

م عَائِشَۃَ اِنَّا لَا نَسْتَعِینُ وَیُرْوٰی لَنْ نَسْتَعِینَ بِمُشْرِکٍ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے ۵۴۸
روایت ہی کہ حضرتؐنے فرمایا کہ ہم مدد نہین چاہتے اور دوسری روایت یون ہی کہ ہم کبھی
مشرک بت پرست سے مدد نمانگینگے ف حضرت جب جنگ بدر کو چلے تو ایک پہلوان
آیا اور کہنے لگا کہ مین تمہاری مدد کو آیا ہون حضرتؐنے پوچھا کہ تو مسلمان ہوا ہی اوسنے کہا
کہ نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ امام کافرون سے مدد نچاہے
شاید کہ دغا کرین

ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَۃَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَکَمِ اِنَّا لَمْ نَجِیْٔ لِقِتَالِ اَحَدٍ وَلٰکِنَّا ۵۴۹
جِئْنَا مُعْتَمِرِیْنَ وَاِنَّ قُرَیْشًا قَدْ نَھَکَتْھُمُ الْحَرْبُ وَاَضَرَّتْ بِھِمْ فَاِنْ شَاؤُا
مَادَدْتُھُمْ مُدَّۃً وَیُخَلُّوْا بَیْنِیْ وَبَیْنَ الْبَیْتِ فَاِنْ اَظْھَرْ فَاِنْ شَاؤُا اَنْ یَدْخُلُوْا
فِیْمَا دَخَلَ فِیْہِ النَّاسُ فَعَلُوْا وَاِلَّا فَقَدْ جَمُّوْا وَاِنْ ھُمْ اَبَوْا فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ
لَاُقَاتِلَنَّھُمْ عَلٰی اَمْرِیْ ھٰذَا حَتّٰی تَنْفَرِدَ سَالِفَتِیْ اَوْ لَیُنْفِذَنَّ اللّٰہُ اَمْرَہٗ بخاری اور
مسلم مین مسور بن مخرمہؓ اور مروان بن الحکم سے روایت ہی کہ حضرتؐنے فرمایا کہ البتہ ہم کسی سے
لڑنیکو نہین آئے ولیکن ہم تو عمرہ کرنیکو آئے ہین اور مقرر قریش کو لڑائی نے سست کر ڈالا
اور اونکو ضرر پہچایا ہی سو اگر وے صلح چاہین تو مین اونکے لیئے کچھ مدت مقرر کرون اور ہمکو
وے کعبہ جانے سے نروکین پھر صلح کی مدت مین اور کافرون پر اگر مین غالب ہوجاؤن
تو اگر قریش داخل ہو چاہین جسمین لوگ داخل ہوئے ہین یعنے مسلمان ہوا چاہین تو مسلمان
ہون اور اگر مسلمان ہونیکا ارادہ نہو تو صلح کی مدت مین اونہون نے آرام ہی پائی اور
اگر قریش یہ بھی نہ مانینگے تو قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی
کہ البتہ لڑا کرونگا اون سے اپنے اس کام پر یعنے دین پر یہان تک کہ میری گردن جدا
ہو یا خدا اپنے دین کو غلبہ دیوے ف چھٹے سال ہجری کے حضرت مدینہ سے

مکہ کو چلے عمرہ کرنے کو جب مکہ کے پاس اوس منزل کو پہنچے جسکا حُدَیبِیَہ نام ہی کفار مکہ نے بُدَیل بن وَرقا کو بھیجا پیغام یہ کہ ہم تمکو مکہ مین نجانے دیوین کی تم سے لڑین سے کے اوسوقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر دس برس کی صلح ہوئی حضرت بدون عمرہ کے پھر آئے دوسرے سال عمرے کے قضا کو تشریف لیگئے

۵۵۰ ق اَلصَّعبُ بنُ جَثَّامَةَ اِنَّا لَم نَرُدَّهٗ عَلَیکَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ قَالَہٗ بخاری اور مسلم مین صَعب بن جَثَّامہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ ہمنے گورخر تجھکو نہین پھیر دیا مگر اسواسطے کہ ہم احرام باندہے ہوئے ہین ف حضرت حج یا عمرہ کو احرام باندہے جاتے تھے صَعب بن جَثَّامہ نے گورخر کا شکار کیا اور اوسکو زندہ حضرت پاس لائے حضرت نے اوسکو قبول کیا اور یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ احرام والے کو شکار کرنا اور زندہ شکار لینا درست نہین ہان شکار کا گوشت کہانا احرام والیکو درست ہی بشرطیکہ شکار کو اشارے سے بتلایا نہو

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر اثر ہی

۵۵۱ ثر اَبُوهُرَیرَةَ اِنَّهٗ اِذَا مَاتَ اَحَدُکُم اِنقَطَعَ عَمَلُهٗ وَاِنَّهٗ لَا یَزِیدُ المُؤمِنَ عُمرُهٗ اِلَّا خَیرًا مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حال یون ہی کہ جب کوئی تم مین مرگیا عمل اوسکا کٹ گیا اور البتہ ایمان دار کی زندگی تو نیکی ہی کو بڑہاتی ہے ف مصابیح مین روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تکلیفون سے تنگ ہوکر موت نہ مانگا کرو اسواسطے کہ جب آدمی مرگیا تو عمل اوسکے قطع ہوگئے کوئی نیک کام نہین کرسکتا اور ایمان دار کی زندگی سے تو نیکی ہی بڑہتی ہی یعنے اگر ایمان دار کی عمر تکلیف مین گذری تو صبر کا بڑا ثواب پاویگا اور اگر خوشی مین گذری تو شکر کا ثواب پاویگا تو ایمان دار کی زندگی مین ہر طرح سے بہتری ہی

م عَائِشَةَ اِنَّهُ خُلِقَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْ بَنِيْ آدَمَ عَلٰى سِتِّيْنَ وَثَلٰثِمِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللهَ وَحَمِدَ اللهَ وَهَلَّلَ اللهَ وَسَبَّحَ اللهَ وَاسْتَغْفَرَ اللهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ شَوْكَةً اَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهٰى عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّيْنَ وَالثَّلٰثِمِائَةِ السُّلَامٰى فَاِنَّهُ يُمْسِيْ وَيُرْوٰى يَمْشِيْ يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بات تو یہ ہی کہ آدم کی اولاد سے ہر آدمی تین سو ساٹھ جوڑ پر بنایا گیا ہی سو جو شخص اللہ اکبر کہے اور الحمد للہ کہے اور لا الہ الا اللہ کہے اور سبحان اللہ کہے اور استغفر اللہ کہے اور لوگون کی راہ سے اینٹ پتھر پھینک دے یا کانٹے کو یا ہڈی کو لوگون کی راہ سے علیحدہ کردے یعنے تاکہ خلقت کو آرام پہنچے یا نیک بات سکھلا دے یا برے کام سے روکے گنے ان تین سو ساٹھ جوڑ والی ہڈیون کی گنتی برابر تو وہ آدمی اوس دن شام کریگا اس حال پر کہ دفع کیے اپنی جان دور ڈالی دوزخ سے اور ایک روایت مین بجای شام کریگا کے چلیگا آیا ہی دونون روایت کا مطلب ایک ہی **ف** یعنے آدمی مین تین سو ساٹھ جوڑ ہین جسنے اتنے بار خدا کا نام لیا اور ذکر کی تو اوسنے شکر گذاری کی خالق کا حق ادا کیا تو دوزخ سے دور پڑا خواہ ہر ایک ذکر کو تین سو ساٹھ بار کہا خواہ سبکو ملاکر تین سو ساٹھ بار پڑھا

م عَرْفَجَةَ بْنِ شُرَيْحٍ اِنَّهُ سَتَكُوْنُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّفَرِّقَ اَمْرَ
هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَهِيَ جَمْعٌ فَاضْرِبُوْهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَا كَانَ مسلم مین عرفجہ بن شریح رضی سے ۵۵۳
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بات یون ہی کہ عنقریب نامناسب کام ہونگے یعنے فتنہ اور فساد ہون گے سو جو چاہے کہ اس امت کی امامت اور ریاست جمی جمائی مین پھوٹ ڈالے تو مارو اوسکو تلوار سے کوئی کیون نہو **ف** یعنے جب مسلمانون نے ایک اپنا امام اور سردار بنایا پھر جو کوئی اوس سے باغی ہو تو اوسکا قتل کرنا حلال ہے جماعت مین پھوٹ ڈالنا بڑا گناہ ہی اگر مسلمانون مین پھوٹ نہ پڑتی تو کافر کبھی غالب نہوتی

۵۵۴ ق عَائِشَةُ اِنَّهُ قَدْ اُذِنَ لَكُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اپنی بی بیون سے کہ البتہ تمکو حکم ہوا ہی کہ حاجت ضرور کے واسطے نکلا کرو ف حضرت کی بی بیان حاجت ضرور کو رات کے وقت باہر جاتی تہین جب پردہ کرنیکا حکم ہوا تو شبہہ ہوا کہ شاید حاجت ضرورت کے واسطے بھی نکلنا درست نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۵۵۵ خ عَلِيٌّ اِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَكُوْنَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ يَعْنِي حَاطِبَ بْنَ اَبِي بَلْتَعَةَ بخاری مین علی مرتضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حاطب بدر کی لڑائی مین موجود تھا شاید کہ خدا بدر والونکے ایمان کو خوب جان چکا ہی سو کہا خدا نے اونسے کہ کرو جو تمہارا جی چاہے مین تمکو بخش چکا یہ حدیث حضرت نے حاطب بن ابی بلتعہ کے حق مین فرمائی ف بخاری مین پورا قصہ یون ہی کہ ایکبار حضرت نے ارادہ کیا کہ مکہ مین اچانک جا پہونچین اور کافرونکو غافل پاکر مارلین حاطب نے یہ حال مکے والونکو خط مین لکھ بھیجا حضرت کو یہ حال وحی سے معلوم ہوا علی مرتضی اور زبیر کو بھیجا وے دونون اوس خط کو پھیر لائے حضرت نے حاطب سے پوچھا کہ اس خط لکھنے کا کیا سبب ہے حاطب نے کہا کہ یا رسول اللہ قسم خدا کی مین مسلمان ہون کافر نہین میرے لڑکے بالے مکہ مین ہین میرا وہان کوئی بھائی بند نہین جو اونکی خبرگیری کرے مین نے اس خط سے چاہا کہ اون کافرون سے راہ ورسم پیدا کرون تاکہ وہ میرے لڑکے بالونکو نہ ستاوین عمر فاروق رضی نے کہا یا رسول اللہ یہ منافق ہی اسکو مار ڈالیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدری صحابیون کے جو تین سو تیرہ تھے بڑے درجے ہین اگر اونسے کوئی گناہ بھی ہوا تو بالکل معاف ہی حضرت کے چارون خلیفہ بھی بدری ہین جسنے اون پر طعنہ کیا اوسنے اپنے ایمان مین خلل ڈالا

فضیلت اصحاب بدر

۵۵۶ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّهُ كَانَ فِيْمَا مَضٰى قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ وَاِنَّهُ اِنْ كَانَ فِيْ اُمَّتِيْ هٰذِهِ فَاِنَّهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ

تم سے اگلے جو لوگ ہو چکے ہین اونمین ٹھیک اٹکل والے ہوتے تھے اور مقرر میرے
اس امت مین اگر کوئی ویسا ہوا تو عمر بن الخطاب ہی **ف** مُحَدَّث اونکو کہتے ہین جسکو
خدا کی طرف سے الہام ہوا اور اوسکے اٹکل بہت ٹھیک ہو بعد پیغمبر کے کوئی ولی کا رتبہ
مُحَدَّث کے برابر نہین اور جب حضرت سب پیغمبرون سے افضل ہوئے تو حضرت کی امت
سب امتون سے بیشک افضل ہی تو جس صورت مین اگلی امتون مین مُحَدَّث ہوئے ہین تو
حضرت کی امت مین بھی ضرور ہون گے اس حدیث سے عمر فاروق کا بڑا عمدہ کمال ثابت ہوا

ق عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُغَفَّلٍ اِنَّہٗ لَا یُصَادُ بِہِ الصَّیْدُ وَلَا یُنْکٰی بِہِ الْعَدُوُّ وَلٰکِنَّہٗ یُکْسِرُ ٥٥٧
السِّنَّ وَیَفْقَأُ الْعَیْنَ یَعْنِی الْخَذْفَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ٹھیکری مارنے سے نہ شکار حاصل ہوتا ہی نہ دشمن زخمون سے
چور ہوتا ہی پر ناحق ٹھیکری دانت توڑتی ہی اور آنکھ پھوڑتی ہی **ف** بعضے لوگون کی
عادت ہوتی ہی کہ ٹھیکری او کنکری انگوٹھے اور اونگلی سے پھینکتے ہین سو حضرت نے
اوسکو منع کیا کہ بے فایدہ چیز ہی بلکہ اوس سے دانت اور آنکھ کو ضرر ہی

ق عَائِشَۃُ اِنَّہٗ لَمْ یُقْبَضْ نَبِیٌّ قَطُّ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ ثُمَّ یُخَیَّرُ بخاری اور مسلم ٥٥٨
مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بات یون ہی کہ کوئی نبی ہرگز نہین
مرتا جب تک کہ اپنا مکان بہشت مین نہین دیکھ لیتا پھر مرنے جینے مین اوسکو اختیار
دیا جاتا ہی **ف** حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت یہ حدیث حالت صحت مین
فرماتے تھے جب حضرت بیمار ہوئے اور انتقال قریب ہوا تو حضرت کو غش آیا اور حضرت
کا سر میرے ران پر تھا پھر جب ہوش مین آئے تو فرمایا کہ الٰہی مین عمدہ فرشتون کی
رفاقت چاہتا ہون تو مجھکو یہ حدیث یاد آئی اور معلوم ہوا کہ حضرت نے موت اختیار کی
پھر حضرت کا انتقال ہوا حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ موت کے قریب آخر کلام حضرت کا
یہی تھا کہ اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی یعنے الٰہی مین عمدہ فرشتون کی رفاقت چاہتا ہون

۵۵۹ ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ يَدُلَّ اُمَّتَهُ عَلٰى خَيْرِ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَيُنْذِرَهُمْ شَرَّ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَاِنَّ اُمَّتَكُمْ هٰذِهٖ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِيْ اَوَّلِهَا وَسَيُصِيْبُ اٰخِرَهَا بَلَاءٌ وَاُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا وَتَجِيْئُ فِتْنَةٌ فَيُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَتَجِيْئُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ مُهْلِكَتِيْ ثُمَّ تَنْكَشِفُ وَتَجِيْئُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ هٰذِهٖ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَلْتَاْتِهٖ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْيَاْتِ اِلَى النَّاسِ الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يُؤْتٰى اِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ اِمَامًا فَاَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهٖ وَثَمَرَةَ قَلْبِهٖ فَلْيُطِعْهُ اِنِ اسْتَطَاعَ فَاِنْ جَاءَ اٰخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْاٰخَرِ بخاری ومسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بات تو یہ ہی کہ کوئی نبی مجھسے پہلے نہوا مگر اوسپر ضرور تھا کہ بتلا دیوے اپنی امت کو جو اونکے واسطے بہتر جانے اور ڈرا دیوے اونکو اوس سے جو اونکے حق مین برا جانے اور مقرر اس تمہاری امت کی شروع مین عافیت خدا کی نزدیک ٹہر چکی اور پچھلی امت کو بلا لگے گی اور وے کام ہون گے جنکو تم برا جانو گے اور ایک فساد آویگا تو پتلا حال کر دیگا بعضا بعضے کا یعنے پچھلے فساد کے زور پر پہلا فساد ہلکا معلوم ہوگا اور دوسرا فتنہ فساد آویگا تو کہیگا ایمان دار کہ اسمین میری بربادی ہی پھر وہ مشکل کہل جاوی گی اور اسکے بعد تیسرا فساد ہوگا تو ایمان دار کہیگا یہی میری موت ہی یہی میری موت ہی سو جو چاہے کہ آپکو دور ڈالے دوزخ سے اور بہشت مین جا دے تو چاہیے کہ اوسکی موت اوس حالت مین آوے کہ وہ خدا کا اور قیامت کا ایمان رکھتا ہو یعنے ایمان دار مرے اور چاہیے کہ لوگون کے ساتھ ایسا سلوک کرے جو اپنے واسطے چاہتا ہی یعنے جو چیز اپنے واسطے چاہتا ہی ویسا ہی لوگون کے واسطے چاہیے اور جسنے کسی امام سے بیعت کی ہو سو اوسکے قول قرار پر ہاتھ مارا ہو اور اوسکے ساتھ دلی خالص عہد کیا ہو تو چاہیے کہ اوسکے تابعداری کرے اگر اوسکو طاقت ہو پھر اگر دوسرا شخص آوے اور پہلے امام کی سرداری مین جھگڑا ڈالے تو دوسرے کی گردن مارو ف حضرت کو اپنی امت پر بہت کرم تھا اسواسطے جو امت مین فتنہ

فَيَدْفُقُ
ڈہکیلیا

اور فساد ہونے والے تھے اونکی خبر دی پھر اوسکے علاج بتلائے اور پہلے سردار کی اطاعت کی تاکید کی اور باغیوں کا قتل فرمایا

۵۶۰ ق ابوهُرَيرَةَ اِنَّهُ لَن يَبسُطَ اَحَدٌ ثَوبَهُ حَتّىٰ اَقضِيَ مَقالَتِي ثُمَّ يَجمَعُ اِلَيهِ ثَوبَهُ اِلَّا وَعىٰ مَا اَقُولُ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت سنے فرمایا کہ البتہ جو پہیلائے رہیگا اپنا کپڑا جبتک کہ مین اپنی بات تمام کرچکون پھر اپنے کپڑے کو اپنی طرف سمیٹ لیوے تو یاد رکہیگا جو مین کہتا ہون یعنے میری حدیث کبہی نہ بہولیگا ف ابو ہریرہ کو حضرت کی ہزارون حدیثین یاد تھین لوگو نکو اونکی یاد پر تعجب ہوا تب اونہون نے لوگون سے اسکا سبب بتلایا کہ خدا خوب جانتا ہی کہ مین مرد محتاج تھا حضرت کی خدمت کیا کرتا تھا ہر دم حضرت پاس موجود رہتا تھا سوائے اپنے پیٹ سے کے اور مجھکو کچھ فکر نہ تھا اور مہاجرین اصحاب بازار مین خرید فروخت مین مشغول رہتے تھے اور انصاری اصحاب اپنی کہیتی مین مصروف تھے سو حضرت سنے ایک روز فرمایا کہ جو اپنا کپڑا پہیلا دے جبتک کہ مین کلام کرچکون تو وہ میری سُنے حدیث کو کبہی نہ بہولے چنانچہ مینے اپنا کپڑا پہیلایا پھر جب حضرت کلام کرچکے تو مینے اوس کپڑیکو اپنے بدن مین لگالیا پھر اوس روز سے مین کوئی حدیث حضرت کی نہین بہولا

۵۶۱ ق ابوهُرَيرَةَ اِنَّهُ لَيَاتِي الرَّجُلُ العَظِيمُ السَّمِينُ يَومَ القِيٰمَةِ لَا يَزِنُ عِندَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ اِقرَءُوا فَلَا نُقِيمُ لَهُم يَومَ القِيٰمَةِ وَزنًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت سنے فرمایا کہ حال یون ہی کہ البتہ بڑا موٹا مرد قیامت مین آویگا خدا کے نزدیک اوسکے مچھڑ کے پر برابر قدر نہوگی اسکی سند قران سے پڑہو لوکہ خدا فرماتا ہی کہ نہ اوٹھا دینگے ہم اونکے واسطے ترازو ف یعنے اونکے کچھ نیک کام نہین جنکو ترازو دے تو لے لئے معلوم ہوا کہ دنیا کی بڑائی اور موٹاپا بدون ایمان اور نیک عمل کے خدا کے نزدیک کچھ چیز نہین

۵۶۲ ق عَائِشَةَ اِنَّهُ لَيُبْكَی عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِی قَبْرِهَا يَعْنِی يَهُوْدِيَّةً
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حال یہ ہی کہ لوگ اوس
یہودی عورت پر روتے ہین اور اوسکی قبر مین اوسپر عذاب ہو رہا ہی ف ایک یہودی
عورت مرگئی تھی لوگ اوسپر رو رہے تھے حضرتؐ اودہر سے نکلے تب یہ حدیث فرمائی
۵۶۳ م وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ اِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهُ دَاءٌ يَعْنِی الْخَمْرَ مسلم مین وائل بن حجرؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر شراب تو دوا نہین ہی ولیکن وہ تو خود روگ ہی ف
مصابیح مین روایت ہی کہ ایک شخص نے حضرت سے شراب کا حال پوچھا حضرتؐ نے اوسکو منع کیا
پھر اوسنے کہا کہ مین تو شراب کو دوا کے واسطے بناتا ہون تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی
یعنے شراب دوا نہین ہی بلکہ یہ تو خود روگ ہی کہ آدمی کی عقل کہو کر جانور بنا ڈالتی ہی اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ شراب کو بطور علاج پینا بہی درست نہین
۵۶۴ م اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّهُ لَيْسَ بِكِ عَلٰی اَهْلِكِ هَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَاِنْ سَبَّعْتُ
لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِی مسلم مین حضرت اُمِّ سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے مجھسے فرمایا کہ البتہ تیرے
خاوند کچھ تیری خواری اور بے قدری نہین اگر تو چاہے تو سات دن تیرے پاس رہون اور
اگر تیرے پاس سات دن رہونگا تو سات سات دن اور اپنی بی بیون پاس بھی رہون کا
ف حضرتؐ نے اُمِّ سلمہؓ سے نکاح کیا اور ایک
رات اونکے پاس رہے صبح کو اُمِّ سلمہ نے کہا کہ مین پہلے خاوند کے گہر مین
بہت عزت والی تھی وہ خاوند نکاح کے بعد میرے پاس سات دن برابر رہا تھا تب حضرتؐ نے
یہ حدیث فرمائی یعنے تو میرے نزدیک بھی کچھ بیقدر نہین ہی لیکن خدا کا حکم یون ہی کہ اگر
مین تیرے پاس سات دن رہون تو اور بی بیون پاس بھی رہون گا یعنے جسکے کئی بی بیان
ہون وہ سبکی باری برابر رکہے نہین تو گنہگار رہوگا
۵۶۵ م اَلْاَغَرُّ الْمُزَنِیُّ اِنَّهُ لَيُغَانُ عَلٰی قَلْبِی اِنِّی لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِی كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ مسلم مین

اغرؔ مزنی رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک باریک پردہ میرے دل پر ہو جاتا ہی اور مین خدا سے ہر روز سو بار مغفرت مانگتا ہون **ف** بعضے عالمون نے یون کہا ہی کہ ہر دم خدا کی حضوری حضرتؐ کی شان تھی لیکن امت کے سمجھانے بجھانے سے اوس حالت مین کچھہ فرق ہو جاتا تھا اسواسطے حضرتؐ سو بار استغفار کرتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب حضرتؐ کو استغفار کرنے کی حاجت تھی تو اورون کو اگرچہ ولی کامل ہون زیادہ تر ضرور ہی استغفار کرنا اور اپنی غفلت پر رونا

خ اُمِّ سَلَمَۃَ اِنَّہٗ یُسْتَعْمَلُ عَلَیْکُمْ اُمَرَاءُ فَتَعْرِفُوْنَ وَتُنْکِرُوْنَ فَمَنْ کَرِہَ فَقَدْ بَرِیَٔ
وَمَنْ اَنْکَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰکِنْ مَنْ رَضِیَ وَتَابَعَ بخاری مین حضرت اُمّ سلمہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے ٥٦٦
فرمایا کہ تمہارے اوپر حاکم مقرر کیے جاوینگے پھر تم اونکو بعضے کام مین بھلا جانوگے اور بعضے مین برا جانوگے یعنے بعضے کام موافق شرع کے کرینگے اور بعضے مخالف شرع سو جو دل سے برا جانے گا اونکے برے کام کو تو وہ گناہ سے بچا اور جسنے اونکی برائیان کھلکر بیان کین وہ سلامت رہا لیکن گنہگار وہ ہی جو اونکے خلاف شرع کامون پر راضی ہوا اور اونکا تابعدار رہا **ف** پورا قصہ یون ہی کہ لوگون نے کہا کہ یا حضرت ہم اون ظالم حاکمون کو مار ڈالین یا کہ نہ مارین حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ مارنا جب تک وے نماز پڑھا کرین یعنے خلاف شرع کام مین حاکم کی اطاعت حرام ہی اور جب تک اون سے صریح کفر نہو تو اون سے لڑنا بھی درست نہین یہ حدیث معجزہ ہی کہ جیسا فرمایا ویسے ہی اکثر ظالم بادشاہ ہوئے جیسا یزید اور مروان کی اکثر اولاد

فصل

م عُمَرَ اِنَّہُمْ خَیَّرُوْنِیْ بَیْنَ اَنْ یَّسْاَلُوْنِیْ بِالْفُحْشِ اَوْ یُبَخِّلُوْنِیْ وَلَسْتُ
بِبَاخِلٍ قَالَہٗ حِیْنَ قَسَمَ قَسْمًا فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَغَیْرُ ھٰؤُلَاءِ کَانَ اَحَقَّ بِہٖ مِنْہُمْ ٥٦٧
مسلم مین عمر فاروق رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ اون نو مسلمون نے مجھکو اختیار

دیا انہین کہ بیٹ مجھسے بری طرح سوال کرین یا مجھکو بخیل مشہور کرین اگر نیا دین اور نہین تو بخیل
نہین یہ حدیث اوسوقت فرمائی جب حضرت نے کچھہ مال بعضے نومسلمونکو دیا تھا تو عمر فاروق نے
کہا یا رسول اللہ اس مال کے سزاوار انکے سوائی اور لوگ محتاج ایماندار تھے خلاصہ مطلب
حضرت کے جواب کا یہ ہی کہ اگر نومسلم مال کو نہ پاتے تو مجھکو بخیل مشہور کر دیتے اسواسطے
مینے اونکو دیا اور محتاجونکو نہ دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر جاہل کو دینا اپنی آبرو بچانیکے واسطے درست ہی

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر انہا ہی

٥٦٨ عن عائشۃ انھا ابنۃ ابی بکر قالہ عند انتصار عائشۃ من زینب بنت
جحش بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عائشہ
ابی بکر کی بیٹی ہی یہ حدیث حضرت نے فرمائی عائشہ کے حمایت کے وقت حضرت زینب
کی گفتگو سے ف بخاری مین روایت ہی کہ اصحاب حضرت عائشہ کی باری کے دن
حضرت پاس تحفہ بھیجا کرتے تھے حضرت کی خوشی کے واسطے حضرت کی بی بیون نے
حضرت ام سلمہ سے کہا کہ تم رسول اللہ سے کہو کہ اصحاب سے کہہ دیوین کہ حضرت جس بی بی کے
پاس ہون وہین لوگ تحفہ بھیجا کرین عائشہ کی کون خصوصیت ہی ام سلمہ نے حضرت سے یہ کہا
حضرت نے فرمایا کہ مجھکو عائشہ کے مقدمے مین رنج نہ دیوے سوائی عائشہ کے کسی بی بی پاس
مجھکو وحی نہین آتی ام سلمہ نے کہا کہ یا رسول اللہ مینے آپکے رنج سے توبہ کی پھر حضرت کی
بی بیون نے حضرت فاطمہ کو حضرت کے پاس اوسی واسطے بھیجا حضرت نے فرمایا ای
بیٹی تو کیا نچاہے گی جسکو مین چاہتا ہون حضرت فاطمہ نے کہا کہ البتہ مین اوسکو ضرور چاہونگی
جسکو آپ چاہتے ہین حضرت نے فرمایا تو عائشہ سے محبت رکھہ پھر حضرت فاطمہ پھر چلی گئین پھر
بی بیون نے حضرت زینب کو جو حضرت کی پھوپھی کی بیٹی اور بی بی بھی تھین حضرت پاس بھیجا
تو حضرت زینب نے حضرت کے ساتھ بہت سخت باتین کین اور کہا کہ یا رسول اللہ آپکی بی بیان

عایشہ کے مقدمہ مین عدل اور انصاف چاہتی ہین اور حضرت عائشہ نے ابتک کچھ جواب نہین دیا حضرت کی طرف دیکھتی جاتی تہین کہ شاید حضرت کچھ جواب دین جب حضرت عائشہ نے دیکھا کہ حضرت چپ ہین تو حضرت زینب کو جواب دینا شروع کیا اور حضرت زینب کو جواب مین بند کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے عائشہ ابی بکر کی بیٹی ہی ایسی ویسی نہین جو دنگ سکے جوابدہی نکر سکے یعنے جیسا اوسکا باپ دانا اور خوش تقریر ہی ویسی ہی وہ بھی دانا اور خوش تقریر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سب بی بیون سے حضرت عائشہ کو حضرت بہت چاہتے تھے تو جسنے حضرت عائشہ کو برا کہا اور اون سے عداوت رکھی اوسنے بیشک حضرت کو رنج دیا

ف ابن مسعود انہا ستکون بعدی اثرۃ وامور تنکرونہا قالوا یا رسول ٥٦٩
اللہ فما تامرنا قال تؤدون الحق الذی علیکم وتسألون اللہ الذی لکم بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا انصاری صحابیون سے کہ میرے بعد تم پر غیرونکو تقدیم ہوگی اور ویسے کام ہون گے جو تمکو برے معلوم ہونگے اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ پھر ہمکو آپ کیا حکم کرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ جو تم پر حاکم کی اطاعت کا حق ہی اوسکو ادا کیجیو اور اپنا حق خدا سے مانگیو ف یعنے اگر حاکم تم پر ظلم کرے اور تمہارا حق بیت المال سے نہ دے تو ایسا نکرنا کہ اوسکی اطاعت چہوڑ دو صبر کا ثواب تمکو خدا دیگا علما کہتے ہین کہ ایسی زیادتی سلطنت مروانیہ مین ہوئی

ف زید بن ثابت انہا طیبۃ وانہا تنفی الخبث کما تنفی النار خبث الفضۃ ٥٧٠
بخاری اور مسلم مین زید بن ثابت رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک مدینہ پاک مقام ہی اور البتہ مدینہ میل اور کثافت والیکو اسطرح نکال دیتا ہی جیسے آگ چاندیکا میل نکال دیتی ہی
ف ایک شخص مدینہ مین حضرت پاس آیا اور مسلمان ہوا پھر بیمار پڑا حضرت سے کہنے لگا کہ میری بیعت توڑ دو حضرت نے نمانا پھر اوسنے کہا پھر نمانا آخر کو وہ مدینہ سے

جلایا کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۵۷۱ **ق** اُمِّ عَطِيَّةَ وَاسْمُهَا نُسَيْبَةُ اِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا قَالَ حِيْنَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ اِلَيْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ فَبَعَثَتْ اِلٰى عَائِشَةَ مِنْهَا بِشَيْءٍ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ شَيْءٍ قَالَتْ لَا اِلَّا اَنَّ نُسَيْبَةَ بَعَثَتْ اِلَيْنَا مِنَ الشَّاةِ الَّتِيْ بَعَثْتَ بِهَا اِلَيْهَا

بخاری اور مسلم میں اُمّ عطیہ رضی سے جنکا نُسیبہ نام ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقررہ وہ بکری اپنے مقام کو پہنچ چکی **ف** حضرت نے ایکبار زکوۃ کی بکری نُسیبہ کو بھیجی نُسیبہ نے اوس بکریکا تہوڑا گوشت حضرت عائشہ کو بھیجا پھر حضرت گھر میں حضرت عائشہ پاس آئے اور فرمایا کہ کچھ تمہارے پاس کھانیکی چیز ہے حضرت عائشہ نے کہا کہ کچھ نہیں ہے مگر نُسیبہ نے اوس بکریکا کچھ گوشت بھیجا ہے جو آپنے اونکو بھیجی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے زکوۃ کا مال ہر چند حضرت پر حرام تھا لیکن جب محتاج کو پہنچ گیا اور اوسنے پھر کچھ اوسمین سے حضرت کے گھر بھیجا تو اوسکا کھانا درست ہو گیا معلوم ہوا کہ جب ملکیت بدلی تو حکم بھی بدل گیا

۵۷۲ **خ** عَائِشَةَ اِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَ لِيْ مِنْهَا وَلَدٌ يَعْنِيْ خَدِيْجَةَ بخاری میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدیجہ ایسی تھی اور ایسی تھی یعنے اوسمیں بہت خوبیاں تھیں اور میری اولاد اوسی سے ہوئی **ف** حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ مجھکو حضرت کی کسی بی بی پر رشک نہیں آیا اسواسطے کہ حضرت مجھی کو سب سے زیادہ چاہتے تھے لیکن حضرت خدیجہ پر البتہ مجھکو رشک آتا تھا اسواسطے کہ حضرت اونکو یاد بہت کیا کرتے تھے حالانکہ میں نے اونکو دیکھا نہ تھا ایک روز میں نے حضرت سے کہا کہ آپ خدیجہ کو یاد بہت کرتے ہیں شاید اوسکے برابر دنیا میں کوئی عورت نہیں ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت خدیجہ بہت مالدار تھیں جب اونکا نکاح حضرت سے ہوا تو اپنا سب مال حضرت پر اوٹھایا اور عورتوں میں سب سے پہلے وہی ایمان لائیں حضرت اوسنے بہت راضی رہے حضرت کی سب

نبیرل ابن علی صاحب نبیرل حکیم

اولاد

اولاد اونہین سے پیدا ہوئی یعنے حضرت قاسم حضرت طیب حضرت طاہر تینون بیٹے
لڑکپن مین مرگیے چار بیٹیان زندہ رہین یعنے حضرت رقیہ حضرت زینب حضرت ام کلثوم
حضرت فاطمہؓ سوای حضرت فاطمہؓ کے کسی کی اولاد باقی نہین رہی لیکن صرف حضرت ابراہیم
ماریہ قبطیہ سے جو حضرت کی حرم تہین پیدا ہوے وہ بھی لڑکپن مین مرگئے خلاصہ مطلب
حضرت کی حدیث کا یہ ہی کہ مجھکو دو سبب سے خدیجہ کی محبت ہی ایک تو یہ کہ اوسمین خوبیان
بہت تہین دوسرے یہ کہ میری نسل قیامت تک اوسی سے باقی رہیگی

۵۷۳ م علی اِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ یعنی بنت حمزہ مسلم مین علی مرتضے
رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر امیر حمزہ کی بیٹی مجھکو حلال نہین وہ تو میری دودھ
شریکے بھائی کی بیٹی ہی **ف** حضرت امیر حمزہ حضرت کے چچا تھے لیکن حمزہ اور حضرت نے
ایک عورت کا دودہ پیا تھا تو بھائی ہوگئے اور اونکی بیٹی بھتیجی حضرت کی ہوئی علی مرتضی رضے سے
روایت ہی کہ مینے حضرت سے کہا کہ آپ قریش کی عورتون سے اکثر نکاح کرتے ہین ہمارے
خاندان سے کیون نہین کرتے حضرت نے فرمایا کہ تمہارے خاندان مین کوئی ہی مینے کہا کہ
ہان حمزہ کی بیٹی موجود ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۵۷۴ م ابوذر اِنَّهَا مُبَارَكَةٌ إِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ یعنی زمزم مسلم مین ابوذر رضے سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر زمزم کا پانی برکت والا ہی کہانا ہی آسودگی کا **ف**
یعنے جیسے کہانا کھانے سے آسودگی حاصل ہوتی ہی ویسی ہی زمزم کے پانی سے
اگر آسودگی کی نیت سے پیوے ابتدا اسلام مین جو ابوذر غفاری نے حضرت کی پیغمبری
کی خبر سنی تو مکہ مین آیے کافرون کے غلبے سے حضرت کا حال پوچھہ نہ سکتے تھے جب
بعد مدت حضرت سے ملاقات ہوئی تو حضرت نے پوچھا کتنے دنون سے تم آئے ہو
کہا تیس دن ہوے حضرت نے پوچھا کیا کھاتے تھے کہا سوای زمزم کے پانی کے
اور کچھہ کھانا نہ تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جن پر انک ہی

٥٧٥ ق ابو ذرؓ اِنَّكَ امْرُءٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ هُمْ اِخْوَانُكُمْ وَخَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ
اَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ اَخُوهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ
مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَاِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَاَعِينُوهُمْ
عَلَيْهِ قَالَهُ لَهُ حِينَ عَيَّرَ غُلَامَهُ بِاُمِّهِ بخاری اور مسلم مین ابو ذرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ مقرر تو ایسا مرد ہی کہ تجھمین جہالت کی خو ہی تمہارے غلام تمہارے بھائی ہین یعنے
آدم کی اولاد ہین اور تمہارے خدمتکار ہین خدا نے اونکو تمہارے ہاتھ کے نیچے ڈالا ہی
یعنے اونکا مالک کیا ہی سو جسکا بھائی جسکی ملک مین ہو سو اوسکو کھلاوے جو آپ کھاتا ہو
اور اوسکو پہناوے جو آپ پہنتا ہو اور اون پر ایسا بوجھ ڈالو جو اونکو دبا ڈالے سو اون پر
اگر کسی کام کا بوجھ ڈالو تو خود بھی اونکی مدد کرو یہ حدیث حضرت نے ابو ذر سے فرمائی
جب ابو ذر نے اپنے غلام کو ماں کی گالی دی ف ابو ذر غفاری جیسا آپ لباس پہنے
تھے ویسا ہی اونکا غلام پہنے تھا کسی نے اوسکے سبب پوچھا تب یہ حدیث بیان کی لونڈی
غلام کو کھانا کپڑا دستور کے موافق بقدر مقدور دینا واجب ہی اپنے برابر کھانا کپڑا دینا
مستحب ہی فرض نہین اور گالی دینا درست نہین اگر کام بگاڑے جھڑکنا درست ہی اور بھاری
کام کو نہ کہے اگر کہے تو آپ بھی اوس کام مین شریک ہووے

٥٧٦ ق سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ اِنَّكَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ
تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ
بِهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَاَتِكَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِي
قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ
اَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِي

هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنَّ الْبَائِسَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ قَالَ لَهُ لَمَّا عَادَهُ

بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر تو اپنے وارثونکو
مالدار چھوڑ جاے بہتر ہی اس سے کہ اونکو محتاج چھوڑ جاے کہ مانگین لوگون سے ہتھیلی پھیلاکر
اور جو کچھہ کہ تو خرچ کریگا خدا کی رضامندی کے واسطے اوسکا ضرور ثواب پاویگا یہان تک کہ
جو اپنی جورو کے منہہ مین ڈالیگا یعنے اوسکا بھی ثواب ملیگا کہا سعد نے پھر مینے کہا یا رسول اللہ
کیا مین چھوڑ دیا جاؤنگا بعد اپنے ساتھیون کے چلے جانیکے حضرت نے فرمایا کہ اگر تو بیماری کے
سبب مکہ مین چھوڑا جاویگا اور کوئی کام خدا کی رضامندیکا کرتا رہیگا تو مقرر تیرا مرتبہ اور درجہ
بلند ہوگا اور شاید کہ تو چھوڑا جاویگا یعنے تیری زندگی بہت ہوگی یہان تک کہ نفع پاوینگے
تجھسے بہت گروہ اور ضرر تجھسے پاوینگے اور لوگ یعنے تیری جہاد سے مسلمانون کو قوت
ہوگی اور کافرونکو ضرر اے اللہ جاری اور قایم رکھہ میرے اصحاب کی ہجرت کو اور نہ پھیر اونکو
ایڑیون کے بل لیکن نہایت محتاج سعد بن خولہ ہی یعنے باوجود ہجرت کے پھر مکے مین
آکر مر گیا یہ حضرت نے سعد بن ابی وقاص سے فرمایا جب اونکی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے

ف صحیح بخاری مین سعد بن ابی وقاص رضؓ سے روایت ہی کہ مین حجۃ الوداع مین بیمار
ہوا حضرت میرے دیکھنے کو آئے سو مینے کہا کہ مین بہت بیمار ہون زندگی کی توقع نہین اور
مین مالدار ہون اور ایک میرے بیٹی ہی اوسکے سوائے کوئی میرا وارث نہین حکم ہو تو ایک
حصہ بیٹی کو دون دو حصہ خیرات کرون حضرت نے فرمایا نہین پھر مینے کہا آدہا مال خیرات
کرون حضرت نے فرمایا کہ نہین پھر مینے کہا کہ تہائی مال خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ
تہائی خیرات کے واسطے بہت ہی پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ وارثونکا
حق مقدم ہی فقیرون پر اور تہائی سے زیادہ وصیت درست نہین اور جورو لڑکون کو
کہانے کپڑے دینے مین بھی ثواب ہی اگر خدا کا حکم جان کر دیوے اور سعد کو مکہ مین ہنیکا
اسواسطے رنج تھا کہ مہاجرین نے مکے کا رہنا خدا کے واسطے چھوڑا تھا تو اوسمین پھر رہنا

پاکیزہ نیکان اند خویشتن مال ابی اولاد
وزیادہ از سیوم حصہ حرامست ببیران
دیگر بخیر ابدہ داون و بعفا باقی اصحاب
واقع شدن
مہاجرین نبودن

مکروہ جانتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ اگر غدر سے رہنا ہو تو عبادت کے ثواب مین نقصان نہین پھر اونکی زندگی کا اشارہ فرمایا چنانچہ سعد اتنا جئے کہ عمر فاروق کی خلافت مین ملک عراق کو فتح کیا پھر باقی مہاجرین کے واسطے دعا کی کہ ایمان اور ہجرت پر ثابت رہین بعد اوسکے سعد بن خولہ پر جو حجۃ الوداع مین مرگئے تھے افسوس کیا

ق ابن عباس اِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَإِيَّاكَ كَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے جب معاذ بن جبل کو یمن کا حاکم کرکے بھیجا تو فرمایا کہ البتہ تو عنقریب اوس قوم پاس آویگا جو کتاب والے ہین یعنے یہود اور نصاریٰ تو جب تو اونکے پاس جانا تو اونکو بلا اسطر کہ گواہی دیوین اسکی کہ کوئی خدا کے سوای لایق پوجنے کے نہین اور مقرر محمد خدا کا رسول ہی سو اگر وے اس بات مین تیرا کہنا مانین تو اونکو خبردار کر اس سے کہ خدا نے اون پر ہر ایک دن رات مین پانچ نمازین فرض کین ہین اگر وے اسمین بھی تیرا کہنا مانین تو اونکو خبردار کر اس سے کہ خدا نے اون پر زکوۃ فرض کی ہی کہ اونکے مالدارون سے لیجاوے سو اونکے محتاجون پر پھیر کر دیے جاوے سو اگر وے اسکو بھی مانین تو الگ رہنا اونکے عمدہ مال سے یعنے زکوۃ مین جانور چن چن کر عمدہ قسم نہ لینا اور ڈر اکھیو مظلوم کی بد دعا سے سو بات یون ہی کہ مظلوم کی دعا مین اور خدا مین کچھ آڑ نہین یعنے مظلوم کی دعا جلد قبول ہوتی ہی کسی پر ظلم نکرنا + شعر + بترس از آہ مظلومان کہ در وقت دعا کردن + اجابت از در حق بہر استقبال مے آید +

۵۷۸ م سَلَمَةَ بْنُ الْاَكْوَعِ اِنَّكَ كَالَّذِي قَالَ الْاَوَّلُ اَللّٰهُمَّ اَبْغِنِي حَبِيبًا هُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِي قَالَہُ لَہُ مسلم مین سلمہ بن اکوع سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ بھقرر تو ویسا ہی جیسا اگلے زمانہ مین کوئی مثل کہہ گیا ہی کہ الٰہی مجھکو ایسا دوست دیوے جو میرے نزدیک میری جان سے پیارا ہو یہ حضرت نے سلمہ بن اکوع سے فرمایا ف حضرت نے کسی لڑائی مین سلمہ بن اکوع کو ڈہال دی سلمہ نے کسی اور اپنے دوست کو دی حضرت نے پوچھا کہ تیری ڈہال کہان ہی سلمہ نے کہا کہ مینے اپنے دوست کو دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے اپنی جان پر دوست کو مقدم رکہنا عمدہ بات ہی

۵۷۹ م عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ اِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ يَوْمَكَ هٰذَا اَلَا تَرَى حَالِي وَحَالَ النَّاسِ وَلٰكِنِ ارْجِعْ اِلَى اَهْلِكَ فَاِذَا سَمِعْتَ بِي قَدْ ظَهَرْتُ فَاْتِنِي قَالَہُ لَہُ حِينَ قَالَ اِنِّي مُتَّبِعُكَ مسلم مین عمرو بن عبسہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرا ساتھہ دینا تجھسے نہو سکیگا اسوقت مین کیا تو نہین میرے حال اور لوگون کے حال کو دیکھتا ہی یعنے ابھی کفر غالب ہی اور اسلام مغلوب لیکن پھر جا اپنے لوگون مین پھر جب تو میرا حال سُنیو کہ مین کافرون پر غالب ہوا تو میرے پاس آئیو یہ حضرت نے عمرو بن عبسہ سے فرمایا جب اونے کہا کہ مین تیرا ساتھہ دونگا تابعداری کرونگا ف پورا قصہ بخاری اور مسلم مین عمرو بن عبسہ سے یون روایت ہی کہ مین کفر کے وقت مین بھی کافرون کو گمراہ اور بت پرستی کو برا جانتا تھا پھر مینے سُنا کہ ایک شخص مکے مین غیب کی خبرین دیتا ہی مین اسی اشتیاق مین مکے گیا کہ دیکھا حضرت کافرون کے غلبے سے اپنے مکان سے نہین نکل سکتے مین حضرت کے پاس گیا پھر مینے پوچھا کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا کہ مین پیغمبر ہون مینے پوچھا کہ پیغمبر کسکو کہتے ہین حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اپنے بندون کو میری زبانی پیغام بھیجا ہے مینے پوچھا کہ وہ پیغام کیا ہی حضرت نے فرمایا کہ اپنے برادرون سے سلوک کرنا

بتون کو توڑنا اور صرف خدا کو مالک جاننا اور کسیکو اُسکا شریک نجاننا
پھر مینے کہا کہ حضرت کا ساتھہ کسنے دیا ہی حضرت سے نے فرمایا کہ ایک میان
اور ایک غلام سے یعنے صدیق اکبر اور بلال پھر مینے کہا کہ مین بھی حضرت کا ساتھہ
دیتا ہون تب حضرت سے نے یہ حدیث فرمائی پھر مین رخصت ہو کر اپنے گھر گیا جب
حضرت مدینہ مین آئے تب مین خدمت مین حاضر ہوا

۵۸۰ خ ابْنُ عُمَرَ اِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذٰلِكَ خُيَلَاءَ قَالَهُ لِاَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
يَعْنِي اِسْتِرْخَاءِ الْاِزَارِ بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ تو اسکو غرور کی راہ سے نہین کرتا یہ حضرت سے نے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا
یعنے تیرے ازار کا زمین پر لٹک جانا غرور سے نہین ف حضرت سے نے ایکبار
فرمایا کہ جسکی ازار یعنے تہ بند یا پاجامہ ٹخنے سے نیچے لٹکے سو دوزخ مین ہی صدیق اکبر
ڈرے عرض کی یا رسول میری ازار ایک طرف سے بے اختیار لٹک جاتی ہی مین کیا
کرون تب حضرت سے نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ازار اور پاجامہ کو ٹخنے کے نیچے
لٹکانا اگر غرور یا آرایش کی راہ سے ہی تو سخت حرام ہی اور نہین تو مکروہ ہی لیکن اگر
بدون قصد سے بے اختیاری سے لٹک جاوے تو معاف سے

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر اِنَّکُمْ ہے

۵۸۱ ق اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ
مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِيَ لَهٗ بِنَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَطَعْتُ لَهٗ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ
شَيْئًا فَلَا يَاْخُذْهُ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ
بخاری اور مسلم مین حضرت اُمّ سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت سے نے فرمایا کہ البتہ تم جھگڑا
فیصل کروانے آتے ہو میرے پاس اور شاید کہ تم لوگون مین بعضا آدمی ہوشیار اور

اونی نور

خوش تقریر ہوتا ہی اپنی دلیل کی ملکیت سکے بیان مین بہ نسبت دوسرے آدمی سکے سو فیصلہ کر دیتا ہون مین جیساکہ اوس سے سنتا ہون سو جس شخص کو مین اوسکے مسلمان بھائی سکے حق سے کچھ کاٹ سکے دلا دون تو وہ شخص نہ لیوے پرائے حق کو سوای اسکے کچھ نہین کہ اوسکو مین دوزخ کا ٹکڑا دیتا ہون **ف** یعنے قاضی اور حاکم ظاہر پر حکم کرتا ہی سو اگر کوئی خوش تقریری سے دہوکا دیکر حاکم سے حکم لیوے اور پرایا حق چھینے تو وہ مال اوسکے حق مین خدا کے نزدیک حرام ہی اور اوسکا انجام دوزخ ہی اگرچہ ظاہر مین درست سہی

مر ابو قتادۃ اِنَّکُمْ تَسِیْرُوْنَ عَشِیَّتَکُمْ وَلَیْلَتَکُمْ وَتَاْتُوْنَ الْمَاءَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ

۵۸۲ غَدًا قَالَہٗ قَبْلَ لَیْلَۃِ التَّعْرِیْسِ بِیَوْمٍ مسلم مین ابو قتادہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم چلوگے دوپہر ڈہلے سے شام تک اور رات بھر اور کل پانی پر جاوگے جو خدا نے چاہا یہ حضرت نے ایک دن پہلے اوس رات سے فرمایا تھا جب پچھلی رات کو سوگئے تھے **ف** یہ حدیث حضرت نے جنگ تبوک مین فرمائی دن گرمی کے تھے پانی کم ملتا تھا اور اوس رات کو چلتے چلتے آخر شب سوگئے تھے نماز فجر فوت ہوگئی پھر قضا جماعت سے پڑہی

مر معاذ بن جبل اِنَّکُمْ سَتَاْتُوْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَیْنَ تَبُوْکَ وَاِنَّکُمْ

۵۸۳ لَنْ تَاْتُوْھَا حَتّٰی یَضْحَی النَّھَارُ فَمَنْ جَاءَھَا مِنْکُمْ فَلَا یَمَسَّ مِنْ مَائِھَا شَیْئًا حَتّٰی اٰتِیَ مسلم مین معاذ بن جبل سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا تم کل تبوک سکے چشمہ پر پہنچوگے اور تم اوس چشمہ پر نہین پہنچنے سکے جب تک کہ دن نچڑہیگا سو تم لوگون مین جو اوس پر جاوے تو اوسکے پانی کو کچھ بھی ہاتھ نہ لگاوے جب تک مین نہ آؤن **ف** معاذ بن جبل سے روایت ہی کہ ہم حضرت سکے ساتھ جنگ تبوک کو چلے ایک رات حضرت نے یہ حدیث فرمائی

بعضے ... (hand-written margin note)

جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا اوسی وقت ہم اوس چشمہ پر پہنچے دو آدمیوں نے
لشکر سے نکل کر اوس پانی مین ہاتھہ لگایا حضرت نے پوچھا کہ تم نے ہاتھہ لگایا ہی
معلوم ہوا دو آدمی تھے حضرت اون پر ناخوش ہوئے پانی چشمہ مین نہایت کم تھا
پھر ہاتھون سے لوگون نے پانی جمع کیا اتنا مشکل جمع ہوا کہ حضرت نے ہاتھہ
اور مونہہ دہو کر اوس پانی کو چشمہ مین ڈالا پھر تو چشمہ نے خوب جوش مارا
سب آدمی اور جانور چھک گئے یہ حضرت کا معجزہ ہوا اوس لشکر مین تیس ہزار آدمی
تھے اور ایک روایت مین ستر ہزار تھے

۵۸۴ خ ابو هريرة اِنَّكُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَى الْاِمَارَةِ وَاِنَّهَا سَتَكُوْنُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ آگے حرص کروگے حکومت پر اور حالانکہ حکومت کا قیامت مین پچتاوا ہوگا یعنے کیون ہم حاکم ہوئے تھے جو آج حساب اور عذاب مین گرفتار ہوئے سو دودہ پلانے والے تو اچھی ہی اور دودہ چھڑانے والے بری ف یعنے حکومت کی ابتدا خوب ہوتی ہی کہ آدمی عیش اور آرام مین رہتا ہی جیسا عورت جب تک دودہ پلائے جاتی ہی لڑکا خوش رہتا ہی اور انجام ست کا برا ہی اوسکے زوال سے آدمی رنج اور افسوس مین گرفتار ہوتا ہے جیسے عورت دودہ چھڑانے والی لڑکے کو بری معلوم ہوتی ہی

۵۸۵ ق جرير اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ بخاری اور مسلم مین جریر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک تم قیامت مین دیکھوگے اپنے رب کو جیسا اسکو دیکھتے ہو یعنے چاند کو ہجوم نکروگے اوسکے

دیکھنے مین یعنے ہجوم سے اونکے دیدار مین کچھہ حجاب اور آڑ نہوگی جیسے چاند کے دیکھنے مین ہجوم خلل نہین ڈالتا سو اگر تم سے ہوسکے کہ غافل نہو نماز سے سورج نکلنے سے پہلے اور سورج ڈوبنے سے پہلے تو کیا کرو پھر حضرت نے قرآن سے اسکی دلیل پڑہی کہ پاکی بول تعریف کے ساتھہ اپنے رب کی سورج نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے **ف** مصابیح مین جریر بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے پاس بیٹھے تھے حضرت نے چودہوین رات کے چاند کو دیکھا پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا کا دیدار قیامت مین ایماندارون کے نصیب ہوگا اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا شیعہ اور معتزلہ دیدار کے منکر ہین یہ دولت اونکے نصیب ہی مین نہین انکار ہی کیا چاہین معلوم ہوا کہ نماز فجر اور عصر کو دیدار خدا کے حاصل ہونے مین دخل ہے

۵۸۶ م ابو ذر انکم ستفتحون ارضا یذکر فیھا القیراط و یروی ستفتحون مصر و ھی ارض یسمی فیھا القیراط فاستوصوا باھلھا خیرا فان لھم ذمۃ و رحما مسلم مین ابو ذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم آگے فتح کروگے اوس زمین کو جسمین قیراط کا چرچا ہی اور ایک روایت مین یون ہی کہ فتح کروگے ملک مصر کو اور وہ زمین ہی جسمین قیراط کا نام مشہور ہی سو میری وصیت مانو وہان کے لوگون کے ساتھہ نیکی کرنیکی سو البتہ اونکے لیے امان ہی اور اونسے قرابت بھی ہی **ف** قیراط نصف دانگ ہی سونے کی ہوتی ہی وزن مین پانچ جو کے برابر ملک مصر مین اوسکی بہت چال تھی مصر کے بادشاہ نے ماریہ قبطیہ کو حضرت کے واسطے بھیجا تھا اون سے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے اسواسطے مصر والونکو امان اور پناہ ہوئی اور حضرت ہاجرہ حضرت اسمعیل کی ما مصر کی تھین اور حضرت اسمعیل عرب کی جد ہین تو مصر والون سے عرب کو ننہالی رشتہ ہوا اسواسطے اونکے ساتھہ نیکی

تجہیز جیش و امارت ابن

اور احسان کرنے کو حضرت نے فرمایا

۵۸۷ خ انس اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ
بخاری میں انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے انصار سے فرمایا کہ البتہ میرے بعد
تم پاؤگے اپنے سوای اور ونکو مقدم یعنے تمہارے سوای اور لوگون کو حکومت
ملے گی تو تم صبر کرتے رہیو تا وقتیکہ تم حوض کوثر پر مجھ سے ملو یعنے قیامت تک
ف حضرت نے ایکبار انصاریون کو بلایا ملک بحرین میں جاگیر دینے کو انصار نے
کہا کہ مہاجرین کو بھی اتنی جاگیر دیجئے کہ وے اگلے مسلمان ہین تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنے اگر نہین لیتے ہو تو میرے بعد بھی حکومت اور ریاست کا حوصلہ نکرنا

۵۸۸ م ابو سعید اِنَّكُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ اَقْوٰى لَكُمْ قَالَ حِيْنَ دَنَا مِنْ مَكَّةَ
قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا آخَرَ فَقَالَ اِنَّكُمْ مُصَبِّحُوْ عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ اَقْوٰى لَكُمْ
فَاَفْطِرُوْا فَكَانَتْ عَزْمَةً فَاَفْطَرْنَا ثُمَّ لَقَدْ رَاَيْتُنَا نَصُوْمُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ مسلم میں ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ البتہ تم اپنے دشمن سے قریب ہوئے ہو روزہ توڑنا تمکو بہت مضبوط
کر دیگا یہ حضرت نے جب فرمایا کہ مکے سے قریب ہوئے کہا ابو سعید نے
پھر اُترے ہم دوسری منزل پر پھر حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم صبح کو لڑوگے
اپنے دشمن سے اور روزہ توڑنا تمکو نہایت مضبوط کر دیگا سو توڑ دو روزہ کو سفر
مین توڑنا مباح تھا حضرت کے حکم سے فرض ہو گیا تو ہم نے روزہ توڑا پھر اس
سفر کے بعد مقرر ہمنے اپنے تئین دیکھا کہ ہم سفر میں روزہ رکھتے تھے حضرت کے
ساتھ ف جس سال مکہ فتح ہوا حضرت مدینہ سے رمضان میں روزہ رکھے
ہوا دکو چلے جب مکے کے قریب پہنچے تب یہ حدیث فرمائی خلاصہ مطلب یہ کہ
سفر میں روزہ رکھنا اور توڑنا دونون درست ہی لیکن بشرط طاقت رکھنا افضل ہی

مگر جہاد مین توڑنا افضل ہی کہ وہان طاقت کا کام ہی بلکہ اوس سال جن لوگون نے
روزہ نہ توڑا حضرت نے اونکو گنہگار فرمایا

٥٨٩ ف حُذَیْفَۃَ اِنَّکُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّکُمْ اَنْ تُبْتَلُوْا بخاری اور مسلم مین حذیفہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم نہین جانتے ہو شاید کہ تم بلا مین ڈالے
جاؤ ف حذیفہ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ تھے حضرت نے
فرمایا کہ گنو تو کتنے مسلمان کلمہ گو ہین تو ہمنے کہا کہ یا حضرت کیا ہمارے واسطے
کچھ اونکو خوف ہی ہم لوگ تو چھ سو سے سات سو تک ہین تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی سو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ہم بلا مین رہے کافرون کے ڈر سے علانیے
نماز نہ پڑہ سکتے تھے مگر چھپ کر اور ابتدای اسلام مین بہت اصحاب حبش وغیرہ کے
طرف مکہ چھوڑ کر نکل گئے تھے

٥٩٠ ف اَنَسٍ اِنَّکُمْ لَسْتُمْ مِثْلِیْ اَمَا وَاللّٰہِ لَوْ تَمَادّٰی لِیَ الشَّہْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا
یَدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَہُمْ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ بیشک کہ تم لوگ میرے برابر نہین ہو جان لو قسم خدا کی اگر رمضان کا مہینہ
مجھکو زیادہ ہو جاتا تو برابر اپنے سطے کے روزے رکھتا جاتا کہ چھوڑ دیتے شدت سے
محنت کرنے والے اپنی شدت کو ف ایکبار حضرت نے آخر رمضان
مین سطے کے روزے رکھے تھے تو بعضے اصحاب بھی حضرت کے ساتھ سطے
کے روزے رکھنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے چاند جلد
ہو گیا اگر مہینہ زیادہ رہتا تو مین اتنا سطے کرتا جاتا کہ لوگ عاجز ہو کر سطے کرنا
چھوڑ دیتے یہ بات حضرت نے غصے سے فرمائی سطے کا روزہ حضرت
کو درست تھا اورون کو نہین

٥٩١ م ابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّکُمْ مُلَاقُوا اللّٰہِ مُشَاۃً حُفَاۃً عُرَاۃً غُرْلًا مسلم مین عبد اللہ بن

عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم قیامت مین خدا کو ملوگے پیدل اپنے چلتے ننگے پیر ننگے بدن نبے ختنہ ہوئے **ف** یعنے دنیا کے سامان مین شب و روز مشغول رہتے ہو سواری اور پوشاک پر مرتے ہو قیامت مین تمکو کچھ بھی نرہیگا کپڑا تک بدن پر نہوگا جیسے ننگے مادر زاد پیدا ہوئے تھے ویسے ہی قبرون سے اوٹھوگے

فصل

اس فصل مین وہ حدیث ہی جسپر اِنَّکُنَّ کی لفظ ہی

۵۹۲ **ف** عَائِشَةُ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَهُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيْهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم یوسف کے ساتھ والی عورتون کی طرح ہو یعنے کیون خلاف تمائی کرتے ہو کہو ابی بکر سے کہ لوگون کو خود امام ہوکر نماز پڑہا دے یہ حضرت نے اوس بیماری مین فرمایا جسمین انتقال ہوا **ف** بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے مرض الموت مین فرمایا کہ کہو ابی بکر سے لوگون کو نماز پڑہا دے مین نے کہا کہ ابو بکر نرم دل مرد ہی اگر حضرت کے مقام پر نماز پڑہانے کو کھڑا ہوگا رونے لگے گا قرآن کی آواز لوگ نہ سُنین گے عمر کو فرمایئے کہ نماز پڑہا دے حضرت نے فرمایا کہ ابو بکر سے کہو کہ نماز لوگونکو پڑہا دے پھر مین نے حفصہ رضی سے کہا کہ تم حضرت سے کہو حفصہ نے حضرت سے یہی کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ حضرت کی حیات مین پانچ دن صدیق اکبر نے امامت سے نماز پڑہائی یہ اشارہ ہوا صدیق اکبر کی خلافت کا کہ جو عہدہ حضرت کا خاص تھا یعنے نماز کی امامت کا سو اپنی زندگی مین صدیق اکبر کو دیا جیسے بادشاہ اپنی زندگی مین کسیکو تخت اور چتر شاہی دیوے تو یہ علامت ہی کہ بادشاہ نے اوسکو ولی عہد کیا

فصل

فصل

اس فصل مین وسے حدیثین ہین جنکے سرے پر انّما ہی

۵۹۳ وعن ابن عمر انما اجلكم في اجل من خلا من الامم كما بين صلوة العصر
الى مغرب الشمس وانما مثلكم ومثل اليهود والنصارى كرجل استعمل عمالا
فقال من يعمل لي الى نصف النهار على قيراط قيراط فعملت اليهود الى نصف النهار
على قيراط قيراط ثم قال من يعمل لي من نصف النهار الى صلوة العصر على قيراط
قيراط فعملت النصارى من نصف النهار الى صلوة العصر على قيراط قيراط
ثم قال من يعمل لي من صلوة العصر الى مغرب الشمس على قيراطين قيراطين
الا فانتم الذين تعملون من صلوة العصر الى مغرب الشمس على قيراطين
الا لكم الاجر مرتين فغضبت اليهود والنصارى فقالوا نحن اكثر عملا واقل
عطاء قال الله تعالى وهل ظلمتكم قالوا لا قال فانه فضلي اعطيه من شئت

بیان تفصیل امت محمدیہ کی اور امتون پر

بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سوای اسکے
کوئی مثل نہین ہو سکتی کہ عمر اور مدت تمہاری ای مسلمانون اگلی امتون کی عمر اور مدت کے
مقابلے مین ایسی ہی جیسے عصر کی نماز سے شام تک یعنے اگلی امتون کی زندگی
زیادہ تھی جیسے صبح سے عصر تک اور مسلمانون کی عمر کم جیسے عصر سے شام تک
اور نہین ہی مثل تمہاری ای مسلمانون اور مثل یہود اور نصاری کی مگر جیسے مثل اوس
مرد کی جسنے کام کروایا کارندون سے سو اوسنے کہا کہ جو میرا کام کرے صبح سے
دوپہر تک اوسی کو ایک ایک قیراط ملیگا سو کام کیا یہود نے دوپہر تک ایک ایک
قیراط پر پھر کہا اوس مرد نے کہ جو میرا کام کرے دوپہر سے عصر کی نماز تک اسکو
ایک ایک قیراط مزدوری ملیگی تو نصاری نے دوپہر سے عصر تک ایک ایک
قیراط پر مزدوری کی پھر اوس مرد نے کہا کہ جو میرا کام کرے عصر کی نماز سے شام تک

اوسکو دو دو قیراط مزدوری ملے گی جانو ای مسلمانون سو وے لوگ تم ہو جنہون نے
عصر سے شام تک کام کیا دو دو قیراط پر جان رکہو کہ تمہاری مزدوری دونی
ہی سو تو غصے ہون گے یہود اور نصاری قیامت مین پھر کہین گے کہ ہم کام مین تو
زیادہ ہین اور مزدوری مین کم یعنی یہ عجب ہی کہ کام بہت محنت کم خدا فرماویگا
کیا مینے تم پر کچھہ ظلم کیا یعنی جو مزدوری ٹہر گئی تھی اوس سے کچھہ کم دیا کہین گے
کہ جو ٹہرا تہا اوس سے تو کم نہین ملا خدا فرماوے گا سو یہ تو یعنی دونی مزدوری دینا میرا فضل ہی
جسکو چاہون اوسکو دون ف یعنی یہود اور نصاری کی ہر چند عمرین زیادہ تہین
اور عبادت بہت لیکن امت محمدی کو باوجود کم عمری اور قلت عبادت کے اونکے
ثواب دونا ہی یہ خدا کا فضل ہی اپنے حبیب کی ضعیف امت پر اور اسی حدیث کے
مطابق مضمون انجیل مین بھی موجود ہی چنانچہ متی کی انجیل باب ۲۰ آیت ۱ مین عیسی
علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک مالک نے صبح کے وقت سے ایک دینار پر مزدور
مقرر کیے اور اپنے باغ مین بہیجے پھر چند ساعت کے بعد یعنی چار گھڑی اور پھر
دوپہر کے بعد اور مزدور اوتنے مزدوری پر باغ مین بہیجے شام کو ہر ایک مزدور
کو ایک ایک دینار دی پہلون نے شکوہ کیا کہ ہم دن بھر کے محنتی اور یے تہوڑی
دیر کے محنتی برابر ہو گئے مالک نے جواب دیا کہ کیا مینے تم پر کچھہ ظلم کیا جو تمہاری
مزدوری مقرر ہوئی تھی سو تمنے پائی مجھکو اپنے مال مین اختیار ہی جتنا جسکو چاہون
دون علی ہذا القیاس پہلے پچھلے ہو جاوینگے اور مقدم موخر بلائے گئے
تو بہت لوگ ہین لیکن مقبول اور برگزیدہ کم ہین فقط اس انجیل کی تقریر سے صاف
ثابت ہوا کہ امت محمدی امت موسوی اور عیسوی سے برگزیدگی اور ثواب مین افضل ہی
اسواسطے کہ سب سے پچھلی امت ہی یہ خدا کا کرم ہی یہود اور نصاری کے شور اور
غل سے کیا ہوتا ہی الہی ہزار ہزار شکر تیرے احسانکا کہ اپنے حبیب کی امت مین ہمکو کیا

ق سہل بن سعد اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضؓ سے روایت ۵۹۴
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین اعتبار کامون کا مگر خاتمے پر ف ایک شخص جہاد
مین کافرون سے خوب لڑا حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص دوزخی ہی لوگون کو تعجب ہوا
آخر کو اوس شخص نے اپنے تئین آپ ہلاک کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے
ابتدا کا کچھ اعتبار نہین جب تک انجام بخیر ہو

م ابوہریرہ اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقٰى بِهِ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَعَدَلَ ۵۹۵
كَانَ لَهٗ بِذٰلِكَ اَجْرٌ وَاِنْ يَاْمُرْ بِغَيْرِهٖ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا نہین ہی سردار مگر سپر جیسے ڈھال کہ اوسکی آڑ مین لڑتے
اور اپنے تئین بچاتے اوسکے سبب سے یعنے لڑائی سردار کی ہمت
اور تدبیر سے بنتی ہی اوسکی محافظت اور اطاعت لشکر کو ضرور ہی سو اگر سردار خدا کی
پرہیزکاری کا حکم کرے اور انصاف کرے تو اوسکی سبب سے اوسکو ثواب ملیگا
اور اگر اسکے سوا حکم کرے یعنے خلاف شرع تو اوسکے سبب اوسپر عذاب ہوگا

ق البراء بن عازب اِنَّمَا الْخَالَةُ اُمٌّ بخاری اور مسلم مین برا ابن عازب رضؓ سے ۵۹۶
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خالہ تو ماہی یعنے اسکی برابر ہی ف علی مرتضےؓ
اور جعفر طیارؓ اور زیدؓ مین گفتگو ہوئی حضرت حمزہؓ کی بیٹی کی پرورش مین کہ اوسکے
ماباپ مر گئے تھے ہر ایک شخص چاہتا تھا کہ اوسکو ہم پالین حضرت نے پوچھا کہ
کہ اسکی خالہ کسکے نکاح مین ہی معلوم ہوا کہ جعفر کے نکاح مین ہی حضرت نے جعفر کو دلائی
پھر یہ حدیث فرمائی علما نے اسی حدیث سے نکالا ہی کہ اگر چھوٹے لڑکے کی ما مر جاوے
تو اوسکے ماکے رشتہ دار عورتین اوسکو پالین جیسے خالہ اور نانی

ق اسامة بن زید اِنَّمَا الرِّبٰوا فِي النَّسِيْئَةِ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رضؓ سے ۵۹۷
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیاج تو صرف وعدہ مین ہی ف بیاج نام ہی

ایک جنس وزنی مین زیادہ لینے کا خواہ دست بدست ہو خواہ وعدہ لینے اور اگر دو جنسین ہون تو وعدہ بیاج ہی زیادتی سو نہین اور اس حدیث سے ظاہرا معلوم ہوا کہ دست بدست مین زیادہ لینا بیاج نہین سو مطلب حدیث کا یہ ہی کہ جب دو جنس ہون جیسے چاندی کو سونے سے بیچے تو دست بدست زیادہ لینا بیاج نہین اسمین وعدہ بیاج ہی اور بعض علما اس حدیث کو منسوخ کہتے ہین واللہ اعلم

۵۹۸ خ عَائِشَة اِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شیرخوارگی تو صرف بھوکہ سے ہی ف یعنے جس شیرخوارگی سے نکاح حرام ہوتا ہی تو اوسکا اعتبار طفلی تک ہی کہ چھوٹے لڑکے کی بھوکہ سنے دودہ نہین جاتی اور اگر جوان آدمی کسی عورت کا دودہ پیوے تو اوسکا کچھ اعتبار نہین وہ نکاح کو نہین روکتا

۵۹۹ م اَبُوْسَعِیْدٍ اِنَّمَا الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ هٰذَا حَدِیْثٌ مَنْسُوْخٌ مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانی تو صرف پانی نکلنے سے ہی یہ حدیث منسوخ ہی ف یعنے جب منی نکلے تو پانی سے غسل واجب ہوتا ہی اس حدیث کا حکم منسوخ ہی چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ صرف دخول سے غسل واجب ہوتا ہی منی نکلے یا نہ نکلے

۶۰۰ ق جَابِرٌ اِنَّمَا الْمَدِیْنَةُ کَالْکِیْرِ تَنْفِیْ خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طِیْبَهَا بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ تو جیسے بھٹی ہی لوہار کی چھانٹتا ہی میل کچیل کو اور نکھارتا ہی ستھرے کو ف ایک گنوار مدینے مین آیا مسلمان ہوا جب اوسکو تپ چڑھی تو مرتد ہو کر نکل گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے منافق اور بے ایمان مدینہ مین نہین رہ سکتا ایمان دار اوسمین ٹھہرتا ہے

۶۰۱ م رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ مِنْ دِیْنِکُمْ فَخُذُوْا بِهٖ وَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ مِنْ رَاْئِیْ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مسلم مین رافع بن خدیجؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا

کہ مین

کہ مین بھی آخر آدمی ہون جب مین تمکو تمہارے دین کی بات کچھہ بتلاؤن تو اوسکو پکڑ لیا کر و یعنے اوسپر عمل کیا کرو اور جب مین تمکو کچھہ اپنی عقل سے دنیا کی صلاح بتلاؤن تو مین بھی تو آخر آدمی ہی ہون **ف** جب حضرت مدینہ مین آئے تو وہان کے لوگونکا دستور تھا کہ نر کھجور کا مادہ کھجور مین پیوند کیا کرتے تھے حضرت نے اوسکو بیفائدہ جانکر منع کیا اوس سال کھجور نہ پیدا ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے میری اطاعت تمپر دین کے کامونمین واجب ہی دنیا کے کامونمین واجب نہین اسواسطے کہ مین بھی آدمی ہون دنیا کے کام مین اگر میری اٹکل مین کچھہ چوک پڑے تو کیا عجب ہی دین وہ ہی جسمین عذاب ثواب کا ذکر ہوا ور آخرت کے نفع نقصان کا جسمین بیان

ق ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰی كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ ۶۰۲

بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بھی آدمی ہون بھول جاتا ہون جیسا تم بھول جاتے ہو تو جب مین بھی بھولا کرون تو مجکو یاد دلا دیا کرو **ف** مصابیح مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے پوری روایت یون ہی کہ حضرت نے ایکبار ظہر کی پانچ رکعتین پڑہین اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول کیا نماز خدا کے حکم سے بڑہائی گئی حضرت نے فرمایا کہ یہ کیا کہتے ہو اصحاب نے کہا کہ حضرت نے بجای چار رکعت کے پانچ رکعت پڑہین تو حضرت نے بعد سلام کے سہو کے دو سجدے کئے پھر یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ نسیان مقتضای بشریت ہی پیغمبرون کو بھی ہوتا ہی لیکن پیغمبر کا نسیان حکمت سے خالی نہین چنانچہ سہو کا مسئلہ ہی معلوم ہو گیا

ق اُمِّ سَلَمَةَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنَّهٗ يَاْتِيْنِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَهُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَبْلَغَ ۶۰۳
مِنْ بَعْضٍ فَاَحْسِبُ اَنَّهٗ صَادِقٌ فَاَقْضِيْ لَهٗ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيَحْمِلْهَا اَوْ يَذَرْهَا بخاری اور مسلم مین ام سلمہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بھی آدمی ہی ہون اور البتہ آتا ہی میرے پاس مدعی اور مدعی علیہ سو شاید بعضا شخص

بعضے سے زیادہ گویا اور خوش تقریر ہوتا ہی تو مین جانتا ہون کہ وہ سچا ہی تو فیصلہ کردیتا
ہون اوسکے موافق سو دہو کے سے جسکو مین کسی مسلمان کا حق دلادون تو وہ تو ایک ٹکڑا
حق مین دوزخ کا ٹکڑا ہی چاہیے اوسکو اوٹھالیوے یا چاہیے چھوڑ دیوے

۶۰۴ ق عایشۃ اِنَّمَا اَھْلَکَ الَّذِیْنَ قَبْلَکُمْ اَنَّھُمْ کَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِیْھِمُ الشَّرِیْفُ تَرَکُوْہُ
وَاِذَا سَرَقَ فِیْھِمُ الضَّعِیْفُ اَقَامُوْا عَلَیْہِ الْحَدَّ وَاَیْمُ اللہِ لَوْاَنَّ فَاطِمَۃَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ
لَقَطَعْتُ یَدَھَا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
اسی نے تو کھپا ڈالا اونکو جو تم سے پہلے تھے کہ جب اونمین کوئی شریف اور رئیس چوری کرتا
تو اوسکو چھوڑ دیتے بے سزا دیے اور جب اونمین کوئی بیچارا غریب چوری کرتا تو اوسپر
چوری کی سزا کرتے اور قسم ہی خدا کی کہ اگر فاطمہ محمد کی بیٹی چرا وے تو مقرر اوسکا ہاتھ کاٹون

ف فاطمہ قیس کی بیٹی قریش مین شریف زادی تھی اوسنے چوری کی لوگون نے
اوسکی سفارش کی حضرت نے فرمایا کہ خدا کی سزا مقرر کی ہوئی مین سفارش کرتے ہو کیکی
سفارش حضرت نے نمانی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی بعد اوسکے ہاتھ کو کٹوا ڈالا معلوم
ہوا کہ حکم شرع مین کسیکی رو رعایت نچاہیے اگلی امتین اسی کے سبب سے ہلاک
ہوئین پچھلے زمانہ مین اسلام کی بھی سلطنت شرع مین سستی کرنے سے سست ہو گئی
اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے ہین کہ ہر چند سینہ زنی اور نوحہ گری حرام ہی لیکن سبط
مصطفیٰ اور جگر گوشہ فاطمہ زہرا یعنے حسینؓ کے غم مین درست ہے سو اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ غلط بات ہی اسواسطے کہ حکم شرع سبکے واسطے برابر ہی جو چیز حرام ہی سبکے
واسطے برابر ہی شریف اور رذیل کا اسمین کچھہ فرق نہین

۶۰۵ خ ابن عمر اِنَّمَا بَقَاؤُکُمْ فِیْمَا سَلَفَ قَبْلَکُمْ مِنَ الْاُمَمِ کَمَا بَیْنَ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ اِلٰی
غُرُوْبِ الشَّمْسِ بخاری مین عبداللہ بن عمر رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہاری
زندگی کی تو مدت جو تم سے آگے امتین ہو چکین ہین اتنی ہی جتنی مدت عصر کی نماز سے

ہیں تمام امت سب اگلی امتوں کی عمر بہت ہوتی تھی اور تمہاری کم ہے یعنے اس تھوڑی زندگی میں
جستے عبادت ہوسکے سو کرلو دنیا کی ہوس میں زیادہ نہ پھنسو

خ جُبَیْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اِنَّمَا بَنُو الْمُطَّلِبِ وَبَنُو هَاشِمٍ شَيْءٌ وَّاحِدٌ بخاری میں جبیر بن ٦٠٦
مطعمؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مطلب کی اولاد اور ہاشم کی تو ایک ہی چیز ہے
ف عبد مناف کے چار بیٹے ایک ہاشم دوسرے مطلب تیسرے عبد شمس
چوتھے نوفل سو جبیر بن مطعم نوفل سے اور حضرت عثمان عبد شمس سے ہیں سو حضرتؐ نے
خیبر کا پانچواں حصہ ہاشم اور مطلب کی اولاد کو دیا عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو نہ دیا تب جبیر بن
مطعم اور عثمانؓ نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ بنی ہاشم کی شرافت اور بزرگی سب کے تو
ہم قائل ہیں لیکن اسکا کیا سبب ہی کہ مطلب کی اولاد کو حضرتؐ نے دیا اور عبد شمس اور نوفل کی
کو نہیں اگر برادری کی جہت سے دیا ہی تو ہم اور وے حضرتؐ کے ساتھ برابر ہیں تب حضرتؐ نے
یہ حدیث فرمائی ہے یعنے ہاشم اور مطلب کی اولاد کبھی جدا نہیں رہی کفر اور اسلام میں رنج اور غم
میں ہمیشہ شریک رہی یہ سبب ہی انکی خصوصیت کا اسی سبب سے امام شافعیؒ
بنی مطلب کو آل میں داخل جانتے ہیں

ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْبَصَرِ بخاری اور مسلم میں ٦٠٧
سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آنیکی اجازت مانگنا تو صرف نظر ہی کے
سبب سے ٹھرائی گئی ہی ف مصابیح میں روایت ہی کہ ایک شخص حضرتؐ کے گھر
جھانکنے لگا حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر میں تجکو جھانکتے دیکھتا تو تیری آنکھ پھوڑ ڈالتا پھر یہ
حدیث فرمائی ہے یعنے شرع میں جو حکم ہی گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگنے کا تو صرف
اسی واسطے ہی کہ آدمی کی نظر نامحرم پر نہ پڑے اور جب تو نے جھانکا تو اذن مانگنیکا
کیا فائدہ ہوا معلوم ہوا کہ بیگانے گھر میں جھانکنا سخت حرام ہی

ق اَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ ٦٠٨

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ امام تو اسی واسطے مقرر ہوا ہی کہ اوسکی پیروی کیجئے سو امام سے خلاف نکرو یعنے جو امام کرے سو مقتدی بھی کرین **ف** اسمین اختلاف ہی کہ اگر امام بیٹھے عذر سے نماز پڑہا وے تو مقتدی کیا کرین امام احمد کے نزدیک بموجب اس حدیث کے تو مقتدی بھی امام کے ساتھہ بیٹھہ کر نماز پڑہین اور امام مالک کے نزدیک بیٹھہ کر نماز مین امامت کرنا درست نہین اور امام اعظم اور امام شافعی کے نزدیک اگر امام عذر سے بیٹھا ہو تو مقتدی کھڑے ہو کر نماز پڑہین چنانچہ حضرت نے آخر عمر مین بیٹھہ کر امامت کی اور اصحاب نے پیچھے کھڑے ہو کر اقتدا کی تو حضرت کے پچھلے فعل سے یہ حدیث قولی منسوخ ہوئی

۶۰۹ **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّمَا حُرِّمَ مِنَ الْمَيْتَةِ اَكْلُهَا بخاری مین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مردیکا تو صرف کہانا ہی حرام ہی **ف** حضرت نے ایک مردہ بکری دیکہی کہ پہینک دی ہی فرمایا کہ اسکی کہال کیون نہ کہینچ لی اور مصالحے کیون نہ پاک کر لی کہ تمہارے کام آتی لوگون نے کہا کہ یہ تو مردہ ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے مردیکا کہانا البتہ حرام ہی کہال لینا تو منع نہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردیکی ہڈی اور دانت اور بال اور روئین اور پرا وسکا لینا درست ہی

۶۱۰ **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرُ لِاَنَّهُ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاهْتَزَّتْ تَحْتَهُ خَضْرَاءَ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خضر کا نام تو اسی واسطے خضر مشہور ہوا کہ صاف چٹی زمین اونکے بیٹھنے سے نیچے سرسبز ہو گئی **ف** خضر کا نام ایلیا ہی خضر کہتے ہین سرسبز کو جیسے اونکی برکت سے زمین سرسبز ہو گئی تو ویسے خضر مشہور ہو گئے یعنے ہرے بہرے

۶۱۱ **ق** عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ اَنْ تَقُوْلَ بِيَدَيْكَ هٰكَذَا ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْاَرْضَ ضَرْبَةً وَاحِدَةً ثُمَّ مَسَحَ الشِّمَالَ عَلَى الْيَمِيْنِ وَظَاهِرَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهُ

دَیْدَیْ ثُمَّ ضَرَبَ بِیَدَیْهِ اِلَی الْاَرْضِ فَنَفَضَ بِیَدَیْهِ فَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَکَفَّیْهِ قَالَهٗ

بخاری اور مسلم مین عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھکو تو بس یہی کفایت کرتا تھا کہ تو اشارہ کرتا اپنے دونون ہاتھون سے اسطرح پھر حضرت نے اپنے دونون ہاتھہ زمین پر ایکبار مارے پھر ملا بائین ہاتھہ کو داہنے ہاتھہ پر اور ظاہر دونون اپنی ہتیلیون پر اور اپنے مونہہ پر اور دوسری روایت یون ہی کہ پھر اپنے دونون ہاتھہ زمین پر مارے پھر اپنے ہاتھہ جھاڑے پھر اوس سے ملا اپنے مونہہ اور دونون ہتیلیون کو یہ حضرت نے عمار سے فرمایا **ف** روایت ہی عمار رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت نے مجھکو کسی کام کو بھیجا تو مجھکو نہانے کی حاجت ہوئی اور مینے پانی نہ پایا تو مین زمین پر لوٹا جیسے جانور لوٹتا ہی یعنے یہ سمجھے کہ جیسے غسل مین پانی سب جگہہ پہچانا ضرور ہی ویسے ہی مٹی بھی ضرور ہوگی عمار کہتے ہین کہ یہ قصہ مینے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تیمم وضو اور غسل دونون کا بدلا ہی جب پانی نہو یا بیماری ہو امام احمد کے مذہب مین تیمم ایک ضربہ ہی اور یہی حدیث اونکی دلیل مضبوط ہی امام اعظم اور امام شافعی اور امام مالک کے مذہب مین تیمم مین دو ضربے ہین اونکی دلیل اور حدیثین ہین چنانچہ طبرانی اور دار قطنی اور حاکم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیمم دو ضربے ہین ایک ضربہ مونہہ کو اور دوسرا ضربہ ہاتھون کو کہنیون تک اور سنن ابی داؤد مین عمار سے اسی طرح کی روایت ہی حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہی لیکن بخاری اور مسلم مین نہین باقی اسکی تفصیل صراط مستقیم سفر السعادت کی شرح مین مذکور ہی

۹۱۲ عن ابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا مَثَلُ الَّذِیْ یُصَلِّیْ وَهُوَ مَکْتُوْفٌ یَعْنِی الَّذِیْ یُصَلِّیْ وَرَاْسُهٗ مَعْقُوْصٌ مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکی تو مثل یعنے جو اپنے سر کے بالون کا جوڑا باندہ کر نماز پڑہے جیسے

مثل اس آدمی کی جو مشکین بندھا نماز پڑہے **ف** بالون کو جوڑا باندھ کر نماز
پڑہنا مرد کو مکروہ ہی بلکہ کہلا رہنے دیوے تاکہ بال بھی سجدہ کرین

۶۱۳ م ابُوهُرَيْرَةَ اِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ اُمَّتِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ
الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهِ وَاَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُونَ فِيهِ مسلم مین
ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور میری امت کی
مثل جیسے مثل اوس مرد کی جسنے آگ جلائی پھر اوسمین کیڑے اور پتنگے گرنے
لگے اور مین پکڑے ہوئے ہون تمہاری کمر دن کو اور تم بے تامل اندہا دہند
اوسمین گرے پڑتے ہو **ف** یعنے لوگ حرص اور گناہون مین بے تامل گرتے
ہین جیسے آگ مین کیڑے پتنگے خوشی سے گرتے ہین اور جلتے ہین اور حضرت کمال
شفقت سے اون نادانون کو بہت روکتے ہین جیسے کوئی کسی کی کمر پکڑکے روکے
پر افسوس کہ نادان حرص ہی مین گرے

۶۱۴ ق ابُوهُرَيْرَةَ اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ قَالَ لِحَمَلِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ
بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے حمل بن مالک بن نابغہ کو فرمایا
کہ یہ تو کاہنون کے بھائیون سے ہی **ف** ایک عورت نے دوسری عورت کو
پتھر مارا اوسکے پیٹ کا بچہ گر پڑا حضرت نے اوسکے عوض مین ایک غلام دلایا تو
حمل بن مالک نے تک جوڑکے یون کہا کیونکے اغرم من لا شرب ولا اکل ولا نطق
ولا استہل ومثل ذلک بطل یعنے کیون عوض دیجئے اوسکا جسنے نہ پیا نہ کھایا نہ بولا
نہ چلایا ایسے کا بدلا تو عبث دلایا تب حضرت نے اوسکے حق مین یہ حدیث فرمائی
کاہن عرب مین وے لوگ تھے جو ہونے والی باتین جنون سے سیکھکر بتلاتے
تھے ایک سچی بات مین سو جھوٹہہ ملا کر سجع یعنے تک جوڑکے نادانون کو بہکاتے تھے
سو حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص بھی واہی تباہی بات کو تک بندی سے کاہنون کی طرح

کہتا ہی یہ بھی اونمین داخل ہی اسی طرح ہندوستانمین بھی واہی تباہی خلاف شرع باتین ناد انون کے بہکانیکے واسطے بعضے بیدین تُک بندی کرتے ہین جیسا کسی مردود نے یون کہا ہی معاذ اللہ کہ خدا کے چار بیٹے بہنگ بوزہ نماز روزہ سینے بہنگ بوزہ لیا کمینے نماز روزہ اسی طرح اور بہتیری خرافاتین جاہلون مین مشہور ہین یہ لوگ بھی کاہنون مین داخل ہین اور خدا اور رسول کے دشمن

۶۱۵ م عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ مسلم مین عبداللہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ تم سے آگے تھے صرف کتاب الٰہی مین اختلاف کرنے سے برباد ہوے ف عبداللہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ دو مرد مسجد مین ایک قرآن کی آیت مین اختلاف کرتے تھے حضرت اونکی گفتگو سنکر غصہ ہوے پھر یہ حدیث فرمائی مطلب یہ کہ جب آیت کی قرات دو طرح ثابت ہوئی تو اوسمین اختلاف نکرے یہ نہین کہ ایک کو تو مانے اور دوسری قرات کی انکار کرے بلکہ دونون کو مانے

۶۱۶ ق زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ اِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَدْ كَانَتْ اِحْدٰكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَاْسِ الْحَوْلِ بخاری اور مسلم مین زینب بنت جحش رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیوہ عورت پر خاوند مرنیکے بعد تو چار مہینے اور دس دن کی تو عدت ہی اور کفر کے وقت تم عورتون مین ہر ایک مینگنی پھینکتی تھی برس دن کے بعد ف مصابیح مین روایت ہی کہ حضرت سے ایک عورت نے کہا کہ میری بیٹی کا خاوند مرگیا ہی سو وہ عدت بیٹھی ہی اور اوسکی آنکھہ درد کرتی ہی مین اوسمین سرمہ لگاؤن حضرت نے منع کیا پھر یہ حدیث فرمائی کفر کے زمانہ مین دستور تھا کہ جب خاوند مرتا تو عورت تنگ مکانمین عدت بیٹھتی اور برے کپڑے پہنتی سرمہ اور خوشبو نہ لگاتی جب ایک برس گذر جاتا تو ایک بکری یا جانور کو سنگھا کے نکلکر چھوڑتی اور مینگنیان سر پر سے پشت پر پھینکتی تب عدت سے باہر ہوتی شرع مین یہ مصیبت موقوف ہوئی چار مہینے دس دن کی عدت ٹھری کہ اتنے دن خاوند کے

گھر مین رہے اور کچھ سنگار نکرے سو حضرت سے نے فرمایا کہ اسلام مین برس دن کی مصیبت
گئی آسانی ہوی سو یہ بھی منسوخ نہین ہو سکتا

۶۱۷ مر حفصة اِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا يَعْنِي الدَّجَّالَ مسلم مین حضرت حفصہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دجال تو نکلے گا قہر سے کہ غصہ کیا کریگا ف حضرت کے وقت مین
مدینہ مین ایک شخص تھا ابن صیاد نام عجایب باتین اوس سے ظاہر ہوتی تھین بعضے لوگونکو
شبہ تھا کہ وہ دجال ہی ایک روز عبد اللہ بن عمر کو ملا عبد اللہ نے اوسکو
غصہ دلایا غصے سے اتنا اوسکا بدن پھولا کہ راہ بند ہو گئی حضرت حفصہ رض نے اپنے
بھائی عبد اللہ بن عمر کو تب یہ حدیث سنائی یعنے دجال مظہر قہر الٰہی ہی تو نے ابن صیاد
کو کیون غصہ دلایا شاید کہ یہی دجال ہو تحقیق یہ ہی کہ اسکے سوای دجال اور شخص
ہی چنانچہ اوسکا مفصل حال اور حدیث مین مذکور ہی اور تمیم صحابی نے اوسکو بچشم
دیکھا اور اوسکا قصہ حضرت سے کہا

۶۱۸ خ اُمّ سلمة اِنَّمَا يَكْفِيكِ اَنْ تَحْثِيَ عَلٰى رَاْسِكِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ ثُمَّ تُفِيضِيْنَ عَلَيْكِ
الْمَاءَ فَتَطْهُرِيْنَ بخاری مین حضرت اُم سلمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ تجھکو تو یہی کفایت کرتا ہی کہ تو تین چلو اپنے سر پر ڈالے پھر تمام بدن پر پانی
بہا وے تو پاک ہو جاوے ف مصابیح مین روایت ہی کہ حضرت اُم سلمہ
نے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت مین اپنے سر کی چوٹی بہت مضبوط باندھتی ہون
کیا مین غسل کی حالت مین چوٹی کھول ڈالا کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنے جب بالون کی جڑون مین پانی پہنچا تو چوٹی کھولنا ضرور نہین اور یہی مذہب
ہی سب امامون کا لیکن مرد کو غسل مین جوڑا کھولنا ضرور ہی

۶۱۹ مر عمر اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ ریشمی کپڑا تو وہ پہنتا ہی جو آخرت مین بے نصیب ہی

الباب الثالث

اَلْبَابُ الثَّالِثُ

تیسرے باب مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر لا آیا ہے

ق اَبُوْمُوْسٰی لَا اَحَدَ اَصْبَرُ عَلٰی اَذًی سَمِعَهٗ مِنَ اللّٰهِ اَنَّهٗ یُشْرَكُ بِهٖ وَیُجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ ثُمَّ هُوَ ۶۱۹
یُعَافِیْهِمْ وَیَرْزُقُهُمْ بخاری و مسلم مین ابوموسی رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایذا اسکے خدا سے زیادہ
کوئی صبر کرنے والا اور غصے کا روکنے والا نہین حال تو یہ ہے کہ لوگ اوسکے ساتھہ شرک
کرتے ہین اور اولاد اوسکی ٹہراتے ہین تسپر بہی ان کافرون کو آرام مین رکھتا ہے اور روزی دیتا ہے

ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَا اَحَدَ اَغْیَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدَ ۶۲۰
اَحَبَّ اِلَیْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهٗ وَفِیْ رِوَایَةِ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ لَا شَیْءَ اَغْیَرُ مِنَ اللّٰهِ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا سے زیادہ کوئی شخص غیرت دار نہین اور اسیواسطے اوسنے بیحیائی کے کام خواہ کہلے خواہ چہپے جیسے شراب اور حرام کاری سب حرام کئے اور خدا سے زیادہ کوئی نہین جسکو اپنی تعریف بہت پسند آتی ہو اور اسیواسطے
اوسنے اپنی ذات کی تعریف کی ہے اور اسماء بنت ابی بکر کی روایت مین یون ہے کہ کوئی چیز خدا سے زیادہ غیرت دار نہین

خ اِبْنُ عَبَّاسٍ لَا بَاْسَ عَلَیْكَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَهٗ لِاَعْرَابِیٍّ دَخَلَ عَلَیْهِ یَعُوْدُهٗ ۶۲۱
بخاری مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجہپر کچہہ حرج نہین یہ تپ گناہو سے
پاک کرنے والی ہے اگر خدا نے چاہا یہ حضرت نے ایک گنوار سے فرمایا جسکی بیمار پرسی کو گئے تھے

ف یعنی بیماری سے مسلمان کے گناہ دور ہوتے ہین کچہہ حرج کی بات نہین سنت ہے
کہ جب بیمار کو دیکہنے جاوے یون کہے کہ لَا بَاْسَ عَلَیْكَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ خواہ
اسکا مطلب پارسی یا ہندی زبان مین کہے

م جَابِرٌ لَا تَاْكُلُوْا بِالشِّمَالِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْكُلُ بِالشِّمَالِ مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ۶۲۲
بائین ہاتہہ سے نکہایا کرو کہ شیطان بائین ہاتہہ سے کہاتا ہی ف سنت ہی کہ شریف کام داہنے ہاتہہ سے کرے
جیسے وضو کرنا کہانا کہانا کپڑے پہنا اور کمتر کام بائین ہاتہہ سے جیسے استنجا کرنا ناک جہاڑنا

۶۲۳ م ابوهریرة لا تبادروا الامام اذا کبر فکبروا واذا قال ولا الضالین فقولوا آمین فاذا رکع فارکعوا واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا لک الحمد
مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ امام سے آگے جلدی نکیا کرو جب امام الله اکبر کہے تو تم بہی الله اکبر کہا کرو اور جب ولا الضالین کہے تب تم آمین کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بہی رکوع کرو اور جب وہ سمع الله لمن حمده کہے تو تم کہا کرو اللهم ربنا لک الحمد
ف حاصل یہ کہ امام کی اطاعت واجب ہے جب امام تکبیر اور رکوع اور سجدہ پہلے کر لیوے تب تم کیا کرو امام پر سبقت نہین درست

۶۲۴ ق ابن مسعود لا تباشر المرأة المرأة فتنعتها لزوجها کانه ینظر الیها
بخاری اور مسلم مین عبدالله بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ لگاوے بدن ایک عورت دوسری عورت سے پہر بیان کرے اوسکی شکل اور صورت اپنے خاوند سے اسطرح کہ گویا اوسکو دیکہتا ہے ف جب عورت دوسری عورت کی نک سکہہ اپنے خاوند سے کہیگی تو اوسکو اوسکا شوق پیدا ہوگا پہر خدا جانے کیا کیا فساد ہوں اسواسطے حضرت نے اسکو منع فرمایا غور کیا چاہئے کہ شریعت مین کیا کیا دوراندیشی ہے چنانچہ اسیواسطے اجنبی عورت کے ساتھ سفر اور تنہائی شرع مین منع ہے

۶۲۵ م ابوهریرة لا تبتاعوا الثمر حتی یبدو صلاحه ولا تبتاعوا الثمر بالثمر
مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہ بیچو نہ مول لو میوہ جب تک اوسکی صلاحیت ظاہر نہو یعنی جب تک گدر نہو اور نہ مول لو نہ بیچو پہل کو دوسرے پہل سے زیادہ کم کر یا ایک میوہ درخت پر لگا ہوا اور دوسرا ٹوٹا ہو ف امام شافعی کے نزدیک جب تک پہل گدر نہو بیچنا نہین درست بموجب اس حدیث کے اور اٹکل سے پہل کو پہل بیچنا اسواسطے منع کیا کہ شاید ایک کم ہو اور دوسرا زیادہ تو بیاج ہو گیا

۶۲۶ م ابوهریرة لا تبدؤا الیهود والنصاری بالسلام فاذا لقیتم احدهم فی طریق فاضطروهم

الی اضیقه

إِلَىٰ أَضْيَقِهِ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہود اور نصاری کو تم پہلے نہ سلام کیا کرو اور جب تم اونمین سے ملاکرو کسی سے راہ مین تو اونکو بہت تنگ راہ کی طرف دبایا کرو ف یہود اور نصاری کو آپ سلام کرنا تو حرام ہے اور اگر وے سلام کرین تو جواب مین کہے وَعَلَيْكُمْ یعنی تم پر وہ ہی جسکے تم لایق ہو اور تنگ راہ مین دبانا اسواسطے فرمایا کہ جب اون لوگون نے راہ حق کو چھوڑا تو ذلت سے کے لائق ہوئے

٦٢٧ ق أَبُو بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ لَا تَبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ أَوْ قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ بخاری او مسلم مین ابوبشیر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہ باقی رہے اونٹ کی گردن مین تانت کا گنڈا یا کوئی گنڈا مگر کاٹ ڈالا جاوے ف گنڈا کاٹنا اسواسطے فرمایا کہ اوسمین گھنٹا باندھتے تھے اور گھنٹا رکھنا حرام ہے یا اسواسطے کہ وہ ڈرانے مین یا چرنے مین کہین اٹک نجاوے یا وے لوگ نظر نہ لگنے کے واسطے باندھتے تھے جیسے ہندوستان مین عوام لوگ نیلا گنڈا جانور کے اسی خیال سے باندھتے ہین

٦٢٨ م ابْنُ عُمَرَ لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو کھجور کو جب تک اوسکی خوبی ظاہر ہو یعنی گدر ہوا ور زرد سرخ ہو اور رنگ چڑھنے لگے

م عُثْمَانُ لَا تَبِيعُوا الدِّينَارَ بِالدِّينَارَيْنِ وَلَا الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَيْنِ مسلم مین حضرت عثمان رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو سونے کے دینار کو دو سونے کے دینارون سے اور نہ چاندی کے درم کو چاندی کے دو درمون سے ف یعنی چاندی سونے مین زیادہ لینا اور دینا بیاج ہے

٦٢٩ ق أَبُو سَعِيدٍ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ بخاری اور مسلم مین ابوسعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو سونیکو سونے کے ساتھہ مگر برابر کو برابر سے اور زیادہ نکرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو چاندی کو چاندی سے مگر برابر کو برابر سے اور نہ زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو غائب چاندی سونے کو موجود سے ف

حاصل یہ کہ تول ماپکی چیزین جب کہ ایک ہی جنس ہو تو اوسکا برابر برابر بیچنا دست بدست درست ہے اور زیادہ دینا لینا اور مدت ٹھرانا بیاج ہے اور جب دو جنس ہون جیسے سونیکو چاندی سے بیچے تو زیادتی کمی درست ہے بشرطیکہ دست بدست ہو یعنی وعدہ نہو اور اگر سونے کو سونے سے یا چاندی کو چاندی سے بیچے اسطرح پر کہ ایک تو اوسی وقت موجود ہوا اور دوسرا غائب یعنی اوسکے دینے کا وعدہ ہو تو یہ بھی بیاج ہے نہین درست چاندی سونے مین کہوٹا کھرا برابر ہے لیکن اگر بہت میل ہو تو اوسکو حساب کرلیوے

۶۳۰ م ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بناؤ روح دار چیز کو نشانہ ف عبد اللہ بن عباس رضؓ نے چند جوانون کو دیکھا کہ مرغے کو ایک جگہہ رکھا ہے تیرون سے اوسکو نشانہ مارتے ہین تب یہ حدیث پڑہی اور کہا کہ حضرت نے اس پر لعنت کی ہے معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے لوگ زندہ جانور کو چونک بناتے ہین نہایت حرام ہے اور کمال بیدرد اور سخت دل ہین کہ ناحق عذاب کرتے ہین اور شکار پر نشانہ لگانا اسمین داخل نہین

۶۳۱ ق ابْنُ عُمَرَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ رکھا کرو آگ کو اپنے گھر مین جب سویا کرو ف اسواسطے منع کیا کہ اکثر آگ لگ اوٹھتی ہے بلکہ مدینہ مین ایکبار بعضے آدمی اور گھر جل گئے

۶۳۲ خ ابُو هُرَيْرَةَ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا بخاری مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جنگ مین دشمن سے ملنے کی آرزو نکیا کرو اور جب دشمن سے مل جاؤ تو جم جایا کرو بہاگا نکرو ف بعضے نوجوان اصحاب کہتے کہ اگر ہم کافرون سے ملین تو خوب اونکو مارین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دعوے کرنا بہتر نہین اگر شاید بہاگے تو گنہگار ہو

۶۳۳ خ ابُو هُرَيْرَةَ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ بخاری مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے گھرون کو قبرین نہ بنایا کرو مقرر شیطان اوس گھر سے بہاگتا ہے جسمین سورہ بقر پڑہی جاوے ف

یعنی گھرون مین مُردُون کی طرح بے عمل نہ پڑ رہا کرو بلکہ گھر مین قرآن پڑہا کرو تا کہ شیطان بھاگے
۴۳۴ ص اَبُو مَرْثَدٍ الْغَنَوِیِّ لَا تَجْلِسُوا عَلَی الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَیْھَا مسلم مین ابو مرثد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ قبرون پر نہ بیٹھا کرو اور اُنکی طرف نماز نہ پڑہا کرو ف یعنی قبرون کو ایسا
ذلیل بھی نکرو کہ اوسپر بیٹھو اور جا ضرور او ر پیشاب کرو اور اتنی تعظیم بھی نکرو کہ اونکو
قبلہ بنا کر او دہر نماز پڑہو یا اونسے دعا مانگو معلوم ہوا کہ قبرون مین نماز درست نہین
۴۳۵ ح اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لَا تَحَاسَدُوْا وَیُرْوٰی لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاہُ اللہُ الْقُرْاٰنَ فَھُوَ یَتْلُوْہُ
اٰنَآءَ اللَّیْلِ وَاٰنَآءَ النَّھَارِ فَھُوَ یَقُوْلُ لَوْ اُوْتِیْتُ مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ ھٰذَا لَفَعَلْتُ کَمَا یَفْعَلُ وَرَجُلٌ
اٰتَاہُ اللہُ مَالًا فَھُوَ یُنْفِقُہٗ فِیْ حَقِّہٖ فَیَقُوْلُ لَوْ اُوْتِیْتُ مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ ھٰذَا لَفَعَلْتُ کَمَا یَفْعَلُ
بخاری مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آپسمین حسد اور ڈاہ نکیا کرو اور ایک روایت
یون ہے کہ حسد کرنا لایق نہین مگر دو آدمی مین ایک تو وہ مرد جسکو خدا نے قرآن دیا ہے سو وہ
اوسکو رات اور دن کی ساعتون مین پڑہا کرتا ہے تو وہ کہے کہ اگر مجھکو بھی قرآن آتا یا
توفیق ہوتی جیسے اسکو ہے تو مین بھی کرتا جیسا یہ کرتا ہے دوسرا وہ مرد جسکو خدا نے
مال دیا ہے سو وہ اوسکو بجا خرچ کیا کرتا ہے تو یون کہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا
جیسا اسکے پاس ہے تو مین بھی کیا کرتا جیسا یہ کرتا ہے ف حسد یہ ہے کہ دوسریکا بھلا
نہ دیکھہ سکے اور چاہے کہ جاتا رہے یہ نہایت حرام ہے اور اکثر خلق اسی رنج اور بلا مین
گرفتار ہے گویا حسد کرنے والا خدا سے غصے ہوتا ہے کہ کیون اوسکو دیا مجھکو نہ دیا لیکن
کسی دیندار کو دیکھہ کر آرزو کرنا کہ خدا ہمکو بھی ایسا کرے تو درست ہے یہ حسد نہین اسکو غبطہ کہتے ہین
۴۳۶ ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللہِ اِخْوَانًا
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آپسمین حسد نکرو اور دام دیکر قیمت
نہ بڑہاؤ یعنی لاگ ڈانٹ نکرو اور آپسمین بغض اور عداوت نرکھو اور ایک دوسرکی جڑ نکاٹو
آپسمین پشت دیکر نہ بیٹھو اور بھائی بن جاؤ اے خدا کے بندو ف یعنی جیسے

سگے بہائیون مین محبت اور پاسداری ہوتی ہے ویسی سب مسلمانون سے کرو اور کفر کی بری عادتین چہوڑو

۶۳۷ م ام الفضل لا تحرم الاملاجۃ ولا الاملاجتان مسلم مین ام الفضل رضسے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دودہ کا ایکبار یا دوبار چوسنا نکاح کو حرام نہین کرتا ف امام شافعی کے مذہب مین پانچ بار دودہ چوسنے سے نکاح منع ہے ایک دوبار سے نہین بموجب اس حدیث کے اور امام اعظم کے نزدیک ایکبار دوبار سے بہی نکاح منع ہے اسواسطے کہ قران مین مطلق ہے ایکبار دوبار کی قید نہین واللہ اعلم

۶۳۸ م عائشۃ لا تحرم المصۃ ولا المصتان مسلم مین حضرت عائشہ رضسے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایکبار دوبار دودہ کا چوسنا نکاح حرام نہین کرتا

۶۳۹ م ابو جری الہجیمی لا تحقرن من المعروف شیئا ولا تواعد اخاک موعدا فتخلفہ مسلم مین ابو جری سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک کام اور احسان کو کوئی نیکی ہو کمتر اور تہوڑا نہ سمجہہ یعنی ثواب سے خالی نہین اور اپنے بہائی مسلمان سے ایسا وعدہ نکر کہ پہر اوسکے خلاف کر

۶۴۰ م عبد الرحمن بن سمرۃ لا تحلفوا بالطواغی ولا بابائکم مسلم مین عبد الرحمن بن سمرہ رضسے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم نکہایا کرو بتون کی اور نہ اپنے باپون کی ف سوا خدا کے کسیکی قسم نہین درست

م عبد المطلب بن ربیعۃ لا تحل الصدقۃ لال محمد انما ہی اوساخ الناس مسلم مین عبد المطلب بن ربیعہ رضسے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین زکوۃ کا مال لینا بنی ہاشم کو زکوۃ کا مال آدمیون کا میل ہے ف بعضے بنی ہاشم نے حضرت سے کہا کہ ہمکو بہی تحصیل زکوۃ کا حاکم کرکے بہیجئے تاکہ ہمکو بہی منفعت ہو جیسے اورون کو ہوتی ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم میری برادری ہو تمہارے لائق نہین کہ لوگون کا میل کچیل اور صدقہ لو یہ اونکی تسکین کے واسطے فرمایا اور دوسرا سبب یہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ اگر حضرت زکوۃ اپنی آل و اولاد کے واسطے حلال کرتے تو کافر تہمت لگاتے کہ پیغمبر نے زکوۃ اپنے نفع کے واسطے مقرر کی ہے

۶۴۱ م ابو ہریرۃ لا تختصوا لیلۃ الجمعۃ بقیام من بین اللیالی ولا تختصوا یوم الجمعۃ بصیام من

بَيْنَ الْاَيَّامِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ فِيْ صَوْمٍ يَصُوْمُ اَحَدُكُمْ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ سب راتون مین سے جمعہ کی رات کو شب بیداری اور نماز کے واسطے خاص نکرو
اور سب دنون مین سے جمعہ کے دن کو روزہ رکھنے کے واسطے خاص نکرو مگر سطرح
مضائقہ نہین کہ اور روزے جو تم رکھتے ہو اوسمین جمعہ بھی آپڑے **ف** جمعہ مین غسل کرنا اور
اول وقت جامع مسجد مین جانا اور نماز جمعہ کی پڑہنا ضرور ہے سو اسواسطے اوسکی شب بیداری
اور روزے سے منع کیا کہ روزے کی سستی سے کہین اون کامون مین خلل نہ پڑے اور دوسرا
سبب یہ ہے کہ عبادت کے واسطے سب دن برابر ہین اور بدون حکم شرع کے کسی وقت کو فضیلت
نہین کسیکو درست نہین کہ اپنی طرف سے کسی دن مین خصوصیت لگا دے۔

۶۴۲ **خ** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَا تَخْتَلِفُوْا فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا بخاری مین عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اختلاف نہ کیا کرو اسواسطے کہ جو لوگ تم سے آگے تھے اونہون نے اختلاف کیا
پہر برباد ہو گئے **ف** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مصابیح مین روایت ہے کہ ایک شخص نے
قران پڑہا اور مجھکو اور طرح سے معلوم ہوا مین اوسکو حضرت پاس پکڑ لایا حضرت نے فرمایا کہ تم
دونون خوب پڑھتے ہو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی قران کی قرات سب طرح ثابت ہو اوسکے انکار نکرو

۶۴۳ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تُخَيِّرُوْا بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ پیغمبرون مین ایک کو دوسرے پر بہتر نکہو **ف** یعنی اصل پیغمبری مین سب
پیغمبر برابر ہین یہ نجانو کہ کوئی کمتر ہے کوئی بہتر اسواسطے کہ سب پیغمبرون کا ایمان لانا فرض ہے
باقی جسقدر جسکی تفضیل دلیل سے ثابت ہے اوسکے بیان اور اعتقاد مین مضائقہ نہین

۶۴۴ **ق** اَبُوْسَعِيْدٍ لَا تُخَيِّرُوْنِيْ مِنْ بَيْنِ الْاَنْبِيَاءِ فَاِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ
يُفِيْقُ فَاِذَا اَنَا بِمُوْسٰى اٰخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِيْ اَفَاقَ قَبْلِيْ اَمْ جُزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّوْرِ
بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب پیغمبرون مین مجھکو
بہتر نکہو سو البتہ سب لوگ صور کی آواز سے قیامت مین بیہوش ہو جاوینگے

تو اول مین ہوش مین آؤن گا تو مین موسےٰ کو اسطرح پر دیکھون گا کہ عرش کا پایہ پکڑے ہین سو مین
نہین جانتا کہ موسےٰ مجھ سے پہلے ہوش مین آئے یا کوہ طور کی بیہوشی اونکی مجرا ہو گئی ف
اس حدیث کا قصہ یہ ہے کہ ایک مسلمان حضرت کو سب پیغمبرون سے افضل کہتا تھا اور یہودی
حضرت موسےٰ علیہ السلام کو افضل کہتا تھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اصل نبوت مین سب
پیغمبر برابر ہین اگر حضرت کو فضیلت ہے تو اور راہ سے ہے خلاصہ یہ کہ اس طرح فضیلت بیان کرو کہ اور پیغمبرون کی حقارت نکلے

٤٤٥ خ ابو طلحۃ لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب ولا صورۃ تماثیل بخاری مین ابو طلحہؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ رحمت کے فرشتے نہین جاتے اوس گھر مین جسمین کتا ہو اور جاندار کی تصویر ہو

٤٤٦ ق ابن عمر لا تدخلوا مساکن الذین ظلموا انفسہم ان یصیبکم ما اصابہم الا ان تکونوا باکین
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نجاؤ اونکے مکانون مین
جن لوگون نے اپنی جان پر ظلم کیا کہین تم پر نہ عذاب پڑے جیسا اون پر پڑا اگر وہان جاؤ تو خوف سے
روتے جاؤ تو مضائقہ نہین ف بخاری اور مسلم مین ابو طلحہ سے روایت ہے کہ ہم ایکبار
حضرت کے ساتھ قوم ثمود کے ملک مین جسکا نام حجر ہے گذرے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور
وہان سے جلد نکل گئے اور وہان کے پانی پینے سے منع کیا اور جسنے اوس پانی سے
آٹا گوندھا تھا اوسکو پھنکوا دیا معلوم ہوا کہ جس قوم پر عذاب ہوا وہان قیامت تک خدا کی مار اور
بے برکتی رہتی ہے قوم ثمود مین حضرت صالح پیغمبر تھے جب اون لوگون نے پیغمبر کو نہ مانا
تو اون پر عذاب آیا سب مر گئے اونکا مکان شام اور حجاز کے درمیان ہے

٤٤٧ م ام سلمۃ لا تدعوا لانفسکم الا بخیر فان الملائکۃ یؤمنون علی ما تقولون
مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ دعا کیا کرو اپنی جانون کے
واسطے سوائے نیک دعا کے اسواسطے کہ فرشتے آمین کہتے ہین تمہارے کہنے پر ف
حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ میرا پہلا خاوند یعنی ابو سلمہ مر گیا لوگ اوسکے غم مین اپنے
واسطے بد دعا کرنے لگے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوسوقت فرشتے موجود ہین جو دعا کرو

یعنی

نہین تو اونکے آمین کہنے سے وہی کام ہوگا

۶۴۸ مر جابر لا تذبحوا الا مسنة الا ان تعسر عليكم فتذبحوا جذعة من الضان
مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ حلال کرو قربانی مین مگر ایک سال کی بکری مگر یہ کہ
تم پر مشکل ہو یعنی اگر نہ ملے تو سات مہینے کا دنبہ حلال کرو ف بکری اور بہیڑ ایک برس سے
کم درست نہین لیکن سات مہینے کا دنبہ قربانی کرنا درست ہے

۶۴۹ مر ابو ہریرۃ لا تذہب اللیالی والایام حتی یملک رجل یقال له جهجاه مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رات اور دن نہ آخر ہوں گے جب تک بادشاہ نہو گا وہ مرد جسکا
جہجاہ ہو گا ف یعنی بدون جہجاہ کی سلطنت کے قیامت نہو گی قیامت سے پہلے
اس نام کا بادشاہ ضرور ہو گا مگر معلوم نہین کہ کب ہو گا اور کہان ہو گا

۶۵۰ ق ابو بکرۃ وجریر وابن عمر لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض
بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ اور جریر اور عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے بعد
پلٹ کر کافر نہو جائیو کہ تم لوگون سے بعضے بعضون کے گردنین ماریں ف حضرت نے
آخر عمر مین حجۃ الوداع مین یہ حدیث فرمائی یعنی آپسمین ایک دوسرے کو قتل کرنا کافرونکی عادت ہے تم ایسا نکرنا

۶۵۱ ق انس لا تزال جهنم تقول هل من مزيد حتى يضع فيها رب العزة قدمه فتقول
قط قط وعزتك ويزوى بعضها الى بعض بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ دوزخ کہتی ہے کچھہ اور بہی زیادہ ہے یہان تک
کہ عزت والا پروردگار اپنا قدم قدرت رکھیگا تو دوزخ کہیگی کہ بس بس تیری عزت کی قسم
پہر سمٹ جاویگی ف یعنی باوجودیکہ لاکھون کافر اوسمین پڑین گے اوس کی بہوکہ نہ
مٹے گی اور ہمیشہ زیادہ طلبی کیا کرے گی جب خدا قدم قدرت اوس مین رکھیگا تب
اوسکا پیٹ بہریگا اور جوش مٹے گا خدا جانے کہ وہ قدم کیا ہے اور کیسا ہے یہان
قدم عقل دوڑانا مناسب نہین جیسا روایت مین آیا ویسا ہی ماننا چاہئے اور کہا چاہئے واللہ اعلم

۴۵۱ م جابر لا تزال طائفة من امتي يقاتلون على الحق ظاهرين الى يوم القيمة فينزل عيسى بن مريم فيقول اميرهم تعال صل بنا فيقول لا ان بعضكم على بعض امراء تكرمة الله هذه الامة

مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ میری امت مین سے ایک گروہ لڑتا رہیگا دین حق پر غالب ہوکر قیامت تک پھر اوتریگا عیسے مریم کا بیٹا تو کہیگا مسلمانون کا سردار یعنی امام مہدی کہ آئیے امام بنکر ہمکو نماز پڑہائیے تو عیسے کہین گے کہ نہین تمہین آپسمین ایک دوسرے کے سردار ہو یہ خدا نے بزرگی دی ہے اس امت کو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت تک اسلام غالب رہیگا اگر ہندوستان مین ہماری شامت سے اسلام مغلوب ہے تو کیا ہوا اور ولایتون مین جیسے روم اور توران اور مغرب الحمد للہ کہ اسلام غالب ہے اور جہاد جاری ہے

۴۵۳ ق انس لا تزرموه دعوه يعني الاعرابي الذي بال في المسجد بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کاٹو اوسکے پیشاب کرنے کو چھوڑ دو اوسکو تاکہ پیشاب کر لیوے مراد اس سے وہ گنوار ہے جسنے مسجد مین پیشاب کیا ف ایک گنوار مسجد مین پیشاب کرنے لگا اصحاب نے اوسکو للکارا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اتنی اوسنے نادانی سے پیشاب کیا اب کر لینے دو پھر حضرت نے اوسکو سمجھایا کہ مسجد عبادت کا مقام ہے یہان نجاست نجاہئے پھر اوس مکان کو دہلوا ڈالا

۴۵۴ م زينب بنت ابي سلمة ربيبة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا تزكوا انفسكم الله اعلم باهل البر منكم مسلم مین زینب ابوسلمہ کی بیٹی حضرت کی پالی ہوئی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے تئین تم آپ پاک نہ ٹہراؤ اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ کون پاک ہے تم مین ف مصابیح مین زینب رضہ سے روایت ہے کہ میرا نام پہلے برہ تھا اوسکے معنی ہے پاک پھر حضرت نے میرا نام بدلکر زینب رکھا اور یہ حدیث فرمائی اسی طرح حضرت نے بہت نام بدلے جنمین اپنی پاکی یا شرک تھا جیسے عبد الشمس

۴۵۵ ق ابن عمر لا تسافروا بالقران فاني لا امن ان ينا له العدو مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر نکیا کرو قران کو لیکر مین نڈر نہین کہ کہین دشمن اوسکو

پاجاوے ف یعنی اگر لشکر کم ہو تو کافرون کے ملک مین قران نہ لیجاوے کہ کافر
اوس سے بے ادبی کرین گے اور اگر لشکر اسلام زیادہ ہو تو قران لیجانا مضائقہ نہین

ق عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ ۶۵۶
أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ عَلَيْهَا بخاری اور مسلم مین
عبد الرحمن بن سمرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو مت مانگ حکومت اور سرداری کو
اگر حکومت تجھکو بدون مانگے ملے تو تیری غیب سے اوسپر مدد ہوگی اور اگر تجھکو حکومت
مانگنے سے ملی تو تجھی پر سونپی جاوے گی یعنی خدا کی طرف سے تیری مدد نہو گی

خ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ مَا فِي صَحْفَتِهَا وَلْتَنْكِحْ فَإِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا ۶۵۷
بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نمانگے عورت اپنی مسلمان بہن کے
طلاق کو تاکہ اونڈیل لیوے جو اوسکے تغار اور پیالے مین ہے یعنی جو اوسکو خاوند سے
ملتا تھا سو آپ لیوے اور چاہیے کہ بدون شرط طلاق اوسکے خاوند سے نکاح کر لیوے
سو اوسکو تو وہی ملے گا جو اوسکی قسمت مین ہے ف یعنی جو عورت کہ جورو والے
مرد سے نکاح کیا چاہے تو وہ پہلے جورو کا طلاق نچاہے کہ اوسکا مال سب مجھکو ملے

ق عَائِشَةُ لَا تَسْأَلُنِي امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ إِلَّا أَخْبَرْتُهَا يَعْنِي بِاخْتِيَارِ عَائِشَةَ إِيَّاهُ بخاری و مسلم مین حضرت ۶۵۸
عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اون مین سے جو عورت پوچھے گی اوسکو بتلادونگا یعنے یہ بات کہ
عائشہ نے مجھکو اختیار کیا ف جب قران مین آیت تخییر اُترے یعنی حکم ہوا کہ پیغمبر کی بی بیان
یا اللہ اور رسول کو اختیار کرین اور فقر فاقہ پر صبر کرین یا دنیا اختیار کرین اور جُدا ہون تو پہلے
عائشہ رضی نے اللہ اور رسول کو اختیار کیا اور دنیا کو چھوڑا اور عرض کی کہ یا حضرت میرا اللہ
اور رسول کا اختیار کرنا اپنی اور بی بیون سے نفرمائیے گا یعنی وے میری حرص کرین گے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث کا قصہ آگے بھی گذرا

خ عَائِشَةُ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا بخاری مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے ۶۵۹

کہ حضرت نے فرمایا کہ مُردون کو گالی مت دو اور برائت کہو سو دے تو پہنچ گئے اپنے کئے کو

ف یعنی مُردون نے جو نیک یا بد کام کئے تھے سو قبر مین ثواب یا عذاب اونکو

پہنچ گیا اب اونکو بُرا کہنا بے فائدہ ہے بلکہ ناحق اونکی زندہ اولاد کو رنج دینا ہے

۶۶۰ عن ابو ہریرۃ لا تسبوا اصحابی لا تسبوا اصحابی فوالذی نفسی بیدہ لو ان احدکم انفق مثل احد

ذہبا ما ادرک مد احدہم ولا نصیفہ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بد کہو میرے

اصحاب کو نہ بد کہو میرے اصحاب کو سو قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری

جان ہے کہ اگر تم اُحُد پہاڑ کے برابر سونا راہ خدا مین خرچ کرو تو اونکے تین پاو کے

برابر بہی ثواب نہ ملے اور نہ اونکے آدہے کے برابر ف یعنی اصحاب نے اپنے قیمتی

مال خرچ کیا کہ جب اسلام نہایت ضعیف تھا اور کمال تنگی تہی اونہین نے مال خرچ کر

اور جہاد کرنے اور جانفشانی سے ہفت اقلیم مین اسلام پہیلا اسی سبب سے تمام قران مین

مہاجرین اور انصار کی تعریف بہری ہے تو معلوم ہوا کہ اونکی عبادت کے برابر کسیکی

عبادت تا قیامت نہین ہوسکتی پہر ایسے دین کے سردارون کو بد کہنا کیونکر درست ہوگا خدا

سمجہے اون بے ادبون سے جو حضرت کے اصحاب کو بد کہتے ہین دیدہ اور دانستہ

اونکے کمالات کو مٹاتے ہین

۶۶۱ عن سمرۃ بن جندب لا تسمین غلامک یسارا ولا رباحا ولا نجیحا ولا افلح فانک تقول اثم ہو

فلا یکون فیقول لا انما ہن اربع فلا تزیدن علی مسلم مین سمرہ بن جندب سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے غلام کا نام مت رکہہ یسار یعنی آسانی والا اور نہ رباح رکہہ یعنی

نفع والا اور نہ نجیح رکہہ یعنی مطلب والا اور نہ افلح رکہہ یعنی نجات والا سو تو یون کہیگا کہ

یہان فلانا غلام ہے پہر وہان وہ نہوا تو جواب دینے والا کہے گا کہ یہان نہین ہے

یہ نام تو چار ہین سو اس سے زیادہ مجہہ پر نہ باندہنا یعنی اپنی طرف سے نہ بڑہایو

ف دستور یون ہین لوگون کا کہ غلامونکے اکثر نام بہتر یہ کہتے ہین مبارکی کے

واسطے جیسے نفع اور آسان اور مطلب اور نجات اور اسیطرح مبارک اور وفادار اور رجا اگر کبھی اسکا مطلب اولٹا ہوجاتا ہے تو اوسکو بد فالی جان کر غمگین ہوتے ہین جیسا پوچھا کہ نجات یا مبارک ہے کسینے جواب مین کہا کہ نہین یعنی نجات اور نفع نہین تو مطلب اولٹا ہوا اسواسطے حضرت نے منع کیا یعنی ایسے نام رکھنا کیا ضرور جسمین رنج ہو اور بعضے کہتے ہین کہ یہ حکم ابتدائے اسلام مین تہا جب اعتقاد ٹہیک ہوا اور لوگ تقدیر کو سمجھے تو ایسے نام رکھنا درست ہوگیا

۶۶۲ ق عُمَرُ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ وَاِنْ اَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ قَالَهُ حِيْنَ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَضَاعَهُ الَّذِيْ كَانَ عِنْدَهُ فَاَرَادَ اَنْ يَشْتَرِيَهُ

بخاری اور مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مت مول لے اوسکو اور نہ پہیر لے اپنے صدقے کو اگرچہ تجہکو وہ ایک درم کو دیوے سو مقرر اپنے صدقے کا پہیر لینے والا ایسا ہے جیسا اپنی قے کو کوئی پیٹ مین ڈال لیوے یہ حضرت نے عمر فاروق رضہ سے کہا جب اونہون نے ایک گہوڑا چڑہنے کو راہ خدا مین کسیکو دیا تہا پہر اوسنے اوسکو ضایع کیا دبلا کر ڈالا پہر عمر فاروق رضہ نے اوسکو مول لینا چاہا ف اس حدیث مین معلوم ہوا کہ جو چیز خدا کی راہ مین دیوے اوسکو پہر مول بہی نہ لیوے

۶۶۳ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُوْلِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى

بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کجاوے نہ باندہے جاوین یعنی سفر کرنا سوائے تین مسجد کے نہین درست ایک تو ادب والی مسجد یعنی کعبہ دوسرے مدینہ مین حضرت کے مسجد تیسرے ملک شام مین مسجد اقصے یعنی بیت المقدس یا مسجد داؤد اور سلیمان ع کی بنائی ف اکثر احتیاط والے عالم بموجب اس حدیث کے اولیا اور بزرگون کی قبرون پر جانا اگر تین منزل ہو یا زیادہ درست نہین جانتے اور بعضے کہتے ہین کہ اس حدیث مین فقط مسجدون کا ذکر ہے یعنی عبادت کے واسطے سب مسجدین برابر ہین سوائے ان تین مسجدون کے اور کسی شہر کی مسجد مین سفر کرکے جانا درست

نہین ہے سوائے اور مسجدون کے اور مکانات کو متبرک جان کر جانا اس حدیث مین منع نہین واللہ اعلم
اور حدیث مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مسجد مین ایکبار نماز پڑہنا اور مسجدون سے ہزار بار افضل ہے
اور کعبہ مین نماز میری مسجد سے سو بار افضل ہے تو معلوم ہوا کہ کعبہ کی نماز اور مسجدون سے لاکہہ بار افضل ہے

۴۶۴ م اَبُو بَرْزَةَ لَا تُصَاحِبْنَا نَاقَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ مسلم مین ابو برزہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ ہمارے ساتہہ وہ اونٹنی نرہے جسپر لعنت ہے ف حضرت سفر مین ہے تہے ایک عورت
اپنی اونٹنی پر لعنت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ جہڑکی سے کے واسطے فرمایا کہ تا لعنت
کہنے کی عادت چہوڑے معلوم ہوا کہ جانور پر بہی لعنت کرنا نہیں درست

۴۶۵ م اَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے کہ ساتہہ نہین دیتے رحمت کے فرشتے اون لوگون کا جو مین کتا
اور گہنٹا ہوتا ہے

۴۶۶ خ اَبُو هُرَيْرَةَ لَا تُصَدِّقُوْا اَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا الْاٰيَةَ
بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کتاب والون یعنی یہود اور نصاری کو
نہ سچا جانو اونکو نہ جہٹلاؤ اور کہو کہ ہمنے مانا خدا کو اور اوسکو مانا جو ہم پر اوترا یعنی قرآن
اور جو اگلے پیغمبرون پر اوترا ف حضرت کے وقت مین یہود توریت کو عبرانی زبان مین
پڑہتے تہے اور مسلمانون کے واسطے عربی مین اوسکا ترجمہ کرتے تہے تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی اونکو سچا نجانو شاید کہ مضمون بدل ڈالا ہوا اور جہوٹہا بہی نجانو شاید کہ
سچی بات ہو اور مجمل یون کہو کہ ہم قرآن اور توریت اور انجیل کو مانتے ہین مگر ہمکو تمہارا
اعتبار نہین خدا جانے کہ تمنے کیا رکہا ہے اور کیا بگا

۴۶۷ خ اَبُو هُرَيْرَةَ لَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا فَاِنَّهُ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ اَنْ يَحْلُبَهَا اِنْ
شَاءَ اَمْسَكَ وَاِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بند رکہا کرو کئی دن کا دودہ اونٹ اور بکری اور بہیڑ کے

تہنو مین سو جو اونکو مول لیوے وہ بعد دوہنے کے دو کام مین مختار ہے خواہ رکہے خواہ
اونکو پہیر دیوے تین سیر کہجور بدلا دیکر **ف** دستور ہے دغابازون کا کہ تہنون کا دودہ
گائے بکری کا بند رکہتے ہین تا مول لینے والا دہوکہے سے مول لیوے سو فرمایا کہ
بعد مول لینے کے اوسکو اختیار ہے خواہ رکہے خواہ پہیر دے بدلا دیکر اور یہی مذہب ہے
امام شافعی کا امام اعظم کے مذہب مین بدلا دینا نہین اسواسطے کہ جانورکا دانہ اور چارا دودہ
عوض ہو گیا چنانچہ باب اول مین یہ مضمون مذکور ہو چکا

٤٦٨ **م** ابوهريرة لا تصم المرأة وبعلها شاهد الا باذنه ولا تاذن في بيته وهو شاهد الا
باذنه وما انفقت من كسبه من غير امره فان نصف اجره له مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ نفل روزہ عورت نہ رکہے خاوند کے ہوتے بدون اوسکے حکم کے اور
خاوند کے ہوتے بدون اوسکے حکم کسیکو کسی کام کے واسطے گہر مین نہ آنے دیوے
اور عورت جو خاوند کی کمائی سے بدون اوسکے حکم خدا کی راہ مین دیوے گی تو اوسکا آدہا
ثواب خاوند کو ہو گا **ف** اس حدیث مین خاوند کے حق عورت پر فرمائے فرض روزے مین خاوند کی
اجازت کی حاجت نہین نفل روزہ بغیر اوسکی مرضی درست نہین کہ مرد کو کسی سبب سے تکلیف نہو
اور خاوند کی کمائی سے راہ خدا مین دینا جب درست ہے کہ اوسکی اجازت ہو صریحا یا اوسکو رنج
نہو جب سنے اور اگر ناخوش ہو یا منع کیا ہو تو عورت کو کسیطرح دینا درست نہین

٤٦٩ **خ** عمر لا تطروني كما اطرت النصارى عيسى بن مريم وقولوا عبد الله ورسوله بخاری مین عمر فاروق رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہایت بے حد میری تعریف نہ کیا کرو جیسی بے حد عیسے
مریم کے بیٹے کی تعریف ہوئی اور مجہکو یون کہا کرو کہ اللہ کا بندہ ہون اور اوسکا رسول
ف یعنی جیسا نصارے نے عیسیٰ کی بیجا تعریف بہت بڑہا کر کی بعضون نے اونکو خدا کا بیٹا
کہا اور بعضون نے خدا سو تم اے مسلمانون ویسے تعریف نکیجیو کافر ہو جاؤ گے میری تعریف
تو اتنی کفایت کرنی ہے کہ خدا کا بندہ اور خدا کا پیغام لانے والا ہون یعنی جب پیغمبر کہا تو

سولئے خدا کے جتنے کمالات کہ آدمی کو ممکن ہین سب آپ کے سب عالم سے بہتر خدا کا امانت دار سب گناہون سے معصوم ہوتا ہے یعنی سوائے پیغمبر کے اب کون سی تعریف باقی رہی ہے جو مجھکو کہوگے اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو جاہلون مین مشہور ہے کہ نبی ہر کام کے مختار ہین چاہین سو کر ڈالین سو یہ شرک ہے اسمین تو پیغمبر کو خدائی ثابت کی اور جس بات سے حضرت نے منع کیا تھا وہی بات بے ادب جاہلون نے کہی

۶۷۰ ق عَائِشَةُ لَا تَعْجَلْ فَاِنَّ اَبَابَكْرٍ اَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِاَنْسَابِهَا وَاِنَّ لِي فِيْهِمْ نَسَبًا حَتّٰى يُلَخِّصَ لَكَ نَسَبِيْ قَالَهُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی نکر سو البتہ ابوبکر قریش کا نسب سب سے زیادہ جانتا ہے اور البتہ میرا اون مین رشتہ ہے تو ہجو نکر جبتک ابوبکر میرا نسب اونکے نسب سے تجھکو الگ نکر دیوے یہ حضرت نے حسان بن ثابت سے کہا ف روایت ہے کہ کفار قریش نے حضرت کی اور حضرت کے اصحاب کی ہجو کہی تہی حضرت نے حسان سے کہ بڑے شاعر تھے یہ حدیث فرمائی یعنی قریش میرے رشتہ دار ہین اسطرح اونکی ہجو نکرنا کہ میرے باپ دادے بھی اوسمین آجاوین ابی بکر سے اسکو تحقیق کر لے وہ قریش کے نسب کا بڑا عالم ہے

خ اِبْنُ عَبَّاسٍ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عذاب نکرو خدا کے خاص عذاب سے یعنی آگ سے کسیکو نجلاؤ ف علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے زندیق یعنی بے دین لوگون کو جلوا ڈالا جب عبد اللہ بن عباس نے یہ سُنا تو یہ حدیث پڑھی اور کہا کہ اگر مین اوسوقت ہوتا نہ جلاتا بلکہ اونکو قتل کرتا اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ جو اسلام کو چھوڑ کر اور دین بدلے اوسکو مار ڈالو

۶۷۱ م عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ لَا تُعْطِهٖ يَا خَالِدُ لَا تُعْطِهٖ يَا خَالِدُ هَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوْنَ لِيْ اُمَرَائِيْ اِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَرْعٰى اِبِلًا اَوْ غَنَمًا فَرَعَاهَا ثُمَّ تَحَيَّنَ سَقْيَهَا فَاَوْرَدَهَا حَوْضًا فَشَرَعَتْ فِيْهِ فَشَرِبَتْ صَفْوَهٗ وَتَرَكَتْ كَدِرَهٗ فَصَفْوُهٗ لَكُمْ وَكَدِرُهٗ عَلَيْهِمْ قَالَهُ لَمَّا اَخْبَرَهٗ

عوف

عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ بِقَتْلِ رَجُلٍ مِنْ حِمْيَرَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ رَجُلًا مِنَ الْعَدُوِّ وَمَنَعَ
خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِيَّاهُ سَلَبَهُ لَمَّا اسْتَكْثَرَهُ بَعْدَ قَوْلِهِ لِخَالِدٍ ادْفَعْهُ فَلَمَّا مَرَّ خَالِدٌ
بِعَوْفٍ فَأَغْضَبَهُ وَسَمِعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَدِيثَ

مسلم مین عوف بن مالک رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ دے اوسکو اے خالد نہ دے
اوسکو اے خالد بھلا تم چھوڑنے والے ہو میرے بنائے حاکمون کو تمہاری مثل اور ان
حاکمون کی مثل تو ایسی ہی ہے جیسے مثل اوس مرد کی جسنے اونٹ اور بکریان چرانے کو
لین سو اونکو چرایا کیا پھر اوسنے انکے پیاس کا وقت تاکتا رہا سو لے گیا انکو حوض پر سو اونکو حوض مین
گھس پھر اونہون نے صاف صاف پانی کو پیا اور تلچھٹ کو چھوڑا سو صاف صاف تو
تمکو ہی اور تلچھٹ اون پر یعنی غنیمت کا مال تو لشکر کو ہی اور سب لشکر کی فکر اور قصور ہو تو بدنامی
اور مواخذہ حاکمون پر ہے حضرت نے اوسوقت فرمایا جب عوف بن مالک نے حضرت کو خبر کی
قوم حمیر سے ایک شخص کے مارنے کی کافر کو جنگ موتہ مین اور خبر کی خالد بن ولید کے
اسباب نہ دینے اوسکو جب کہ خالد نے اوس اسباب کو بہت مال جانا تھا بعد فرمانے
حضرت کے خالد سے کہ دے اسباب قاتل کو پھر جب خالد عوف پاس نکلے تو عوف نے
خالد کو غصہ دلایا اور حضرت نے اوسکو سنا تو یہ حدیث فرمائی **ف** اس حدیث کا
مفصل قصہ یون ہی کہ ہجری آٹھوین سال زید کو تین ہزار لشکر اسلام کا سردار کرکے ملک
شام مین بھیجا اور حضرت نے فرمایا کہ اگر زید شہید ہو تو جعفر طیار سردار ہی اور اگر جعفر بھی
شہید ہو تو عبد اللہ بن رواحہ سردار ہی چنانچہ موتہ کے مکان مین نصاریٰ سے
لڑائی ہوئی لشکر نصاریٰ سے لاکھ تھا تینو سردار شہید ہوئے پھر خالد بن ولید مسلمانون کی
صلاح سے سردار بنے آٹھ تلوارین اوسدن اونکے ہاتھ مین ٹوٹ گئین خوب لڑے
خدا نے فتح نصیب کی اوسی لڑائی مین قوم حمیر کے ایک مسلمان نے ایک کافر کو مارا
اوس کافر کا اسباب مانگا خالد نے کہ اوسوقت حاکم تھے نہ دیا عوف بن مالک نے اس حد

راوی نے خالد سے کہا کہ اگر تم قاتل کو اسباب نہیں دیتے ہو تو مین تمہارا گلہ حضرت سے
کرونگا جب مدینے مین لشکر آیا تو عوف نے حضرت سے خالد کا گلہ کیا حضرت نے خالد سے
فرمایا کہ قاتل کو تو نے اسباب کیون نہ دیا خالد نے کہا کہ وہ اسباب بہت قیمتی تھا حضرت نے
فرمایا کہ اب اسکا اسباب دے پھر خالد جو عوف کے پاس ہوکر نکلے تو عوف نے خالد کی
چادر پکڑ کر کہا کہ کیون جو ہمنے تمسے کہا تھا سو کر دکھلایا خالد کو بہت غصہ آیا جب یہ
حال حضرت نے سُنا تب یہ حدیث فرمائی اور خالد کی خاطرداری کی کہ اب اسباب نہ دے
اور حاکمون کی قدردانی کی معلوم ہوا کہ بادشاہ کو سردارون کی خاطرداری ضرور ہی
تا لشکر پر رعب رہے ہر ایک سپاہی سردار پر جرأت نکرے

۶۷۲ خ ابو هريرة لا تغضب قال الرجل قال له اوصني بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت سے
ایک مرد نے کہا کہ مجھکو نصیحت کیجئے حضرت نے فرمایا کہ غصہ نکیا کر ف اوس شخص نے
تین بار نصیحت مانگی وہ شخص غصہ ور بہت تھا اسواسطے ہر بار حضرت نے یہی نصیحت کی غصہ
دو قسم ہی بہتر اور برا سو جو غصہ خدا کے واسطے ہو وہ بہتر اور جو اپنے نفس کے واسطے وہ برا حضرت نے اسی غصہ کو منع کیا

۶۷۳ خ عبد الله بن مغفل لا تغلبنكم الاعراب على اسم صلوتكم المغرب قال وتقول الاعراب العشاء
واخرج مسلم عن ابن عمر على اسم صلوتكم الا انها العشاء وهم يعتمون بالابل ويروى
صلوتكم العشاء فانها في كتاب الله العشاء وانها تعتم بحلاب الابل
بخاری مین عبد الله بن مغفل رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم پر غلبہ نکرنے پاوین عرب کے
جنگلی لوگ تمہاری مغرب کی نماز کے نام پر حضرت نے فرمایا کہ جنگلی لوگ مغرب کو عشا کہتے
ہین اور روایت کی مسلم نے عبد الله بن عمر رضہ سے کہ غالب نہووین جنگلی لوگ تمہاری
نماز کے نام پر جان رکھو کہ البتہ اوسکا نام عشا ہی اور جنگلی لوگ دیر کرکے اندھیرے
مین اونٹ کا دودھ دوہتے ہین اور دوسری روایت یون ہے کہ تمہاری نماز کا
نام عشا ہی سو البتہ اوس نماز کا نام خدا کی کتاب مین عشا ہی اور جنگلی لوگ اندھیرے مین

اونٹون

اونٹون کا دودہ دوہتے ہین ف عرب کے جنگلی لوگ نماز مغرب کو عشا کہتے تہے اور
عشا کی نماز کو عتمہ کہتے تہے یعنی اندہیری کی دودہ والی نماز اسواسطے کہ عشا کے وقت
وے لوگ اپنے اونٹون کا دودہ دوہتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ ایسا کہین نہو کہ نماز کے
شرعی نام بدل جاوین اور جنگلی لوگون کی بولی مشہور ہوجاوے اسواسطے منع کیا
خ ابوسعید وابوہریرۃ لا تفعل بع الجمع بالدراہم ثم ابتع بالدراہم جنیبا قالہ لاخی ۶۷۴
بنی عدی الانصاری وکان قد استعملہ علی خیبر بخاری مین ابوسعید اور ابوہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نہ کر ایسا ناقص کہجور کو چاندی کے درمون سے بیچ ڈالا کر
پہر مول لیا کر درمون سے عمدہ قسم کی کہجور یہ حضرت نے قوم بنی عدی انصاری کے بہائی سے
کہا اور حضرت نے اوسکو خیبر کا عامل کرکے بہیجا تہا ف حضرت نے ایک شخص کو خیبر کا عامل کرکے
بہیجا وہ لانے وہ عمدہ قسم کہجور جسکو جنیب کہتے ہین حضرت کے واسطے لایا حضرت نے پوچہا
کیا تمام خیبر کی کہجور ایسی عمدہ ہوتی ہے اوسنے کہا کہ نہین بلکہ ہم ناقص کہجور دو سیر دیکر ایک سیر
عمدہ قسم بدل لیتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایک جنس مین زیادہ دینا لینا بیاج ہے
ایسا نکیا کر بلکہ اوسکی تدبیر یہ ہے کہ ناقص کو بیچ ڈالا پہر اوسکی قیمت سے عمدہ قسم کو
مول لیا اسیطرح سب تول ماپ کی چیز مین جیسے گیہون اور جو اور نمک اور چنے مین کرنا چاہیے
م ابن عمر لا تقبل صلوۃ بغیر طہور ولا صدقۃ من غلول مسلم مین عبداللہ بن ۶۷۵
عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بدون طہارت اور پاکی کے نماز نہین قبول ہوتی
اور صدقہ قبول نہین ہوتا غنیمت کی چوری سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ بدون غسل اور وضو نماز قبول نہین اور حرام مال کو خدا کی راہ مین دینے سے کچہہ ثواب نہین
ق ابوہریرۃ لا تقبل صلوۃ من احدث حتی یتوضا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے ۶۷۶
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکا وضو ٹوٹے اوسکی نماز قبول نہین جبتک وضو نہ کرلیوے
ف وضو ٹوٹتا ہے اوس سے جو آگے اور پیچہے سے نکلے اور تکیہ لگا کر سونے

اور خون بہنے بدن پر بہنے سے اور ننگی اور دیوانگی سے

۶۷۷ ق ابو هريرة لا تقتسم ورثتي دينارا ما تركت بعد نفقة نسائي ومؤنة عاملي فهو صدقة [illegible]

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ بانٹین گے میرے وارث
سونے کے دینار کے برابر بہی جو چہوڑ جاؤن مین بعد میرے بی بیون کے خرچ کے اور
کارندہ کے محنت کے سو صدقہ ہی خدا کی راہ مین ف حضرت کے پاس کچہہ زمین بنی نضیر
مین تہی اور کچہہ فدک اور خیبر مین سو حضرت کا معمول تہا کہ اوسکے حاصلات سے اپنی بی بیونکو
سال بہر کا خرچ دیتے جو باقی رہتا تو اوسکو محتاج مسلمانون مین خرچ کیا کرتے تہے
سو فرمایا کہ میرے وارث تو ایک دینار برابر بہی کچہہ نہ بانٹین گے باقی رہی یہ زمین
سو بعد بی بیون کے اور کارندے کے خرچ کے یہ بہی راہ خدا مین صدقہ ہی کارندہ سے
مراد یا خلیفہ ہی یا اوس زمین کا عامل پیغمبر کے مال مین جو وراثت نہین ہی سو اوسکی یہ
حکمت ہی کہ تا خلق کو معلوم ہو کہ پیغمبرون کی محنت اور جانفشانی صرف خدا ہی کے واسطے تہی
دنیا کا کچہہ لگاؤ نہین یہانتک کہ اولاد اور وارثون کو بہی کچہہ اونکا حصہ نہین ملتا اور
حضرت فاطمہؓ کو اول یہ حال معلوم نہ تہا اسیواسطے صدیق اکبرؓ سے باپ کا حصہ مانگا جب
معلوم ہوا کہ پیغمبرون کے مال مین وراثت نہین تو خاموش ہو رہین اصل تقریر تو
اتنی ہی باقی جہگڑے مین نے بے فائدہ

۶۷۸ ق المقداد بن الاسود لا تقتله فان قتلته فانه بمنزلتك قبل ان تقتله وانك
بمنزلته قبل ان يقول كلمته التي قال قاله حين سأله المقداد عن قتل من اسلم من
الكفار بعد ان قطع يده في الحرب بخاری اور مسلم مین مقداد بن اسود سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ مت مار اوس کافر کو جو اب مسلمان ہوگیا سو اگر تو اوسکو ماریگا تو وہ تیرے
مارنے سے پہلے تیرے برابر مسلمان ہوگیا ہے اور تو واجب القتل اوسکے برابر
ہوجاویگا جیسے وہ تہا کافر کلمہ پڑہنے سے پہلے یہ حضرت نے فرمایا جب مقداد نے پوچہا

اوس شخص کا حال جو کافر تھا پھر لڑائی مین مقداد کا ہاتھہ کاٹ کر مسلمان ہوگیا **ف** یعنی اگر تو اوسکو حالت کفر مین مار ڈالنا تو درست تھا اور اب وہ مسلمان ہوا اوسکا خون بچ گیا اگر تو اوسکو اب مار یگا تو اوسکے بدلے تو مارا جاویگا

۶۷۹ **ق** عَائِشَةُ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کاٹا جاوے چور کا ہاتھہ مگر چوتھائی دینار یا زیادہ مین **ف** دینار ساڑھی چار ماشے سونے کے ہوتی ہی تو اوسکی چوتھائی ایک ماشہ اور ایک رتی ہوئی یعنی جب چور ایک ماشہ اور ایک رتی سونے کے برابر یا اس سے زیادہ مال چرا وے تب اوسکا ہاتھہ کاٹا جاوے اگر اس سے کم چرا وے تو نہ کاٹا جاوے اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام مالک کے نزدیک جب تین درم چاندی کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو اوسکا ہاتھہ کاٹا جاوے اور امام اعظم کے نزدیک جب دس درم کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو ہاتھہ کاٹا جاوے اس سے کم مین نہین اور انکی دلیل دوسری حدیث ہی جسمین دس درم کی حد ہی

۶۸۰ **خ** أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَقُولُوا هٰكَذَا لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ قَالَهُ حِينَ قَالَ رَجُلٌ أَخْزَاكَ اللّٰهُ لِسَكْرَانَ حضرت بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایسا نکہو شیطان کی اوسکے مدد نکرو یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا کہ جب کسی نے اوس شرابی کو جو حد مار اگیا تھا یون کہا کہ خدا تجھکو فضیحت اور رسوا کرے **ف** یعنی جب گنہگار کی سزا ہو چکی تو اوسکو برا نکہو اسواسطے کہ شیطان خوش ہوتا ہے مسلمان کی رسوائی سے تو گویا تمنے شیطان کی مدد کی بلکہ یون کہا کرو کہ خدا تیری توبہ قبول کرے

۶۸۱ **خ** اَلرُّبَيِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ لَا تَقُولِي هٰذِهِ وَقُولِي مَا كُنْتِ تَقُولِينَ بخاری مین ربیع بنت معوذ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اسکو مت کہہ اور وہ بات کہہ جو آگے کہتی تھی **ف** بخاری مین ربیع سے پوری روایت یون ہے کہ میری

شادی ہوئی حضرت میرے پاس آئے چھوٹی لڑکیاں جنگ بدر کے کڑکے گاتی تھیں
دف بجا کر اسمین ایک لڑکی نے یہ کہا کہ ہم مین ایسا پیغمبر ہے جو کل کی ہونے والی بات
جانتا ہے حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور منع کیا یعنی غیب کی بات سوائے خدا کے
کوئی نہین جانتا مجھکو نہین معلوم بعضے علما کے نزدیک خوشی کے دنون مین ہزار راگ
دف کے ساتھہ بشرطیکہ اور باجے نہون اور مضمون اوسکا خلاف شرع نہو اور گانے
والا لڑکا اور اجنبی عورت نہو تو درست ہی

۶۸۲ م انسؓ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰی شِرَارِ النَّاسِ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قایم ہوگی مگر نہایت برے لوگون پر ف یعنی جس وقت
قیامت آوے گی کوئی ایمان دار نرہے گا سب کافر ہونگے

۶۸۳ خ ابوہریرۃؓ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَاْخُذَ اُمَّتِیْ مَاَخَذَ الْقُرُوْنُ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا
بِذِرَاعٍ فَقِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَفَارِسَ وَالرُّوْمِ قَالَ وَمَنِ النَّاسُ اِلَّا اُولٰٓئِكَ
بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی جبتک
کہ نکرنے لگے میری امت اگلے زمانون کے طریقون کو بالشت بالشت بھر اور ہاتھہ ہاتھہ
بھر یعنی بے تفاوت جو اگلے زمانے کے کافرون کی رسمین تہین سو میری امت بہی
کرے گی لوگون نے کہا کہ یا رسول اللہ مجوسی اور نصاری کے طرح لوگ ہوجاوینگے
حضرت نے فرمایا اور کون لوگ مین سوائے اونکے یعنی انہین کے قدم بقدم چلینگے
ف مجوس اور نصاری کی یہ رسمین تہین کہ ریشمین کپڑا پہننا چاندی سونے
کے برتنون مین کھانا پینا نجومی سے پوچھہ کر کام کرنا داڑھی منڈانا گناہون پر نہ نادم ہونا
توبہ نکرنا شریعت کے حکمون پر خیال نکرنا شراب پینا سو افسوس کہ یہ سب رسمین
مسلمانون مین جاری ہوگئین خصوصًا ہندوستان میں حضرتؐ نے جیسا فرمایا ویسا ہی ہوا

۶۸۴ ق ابوہریرۃؓ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَخْرُجَ نَارٌ

مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيْئُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰی

بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ نکلے اگ حجاز کی زمین سے روشن کر دیوے گی بُصرے کے اونٹو انکی گردنون کو یعنی ایسی اوسکی روشنی تیز ہوگی کہ عرب سے شام تک پہنچے گی **ف** حجاز عرب مین اوس زمین کا نام ہی جسمین مکّہ اور مدینہ ہی اور بُصرے ایک شہر کا نام ہے تاریخ مدینے مین مذکور ہی کہ اول چندروز مدینہ مین برابر زلزلہ رہا لوگون نے جانا کہ قیامت آئی پھر ایک طرف زمین پھٹ گئی اوسمین سے سربلند اگ نکلی چالیس دن قایم رہی لوہا اور پتھر اوس آگ سے جلتا تھا مگر گھاس نہ جلتی تھی سیکڑون کوس تک اوسکی روشنی تھی اخر سلطنت عباسیہ کے یہ ماجرا گذرا چھہ سو برس سے زیادہ ہوا توجیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یہ معجزہ ہوا حضرت کا

۶۸۵ **ف** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلٰى ذِي الْخَلَصَةِ

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ چوتڑ مٹکاتے پھرینگی قوم دَوس کی عورتین بت کے گرد جسکا ذی الخلصہ نام ہی **ف** دَوس ایک قوم کا نام ہی یمن مین ابو ہریرہ بھی اوسی قوم سے ہین ذی الخلصہ اوس قوم کے بت کا نام تھا اوسکو کافر کعبہ یمانی بھی کہتے تھے جب وہ قوم مسلمان ہوئی تب حضرت نے اوس بت کو توڑوڈالا سو حضرت نے یہ فرمایا کہ قیامت کے قریب وہ قوم مرتد ہوجاویگی اوس بت کو پھر نیا بنادینگے اور اونکی عورتین اوسکے گرد طواف کرینگی

۶۸۶ **ف** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَاِذَا رَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذَالِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت

معجزہ اخبار غیب اور
معجزہ پیشین گوئی

یہان تک کہ نکلے گا سورج اپنے ڈوبنے کے مکان سے پھر جب اوسکو دیکھین گے
لوگ تب ایمان لاوین گے جو زمین پر ہین سو اوسوقت نہ فائدہ کریگا کسی جان کو اوسکا
ایمان جسکو پہلے سے ایمان نہ تھا **ف** یعنی جن دیکھے کا ایمان معتبر ہے اور
جب عذاب کا سامنا ہوا تو ایمان لانا کیا فائدہ ہی واسطے اگر کافر مرتے دم ایمان لاو
تو معتبر نہین کہ اوسوقت بھی عذاب آخرت سامھنے آجاتا ہے ۞

۴۸۷ **ق** عَائِشَةُ لَاتَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰی بخاری اور مسلم مین
حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قایم ہوگی یہان تک کہ لات اور
عزّے پوجے جاوین **ف** لات اور عزّے عرب مین دو بت تھی حضرت نے
وقت مین توڑنے کے سو فرمایا کہ قیامت کے قریب پھر لوگ کافر ہو جاوینگے
اور اونکو پوجین گے

۴۸ **م** أَبُوهُرَيْرَةَ لَاتَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَعُودَ أَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوجًا وَأَنْهَارًا
مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قایم ہوگی یہان تک کہ
ہو جاوے عرب کی زمین چراگاہ سبزہ زار نہرون والی **ف** عرب کی زمین مین نہ
سبزہ ہے نہ نہر سو فرمایا کہ آخر زمانے مین اوسمین سبزہ اور نہرین ہون گی اور بعضے
کہتے ہین کہ زمین عرب سے مدینہ مراد ہی یعنی آخر زمانہ مین لوگ عمارت اور آبادی مین
زیادہ مصروف ہون گے دنیا کی محبت غالب ہوگی

۴۸۹ **خ** أَبُوهُرَيْرَةَ لَاتَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوا الْيَهُودَ حَتّٰی يَقُولَ الْحَجَرُ وَرَاءَهُ الْيَهُودِيُّ
يَامُسْلِمُ هٰذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ تم اے مسلمانو یہودیون کو قتل کروگے یہانتک
کہ کہے گا پتھر جسکے پیچھے یہودی چھپا ہوگا اے مسلمان یہ یہودی ہے میری آڑ مین سو تو اسکو
مار ڈال **ف** قیامت کے قریب دجال نکلے گا اوسکے لشکر مین اکثر یہودی ہونگے یعنی

جب عیسے علیہ السلام کے ہاتھ سے دجال مارا جاویگا تو مسلمان اوسوقت یہودیون کو
مین نین سے قتل کرین گے

خ ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا خوزا وكرمان من الأعاجم حمر الوجوه ٦٩٠
وفطس الأنوف صغار الأعين كأن وجوههم المجان المطرقة نعالهم الشعر

بخاری مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک
کہ ای مسلمانو تم لڑوگے خوز اور کرمان سے جو دو گروہ مین عجم کے سرخ موہنہ والے
چپٹی ناکون والے چھوٹی آنکھون والے موہنہ اونکے جیسے ڈہالین مین تہ بتہ اونچڑا
جا یعنی اونکے گول موہنہ مین موٹے موٹے جوتیان اونکی بال کی ف خوز شہاب مین
اور کرمان دو شہر ہین ایران اور توران مین وہان کے رہنے والے مراد ہین یا قوم
ترک مراد ہین اونکی صورتین ایسی ہی ہوتی ہین جیسا حضرتؐ نے فرمایا اوسیطرح صحابہ حضرتؐ کے
بعد اونسے لڑے اور فتح یاب ہوئے

ق ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما كأن وجوههم المجان المطرقة ٦٩١

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت
یہان تک کہ تم لڑوگے اوس قوم سے جنکے موہنہ جیسے ڈہالین مین تہ بتہ چمڑے ہوئے مین
یعنی موٹے موہنہ گول گول

ق ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما نعالهم الشعر ٦٩٢

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت
یہان تک کہ تم لڑوگے اوس قوم سے جنکی جوتیان بال کی ہین ف قوم ترک
مراد ہین جیسا کہ اگلی حدیث مین مذکور ہوچکا

ق ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تقتتل فئتان دعواهما واحدة ٦٩٣

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ ہوگی یہان تک

کہ اپنے دین کو بہتر کہیں گے دو گروہ دعوے دونوں کا ایک ہی ہوگا ف علی مرتضے
اور مقابلہ آپس کی لڑائی ہی دونوں کا دین اسلام تھا اور ایک ہی کلمہ یعنی لا اله الا الله محمد رسول الله

م ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تنزل الروم بالاعماق او بدابق فتخرج اليهم جيش من المدينة من خيار اهل الارض يومئذ فاذا تصافوا قالت الروم خلوا بيننا وبين الذين سبوا منا نقاتلهم فيقول المسلمون لا والله لا نخلي بينكم وبين اخواننا فيقاتلونهم فينهزم ثلث لا يتوب الله عليهم ابدا ويقتل ثلثهم افضل الشهداء عند الله ويفتتح الثلث لا يفتنون ابدا فيفتتحون قسطنطينية فبينما هم يقتسمون الغنائم قد علقوا سيوفهم بالزيتون اذ صاح فيهم الشيطان ان المسيح قد خلفكم في اهليكم فيخرجون وذلك باطل فاذا جاؤوا الشام خرج فبينما هم يعدون للقتال يسوون الصفوف اذ اقيمت الصلوة فينزل عيسى بن مريم فامهم فاذا راه عدو الله ذاب كما يذوب الملح في الماء فلو تركه لانذاب حتى يهلك ولكن يقتله الله بيده فيريهم دمه في حربته

مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہو گی یہاں تک کہ روم کے نصارے کا لشکر اعماق میں یا دابق میں آ اتریگا پھر اونکی طرف مدینہ سے لشکر اسلام کے نکلے گا وے لوگ اوسدن تمام روے زمین کے رہنے والوں سے افضل ہونگے مراد حضرت امام مہدی کا لشکر ہے پھر جب صف باندھیں گے دونوں لشکر تو نصارے کہیں گے کہ چھوڑ دو ہمارے اور درمیان اون مسلمانوں کا جنہوں نے ہمارے جورو لڑکے پکڑ کے لونڈی غلام بنائے ہیں تاکہ ہم اونسے لڑلیویں تو مسلمان کہیں گے کہ خدا کی قسم ہم تمہارا اور اپنے بھائی مسلمانوں کا درمیان چھوڑیں گے یعنی تم اس فریب سے مسلمانوں میں پھوٹ ڈالا چاہتے ہو سو یہ ممکن نہیں پھر اون کافروں سے لڑنے لگیں گے تو تہائی مسلمانوں کا لشکر بھاگ جاویگا اونکی توبہ خدا کبھی نہ قبول کریگا اور تہائی

لشکر قتل ہوگا وے سب شہید ون مین افضل ہون گے خدا کے نزدیک اور تہائی لشکر
فتح کریگا وے عمر بھر کبھی فتنہ اور بلا مین نہ پڑین گے پھر وے قسطنطنیہ کو جو روم کا تخت گاہ شہر ہے
فتح کرین گے سو جسوقت وے لوٹ کا مال بانٹتے ہون گے اپنی تلوار ونکو زیتون کے
درخت مین لٹکا کر کہ اچانک اون مین شیطان پکارے گا کہ دجال تو تمہارے پیچھے
تمہارے لڑکون بالون پر آپڑا تو مسلمان وہان سے نکلین گے اور حالانکہ یہ خبر جھوٹ
ہوگی پھر جب لشکر اسلام شام کے ملک مین آویگا تب دجال نکلے گا سو جسوقت مسلمان لڑنے
کی تیاری کر کے صفین باندہتے ہونگے کہ نماز کی تیاری ہوگی پھر عیسے مریم کے بیٹے
اُترین گے پھر اونکو نماز پڑہاوین گے پھر جب عیسے کو خدا کا دشمن یعنی دجال دیکھیگا
تو خوف سے گل جاویگا جیسے نمک پانی مین گلتا ہے سو اگر اوسکو خدا چھوڑ رہے تو
خود بخود گل جاوے یہان تک کہ مر کے مٹ جاوے لیکن اوسکو خدا قتل کراویگا
عیسے کے ہاتھ سے پھر عیسے دجال کے تابعدارون کو یا سب لوگون کو اوسکا خون
دکھلاوین گے اپنے برچھے مین لگا ہوا **ف** اعماق اور دابق دو مکان ہین شام کے
ملک مین اور قسطنطنیہ بہت مدت سے ابتک مسلمانونکے عمل مین ہے چنانچہ اب روم کا
بادشاہ مسلمان وہین رہتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے قریب پھر
نصارے کا وہین عمل ہوجاویگا پھر امام مہدی کے وقت مین فتح ہوگا چنانچہ اس حدیث مین اوسکا ذکر ہے
۶۹۵ **ع** انس لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِى الْاَرْضِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ مسلم مین انس سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ نہ کہا جاوے گا اللہ اللہ
ف اس حدیث کے دو مطلب ہین ایک تو یہ کہ قیامت اوسوقت آوے گی کہ زمین پر
کوئی اللہ اللہ نہ کہیگا یعنی سب کافر ہوجاوین گے دوسرا مطلب یہ کہ قیامت اوسوقت
ہوگی کہ گناہ پر کوئی انکار نکرے گا یعنی اوسوقت کوئی اتنا بھی گنہگار بدکار سے
نہ کہیگا کہ ارے خدا سے ڈر خدا سے ڈر

۶۹۶ م ابوہریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی یحسر الفرات عن جبل من ذھب یقتتل الناس علیہ فیقتل من کل مائۃ تسعۃ وتسعون ویقول کل رجل منھم لعلی اکون انا الذی انجو مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ دریاے فرات ایک سونے کے پہاڑ کو کھولدیگا یعنی اوسمین نمود ہوگا اوپر لوگ لڑمرین گے سو قتل ہون گے ہر ایک سینکڑے مین ننانوے اور رکھیگا ہر ایک آدمی امید اونمین سے کہ شاید مین قتل سے بچ رہون یعنی تو سب سونا مین بلاشرکت پاؤن ف فرات کوفے اور کربلا کے دریا کا نام ہے

۶۹۷ خ ابوہریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی یخرج رجل من قحطان یسوق الناس بعصاہ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ نکلیگا ایک مرد قحطان کے قبیلے سے کہ ہانکیگا لوگون کو اپنی لاٹھی سے ف قحطان ایک شخص تہا یمن کے اصل عرب اوسکی اولاد مین سو فرمایا کہ اوس قوم سے ایک بادشاہ پیدا ہوگا بڑا حکم والا لوگ اوسکے ایسے قابومین ہونگے جیسے بکریان چرانے والے کے قابو مین کہ جدہر چاہے اودہر ہانک لیجاوے شاید کہ اوس بادشاہ کا نام جہجاہ ہو جیسے کہ اول حدیث مین گذرا

۶۹۸ ق ابوہریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی یکثر فیکم المال فیفیض حتی یھم رب المال من یقبل منہ صدقتہ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ تم مین مال بہت ہوجاویگا تو ابل پڑیگا یہانتک کہ مالدار فکر مین رنجیدہ ہوگا کہ کون اوسکی زکوۃ کا مال لیوے ف یہ قیامت کے قریب امام مہدیؑ کے وقت مین ہوگا کہ سب مالدار ہوجاوینگے کوئی محتاج نملیگا جو زکوۃ کا مال قبول کرے یا قیامت کی نشانیان دیکھہ کے ایسا خوف پیدا ہوگا کہ مال لینے کی فرصت نہوگی

ق أَبُوهُرَيْرَةَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ ٦٩٩
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہو گی یہان تک کہ گذرے گا مرد کسی مرد کی قبر پر تو کہیگا کسی طرح مین اسکی جگہہ پر ہوتا ف یعنی قیامت کے قریب ایسے فتنہ اور فساد عالم مین پھیلین گے کہ لوگ موت کی تمنا کرین گے قبرون کو دیکھہ کر یہ حدیث اور اسکی پہلے کی حدیثون مین حضرت نے قیامت سے جو پہلے ہونی والی چیزین ہین انکی خبرین دی ہین اب تک بعضی چیزین ہو چکین ہین اور بعضی آگے ہون گی یہ معجزہ ہی حضرت کا کہ جیسا فرمایا ویسا ہوا اور آگے ہوگا

ق أَبُوسَعِيدٍ لَا تَكْتُبُوا عَنِّي وَمَنْ كَتَبَ عَنِّي غَيْرَ الْقُرْآنِ فَلْيَمْحُهُ وَحَدِّثُوا عَنِّي ٧٠٠
وَلَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ هٰذَا حَدِيثٌ مَنْسُوخٌ حسن رواه بخاری اور مسلم مین ابوسعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ لکھو میری حدیث کو سو جسنے مجھسے سنکر سوا قرآن کے جو لکھا ہو سو اوسکو مٹا ڈالے اور حدیث نقل کرو مجھسے یعنی جو بات مجھسے سنو وہ لوگون کو سکھاؤ اور مجھپر جھوٹھہ نہ باندہو کہا صنعانی اس کتاب والے نے کہ اس حدیث کا اول مضمون یعنی حدیث کے لکھنے کو منع فرمانا منسوخ ہے

ف اصحاب قرآن اور حدیث کو ایک کاغذ مین لکھتے تھے حضرت ڈرے کہ کہین قرآن اور حدیث ناواقفون کے نزدیک مل جاوے یا اشتباہ پڑے کہ قرآن کی لفظ کون ہے اور حدیث کی کون اسواسطے حضرت نے حدیث کا لکھنا منع کیا جب قرآن لوگون مین خوب مشہور ہوگیا اور اشتباہ کا شبہ گیا تو حدیث کے لکھنے کی بھی اجازت دی چنانچہ ابوہریرہ کی حدیث اس کتاب مین ہو چکی کہ حضرت نے ابوشاہ یمنی کو حدیث لکھوا دی یہ بند و بست جو دین محمدی مین ہی کسی دین مین نہین کہ خدا کا کلام علحدہ اور حدیث پیغمبر کی علحدہ پھر حدیث کے مراتب بھی جدا جدا صحیح علحدہ حسن علحدہ ضعیف علحدہ اور صحابہ کے اقوال جدا بخلاف یہود اور نصاری کے

کہ اونکی کتابون مین عجب گھال میل ہی چنانچہ اونکی توریت اور انجیل مین خدا کا کلام اور پیغمبر کا کلام بلکہ اونکے اصحاب اور راویون کا کلام ایسا مخلوط ہی کہ عاقل متحیر ہوتا ہی گویا تاریخ کی کتابین مین صرف آسمانی کلام نہین

٧٠١ ف علیؓ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ يَلِجُ النَّارَ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰؑ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھپر جھوٹھہ نہ باندھو سو مقرر یہ بات ہی کہ جو مجھپر جھوٹھہ باندہیگا وہ دوزخ مین جاویگا

٧٠٢ ف عمرؓ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ فَإِنَّهُ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پہنو ریشمی کپڑے کو سو مقرر جو ریشمی پہنیگا دنیا مین وہ آخرت مین اوسکو نہ پہنیگا

٧٠٣ ف حذیفہ بن الیمان لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ بخاری اور مسلم مین حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پہنو ریشمی کو اور نہ دیبا کو اور نہ پیؤ سونے چاندی کے برتنون مین اور نہ کھاؤ اونکے پیالون مین اسواسطے کہ یہ چیزین کافرونکے واسطے دنیا مین ہین اور تمہارے واسطے اے مسلمانو آخرت مین ملینگی ف دیبا ایک ریشمی کپڑے کی قسم ہے اور بعضے ریشمی لوٹہ دار کو دیبا کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کمخواب اور تافتہ اور دریائی اور اطلس اور گلبدن اور اور غنا زیبا مرد کو حرام ہی اور چاندی سونے کے برتنون مین کھانا پینا یا عطردان پاندان بنانا حرام ہے اگر تکلف ہی منظور ہے تو اور عمدہ کپڑے اور عمدہ قسم کے چینی اور بلور او شیشے کے برتن کیا کم ہین جو ریشمی کپڑے اور چاندی سونے کے برتنون کو استعمال کرکے خدا اور رسول کو ناخوش کیجئے

م معاوية بن ابي سفيان لا تلحفوا في المسألة فوالله لا يسألني احد منكم شيئا
فتخرج له مسألته مني شيئا وانا له كاره فيبارك له فيما اعطيته
مسلم میں معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ چمٹ کر مانگا کرو
سو قسم خدا کی جو تم میں کوئی مجھ سے کچھ مانگے گا اور میں اسکو ناخوشی کرتے پاؤنگا
تو جو میں اسکو دونگا اسمیں برکت نہوگی ف یعنی جو چمٹ کر سوال کرکے کچھ
مجھ سے پاوے گا وہ مال بے برکت ہوگا معلوم ہوا کہ سوال کرنا حرام ہے
خصوصاً چمٹ کر مانگنا کہ وہ بہت حرام ہے

م ابو هريرة لا تلقوا الجلب فمن تلقى فاشترى منه فاذا اتى سيده
السوق فهو بالخيار مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ آگے بڑھ کر اناج کی کھیپ مول لیا کرو سو جس شخص نے کھیپ آگے بڑھ کے
مول لیجاوے تو جب وہ بیچنے والا کھیپ کا مالک بازار میں آوے تو اسکو اختیار ہے
یعنی اگلے بیچنے کو بنائے رکھے اور چاہے تو توڑ ڈالے کیونکہ اپنا وہ
اناج بازار میں بیچ لیوے فائدہ اٹھاوے کیونکہ شہر سے کوس آدھ کوس آگے بڑھ کے اناج
کی کھیپ مول لینا حرام ہے اسلئے کہ اسمیں دو نقصان ہیں ایک نقصان بیچنے والے کا
کہ شاید بازار میں زیادہ بکتا دوسرے تمام شہر کا نقصان تلقی کہ اگر بازار میں کھیپ آتی
تو سب لوگ مول لیتے اسواسطے حضرت نے اسمیں مالک کو اختیار دیا

م جابر لا يمش في نعل واحدة ولا يحتبي في ازار واحد ولا ياكل
بشماله ولا يشتمل الصماء ولا تضع احدى رجليه على الاخرى اذا استلقى
مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ چلا کرے کوئی پہن کر ایک
جوتی میں اور نہ گوٹ مارا کرے ایک تہبند میں اور نہ کھانا کھاوے بائیں ہاتھ سے
اور اسطرح کپڑے کو سب بدن پر لپیٹا کرے کہ [illegible] کام میں ہاتھ نہ نکل سکیں

اور نہ رکھہ ایک پانو کو دوسرے پانو پر جب تو چت لیٹے یعنی اگر تہ بند ہوگا تو بدن کھلیگا
یہ حضرت نے مسلمانون کو ادب سکھائے

۷۰۷ ق ابن عمر لا تمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ منع کرو خدا کی باندیون کو خدا کی مسجدون سے ف یعنی اگر
عورتین مسجد مین نماز کے واسطے جاوین تو منع نکرو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اگر حضرت
دیکھتے جواب عورتون نے خلاف شرع وضع نکالی ہی تو مسجدون مین اونکا جانا منع
کرتے اسیواسطے مجتہدون نے کہا ہی کہ حضرت کے زمانے مین عورت کا مسجد مین
جانا درست تھا اور اب زمانہ مین فساد ہوگیا ہی اب درست نہین

۷۰۸ ق ابوہریرۃ لا تمنعوا فضل الماء لتمنعوا بہ فضل الکلاء
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ روکو زیادہ پانی کو
تاکہ اوسکے حیلے سے زیادہ چارا روکو ف یعنی اگر تمہارا کنوا یا حوض یا تالاب ہو
اور تم اوس سے اپنا کام کر چکے ہو تو لوگون کو اوسکے باقی پانی پینے سے یا
کھیت سینچنے سے نہ منع کرو اور اگر پانی روکوگے تو جانور کو زمین کا جو چارا ہی
جو تالاب اور حوض کے گرد ہوتا ہی اس حیلہ سے نہ چرنے دوگے یہ اور بہی زیادہ
بدتر ہی یعنی پانی روکنے سے غرض تمہاری یہ ہی کہ اس تدبیر سے چارا بچے کہ نہ
آدمی اور جانور وہان آویگا نہ چارا چریگا

۷۰۹ م ابو قتادۃ الحارث بن ربعی لا تنتبذوا الزہو والرطب جمیعا ولا تنتبذوا
الرطب والزبیب جمیعا ولکن انتبذوا کل واحد علی حدتہ
مسلم مین ابو قتادہ حارث رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پانی مین تر رکھا کرو گدر
اور پکی کھجور کو ملا کر اور نہ تر رکھو کھجور اور منقے کو ملا کر لیکن تر کیا کرو ہر ایک کو علیحدہ
علیحدہ ف عرب کھجور اور منقے تر کرکے اوسکا شیرہ پیا کرتے تھے سو حضرت نے

فرمایا کہ دو قسم کی چیز ملا کر نہ تر کیا کرو کہ اسمین جلد نشا ہو جاتا ہی

ف انس لا تنتبذوا فی الدباء ولا فی المزفت ـــــ بخاری اور مسلم مین ۷۱۰
انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میوہ نہ تر کیا کرو تونبی مین اور نہ مرتبان مین

ف یہ شراب کے برتن تھے اسواسطے انکے استعمال اول منع ہوئے

م ابو ہریرۃ لا تنذروا فان النذر لا یغنی من القدر شیئا وانما یستخرج به ۷۱۱
من البخیل مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نذر نہ مانا کرو
سو مقرر نذر ماننا تقدیر کو کچھہ نہین ٹالتا اور نذر کے سبب سے تو البتہ بخیل کا مال خرچ ہوتا ہی

ف یعنی اس اعتقاد سے کہ نذر سے تقدیر ٹل جاتی ہی نذر کرنا بے فائدہ ہی
اور درست نہین اور اگر یہ اعتقاد نہو تو نذر کرنا درست ہی

ق جابر لا تنزلن برمتکم ولا تخبزن عجینکم حتی اجیئ قاله اه ۷۱۲
بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھہ سے فرمایا نہ تم اوتارو اپنی
ہانڈی کو اور روٹی نپکائیو اپنے آٹے کی جبتک مین اون ف مصابیح مین
جابر رض سے روایت ہی کہ جنگ خندق مین کسی نے تین دن سے کھانا نہ کھایا تھا اور
حضرت نے بہوکہہ سے اپنے پیٹ مین پتھر باندہے تھے مینے اپنی بی بی سے کہا کہ حضرت
بہت بہوکھے ہین سو اسنے تین سیر جو کا آٹا نکالا اور اسکو گوندہا اور ایک بکری کا بچہ
تھا اسکو ذبح کرکے ہانڈی مین رکھا پکانے کو پھر مینے حضرت کو چپکے خبر کی کہ
حضرت اور دو تین آدمی اور چلین حضرت نے سب سے پکار کے کہا کہ اے
خندق کھودنے والو اس مرد نے تمہاری دعوت کی ہی چلو پھر حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی جبتک مین نہ آؤن ہانڈی نہ اوتارنا اور آٹے کو نہ پکانا
پھر حضرت میرے گھر تشریف لائے اور آٹے اور ہانڈی مین لعاب دہن مبارک
ڈالا اور برکت کی دعا کی پھر فرمایا کہ روٹیان پکاؤ سو قسم کھاتا ہون مین خدا کی کہ

ہزار آدمی نے اوس تین سیر آٹے کو کھایا اور ہانڈی اوسی طرح گوشت سے بھری جوش مارتی تھی اور آٹا بھی اوتنا ہی موجود تھا اور پکتا جاتا تھا یہ حضرت کا معجزہ نہایت مشہور ہی اسکی سند بہت معتبر ہی

۷۱۳ ق اَبُو هُرَيْرَةَ لَا تُنْكَحُ الْاَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ اِذْنُهَا قَالَ اَنْ تَسْكُتَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح کیا جاوے بیوہ عورت کا جبتک اوس سے اجازت نہ لیجاوے اور نہ نکاح کیا جاوے کنواری عورت کا جبتک اوس کا اذن نہ لیا جاوے لوگون نے کہا کنواری کا اذن کسطرح ہو یعنی وہ شرم سے کاہیکو بتلاوے گی حضرت نے فرمایا کہ اوسکا چپ رہنا بھی اذن ہی ف یعنی کنواری سے یون کہا جاوے کہ تیرا نکاح فلانے شخص سے ہم کرتے ہین اگر وہ اجازت دے تو بہتر ہی نہین تو اوسکا چپ رہنا بھی اجازت ہی امام اعظم کے نزدیک چھوٹی لڑکی کا والی مختار ہی جہان چاہے بیاہ کرے خواہ بیوہ ہو خواہ کنواری اور جوان عورت خود مختار ہی خواہ بیوہ ہو خواہ کنواری اور امام شافعی کے نزدیک بیوہ خود مختار ہی چھوٹی ہو یا جوان اور کنواری کا ولی مختار ہی چھوٹی ہو یا جوان

۷۱۴ م اَبُو هُرَيْرَةَ لَا تُنْكَحُ الْعَمَّةُ عَلَى ابْنَةِ الْاَخِ وَلَا ابْنَةُ الْاُخْتِ عَلَى الْخَالَةِ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہ نکاح کیا جاوے پھوپھی کا بھتیجی پر اور نہ بھانجی کا خالہ پر ف یعنی جسکے نکاح مین ایک عورت ہو تو اوسکی زندگی مین اوس عورت کی پھوپھی یا خالہ کے ساتھہ نکاح نہین درست اگر وہ مرجاوے تو درست ہی اسی حدیث سے مجتہدون نے قاعدہ نکالا ہی کہ جو ایسی دو عورتین ہون کہ اگر اونمین کوئی مرد ہوتی تو اون مین باہم نکاح درست

نہو تا تو اونکا جمع کرنا نہین درست

۷۱۵ م ابو هريرة لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نکاح نکیا جاوے عورت کا اوسکی پہوپہی پر اور نہ اوسکی خالہ پر

ق ابو سعيد لَا تُوَاصِلُوا فَأَيُّكُمْ أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ بخاری اور مسلم مین ابوسعیدؓ سی روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سیطے کا روزہ نرکہو سو جو طے کیا چاہے اور روزہ ملانے کا ارادہ کرے وہ سحری کے وقت تک ملاوے ف یعنی اگر روزہ دار شام کے وقت نہ کہاوے اور سحری کہاوے تو البتہ درست ہی اور اگر چاہے برابر دو یا تین روزے رکہے اور رات کو کچہہ نکہاوے یہ نہین درست

۷۱۶ ق اسماء بنت ابی بکر لَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللهُ عَلَيْكِ اِرْضَخِي مَا اسْتَطَعْتِ لَا تُوكِي فَيُوكِيَ اللهُ عَلَيْكِ لَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللهُ عَلَيْكِ بخاری اور مسلم مین اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے مجہہ سے فرمایا نہ بند رکہہ تو خدا بہی بند کریگا تجہہ راہِ خدا مین دیا کر جتنا تجہسے ہوسکے نہ باندہ رکہہ کہ خدا بہی باندہ رکہیگا اور گن گن کے مال کو نہ رکہہ تو خدا بہی تجہکو گن گن کے دیگا ف یعنی بخیل مت بن اور مال کو جمع نکر راہِ خدا مین دیا کر خدا بہی تجہکو دئی جاوے گا اور اگر تو روکیگا تو خدا بہی روکے گا

۷۱۷ م جبير بن مطعم لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَأَيُّمَا حِلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً مسلم مین جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ زمانہ کفر کی قسم اور عہد و پیمان کا اسلام مین کچہہ اعتبار نہین اور جو عہد و پیمان نیک کام مین تہا کفر کے وقت تو اسلام نے اوسکی زیادہ تر مضبوطی کی ف کفارِ عرب کا دستور تہا کہ ایک قوم دوسری قوم سے ہمقسم ہوتا اور ایک دوسرے کے حق

اوریا حق مین مدد کیا کرتا سو فرمایا کہ اسلام مین کفر کی قسم اور عہد پیمان کا کچھہ اعتبار نہین رہا
لیکن مظلوم کی مدد کرنا اور حق کام کی تائید کرنا سو اسلام مین اسکی زیادہ تر تاکید ہی

٧١٨ م ابنِ عُمَرَ لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ مسلم مین عبد اللہ بن عُمَرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ اسلام مین شغار درست نہین **ف** شغار یہ ہی کہ ایک شخص اپنی بہن کا
دوسرے سے نکاح کرتا اس شرط سے کہ تو بھی اپنی بہن کا نکاح میرے ساتھہ بے مہر
کردے گویا بدلائی کرتے تھے اور اس تدبیر سے مہر بچاتے تھے سو دین
اسلام مین یہ حرام ہوا

٧١٩ ق ابو سَعِيدٍ لَا صَاعَيْنِ تَمْرًا بِصَاعٍ وَلَا صَاعَيْنِ حِنْطَةً بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمَ بِدِرْهَمَيْنِ
بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین بیچنا درست
دو صاع کھجور کو ایک صاع سے اور نہ دو صاع گیہون کو ایک صاع سے اور نہ
ایک درم کو دو درم سے **ف** صاع تین سیر کا ہوتا ہے یعنی ایک ہی جنس مین
زیادہ دینا اور لینا نہین درست کہ بیاج ہی

٧٢٠ م ابو هُرَيْرَةَ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِقِرَاءَةٍ مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ نماز نہین
ہوتی بدون قرآن پڑھے **ف** اس حدیث مین معلوم ہوا کہ قرآن پڑھنا نماز مین فرض ہی

٧٢١ م عائِشَةُ لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ مسلم مین حضرت
عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عمدہ نماز نہین کھانا موجود ہوتے اور نہ
اوسوقت کہ جب جاے ضرور اور پیشاب غالب ہو **ف** یعنی جب کھانا طیار ہو تو
پہلے کھانا کھاوے تب نماز پڑہے تا کہ نماز مین کھانے کی طرف دل نہ لگا رہے
اور اسیطرح جب جاے ضرور یا پیشاب زیادہ لگے تو اوس سے فراغت کرکے
نماز پڑہے تا نماز مین خلش باقی نرہے

٧٢٢ ق عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

بخاری اور مسلم مین عبادہ بن صامت سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین نماز اوسکی جسنے
الحمد کی سورت نہ پڑہی ف امام شافعی کے مذہب مین بدون الحمد پڑہے
نماز نہین ہوتی یہ حدیث اونکی دلیل ہی اور امام اعظم کے نزدیک نماز بے الحمد کامل نہین ہوتی
۷۲۳ ق علیؓ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ بخاری اور مسلم مین
علی مرتضیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کسیکی اطاعت نچاہیے خدا کے
گناہ مین اطاعت تو صرف نیک کام مین ہی ف یعنی بادشاہ یا ماباپ یا استاد
کی نیک کام مین اطاعت کرے اور خلاف شرع کام مین اطاعت نچاہیے
۷۲۴ خ ابو ہریرۃ لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَالُ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ شگون بد لینا بے حقیقت بات ہے اور بہتر ہی نیک فال لینا
ف عرب کا دستور تہا چڑیان اور جانورن کی آوازون پر شگون بد لیتے
تہے سو اوسکو حضرت نے منع کیا کہ نرا وہم اور خیال ہے بے حکم خدا کے کچھہ
نہین ہوسکتا اور فال اوسکو کہتے ہین کہ کسی سے لفظ سنکے نیک گمان کرنا
خدا کے بھروسے پر جیسے بیمار سالم کی لفظ سنے تو یون گمان کرے کہ مین خدا کے
فضل سے صحیح اور سالم ہوا اور یہہ جو فال نامے نئے علمون مین مشہور ہین انسے
فال دیکہنا ہرگز درست نہین انمین تو خوف کفر ہی غیب کی بات سوا خدا کے کسیکو معلوم نہین
۷۲۵ ق جابرؓ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا غُوْلَ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو نہین لگ جاتی اور شگون بد لینا
حقیقت نہین اور دیو بہوت بہی ضرر دینے کا مالک نہین ف کفار عرب کو
اعتقاد تہا کہ بیماری کو طاقت ہی کہ خود دوسرے آدمی کو لگ جاتی ہی سو فرمایا
کہ یہ غلط ہی اور یہ گمان تہا کہ جنگل مین دیو بہوت رنگ برنگ شکلین بناتے ہین اور
لوگون کو راہ سے بہکاتے ہین اور ضرر رسانی کے مالک ہین سو فرمایا حضرت نے کہ

غلط بات ہی بدون خدا کے چاہے کوئی کچھہ نہین کرسکتا تم تمام جہان کے مالک خدا کو کیون
بہولتے ہو اور ادہر ادہر جی بہٹکاتے ہو دوسرے حدیث مین آیا ہی کہ جب جنگل مین
تمکو دیو بہوت نظر پڑین تو تم اذان کہا کرو کچھہ ضرر نہوگا

۷۲۶ ق ابو ہریرۃ لا فرع ولا عتیرۃ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین درستا اونٹنی کے پہلے بچہ کو بتون کے واسطے ذبح کرنا
اور نہ رجب کے مہینے مین دسوین تاریخ تک قربانی کرنا ف کفار عرب مین
دستور تہا کہ جب اونٹنی کا پہلا بچہ ہوتا تو اوسکو ذبح کرکے اوسکا خون بتون پر چہڑکتے
اور ماہ رجب کی تعظیم کے واسطے اول دس روز کے اندر قربانی کرتے سو
حضرت نے دونون کو حرام کیا

۷۲۸ ق ابن عباس لا مال لک ان کنت صدقت علیہا فہو بما استحللت
من فرجہا وان کنت کذبت علیہا فہو ابعد لک منہا قالہ
لرجل من الانصار لاعن عن امرأتہ فقال یا رسول اللہ مالی
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجہکو
مال نہ ملیگا اگر تو نے اپنی جورو کی بدکاری کا سچ دعوے کیا تہا تو جو تو نے
اوس عورت سے صحبت داری کی اوسکے بدلے مین مال گیا اور اگر تو نے اوسپر
جہوٹہہ باندہا تہا تو تجہکو اوس سے مال پہیر لینا زیادہ تر بعید ہی یہ حضرت نے اوس
انصاری مرد سے کہا جس نے بیگواہ اپنی جورو کو عیب لگا جہوٹہے پر بددعا کرکے چہوڑا
پہر حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ میرا مال جورو سے دلوا دیجئے

۷۲۹ ق ابو بکر و عمر و علی و عائشۃ لا نورث ما ترکناہ صدقۃ
بخاری اور مسلم مین ابو بکر صدیق رض اور عمر فاروق رض اور علی مرتضی رض اور حضرت عائشہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم پیغمبر لوگ میراث نہین چہوڑتے ہمارے مال کا

کوئی وارث نہین جو ہمنے چھوڑا وہ خدا کی راہ مین صدقہ ہی **ف** بخاری مین حضرت
عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام نے ابی بکر صدیق پاس کسیکو بھیجا
اپنے باپ کا حصہ مانگنے کو جو مدینہ اور خیبر مین زمین تھی تب صدیق نے کہا کہ حضرت نے
فرمایا کہ ہمارے مال مین میراث نہین جو ہم چھوڑین سو صدقہ ہی خدا کی راہ مین اور البتہ محمد کی
آل یعنی بی بیان اور اولاد اس مال سے بقدر کھانے کے پاوینگے اور صدیق نے
کہا کہ جو حضرت اس مال مین کرتے تھے وہی مین بھی کرونگا میری طرف سے کچھ کمی بیشی
اسمین نہوگی اس حدیث کا مضمون کئی بار اس کتاب مین مذکور ہو چکا ہی خلاصہ مطلب
یہی ہی کہ اول حضرت فاطمہ علیہا السلام کو معلوم نہ تھا کہ پیغمبرون کے مال مین وراثت نہین
ہوتی اسی سبب سے مانگا تھا جب معلوم ہوا تو چپ رہین اور اس حدیث کو غیر
صدیق ہی نے روایت نہین کی جو کوئی براعتقاد طعنہ کرے بلکہ علی مرتضی نے بھی اسکے
راوی مین غرض ایمان دار کو اتنا کفایت کرتا ہی اور بدگمانی کی تو پیغمبر پاس بھی دوا نہین

خ عبد اللہ بن ہشام لا والذی نفسی بیدہ حتی اکون احب الیک من نفسک
قال لعمر فقال عمر فانہ الآن واللہ لانت احب الی من نفسی
فقال الآن یا عمر بخاری مین عبد اللہ بن ہشام سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ قسم کھاتا ہون اس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ پکا ایمان نہین ہونے کا
یہان تک کہ مین تیرے نزدیک تیری جان سے بھی زیادہ پیارا ہو جاؤن یہ حضرت نے
عمر فاروق سے فرمایا پھر عمر فاروق نے کہا کہ قسم خدا کی اب تو آپ یا رسول اللہ میرے
نزدیک میری جان سے بھی زیادہ پیارے ہوگئے تب حضرت نے فرمایا کہ اے عمر
اب تیرا ایمان پکا ہوا **ف** عبد اللہ بن ہشام سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے
ساتھ تھے اور حضرت عمر فاروق کا ہاتھ پکڑے تھے عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ
سوائے اپنی جان کے مین ہر چیز سے آپ کو زیادہ چاہتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

معلوم ہوا کہ جب تک حضرت کو اپنی جورو اور اولاد اور ماباپ اور آقا اور پیر بلکہ خود اپنی جان سے زیادہ تر دوست نہ رکھیگا اوسکا ایمان پکا نہین کہاجاتا ہے اور حضرت کی محبت کا پتہ یہی کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے عداوت رکھے اور شریعت محمدی کے خلاف کسیکا کہنا نہ مانے اور جو شادی یا غمی مین برادری کے ڈر سے خلاف شرع رسمین کرے یا نوکری چاکری مین آقا کی خاطر کو خلاف شرع کامون مین مقدم رکھے اوسکا ایمان پکا نہین وہ حضرت کی محبت مین کچا ہے الہی اپنے کرم سے ہمکو اپنے حبیب کی محبت مین پکا کر آمین یارب العالمین

علامت محبت آنحضرت صلعم

۷۳۱ خ اَنَسٌ لَا وَاللّٰهِ لَا تَذَرُنَّ مِنْهُ دِرْهَمًا يَعْنِي مِنْ فِدَاءِ عَبَّاسٍ بخاری مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قسم ایک درم بھی اوسمین سے یعنی عباس کی خلاصی کے بدلے سے نچھوڑنا ف جب جنگ بدر مین فتح اسلام کی ہوئی تو ستر کافر مارے گئے اور ستر قید ہوآئے اون مین عباس حضرت کے چچا بھی تھے حکم ہوا کہ قیدی اپنے بدلے مال دیوین توچھوٹین انصاریون نے حضرت سے عرض کی کہ اگر حکم ہو ہم عباس کو بدون مال لئے چھوڑین غرض اون کی یہ تھی کہ حضرت اس بات سے خوش ہونگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب مال لیسا ایک درم ہی نہ چھوڑنا معلوم ہوا کہ حق بات مین خویش اور بیگانہ برابر ہے برادری کی رعایت نچاہیے

۷۳۲ م بُرَيْدَةُ بْنُ الْحُصَيْبِ لَا وَجَدْتَ اِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ قَالَهُ لِرَجُلٍ نَشَدَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَنْ دَعَا اِلَى الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ مسلم مین بریدہ بن حصیب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کرے تو نپاوے مسجدین تو بنائی گئین ہین جسواسطے بنائی گئین یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جو مسجد مین تلاش کرتا تھا سواوسنے یون کہا کہ کوئی سرخ اونٹ بتلاوے کہ کہان ہے ف

یعنی مسجدین عبادت کے واسطے ہین کوئی چیز اوسمین تلاش کرنا یا دُنیا کی اوسمین بات کرنا
درست نہین اسواسطے حضرت نے اوس تلاش کرنے والے کو بددعا دی مسجد مین سوال
کرنا درست نہین بلکہ دنیا بہی مسجد مین درست نہین

۷۳۳ ق ابنُ عَبَّاسٍ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وطن چہوڑنے کا ثواب بعد مکہ فتح ہونے کے نہ رہا
ف جب تک مکہ فتح نہوا تہا تو مکے کے رہنے والون کو مکہ اور گرد نواح کے
لوگون پر وطن چہوڑنا اور مدینہ مین حضرت پاس آنا کافرون سے لڑنے کو فرض تہا جب مکہ فتح
ہوا تو دار الاسلام ہوا تو اوس ہجرت خاص کا حکم باقی نرہا لیکن کافرون کے ملک سے
ہجرت کرنا قیامت تک باقی ہی چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہے کہ ہجرت اور توبہ
کرنا قیامت تک باقی ہی

۷۳۴ م ابُو قَتَادَةَ لَا هُلْكَ عَلَيْكُمْ اَطْلِقُوا لِيْ غُمَرِيْ قَالَهُ ظَهِيْرَةَ
لَيْلَةِ التَّعْرِيْسِ مسلم مین ابو قتادہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہیں ہلاکی نہوگی کہول
لاؤ میرے پاس میرا چہوٹا پیالہ یہ حضرت نے جس رات آخر شب لشکر اوترا تہا اوسدن دوپہر
ڈہلنے فرمایا ف جنگِ تبوک سے جب حضرت پہرے تو موسم گرمی کا تہا پانی کہین
نہ تہا جب دوپہر گذری اصحاب نے عرض کیا کہ ہم ہلاک ہوتے ہین پیاس کے مارے تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے تم ہلاک نہوگے پہر پیالہ منگوایا جو کجاوے مین بند تہا اور
وضو کے برتن سے تہوڑا پانی اوسمین ڈالا پہر اوسکو اپنے منہہ سے لگایا خواہ پیا یا کچہہ اوسمین
پہونکا پانی مین اتنی برکت ہوئی کہ سارے لشکر نے پیا تیس ہزار کا لشکر تہا یا ستر ہزار
کا یہ حضرت کا معجزہ ہوا

۷۳۵ م ابْنُ عُمَرَ لَا يَاْكُلُ اَحَدٌ مِنَ الْاُضْحِيَّةِ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ هٰذَا حَدِيْثٌ مَنْسُوْخٌ نَسَخَهُ
الْحَدِيْثُ الَّذِيْ رَوَاهُ اَبُوْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ ذَكَرْنَاهُ

فِي الْبَابِ الْخَامِسِ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کہاوے کوئی اپنی قربانی سے تین دن سے زیادہ کہا اس کتاب کے مصنف نے کہ یہ حدیث منسوخ ہی اسکو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث نے منسوخ کیا اور ہمنے اوسکا پانچوین باب مین ذکر کیا ہی

٧٣٦ ف اَنَسٌ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین پورا ایمان دار ہونے کا تم مین سے کوئی جبتک مین اوسکے نزدیک زیادہ تر دوست نہو جاؤن اوسکی باپ اور بیٹے اور سب اومیون سے ف یعنی جب مجھکو سب سے زیادہ چاہے اور سب کی رضامندی پر میری رضامندی مقدم رکہے تب پورا ایمان دار ہوا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسنے اپنے جی کی ہوا اور ہوس سب مٹائی اور سنت محمدی کی بہ تعظیم اطاعت کی اور ظاہر اور باطن سے حضرت پر فدا ہو گیا وہی پورا ایمان دار ہی اور اوسیکا نام ولی ہی اور وہی فقیر کامل ہی اور سچا مسلمان ہی اور جسکو یہ بات حاصل نہین وہ شغالِ رنگین ہی مولوی ہو یا فقیر الہی ہمکو سچا مسلمان اپنے کرم سے کرلے آمین

یعنی محبت آنحضرت صلعم

٧٣٧ ف اَنَسٌ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی بندہ پورا ایمان دار نہو گا یہان تک کہ اپنے بہائی مسلمان کے واسطے وہی بات چاہے جو اپنے جان کے واسطے چاہتا ہی ف اس حدیث مین حق اسلام کا بیان ہی یعنی جیسے اپنی جان کو بلا اور مصیبت سے بچاتا ہی ویسے ہی دوسرے کو بہی بچاوے اور جو بہتری اور خوبی اپنے واسطے چاہتا ہی ویسی ہی دوسرے مسلمان کے واسطے چاہے اس حدیث پر عمل اوس صاف دل سے ہوے جسکے دلمین کینہ اور حسد نہین

٧٣٩ ف ابُوْهُرَيْرَةَ لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی اپنا مال دوسرے کے بیچتے
ہوئے پر نہ بیچے ف یعنی اگر ایک شخص اپنی چیز بیچتا ہوا ور قیمت چکتی ہو تو اوسکی
چیز کو برا بتلا کر اپنی چیز نہ بیچو اسمین دوسرے کی حق تلفی ہی اور اگر اوسکی چیز کو لینے والا
ناپسند کرے تو اوسوقت دوسرے کو بیچنا درست ہی

٧٣٩ م جابرٌ لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ
مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچے شہر والا باہر والے کے مال کو
چھوڑ دو لوگون کو آپسمین خرید فروخت کرین خدا روزی دیتا ہی ایک کو دوسرے سے
ف یعنی اگر کوئی باہر سے شہر مین مثلاً اناج بیچنے لاوے اور بازار کے بھاؤ
سے بیچنے کا ارادہ کرے اور شہر کا رہنے والا اوس سے کہی کہ تو ابھی نہ بیچ میرے پاس
رکھہ جا مین تجھکو مہنگا بیچ دونگا اوسکو حضرت نے منع کیا کہ اسمین خلق کو ضرر ہی اگر قحط ہو
تو یہ کسیکے نزدیک درست نہین ہی اور اگر ارزانی ہوا ور کسیکو ضرر نہو تو بعضو نکے
نزدیک درست ہی

٧٤٠ خ ابُوْسَعِيْدٍ م ابُوْهُرَيْرَةَ لَا يُبْغِضُ الْاَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ بخاری مین ابوسعید رض سے اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ انصار سے عداوت نرکھیگا جو مرد خدا اور قیامت کو مانتا ہی
ف انصار مدینہ کے لوگ ہین جنہون نے حضرت کو اپنے شہر مین رکھا
اور حضرت پر اپنا جان اور مال فدا کیا اور اسلام کی مدد کی اسواسطے اونکی محبت
حضرت نے ایمان مین داخل کی

٧٤١ خ عَائِشَةُ لَا يَبْقٰى اَحَدٌ فِي الْبَيْتِ اِلَّا لُدَّ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَّا الْعَبَّاسَ فَاِنَّهُ
لَمْ يَشْهَدْكُمْ بخاری مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ

کوئی نہ باقی رہے گھر مین سب دوا لگائے حلق مین اور مین دیکھتا جاؤن عباس کے سوائے
کہ وے تمہارے ساتھ موجود نہ تھے ف حضرت کو بیماری مین غش آیا حضرت کی
بی بیون نے حضرت کے حلق مین بے اجازت دوا کو لگایا تھا جب حضرت ہوش مین
ہوئے دوا کڑوی معلوم ہوئی تب یہ حدیث فرمائی حضرت نے اسواسطے بدلا لیا
کہ خدا میری تکلیف کے سبب سے کہین ان پر عذاب نکرے اور نہین تو حضرت کا
یہ کرم تھا کہ کافرون سے بھی عوض نہ لیتے تھے

۷۴۲ م ابو هُرَيرةَ لَا يَبُولَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ
مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیشاب کرے کوئی بندھے
پانی مین پھر اوس سے نہاوے ف یعنی جو پانی بند ہو بہتا نہو جیسے حوض
اوسمین پیشاب کرنا نہین درست کہ نجس ہوجاویگا وضو اور غسل کے لائق نرہیگا

۷۴۳ ق اِبْنُ عُمَرَ لَا يَتَحَرَّى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قصد کیا کرے
تم مین کا کوئی تو نماز پڑھے سورج نکلتے اور نہ سورج ڈوبتے ف یعنی صبح
اور عصر کی نماز افضل وقت پڑھنا چاہئے یہ نہین کہ قصد کیا کرے کہ اب پڑھتا ہون
اب پڑھتا ہون پھر دیر کرکے مکروہ وقت یا عین طلوع اور غروب مین نماز پڑھے

۷۴۴ ق اَبُو هُرَيرةَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیشوائی کوئی کرے
رمضان کی ایک دن یا دو دن کا روزہ رکھکے مگر وہ شخص جو اپنی عادت سے
کوئی روزہ رکھا کیا کرتا ہو سو روزہ رکھے اوسکا ف یعنی جیسے بطور
سنت کسیکو دوشنبہ یا پنجشنبہ کے روزے کی عادت ہو اور وہ دن رمضان سے
متصل پڑے تو اوسکو روزہ رکھنا درست ہی لیکن صرف رمضان کے پیشوائی کا

ایک دو روزہ رکھنا درست نہین

۷۴۵ ف انس لا یتمنین احدکم الموت لضر نزل بہ بخاری اور مسلم مین انس
رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی موت کی آرزو نہ کیا کرے کسی رنج اور تکلیف
سے جو اوسپر آئی ہو ف اس حدیث مین اتنا مطلب اور باقی ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ اگر آرزو کرنا ضرور ہو تو یون کہے کہ الٰہی زندہ رکھہ مجھکو جب تک زندگی میرے
حق مین بہتر ہو اور موت مجھکو دے جب میرے حق مین بہتر ہو ف موت کی آرزو
رنج دنیا کے سبب سے اسواسطے منع فرمائی کہ دلیل ہی بے صبری کی اور
ناامیدی کی اور اگر فتنا در زمانے سے دین مین خلل پڑتا ہو تو موت کی آرزو کرنا درست ہی

۷۴۶ ف عثمان لا یتوضأ رجل فیحسن الوضوء فیصلی صلوٰۃ الا غفر اللہ لہ
ما بینہ وبین الصلوٰۃ التی تلیھا بخاری اور مسلم مین حضرت عثمان رضے سے روا
یت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مرد وضو کرے سو اچھی طرح وضو کرے یعنی تین تین بار
سب جگہہ خوب پانی پہچاوے پہر نماز پڑہے کوئی نماز ہو تو خدا اوسکے گناہون کو
معاف کریگا وضو کے وقت سے پچھلی نماز تک ف یہ بشارت ہی تحیۃ الوضو کی نماز کی

۷۴۷ م ابوھریرۃ لا یجتمع کافر وقاتلہ فی النار ابدا مسلم مین ابوہریرہ رضے سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جمع نہوگا کافر اور اوسکا قتل کرنے والا مسلمان
دوزخ مین ہمیشہ ف یعنی جس مسلمان نے کافر کو جہاد مین مارا وہ خلود دوزخ سے بچا

۷۴۸ م ابوھریرۃ لا یجزی ولد والدہ الا ان یجدہ مملوکا فیشتریہ فیعتقہ
مسلم مین ابوہریرہ رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کام نہین آتا بیٹا باپ کے
مگر جب باپ کو کسیکا غلام پاوے تو اوسکو مول لیوے پھر آزاد کرے ف
امام اعظم کے نزدیک اسیطرح جب محرم برادری والے کا کوئی شخص مالک ہو
مول لیکر یا غنیمت کے حصہ سے سو برادری والا آزاد ہو جاتا ہے

٧٤٩ ق اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ لَا يُجْلَدُ اَحَدٌ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ اِلَّا فِيْ حَدٍّ
مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین ابو بردہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ کوئی کوڑا مارے دس کوڑے سے زیادہ مگر کسی حد مین خدا کی حدون سے ف
حد وہ ہی جو سزا خدا نے مقرر کی جیسے کنواری حرام کار پر سو کوڑے اور تعزیر وہ جو کسی
قصور پر حاکم مارے مصلحت جان کر سو فرمایا کہ تعزیر کرنا دس کوڑے سے زیادہ نہین درست
اور یہی مذہب ہی امام احمد کا اور امام اعظم اور امام شافعی کے نزدیک اونتالیس ٣٩
کوڑے تک تعزیر مین مارنا درست ہی اسواسطے کہ تعزیر خوف کے واسطے مقرر ہوئی
ہی سو حضرت کے زمانے مین ایمان اور حیا غالب تہی تو اوسوقت مین دس کوڑے
کفایت کرتے تہے اور اس وقت مین کہ شرم کم ہی تو زیادہ تعزیر مناسب ہی
٧٥٠ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح مین ایک
عورت کو اور اوسکی پہوپہی کو ساتہہ جمع کرنا نچاہیئے اور نہ بہانجی اور خالہ کو
جمع کرنا چاہیئے
٧٥١ خ اَبُوْ بَكْرٍ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ
بخاری مین ابی بکر صدیق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ ملا سیئے جدا جانورونکو
اور نہ جدا کریئے ملے جانورون کو زکوۃ کے ڈر سے ف یعنی جیسے چالیس بکری
ایک سو بیس ١٢٠ تک کی زکوۃ ایک بکری ہی تو مثلا دو شخصون کی چالیس چالیس بکریان
علحدہ علحدہ ہین تو زکوۃ دینے کے وقت یہ حیلہ کرین کہ اون سب اسّی بکریون کو ملا کر
ایک شخص کی تبلا وین تا ایک بکری زکوۃ مین جاوے اور اگر علحدہ علحدہ رہین تو دو بکریان
زکوۃ مین جاتین یا کہ مثلا ایک شخص کی چالیس بکریان ہین تو ایک بکری دینا لازم تہا اپنے
زکوۃ دینے کے وقت بیس بیس دو جگہہ کر دین تا کہ زکوۃ دینا نہ پڑے اسواسطے کہ

چالیس بکری سے کم مین زکوۃ نہین تو فرمایا کہ زکوۃ دینے والا زکوۃ کے خوف سے ایسا حیلہ نکرے اور نہ عامل زکوۃ لینے والا بہی اسیطرح زیادہ لینے کا حیلہ کرے معلوم ہوا کہ زکوۃ بچانے کا حیلہ کرنا درست نہین جیسے بعضے ظاہری مسلمان زکوۃ کے مال کو ایک برتن مین رکہہ اوسکو اناج سے چھپا کر فقیر کو دیتے ہین اور فقیر کو نہین معلوم کرا دیتے ہین کیا ہی پھر دوسرے آدمی کو اشارہ کر دیتے ہین کہ زیادہ قیمت دیکر اوس فقیر سے وہ برتن اور اناج مول لیوے لیسے لوگ خدا کو دم دیتے ہین بازی بازی باریش بابا ہم بازی ایسے نادرست حیلے یہودی لوگ کرتے تہے جن پر خدا نے غضب اور عذاب کیا

۷۵۲ م عائشۃ لا یجوع اہل بیت عندہم التمر مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہین بہوکے رہین گے وے گہر والے جنکے پاس کہجورین ہین ف یہ اونکے حق مین فرمایا جنکی غذا کہجورین ہین جیسے مدینے کے لوگ

۷۵۳ ق البراء بن عازب لا یحبہم الا مؤمن ولا یبغضہم الا منافق من احبہم احبہ اللہ ومن ابغضہم ابغضہ اللہ یعنی الانصار بخاری اور مسلم مین براء بن عازب سے روایت ہی کہ حضرت نے انصار کے حق مین فرمایا کہ نہ اونکو دوست رکہیگا سوائے ایمان دار کے اور نہ اونسے عداوت رکہیگا سوا منافق کے جو اونکو دوست رکہیگا خدا اوسکو دوست رکہیگا اور جو اون سے عداوت رکہیگا خدا اوس سے عداوت رکہیگا ف مدینہ والون نے حضرت کی مدد کی اسواسطے اونکو انصار کہتے ہین یعنی رسول کے مددگار اسیواسطے اونکی محبت مسلمانون پر فرض ہی

۷۵۴ ق ابو بکر لا یحج بعد العام مشرک ولا یطوف بالبیت عریان بخاری اور مسلم مین ابو بکر صدیق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ حج کرے اس

برس کے بعد کوئی کافر شریک کرنے والا اور نہ گہومے کعبے کے گرد ننگا آدمی ف
نویں سال ہجری حضرت نے صدیق اکبر کو حاجیون کا سردار کرکے مکے مین حج کو
بہیجا اور یہ حدیث فرمائی کہ سبکو یہ حکم پہچاؤ کہ دوسرے سال کوئی کافر حج کو نہ آوے
کافرون کا دستور تہا کہ طواف ننگے کرتے تہے اونکا گمان یہ تہا کہ کپڑون مین ہمنے
گناہ کئے ہین اونسے کیا طواف کرین شرع مین برہنہ ہونا حرام ہی خصوصًا کعبہ اور مسجد مین

۷۵۵ ق ابو بکرۃ لا یحکم احد بین اثنین وھو غضبان بخاری اور
مسلم مین ابو بکرہ رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ حکم کرے کوئی دو آدمیون مین غصے
کی حالت مین ف یعنی جب حاکم اور قاضی غصے مین ہو اوسوقت نہ فیصل کرے
اسواسطے کہ قضیہ فیصل کرنے کو عقل اور ہوش چاہئے کہ سچ اور جہوٹہ کو پہچانے
اسیطرح جب بہت بہوکہا ہویا اوسکا پیٹ بہت بہرا ہو یا کسی بات کا رنج اور فکر ہو یا بہت
جاگا ہو تو قاضی اور حاکم کو حکم کرنا نہین درست کہ ان حالتون مین ہوش نہین رہتا جیسا چاہئے

۷۵۶ مر ابن عمر لا یحلبن احد ماشیۃ احد الا باذنہ ایحب احدکم ان توتی
مشربتہ فتکسر خزانتہ فینتقل طعامہ فانما تخزن لھم ضروع مواشیھم
اطعماتھم فلا یحلبن احد ماشیۃ احد الا باذنہ مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی دوہے کسیکے جانور کو بے اوسکی اجازت بہلا
کوئی تم مین یہ چاہتا ہی کہ کوئی اوسکی کوٹہری مین آنکے اوسکا خزانہ توڑ کے اور
کہانیکا غلہ نکال لیجاوے سو اونکے جانورون کے تہن تو اونکے کہانیکے دودہ کو
حفاظت مین رکہتے ہین یعنی تہن کوٹہری کی طرح ہین حفاظت کے واسطے سو ہرگز
نہ دوہے کوئی کسیکے جانور کو بدون اوسکی اجازت کے

۷۵۷ ق ابن مسعود لا یحل دم امرء مسلم یشھد ان لا الہ الا اللہ وانی
رسول اللہ الا باحدی ثلث الثیب الزانی والنفس بالنفس والتارک

لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا نہین حلال ہی خون اوس مسلمان کا جو گواہی دیتا ہو اسکی کہ نہین کوئی پوجنے
کے لائق سوائے خدا کے اور اسکے کہ مین پیغمبر ہون خدا کا مگر تین صورت سے ایک تو
نکاحا مرد یا نکاحی عورت جو زنا اور حرام کاری کرے دوسرے جان بدلے جان کے
تیسرے مرتد جسنے اپنا اسلام کا دین چھوڑا اسلام کے گروہ سے علحدہ ہوا ف
یعنی مسلمان کا قتل تین صورت سے ہی ایک تو حرام کار نکاح والا دوسرے خون کے
بدلے خون تیسرے مرتد جسنے اسلام کا دین چھوڑا۔

م جَابِرٌ لَا يَحِلُّ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَحْمِلَ السِّلَاحَ بِمَكَّةَ مسلم مین جابر رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین حلال ہی تم مین کسیکو کہ ہتیار اوٹہاوے مکہ مین
قتل کے واسطے ف عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت بڑے
غمخوار اور نہایت رحیم اور کریم تہے باوجودیکہ کفار مکہ سے حضرت نے بڑی بڑی تکلیفین
اوٹہائین لیکن جب حضرت نے مکہ فتح کیا تو اون کافرون سے پوچھا کہ اب تم ہمارے
حق مین کیا گمان کرتے ہو اور کیا ہمکو کہتے ہو اون لوگون نے کہا کہ ہم بہتر گمان
کرتے ہین اور بہتر کہتے ہین تو سردار بہائی کرم والا اور کریم کا بیٹا اب تیرا
قابو ہی جو چاہے سو کر تب حضرت نے فرمایا کہ مین بہی وہی کہتا ہون جو میرے بہائی یوسف نے
اپنے بہائیون سے کہا تہا کہ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ یعنی آج تم پر کچھ الاہنا اور
گلہ شکوہ نہین پہر اونکے خون معاف کئے اور اصحاب سے یہ حدیث فرمائی

٥٩ ف أَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ مَسِيرَةَ
يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَلَيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ وَفِي رِوَايَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ
عَلَيْهَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین
اوس عورت کو جو مانتی ہو اللہ کو اور قیامت کو یہ کہ سفر کرے ایک رات دن کی منزل

اور اوسکے ساتھہ اوسکا کوئی محرم نہووے اور ایک روایت مین یون ہی کہ عورت کو سفر نہین درست مگر محرم کے ساتھہ **ف** عورت کا محرم وہ مرد ہی جسکے ساتھہ اوس عورت کا کبھی نکاح درست نہووے جیسے باپ بھائی چچا بھتیجا بھانجا بیٹا نواسہ پوتا عورت کو سفر کرنا بدون اپنے خاوند یا محرم کے حرام ہی درست نہین اسواسطے کہ اسمین بڑے بڑے فساد ہین

٧٦٠ **ق** أُمِّ سَلَمَةَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

بخاری اور مسلم مین اُم سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین اوس عورت مسلمان کو جو خدا کو اور قیامت کو مانتی ہو کہ تین دن سے زیادہ کسیکے غم مین سوگ کرے اور اپنا سنگار چھوڑے مگر اپنے خاوند کے موت پر چار مہینے اور دس دن سوگ کرنا اور سنگار چھوڑنا فرض ہی **ف** یعنی کسی عزیز کے غم اور ماتم مین تین روز سے زیادہ سوگ کرنا عورت کو حلال نہین مگر خاوند کے ماتم مین چار مہینے اور دس دن سوگ فرض ہی نہ کم کرے اس سے نہ زیادہ اور برس دن خاوند کے غم مین بدریا نشینی کرنا جیسے کہ ہندوستان مین اکثر رواج ہی یا مُحرّم مین غم امامؑ سے سوگ کرنا اور ترک زینت کرنا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلال نہین حرام ہی

٧٦١ **ق** سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ لَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثٍ

بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین کسی مرد کو اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات چھوڑنا تین رات سے زیادہ **ف** یعنی اگر معاملۂ دنیاوی مین کسی مسلمان سے رنج ہو جاوے تو تین روز تک ترک ملاقات درست ہی تین دن سے زیادہ رنج رکھنا اور ملاقات اور سلام کلام چھوڑنا حلال نہین اور اگر دین کے سبب سے رنج ہوا ہے تو تین سے زیادہ بھی چھوڑنا درست ہی چنانچہ

حضرت پچاس دن جہاد کے نجانے والونسے نہ بولتے تہے اور اسیطرح باپ کو بیٹے سے
نہ بولنا اور خاوند کو جورو سے نہ بولنا واسطے ادب کے تین دن سے زیادہ بہی درست ہی

ف ابوھریرۃ لَا یَخْطُبُ اَحَدُکُمْ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ بخاری و مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی ٧٦٢
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ منگنی کرے تم مین سے کوئی اپنے بہائی مسلمان کی منگنی پر

ف یعنی جب ایک مسلمان کی کسی جگہہ شادی کی نسبت ٹہر گئی ہو تو پہر وہان اپنا پیغام دینا
حلال نہین کہ اسمین دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہے اور اگر ابہی تک ٹہری نہو تو پیغام دینا مضایقہ نہین

خ ابوھریرۃ لَا یَدْخُلُ اَحَدُنِ الْجَنَّةَ اِلَّا اُرِیَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ لَوْ اَسَاءَ لِیَزْدَادَ شُکْرًا ٧٦٣
وَلَا یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ اِلَّا اُرِیَ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ اَحْسَنَ لِیَکُوْنَ عَلَیْهِ حَسْرَةً
بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت مین کوئی مگر اوسکو
دکہایا جاویگا اوسکے دوزخ کا مکان اگر وہ برائی کرتا تاکہ زیادہ شکر کرے اور نہ
داخل ہوگا کوئی دوزخ مین مگر دکہایا جاویگا اوسکو اوسکا بہشت والا مکان اگر وہ
نیکی کرتا تاکہ اوسکو افسوس ہو ف یعنی بہشتی کو دوزخ دکہلاوینگے کہ اگر تو
برائی کرتا تو دوزخ کے فلانے مقام مین رہتا تو وہ زیادہ تر شکر ادا کریگا کہ خدا
نے اپنے کرم سے مجہکو ایسی بلا سے بچایا اور دوزخی کو بہشت دکہلادینگے کہ اگر
تو نیکی کرتا تو فلانے مقام مین رہتا تو اوسکو افسوس پر افسوس ہوگا

م جابر لَا یُدْخِلُ اَحَدًا مِنْکُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا یُجِیْرُهٗ مِنَ النَّارِ وَلَا اَنَا اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ ٧٦٤
مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کسیکو اوسکا عمل بہشت مین
نہ لیجاویگا اور نہ اوسکو دوزخ سے بچاویگا اور نہ میرا عمل کسیکو بہشت مین لیجاویگا
اور دوزخ سے بچاویگا بدون خدا کے رحمت اور کرم کے ف اس حدیث کا
یہ مطلب نہین کہ نیک کام کچہہ کام نہ اویگا جیسا بعضے بے دین کہتے ہین اسواسطے
کہ قران مین ہی کہ خدا نیکون کے ثواب اور محنت کو ضایع نہ کریگا بلکہ یہ مطلب ہی کہ

آدمی اپنے نیک کام پر گھمنڈ نکرے اسواسطے کہ نیک کام خالص نیت سے بدون خدا کے توفیق دئے نہین ہوتا تو نیک کام مین بہی اصل خدا کی رحمت ٹہری یعنی اصل سبب بہشت مین جانے کا اور دوزخ سے بچنے کا خدا کی رحمت ہی اور نیک عمل اوسکی نشانی ہی

۷۶۵ م انس لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَبْدٌ لَا یَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین وہ بندہ نجاویگا جسکا ہمسایہ اور پڑوسی اوسکے بدی اور ظلم سے امن نپاوے ف ہمسایہ کو رنج دینا ایسا حرام ہی کہ بہشت سے محروم رکہتا ہی

۷۶۶ ق جبیر بن مطعم لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ بخاری اور مسلم مین جبیر بن مطعم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین نجاویگا برادری کا ٹنے والا یعنی جو برادری سے احسان او رسلوک نہ کرے

۷۶۷ ح حذیفہ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ بخاری اور مسلم مین حذیفہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چغل خور بہشت مین نجاویگا ف یعنی جو فساد کروانے کے واسطے ادہر کی بات اودہر کہے وہ بہشت سے محروم ہی کہ شیطانکی خواہش اختیار کی

۷۶۸ م ابن مسعود لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنًا قَالَ إِنَّ اللهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت مین جسکے دل مین ایک ذرہ برابر بہی غرور اور گہمنڈ ہوگا سو ایک مردنے کہا کہ البتہ ہر مرد دوست رکہتا ہی یہ کہ اوسکا کپڑا اچہا ہووے اور اوسکا جوتہ اچہا ہو حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا جمیل ہی

[illegible]

یعنی نیک صفت ہی جمال اور ستھرائی کو دوست رکھتا ہی یعنی اچھی پوشاک خدا کو
پسند ہی یہ غرور نہین بلکہ گھمنڈ اور غرور ہی حق کو باطل کرنا واجبی بات کے انکار کرنا
لوگون کو ذلیل اور حقیر جاننا

۷۶۹ خ اَبُوبَکرَۃَ لَایَدْخُلُ الْمَدِیْنَۃَ رُعْبُ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ لَھَا یَوْمَئِذٍ سَبْعَۃُ اَبْوَابٍ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مَلَکَانِ بخاری مین ابو بکرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مدینے مین نہ آویگا خوف مسیح دجال کا اوسدن مدینہ کے سات دروازے
ہونگے ہر دروازہ پر دو فرشتے چوکیدار ہونگے ف یعنی تمام عالم مین اوسکا
ڈر ہوگا سوائے مدینہ کے یہ حضرت کی برکت سے مدینہ کو فضیلت ہوئی

۷۷۰ م اُمِّ مُبَشِّرٍ لَایَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ بَایَعَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ مسلم مین ام مبشرؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دوزخ مین جاویگا کوئی جسنے درخت کے نیچے
بیعت کی ہو ف چھٹے سال ہجری جناب حدیبیہ مین ببول کے درخت کے
نیچے پندرہ یا چودہ سو اصحاب نے حضرت سے بیعت کی اور اقرار کیا کہ ہم
مرجاوینگے حضرت کے ساتھہ سے نہ پھرینگے خدا اونسے راضی ہوا قرآن مین
اونکا ذکر کیا ہی سو اونکو حضرت نے فرمایا کہ اونمین سے کوئی دوزخی نہین
وے سب بہشتی ہین

۷۷۱ م اُمِّ مُبَشِّرٍ لَایَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَۃِ اَحَدٌ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا تَحْتَھَا فَقَالَتْ حَفْصَۃُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَانْتَھَرَھَا فَقَالَتْ حَفْصَۃُ وَاِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُھَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْھَا جِثِیًّا مسلم مین ام مبشرؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا اسنے چاہا تو نہ داخل ہوگا دوزخ مین درخت والے
اصحاب مینسے کوئی جنہون نے اوسکے نیچے بیعت کی تو حضرت حفصہؓ نے کہا کہ کیون

نہ داخل ہون کے یا رسول اللہ سو حضرت نے اونکو جھڑکا پھر حضرت حفصہ نے کہا کہ خدا
قران مین فرماتا ہی کہ تم مین سے ہر ایک دوزخ پہروارد ہوگا تو حضرت نے فرمایا کہ خدا
قران مین اسکے آگے فرماتا ہی کہ پھر ہم بچا لیوینگے پرہیزگارون کو اور دوزخ مین
ڈالینگے ظالم کافرون کو گھٹنون کے بہل ف حضرت حفصہ کو یہ شبہہ ہوا کہ
حضرت فرماتے ہین کہ اون لوگون سے کوئی دوزخ کی طرف نجاویگا اور قرآن سے
ثابت ہوتا ہی کہ سبکا گذار دوزخ پر ہوگا حضرت نے یہ جواب دیا کہ ہر چند دوزخ پر
سبکا گذار ہوگا لیکن پرہیزگار لوگ بچینگے کافر اوسمین گرینگے تو دوزخ مین
داخل ہونا نہ ثابت ہوا

۷۷۲ م عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ لَا یَدْخُلَنَّ رَجُلٌ بَعْدَ یَوْمِی ھٰذَا عَلٰی مُغِیبَۃٍ اِلَّا وَمَعَہٗ
رَجُلٌ اَوِ اثْنَانِ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ نہ آیا کرے کوئی مرد میرے اس دن کے بعد اوس عورت پاس جسکا خاوند
سفر گیا ہو یا مر گیا ہو مگر کہ اوسکے ساتھہ ایک اور مرد ہو یا دو مرد ہون ف یعنی
جس عورت کا خاوند غایب ہو اوسکے پاس کوئی مرد اکیلا نہ جایا کرے اور اگر
دو تین مرد ہون تو مضائقہ نہین مرد اور عورت کی تنہائی مین بڑے بڑے فساد ہین
اسواسطے حضرت نے خلوت منع فرمائی

۷۷۳ ق اُمُّ سَلَمَۃَ لَا یَدْخُلَنَّ ھٰؤُلَاءِ عَلَیْکُمْ یَعْنِی الْمُخَنَّثِیْنَ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ اندر آیا کرین تمہارے پاس یعنی یہ مخنث
زنانے مرد ف حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ ہمارے گھر مین ایک زنانہ
مرد آیا حضرت نے اوسکو دیکھہ کے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ عورتون کو زنانے
مردون سے پردہ کرنا ضرور ہی مخنث اوسکو کہتے ہین جو مہرا اور زنانہ مرد ہو

۷۷۴ خ اَبُوْ اُمَامَۃَ لَا یَدْخُلُ ھٰذَا بَیْتَ

قَوْمٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ الذُّلَّ قَالَهُ لَمَّا رَاٰی
شَیْئًا مِنْ اٰلَةِ الْحَرْثِ بخاری مین ابو امامہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ نہین داخل ہوتا ہی یہ کہیتی کا اسباب کسی قوم کے گہر مین مگر اوس قوم مین
ذلت اور خواری داخل کرتا ہی یہ حضرتؐ نے فرمایا جب کہیتی کا اسباب دیکہا ف
یعنی جس قوم نے جہاد چہوڑا اور کہیتی مین مشغول ہوئی وہ بیشک ذلیل اور بیقدر
ہوئی کہ حاکم اونکو محصول کے واسطے پکڑتا ہی اور مارتا ہی اور ہزار طرح سے ذلیل کرتا ہی
حدیث مین اشارہ ہی کہ مسلمان جہاد نہ چہوڑین اور دنیا کمانے مین نہ مشغول ہون نہین تو
ذلیل اور خوار ہونگے اور کافر غالب ہو جاوین گے چنانچہ اس زمانے مین ایسا ہی ہوا

ف اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ لَا یَرِثُ الْمُسْلِمُ الْکَافِرَ وَلَا الْکَافِرُ الْمُسْلِمَ بخاری اور مسلم مین ٧٧٥
اُسامہ بن زید رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میراث نپاویگا مسلمان کافر کی اور
اور نہ کافر مسلمان کی ف یعنی کافر اور مسلمان مین وراثت نہین ہی اگر ایک کا باپ
کافر ہو تو مسلمان بیٹا اوسکا حصّہ نہ لیوے اور نہ مسلمان باپ کا کافر بیٹا حصّہ پاوے
اور یہی مذہب چارو امامون کا

خ جَرِیْرٌ لَا یَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَا یَرْحَمُ النَّاسَ بخاری مین جریر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے ٧٧٦
فرمایا کہ نہ رحم کریگا خدا اوسپر جو لوگون پر رحم نہین کرتا ف یعنی ظالم پر جو آدمیونکو
ناحق ستاوے خواہ زبان سے خواہ ہاتہہ سے خدا کی رحمت نہوگی

ف اَبُوْهُرَیْرَةَ لَا یَزَالُ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِهٖ مَا دَامَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ ٧٧٧
لَا یَمْنَعُهٗ اَنْ یَّنْقَلِبَ اِلٰی اَهْلِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ
رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم مین سے ہر کوئی نماز ہی مین ہی جب تک
اوسکو نماز ہی روکے رہے نہین کوئی چیز اوسکو اپنے گہر والونکی طرف آنے سے روکتی
ہی سوا نماز کے ف یعنی مسجد مین جتنی دیر جماعت کے انتظار مین گذرتی ہی او

نماز مین داخل ہی نماز کے برابر وقت انتظار کا بہی ثواب ملیگا بشرطیکہ سوائے انتظار
نماز کے اور کسی کام کے واسطے مسجد مین نہ ٹہرا ہو

778 خ ابن عمر لا یزال المرء فی فسحۃ من دینہ ما لم یصب دما حراما
بخاری مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ مرد اپنے دین کی
راہ سے کشائش اور رہائی امان مین ہی جبتک ناحق خون نہ کیا ہو ف معلوم ہوا
کہ بعد شرک کے نہایت سخت گناہ خون ناحق ہی جسکے سبب سے دین مین تنگی ہو جاتی ہی
مسلمان اور گناہون سے اسکا زیادہ تر خیال رکہے کہ قیامت مین خدا پہلے خونکا
مقابلہ فیصل کریگا اور قرآن مین خونی کو دوزخ کا وعدہ ہی

779 خ سہل بن سعد لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر بخاری مین سہل بن
سعد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ لوگ خیر سے رہین گے جبتک روزہ جلد
کہولا کرین گے ف سورج ڈوبتے اول وقت روزہ کہولنا مستحب ہی اور سبب
ہی خیر کا اسواسطے کہ حضرت کی سنت ہی دیر کرنا جیسے بعضے ناواقف شیعو کی صحبت سے
کرتے ہین مکروہ ہی

780 م سعد بن ابی وقاص لا یزال اہل الغرب ظاہرین علی الحق حتی تقوم
الساعۃ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ ہمیشہ ڈول والے لوگ یعنی انصاری یا تمام عرب کے لوگ قائم رہین گے حق پر
قیامت تک ف بعضے کہتے ہین شام کے لوگ مراد ہین یا مغرب کے ملک کے یا جہاد
کرنے والے عرب کو ڈول والا اسواسطے فرمایا کہ اونکے ملک مین دریا نہین کہیتونکو
وہ لوگ ڈول اور رہٹ سے سینچتے ہین واللہ اعلم

781 ق المغیرۃ بن شعبۃ لا یزال ناس من امتی ظاہرین علی الحق حتی یاتیہم
امر اللہ وہم ظاہرون بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رض سے روایت ہی

کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک گروہ میری امت سے ہمیشہ قائم اور غالب رہین گے جب تک
قیامت آویگی اور وہ غالب ہی رہین گے **ف** مراد اس گروہ سے جہاد کرنے
والے لوگ ہین اور امام احمد بن حنبل نے کہا کہ علماء حدیث مراد ہین اسواسطے کہ
سب علماء دین کو حدیث کی حاجت ہی علم تفسیر اور فقہ اور تاریخ والے سب حدیث کے
محتاج ہین اور بدعتی لوگون پر اہل حدیث غالب رہتے ہین جو وہ لوگ نئی بدعت نکالتے
اوسکو اہل حدیث پیغمبر کی حدیث سے مٹاتے ہین

م اَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَزَالُونَ يَسْأَلُونَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا اللّٰهُ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ
مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ تجھسے پوچھتے ہین ۷۶۴
ای ابی ہریرہ کہ بھلا یہ تو خدا نے پیدا کیا سو خدا کو کسنے پیدا کیا **ف** ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شیطان دل مین خیال ڈالتا ہی کہ زمین آسمان
کسنے بنایا تو کہتا ہی خدا نے تو شیطان پوچھتا ہی کہ خدا کو کسنے بنایا تو اسوقت قل
ہو اللہ احد پڑہا کر یعنی شیطان قران سے دفع ہوگا اور دوسری روایت ابوہریرہ
سے ہی کہ چند گنوار لوگ مسجد مین آئے مجھسے پوچھا کہ بھلا خدا کو کسنے پیدا کیا مین
وہان سے اوٹھا اور مینے کہا سچ فرمایا تھا حضرت نے کہ ایسے سوال کرنے والے
احمق بھی ہوتے ہین **ف** ہر انسان صاف طبیعت کی یہ پیدائشی بات ہی کہ وہ
جانتا ہی کہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا خدا ہی اوسکے پہلے کوئی چیز ہی نہین جو اوسکو
بناوے اور ہزارون دلیل عقلی سے بھی یہی بات ثابت ہی ایسا سوال وہی
کریگا جسکی اصل پیدایش مین خلل ہی اور عقل مین نقصان اور یہ عجب حماقت کا سوال ہی
کہ جب اوسکو خدا کہا تو پھر اوسکے پیدا کرنے والے کو پوچھنا عجب نادانی ہی کہ اگر خدا کا
پیدا کرنے والا کوئی ہو تو وہ خدا کاہیکو باقی رہا وہ بھی مخلوق ہوگیا مثل اور مخلوقات کے
جب ایسا واہی کسیکو خیال آوے تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہے

۷۸۳ خ ابن عمر لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ بخاری مین
عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ امر خلافت اور سرداری کا
حق قوم قریش کے واسطے ہی جب تک اوس قوم مین دو آدمی بہی باقی رہین گے
ف یعنی سوائے قریش کے کسی قوم کو اسلام کی سرداری کا حق نہین پایہ
مراد ہی کہ قیامت تک قریش کی حکومت قائم رہیگی اگرچہ بعضے ملک مین ہو چنانچہ
اب بہی یمن کا بادشاہ حجاز کا حاکم سید ہی

۷۸۴ م ابوہریرۃ لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا اِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ عیب چہپاویگا کوئی بندہ کسی بندہ کا
دنیا مین مگر خدا اوسکے عیب قیامت مین چہپاویگا ف اور دوسرا مطلب حدیث کا
یہ کہ جو کپڑے سے کسیکا بدن چہپاوے یعنی ننگے آدمی کو کپڑا دیوے خدا اوسکے
گناہ آخرت مین چہپاوے گا

۷۸۵ م سلمان لَا يَسْتَنْجِ اَحَدُكُمْ بِدُوْنِ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ مسلم مین سلمان رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین بدون تین پتہر یا ڈہیلے کے استنجا نکیا کرے
ف جا ضرور کے بعد تین ڈہیلے لینا سنت ہی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا
امام اعظم کے نزدیک اگر ایک ڈہیلے سے بہی صفائی حاصل ہو تو کفایت کرتا ہے اور تین
ڈہیلے لینا مستحب ہی فرض نہین

۷۸۶ ق ابوہریرۃ لَا يَسُمِ الْمُسْلِمُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہ مول ٹہراوے مسلمان اپنے بہائی
مسلمان کے مول تول پر ف یعنی اگر چیز کا مول ٹہر گیا ہو اور مالک راضی ہوچکا
تو دوسرا آدمی زیادہ قیمت دیکر اوسکو مول نہ لیوے کہ اسمین دوسرے
مسلمان کی حق تلفی ہی

خ اَبُو سَعِيدٍ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا اِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ ۷۸۷
اِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ جہانتک موذن کی آواز پہنچتی ہی وہانتک جو جن اور آدمی اور کوئی چیز سنیگا
وہ اذان دینے والے کیواسطے قیامت مین گواہی دیگا ف یعنی اوسکے ایمان کی اور
اس بات کی کہ وہ لوگون کو نماز کے واسطے بلایا کرتا تہا گواہی دینگے سب سننے
والے جن اور آدمی اور فرشتے اور جانور اور درخت اور زمین اور پہاڑ اسیواسطے
مستحب ہی کہ خوب زور سے اذان کہے

ق اَبُو هُرَيْرَةَ لَا يُشِرْ اَحَدُكُمْ اِلَى اَخِيهِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِي شیے ۷۸۸
اَحَدُكُمْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ مِنْ يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ اشارہ کرے
کوئی اپنے بہائی مسلمان کی طرف ہتیار سے اسواسطے کہ نہین معلوم کسیکو شاید
شیطان اوسکے ہاتہہ سے کہینچ لیوے پہر تو گر پڑے دوزخ کے گڑہے مین ف
یعنی ہتیار سے اشارہ کرنے مین یہ خوف ہی کہ شاید ہاتہہ سے چہوٹ پڑے اور مسلمان
مرجاوے تو قاتل دوزخ مین پڑے معلوم ہوا کہ ہتیار سے اشارہ کرنا حرام ہی

م اَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَشْرَبَنَّ اَحَدٌ مِنْكُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِئْ ۷۸۹
مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ پیئے کوئی تم مین سے کہڑے ہوکر سو جو
بہول کر پیجاوے وہ قے کرڈالے ف کہڑے ہوکر پینا بعضو نکے نزدیک حرام ہی
اور بعضو نکے نزدیک مکروہ اسواسطے کہ کہڑے اچہی طرح ارام سے پیا نہین جاتا اور
بعضی روایت مین آیا ہی کہ اس سے جگر پیدا ہوتا ہی اور طب مین بہی منع ہی کہ بیماری
پیدا کرتا ہی اسیواسطے شاید قے کرنے کو فرمایا عبد اللہ بن عمر اگر کہڑے ہوکر بہولے سے
پیجاتے تو قے کر ڈالتے اور اکثر علما کے نزدیک قے کرنا واجب نہین

۷۹۰ م ابوهريرة لا يصبر على لأواء المدينة وشدتها احد من امتي الا كنت له شفيعا يوم القيمة او شهيدا مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری امت سے مدینے کی قحط اور شدت اور سختی پر صبر کریگا اور ٹہرا رہیگا مین اوسکو قیامت کے دن بخشا دن کا یا اوسکا گواہ ہون گا ف اس مین فضیلت ہی مدینہ کی اور بشارت ہی وہان کے رہنے والونکو اور اشارہ ہی کہ اگر وہان تکلیف بہی ہو تو لوگ وہان کا رہنا چہوڑین

۷۹۱ م ابو سعيد لا يصلح الصيام في يومين يوم الاضحى ويوم الفطر من رمضان مسلم مین ابوسعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ روزہ رکہنا درست نہین دو دنون مین ایک تو عید قربانی کے دن دوسرے رمضان کی عید الفطر مین ف دونو عیدون مین روزہ رکہنا حرام ہی سب مجتہدون کے نزدیک

۷۹۲ ق ابو هريرة لا يصلي احدكم في الثوب الواحد ليس على عاتقه منه شيء بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین نماز نہ پڑہا کرے ایک کپڑے مین اسطرح کہ کندہے پر اوس کپڑے سے کچہہ بہی نہو ف کہلے کندہے نماز پڑہنا مکروہ ہی کہ بے تعظیمی ہی نماز کی اگر لمبا کپڑا ہو تو آدہے کا لنگ باندہے اور آدہے سے کندہے چہپاوے اور اگر چہوٹا کپڑا ہو تو لاچاری ہی صرف لنگ باندہ کے نماز پڑہ لے معلوم ہوا کہ جسکے پاس اور بہی کپڑا ہو تو صرف پائجامہ سے نماز پڑہنا کندہے کہول کر مکروہ ہی

۷۹۳ ق ابن عمر لا يصلين احد الظهر ويروى العصر الا في بني قريظة قاله منصرفه من الاحزاب بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی نماز پڑہے ظہر کی اور ایک روایت مین عصر کی مگر بنی قریظہ مین یہ حضرت نے کفار کے گروہون کے لوٹتے وقت فرمایا ف بنی قریظہ

یہود ہی لوگ تہے مدینہ کے قریب دو تین کوس اونکی بستی اور گڑہی تہی حضرت مین
اور اونمین صلح تہی جب پانچوین سال ہجری کے بعد جنگِ خندق کے کفارِ قریش عرب
سنکے بہت قومون کو مدینہ پر چڑہا لائے تو یہود بنی قریظہ نے بہی حضرت سے قول توڑا
اور کافرون کے شریک ہوئے اس لڑائی کو جنگِ خندق اور جنگ احزاب کہتے ہین
مین کافرون کا لشکر دس ہزار تہا اور حضرت کا لشکر تین ہزار چند روز کافر مدینہ کو
گہیرے رہے خدا نے نہایت سرد ہوا چلائی کافر نہ ٹہر سکے ناامید پلٹ گئے تب
حضرت کو حکم ہوا کہ بنی قریظہ سے لڑو تب حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی
بخاری اور مسلم مین باقی قصہ حدیث کا یون ہی کہ اصحاب حضرت کے حکم سے چلے
عصر کا وقت راہ مین جاتے لگا بعضون نے راہ مین نماز پڑہ لی اور کہا حضرت کو
یہ غرض نہتی کہ اگرچہ نماز کا وقت جاتا رہے کوئی راہ مین سوا بنی قریظہ کے نماز
نہ پڑہے بلکہ غرض حضرت کے کلام سے جلدی جانا تہا اور بعضے اصحاب نے
راہ مین نماز نپڑہی اور کہا کہ ہم تو بنی قریظہ مین جاکر پڑہین گے اگرچہ نماز کا وقت
جاتا رہے حضرت نے ہمسے وہین نماز کو فرمایا ہی پہر یہ حال یعنی بعضون کی نماز پڑہنے کا
اور بعضون کے نہ پڑہنے کا حضرت کے روبرو ذکر ہوا حضرت کسی پر ناخوش نہ ہوئے
یعنی دونو اچہا سمجہے **ف** جیسا حضرت کے اصحاب اس حدیث سے دو مطلب
سمجہے بعضون نے ظاہر حدیث پر عمل کیا اور بعضون نے قیاس کیا اور سبب نکالا
ویسے مجتہد لوگ بہی بعضے جگہہ قران اور حدیث کے کئی طرح مطلب سمجہتے ہین اور
سب حق پر ہین اسیواسطے اہلسنت وجماعت چارون امامون کے مذہب کو حق جانتے
ہین اور جو بعضے ناواقف کہتے ہین کہ کیون ایک محمدی دین مین اختلاف کیا اور
چار مذہب ہوئے اس حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ نادان ہین ایسے
اختلاف مین کچہہ حرج نہین حضرت کے روبرو ایسا اختلاف حضرت کے اصحاب مین ہوا

در بیان تصنیف

اور حضرت نے درست رکھا

۷۹۴۔ خ ابوهُرَيْرَةَ لَا يَصُمْ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ اَوْ بَعْدَهُ
بخاری مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی روزہ رکھے فقط جمعے کے دن مگر یون مضائقہ نہین کہ جمعے سے پہلے بھی ایک روزہ رکھے یا بعد بھی ف یعنی صرف جمعے کے دن روزہ نہ رکھے خواہ پنجشنبہ اور جمعہ روزہ رکھے خواہ جمعہ اور ہفتہ رکھے یعنی دو ملاکر رکھے تاکہ یہود یون سے مشابہت نہو کہ وہ ایک ہی روز صرف ہفتہ کو روزہ رکھتے ہین

۷۹۵ خ ابوهُرَيْرَةَ لَا يَغْتَسِلْ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ
بخاری مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ نہاوے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی مین ناپاک ہوکر ف یعنی اگر حوض چھوٹا ہوگا تو ناپاکی کے غسل سے ناپاک ہوجاویگا حنفی مذہب مین دہ در دہ حوض یعنی چارو طرف دس دس ہاتھہ کا حوض مانند دریا کے ہی کہ ناپاکی گرنے سے ناپاک نہین ہوتا جب تک اوسکا رنگ او مزہ اور بو نہ بگڑے اور شافعی مذہب مین قُلَّتَیْن مانند دریا کے ہی جب تک کہ رنگ اور مزہ اور بو نہ بگڑے قُلَّتَین دو بڑے مٹکے جسمین پانسو رطل بغدادی پانی سماوے

م ابوهُرَيْرَةَ لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ آخَرَ
مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان مرد مسلمان جورو سے دشمنی نہ رکھے اگر برا جانتا ہے اوسکی کسی خوکو تو راضی ہوگا دوسری خو سے ف یعنی ایسی عورت جسکی سب خو بہتر ہو تو کہان تو چاہیے کہ اگر عورت کی کوئی خو بری معلوم ہو تو دوسری کوئی خو اوسمین نیک بھی ہوگی اوسی خو سے اپنے دلکو تسکین دیکر راضی رہے جورو خاوند کی دشمنی اور ناموافقت مین بڑے فساد ہین اسواسطے حضرت نے موافقت رکھنے کو فرمایا

خ اَبُو بَکْرَةَ لَا یُفْلِحُ قَوْمٌ تَمْلِکُھُمْ اِمْرَأَۃٌ بخاری مین ابو بکرہ رضہ سے روایت ہی ٧٩٦
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بھلا ہوگا اوس قوم کا جن پر حاکم اور مالک عورت ہو **ف**
جب شیرویہ نوشیروان کا پوتہ مرگیا اوسکی بہن جسکا نام بوران تھا ایرانکی بادشاہ ہوئی
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بادشاہی اور حکومت کے واسطے عقل اور
تدبیر چاہیے عورت ناقص عقل سے بندوبست ممکن نہین تو رعیت برباد ہوا چاہیے
اسیواسطے شرع مین عورت کا امام اور قاضی ہونا درست نہین اور یہ مطلب بھی اس
حدیث سے نکلتا ہی کہ جو مرد جورو کے قابو مین ہوا خراب گیا

م مُطِیْعُ ابْنُ الْاَسْوَدِ لَا یُقْتَلُ قُرَشِیٌّ صَبْرًا بَعْدَ ھٰذَا الْیَوْمِ قَالَہٗ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ ٧٩٧
مسلم مین مطیع بن اسود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قتل ہوگا قوم قریش سے
کوئی خواری اور قید سے اس دن کے بعد یہ حضرت نے فتح مکہ کے دن فرمایا
ف ابن خطل ایک کافر تھا حضرت کو اوسنے بہت رنج دیا تھا فتح مکہ کے دن کسی نے
حضرت سے کہا کہ فلانا شخص کعبہ کے پردہ مین چھپا ہی حضرت نے فرمایا اوسکو پکڑ لاؤ لوگ
اوسکی مشکین باندہ کر پکڑ لائے پھر وہ قتل ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
سب قریش مسلمان ہون گے بعد اسلام کے کوئی مرتد نہوگا جو اس طرح قید ہوکر مارا
جاوے اور یہ مطلب نہین کہ کوئی قریشی ظلم سے مارا نجاوے گا اسواسطے کہ بہت
قریشی ظلم سے شہید ہوئے چنانچہ کربلا کا قصہ مشہور ہی اور فضل بن روزبہان صفہانی نے
اپنی شرح مین امام حافظ اسمعیل کی کتاب السیر سے یون نقل کیا ہی کہ یہ حدیث حضرت نے
جنگ بدر کے بعد جب نضر بن حارث قتل ہوا تھا فرمائی واللہ اعلم

م اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا حَفَّتْھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ
٧٩٨ وَغَشِیَتْھُمُ الرَّحْمَۃُ وَنَزَلَتْ عَلَیْھِمُ السَّکِیْنَۃُ وَذَکَرَھُمُ اللّٰہُ فِیْمَنْ عِنْدَہٗ
مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ بیٹھتے ہین خدا کے ذکر

کرنے اور یاد کرنے کو تو اونکو فرشتے چار وطرف سے گہیر لیتے ہین اور خدا کی رحمت انکو چہا لیتی ہی اور اونپر آرام اور چین اوترتا ہی اور خدا اونکا ذکر کرتا ہی اون مین جو خدا کے پاس ہین یعنی فرشتون اور پیغمبرون کی روحون مین **ف** یعنی ذکر خدا کا اتنی بڑی فضیلت ہی کہ ذکر کرنے والون کو چار وطرف سے فرشتے گہیر لیتے ہین تاکہ ذکر کی برکت مین شریک ہون اور خدا کی بیشمار رحمت اونپر نازل ہوتی ہی اور دلمین لذت اور چین حاصل ہوتا ہی اور عرش پر انکا ذکر خدا کرتا ہی کہ فلانے میرے بندے ایسے ہین جو مجہکو یاد کرتے ہین زہے قسمت ذکر کرنے والون کی اور زہے قدر دانی خدا کی قران اور حدیث پڑہنا خدا کا نام لینا لوگون کو وعظ اور نصیحت کرنا درود اور کلمہ پڑہنا نماز پڑہنا یہ سب ذکر مین داخل ہی

۷۹۹ خ اَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ اَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّئْ رَبَّكَ اِسْقِ رَبَّكَ وَلَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ رَبِّيْ وَلْيَقُلْ سَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ ترجمہ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین نہ کہا کرے یعنی غلام سے کہ کہانا کہلا اپنے رب کو وضو کروا اپنے رب کو پانی پلا اپنے رب کو اور نہ کوئی غلام یون کہے کہ فلانا میرا رب ہی اور چاہیے کہ یون کہے کہ فلانا میرا سید ہی اور مولا ہی یعنی میرا میان ہی **ف** عرب کی زبان مین غلام کے مالک کو رب بہی کہتے تہے سو حضرت نے اوسکو منع کیا کہ اسمین شرک کی بو نکلتی ہی رب سوائے خدا کے کسیکو بولنا مناسب نہین

۸۰۰ خ اَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ فَاِنَّهٗ لَا مُكْرِهَ لَهٗ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی یون کہا کرے کہ یا اللہ مجہکو بخش دے اگر تو چاہے اے خدا مجہپر رحم کر جو تو چاہے بلکہ چاہیے کہ پکا قصد کرکے دعا مانگے اسواسطے

نضیلت ذکر سی

کہ خدا پر کوئی جبر کرنے والا نہین جو دعا نہ قبول ہونے دیوے **ف** یعنی خدا مالک مختار ہی کہ کوئی اوسکا روکنے والا نہین پھر یہ کہنا کہ اگر تو چاہے تو میری دعا قبول کر اسمین بے پرواہی نکلتی ہی اور تردد اور احتمال بوجہا جاتا ہی تو شرط کرنا اور قید لگانا نچاہئے بلکہ خدا کے کرم پر بھروسا کرکے یقین کرے کہ میری دعا ضرور قبول ہوگی شک اور تردد نکرے اسواسطے کہ خدا کے نزدیک کچھہ مشکل نہین اوسکا روکنے والا کوئی نہی

۸۰۱ **ف** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ اِنِّیْ خَیْرٌ مِّنْ یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرًا مِّنْ یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز کوئی یون نہ کہے کہ البتہ مین بہتر ہون حضرت یونس پیغمبر سے متی کے بیٹے سے اور ایک روایت مین یون ہی کہ لائق نہین کسیکو کہ یونس بن متی سے بہتر بنے **ف** سب پیغمبر سارے جہان سے افضل ہین اونپر کوئی افضل نہین ہوسکتا

۸۰۲ **ف** عَائِشَۃُ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ خَبُثَتْ نَفْسِیْ وَلٰکِنْ لِیَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِیْ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نہ کہے کوئی کہ میرا نفس خبیث ہوا یعنی پلید اور نجس ہوا ولیکن چاہئے کہ یون کہے کہ میرا نفس دین مین کاہل اور سست ہوا **ف** یعنی خبیث اور پلید کافر کا لقب ہی مسلمان اپنے تئین نہ کہے سست اور کاہل کہنا مضائقہ نہین حضرت کا معمول تھا کہ برے بول کو بہلے سے بدل ڈالتے تھے

۸۰۳ **م** اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ عَبْدِیْ وَاَمَتِیْ کُلُّکُمْ عَبِیْدُ اللّٰہِ وَکُلُّ نِسَاءِکُمْ اِمَاءُ اللّٰہِ وَلٰکِنْ لِیَقُلْ غُلَامِیْ وَجَارِیَتِیْ وَفَتَایَ وَفَتَاتِیْ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نہ کہے کوئی اپنے غلام کو میرا بندہ اور لونڈی کو میری بندی تم سب لوگ خدا کے بندے ہو اور عورتین تمہاری

خدا کی بندیاں ہین ولیکن چاہئے کہ یون کہے کہ میرا غلام اور میری لونڈی اور میرا جوانمرد اور میری جوان عورت **ف** یعنی سچی بندگی کے لایق سوائے خدا کے اور کوئی نہین اسواسطے منع فرمایا کہ اسمین شرک کی بو نکلتی ہی اور تاکہ غلامو نکے مالک غرور اور گھمنڈ سے بچین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبد النبی اور بندہ علی اور بندہ حسن نام رکھنا درست نہین

بیان اپنی نوکرونسے نام

۸۰۴ **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَاِنَّ اللهَ هُوَ الدَّهْرُ
مسلم مین ابو ہریرہ رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی یون ہرگز نہ کہے کہ اے کمبختی زمانہ کی اسواسطے کہ زمانے کا پھیرنے والا تو خدا ہی ہی **ف** زمانیکو بد کہنا اسواسطے منع کیا کہ زمانہ خدا کے قبضہ قدرت مین ہی اوسکا پھیرنے والا خدا ہی تو زمانے کو بد کہنا گویا خدا سے بے ادبی کی کہ اوسکی تقدیر کو بد کہا اور اگر زمانے کو خود مالک مختار جان کر بد کہتا ہی تو صاف کافر اور مشرک ہوا معلوم ہوا کہ زمانے اور فلک کو بد کہنا جیسے کہ شاعرونکی عادت ہی شرع مین ہرگز درست نہین

۸۰۵ **م** جَابِرٌ لَا يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يُخَالِفُ اِلٰى مَقْعَدِهٖ فَيَقْعُدُ فِيْهِ وَلٰكِنْ يَقُوْلُ تَفَسَّحُوْا مسلم مین جابر رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نہ اوٹھاوے کوئی اپنے بہائی مسلمان کو جمعہ کے دن پھر پیچھے سے اوسکے بیٹھنے کے مکان پر جاکر بیٹھے ولیکن یون کہے کہ کھل بیٹھو **ف** مسجد مین نماز کو جو جہان آکر بیٹھا اوسکو اوٹھانا اپنے بیٹھنے کے واسطے نہین درست لیکن یون کہنا درست ہی کہ کھل بیٹھو صاحبو تاکہ سب کو جگہہ ہوجاوے

۸۰۶ **ق** اِبْنُ عُمَرَ لَا يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز کوئی نہ اوٹھاوے کسی مرد کو اوسکے مکان سے پھر وہان آپ بیٹھے **ف** اگلی حدیث خاص

مسجد کے ذکر مین تہی اور یہ حدیث عام ہی مسجد ہو یا کوئی اور مکان معلوم ہوا کہ جو شخص مدرسہ
مین یا خانقاہ مین رہتا ہو یا کوئی شخص کسی مکان پر یا بازار مین بیٹھا ہو تو وہی اگلا شخص
وہان کا حقدار ہی اگرچہ وہ ایک روز کہین گیا ہی ہو

۸۰۷ ہ ابُوهُرَيْرَةَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمُ الْكَرْمُ فَاِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ
مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نہ کہا کرے کوئی
انگور کو کہ کرم سو کرم تو حقیقت مین ایمان دار کا دل ہی ف کرم کے معنی سخاوت
مین عرب کے لوگ انگور کو کرم کہتے تہے اسواسطے کہ اوسکی بنی شراب کے
پینے سے آدمی کے مزاج مین سخاوت ہوتی ہی سو حضرت نے منع کیا کہ جس
حرام ناپاک چیز سے بنے اوسکو یہ عمدہ لفظ کرم کی بولنا ہرگز لایق نہین بلکہ کرم مناسب ہی ایماندار
دلکو کہنا جسمین نور ایمان اور سخاوت رہی پھر حضرت نے فرمایا کہ انگور کے باغونکو
حَدَائِقُ الْاَعْنَابِ کہا کرو معلوم ہوا کہ بری چیز کا اچھا نام نہ رکھے

۸۰۸ ف سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ لَا يَكِيْدُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ
الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو مدینے والون کو مکر اور حیلہ کرکے رنج دیگا وہ گل جاویگا جیسے نمک
پانی مین گل جاتا ہی

۸۰۹ ف اِبْنُ عُمَرَ لَا يَلْبِسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيْصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا السَّرَاوِيْلَ
وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا الْخُفَّيْنِ اِلَّا اَنْ لَا يَجِدَ
نَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پہنے
حج کا احرام باندہنے والا کرتہ اور نہ پگڑی اور نہ کن ٹوپ اور نہ پاجامہ اور نہ
جس کپڑے مین ورس یعنی زرد خوشبودار گہاس اور زعفران لگی ہو اور نہ موزے

پہونچے مگر جب ٹخنہ کا جوتا نہ پاوے تو دونوں موزون کو وہانتک کاٹے کہ ٹخنے پاس سے نیچے ہوجاوین **ف** اس حدیث پر سب اماموں کا عمل ہی کہ احرام والے کو سئیے چیزین پہننا درست نہین

۸۱۰ **عن** عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا مسلم مین عمارہ بن رویبہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نجاویگا دوزخ مین جسنے سورج نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے نماز پڑہی **ف** فجر آرام کا وقت ہی اور عصر کاروبار دنیا کا وقت ہی اسواسطے اون قتون کی نماز کا اتنا اثر اور ثواب ہوا

۸۱۱ **ف** اِبْنُ عُمَرَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار نہین کاٹا جاتا ایک سوراخ دو بار **ف** یعنی ایماندار دین کے کام مین ایک بار دہوکہا اور فریب کہاکر دوسری بار فریب نہین کہاتا جیسے غفلت سے ایکبار کوئی گناہ اوس سے ہوگیا اور پہر پچتا کر اوسنے توبہ کی تو پہر دوبارہ اوس گناہ کے گرد نہین جاتا یہ تعریف ہی کامل ایماندار کی روایت ہی کہ ابو عزہ شاعر جنگ بدر مین پکڑا آیا حضرت سے اوسنے منت کی اور وعدہ کیا کہ اب مین دوسری بار کافرونکا ساتہہ نہ دونگا حضرت نے اوسکو چہوڑ دیا دوسری بار وہ کافروں کے ساتہہ جنگ احد مین آیا اور گرفتار ہوا پہر منت کرنے لگا کہ اوس قصور کو معاف کیجئے اب ہرگز کافرون کا ساتہہ نہ دونگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب ہم دوبارہ فریب مین نہین آتے پہر وہ قتل ہوا

۸۱۲ **ف** اِبْنُ عُمَرَ لَا يُمْسِكَنَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَهُوَ يَبُولُ وَلَا يَتَمَسَّحْ فِي الْخَلَاءِ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ہرگز نہ پکڑے اپنا ذکر اپنے داہنے ہاتہہ سے پیشاب کرتے اور نہ داہنے ہاتہہ سے پاخانہ مین ڈہیلے پوچہے اور نہ سانس چہوڑے برتن مین یعنی پانی پینے کے وقت شاید ناک یا منہہ سے کچہہ ٹپک پڑے اور گہن آوے

اور داہنا ہاتھ کہانے پینے کا ہی بجا ضرور پر شیاب کی جگہہ اوسکا لگانا مناسب نہین

خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَمْنَعُ اَحَدُكُمْ جَارَهُ اَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ ۸۱۳
بخاری مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ روکے کوئی اپنے پروسی کو
اپنی دیوار مین لکڑی گاڑنے سے **ف** اگر پروسی دیوار مین لکڑیان رکہا چاہے
تو اوسکو نہ روکے کہ یہ ہمسایہ کا حق ہی

ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَا يَمْنَعَنَّ اَحَدَكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سَحُوْرِهِ فَاِنَّهُ يُؤَذِّنُ اَوْقَالَ ۸۱۴
يُنَادِيْ بِلَيْلٍ لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَيُوْقِظَ نَائِمَكُمْ لَيْسَ الْفَجْرُ اَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا وَجَمَعَ
بَعْضُ الرُّوَاةِ كَفَّيْهِ حَتّٰى يَقُوْلَ هٰكَذَا وَمَدَّ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ روکے
کسیکو بلال کی اذان اوسکی سحری کہانے سے اسواسطے کہ بلال اذان دیتا ہی
یا راوی نے کہا کہ بانگ دیتا ہی رات سے تاکہ تم مین جو نماز تہجد پڑہتا ہو وہ آرام
کرلے اور جو سوتا ہو وہ نماز اور سحری کہانے کے واسطے جاگے اور فجر کا وقت
وہ نہین جو اسطرح اشارہ کرے اور بعضے اس حدیث کے راوی نے اپنی دونون
ہتھیلیان ملاکر اونچا کرکے دکہلایا یعنی جو لنبی اونچی روشنی اول ہوتی ہی اوسکا نام
صبح نہین حضرت نے فرمایا جبتک اسطرح نہ اشارہ کرے اور حضرت نے اپنی کلمہ کی
دو انگلیونکو ملاکر پہیلایا داہنے اور بائین یعنی صبح وہ ہی جسکی روشنی چوڑی ہو
ف یعنی صبح دو قسم ہی ایک صبح کاذب جسکی لنبی روشنی ہوتی ہی اوسوقت تک
روزہ دار کو کہانا اور پینا حرام نہین اور فجر کی نماز اوسوقت درست نہین دوسری
صبح صادق جسکی روشنی چوڑی چکلی ہوتی ہی اوسوقت روزہ دار کو کہانا پینا حرام ہی

ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلٰثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ ۸۱۵
النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی

کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمانون مین سے جسکے تین لڑکے مرین گے اسکو دوزخ کی
آنچ نہ لگے گی مگر بقدر قسم سچی کرنے کے **ف** یعنی خدا قرآن مین بطور قسم فرماتا ہی
کہ سبکو مقرر دوزخ پر گذار ہوگا بس اتنا تو ضرور ہوگا کہ دوزخ کے پل پر چلنا ہوگا
باقی کچھہ عذاب نہین اور حدیث مین آیا ہی کہ دو یا ایک چھوٹا لڑکا بھی مریگا وہ دوزخ سے
بچے گا اسواسطے کہ لڑکے کی موت کا ماباپ پر سخت داغ ہوتا ہی اور پھر اوسنے
باوجود اس مصیبت کے صبر کیا اور خدا کی تقدیر سے راضی رہا تو خدا اسکے اوسکے
بدلے اوسکو دوزخ سے بچایا

۸۱۶ م جابر لَا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ مرے کوئی مگر اس حالت مین کہ خدا سے نیک گمان رکھتا ہو
ف ایمان کے دو پر ہین خوف اور امید حالت صحت اور زندگی مین خوف
خدا غالب رکھے تا کہ گناہون سے بچے اور مرنے کے وقت خوف کو خیال
نکرے کہ وہ وقت گناہ کرنے کا نہین بلکہ اوسوقت خدا کو رحیم اور کریم اور غفار
اور ستار جانکر بخشش کی امید دلمین رکھے تا کہ خوشی اور شوق سے خدا کے
طرف جاوے اور مرنے سے جی نچراوے اور جو مسلمان اوسوقت موجود ہون
وہ بھی خدا کی رحیمی اور کریمی کی صفت بیان کرین تا کہ مرنے والے کا ڈہارس بندہے
اور خدا سے گمان نیک مظبوط ہو جاوے

۸۱۷ م ابو هريرة لَا يَنْبَغِي لِلصِّدِّيقِ أَنْ يَكُونَ لَعَّانًا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ صدیق کو لائق نہین کہ بہت لعنت کیا کرے
ف ابو بکر صدیق نے ایکبار اپنے غلام پر لعنت کی تب حضرت نے یہ
حدیث فرمائی صدیق اوس ولی کامل کو کہتے ہین جسکے دل مین ایسا نور ہو کہ بے
طلب دلیل اور بدون معجزہ دیکھے ایمان لاوے جیسے مشہور رہی کہ ابی بکر صدیق نے

کچھ حضرت سے معجزہ نچاہا اور نہ کچھ دلیل تلاش کی صرف اپنے دل کے نور سے حضرت کو
پیغمبر جان کر ایمان لائے بعد پیغمبری کے رتبے کے ولایت کے درجون مین صدّیقی
کے برابر کوئی مرتبہ نہین

ق عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ لَا يَنْبَغِي هٰذَا لِلْمُتَّقِينَ قَالَهُ عِنْدَ نَزْعِهِ فَرُّوجَ حَرِيرٍ لَبِسَهُ
بخاری اور مسلم مین عُقبہ بن عامرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکا پہنا
لایق نہین پرہیزکار لوگون کو یہ حضرت نے خود ریشمی قبا اُتارتے جو آگے پہنے تھے
فرمایا **ف** فرّوج اوس قبا کو کہتے ہین جسکا پیچھے سے دامن چاک ہو سوار کے
واسطے خوب ہوتی ہی سو ویسی ریشمی قبا کسی نے حضرت کو بھیجی تھی اوسوقت تک ریشمی
کپڑا پہنا حرام نہ تہا حضرت نے اوسکو پہن کر نماز پڑہی بعد نماز کے اوسکو برا جان کر اوتار ڈالا
پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ متقی اور پرہیزگار دنیا کی آرایش
اور زینت نہین کرتے اگرچہ حلال اور مباح بھی ہو

خ اِبْنُ عَبَّاسٍ لَا يَنْفِرْ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ ۸۱۹
بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پھرے حج کرکے
یہانتک کہ پچھلا کعبے کا طواف کرلے **ف** یعنی جب حج کے سب کام کر چکے
تو آخر کو دوسرا طواف کعبہ کا کرکے اپنے گھر آوے اسکا طَوَافُ الصَّدَرِ نام ہی امام
اعظم کے نزدیک واجب ہی اور امام شافعی کے نزدیک سنت

م عَائِشَةُ لَا يَنْفَعُهُ لِأَنَّهُ لَمْ يَقُلْ يَوْمًا رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ قَالَهُ لَهَا ۸۲۰
حِينَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْنُ جُدْعَانَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَصِلُ الرَّحِمَ وَيُطْعِمُ
الْمِسْكِينَ فَهَلْ ذٰلِكَ نَافِعُهُ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا اوسکے کچھ کام نہ آویگا اسواسطے کہ اوسنے کسی دن نہین کہا
کہ ای رب میرا گناہ بخشیو قیامت کے دن یہ حضرت نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا جب حضر

عائشہ نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ ابن جدعان کفر کے زمانے مین برادری سے
سلوک کرتا تھا اور محتاج کو کھانا دیا کرتا تھا بھلا یہ اوسکے کچھہ کام آوے گا **ف** یعنی
وہ شخص کافر تھا قیامت کا ایمان نرکھتا تھا اسیواسطے اوسنے کبھی قیامت کی مغفرت
نمانگی اور کافر کے نیک کام آخرت مین کچھہ کام نہ آوین گے نیکیو نکے واسطے ایمان شرط ہی

۸۲۱ **م** ابن عمر لَا يَنْقُشَنَّ اَحَدٌ كُمْ عَلٰى نَقْشِ خَاتَمِىْ هٰذَا مسلم مین عبداللہ بن عمر سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ نقش کرے کوئی جیسا میری اس انگوٹھی پر نقش ہی
ف چھٹے سال ہجری کے حضرت نے ارادہ کیا کہ بادشاہون کو نامہ لکھین اور انکو اسلام کے
دین پر بلاوین لوگون نے عرض کی کہ بادشاہ بغیر مہر کے خط کا اعتبار نہین کرتے
تب حضرت نے مہر کھدائی چاندی کے نگ پر تین سطرین اوسمین تھین ایک سطر مین محمد
دوسری مین رسول تیسری مین اللہ حضرت کے بعد وہ انگوٹھی ابی بکر صدیق پاس
رہی اوسکے بعد عمر فاروق پاس رہی اوسکے بعد حضرت عثمان پاس رہی پھر اونکے
ہاتھہ سے کوئے مین گر پڑی اور نہ ملی سو حضرت نے منع کیا کہ کوئی اپنی مہر مین
محمد رسول اللہ نہ کھدا وے تاکہ شبہہ نہ پڑے کہ یہ حضرت کی مہر ہی یا کسی اور کی

۸۲۲ **م** عثمان لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ مسلم مین حضرت عثمان سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ خود اپنا نکاح کرے حج کا یا عمرہ کا احرام باندہنے والا
اور نہ کوئی وکیل ہوکر اوسکا نکاح کر دیوے اور نہ خود منگنی کرے **ف** امام
شافعی اور مالک اور احمد کا یہی مذہب ہی کہ محرم کا نکاح نہین درست جب تک حج سے
فراغت نپاوے اور امام اعظم کے نزدیک درست ہی لیکن صحبت نکرے اونکے
نزدیک اس حدیث کے یہ معنی کہ نکاح نکرے یعنی صحبت نکرے اسلئے کہ حضرت نے اپنا نکاح
حضرت میمونہ رضہ سے احرام مین کیا

۸۲۳ **ف** ابو هريرة لَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ بخاری اور مسلم مین

ابو ہریرہ

ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے جانور بیمار ہوں وہ اوسکے گہاٹ پر جسکے جانور تندرست ہوں پانی پلانے کو نلاوے **ف** اسواسطے حضرت نے منع نہین کیا کہ تندرستون کو اونکی بیماری لگ جاوے گی جیسا کہ عوام خلقت کا اعتقاد ہی اسواسطے کہ حضرت نے خود فرمایا ہی کہ بیماری کسیکی کسیکو نہین لگتی چنانچہ اسی باب مین حدیث ہو چکی ہی بلکہ حضرت نے اسواسطے منع کیا کہ اگر تندرست جانور شاید بیمار جانورن کے سبب خدا کی تقدیر سے بیمار ہو گئے تو عوام کا بد اعتقاد زیادہ تر مضبوط ہو جاوے گا بیماری لگ جانے کا تو ناحق شرک مین گرفتار ہو وینگے اور خدا کو بہولینگے

الباب الرابع

چوتہے باب مین وہ حدیثین ہین جنکے سر سے پر اذا اور اذ ہی

۴۲۴ م جابر اِذَا ابْتَعْتَ طَعَامًا فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَهُ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو غلّہ اور اناج مول لیوے تو اوسکو مت بیچ جب تک اوسکو اپنے قبضہ مین نہ کر لیوے اور تول نہ لیوے **ف** سب اماموں کے نزدیک بدون قبضہ کئے اناج بیچنا نہین درست

م جریر اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ يُقْبَلْ صَلٰوتُهُ مسلم مین جریر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب غلام اپنے میان سے بہاگا اوسکی نماز قبول نہین ہوتی

۴۲۵ م جریر اِذَا اَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدُرْ عَنْكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ مسلم مین جریر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمہارے پاس زکوۃ لینے والا عامل آوے تو چاہئے کہ تم سے راضی پہرے **ف** اسلام کی سلطنت مین امام کی طرف سے بستیون مین بعد سال کے عامل زکوۃ کی تحصیل کو جاتا تہا اور اب بہی بعضی ولایتون مین جاتا ہی سو فرمایا کہ وہ ناراض نہ پہرے خوشی سے مال کی زکوۃ نقد اور جانور کی ادا کیا کرو اسواسطے کہ وہ امام کا بہیجا ہوا ہی اور امام کی اطاعت سب پر واجب ہی

٨٢٦ م ابو سعید اِذَا اتَّبَعْتُمُ الْجَنَازَةَ فَلَا تَجْلِسُوْا حَتّٰی تُوْضَعَ مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم پیچہے جنازے کے چلو نہ بیٹہا کرو جبتک گردنونسے زمین پر رکہا جاوے ف سنت یہی ہی کہ بدون جنازہ رکہے نہ بیٹہے کہ اگر جنازہ اوٹہانے والون کی مدد کی حاجت ہوتی ہی بے جنازہ رکہے بیٹہنا مکروہ ہی

٨٢٧ ق ابن عمر اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جمعہ کو آوے تو چاہیئے کہ غسل کرے

٨٢٨ م ابو سعید اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمْ اَهْلَهُ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّأْ مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی تم مین سے اپنی جورو سے صحبت کرے اور دوسری بار پھر ارادہ صحبت کا کرے تو چاہیئے کہ وضو کر لیوے ف یعنی اول نازاد ہوے پھر وضو کرے کہ اوسوقت وضو سے قوت اور رغبت زیادہ ہوتی ہی اور بدن ہلکا ہو جاتا ہی

٨٢٩ خ ابو هريرة اِذَا اَتٰی اَحَدَکُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَلْيُجْلِسْهُ فَاِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً اَوْ لُقْمَتَيْنِ اَوْ اُكْلَةً اَوْ اُكْلَتَيْنِ فَاِنَّهُ وَلِيَ حَرَّهُ وَعِلَاجَهُ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمہارے کسیکے پاس اوسکا خدمتگار کہانا لاوے تو اوسکو بہی کہانے کے واسطے بٹہلا لیوے اور اگر ساتہہ اپنے نہ بٹہلا وے تو اوسکو ایک لقمہ یا دو لقمے دے اسواسطے کہ خدمتگار کہانا پکانے اور اوسکی گرمی ملا رہا ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمتگار کہانا پکانے والے کو کچہہ تہوڑا کہانا دینا ضرور ہی اگرچہ اوسکا کہانا مقرر نہو یعنی مروت سے بعید ہی کہ وہ محنت کرے اور پکانے کی گرمی اوٹہاوے اور اوس کہانے سے کچہہ بہی نپاوے لیکن ساتہہ کہلانا واجب نہین اگر کہلاویگا تو بہتر ہی اپنا غرور کہویا

٨٢٩ ق ابو ایوب اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا

بِبَوْلٍ وَلَا بِغَائِطٍ وَلٰكِن شَرِّقُوا اَوْ غَرِّبُوا بخاری اور مسلم مین ابو ایوب رضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم جا ضرور کو جایا کرو تو قبلہ کے سامنے نہ منہہ کرو اور نہ
اوسکو پیٹہہ دیا کرو نہ پیشاب کے وقت نہ جا ضرور کے وقت بلکہ پورب یا پچہم منہہ کرو
ف جا ضرور اور پیشاب کے وقت قبلہ کے سامہنے منہنا اور پیٹہہ دیکر بیٹہنا
امام اعظم کے نزدیک درست نہین نہ جنگل مین نہ آبادی مین اور شافعی کے نزدیک
جنگل مین منع ہی اور آبادی مین درست چنانچہ عبد اللہ بن عمر کی اسمین روایت بہی ہی
لیکن زیادہ احتیاط امام اعظم کے مذہب مین ہی اور یہ جو فرمایا کہ پورب پچہم منہہ کر
یہ مدینہ والون کو فرمایا کہ اونکا قبلہ دکہن کی طرف ہی ہندوستان کا قبلہ پچہم کی طرف کو ہی
تو یہان اوتر دکہن منہنا چاہیئے

۸۳۰ **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ الْعَبْدَ نَادٰى جِبْرَئِيْلَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحْبِبْهُ
فَيُحِبُّهُ جِبْرَئِيْلُ فَيُنَادِيْ فِيْ اَهْلِ السَّمَاءِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْا فَيُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَاءِ
ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْاَرْضِ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب محبت کرتا ہی اللہ کسی بندے سے تو پکارتا ہی جبرئیل کو اور
فرماتا ہی کہ مقرر خدا نے فلانے کو دوست رکھا سو تو بہی اوسکو دوست رکہہ تو جبرئیل
اوس سے محبت رکہتا ہی پھر پکار دیتا ہی جبرئیل آسمان والون مین یعنی فرشتون میں کہ
کہ مقرر خدا نے فلانے کو دوست رکہا ہی سو تم بہی اوسکو دوست رکہو تو آسمان والے
اوس سے محبت رکہتے ہین پھر اوس محبوب بندے کی زمین مین قبولیت اوتاری
جاتی ہی یعنی زمین کے نیک لوگ اوسکو مقبول جانتے ہین اور اوس سے محبت
رکہتے ہین **ف** یعنی خدا جس بندے کی محبت ظاہر کیا چاہتا ہی تو اوسکو
آسمان اور زمین مین مشہور کر دیتا ہی تاکہ فرشتے اوسکے واسطے استغفار کیا کرین اور
اور زمین کے لوگ اوسکے واسطے نیک دعا کرین اوس سے محبت رکہین اوسکی

تعریفین کرین اوسکی نیک راہ پر چلین یہی سبب ہی کہ اولیاء اللہ سے اکثر لوگ محبت رکہتے ہین لیکن ایسی محبت بہی نہین اچہی کہ عوام جاہل کرتے ہین کہ اونکو نفع اور نقصان کا مختار جانکر اونکو خدائی مین شریک کرتے ہین یہ محبت نہین یہ حقیقت مین اونسے عداوت ہی

۸۳۱ جابرؓ اِذَا اَحَدُکُمْ اَعْجَبَتْهُ الْمَرْأَةُ فَوَقَعَتْ فِي قَلْبِهِ فَلْيَعْمِدْ اِلَى امْرَأَتِهِ فَلْيُوَاقِعْهَا فَاِنَّ ذٰلِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کسیکو بہلی معلوم ہو کوئی اجنبی عورت پہر دلمین اوسکی صورت ٹہر گئی ہو یعنی اوسکا خیال بندہا ہو تو اپنی جورو کی طرف آوے اور اوس سے صحبت کرے سو مقرر یہ اپنی جورو کا جماع کرنا دور کر دیگا جو اوسکے جی مین دوسری عورت کا خیال ہی ف بیگانی عورت کی اگر دلمین محبت آجاوے تو اوسکی کامل علاج یہی ہی کہ اپنی جورو سے صحبت کرے اگر ایکبار دوبار مین خیال گیا تو بہتر ہی نہین تو کئی بار صحبت کرے تو اوسکا بالکل خیال دفع ہو عشق کی حکیم لوگ بہی جماع ہی دوا لکہتے ہین اسواسطے کہ شہوت کا سبب منی کی زیادتی ہی جب صحبت کی تو منی کم ہوئی تو شہوت اور عشق بہی دور ہوا حضرتؐ نے یہ دوا اسواسطے فرمائی کہ کہین حرام مین گرفتار ہو جاے

ف ابو ہریرۃؓ اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُكُمْ اِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِعَشْرِ ۸۳۲ بیان احسن اسلام کا
اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم مین سے کسینے اپنا اسلام سنوارا اور اپنا دین ستہرا بنایا پہر جو نیک بات کریگا تو دس گنی لکہی جاویگی سات سو کے برابر تک اور جو بدی کریگا تو وہ اتنی لکہی جاوے گی جتنی کی ہی یہانتک کہ خدا سے ملے یعنی موت تک یہی حال ہی ف یعنی جب اسلام سنوارا تو ہر نیکی کو دس سے سات سو تک خدا بڑہاتا ہی دس سے تو کوئی کم نہین آگے نیت پر موقوف ہی جیسی نیت خالص ہو گی ویسی ہی زیادتی بہی ہو گی

اور بدی اگر کریگا تو اوتنی ہی رہی گی اوسمین ترقی نہین اس حدیث سے خدا کی رحمت کو خیال کیا چاہئے کہ اپنے بندے مسلمان کی بدی کو اوتنا ہی نہ لکہے اور نیکی کو سات سو تک بڑہائے اسلام سنوارنا یہ کہ قران اور حدیث کے موافق اعتقاد درست کرے شرک اور بدعت چہوڑے شریعت محمدی کی کمال تعظیم سے اطاعت کا ارادہ کر لیوے اور ظاہر اور باطن سے محمدی سبنے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعتبار عمل کا صحیح اعتقاد پر ہی

۸۳۳ ۞ ابوهريرة إِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيقِ جُعِلَ عَرْضُهُ سَبْعَ أَذْرُعٍ
مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمکو راہ اور گلی کے مقدر جہگڑا اور اختلاف ہو تو راہ کی چوڑائی سات ہاتہہ کی ٹہرائیے **ف** یعنی اگر راہ وڑا ہو جسمین شہر والون کی امد و رفت ہوا ور راہ کی زمین کا مالک وہان عمارت بنایا چاہے اگر لوگ منع کرتے ہون تو اوسمین شرع کا حکم یہ ہی کہ سات ہاتہہ چوڑائی راہ کی چہوڑکر عمارت بناوے تاکہ اونٹ اور گاڑی اور لوگون کی آمد و رفت مین ہرج نہو اور اگر ایسا کوچہ ہو کہ صرف محلہ کے لوگ آتے جاتے ہون تو اوسکی اتنی چوڑائی چاہئے کہ جسمین محلہ والون کا ہرج نہو اور زنانی سواری اور جنازہ جانے کو تنگی نہو

۸۳۴ ف ابوهريرة إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهُ وَإِذَا أَدْرَكَ سَجْدَةً مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهُ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی ایک رکعت عصر کی نماز سورج ڈوبنے سے پہلے پاوے تو اپنی نماز پوری کر لیوے یعنی تین رکعتین باقی غروب کے وقت پڑہے اور جب ایک رکعت نماز فجر کی سورج نکلنے سے پہلے پاوے تو اپنی باقی نماز کو پورا کرے یعنی ایک رکعت سورج نکلنے کے وقت پڑہے **ف** یعنی ہر چند طلوع غروب کی وقت سجدہ حرام ہی لیکن اگر ایک رکعت طلوع اور غروب سے پہلے پاوے تو باقی نماز کو طلوع غروب ہوتے

پڑہے اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا سوائے امام اعظم کے کہ اونکے نزدیک عصر کی نماز تو اسی طرح سے درست ہی اسواسطے کہ وقت ناقص تھا اداہی ناقص ہوئی لیکن فجر کی نماز طلوع کے وقت درست نہین کیونکہ وقت کامل تھا تو ادا ناقص بجا ہے حنفی کہتے ہین کہ اس حدیث پر عمل اول تہا پھر حضرت نے وہ حدیث فرمائی جسمین طلوع غروب کے وقت سجدہ حرام ہی واللہ اعلم

۸۳۵ م ابُوهُرَيْرَةَ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ حُصَاصٌ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب موذن اذان دیتا ہی تو شیطان منہہ پھیر کر بہاگتا ہی گوز کرتا ہوا ف یعنی اذان کی آواز سے شیطان پر ایسا صدمہ ہوتا ہی کہ خوف سے گوز کرتا ہوا بہاگتا ہی اسیواسطے حضرت نے اور حدیث مین فرمایا کہ جب کسیکو جنگل مین شیطان اور بہوت ستاوین یا نظر پڑین تو اوسوقت اذان پکار کہے تاکہ بہاگ جاوین اور یہ مجرب عمل ہی

۸۳۶ م ابُو مُوسَى إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ رَحْمَةَ أُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهِ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهُ لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَإِذَا أَرَادَ هَلَكَةَ أُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيُّهَا حَيٌّ فَأَهْلَكَهَا وَنَبِيُّهَا يَنْظُرُ فَأَقَرَّ عَيْنَهُ بِهَلَكَتِهَا حِينَ كَذَّبُوهُ وَعَصَوْا أَمْرَهُ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ارادہ کرتا ہی اللہ کسی اُمت پر اپنے بندونسے رحمت کرنے کا تو امت سے پہلے اوس امت کے پیغمبر کی روح قبض کرتا ہی یعنی پیغمبر کی وفات امت سے پہلے ہوتی ہی پھر اوس پیغمبر کو اپنی امت کا میر اول بناتا ہی اور پیشوا بہیجتا ہی امت کے آگے اور جب خدا کسی امت کی ہلاکی اور بربادی چاہتا ہی تو امت پر عذاب بہیجتا ہی اوس امت کے پیغمبر کے جیتے پھر مٹاتا ہی امت کو پیغمبر کے سامنے تو پیغمبر کی آنکہہ کو ٹہنڈک اور روشنی بخشتی امت کو مٹا کر جب کہ اوسکو اون کافرون نے جہوٹہا کہا اور اوسکے حکم کو نمانا ف یعنی جس امت پر خدا کرم

وبا پڑے وہان کے لوگون کو وہان سے نکلنا درست نہین اور غیر شہر والون کو اوس شہر مین آنا نچاہئے

ق جُندُبُ بنُ عبدِاللهِ کان فیمن کان قبلکم رجلٌ بهِ جُرحٌ فجزِعَ فاخذ
سِکّیناً فحزّ بها یدَهُ فما رقأ الدمُ حتّی مات قال اللهُ تعالی بادرنی عبدی بنفسه ۵۳۶
فحرّمتُ علیه الجنّة. بخاری اور مسلم مین جُندُب بن عبداللہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
تمسے اگلی امت مین ایک مرد تہا اوسکے ایک زخم تہا سو وہ نہ سہ سکا تو اوسنے چہری کو لیا اور اوس سے
اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا تو خون نہ بند ہوا یہان تک کہ مرگیا حق تعالی نے فرمایا کہ میرے بندے نے
اپنی جان دینے مین مجہپر جلدی کی سو مینے اوسپر بہشت حرام کی

ق ابو سعید کان فیمن کان قبلکم رجلٌ قتل تسعةً وتسعین نفساً
فسأل عن اعلم اهل الارض فدُلّ علی راهبٍ فاتاهُ فقال انه قتل تسعةً وتسعین نفساً ۵۳۷
فهل له من توبةٍ فقال لا فقتله فکمّل به مائةً ثم سأل عن اعلم اهل الارض فدلّ
علی رجلٍ عالمٍ فقال انه قتل مائة نفسٍ فهل له من توبةٍ فقال نعم ومن یحول بینه
وبین التوبة انطلق الی ارض کذا وکذا فان بها اناساً یعبدون الله فاعبد الله
معهم ولا ترجع الی ارضک فانها ارض سوءٍ فانطلق حتی اذا نصف الطریق اتاه الموت
فاختصمت فیه ملائکة الرحمة وملائکة العذاب فقالت ملائکة الرحمة
جاء تائباً مقبلاً بقلبه الی الله وقالت ملائکة العذاب انه لم یعمل خیراً قط فاتاهم
ملکٌ فی صورة آدمیٍ فجعلوه بینهم فقال قیسوا ما بین الارضین فالی ایتهما
کان ادنی فهو له فقاسوا فوجدوه ادنی الی الارض التی اراد فقبضته ملائکة الرحمة
وفی روایةٍ فاوحی الله الی هذه ان تباعدی والی هذه ان تقربی وقال البخاری
فنأی بصدره نحوها. بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے اگلی امت
مین ایک مرد تہا کہ اوسنے ننانوے جان کو قتل کیا تہا تو اوسنے لوگون سے پوچہا کہ روے
زمین پر بہت بڑا عالم کون ہی سو اوسکو درویش بتلایا گیا یعنے لوگون نے کہا کہ فلانا درویش بڑا عالم ہی تو اوسکے

پاس گیا سو اوسنے کہا کہ اوس شخص سے ننانوے جان کو قتل کیا ہی کیا اوسکی توبہ قبول ہوگی تو اوس
درویش نے کہا کہ تیری توبہ مقبول نہین تو اوس نے اوس درویش کو قتل کیا سو اوسنے اوسکو قتل
کرکے سو کو پورا کیا پہر اوس شخص نے لوگون سے پوچہا کہ جہان مین بڑا عالم کون ہی تو اوسکو ایک
عالم حبر بتایا گیا یعنے لوگون نے کہا کہ فلانا حبر بڑا عالم ہی سو اوسنے کہا کہ اوس شخص نے سو جان کو مارا ہے
سو کیا اوسکی توبہ مقبول ہو سکتی ہی تو اوس عالم نے کہا کہ ہان اور کون شخص گنہگار اور توبہ کے درمیان حائل
ہو سکتا ہی سے یعنے توبہ کا کوئی مانع نہین تو فلانی زمین کی طرف جا مقرر وہان چند لوگ ہین کہ خدا کی عبادت
کرتے ہین سو تو بہی خدا کی عبادت کر اون کے ساتھ اور نہ پلٹیو اپنی زمین کی طرف اسواسطے کہ وہ بری زمین ہے
سو وہ شخص اوسطرف کو چلا یہان تک کہ جب آدہی راہ چل گیا تو اوسکو موت نے لیا تو جہگڑنے لگے اوسمین رحمت
کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے سو رحمت کے فرشتے کہنے لگے کہ یہ شخص توبہ کرکے آیا ہی اپنے دل سے خدا
کی طرف متوجہ ہوکر اور عذاب کے فرشتون نے کہا کہ اسنے کبہی کچہ نیک کام ہی نہین کیا تو اون کے پاس ایک فرشتہ
آدمی کی صورت پر آیا تو فرشتون نے اوسکو اپنے درمیان پنچ مقرر کیا تو اوسنے کہا کہ دونون زمینون
کی مسافت کو ناپو سو جس زمین کی طرف زیادہ تر نزدیک ہو سو اوسکے لائق ہی تو فرشتون نے
ناپا تو اوسکو اوسی زمین کی طرف نزدیک تر پایا جدہر کا اوسنے ارادہ کیا تہا تو اوسکو رحمت کے فرشتون نے
لیا اور دوسری روایت یون ہی کہ خدا نے گناہ کی زمین کی طرف حکم بہیجا کہ تو دور ہو جا اور عبادت
کی زمین کو حکم ہوا کہ تو قریب ہو جا اور بخاری نے روایت کی ہی کہ وہ شخص اپنی چہاتی سے چہل
کی زمین کی طرف جہکا یعنے مرنے کے وقت دونون زمین کے بیچ مین برابر تہا چہاتی سے کہسک کر
ادہر قریب ہو گیا ف اس حدیث سے کئی عمدہ فایدے ثابت ہوئے ایک یہ کہ گناہ کبیرہ سے
توبہ کرنا مقبول ہی دوسرے یہ کہ جہان گناہ کیا ہو اوس سے ہجرت کرنا مستحب ہی تا کہ بد یارون کی صحبت
پہر اوسکو طرف نہ ڈالے تیسرے یہ کہ فرشتونکو علم غیب نہین اگر اونکو علم غیب ہوتا تو عذاب کے فرشتے
بحث کرتے چوتہے یہ کہ مدعی اور مدعا علیہ کو پنچایت کرنا درست ہی پانچوین یہ کہ رحمت الٰہی کی
کچہ نہین دیکہتے کہ خالص دل سے توبہ کی اور دہر دریاے رحمت اور مغفرت جوش مین آیا

[illegible]

اور دستک دینا بجائے اجازت مانگنے کے ہی شرع مین اجازت کا اسواسطے حکم ہوا کہ نہین معلوم آدمی اپنے گھر مین کسطرح سے بیٹھا ہی

۸۳۹ خ ابن عمر اذا استاذنت امرأة احدکم الی المسجد فلا یمنعها بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی سے اوسکی جورو مسجد مین جانے کی نماز کے واسطے اجازت مانگے تو اوسکو منع نکرے

۸۴۰ خ ابن عمر اذا استاذنکم نساءکم باللیل الی المسجد فاذنوا لهن بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمہاری عورتین رات کو مسجد مین نماز کے واسطے جانے کی اجازت مانگین تو اونکو اجازت دو ف اس مضمونکا بیان مفصل آگے ہوچکا کہ اب عورتونکے نکلنے کا موقع نہین رہا بدل گیا

۸۴۱ م جابر اذا استجمر احدکم فلیوتر مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی استنجے کے ڈھیلے لیوے تو طاق لیوے یعنی تین یا پانچ یا سات

۸۴۲ ق ابو هریرة اذا استیقظ احدکم من منامه فلیستنثر ثلث مرات فان الشیطان یبیت عند خیاشیمه بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اپنی نیند سے جاگے تو تین بار ناک جھاڑے اسواسطے کہ شیطان رات کو ناک کی جڑ مین رہتا ہی ف سونے سے بلغم اور رطوبت دماغ اوترکے ناک کی جڑ مین جمع ہوتا ہی اوسکے سبب سے آدمی کو سستی ہوتی ہی سو فرمایا کہ تین بار چھینک ڈالے تاکہ سستی دور ہوجاوے بلغم اور رطوبت کو شیطان فرمایا اسواسطے کہ اوس سے سستی اور غفلت ہوتی ہی عبادت مین سو یہ عین آرزو ہی شیطان کی یا سچ مچ وہان رات کو شیطان رہتا ہو واللہ اعلم

۸۴۳ م ابو هریرة اذا استیقظ احدکم من منامه فلا یغمس یده فی الاناء حتی یغسلها ثلثا فانه لا یدری این باتت یده مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے

فرمایا کہ جب کوئی جاگے اپنی نیند سے تو نہ ڈالے اپنا ہاتھہ پانی مین جبتک اوسکو تین بار نہ
دہو لیوے اسواسطے کہ وہ نہین جانتا کہ کہان اوسکا ہاتھہ رات کو رہا یعنی پاک جگھہ یا ناپاک
جگھہ ف اکثر عرب جاہ ضرور پہر کے ڈہیلے سے استنجا کرکے سو رہتے تہے
اسواسطے حضرت نے ہاتھہ دہونے کو فرمایا کہ شاید وہان ہاتھہ لگ گیا ہو اور یہہ بہی ہو سکتا ہی
کہ رات کو احتلام ہوا ور ہاتھہ بھر جاوے غرض کہ یہ مستحب ہی کہ تین بار پہلے ہاتھہ دہو لیوے
تب پانی کے اندر ڈالے

٨٤٤ ق اَبُوهُرَيْرَةَ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ فَاِنِ امْرَءٌ
شَاتَمَهٗ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ اِنِّيْ صَائِمٌ بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی صبح کرے کسی دن اس
حال مین کہ روزہ دار ہو تو نہ فحش بکے اور نہ جہالت کرے اور اگر کوئی مرد اوسکو
گالی دیوے یا اوسکو اوپر لعنت کرے تو چاہئے کہ یون کہے کہ مین تو روزہ دار
ہون مین روزہ دار ہون ف یہ بات بآواز کہے کہ شاید وہ شخص شرماکر
چپ رہے یا اپنے دل مین کہے کہ مین تو روزہ دار ہون مجھکو مناسب نہین کہ اسکا
جواب دیکر جاہل بنون اور اپنے روزہ کا لطف کہوؤن

٨٤٥ ق جَابِرٌ اِذَا اَطَالَ اَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ اَهْلَهٗ لَيْلًا
بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی سفر مین گہر سے
زیادہ غائب رہا ہو تو اپنے گہر والون مین رات کو نہ آوے یعنی دن کو گہر مین آوے
ف دن کے آنے مین بہت فایدے ہین کہ عورت اوسکی پاکی سے لے ڈالے
غسل کرے کپڑے بدلے تاکہ خاوند کو نفرت نہو اور خاوند بہی نہا دہو کر صفائی
حاصل کرے کہ عورت کو نفرت نہو اور دن مین عمدہ کہانے کا سامان ہو سکتا ہی
رات کے آنے مین یہ کچھہ نہین ہو سکتا نقل ہی کہ ایک شخص اپنی عورت کو حاملہ چہوڑکر

سفر کو گیا سولہ برس کے بعد رات کے وقت گھر مین آیا بیٹا جوان ہوا تہا اپنی ماں کے پاس بیٹہا تہا اِس شخص کو گمان بد ہوا کہ عورت حرام کار ہی اپنے یار کو لئے بیٹہی ہی اوس کمبخت نے سنے تامل اپنے بیٹے کو مار ڈالا پہر جب حقیقت حال معلوم ہوا تو اپنے سر کو پیٹا سو اگر دن کو آتا تو یہ حال نہوتا اِسواسطے حضرت نے مسافر کو منع فرمایا کہ رات کے وقت گھر مین نہ آوے اِسیطرح کے شریعت کے حکمون مین ہزارون فایدے دینی اور دنیوی ہین وقت پر اونکی خوبیان ظاہر ہوتین ہین

۸۴۶ م ابو سعید اِذَا اُعْجِلْتَ اَوْ اُقْحِطْتَ فَلَا غُسْلَ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ الْوُضُوْءُ قَالَهُ لِعِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ حَدِيْثٌ مَنْسُوْخٌ مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب عورت سے صحبت کرتے تو جلدی اور شتابی مین ڈالا جاوے یا جماع کرے بدون انزال کے تو غسل تجہپر نہین اور وضو تجہکو لازم ہی یہ حضرت عِتْبان بن مالک رض سے فرمایا اور یہ حدیث منسوخ ہی ف حضرت ایکبار عِتبان بن مالک کے گہر گئے وہ اپنی عورت سے صحبت کرتے تہے حضرت کی خبر سنکے جلدی سے بدون فراغت ہوئے حضور کی خدمت مین حاضر ہوئے اور حضرت کو حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی اول اسلام مین یہی حکم تہا کہ بدون منی نکلے غسل واجب نہتہا پہر یہ حکم منسوخ ہوا اب صرف دخول سے بے انزال بہی غسل واجب ہی

۸۴۷ ق عُمَرُ اِذَا اُعْطِيْتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ بخاری اور مسلم مین حضرت عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تجہکو بدون مانگے کچہہ ملے تو اوسکو کہا اور خدا کی راہ مین دے ف عمرِ فاروق رض کو حضرت کچہہ دینے لگے عمر فاروق نے کہا جو مجہسے زیادہ تر محتاج ہوا اوسکو دیجئے مجہکو کچہہ حاجت نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب بے مانگے کچہہ ملے تو اوسکو خدا کی دی ہوئی روزی سمجہے یہ نہیں سمجہے پہر اگر حاجت ہو تو اپنے کام مین لاوے اور نہین تو کسی اور محتاج کو دیدے لیکن سوال کرنا دو طرح

ایک تو زبان سے یا کنایہ تو صاف حرام ہی دوسرے دلمین کسی چیز کی کسی شخص سے تاک لگانا یہ ولی سوال ہی تقوے کی راہ سے یہ بہی حرام ہی

۸۴۸ ف عُمَرُ اِذَا اَقْبَلَ اللَّیْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ
بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سامہنے آوے سیاہی رات کی پورب سے اور جاوے دن اور ڈوبے سورج تو روزہ دار روزہ کہولے

۸۴۹ ف اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب زمانہ قریب لگے تو نہین لگتا ہی کہ ایمان والا کا خواب جہوٹہہ ہووے ف اس حدیث کی تین مطلب ایک تو یہ کہ جب قیامت قریب آوے گی تو مسلمان کا خواب سچا ہوا کرے گا اسواسطے کہ قیامت مین سب چہپی چیزین ظاہر ہون گی دوسرے یہ کہ جب عمر آدمی کی آخر ہوتی ہی تو خواب بہی سچا ہوتا ہی اسواسطے کہ عالم آخرت قریب ہوتا ہی اور آخر عمر مین اکثر آدمی کا دل صاف ہوتا ہی اور دنیا سے دل سرد ہوتا ہی تیسرے یہ کہ بہار کے موسم مین جب رات دن برابر ہوتے ہین تو خواب سچا ہوتا ہی اسواسطے کہ ہوا نہ گرم ہوتی ہی نہ سرد حواس صاف رہتے ہین

۸۵۰ ف اَبُوْ قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ
بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ رض سے جنکا حارث بن ربعی نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نماز کی تکبیر ہو تو اوٹہا نکرو جبتک مجہکو آتے دیکہہ نہ لیا کرو ف حضرت کا گھر مسجد سے ملا تہا سنت آپ گھر مین پڑہتے تہے جب فرض کی تکبیر ہوتی تہی تب حضرت گھر مین سے تشریف لاتے تہے لوگ تکبیر کے ہوتے اوٹہہ کھڑے ہوتے تہے سو فرمایا کہ دون میرے آئے نہ اوٹہا کرو امام شافعی کے نزدیک جب تکبیر تمام ہو تو لوگ نماز کو اوٹہین اور امام اعظم کے نزدیک حیّ علی الصلوة کہنے کے وقت امام اور مقتدی کھڑے ہون اور قد قامت الصلوة کے وقت نماز شروع کرین

۸۵۱ م ابوہریرۃ اذا اقیمت الصلوۃ فلا صلوۃ الا المکتوبۃ مسلم مین
ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب فرض نماز کی تکبیر ہو تو کوئی نماز درست نہین
سواے فرض کے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مسجد مین جماعت کی نماز
ہوتی ہو تو سنت اور نفل پڑھنا مکروہ ہی لیکن حنفی مذہب مین صرف فجر کی سنت جماعت سے
علحدہ مسجد کے دروازے کے قریب پڑھکے جماعت مین ملے اور اگر جانے
سنت پڑھنے سے جماعت کی ایک رکعت بھی نہ ملے گی تو سنت نہ پڑھے جماعت مین ملے
اور اگر کوئی آگے سے پڑھتا ہو اور ایک رکعت پڑھ چکا ہو تو دوسری رکعت ملاکر
سلام پھیر کے جماعت مین شریک ہووے اور اگر اول رکعت کا سجدہ نکیا ہو تو اوس
نماز کو توڑکر جماعت مین ملے دو رکعت کی نیت کی ہو یا چار کی

۸۵۲ خ ابو اسید الساعدی اذا اکثبوکم فارموھم واستبقوا نبلکم
بخاری مین ابو اسید ساعدی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کافر تمپر جھنڈ باندھکر
آوین تو اونکو تیرون سے مارو اور اپنے تیر باقی رکھو ف یہ حدیث حضرت نے جنگ بدر
مین صف لشکر کی بابت فرمائی یعنی قریب جھنڈ مین تیر خطا نکرین گے بہت دور سے
مارنا سے فایدہ نہی اور سب تیرون کو ایکبارگی مارنا اور ترکش خالی کرنا کام کی بات نہین

۸۵۳ م ابن عمر اذا اکفر الرجل اخاہ فقد باء بہا احدھما مسلم مین عبداللہ بن عمر سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی مرد نے اپنے بھائی کو کافر کہا تو وہ بات
دونون مین کسی پر ضرور پلٹ پڑتی ہی ف یعنی اگر وہ کافر ہی حقیقت میں جسکو کافر
کہا تو بجا ہوا اور اگر وہ کافر نہین تو اوسوقت کفر کہنے والے پر پلٹ پڑیگا اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ آدمی اپنی زبان کو روکے رہے ہر ایک کو بے دلیل یقینی کافر نکہے
شاید اوسی پر پلٹ پڑے اور خدا کے غضب مین گرفتار ہووے ہان یون کہنا مضایقہ
نہین کہ فلانا شخص کافرونکے کام کرتا ہی اگر اوسکے عمل دین کے خلاف ہون اور اگر

سکا کفر بدلیل قطعی ثابت ہوگیا ہوا اور ضروریات دین کی وہ انکار کرتا ہو تو اوسکو شوق سے
کافر کہے تاکہ کوئی اوسکی راہ پر نہ چلے اور شریعت محمدیہ میں خلل نہ پڑے سب جلسے
کہ اس زمانہ میں ملحد بہت ظاہر ہوئے ہیں کہ شریعت محمدی کو ہنستے ہیں بیشک وہ کافر ہیں
۸۵۴ ق ابن عباس اذا اکل احدکم طعاما فلا یمسح یدہ حتی یلعقھا او یلعقھا
بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی
کہانا کھاوے تو اپنا ہاتھہ کسی چیز میں نہ پونچھے جبتک ہاتھہ کو نچاٹ لے یا کسیکو چٹاوے
ف یہ حکم اسواسطے ہوا کہ انگلیاں بعد کہانے کے نہ چاٹنا مغرور لوگوں کی
عادت ہی اور چاٹنے میں برکت ہی حکما نے لکھا ہی کہ کہانے میں چار باتیں فرض
ہیں حلال رزق کہانا اوسکو خدا کی عنایت جاننا اوسپر راضی ہونا اوسکو کہا کے
گناہ نکرنا اور پانچ باتیں سنت ہیں اول بسم اللہ کہنا ہاتھہ دہونا الحمد للہ کہنا اور داہنے
ہاتھہ سے کھانا اور دو اپنا زانو اوٹھا کہ بائیں پیر پر بیٹھنا اور نہ کبھی حضرت نے اکثر وبیٹھکر
بہی کہایا ہی اور آداب بہی چار ہیں اپنے آگے سے کہانا لقمہ چھوٹا بنانا خوب چبا کر
نگلنا اور لوگوں کو کہاتے ہوئے نہ دیکھنا اور علاج غرور کی یہ ہی کہ دسترخوان پر
گرے کہانے کو کچھہ اوٹھا کر کہانا اور بعد کھانیکے انگلیاں چاٹنا اور برتن وہ دو
چیزیں ہیں کھانے کو سونگھنا اور پھونکنا

آداب طعام خوردن

۸۵۵ م ابن عمر اذا اکل احدکم فلیاکل بیمینہ واذا شرب فلیشرب بیمینہ فان الشیطان
یاکل بشمالہ ویشرب بشمالہ مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھاوے تو اپنے داہنے ہاتھہ سے کھاوے اور جب
پیئے تو چاہیے کہ اپنے داہنے سے پئے اسواسطے کہ شیطان بائیں ہاتھہ سے
کہاتا ہی اور بائیں سے پیتا ہی
م ابو ہریرۃ اذا اکل احدکم فلیلعق اصابعہ فانہ لا یدری فی ایتھن البرکۃ

مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھاوے تو چاہئے کہ
اپنی انگلیان چاٹ لے اسواسطے کہ اوسکو نہین معلوم کہ کس انگلی مین برکت ہی

٨٥٦ ق اَبُو بَكْرَةَ اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ

بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب دو مسلمان سامنا کرین تلوارین لیکر تو قتل کرنے والا اور جو قتل ہوا دونون دوزخ مین ہین ف پوری حدیث یون ہی کہ ابو بکرہ اس حدیث کے راوی نے حضرت سے پوچھا کہ بھلا قتل کرنے والا تو اسواسطے دوزخی ہوا کہ ظالم تھا مگر جو قتل ہوا اوسکا کیا قصور تھا حضرت نے فرمایا کہ وہ بھی تو اپنے حریف کے مارنے پر حریص اور مستعد تھا یعنی اوسکا قابو نہوا نہین تو ضرور مارتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاتل اور مقتول مسلمان دوزخی اوس صورت مین ہین جب دونون ایک دوسرے کے مارنے کا قصد رکھین اور عداوت سے لڑین جسطرح خانہ جنگی ہوتی ہی تو اگر ایک مسلمان کو دوسرا مسلمان ناحق مارنے کا ارادہ کرے یا چور راہزن سامنا کرے تو وہ مسلمان اپنی جان جسطرح ہو سکے بچاوے اور اگر یقین جانے کہ بدون اوسکے مارے مین کسیطرح بچ نہین سکتا تو شوق سے مارے اسواسطے کہ اپنی جان بھی بچانا فرض ہی اسطرح کا قاتل دوزخی نہین اور جو مسلمان کہ امام سے باغی ہوئے ہین اونکا قتل بھی درست ہی

٨٥٧ م عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيُّ اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا فَاَخِفَّ بِهِمِ الصَّلٰوةَ

مسلم مین عثمان بن ابی العاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو نماز مین امام ہو کسی قوم کا تو ہلکی نماز اونکے ساتھہ پڑھ ف سب اماموںکا یہی ندہب کہ امام کو لازم ہی کہ نماز کو بہت لنبا نکرے زیادہ دیر نہ لگاوے اسواسطے کہ مقتدیون مین بیمار اور ضعیف بھی ہوتے ہین اونکو تکلیف ہوگی جماعت کم ہوا کریگی

لیکن ایسی جلدی بہی درست نہین کہ فرض اور واجب نماز کے ناقص ہون اور رکوع سجدہ پورا نہو اور اگر قوم چند گنے لوگ ہین اور وہ طول نماز سے راضی ہین تو نماز کو طول کرنا اوس صورت مین صحیح

۸۵۸ ق ابو ہریرۃ اِذا اَمَّنَ الاِمَامُ فَاَمِّنُوا فَاِنَّ مَن وافق تامینہ تامین الملائکۃ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِہٖ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نماز مین امام آمین کہے تو تم بہی آمین کہو جیسے فرشتے کہتے ہین اسواسطے کہ جسکا آمین کہنا فرشتون کے آمین کہنے کے موافق پڑجاویگا تو اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے ف آمین کے معنی یہ ہی کہ دعا ہماری قبول کر یعنی جسطرح فرشتے خدا کی رحمت پر بہروسا کرکے حضور دل سے امین کہتے ہین ویسی تم بہی آمین کہو کہ جب تمہارا اور اونکا آمین کہنا موافق پڑیگا گناہون کی مغفرت ہوگی

۸۵۹ م ابو ہریرۃ اِذَا انتعَلَ اَحَدُکُم فَلْیَبدَأ بِالیُمنیٰ وَاِذَا خَلَعَ فَلْیَبدَأ بِالشِّمَالِ وَلْیُنعِلْهُمَا جَمِیعًا اَو یَخلَعهُمَا جَمِیعًا مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جوتہ پہنے کوئی تو چاہیے کہ شروع کرے پہنے داہنے پانوسے کر اور جب اوتارے تو چاہیے کہ بائین پانوسے پہلے اوتارے اور چاہیے کہ دونون جوتونکو ساتہہ پہنے یا دونون کو ساتہہ اوتارے یعنی یون نکرے کہ ایک پانون مین جوتہ پہنے اور دوسرا پانو ننگا ہو کہ اسمین تکلیف بہی ہی اور معیوب بہی ہی

۸۶۰ ق ابن عمر اِذَا اَنزَلَ اللّٰہُ بِقَومٍ عَذَابًا اَصَابَ مَن کَانَ فِیهِم ثُمَّ بُعِثُوا عَلیٰ اَعمَالِهِم بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب خدا کسی قوم پر عذاب اوتارتا ہی تو جتنے اوس قوم مین ہوتے ہین سب پر عذاب ہوتا ہی پہر قیامت مین اوٹہائے جاوینگے اپنے عملون پر ف یعنی جب کسی قوم پر عذاب ہوتا ہی تو نیک اور بد سب ہلاک ہوتے ہین لیکن نیکون پر یہ عذاب فقط دنیا وی ہوتا ہی آخرت مین نیک لوگ اپنی نیکیونکا ثواب پاوینگے نیک لوگ عذاب مین اسواسطے

شریک ہوے کہ اپنی قوم کو گناہوں سے کیوں نہ روکا اور اگر وہ گناہ نہ کرتے تھے تو لوگ انکے ساتھ کیوں رہے

۸۶۱ ق عَائِشَةَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَلَهَا اَجْرُهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِلزَّوْجِ بِمَا اكْتَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ مِنْ اَجْرِ بَعْضٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب عورت اپنے گھر سے خدا کی راہ مین کھانا کسیکو دیوے بدون لٹاے تو اوسکو ثواب دینے کا ہی اور اوسکے خاوند کو کمانے کا اور اناج رکھنے والے کو بھی اتنا ثواب ہی نہ گھٹاوے گا ایک دوسرے کے ثواب کو یعنی تینون کو پورا ثواب ملیگا ف بدون لٹاے یعنی اتنا نہ دے ڈالے کہ اوسکے لڑکے فاقہ کرین اور یہ ثواب جب ہی کہ خاوند نے دینے کو منع نہ کیا ہو

۸۶۲ م عَائِشَةَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَلَهَا نِصْفُ اَجْرِهٖ مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب راہ خدا مین عورت اپنے خاوند کی کمائی سے خرچ کرے بدون اوسکے کہے تو عورت کو خاوند کے آدھے ثواب کے برابر ثواب ملیگا ف خرچ کرے بدون کہے یعنی اوسکے خاوند نے نہ منع کیا تھا دینے کو نہ اجازت دی تھی

۸۶۳ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي الْاُخْرٰى حَتّٰى يُصْلِحَهَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جب ٹوٹ جاوے کسیکی جوتی کا تسمہ تو نہ چلے دوسری ایک جوتی پہنے جبتک اوسکو درست نہ کرلے ف عرب کا جوتہ صرف ایک تلہ ہوتا تھا تسمہ وار جیسے کھڑاؤن ایک جوتہ پہننا اسواسطے منع کیا کہ کیچڑ مین گرنے کا خوف ہی اور موجب تکلیف ہی اور معیوب بھی ہی

۸۶۴ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا اَوٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهٗ بِدَاخِلَةِ اِزَارِهٖ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ مَا خَلَفَهٗ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ

إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِينَ

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین کوئی اپنے بچھونے پر آوے یعنی سونے کے واسطے تو جھاڑے اپنے بچھونے کو اپنی لنگی کے اندر طرف سے اسواسطے کہ اوسکو معلوم نہین کہ اوسکے پیچھے اوسپر کیا پڑا ہی پھر یہ دعا پڑھے یعنی باسمک ربی سے آخر تک دعا کے یہ معنی کہ اے میرے رب تیرے نام پر مینے اپنا پانجر رکھا اور تیری مدد سے پھر اوسکو اوٹھاؤنگا اگر تو نے میری جان کو بند کیا یعنی نیند مین اگر مرگیا تو اوسپر رحم کیجیو اور اگر تو نے جان کو چھوڑا یعنی زندہ رکھا تو اوسکو بچائیو گناہون سے اور بلاؤن سے جس سے تو نیکون کو بچاتا ہے **ف** سنت یہ ہی کہ سوتے وقت اول بستر جھاڑے تاکہ کیڑا اور گرد و غبار دور ہو پھر وہ دعا پڑھے اور قبلہ کی طرف موہنہ کرکے سو رہے بستر جھاڑ لینا خصوصا اندہیرے مین نہایت حکمت کی بات ہی

ف ابوہریرۃ إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ هَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رات کو علیحدہ سوتی ہی عورت خاوند کا بستر چھوڑ کر یعنی خاوند سے روٹھہ کے تو فرشتے اوسکو فجر تک لعنت کیا کرتے ہین **ف** اسواسطے لعنت کرتے ہین کہ عورت پر خاوند کی اطاعت اور رضامندی فرض ہی

ف ابن عمر إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو مول لیا کرے تو کہہ دیا کر کہ مجھکو دہوکا نہ دینا دغابازی نہ کرنا **ف** لوگون نے عرض کی حضرت سے کہ فلانا شخص بھولا آدمی ہی مول لینے مین فریب بہت کھاتا ہی نقصان اوسکا ہوتا ہی حضرت نے اوسکو منع کیا کہ تو مول نہ لیا کر اوسنے کہا کہ یہ تو مجھہ سے چھوٹے گا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ مول لیتے وقت اوس سے

کھہ دیا کر کہ مجھکو دھوکا نہ دینا یعنی اگر دھوکھا دے گا تو خبر پھر جاوے گی کر یا مول لینا شرط ہوا

ف اِبْنُ عُمَرَ اِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوۃَ حَتّٰی تَبْرُزَ وَاِذَا غَابَ

۸۶۷ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوۃَ حَتّٰی تَغِیْبَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ

بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو تو نماز نہ پڑھو

دیر کرو جبتک کہ سب نکل آوے اور جب ڈوبے سورج کا کنارہ تو نماز نہ پڑھو

دیر کرو جبتک کہ سب ڈوب جاوے ف سورج کے طلوع اور غروب

مین نماز پڑھنا حرام ہی

م اَبُوْ هُرَیْرَۃَ اِذَا بُوْیِعَ لِخَلِیْفَتَیْنِ فَاقْتُلُوا الْاٰخِرَ مِنْهُمَا مسلم مین

۸۶۸ ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بیعت لی جاوے دو اماموں

اور بادشاہوں کے واسطے تو اون مین سے دوسرے کو قتل کیجو یعنی جسوقت

وہ سامنا کرے ف یعنی جسوقت ایک امام سے مسلمانوں نے بیعت کی ہو

اور اوسکو اپنا سردار بنایا ہو اوسکے بعد دوسرے امام سے بیعت کچھہ اور

مسلمانوں نے کی ہو تو دوسرے امام کی امامت باطل ہی ایک شہر مین ہوں یا

دو شہروں مین دار الاسلام چھوٹا ہو یا بڑا اول امام کی خبر سنکے بیعت ہوئی یا نا واقفی میں

اور یہ جو فرمایا کہ دوسرے امام کو قتل کرو یعنی اوسکو مردہ شمار کرو اوسکی اطاعت

مت کرو اوسکا حکم جاری نہونے دو اور اگر دوسرا امام امامت اپنی نچھوڑے اور

لڑے اوس صورت مین اوسکو قتل کرو اسواسطے کہ دو حاکم ہونے مین بڑے

فساد ہین مثل مشہور ہی کہ دو تلوارین ایک میان مین نہین سماتین اور دو بادشاہ

ایک ملک مین نہین رہ سکتے اور اگر ساتھہ ہی ایک ہی وقت مین دو امام ہوئے ہوں

تو دونو کی امامت درست نہین پھر اوسکے بعد جسپر اکثر معتبر لوگوں کا اجماع ہو وہ

امام ہے اور اگر دو امام بہت دور دور ملکوں مین ہوں جیسے مشرق اور مغرب

سے ہم عقد امامت ...

کہ ایک ملک سے دوسرے ملک مین آنا جانا مشکل ہو اور ایک دوسرے کی مدد نہ کر سکتا ہو تو
اوس صورت مین دو امام ہونا بھی درست ہی ساتھی بیعت ہوئی ہو یا آگے پیچھے اہلسنت
وجماعت کا یہ مذہب ہی کہ مسلمانون پر واجب ہی کہ ایک اپنا امام ٹھہرا دین اور اوسکی
اطاعت شرع کے موافق اپنے اوپر واجب جانین تاکہ امام کافرون سے لڑنے جہاد کرے
مسلمانون پر کافرون کو غالب نہونے دیوے بدکارونکو سزا دیوے احکام شرع
کے جاری کرے کوئی ظلم کرنے نپاوے محتاجون اور یتیمون کی خبرگیری کرے لیکن شرط
یہ ہی کہ امام احکام شرعی کو خوب جانتا ہو بہادر اور ہوشیار ہو تاکہ بخوبی ملک کا بندوبست
کرے لڑائی نہ بگاڑے قریش کی قوم سے ہو کہ سوائے قریش کے اور کسی قوم کا
امامت مین حق نہین باقی مسائل مفصل امامت کے عقائد اور فقہ کے کتابون سے دریافت کیا جاوے

٨٦٩ م ابو سعید إِذَا تَثَاوَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ عَلَى فِيهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ
مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی جمھائی لیوے
تو اپنے موہنہ کو اپنے ہاتھ سے بند کر لیا کرے اسواسطے کہ شیطان گھس جاتا ہی ف
شیطان فرمایا موذی چیز کو جیسے مکھی اور مچھر اور گرد وغبار کہ جمھائی لیتے اگر ان مین سے
کوئی چیز موہنہ کے اندر گھس جاتی ہی یا سچ مچ شیطان ہی گھس جاتا ہو اسواسطے کہ
جمھائی بہت پیٹ بھرنے مین آتی ہی اور بدن مین سستی لاتی ہی اوس وقت عبادت
بخوبی نہین ہو سکتی یہی اثر ہی شیطان کا

٨٧٠ م ابو ہریرۃ إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ
الدَّجَّالِ وَيُرْوَى إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْآخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ
جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ
مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی التحیات

پڑہے توچاہیئے کہ خدا سے چار چیزونکی پناہ مانگے یون سے کہے کہ اے خدا وند مین تیری پناہ مانگتا ہون دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور دجال کے فتنے سے اور دوسری روایت مین یون آیا ہی کہ جب فراغت کرے پچھلی التحیات سے توچاہیئے کہ خدا سے چار چیزونکی پناہ مانگے دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور دجال کے فتنہ سے **ف** زندگی کا فتنہ یہ کہ آدمی گناہ کرے کافر ہونیکا غلبہ محتاجی یا بہت دولت جو خدا کو بہلا دے اور موت کا فتنہ موت کے وقت کی سختی یا خاتمہ خراب ہونا سنت ہے کہ بعد التحیات اور درود کے یہ دعا پڑہے

٨٧١ **ق** أَبُوهُرَيْرَةَ وَأَبُوسَعِيْدٍ إِذَا تَنَخَّمَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَىٰ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی اور ابوسعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کہکہار کے تہوکے تو اپنے منہہ کے سامہنے نہ تہوکے اور نہ اپنے داہنے اور چاہیئے کہ اپنی بائین طرف بائین پانو کے تلے تہوکے **ف** ایکبار حضرت نے مسجد مین قبلہ کی دیوار طرف تہوک لگا دیکہا ٹہیکرے سے اوسکو چہڑا ڈالا تب یہ حدیث فرمائی نماز مین قبلہ کیطرف تہوکنا اسواسطے منع ہوا کہ نمازی خدا سے عرض معروض کرتا ہی اور داہنی طرف فرشتہ ہی حضرت کے وقت مسجد مین فرش نہ ہوتا تہا اسواسطے قدم کے نیچے تہوکنے فرمایا اسوقت مین اگر نماز پڑہے تہوک آوے تو کپڑے مین لے لیوے چنانچہ اور روایت مین کپڑے کا ذکر بہی آیا

٨٧٢ **م** أَبُوهُرَيْرَةَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ وَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ

كُلُّ خَطِيئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ

مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب وضو کرتا ہی بندہ مسلمان یا ایمان دار یہ شک ہی راوی کی کہ حضرتؐ نے مسلم کی لفظ فرمائی یا مومن کے سو دہوتا ہی اپنے منہہ کو تو نکل جاتے ہین اوسکے منہہ سے سب گناہ جنکو اپنی آنکہہ سے دیکہا پانی گرنے کے ساتہی یا پچہلے پانی کے قطرے کے ساتہہ اور جب اپنے دونو ہاتہہ دہوتے تو اوسکے ہاتہون سے سب گناہ نکل جاتے ہین جنکو ہاتہہ سے پکڑ کیا پانی گرنے کے ساتہی یا پچہلے پانی کے قطرے کے ساتہہ پھر جب اپنی دونو پانو دہوئے تو نکل جاتے ہین سب گناہ جنکو پیروں نے چل کر کیا پانی کے ساتہی یا پچہلے پانی کے قطرے کے ساتہہ یہان تک کہ گناہون سے پاک صاف ہوجاتا ہی

ف اس حدیث مین فضیلت ہی وضو کی معلوم ہوا کہ وضو سے گناہ دور ہوتے ہین یعنی صغیرہ گناہ اور کبیرہ گناہ توبہ سے

۸۷۳ ق جابرٌ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ

بخاری اور مسلم مین جابر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی آوے جمعہ کے دن اور امام خطبے کے واسطے نکل چکا ہو تو چاہیئے کہ دو رکعتین پڑہ لیوے ف یہ حدیث دلیل ہی امام شافعی کی کہ دو رکعت تحیۃ المسجد پڑہنا ضرور ہی اگرچہ امام خطبہ پڑہتا ہو امام اعظم کے مذہب مین خطبے کے وقت کوئی نماز درست نہین خطبے کا سننا فرض ہی سنت کرنے مین فرض فوت ہوتا ہی اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ جب امام خطبے کے واسطے نکلے تو کوئی نماز اور کوی بات کرنا درست نہین

۸۷۴ م ابو ہریرۃ إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ

مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہی تو بہشت کے دروازے کہولے جاتے ہین اور

دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہین اور شیطان زنجیرون مین باندہے جاتے

ف اس حدیث مین رمضان کی برکت اور فضیلت کا بیان ہی اسواسطے کہ جب آدمی نے روزہ رکہا اور پیٹ خالی ہوا اکثر گناہون سے بچا تو رحمت الٰہی کا جوش ہوا بہشت کے دروازے کہلے دوزخ بیکار ہوئی شیطان بند ہوئے اسواسطے کہ اکثر شیطان کا قابو آدمی پر پیٹ بہرنے مین ہوتا ہی اور اکثر بے نمازی لوگ بہی رمضان مین روزہ رکہتے ہین اور نماز شروع کرتے ہین یہ بہی دلیل ہی شیطان کے قید ہونے کی غرض رمضان کی برکت مین کچہہ شبہہ نہین

۸۷۵ **م** اَبُوهُرَيْرَةَ اِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى حَاجَتِهٖ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا

مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوی جا ضرور کے واسطے بیٹہے تو قبلہ کا سامنا نہ کرے اور نہ اوسکو پیٹہہ دیوے

۸۷۶ **م** عَائِشَةَ اِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ وَمَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ

مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مرد بیٹہا عورت کے چوشاخے مین اور لگا ختنہ مرد کا عورت کے ختنے مین تو ضرور واجب ہوگیا غسل کرنا

ف عورت کا چوشاخا یعنی دو پنڈلیان اور دو رانین یعنی صرف دخول سے غسل واجب ہی منی نکلے یا نہ نکلے اول حکم تہا کہ بدون منی نکلے غسل واجب نہ تہا اس حدیث سے وہ حکم منسوخ ہوا اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا

۸۷۷ **م** اِبْنِ عُمَرَ اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ فَقِيْلَ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب خدا جمع کریگا سب اگلون اور پچہلون کو قیامت کے دن ہر ایک دغاباز قول توڑنے والے کا جہنڈا اونچا کیا جاویگا پہر کہا جاویگا یہ دغابازی ہی فلانے کی فلانے کے بیٹے کی **ف** یعنی جسنے امام سے بیعت کی پہر قول توڑا اوسکو

خدا قیامت مین فضیحت کریگا سب کے آگے

۸۷۸ ص طلحۃ اذا حدثتکم عن اللہ بشیء فخذوا بہ فانی لن اکذب علی اللہ
مسلم مین طلحہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مین تمکو خدا کی طرف سے کوئی چیز
بتلایا کرون تو اوسکو پکڑ لیا کرو یعنی عمل کرو اسواسطے کہ مین مقرر خدا پر کبھی جھوٹ
نہ باندھونگا یعنی خدا کے حکم پہچانے مین معصوم ہین اوسمین چوک پڑنا چل نچل ہونا
ممکن نہین ف اس حدیث کا قصہ ہوچکا کہ حضرت نے ایکبار انصاریون کو نر کھجور کے
پھول کو مادہ کھجور کے اندر ڈالنے سے منع کیا اوس سال کچا پکا ہوئی تب یہ حدیث
فرمائی یعنی دین مین تمکو میری اطاعت کرنا فرض ہی دنیا کی مصلحت اپنی تمہین خوب جانتے ہو

۸۷۹ ق مالک بن الحویرث اذا حضرت الصلوۃ فاذنا ثم اقیما ولیؤمکما اکبرکما
قالہ لہ ولصاحب لہ بخاری اور مسلم مین مالک بن حویرث رضہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نماز کا وقت آوے تو اذان دیا کرو اور اقامت کہوا اور
چاہیئے کہ تم دونون مین بڑا امام ہووے یہ حضرت نے مالک اور اوسکے ساتھی سے
فرمایا ف مالک بن حویرث رضہ سے روایت ہی کہ ہم دو آدمی حضرت پاس
حاضر ہوئے جب ہم نے گھر جانے کا ارادہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر مین بھی اذان کہنا چاہیئے اور جماعت دو آدمی مین بھی
ہوتی ہی اور جب علم مین برابر ہون تو بڑی عمر والا امام بنے

۸۸۰ ھ ام سلمۃ اذا حضرتم المیت فقولوا خیرا فان الملائکۃ یؤمنون علی
ما تقولون مسلم مین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مردے کے
پاس جمع ہو تو اوسکے حق مین نیک بات بولا کرو اسواسطے کہ فرشتے آمین کہتے ہین
جو تم کہتے ہو ف یعنی جب آدمی مرگیا تو اوسوقت فرشتے موجود ہوتے ہین
تمہارے قول پر آمین کہتے ہین تو اوسکے حق مین نیک بات بولو دعا کرو معلوم ہوا کہ

مُردے کی خوبیاں ذکر کرنا اور اوسکے واسطے دعا کرنا مستحب ہی اوسکے بُرے کام نہ ذکر کرنا چاہیے

ف عمرو بن العاص اذا حکم الحاکم فاجتهد ثم اصاب فله اجران واذا حکم ٨٨١
فاجتهد فاخطاء فله اجر بخاری اور مسلم مین عمرو بن عاص رضہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب حاکم اور قاضی نے کسی مقدمہ مین حکم کرنے کا ارادہ
کیا سو مقدور بھر اوس بات کے دریافت مین محنت اور کوشش کی پھر ٹھیک بات پا گیا تو اوسکو
دو ثواب ہین یعنی ایک محنت کا دوسرے ٹھیک بات پا جانے کا اور جب حکم کا ارادہ کیا
اور مقدور بھر کوشش کی پھر اوسمین چوک گیا یعنی حق بات اوسکو نہ معلوم ہوئی
تو اوسکو ایک ثواب ہی یعنی صرف محنت کرنے کا ف یعنی جب حاکم یا قاضی نے
قصہ فیصل کرنے مین خوب غور کی اور قران اور حدیث اور اجماع امت سے
اوسکا حکم نکالا اگر وہ حکم ٹھیک ہی تو اوسکو دو ثواب ہین اور اگر چوک ہی تو ایک
ثواب بعد کوشش کے چوک پر پکڑ نہین اسیطرح جو عالم مجتہد وہ مسئلہ جو قران اور حدیث
اور اجماع امت مین صاف مذکور نہین اوسکو اپنے قیاس سے قران اور حدیث
مین غور کرکے نکالے تو مقرر ثواب پاویگا اگر ٹھیک مسئلہ ہی تو دو ثواب ہین اور
اگر چوک ہی اوسمین تو ایک ثواب بشرطیکہ اجتہاد کی لیاقت رکھتا ہو اجتہاد کی شرطین
علم فقہ مین مذکور ہین اجتہاد کرنا ہر عالم کا کام نہین اوسکو بہت علم اور فہم تیز چاہیے
اسیواسطے اہل سنت مین چار مجتہد اماموں کے مذہب مقرر ہو گئے اونکی برابر آجتک
کسیکو علم اور فہم حاصل نہین ہوا علاوہ اسکے اونکا زمانہ حضرت کے زمانے سے
بہت قریب تھا جو حضرت کے وقت کی رسم اور عادت اور اوسوقت کی بول چال کا
طریق وہ لوگ سمجھتے تھے اس وقت کے عالموں کو سمجھنا نہایت مشکل ہی

۴۹۲ م جابر اذا حلم احدکم حلما فلا یخبر احدا بتلعب الشیطان مسلم مین جابر رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی بُری پریشان خواب دیکھے تو کسی سے نکہے

بشیطان کے کھیل کو ف یعنی آدمی کے دق کرنے کو شیطان کچھہ دراہی ہوتا ہے
دکھلاتا ہی سوا اوسکا کسی سے کہنا کیا ضرور

۱۱۶۳ م ابو هريرة اذا خرجت روح المؤمن تلقاها ملكان يصعدانها قال حماد فذكر من طيب ريحها وذكر المسك ويقول اهل السماء روح طيبة جاءت من قبل الارض صلى الله عليك وعلى جسد كنت تعمرينه فينطلق به الى ربه ثم يقول انطلقوا به الى اخر الاجل قال وان الكافر اذا خرجت روحه قال حماد وذكر من نتنها وذكر لعنا ويقول اهل السماء روح خبيثة جاءت من قبل الارض قال فيقال انطلقوا به الى اخر الاجل قال ابو هريرة فرد رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ريطة كانت عليه على انفه هكذا

مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بدن سے ایمان دار کی روح نکلتی ہی تو اوسکے آگے دو فرشتے آتے ہین اوسکو آسمان پر چڑھا لیجاتے مین کہا حماد نے جو اس حدیث کے راوی ہے کہ حضرت نے یا ابوہریرہ نے اوس روح کی خوشبو کا ذکر کیا اور مشک کا اور سب کہتے مین آسمان والے یعنی فرشتے پاک روح زمین کی طرف سے آئی ہی اللہ تجہپر رحمت کرے اور تیرے بدن پر جسکو تو نے اباد رکہا پہر اوسکو اوسکے رب تک لیجاتے مین پہر خدا فرماتا ہی کہ لیجاؤ اوسکو پچھلی مدت تک یعنی قیامت تک اور فرمایا حضرت نے اور کافر کی روح جب بدن سے نکلتی ہی کہا حماد نے اور حضرت نے یا ابوہریرہ نے اوسکی بدبو کو ذکر کیا اور اوسپر لعنت کی اور سب کہتے مین اسمان والے ناپاک روح آئی زمین کی طرف سے حضرت نے فرمایا پہر حکم ہوتا ہی کہ لیجاؤ اسکو پچھلی مدت تک یعنی قیامت تک کہا ابوہریرہ نے سو پہیر کر رکھا حضرت نے باریک کپڑا جو آپکے پاس تھا اپنی ناک پر اسطرح یعنی حضرت نے اوس روح کافر کی بدبو کا خیال کرکے کپڑے سے اپنی ناک بند کی ف یہ جو حکم ہوا کہ لیجاؤ اوسکو قیامت تک یعنی ایماندار کی روح کو ایمان داروں کے عمدہ مقام پر رکھو جسکا نام علیین ہی اور کافر کو

بیان حال روح مومن کا بعد جسم سے روح نکلنے کے

کافروں کے بدتر مکان پر رکھو جسکا نام سجین ہی

م ابن عباس اذا دبغ الاھاب فقد طھر مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے ٨٨٤
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب صاف ہوگیا چمڑا مصالح وغیرہ سے تو پاک ہوا ف
یہی مذہب ہی امام اعظم کا کہ سب چمڑے دباغت اور صاف کرنے سے پاک ہوجاتے
ہین سواے آدمی اور خوک کے آدمی تو تعظیم اور بزرگی کے سبب سے اور خوک
ناپاکی کے سبب سے اور امام شافعی کے نزدیک کتے کا چمڑا بھی کسیطرح پاک نہین ہوتا

خ ابوھریرۃ اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین قبل ان یجلس ٨٨٥
بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد مین جاوے
تو دو رکعتین پڑھے بیٹھنے سے پہلے ف اس نماز کا نام تحیۃ المسجد ہی سنت
یہی ہی کہ اول تحیۃ المسجد پڑھے تب مسجد مین بیٹھے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا
کہ یہ جو لوگونکی عادت ہی کہ اول لوگ بیٹھ لیتے ہین خصوصاً جمعہ کے دن پھر تحیۃ المسجد پڑھتے ہین سو بیجا ہے

م ابو حمید او ابو اسید اذا دخل احدکم المسجد فلیقل اللھم افتح لی ابواب ٨٨٦
رحمتک واذا خرج فلیقل اللھم انی اسئلک من فضلک
مسلم مین ابو حمید یا ابو اسید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد مین
جاوے تو چاہئے کہ یون کہے کہ اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے
کھول اور جب مسجد سے نکلے تو یون کہے کہ اے اللہ مین ترا فضل اور رزق
چاہتا ہون ف مسجد مین جاتے اور نکلتے یہ دعا پڑھنا مستحب ہی

م جابر اذا دخل الرجل بیتہ فذکر اللہ عند دخولہ وعند طعامہ قال الشیطان ٨٨٧
لا مبیت لکم ولا عشاء واذا دخل فلم یذکر اللہ عند دخولہ قال الشیطان ادرکتم
المبیت واذا لم یذکر اللہ عند طعامہ قال ادرکتم المبیت والعشاء
مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مرد اپنے گھر مین آیا یعنی شام کو

پھر یاد کیا خدا کو داخل ہوتے اور کھانا کھاتے تو شیطان اور شیطانون سے کہتا ہی کہ
یہان نہ تمکو رات کے رہنے کا مقام ہی اور نہ رات کا کھانا اور جب مرد گھر مین داخل ہوا
سو خدا کو نہ یاد کیا تو شیطان کہتا ہی کہ رات کا رہنا تو تمنے پایا اور جب اوسنے کہانے
کے وقت بہی خدا کا نام نہ لیا تو شیطان کہتا ہی تو تمکو رات کا رہنا اور کہانا دونون
ملا **ف** یعنی گھر مین آئے اور کہانا کہانے بسم اللہ کہنا شیطان کا حصار ہی
گھر مین اور کھانے مین بسم اللہ کی برکت سے شیطان کا دخل نہین ہوتا اور بسم اللہ
نہ کہنے سے شیطان کہانے اور سونے مین شریک ہوتا ہی

۸۸۸ م صُهَيْبُ بْنُ سِنَانٍ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُوْلُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تُرِيْدُوْنَ
شَيْئًا اَزِيْدُكُمْ يَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ
قَالَ فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ فَمَا اُعْطُوْا شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلٰى رَبِّهِمْ
مسلم مین صُہیب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب داخل ہوچکین گے بہشتی
لوگ بہشت مین تو حق تعالے فرماویگا کہ تم چاہتے ہو کہ اور بہی زیادہ کچھہ تمکو دون بہشت والے
کہین گے کہ کیا روشن نہین کرچکا تو ہمارے مُنھہون کو کیا بہشت مین ہمکو نہین
داخل کرچکا اور دوزخ سے بچا چکا یعنی سب کرم تو تو نے کئے اس سے
زیادہ کون سے کرم کا ارادہ ہی تو پردہ اوٹھایا جاویگا یعنی دیدار الہی ہوگی سو بہشت
کی کوئی نعمت پائی ہوئی اونکے نزدیک اپنے رب کے دیدار سے زیادہ
پیاری نہوگی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشت مین ایماندارون کو
دیدار الہی بیچون وبیچگون نصیب ہوگی اور بہشت کی کوئی نعمت اور لذت اوسکو
نگا نکہاوے گی اور یہی مذہب ہی اہلسنت وجماعت کا جو اس نعمت سے نصیب نے
ہین وہ انکار کرتے ہین جیسے معتزلہ اور خارجی اور رافضی

۸۸۹ **ق** اَنَسٌ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ وَلَا يَقُوْلَنَّ اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ

فاعطنی

فَاَعْطِنِیْ فَاِنَّہٗ لَا مُسْتَکْرِہَ لَہٗ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی دعا کرے تو مانگنے مین مطلب حاصل ہونے کا یقین رکھے اور یون نہ کہے کہ الہی خدا دے مجھکو اگر تو چاہے اسواسطے کہ خدا پر کوئی جبر کرنے والا نہین جو نہ کرنے دیوے یعنی اوسکو قبول کرتے کیا چاہئے

۸۹۰ ف اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ اِمْرَأَتَہٗ اِلٰی فِرَاشِہٖ فَاَبَتْ اَنْ تَجِیْئَ فَبَاتَ غَضْبَانَ لَعَنَتْھَا الْمَلٰئِکَۃُ حَتّٰی تُصْبِحَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بُلایا مرد نے اپنی جورو کو اپنے بچھونے پر پھر اوسنے آنے سے انکار کی سو خاوند رات بھر غصے مین رہا تو اوس عورت کو رات بھر فرشتے لعنت کرتے ہین

۸۹۱ ف اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلَی الْوَلِیْمَۃِ فَلْیَاْتِھَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شادی کے کہانے کے واسطے بُلایا جاوے تو وہان جانا چاہیے ف وَلِیْمَہ اوس کھانے کا نام ہی کہ بعد نکاح کے جب جورو خاوند کے گھر آوے تو اوسوقت دوستون اور برادرون کو جمع کر کے کہلاوے طعام ولیمہ سنت ہی حضرت اور اصحاب کیا کرتے تھے بعضے علما کے نزدیک ولیمہ مین جانا واجب ہی نجاوے تو گنہگار ہووے اور بعضو نکے نزدیک مستحب ہی کہانا ضرور نہین کچھ عذر ہو تو نکھاوے

[margin: ... دعوت ولیمہ ...]

۸۹۲ م اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلٰی طَعَامٍ وَّھُوَ صَائِمٌ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کھانے کے واسطے بُلایا جاوے اور وہ روزہ دار ہو تو چاہیے کہ یون کہے کہ مین روزہ دار ہون ف یعنی نفل عبادت کا چھپانا بہتر ہی لیکن دعوت مین اظہار کرے یعنی روزہ کے عذر سے مین معذور ہون نہین تو کھاتا اوسکو رنج نہو

٥٩٣ عن ابو هريرة اذا دعى احدكم فليجب فان كان صائما فليصل
وان كان مفطرا فليطعم مسلم مین ابو ہریرہ رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب کوئی کھانے کے واسطے بلایا جاوے تو قبول کرنا چاہئے سو اگر روزہ دار ہو
تو دعوت کرنے والیکو نیک دعا کرے اور اگر بے روزہ ہو تو کھانا کہاوے ف
یعنی دعوت کا رد کرنا حرام ہی کہانے مین اگر عذر ہو تو اختیار ہی اور اگر دعوت مین
کچہ بدعت ہووے جیسے ناچ اور راگ اگر اسکے جانے سے موقوف ہو جاوے تو ضرور جاوے
اور اگر نہ موقوف ہو سکے تو نجاوے اس عذر سے دعوت کا رد کرنا درست ہی

عن جابر اذا رای احدکم الرؤیا یکرهها فلیبصق عن یساره ثلثا و
یستعذ بالله من الشیطان ثلثا ولیتحول عن جنبه الذی کان علیه ٥٩٤
مسلم مین جابر رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین کوئی خواب دیکھے جو اوسکو
بُری معلوم ہو تو اپنے بائین طرف تہوک تہکاوے تین بار اور پناہ مانگے خدا کی
شیطان سے تین بار یعنی یون کہے کہ اعوذ بالله من الشیطان الرجیم اور جس
کروٹ لیٹا ہوا اوسکو بدل ڈالے ف یعنی خواب مکروہ اور غمگین شیطان کی طرف
ہی موافق اس حدیث کے عمل کرے تو اوسکا ضرر اور وسوسہ دور ہو جاوے

٥٩٥ عن ابو هريرة اذا رای احدکم ما یکره فلیقم فلیصل ولا یحدث
به الناس بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جب کوئی شخص خواب مین مکروہ چیز دیکھے تو اوٹہہ کھڑا ہو پہر نماز پڑہے اور اس
خواب کو کسی سے کہے ف یعنی اگر مکروہ خواب دیکھے اور دل مین اوسکا کچہ کھٹکا
پیدا ہو تو یہ تدبیر ہی کہ نماز پڑہے اور خدا سے خیر مانگے اسواسطے کہ کوئی بات بدون
خدا کے حکم نہین ہو سکتی اور مکروہ خواب کا کہنا اسواسطے منع فرمایا کہ نادان لوگ
اوسکو سنکے خدا جانے کیا وسوسہ ڈالین اور روایت مین آیا ہی کہ اگر بہتر خواب دیکھے

تو دانا دوست سے کہے تاکہ بہتر تعبیر کہے اور بدخواب کسی سے نہ کہے

۸۹۶ ف عن عائشة اذا رأيت الذين يتبعون ما تشابه منه فأولئك
الذين سمى الله فاحذروهم بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا مجھہ سے کہ جب تو اونکو دیکھے جو پیچھے پڑتے جاتے ہین
قران کے دہوکے والی آیتون کے تو وہ لوگ وہی ہین جنکا خدا نے قران مین
نام لیا ہی تو اونسے بچو یعنی پرہیز کرو اونکی صحبت سے ف قران کی آیتین
دو طرح کی ہین محکم اور متشابہ محکم وہ ہی جسکا مطلب صاف کہلا ہی اور متشابہ
وہ ہین جسکے مطلب مین دہوکہا ہی صاف مطلب نہین سو محکم آیتین قران کی جڑ ہین
اونہین پر عمل کرنیکا حکم ہی اور متشابہ آیت کا کہوج کرنا اور اوسکی اصل تہ کو دریافت
کرنیکا حکم نہین قرآن مین حق تعالے نے فرمایا ہی کہ جنکے دلون مین کپٹ اور گمراہی ہی
وہی لوگ متشابہ آیت کا کہوج کرتے ہین سو حضرت نے فرمایا کہ جو متشابہ آیت کا کہوج
کرین تو وہ لوگ اونہین کپٹ اور گمراہی والون مین ہین جنکا خدا نے قران مین
نام لیا اور بہت مبتلا یا سو اونکی صحبت سے کنارہ کرو تاکہ اونکی بری صحبت کا اثر تمکو نہو جاوے
مسلمانون پر واجب ہی کہ سب قرآن پر ایمان لاوے محکم پر عمل کرے اور متشابہ آیت کا
اصل مطلب کو خدا پر حوالہ کرے جس بات کو مالک حکمت والا منع کرے ہمکو کیا ضرور جو
اوسمین کہوج کرین اور خدا کے غضب مین گرفتار ہون

۸۹۷ ف عامر بن ربیعة بن ثمامة اذا رأيتم الجنازة فقوموا حتى تخلفكم
هذا الحديث منسوخ بخاری اور مسلم مین عامر بن ربیعہ رضی سے روایت کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب تم جنازہ دیکھو تو اوٹھہ کھڑے ہو یہانتک کہ تمسے آگے بڑہ جاوے
یہ حدیث منسوخ ہی ف اول یہ حکم تہا پھر حضرت نے موقوف کیا

۸۹۸ م ابو هريرة اذا رأيتم الرجل يقول هلك الناس فهو أهلكهم مسلم مین

ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کسی مرد کو کہ کہتا ہی کہ سب لوگ برباد ہوئے ستیاناس ہو گئے تو وہ سب سے زیادہ تر اور نہایت ستیاناس ہوا اونے لوگون کو ستیاناس کیا **ف** اس حدیث کے دو مطلب ہین ایک تو یہ کہ لوگون کو خدا کی رحمت سے ناامید کرے اور کہے کہ لوگ اپنے گناہون سے ستیاناس ہو گئے مقرر دوزخ مین پڑین گے بخشے نجاوین گے تو حقیقت مین یہ شخص خود برباد گیا اسواسطے کہ لوگون کو رحمت سے ناامید کیا اور بندگی چھڑائی اور دوسرا مطلب یہ کہ لوگون کے عیب اور برائیان نقل کرے اور کہے کہ لوگ برباد ہوئے تو حقیقت مین یہ خود برباد ہوا کہ لوگون کی غیبت کی اور اپکو بہتر سب سے سمجھا امام مالک نے فرمایا کہ اگر لوگون کے گناہ اور سستی دیکھکر افسوس سے یون کہے کہ ہائے کیا لوگ بگڑ گئے ہین برباد ہوئے ہین تو کچھہ مضائقہ نہین اور اگر یہ بات غرور سے کہے اپکو تو بہتر سمجھے اور سبکو ذلیل جانے تو ہرگز درست نہین حدیث کے موافق

۸۹۹ م أَبُوهُرَيْرَةَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلٰثِينَ يَوْمًا مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب اسکو دیکھو یعنی عید کے چاند کو تو روزہ کھولو اور اگر بدلی گھر یعنی تم پر تو تیس رمضان کے دن روزہ رکھو

۹۰۰ م أُمُّ سَلَمَةَ إِذَا رَأَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ مسلم مین حضرت ام سلمہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم دیکھو ذی الحج کا چاند اور ارادہ کوئی رکھتا ہو قربانی کا تو چاہیے کہ باز رہے اپنی بال اور ناخون سے یعنی بال اور ناخن نہ کاٹے

ف امام احمد کا یہی مذہب ہی کہ چاند دیکھے سے قربانی کرنے والے کو بال اور ناخن کاٹنا حرام ہی اور شافعی اور مالک کے نزدیک مکروہ ہے اور امام اعظم

سکے نزدیک جایز ہی

۹۰۱ م ابو ثعلبۃ الخشنی اذا رمیت بسھمک فغاب عنک فادرکتہ فکل ما
لم ینتن مسلم مین ابو ثعلبہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو نے اپنے
تیر سے شکار کو مارا پھر شکار غایب ہوگیا یعنی کہین چھپ گیا یا چلا گیا پھر تو نے
اوسکو پایا تو اوسکو کھا جب تک بدبو نکرے ف اگر شکار زخمی ہو شکاری
کتے سے یا تیر سے اور کہین چلا جاوے تو اگر شکاری اوس سے ناامید ہوکے
نہ بیٹھا ہو تلاش کی حالت مین اوسکو مردہ پاوے تو امام اعظم کے نزدیک اس
شرط سے شکار حلال ہی اور نہین تو حرام اور امام مالک کے نزدیک اگر اوسی دن
پاوے تو حلال ہی اور اگر دوسرے تیسرے دن پاوے تو حرام ہی اور بدبودار
گوشت کہانا حرام نہین لیکن مکروہ ہی

۹۰۲ ق ابو ھریرۃ اذا زنت امۃ احدکم فتبین زناھا فلیجلدھا الحد ولا یثرب
علیھا ثم ان زنت فلیجلدھا الحد ولا یثرب علیھا ثم ان زنت الثالثۃ فتبین
زناھا فلیبعھا ولو بحبل من شعر ویروی ثم لیبعھا فی الرابعۃ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمہاری کسی
لونڈی حرام کاری کرے پھر ظاہر ہو جاوے اوسکی حرام کاری خواہ اوسکے اقرار سے
خواہ گواہون سے تو اوسکو مالک حد مارے یعنی پچاس کوڑے اور اوسکو جھڑکی نہ دیوے
پھر اگر دوسری بار حرام کرے تو چاہئے کہ دوسری بار بھی حد مارے اور اوسکو
جھڑکی نہ دیوے پھر اگر تیسری بار حرام کرے سو اوسکا حرام ظاہر ہو جاوے تو
چاہئے اوسکو بیچ ڈالے اگرچہ بال کی رسی اوسکی قیمت سے ملے یعنی پوری قیمت کا
خیال نکرے جتنے کو بکے بیچ ڈالے اور دوسری روایت مین یون ہی کہ چوتھی بار
اوسکو بیچے ف عرب کا دستور تھا کہ لونڈیون کی حرام کاری کو عیب نہ جانتے تھے

صرف جہڑ کی اور گہر کی پڑتال دیتے تہے جیسے اکثر جگہہ ہندوستان میں سوفسر پایا
کہ صرف جہڑ کی پرنہ نالاکر دبلکہ اوسکو حد مارا کر وخدا کے حکم کے موافق اور لونڈی غلام کو
بشرم کم ہوتی ہی گہر کی اونکو کچہہ فائدہ بہی نہین کرتی امام شافعی کا بہی مذہب ہی کہ مالک
خود بےبدون حاکم کے اجازت لونڈی غلام کو حد مارنے اور امام اعظم کے نزدیک حاکم
سے اجازت لیکر مارے

۹۰۳ م ابوہریرۃ اِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ
وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوْا بِهَا نِقْيَهَا وَاِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ فَاِنَّهَا
طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم سفر کیا کرو ارزانی اور سبزی کے سال تو
اونٹون کا حصہ زمین سے دیا کرو یعنی اونٹون کو زمین پر چرنے کو چہوڑ دیا کرو
منزل پر اوترکے اور جب تم سفر کرو قحط اور خشکی کے سال تو جلدی خشکی کی
منزلون کو طے کر ڈالو اونٹون کا گودا رہتے یعنی اونکی ہڈیون کا گودا نہ سوکہنے
پاوے طاقت اونکی نہ جاتی پاوے کہ تم منزل پر پہنچ جاؤ اور بڑی بڑی منزلین کرکے
خشکی سے نکل جاؤ اور حضرت نے فرمایا کہ جب تم پچہلی رات کو منزل پر اوترا کرو تو سڑکو
چہوڑکے علیحدہ اوترا کرو اسواسطے کہ رستے جانورون کی آمدرفت کے راہین
ہین اور کیڑونکے مقام ہین رات کو ف اس حدیث مین حضرت نے سفر کی حکمتین امت کو بتلائین

۹۰۴ م العباس اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ اٰرَابٍ وَجْهُهٗ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ
وَقَدَمَاهُ مسلم مین حضرت عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سجدہ کرتا ہی
بندہ تو اوسکے ساتہہ بدن کے سات عضو سجدہ کرتے ہین اوسکا موہنہ اور اوسکی
دونون ہتہیلیان اور دونون اوسکے گہٹنے اور دونون اوسکے قدم ف
مونہہ سجدہ کرتا ہی یعنی ماتہا اور ناک

م

م اَلبَرَاءُ بنُ عَازِبٍ اِذَا سَجَدتَّ فَضَعْ كَفَّيكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيكَ ۹۰۵
مسلم مین براء بن عازب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو سجدہ کرے تو رکہہ زمین پر اپنی دونون ہتہیلیون کو اور اونچا رکہہ دونون اپنی کہنیون کو **ف** یعنی سجدہ مین کہنیان زمین پر رکہنا کتے اور لومڑی کی طرح مکروہ ہی

ق اَنَسٌ اِذَا سَلَّمَ عَلَيكُمْ اَهلُ الكِتَابِ فَقُولُوا عَلَيكُم بخاری اور ۹۰۶
مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سلام کرین تمکو کتاب والے یعنی یہود اور نصارے تو اوسکے جواب مین کہو کہ علیکم یعنی تمپر بہی **ف** سلام دعا ہی اسواسطے منع کیا کافرون کو بلکہ علیکم کہنے کو فرمایا یعنی تمپر وہ آتا ہی جسکے تم لائق

ق اَبُو هُرَيرَةَ اِذَا سَمِعتُمُ الاِقَامَةَ فَامْشُوا اِلَى الصَّلٰوةِ وَعَلَيكُمُ السَّكِينَةُ ۹۰۷
وَالوَقَارُ وَلَا تُسرِعُوا فَمَا اَدرَكتُم فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُم فَاَتِمُّوا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم نماز کی تکبیر اور قد قامت الصلوۃ سنو تو چلو جماعت کی نماز کے واسطے ٹہرے ہوئے آہستگی اور آرام سے اور نہ جلدی کرو سو جتنی نماز امام کے ساتھ پاؤ اوتنی پڑہو اور جو چہوٹ رہے اوسکو آپ تمام کر لو **ف** معلوم ہوا کہ جماعت کے واسطے جہپٹنا مکروہ ہی اسواسطے کہ جلدی مین دم پہول جاتا ہی نماز چین سے نہین ہوتی اور یہی مذہب ہی امام احمد کا اور سب بعضے علما کے نزدیک پہلی تکبیر کے واسطے جلدی کرنا درست ہی

ق اُسَامَةُ بنُ زَيدٍ اِذَا سَمِعتُمُ الطَّاعُونَ بِاَرضٍ فَلَا تَدخُلُوهَا وَاِذَا وَقَعَ بِاَرضٍ وَاَنتُم ۹۰۸
بِهَا فَلَا تَخرُجُوا مِنهَا بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم کسی زمین مین وبا سنو تو اوسمین نہ جاؤ اور جب اوسی زمین مین وبا پڑے جسمین تم ہو تو اوس سے نہ نکلو **ف** جس ملک مین وبا ہو نہ جاوے کیونکہ اپنے تئین ہلاکی اور بلا مین ڈالے اور اگر اوسی ملک مین وبا پڑی ہو تو اوسمین سے نہ بہاگے

صبر اور توکل خدا پر کرے اور خدا سے بھاگ کے کہاں بچے گا حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ وبا مین صبر کرنے والا شہید کا ثواب پاویگا اور وہان سے بھاگنے والا گنہگار رہی جیسے کہ کافرونکی صف سے بھاگا

۹۰۹ م عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَاِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنْبَغِي اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اذان دینے والے کی آواز سنو تو کہتے جاؤ جیسے کہ مؤذن کہتا ہی پھر مجھ پر درود پڑھو اسواسطے کہ جو میرے اوپر ایک بار درود پڑھے گا خدا اوسکے سبب دس بار اوسپر رحمت کریگا پھر میرے واسطے وسیلہ مانگو سوالبتہ وسیلہ بہشت مین ایک بڑے عمدہ مقام کا نام ہی نہین لایق ہی وہ مقام مگر ایک بندے کے واسطے خدا کے بندون سے اور امیدوار ہون کہ وہ بندہ مین ہونگا یعنی وہ عالیمقام مجھی کو ملیگا سو جو شخص خدا سے میرے واسطے وہ وسیلہ مانگا کرے گا یعنی اذان کے بعد اوسپر میری شفاعت ضرور ہوگی **ف** اس حدیث سی صاف معلوم ہوا کہ بعد اذان کے اول حضرت پر درود پڑھے پھر وہ دعا پڑھے جسمین وسیلہ کا ذکر ہی تاکہ حضرت کی شفاعت اوسکے گناہ بخشاوے اور درود کی بڑی فضیلت اس حدیث سے معلوم ہوئی کہ جو حضرت پر ایکبار درود پڑھے اوسپر دس بار خدا رحمت کرتا ہی اور صاف معلوم ہوا کہ سب پیغمبرون سے ہمارے حضرت افضل ہین اسواسطے کہ وہ عالیمقام یعنی وسیلہ سواے حضرت کے اور کسی پیغمبر کو نہ ملیگا اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى عَبْدِكَ وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ

فضیلت درود و فضیلت حضرت بر جمیع عالم

ف اَبُوْ سَعِيْدٍ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ

فقولوا

فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ
بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم اذان سُنا کرو تو کہا کرو جیسا موذن کہتا ہی **ف** مگر دوسری حدیث مین ہی کہ بجای حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے

۹۱۱ **ف** اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا سَمِعْتُمْ نُهَاقَ الْحَمِيرِ فَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِنَّهَا رَاَتْ شَيْطَانًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم سُنو گدہے کا رینکنا تو خدا کی پناہ مانگو شیطان سے اسواسطے کہ اسنے شیطان دیکھا ہی اور جب تم مرغ کی بانک سنو تو خدا سے اوسکا فضل کرم مانگو اسواسطے کہ اوسنے فرشتے کو دیکھا ہی **ف** حدیث سے معلوم ہوا کہ گدہا شیطان کو دیکھکے بولتا ہی اور مرغ فرشتہ کو دیکھکے بولتا ہی گدہا بسبب حماقت اور رہبت کہانے کے شیطان سے مناسبت رکہتا ہی اور مرغ سخاوت اور شجاعت اور کم خوابی سے فرشتے سے مناسبت رکہتا ہی واللّٰہ اعلم

۹۱۲ **ف** اَبُو قَتَادَةَ الْحَارِثِ بْنِ رِبْعِيٍّ اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ وَاِذَا اَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهٗ بِيَمِينِهٖ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهٖ بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کوئی چیز پیئے تو دم نہ چہوڑے پانی مین اور جب پاخانہ مین اٹہے تو نہ چہوئے اپنا ناز اولہنے ہاتہہ سے اور نہ ڈہیلے لے یعنی نجے داہنے ہاتہہ سے

۹۱۳ **م** اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کُتا تمہارے کسی کے برتن مین پی جاوے تو چاہیئے کہ سات بار اوسکو دہو ڈالے **ف** امام

شافعی کا یہی مذہب ہی کہ کُتّے کے جہوٹہے برتن کو سات بار دہووے تو پاک ہوجاوے لیکن ایکبار مٹی اور پانی سے اور سات بار صرف پانی سے اور امام اعظم کے نزدیک تین بار دہونے سے پاک ہوتا ہی سات بار دہونیکا اول حکم ہوا تہا کہ عرب لوگ کُتّون کو ناپاک نجانتے تہے

م ابُو سَعِیْدٍ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ یَدْرِ كَمْ صَلّٰى ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْیَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَیْقَنَ ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ فَاِنْ كَانَ صَلّٰى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهٗ صَلٰوتَهٗ وَاِنْ كَانَ صَلّٰى اِتْمَامًا لِاَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِیْمًا لِلشَّیْطَانِ. ۹۱

مسلم مین ابوسعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شک کرے اپنی نماز مین سو نجانے کہ کتنی پڑہی تین رکعت یا چار رکعت تو شک اور تردد کو چہوڑے اور جسپر یقین رکہتا ہوا اوسی پر بنا دے پہر سجدہ کرے سلام کرنے سے پہلے تو اگر پانچ رکعتین پڑہی ہون گی تو وہ سجدہ سہو سے جوڑا ہو جاوین گی یعنی چہہ ہون گی اور اگر نماز پڑہی چار ہی کے پورا کرنے کو تو دو سجدون نے شیطان پر خاک ڈالی **ف** یعنی جب شک پڑہی کہ تین رکعت ہوئین یا چار تو شک چہوڑے یقین کو لیوے یعنی کمتر کو اعتبار کرے اکثر کو چہوڑے جیسے اس صورت مین تین رکعت کو اعتبار کرے چار کو چہوڑے اور چوتہی رکعت پڑہ کے سجدہ سہو کا کرے پہر اگر حقیقت مین پانچ رکعتین ہوئی ہون گی تو دو سجدے سہو کے مل کر چہہ ہوگئین اور اگر حقیقت مین چار ہی رکعتین ہوئین تو دو سجدے سے شیطان پر خاک پڑی یعنی شبہہ تو شیطان ڈالتا ہی جب نماز پوری ہوئی تو دو سجدونکا ثواب زیادہ ملا شیطان کے منہہ مین خاک پڑی کہ اوسکا مطلب نہوا معلوم ہوا کہ سہو کا سجدہ نقصان پورا کرنے کے واسطے مقرر ہوا ہی یہ حدیث امام شافعی کی دلیل ہی کہ شک مین کمتر کو اعتبار کرے اور سلام سے پہلے سجدہ سہو کا کرے

۹۱۵ ف ابن مسعود اذا شک احدکم فی صلوته فلیتحر الصواب فلیبن علیه
ثم لیسجد سجدتین بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
جب کسیکو شک پڑے اپنی نماز مین تو چاہیے کہ اٹکل کرے ٹھیک بات کی پھر اوسی پر بنا کرے
پھر دو سجدے کرے ف پوری روایت مصابیح مین یون ہی کہ اول سلام کرے
پھر دو سجدے کرے یہ حدیث ظاہر مین امام اعظم کی دلیل ہی کہ شک مین گمان غالب
اور اٹکل پر عمل کرے اور بعد سلام کے سجدہ سہو کا کرے یہ اوسکے واسطے
ہی جسکو شک بہت پڑتی ہو اور جسکو اول بار شک پڑے وہ اوس نماز کو چھوڑ کے
سرے سے نماز شروع کرے

۹۱۶ م زینب بنت ابی معاویة الثقفیة امرأة عبد اللہ بن مسعود اذا شهدت
احدیکن صلوة العشاء فلا تمسن طیبا مسلم مین زینب عبد اللہ بن مسعود کی بی بی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم عورتون مین سے کوئی عشا کی نماز کو آوے
تو خوشبو نہ لگاوے ف خوشبو عورت کو اسواسطے منع کی کہ جماعت مین کسیکو برا خیال نہ آوے

۹۱۷ م ابو هریرة اذا صلی احدکم الجمعة فلیصل بعدها اربعا مسلم مین ابو ہریرہ
رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جمعہ کی فرض پڑھ چکے تو اوسکے بعد چار
رکعتین پڑہی ف یہی مذہب ہی امام اعظم اور شافعی کا کہ جمعہ کی بعد چار رکعتین سنت
ہین اور امام ابو یوسف کے نزدیک جمعہ کی چھہ رکعتین سنت ہین چنانچہ یہ روایت علی مرتضے سے ہی

۹۱۸ ح ابو هریرة اذا صلی احدکم للناس فلیخفف فان فیهم الضعیف والسقیم
والکبیر واذا صلی احدکم لنفسه فلیطول ما شاء بخاری مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی آدمیون کو نماز پڑھاوے یعنی امام بنے تو چاہیے
کہ ہلکی نماز پڑھے اسواسطے کہ آدمیون مین ضعیف اور بیمار اور بڈھے بہی ہوتے
ہین اور جب اکیلا اپنے واسطے نماز پڑھے تو طول کرے جتنا چاہے

۹۱۹ م عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اِذَا صَلَّيْتُمُ الْفَجْرَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ يَّطْلُعَ قَرْنُ الشَّمْسِ الْاَوَّلُ
ثُمَّ اِذَا صَلَّيْتُمُ الظُّهْرَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ يَّحْضُرَ الْعَصْرُ وَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَاِنَّهٗ
وَقْتٌ اِلٰى اَنْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْمَغْرِبَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ يَّسْقُطَ
الشَّفَقُ وَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْعِشَاءَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ

مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم فجر کو نماز پڑہو تو اوسکا وقت ہی جب تک کہ سورج کا پہلا کنارہ نکلے یعنی اوپر کا کنارہ پھر جب تم ظہر کی نماز پڑہو تو اوسکا وقت ہی جب تک کہ عصر آوے اور جب تم عصر پڑہو تو اوسکا وقت ہی یہان تک کہ سورج ڈوبنے کو جھکے اور جب تم مغرب کی نماز پڑہو تو اوسکا وقت ہی جب تک سرخی ڈوبے اور جب تم عشا کی نماز پڑہو تو اوسکا وقت ہی آدہی رات تک

ف ہر چند عصر کا وقت سورج ڈوبنے تک اور عشا کا وقت صبح تک ہی مگر اِس حدیث مین مستحب وقت فرمایا یعنی جب سورج ڈوبنے کے قریب ہوا اور دہوپ زرد ہو تو وہ وقت مکروہ ہی اور عشا بہی بعد آدہی رات کے مکروہ ہی

۹۲۰ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ الرَّجُلُ قَالَ مَتَى السَّاعَةُ
فَقَالَ كَيْفَ اِضَاعَتُهَا قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهٖ
فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ

بخاری مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب امانت ضائع کی جاوے تو انتظار کر قیامت کی یہ حضرتؐ نے اوس مرد سے کہا جسنے کہا تہا کہ قیامت کب آوے گی پہر اوس مرد نے کہا کہ امانت کا ضائع ہونا کیا حضرتؐ نے فرمایا کہ جب سپرد ہو حکومت اور سرداری نالائق کو تو منتظر رہ قیامت کا

ف یعنی بے علم کم عمر ظالم کا حاکم ہونا نشانی ہی قیامت کی

۹۲۱ م اَبُوْ مُوْسٰى اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوْهُ فَاِنْ لَّمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوْهُ

مسلم مین ابو موسےٰ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی چھینکے پہر الحمد للہ

کہے تو اوسکو نیک دعا دو یعنی یرحمک اللہ کہو اور اگر الحمد للہ نہ کہے تو اوسکو مت دعا دو

خ ابُوهُرَيْرَةَ إِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلْيَقُلْ لَهُ اَخُوْهُ اَوْ صَاحِبُهُ ۹۲۲
يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَإِذَا قَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ
بَالَكُمْ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی چھینکے
تو الحمد للہ کہے اور اوسکا بھائی یا مصاحب جواب مین یرحمک اللہ کہے یعنی خدا
تجہہ پر رحمت کرے اور جب اوسکو یرحمک اللہ کہے تو چھینکنے والا یون کہے
دوسرے سے کہ یَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ یعنی خدا تمکو نیک راہ بتلاوے اور تمہارے
دلکو سنوارے ف چھینک صحت کی دلیل ہی اسواسطے الحمد للہ کہنا سنت ہوا
اور جواب دینا بعضون کے نزدیک واجب ہی اور بعضون کے نزدیک مستحب

م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ فَارِسُ وَالرُّوْمُ اَيُّ قَوْمٍ اَنْتُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ۹۲۳
ابْنُ عَوْفٍ نَقُوْلُ كَمَا اَمَرَنَا اللّٰهُ فَقَالَ اَوْغَيْرَ ذٰلِكَ تَتَنَافَسُوْنَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُوْنَ
ثُمَّ تَتَدَابَرُوْنَ ثُمَّ تَتَبَاغَضُوْنَ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ ثُمَّ تَنْطَلِقُوْنَ فِيْ مَسَاكِيْنِ
الْمُهَاجِرِيْنَ فَتَجْعَلُوْنَ بَعْضَهُمْ عَلٰى رِقَابِ بَعْضٍ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمپر فتح ہوگا ایران اور روم کا ملک تو کون قوم ہوگے
یعنی شکر گذار ہوگے یا ناشکر کہا عبد الرحمن بن عوف رضہ نے ہم شکر گذار رہینگے جیسا ہمکو
خدا نے حکم کیا تو حضرت نے فرمایا کہ یا اسکے سوا کچھ اور کہوگے یعنی شکر گذاری نہ کروگے
بلکہ ہونس کروگے پھر اسمین حسد کروگے پھر اسمین ایک دوسرے کی جڑ کاٹوگے
برادری کا حق نماوگے پھر آپسمین بغض اور عداوت رکھوگے راوی کو شک ہی
کہ حضرت نے یہ لفظ فرمائی یا اسکے مانند کوئی اور پھر حضرت نے فرمایا کہ پھر تم چلوگے محتاج
مہاجرین مین سو جڑ باوسکے اونکے بعضونکو بعضون کی گردنون پر یعنی ایک کو دوسرے
سے قابو مین کروگے یا اونکو تکلیف مالایطاق دوگے ف حضرت نے اس حدیث مین

منعجز معجزہ فتح ایران و روم و وقوع عداوت اپنین

روم اور ایران کے فتح ہونے کی اُسکے سے خبردی اور زیادتی مال اور دولت کی خرابیان
اور فساد بیان کئے سو صدیق اور فاروق کی خلافت مین اونکے بند وبست سے کچھہ
فساد نہوا حضرت عثمان رض کی آخر خلافت مین مسلمانون مین فساد شروع ہوا علی مرتضے علیہ السلام
کی خلافت مین زیادہ بڑہا پھر تو یزید پلید اور مروان اور اوسکی اولاد کی حکومت اور سلطنت
مین مہاجرین اصحاب پر زیادتیان اور جو جو فساد اور خرابیان ہوئین سارا عالم جانتا ہی
جیسا فرمایا تہا ویسا ہی ہوا یہ معجزہ ہوا حضرت کا

۹۲۴ خ اِبْنُ عُمَرَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُکُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ بخاری مین عبداللہ بن عمر رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی لڑے تو چاہیئے کہ منہہ کو بچاوے ف
یعنی جب مسلمان سے مار کوٹ ہو یا کوئی مسلمان ناحق قتل کا ارادہ کرے تو اپنے
بچاو کی واسطے اوسکو مارے لیکن منہہ مین زخم نہ لگاوے اسواسطے کہ آدمی کا منہہ
اشرف چیز ہی یا کافر سے لڑائی ہو تو جہانتک اور جگہہ مارنے سے کام نکلے تو
اوسکے منہہ کو نمارے لیکن یہ فرض نہین ہی

۹۲۵ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ اٰمِيْنَ وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ اٰمِيْنَ فَوَافَقَتْ اِحْدٰهُمَا
الْاُخْرٰى غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جسوقت کسی نے آمین کہی اور فرشتون نے آسمان مین آمین کہی پھر
موافق پڑگئی ایک آمین دوسرے سے تو اوس آمین کہنے والے کے پچھلے گناہ معاف ہوجاوینگے
ف یعنی جب ایک ہی وقت مین آدمی اور فرشتے نے آمین کہی تو مغفرت ہوتی ہی

۹۲۶ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ لِاَخِيْهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهٖ اَحَدُهُمَا بخاری مین ابوہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی نے اپنے بہائی مسلمان کو کہا کہ یا کافر تو اون دونون مین
سے ایک پر کفر پلٹ پڑتا ہی یعنی اگر وہ حقیقت مین کافر ہی تو اوسی پر ثابت رہا اور
اگر وہ کافر نہین تو کہنے والے پر پلٹ پڑا

ف ابو هريرة اذا قال الامام سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا لك ٩٢٧
الحمد فانه من وافق قوله قول الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب امام کہے سمع الله لمن حمدہ تو تم کہو اللہم ربنا لک الحمد اسواسطے کہ جسکا قول فرشتون کے قول سے موافق پڑا تو اوسکے پچھلے گناہ معاف ہوجاوین گے ف امام اعظم ابوحنیفہ اور امام مالک اور امام احمد کا یہی مذہب ہی کہ امام صرف سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور مقتدی صرف ربنا لک الحمد کہین اور امام شافعی کے نزدیک دونون قول کو امام بھی جمع کرے اور مقتدی بھی جمع کرین لیکن اس حدیث سی اول مذہب قوی معلوم ہوتا ہی

خ ابو هريرة اذا قال الامام ولا الضالين فقولوا آمين فانه من وافق قوله قول ٩٢٨
الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اسواسطے کہ جسکا قول فرشتونکے قول کے موافق پڑجاویگا اوسکے پچھلے گناہ معاف ہوجاوینگے

م عمر اذا قال المؤذن الله اكبر الله اكبر فقال احدكم الله اكبر الله اكبر ثم قال اشهد ٩٢٩
ان لا اله الا الله قال اشهد ان لا اله الا الله ثم قال اشهد ان محمدا رسول الله قال اشهد ان محمدا رسول الله ثم قال حي على الصلوة قال لا حول ولا قوة الا بالله ثم قال حي على الفلاح قال لا حول ولا قوة الا بالله ثم قال الله اكبر الله اكبر قال الله اكبر الله اكبر ثم قال لا اله الا الله قال لا اله الا الله من قلبه دخل الجنة مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب موذن کہے الله اكبر الله اكبر تو کوئی تم مین سے جواب مین کہے الله اكبر الله اكبر پھر موذن کہے اشہد ان لا اله الا الله تو سننے والا کہے اشہد ان لا اله الا الله پھر موذن جب کہے اشہد ان محمدا رسول الله تو سننے والا کہے اشہد ان محمدا رسول الله پھر

جب موذن کہے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ تو سننے والا کہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ پھر جب موذن
کہے حَیَّ عَلَی الْفَلَاح تو سننے والا کہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ پھر جب موذن کہے
اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر تو سننے والا کہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر پھر جب موذن کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ تو سننے والا
لا الہ الا اللہ اپنے سچے دل سے کہے تو بہشت مین جاوے **ف** اس حدیث مین
حضرت نے اذان کا جواب دینا سکھایا اور سچے دل سے جواب دینے والے
کو بہشت کا وعدہ کیا جب مسلمان اذان سنے تو سب کار وبار چھوڑ کر اذان کا جواب دیوے
تا کہ بہشت کی بشارت مین داخل ہو اکثر علما کے نزدیک اذان کا جواب دینا واجب ہی
اور اگر ایک مکان مین کئی اذانون کی آواز آتی ہو تو اپنے محلہ کی مسجد کی اذان کا جواب
دیوے باقی کا جواب دینا واجب نہین اور اگر قران پڑھتا ہو تو چاہیے جواب اذان کا دیکر پڑھے

٩٣٠ **م** ابو ہریرۃ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِنَ اللَّیْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی لِسَانِهٖ فَلَمْ یَدْرِ مَا یَقُوْلُ
فَلْیَضْطَجِعْ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی رات سے
اوٹھے یعنی تہجد کی نماز کے واسطے پھر قران اسکی زبان سے صاف نہ پڑھا جاوے
سو نیند سے ایسا غافل ہو کہ نہ جانے کہ کیا کہتا ہی تو چاہیے کہ لیٹ رہے **ف**
یعنی تہجد کی نماز سرور اور حضور سے چاہیے نیند کے غلبہ مین یہ بات حاصل نہین
اسواسطے سونے کو فرمایا پھر جب غلبہ نیند کا دفع ہو تب نماز مین قران پڑھے

٩٣١ **م** ابو ہریرۃ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِنَ اللَّیْلِ فَلْیُصَلِّ رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ
مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی رات سے اوٹھے
یعنی تہجد کو تو چاہیے کہ دو رکعت ہلکی نماز پڑھے **ف** حضرت نے خوب حکمت
بتائی کہ اول نیند کا خمار اور سستی بدن مین ہوتی ہی جب اول اوسنے ہلکی نماز پڑھی تو
باقی تہجد کی نماز بخوشی طول قرات سے پڑھے گا یا یہ دو رکعت تحیۃ الوضو کی مراد ہون
اور یہ ہلکی رکعتین اسواسطے فرمائین تا کہ سب وسوسہ اوہون اسواسطے کہ حدیث مین ہی

کہ جو وضو کرکے دو رکعتین بے وسوسہ پڑہیگا اوسکے پچہلے گناہ معاف ہونگے
بہر صورت اول دو رکعتین ہلکی پڑہے پہر طول کرے جب تک کہ حضور دل حاصل ہوے
بعد فرض کے سب نفلون سے تہجد کی نماز افضل ہی اللہ اسکا مزا مسلمان کو دیوے آمین

م أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مسلم مین
۹۳۲ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اوٹہہ جاوے اپنی جگہہ سے
پہر وہ پلٹ آوے تو اوس جگہہ کا وہی شخص زیادہ ترحقدار ہی **ف** اس حدیث سے
صاف معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسجد کی صف مین بیٹہا پہر وضو کرنے کو یا کسی اور کام کو جاوے
اور دوسرا شخص اوسکی جگہہ پر بیٹہہ گیا ہو تو اوسکو وہان سے اوٹہا دیوے اور
پہلا شخص اپنی جگہہ پر بیٹہے اسیطرح اور مجلس مین بہی

م أَبُو ذَرٍّ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَإِنَّهُ يَسْتُرُهُ إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ
۹۳۳ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلوٰتَهُ الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ
الْأَسْوَدُ مسلم مین ابو ذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کہڑا نماز پڑہتا ہو
تو اوسکی آڑ ہوجاتی ہی جب اوسکے آگے کجاوے کی پچہلی لکڑی کے برابر کوئی چیز ہو اور
اگر اوسکے سامنے کجاوے کی پچہلی لکڑی برابر کوئی چیز نہو تو اوسکی نماز توڑتا ہی گدہا
اور عورت اور کالا کتا **ف** جب دیوار کی آڑ نہو تو نمازی اپنے سامہنے ایک
ہاتہہ کے برابر لمبی لکڑی اور انگلی برابر موٹی لکڑی گاڑ دیوے پہر اگر کوئی اوسکے آگے
سے نکل جاوے تو کچہہ مضائقہ نہین اگر امام کے روبرو ہو تو مقتدیون کو بہی کفایت
کرتی ہی اور سب امامون کے نزدیک گدہے اور سیاہ کتے اور عورت کے سامہنے
آنے سے نماز نہین جاتی لیکن امام احمد کے نزدیک صرف سیاہ کتے سے
نماز ٹوٹتی ہی سب علما کے نزدیک ابو سعید کی حدیث دلیل ہی کہ نماز کسی چیز سے نہین جاتی
اور بخاری مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ مین حضرت کے سامہنے سویا

کرتی تھی اور حضرت نماز پڑھا کرتے تھے

۹۳۴ م ابُو ھُرَیْرَۃَ اِذَا قَرَاءَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَۃَ فَسَجَدَ اِعْتَزَلَ الشَّیْطَانُ یَبْکِیْ یَقُوْلُ یَا وَیْلِیْ اُمِرَ ابْنُ اٰدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَہُ الْجَنَّۃُ وَ اُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَاَبَیْتُ فَلِیَ النَّارُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب پڑھتا ہی آدم کا بیٹا قرآن مین سجدے کی آیت پھر سجدہ کرتا ہی الگ ہو جاتا ہی شیطان روتا ہوا کہتا ہی کہ ہائی مری کمبختی حکم ہوا آدم کے بیٹے کو سجدہ کرنے کا سو اوسنے سجدہ کیا تو اوسکے لئی بہشت ہی اور مجھکو سجدہ کا حکم ہوا مینے نمانا تو مجھکو دوزخ ہی ف اس حدیث مین سجدہ کی فضیلت اور شیطان کے حسد اور افسوس کا بیان ہی

۹۳۵ م جَابِرٌ اِذَا قَضٰی اَحَدُکُمُ الصَّلٰوۃَ فَلْیَجْعَلْ لِبَیْتِہٖ نَصِیْبًا مِّنَ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّ اللّٰہَ جَاعِلٌ فِیْ بَیْتِہٖ مِنْ صَلٰوتِہٖ خَیْرًا مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز ادا کر چکے تو چاہیئے کہ اپنے گھر کے واسطے بھی نماز مین سے کچھہ حصہ رکھے اسواسطے کہ خدا اوسکے گھر مین نماز کے سبب بہتری اور برکت کرنے والا ہی ف یعنی جب مسجد مین فرض پڑھے تو سنت اور نفل گھر مین پڑھے اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہی کہ سوائے فرض کے سب نمازین گھر مین افضل ہین تاکہ خیر اور برکت گھر مین ہو اور شیطان کا دخل نہو

۹۳۶ ق ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا قَعَدَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَقُلِ التَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی نماز مین بیٹھے تو التحیات پڑھے یعنی سب زبان کی عبادتین جیسے تعریف اور ذکر اور بدن کی عبادتین جیسے نماز اور حج وغیرہ اور مال کی عبادتین

جیسے زکوۃ اور خیرات صرف خدا ہی کے واسطے ہین سلام تجھکو اے پیغمبر اور خدا کی رحمت اور برکت اور سلام ہی ہمکو اور سب خدا کے نیک بندونپر گواہی دیتا ہون کہ سوائے خدا کے کوئی لائق بندگی کے نہین اور گواہی دیتا ہون کہ محمد بنی ہی خدا کا اور اسکا رسول ہی **ف** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ ہم نماز مین بیٹھکر کہا کرتے تھے خدا کو سلام جبرئیل کو سلام میکائیل کو فلانے اور فلانے کو سلام تب حضرت نے ہمکو التحیات سکھائی اور فرمایا کہ جب تمنے کہا کہ خدا کے نیک بندون پر سلام ہی تو جتنے خدا کے بندے آسمان اور زمین مین خواہ فرشتے خواہ پیغمبر خواہ اولیا خواہ جن خواہ آدمی سبکو تمہارا اسلام پہنچ گیا اب ہر ایک کا نام لینا کچھ ضرور نہین نماز مین التحیات پڑھنا امام اعظم اور شافعی کے نزدیک واجب ہی اور امام مالک کے مذہب مین سنت ہی

۹۳۷ **ق** اَبُوهُرَيْرَةَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تونے اپنے ساتھی سے کہا کہ چپ رہ جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو بیشک تونے نکمی بات اور لغو حرکت کی **ف** خطبہ سننا واجب ہی اوسوقت بولنا درست نہین اور جب دوسرے بولنے والے سے کہا کہ چپ رہ تو اوسکا بولنا بھی ثابت ہوا زبان سے نہ منع کرے اشارے سے کہے

۹۳۸ **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ وَاِنْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھانے کو بیٹھے تو جلدی نکرے جبتک کھانے سے فراغت نکر لیوے اگرچہ نماز کی تکبیر بھی ہو گئی ہو **ف** جلدی کرنا اسواسطے منع فرمایا کہ کھانے کے طرف دل لگا رہیگا حضور دل سے نماز نہوگی اور اگر جانے کہ غلبہ بھوک کا نہین ہی اور

اور کھانا کہاتے تک جماعت ہو چکے کی تو نماز مین شریک ہو روایت ہی کہ عبد اللہ بن عباس اور ابو ہریرہ کباب کہاتے تہے استے مین جماعت کی تکبیر ہوئی عبد اللہ بن عباس نے ابو ہریرہ سے کہا کہ جلدی مکر واسکو کہالو تاکہ نماز مین دل نہ لگا رہے

۹۳۹ ق ابن عمر اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهٖ

بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی نماز پڑہے تو نہ تہوکے اپنے مُنہہ کے سامنے اسواسطے کہ خدا کا قبلہ اُسکے روبرو ہی

ق ابن مسعود اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً فَلَا يَتَنَاجَ اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ

بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہون تو دو آدمی چپکے کان مین بات نہ کرین ایک کو چہوڑ کے ف اسواسطے منع کیا کہ تیسرے آدمی کو رنج ہو گا کہ وہ خیال کرے گا کہ مجھکو مشورہ کے لائق نہین جانتے مین یا کچہہ میری ہی بدی کی فکر مین ہین اور دوسری حدیث مین آیا ہی کہ جا آدمی ہون تو دو آدمی کا چپکے بات کرنا مضائقہ نہین یعنی اس صورت مین رنج نہ ہو گا

۹۴۰ م ابو سعید اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ

مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہون تو ایک انکی امامت کرے اور لائق تر امامت کے واسطے اونمین وہ ہی جو قرآن خوب پڑہ جانتا ہو ف حضرت کے وقت مین جو بڑا قاری ہوتا تہا وہ مسائل بہی خوب جانتا تہا اسواسطے حضرت نے قاری کو عالم پر مقدم رکہا اور اب اکثر امامون کا یہ مذہب ہی کہ عالم مسئلہ دان قاری پر مقدم ہی کہ نماز مین اگر کچہہ خلل ہو گا تو عالم درست کر لیگا بڑا قاری اور حافظ کیا جانے کہ کس چیز سے نماز ٹوٹتی ہی اور کس سے مکروہ ہوتی ہی

۹۴۱ ق جابر اِذَا كَانَ وَاسِعًا فَخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَاِذَا كَانَ ضَيِّقًا فَاشْدُدْ

عَلٰی حِقْوَیْکَ فَاِلَّہٗ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کپڑا لبنا چوڑا ہو تو اوسکے دونون کھونٹون کو جدا جدا باندہ یعنی آدہا کندہون پر ڈال اور آدہے سے شرم گاہ چہپا اور اگر کپڑا چہوٹا اور تنگ ہو تو صرف اپنی کمر ہی پر باندہ یعنی شرم گاہ چہپانا مقدم ہی یہ حضرت نے جابرؓ سے فرمایا

۹۴۲ **ف** اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ کَانَ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلٰئِکَةٌ یَکْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ فَاِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَاؤُا یَسْتَمِعُوْنَ الذِّکْرَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہی تو مسجد کے سب دروازون پر فرشتے ہوتی ہین سب لکھتے جاتے ہین کہ فلانا شخص آیا اوسکے بعد فلانا پہر جب امام خطبہ کے واسطے منبر پر بیٹہا تو لپیٹ ڈالتے ہین اون کاغذون کو جنمین لوگون کے نام سب لکھتے جاتے تہے اور مسجد مین آتے ہین خدا کے ذکر سننے کو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جبتک امام خطبہ نہین شروع کرتا تو آنے والون کو فرشتے سب لکھتے ہین تو اونکو زیادہ ثواب بہی ہوگا اور جب خطبہ شروع ہوا تو اوسوقت آنے والے کا نام فرشتے اپنے دفر مین نہین سب لکھتے حدیث مین اشارہ ہی کہ مسلمان جلد مسجد مین حاضر ہو

۹۴۳ **ف** اَبُوْ مُوْسٰی اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ دَفَعَ اللّٰهُ اِلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یَهُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا فَیَقُوْلُ هٰذَا فِکَاکُکَ مِنَ النَّارِ مسلم مین ابو موسےٰؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا ہر ایک مسلمان کو ایک یہودی یا ایک نصرانی دیکے پہر فرما وے گا کہ یہ تیری دوزخ کی مخلصی کا بدلا ہی یعنی تیرے بدلے یہودی یا نصرانی دوزخ مین جاوے گا تو چہٹ گیا **ف** یہودیون نے بہت پیغمبرون کو نمانا اور قتل کیا اور نصرانیون نے حضرت عیسےٰ کو خدا کا بیٹا ٹہرایا اور ہمارے حضرت کا انکار کیا اور مسلمانون نے حضرت کو مانا تو اگلے سب پیغمبرون کو بہی مانا اسواسطے خدا نے

مسلمانون کا بدلا نہو دیون اور نصیر اُنہون کو مقرر کیا یہ ظلم نہین یہ انصاف ہی تاکہ بعد
کو نکیر اور موذی منکر کو مگر لیکن یہ اون مسلمانونکے حق مین ہی جو نیکے عذاب
بہشت مین جاوین سکے اسواسطے کہ حضرت اکثر مسلمانون کو شفاعت کرکے دوزخ
نکلواوینگے اگر سب دوزخ سے بچتے تو شفاعت کی پھر کیا حاجت تہی

٩٤٤ م جابرٌ اِذَا كَفَّنَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ مسلم مین جابر رضسے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب کوئی اپنے بہائی مسلمان کو کفن دیوے تو چاہیے اچھا ستہرا کفن دیوے
ف یہ مطلب نہین کہ بہت قیمتی ہو بلکہ حلال مال کا سفید صاف پاک کپڑا مراد ہی
اور اوسکے قدر اور لیاقت سے کمتر نہو

٩٤٥ م ابوهريرةٌ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ
اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْلَهٗ مسلم مین ابو ہریرہ رضسے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب آدمی مرگیا تو اوسکا عمل کٹ گیا اور موقوف ہوا
مگر تین طرحکے عمل موت کے بعد بہی اونکا ثواب نہین موقوف ہوتا ایک تو خیرات اور
صدقہ جسکا فائدہ ہمیشہ جاری رہے دوسرے وہ علم جس سے خلق فائدہ پاوے تیسرے
نیکبخت بیٹا جو باپ کے واسطے دعا کرے ف یعنی نیک عمل کا ثواب زندگی تک
ہی بعد موت کے نہ عمل ہی نہ ثواب مگر ان تین عملون کا ثواب موت کے بعد بہی موقوف
نہین ہوتا صدقہ جاری یعنی وہ نیک کام جسکا فائدہ خلقت کو سدا ان حاصل
رہے جیسے مسجد اور کنوا اور مدرسہ اور سرا ے اور معافی کی زمین اور وقف زمین کا
یا گہر کا یا کتاب کا اور علم جس سے خلقت کو فائدہ ہو یعنی لوگون کو علم دین پڑہانا یا دینی
علم کی کتاب بنانا جیسے علم تفسیر اور علم حدیث اور علم فقہ یا کسی دین کی کتاب کا ترجمہ
اور شرح کرنا تاکہ ناواقف مسلمان دین سے واقف ہوجاوین اور نیک بیٹا یعنی
بدکار بیٹے سے میت کو ثواب نہین حاصل مطلب اس حدیث کا یہ ہی کہ موت سے مردہ کے

ہی ایسا نہو کہ دین کی راہ سے آدمی نرہے نام ونشان مرجاے ان تین کاموں سے یہین جو ہوسکے اوسکی جلد فکر کرے اگر دنیا کا کچھہ مقدور ہو تو اوسکے موافق صدقہ جاریہ کیا تدبیر کرے اگر علم ہی تو اوسکے باقی رہنے کی فکر کرے اور اگر اولاد ہی تو اونکو دین کی تعلیم کرے اور بُری صحبت اور بُرے کاموں سے بچا دے تاکہ موت کے بعد اونکی دعا سے فایدہ اوٹھاوے معلوم ہوا کہ مُردہ حقیقت مین وہ ہی جسکا موت کے بعد کچھہ نیک نشان نرہا * زندہ جاوید گشت ہر کہ نکونام زیست * کز عقبش ذکر خیر زندہ کند نام را

۹۴۶ ف اِبْنُ عُمَرَ اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَالْجَنَّةُ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَالنَّارُ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ الَّذِي تُبْعَثُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مرجاتا ہی مرد تو اوسکا اصلی مکان صبح شام سامنے رکھا جاتا ہی اگر وہ بہشتی ہی تو بہشت دکہاے جاتے ہین اور اگر دوزخی ہی تو دوزخ دکہائی جاتی ہی پھر اوسے فرشتے کہتے ہین یہ تیرا وہ مقام ہی کہ قیامت کے دن وہین تو بھیجا جاویگا ف دکہلانے کا یہ فائدہ کہ ایماندار خوش اور مشتاق ہو اور کافر کو رنج اور وحشت زیادہ ہو

۹۴۷ ف اَبُوْ مُوْسٰى اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدٍ اَوْ سُوْقٍ وَبِيَدِهِ نَبْلٌ فَلْيَاْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لِيَاْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لِيَاْخُذْ بِنِصَالِهَا بخاری اور مسلم مین ابوموسیٰ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد یا بازار مین گذرے اور ہاتھہ مین تیر ہون تو چاہیے کہ اونکی گانسی اپنے ہاتھہ مین پکڑ لیوے پھر گانسی پکڑ لیوے پھر گانسی پکڑ لیوے ف گانسی پکڑنے کو اسواسطے فرمایا کہ کسی شخص کو نہ لگ جاوے اور تین بار اسواسطے فرمایا کہ لوگ اس حکم کو سہل نہ سمجھین اور مسجد اور بازار کو اسواسطے خاص ذکر کیا کہ وہان اکثر ہجوم ہوتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجمع مین چہتا قی بندوق اور طپنچہ کو دونو

پانون پر چڑہا کر لیجانا درست نہین کہ اکثر دغا ہوگئی ہی

۱۲۸ عن ابن مسعود اذا مرّ بالنطفة ثنتان واربعون ليلة بعث الله اليها ملكا فصوّرها وخلق سمعها وبصرها وجلدها ولحمها وعظامها ثم قال يا رب اذكر ام انثى فيقضي ربك ما شاء ويكتب الملك ثم يقول يا رب اجله فيقول ربك ما شاء ويكتب الملك ثم يقول يا رب رزقه فيقول ربك ما شاء ويكتب الملك ثم يخرج الملك بالصحيفة في يده فلا يزيد على امر ولا ينقص

مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نطفے پر بیالیس دن گذر جاتے ہین تو اوسکی طرف خدا فرشتے کو بہیجتا ہی سو وہ اوسکی صورت بناتا ہی اور اوسکے کان اور آنکہہ اور کہال اور گوشت اور ہڈیان جدا جدا بناتا ہی پھر فرشتہ کہتا ہی کہ اے رب یہ مرد بنیگا یا عورت سو تیرا رب حکم دیتا ہی جیسا چاہتا ہی اور فرشتہ اوسکو لکہہ لیتا ہی پھر فرشتہ پوچھتا ہی کہ اسکی اے رب زندگی کتنی ہی اور موت کب ہی سو فرمادیتا ہی تیرا رب جتنا چاہتا ہی اور فرشتہ اوسکو لکہہ لیتا ہی پھر فرشتہ پوچھتا ہی کہ اے رب اسکی روزی کتنی ہی سو خدا فرمادیتا ہی جتنا چاہتا ہی اور فرشتہ اوسکو لکہہ لیتا ہی پھر فرشتہ اوس حساب کے بند کو باہر نکال لاتا ہی اپنے ہاتہہ مین پھر اوسمین نہ کچہہ بڑہتا ہی نہ گہٹتا **ف** فرشتے خدا کی طرف سے عالم کے سب کامون پر مقرر ہین لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے سپرد کامون مین ایسا اختیار نہین رکہتے کہ جو چاہین سو کرین بلکہ ہر ایک کام مین ذری ذری بات کو خدا سے پوچہتے ہین سبحان اللہ مالک اور حاکم اسکا نام ہی کہ عرش سے فرش تک لاکہون فرشتے داروغہ ہین لیکن بدون اوسکے حکم نہ کوئی پتا ہلے نہ قطرہ گرے اور یہ جو عالم مین مشہور ہی کہ آدمی کی کہوپری مین ماتہے پر جو نقش ہین وہ قسمت کا لکہا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس بات کی کچہہ اصل نہین اسواسطے کہ قسمت کے حساب کو فرشتہ

باہر نکال لاتا ہی واللہ اعلم دوسرے باب کی حدیث مین تھا کہ چالیس دن نطفہ رہتا ہی اور چالیس دن خون بستہ ہوتا ہی اور چالیس دن کے بعد گوشت بنتا ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیالیس ہی دن کے بعد گوشت اور ہڈیان بنتے مین تو مطلب یہ ہے کہ بیالیس دنکے بعد بدن بطور خا کا ہوتا ہی اور کمال پوری صورت بعد چار مہینے کے ہوتی ہی تو دونون حدیثون کا ایک ہی مطلب ہوا واللہ اعلم

خ اَبُو مُوسیٰ اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْسَافَرَ کُتِبَ لَهٗ مِثْلُ مَا کَانَ یَعْمَلُ مُقِیمًا صَحِیحًا

۹۴۹ بخاری مین ابو موسے رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بیمار ہوتا ہی بندہ یا سفر کرتا ہی تو اوسکا ثواب ویسا ہی لکھا جاتا ہی جیسا وہ اپنے وطن مین اور صحت کی حالت مین کرتا تھا **ف** یعنی بیمار کی عبادت اور نماز خواہ بیٹھے ہو خواہ لیٹے خواہ تیمم سے تو اوسکا ثواب صحت کی نماز کے برابر ہی جو کھڑے ہو کر پڑھتا تھا وضو سے اور سفر کی دو رکعتون کا ثواب چار رکعت کے برابر ہی جیسا وطن مین پڑھتا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ وظیفہ اور نفلون کا بھی ثواب پاوے کا جو حالت صحت اور وطن مین کرتا تھا اور اب بیماری اور سفر سے نہین کر سکتا

م اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا مَضٰى شَطْرُ اللَّيْلِ اَوْ ثُلُثَاهُ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطٰى هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابَ لَهٗ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَيُغْفَرَ لَهٗ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ وَيُنَادِيْ مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ عَدُوْمٍ وَلَا ظَلُوْمٍ وَيُبْدِيْ عَدِيْمٍ

۹۵۰ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب آدھی رات جاتی ہی یا تہائی رات باقی رہے خدا تعالے بڑی برکت والا اوترتا ہی پہلے آسمان تک پھر فرماتا ہی کہ کوئی ہی مانگنے والا جو دیا جاوے کوئی ہی دعا کرنے والا تو اوسکی دعا قبول ہووے کوئی ہی گناہ بخشانے والا جسکے گناہ بخشے جاوین اسیطرح فرماتا ہی صبح تک اور ایک روایت مین یون ہی کہ خدا فرماتا ہی کہ

کون قرض دے اوسکو جو مفلس قلاّچ اور ظالم نہین یعنی خداکو اور ایک روایت مین بجائے عدوم کے عدیم ہی لیکن مطلب ایک ہی ہی **ف** خدا تعالے جسم سے پاک ہی اوترنا چڑہنا اوسکی شان نہین تو مطلب یہ ہی کہ آدہی رات سے صبح تک رحمت الٰہی اپنے بندونپر نہایت متوجہ ہوتی ہی یہان تک کہ خود سوال اور دعا کا تقاضا فرماتا تاکہ قبول کرے معلوم ہوا کہ وہ وقت نہایت برکت اور رحمت اور قبولیت کا ہی اسیواسطے اوس وقت کی نماز یعنی تہجد بعد فرض کے سب نفلون سے بہتر ہی افسوس صد افسوس کہ یہ دولت ہر رات کو ہو اور اہل غفلت اوس وقت نیند مین یا ناچ رنگ مین اوس دولت سے محروم رہین اللہ اپنے کرم سے اوس وقت کی نماز کا شوق ہمارے دلون مین ڈالے اور اوسکی قدر ہمکو سمجہا وسے اور یہ جو فرمایا کہ کون قرض دیوے اوسکو جو مفلس اور ظالم نہین یعنی قرض اس خیال سے مفلس کو نہین دیتے کہ یہ کہان سے ادا کریگا اور بدمعاملہ کو نہین دیتے کہ یہ کہا جاویگا دغاباز ہی نہ ادا کریگا سو خدا فرماتا ہی کہ مین مفلس نہین کہ جو نہ دے سکون اور ظالم نہین جو دیتے ہوے ڈرتے ہو یعنی میری صفت غنی اور کریم ہی ایک کے عوض دس سے سات سو تک دیتا ہون پہر میری راہ مین دیتے ہوئے تمکو کیا تامل ہی

۹۵۱ **م** اَبُوْبَکْرَۃَ اِذَا نَزَلَتْ اَوْ وَقَعَتْ فَمَنْ کَانَتْ لَہٗ اِبِلٌ فَلْیَلْحَقْ بِاَھْلِہٖ وَمَنْ کَانَتْ لَہٗ غَنَمٌ فَلْیَلْحَقْ بِغَنَمِہٖ وَمَنْ کَانَتْ لَہٗ اَرْضٌ فَلْیَلْحَقْ بِاَرْضِہٖ فَقَالَ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ مَنْ لَّمْ تَکُنْ لَہٗ اِبِلٌ وَّلَا غَنَمٌ وَّلَا اَرْضٌ قَالَ یَعْمَدُ اِلٰی سَیْفِہٖ فَیَدُقُّ عَلٰی حَدِّہٖ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِیَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ فَقَالَ رَجُلٌ اَرَاَیْتَ اِنْ اُکْرِھْتُ حَتّٰی یُنْطَلَقَ بِیْ اِلٰی اَحَدِ الصَّفَّیْنِ اَوْ اِحْدَی الْفِئَتَیْنِ فَضَرَبَنِیْ رَجُلٌ بِسَیْفِہٖ اَوْ یَجِیْءُ سَھْمٌ فَیَقْتُلُنِیْ قَالَ یَبُوْءُ بِاِثْمِہٖ وَاِثْمِکَ وَیَکُوْنُ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ مسلم مین ابوبکرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے

فرمایا کہ جب فتنہ اور فساد میری امت مین اترے یا پڑے تو جسکے اونٹ ہون وہ اپنے اونٹون مین جا ملے اور جسکی بکریان ہو وہ اپنی بکریون مین جا ملے اور جسکی کہیتی کی زمین ہو وہ اپنی زمین پاس جا رہے پہر ایک مرد نے کہا کہ بہلا فرمائی تو جسکے نہ اونٹ ہون نہ بکریان نہ زمین وہ کیا کرے حضرت نے فرمایا کہ وہ اپنی تلوار کا قصد کرے پتھر سے اوسکی باڑہ کو کوٹ ڈالے یعنی لڑنے کی چیز کوئی باقی نہ رکہے جو حوصلہ ہو لڑائی کا پھر جلدی کرے اپنے بچاؤ مین جتنی ہو سکے الہی مین تیرا حکم پہچا چکا الہی مین تیرا حکم پہچا چکا الہی مین تیرا حکم پہچا چکا اسکو تین بار فرمایا پہر ایک مرد نے کہا بہلا بتلائیے تو اگر مجہسے زبردستی کرین یہانتک کہ وہ صفون مین یا دو گروہون مین کسی طرف کہینچ لیجاوین پھر وہان کوئی مجھکو تلوار مارے یا کوئی تیر آوے اور مجھکو قتل کرے حضرت نے فرمایا کہ تیرا اور اسکا گناہ اوسی پر پلٹ پڑے گا اور وہ دوزخیون مین داخل ہوگا **ف** حضرت کو معلوم تہا کہ میرے بعد فساد ہونگے اور مسلمانون مین قتل شروع ہوگا اسواسطے حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اوسوقت مین گوشہ گیری کی اکثر حضرت کے اصحاب مثل عبد اللہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص اور ابو بکرہ مسلمانون کی جنگ مین شریک نہوئے بموجب اسی حدیث کے

ق ابْنُ عُمَرَ اِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهٖ وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ كَانَ لَهُ الْاَجْرُ مَرَّتَيْنِ ۹۵۲
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب غلام نے اپنے مالک کی خیر خواہی کی اور اپنے خدا کی اچہی عبادت کی تو اوسکے دوہرے ثواب ہونگے **ف** یعنی ایک ثواب مجازی مالک کی اطاعت کا اور دوسرا ثواب حقیقی مالک کی اطاعت کا

خ اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ ۹۵۳
بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی

ف دیکھے مال و صورت مین اپنے سے بہتر کو تو چاہئے کہ اپنے سے کمتر کو دیکھے یعنی جب کسی زیادہ مالدار اور خوبصورت کو دیکھے تو لازم ہی کہ جو اپنے سے کمتر ہین مال اور شکل مین اونکو دہیان کرے تاکہ اوسکو حسرت اور افسوس اور ناشکری نہ حاصل ہو اسواسطے کہ دنیا مین جو شخص ہی اوس سے ہزارون بدتر بہی عالم مین موجود ہین مثلا اگر کوئی محتاج ہی تو ہزارون محتاج بہی ہین اور بیمار بہی ہین اور اگر کوئی محتاج اور بیمار ہی تو سیکڑون محتاج بہی ہین بیمار بہی ہین اور کافر بہی تو اوسنے ہزار درجے یہ بہتر ہی سبحان اللہ حضرت نے عجب مجرب علاج بتلائے کہ اگر اسکا دہیان کرے تو کبہی رنج دلمین نہ آوے اور خدا کا شکوہ زبان سے نہ نکلے بلکہ شکرگذار ہی کیا کرے اور مصابیح مین پوری روایت یون آئی ہی کہ دنیا مین کمتر لوگون کو دیکہے اور دین مین اپنے سے بہتر لوگون کو دہیان کرے تاکہ اپنی عبادت اور خوبیون سے غرور نہ دلمین سماوے مثلا اگر یہ شخص نماز پنجگانہ پڑہتا ہی تو دوسرا تہجد بہی پڑہتا ہی تو وہی افضل ہوا اسیطرح لاکہون بندے ایک سے ایک عبادت اور پرہیزکاری مین بہتر موجود ہین اگر یہ دہیان کیا کرے گا تو دینداری مین آپ کو کمتر اور سست جانے گا اور اگر دینداری مین اپنے سے کمتر لوگونکو خیال کریگا کہ فلانا نماز نہین پڑہتا فلانا مفقود دار ہو کر حج نہین کرتا زکوٰۃ نہین دیتا تو آپکو یہ شخص بہتر سمجھے گا اور یہی اسکی حق مین زہر ہی

علاج ناشکری و غرور

۹۵۴ خ اَنَسٌ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَنَمْ حَتّٰى يَعْلَمَ مَا يَقْرَاُ ع بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی نماز مین اونگہنے لگے تو اوسکو چاہئے کہ سو رہے یہان تک کہ جانے جو پڑہے ف یعنی سونے کے بعد جب ایسا ہوش ہو کہ اپنے پڑہنے کو سمجھے تب نماز پڑہے نیند کی حالت مین نماز اسواسطے منع فرمائی کہ ایسی حالت مین آدمی کہتا ہی کچہہ اور نکلتا ہی اور کچہہ

۹۵۵ ق عَائِشَةُ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ

احمد

اَحَدُكُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِي لَعَلَّهٗ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهٗ
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی اونگھے نماز پڑہتے تو چاہیئے کہ سو رہے یہانتک کہ نیند جاتی رہے اسواسطے کہ جب تم مین سے کوئی نماز پڑہے گا اونگھتا تو اوسکو نہ معلوم ہوگا شاید وہ تو مغفرت مانگنے کا قصد کرے سو اپنی جان کو کوسنے لگے

م ابُوْهُرَيْرَةَ اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهٖ شَيْئًا فَاَشْكَلَ عَلَيْهِ اَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ اَمْ لَا فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا
مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی اپنے پیٹ مین کچھہ گڑگڑاہٹ پاوے سو اوسکو شبہہ پڑے کہ اوسکے پیٹ سے کچھہ نکلا یا نہین تو مسجد سے نہ نکلے یہانتک کہ آواز سنے یا بدبو پاوے ف یعنی جب قرأۃ سے وضو ٹوٹنے کا شبہہ پڑے تو نماز نہ توڑے اور مسجد سے باہر نہ نکلے اور جب حدث کی آواز سنے اور بدبو پاوے تو اس صورت مین وضو گیا غرض کہ شبہے سے وضو نہین جاتا یقین سے جاتا ہی

م طَلْحَةُ اِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذٰلِكَ مسلم مین طلحہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کسی نے اپنے آگے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز رکھے تو چاہیئے کہ نماز پڑہے اور کچھہ خیال نکرے کہ اوسکی اوس طرف سے کون گذر گیا ف یعنی اگر میدان مین نماز پڑہے تو ہاتھہ کے برابر ایک لکڑی اپنے آگے گاڑ لیوے پھر سنے دغدغہ نماز پڑہے جو چاہے آمد رفت کرے

خ ابُوْسَعِيْدٍ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِيْ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا

كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانُ وَلَوْ سَمِعَهُ صَعِقَ بخاری مین ابو سعید رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جنازہ رکہا جاتا ہی اور پہر اوسکو لوگ اپنے مونڈہون پر اوٹہاتے
ہین تو اگر نیک روح ہوتی ہی تو کہتی ہی مجہکو آگے لے چلو اور اگر نیک نہین ہوتی تو کہتی ہی
اے خرابی تم کدہر اوسکو لیے جاتے ہو ہر چیز اوسکی آواز سنتی ہی سوا آدمی کے
اور اگر آدمی اوسکو سنے تو چیخ مارے ف نیک آدمی کو ثواب نمود ہوتا ہی تو
مشتاق ہوتا ہی اور بد آدمی عذاب قبر کے خوف سے گہبراتا ہی

۹۵۹ م ثوبان إِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
مسلم مین ثوبان رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جیسے کہ میری امت مین تلوار ڈالی جاوے گی
تو امت سے قیامت تک نہ اوٹہے گی ف حضرت سچ فرماتے تہے اور حضرت عثمان رضہ
او سفر سے نکلے حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص مظلوم مارا جاوے گا پہر یہ حدیث فرمائی
یعنی جیسے اس امت مین خونریزی اور فساد شروع ہوگا قیامت تک نہ موقوف ہوگا
حدیث معجزہ ہی کہ جیسا حضرت نے فرمایا اب تک ویسا ہی ہوا

۹۶۰ ق عَائِشَةُ إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَؤُا بِالْعَشَاءِ
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رات کا کہانا
تیار ہو اور عشا کی نماز کی اقامت ہو تو تم کہانے کی ابتدا کرو ف یعنی اول کہانے
سے فراغت کرو پہر نماز پڑہو تا کہ تسکین سے نماز ہو کہانے کی طرف نہ دل لگا رہے
ف حسن صغانی اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ مجہکو مدت سے آرزو تہی
کہ مین حضرت کو خواب مین دیکہون اور کسی حدیث کی صحت حضرت سے تحقیق کر دون تا کہ
مجہکو اعلی رتبہ کی سند حاصل ہو اور اس آرزو مین بہت برس گذرے آخر شب ہفتے
کی شب ذیقعد کی اٹہارہوین تاریخ سن چہہ سو گیارہ ہجری مین فجر کے قریب مین نے خواب مین
دیکہا کہ گویا مین نے چہت پر مغرب کی نماز شروع کی اور حضرت بیٹہے رات کا کہانا کہاتے ہین

اور حضرت کے ساتھہ اور چند لوگ ہین سو حضرت نے مجھکو کہانے کے واسطے بلایا سو مینے چاہا کہ نماز پڑھ کے جواب دون تو مجھکو ابو سعید بن معلّیٰ کی وہ بات یاد آئی کہ حضرت نے اونکو پکارا تہا اور وہ نماز پڑہتے تہے سو انہون نے بی نماز پڑہی جواب نہ دیا حضرت نے فرمایا خدا نے نہین کہا فرمایا کہ جواب دو خدا کو اور اوسکے رسول کو جب تمکو بلاوے اس خیال سے مین حضرت کے پاس گیا تو مینے کہا کہ یا رسول اللہ کیا یہ حدیث صحیح ہی کہ جب رات کا کہانا تیار ہو تو اول کہانا شروع کرو حضرت نے فرمایا کہ

ہان یعنی یہ حدیث صحیح ہی

خ أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ فَإِنَّ فِي ۵۶۱
أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْآخَرِ شِفَاءً بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمہارے پانی مین مکہی گر پڑے تو چاہیے کہ اوسکو ڈبو دے پھر اوسکو نکال ڈالے اسواسطے کہ اوسکے ایک پر مین مرض ہی اور دوسرے پر مین شفا ہی

ف دوسری روایت یون ہی کہ مکہی اپنے شفا کے پر کو اونچا رکھتی ہی اور بیماری کے پر کو نیچے رکھتی ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بے خون کے حیوان مرنے سے پانی ناپاک نہین ہوتا

م جَابِرٌ إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى وَلْيَأْكُلْهَا ۵۶۲
وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتَّى يَلْعَقَ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کسیکا لقمہ گر پڑے تو چاہیے کہ اوسکو اوٹھا لیوے اور جو گرد غبار اوسپر لگا ہو اوسکو دور کرے اور چاہیے کہ اوسکو کہا لیوے اور اوسکو شیطان کے واسطے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھہ رومال مین نہ پوچھے جبتک کہ اپنی اونگلیان نہ چاٹے اسواسطے کہ وہ نہین جانتا کہ اوسکے کہانے کے کس جز مین برکت ہی

ف گرالقمہ زلینا غرور کی دلیل ہی کہ ناحق ضائع کرنا ہی اور اوٹھالینا چاہئیے غرور دفع ہوتا ہی اور برکت کی امید علاوہ ہی

م عَبْدُاللّٰہِ بْنُ مُغَفَّلٍ اِذَا وَلَغَ الْکَلْبُ فِی الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْہُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَفِّرُوْہُ الثَّامِنَۃَ فِی التُّرَابِ ـــــ مسلم مین عبداللہ بن مغفل رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب برتن مین کتا منہہ ڈالے تو اوسکو سات بار دہو ڈالوا ور آٹہوین بار خشک مٹی سے مانجو

٩٦٣ ف اَبُوْھُرَیْرَۃَ وَجَابِرُبْنُ سَمُرَۃَ اِذَا ھَلَکَ کِسْرٰی فَلَا کِسْرٰی بَعْدَہٗ وَاِذَا ھَلَکَ قَیْصَرُ فَلَا قَیْصَرَ بَعْدَہٗ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَتُنْفَقَنَّ کُنُوْزُھُمَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ایران کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو اوسکے بعد کوئی وہانکا بادشاہ نہوگا اور جب روم کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو کوئی اوسکے بعد وہانکا بادشاہ نہوگا اور قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین محمدؐ کی جان ہی کہ مقرر اون دونون ملکون کے خزانے خدا کی راہ مین بانٹے جاوینگے

ف یعنی روم اور ایران کے بادشاہون کے خاندان مین سلطنت نرہیگی اسلام کا عمل وہان ہوگا یہ حدیث معجزہ ہی جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا چنانچہ ایران عمر فاروق رضہ کی خلافت مین فتح ہوا چھتیس ہزار کا لشکر اسلام تھا ہر سپاہی کو بارہ ہزار درم ملے تہے تو اس حساب سے سب خزانہ ایران کا بیالیس کروڑ ہوا اور اسیطرح روم بہی مسلمانون کے ہاتہہ سے فتح ہوا اور وہان کا خزانہ بہی لشکر اسلام مین تقسیم ہوا

٩٦٤ خ جَابِرٌ اِذَا ھَمَّ اَحَدُکُمْ بِالْاَمْرِ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ مِنْ غَیْرِ الْفَرِیْضَۃِ ثُمَّ لِیَقُلِ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْاَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ اَللّٰھُمَّ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ فِیْ عَاجِلِ

أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ
بخاری مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی شخص کسی کام کا
ارادہ کرے تو چاہیے کہ دو رکعتین فرض کی سوا پڑہے یعنی نفل نیت کرے پھر
یہ دعا پڑہے اللہم سے اخر تک یعنی الہی مین تجہسے خیر مانگتا ہون تیرے علم کے
وسیلہ سے اور تجہسے قدرت مانگتا ہون تیری قدرت کے وسیلہ سے اور سوال کرتا
ہون تیرے بڑے فضل سے سو مقرر تو قادر ہی مجہکو قدرت نہین اور تو جانتا ہی اور
مین نہین جانتا اور تو سب چہپی چیزون کا دانا ہی الہی اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام بہتر ہی میرے
واسطے میرے دین اور دنیا مین میرے انجام کار مین یا یون فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت مین
تو اوسکو میرے واسطے مقدر کر اور اوسکو میرے واسطے آسان کردے پھر اوسمین
میرے واسطے برکت دے الہی اور اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام میرے حق مین برا ہی میرے
دین اور دنیا مین اور انجام کار مین یا یون فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت مین تو اوسکو
ہٹا دے مجہسے اور ہٹا دے مجہکو اوس سے اور مقرر کردے میرے واسطے بہتر
کام کو جہان کہین کہ ہو پھر مجہکو اوس سے راضی کردے **ف** جابر رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے ہمکو استخارہ سکہلایا جیسے قران سکہلایا یعنی جب کسی کام کا قصد کرے
تو سنت ہی کہ دو رکعت پڑہ کے یہ دعا کرے اور اوس کام کا نام لیوے تین روز
یا سات روز اسیطرح کرے انجام بخیر ہوگا یا خواب مین کچہہ حال معلوم ہوگا یا دل مین کرنا
یا نکرنا جم جاویگا غرضکہ جسنے کہ جس کام مین اسطرح استخارہ کیا اوسکا نقصان نہین ہو سنت
استخارہ اسیطرح ہی اور یہ جو شیعہ تسبیح سے استخارہ کرتے ہین یا بعضے لوگ اور
طریقون سے استخارہ کرتے ہین سو بی اصل ہی غیب دریافت کرنیکا شرع مین کوئی قاعدہ مقرر نہین

فصل

اس فصل مین وہ حدیث ہی جسکے سری پراذا ہی

ف عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا انْبَعَثَ إِلَيْهَا رَجُلٌ ۹۶۵

بابت استخارہ و دعائی آن

عَزِیْزٌ عَارِمٌ مَنِیْعٌ فِیْ رَهْطِهٖ مِثْلُ اَبِیْ زَمْعَةَ

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن زمعہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب اونٹنی کے کوچین کاٹنے کو قوم ثمود کا بڑا بدبخت اوٹھا اوسکی طرف ایک مرد اٹھا تھا جو اپنی قوم مین سردار بے شرم بڑا اور بنک تہا ابوزمعہ کے برابر **ف** ابوزمعہ ایک بڑا کافر تھا حضرت کو بہت تکلیف دیتا تھا آخر کو اندہا ہوگیا تھا اور اوسکے بیٹے جنگ بدر مین مارے گئے حضرت نے اس حدیث مین اوس ملعون کی قوم ثمود کے بدبخت سے مثال دی یعنی قدار بن سالف تو ثمود کا شقی ایسا پایا کہ تھا جیسے ابوزمعہ ہی اس امت مین

اَلْبَابُ الْخَامِسُ

پانچوین باب مین چند قسم کی احادیث مین اول قسم وہ حدیثین ہین جنکے سر پر کاہی

ف اَنَسٌ مَا اَجِدُ لَكُمْ اِلَّا اَنْ تَلْحَقُوْا بِالذَّوْدِ قَالَهٗ لِرَهْطٍ مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةٍ اجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ ۹۶۴

فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْغِنَا رِسْلًا بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمہارے واسطے کوئی علاج نہین پاتا سوائے اسکے کہ تم اونٹون مین جاکر ملو یہ حضرت نے قوم عکل کے آٹھہ آدمیون سے فرمایا اونکو مدینے کی آب وہوا ناموافق پڑی تہی سو اونہون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہمارے واسطے دودہ تلاش کیجئے **ف** چند لوگ مسلمان ہوکر مدینے مین بیمار ہوئے جلندر کی بیماری اونکو تہی حضرت کے اونٹ چراتی پر تہے اونکو وہان بہیج دیا جب وہ دودہ سے اچہے ہوگئے تو چرانے والے کو اندہا کرا اوسکو قتل کرکے اونٹ ہانک لے چلے حضرت نے اونکو پکڑا منگوایا اور گرم سلائی اونکی آنکھون مین ڈال کے اندہا کیا پھر اونکے ہاتھہ پانون کٹوا ڈالے آخر کو مر گئے شرع مین قطّاع الطریق اور ڈاکہ مارنے والونکی یہی سزا ہی

ف اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ كَاَذَنِهٖ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهٖ ۹۶۵

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے کوئی چیز

رضامندی سے نہین سُنی پیغمبر کی قرات کے برابر جب کہ پیغمبر خوش آوازی سے
قران پڑہے پکار کے یعنی پیغمبر کا قران پڑہنا آواز سے خدا کو بہت پسند ہی ف
قران خوش آوازی سے پڑہنا درست ہی بلکہ مستحب ہی بشرطیکہ حروف کی کمی
زیادتی نہو اور راگ راگنی کی رعایت نکرے اور معانی مین خلل نپڑے

خ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا اُعْطِيْكُمْ وَلَا اَمْنَعُكُمْ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ اَضَعُ حَيْثُ اُمِرْتُ ۹۶۸
بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمکو نہین دیتا اور تمسے
نہین روکتا مین تو صرف تقسیم کرنے والا ہون رکہتا ہون جہان مجھکو حکم ہوتا ہی ف
حضرت نے ایکبار مال تقسیم کیا بعضے لوگون نے زیادہ مانگا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی دینا اور نہ دینا میری طرف سے نہین خدا کی طرف سے ہی

خ اَلْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِ يْكَرِبَ مَا اَكَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ اَنْ يَاْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ ۹۶۹
وَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوُدَ كَانَ يَاْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ بخاری مین مقدام بن معدیکرب رضہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کسینے کوئی کہانا کبہی اپنے ہاتہہ کے کسب سے بہتر نہین کہایا
اور البتہ خدا کا پیغمبر داؤد اپنے ہاتہہ کے کسب سے کہاتا تہا ف بقدر
قوت کے کسب کرنا فرض ہی اور ہاتہہ کا کسب زیادہ تر حلال اور طیب ہی حضرت
داؤد رات کو گشت کے واسطے نکلے حضرت جبرئیل آدمی کی صورت ہوکر سامنے
ہوئے حضرت داؤد نے پوچہا کہ داود کیسا آدمی ہی اونہون نے کہا کہ خوب
آدمی ہی لیکن اوسمین یہ خصلت اچہی نہین کہ ملک کے محصول سے کہاتا ہی اور
بہتر آدمی وہ ہی جو ہاتہہ کے کسب سے کہاوے حضرت داؤد نے جناب الہی
مین عرض کی کہ الہی مجھکو کوئی پیشہ سکہاوے خدا نے اونکو زرہ بنانا تعلیم کیا
پہر حضرت داؤد اوسی کسب سے اپنا خرچ کرتے تہے

مر مُسْتَوْرِدُ الْفِهْرِيُّ مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا كَمَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ فِي ۹۷۰

اَلْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ تَرْجِعُ ترجمہ مسلم بن مستورد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ہی دنیا آخرت کے روبرو مگر جیسے کہ کوئی اپنی کلمے کی انگلی دریا مین ڈالے پھر دیکھے کہ کسقدر پانی لگا لاوے گی **ف** یعنی آخرت کے روبرو دنیا نہایت حقیر اور قلیل ہی

جیسے دریا کے روبرو قطرہ ہو چہ نسبت خاک را با عالم پاک

٩٧١ **م** ابْنُ عَبَّاسٍ مَا الْعَمَلُ فِي أَيَّامٍ أَفْضَلَ مِنْهَا فِي هٰذِهِ الْأَيَّامِ قَالُوا وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ يُخَاطِرُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ يَعْنِي أَيَّامَ الْعَشْرِ بخاری مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمل کرنا کوئی دنون مین افضل نہین ہی ان دنون سے یعنی ذیحجہ کے دس دنون سے آصحاب نے کہا اور راہ خدا مین جہاد کرنا بھی اس سے افضل نہین فرمایا اور راہ خدا مین جہاد کرنا بھی اس سے افضل نہین مگر اوس مرد کا جہاد افضل ہی کہ جو نکلا اپنا جان اور مال نثار کرتا پھر نہ پلٹا کچھ لیکر یعنی شہید ہوگیا **ف** معلوم ہوا کہ عشرہ ذیحجہ کے برابر کوئی ایام کی عبادت افضل نہین

فضیلت عشرہ ذیحجہ

٩٧١ **خ** عَائِشَةُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَهُ لِلْمَلَكِ الَّذِي جَاءَهُ بِغَارِ حِرَاءٍ فَقَالَ اقْرَأْ قَالَ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ بخاری مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تو پڑھا نہین یہ حضرت نے اوس فرشتے سے فرمایا جو حضرت پاس حرا پہاڑ کے غار مین آیا تھا سو اوسنے حضرت سے کہا کہ پڑھ حضرت نے فرمایا پھر اوسنے مجھکو پکڑا اور سخت دابا یہان تک کہ پہنچی مجھکو انتہا محنت کی پھر اوسنے چھوڑ دیا اور کہا پڑھ مینے کہا کہ مین تو پڑھا نہین سو او

مجھکو پکڑا اور دوسری بار دبایا یہانتک کہ مجھکو طاقت نرہی پھر اوسنے مجھکو چھوڑا اور کہا
کہ پڑھ مینے کہا کہ مین تو پڑھا نہین سو اوسنے مجھکو پکڑا اور تیسری بار دبایا یہانتک کہ مجھکو
طاقت نرہی پہر اوسنے مجھکو چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھ اپنے رب کا نام جسنے پیدا کیا بنایا
آدمی کو خون کی پھٹکی سے پڑھ اور تیرا رب بڑا بزرگ ہی جسنے قلم کے سبب سے
علم دیا سکہایا آدمی کو جسکی اوسکو خبر نتھی **ف** حضرت جب چالیس برس کے
ہوئے اور پیغمبری کا زمانہ قریب ہوا تو حضرت نے گوشہ گیری اختیار کی مکے مین
ایک حرا پہاڑ ہی اوسکے غار مین ذکر اور فکر مین رہتے اور غیب کی آوازین سنتے
درخت اور پتھر حضرت کو سلام کرتا جو خواب دیکھتے سو ٹھیک ہوتے چھہ مہینے
اسی حالت مین گذرے پھر سورہ اقرا کی پانچ آیتین حضرت جبرئیل لی آے ریشمی
کپڑے پر لکھین تھین حضرت حرف شناس نہ تھے نپڑھ سکے حضرت جبرئیل نے
حضرت کو دبایا اور علم لدنی دیا پھر حضرت گھر مین تشریف لائے دل حضرت کا کانپتا تھا
حضرت خدیجہ سے فرمایا کہ مجھکو اوڑھاؤ جب حضرت کو تسکین ہوئی حضرت خدیجہ سے
یہ سب حال کہا اور فرمایا کہ مجھکو اپنی جان کا خوف ہی حضرت خدیجہ نے کہا یہ خوف نہین
ہونے کا آپ خوش ہوجئے خدا اپکو ہرگز نہ برباد کریگا آپ تو راست گو ہین برادر
پرور ہین محتاج کو دیتے ہین عاجز کا کام کر دیتے ہین مہمانداری کرتے ہین
لوگون کے مصایب مین کام آتے ہین پھر حضرت خدیجہ حضرت کو ورقہ بن نوفل
کے پاس لے گئین اسواسطے کہ وہ شخص انجیل کا عالم تھا اور بڈھا اور اندھا
ہوگیا تھا اوسنے جب حضرت سے یہ سب حال سنا تو کہا کہ یہ فرشتہ ناموس ہی
جو حضرت موسے پر اوترا تھا یعنی جبرئیل کاش مین جوان ہوتا کاش مین زندہ ہوتا
جسوقت کہ تیرا قوم تجھکو نکالے گا حضرت نے فرمایا کہ کیا میرا قوم مجھکو نکال دیگا ورقہ نے
کہا کہ ہان یہی سنت ہی سب پیغمبرون کی پھر اسکے بعد تین برس وحی نہ اوتری پھر

سورۂ مدثر اول اترا اور قران آخر تک متواتر ہوا

۹۷۳ ق ابو ہریرۃ ما انزل اللہ علی فیہا شیئا الا ہذہ الآیۃ الفاذۃ الجامعۃ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ قالہ حین سئل عن الحمر بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اس مقدمے مین میرے اوپر کچھ نہین اتارا مگر یہی ایک آیت جو سب کو شامل ہی کہ جو ذرہ برابر نیکی کرے گا سو دیکھے گا اور جو ذرہ برابر بدی کریگا سو دیکھیگا

ف لوگون نے حضرت سے سوال کیا کہ گدہون مین زکوۃ ہی یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہرچند انمین زکوۃ واجب نہین لیکن اگر کوئی راہ خدا مین دیگا تو ثواب پاویگا اسواسطے کہ اندک نیکی کا ثواب اور اندک بدی کا عذاب روبرو آویگا: ہدایہ مین لکھا ہی کہ گدہون مین زکوۃ نہین لیکن سوداگری کی نیت سے ہون تو زکوۃ واجب ہی

۹۷۴ م ابو ہریرۃ ما انزل اللہ من السماء من برکۃ الا اصبح فریق من الناس بہا کافرین ینزل اللہ الغیث فیقولون بکوکب کذا وکذا مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین اتاری خدا نے کوئی برکت آسمان سے مگر بعضے لوگ اوسکے منکر ہوتے مین خدا تو مینہہ برساتا ہی سو لوگ کہتے مین کہ فلانے اور فلانے ستارے کی تاثیر سے برسا

۹۷۵ خ ابو ہریرۃ ما انزل اللہ من داء الا انزل لہ شفاء بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین اتارا خدا نے کوئی مرض مگر اوسکی شفا بھی اتاری

ف حضرت سلیمان کو حق تعالے نے دوا اون کے خواص الہام کئے اکثر طب اونہین سے معلوم ہوئی معلوم ہوا کہ علم طب سیکہنا درست ہی خدا کو شافی جانکے دوا علاج کرنا توکل کے مخالف نہین اسواسطے کہ حضرت نے بہت علاج کی ہی

۹۷۶ خ ابو ہریرۃ ما بعث اللہ من نبی ولا استخلف خلیفۃ الا کانت لہ

بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ بخاری مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے کوئی پیغمبر نہین بہیجا اور نہ کوئی خلیفہ مقرر کیا مگر اوسکے دو چہپے رفیق ہوتے ہین ایک رفیق تو اوسکو نیک کام بتلاتا ہے اور دوسرا رفیق بُرا کام سکہلاتا ہے اور اوسپر رغبت دلاتا ہے اور گناہ سے بچنے تو وہی معصوم ہے جسکو خدا بچاوے **ف** یعنی فرشتہ اور شیطان پیغمبر اور خلیفہ کے بہی ساتہ ہوتا ہے لیکن پیغمبر تو معصوم ہین اسواسطے حق تعالے شیطان کو مغلوب رکہتا ہے پیغمبر پر اوسکا قابو نہین چلتا چنانچہ حضرت نے فرمایا ہے کہ شیطان میرے تابع ہو گیا ہے مجہکو بد کام کا وسوسہ نہین دیتا ہے خلاصہ یہ کہ پیغمبر کے سوا کوئی معصوم نہین اگرچہ امام اور ولی ہو شیطان سے نڈر نہین ہو سکتا یہی عقیدہ ہے اہل سنت کا ۔

۹۷۰ خ اَبُوهُرَيْرَةَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا رَعَى الْغَنَمَ فَقَالُوْا وَاَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ اَرْعَاهَا عَلٰى قَرَارِيْطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ بخاری مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے کوئی ایسا پیغمبر نہین بہیجا جسنے بکریان نہ چرائی ہون اصحاب نے کہا اور کیا آپ نے بہی بکریان چرائین ہین حضرت نے فرمایا کہ ہان میںنے بہی مکے والون کی بکریان چند قیراط کی مزدوری پر چرائین ہین **ف** بکریان چرانے مین یہ حکمت ہے تا پیغمبر گلہ بانی سیکہین تا اُمتیون کی سرداری کرین قیراط پانچ جو کے برابر ہوتی ہے سونے کی

۹۷۸ م هِشَامُ بْنُ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيُّ مَا بَيْنَ خَلْقِ اٰدَمَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ مسلم مین ہشام بن عامر رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آدم کی خلقت سے قیامت تک کوئی مخلوق شر و فساد مین دجال سے بڑا نہین **ف** یعنی سب مفسدون اور گمراہ کرنے والون سے دجال زیادہ تر ہے عالم مین کوئی بلا اسکے برابر نہین

۹۷۹ ق أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ
مِنَ النِّسَاءِ بخاری اور مسلم مین اُسامہ بن زید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین
چھوڑا مینے اپنے بعد کوئی فتنہ جو زیادہ ضرر پہچانے والا ہو مرد و نپر عورتون سے
ف یعنی مردو نکے حق مین عورتونکے برابر کوئی بلا اور فتنہ نہین اسواسطے
کہ اونکا گہر زنا اور حرام کاری اور اونکی اطاعت دین مین خلل ڈالتی ہے غرضکہ
اکثر فساد عورتون کے سبب ہوتے ہین اسواسطے حضرت کو زیادہ تشویش تہی
۹۸۰ ق ابْنُ عُمَرَ مَا تَزَالُ الْمَسْئَلَةُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ سوال کرنا
آدمی کا یہ نوبت پہچا دیگا کہ خدا کو ملے گا منہہ پر ایک بوٹی بہی نہوگی ف یعنی لوگون
سوال کرنے والا قیامت مین نہایت ذلیل ہوگا
۹۸۱ خ ابْنُ عُمَرَ مَا حَقُّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَمُرُّ عَلَيْهِ ثَلٰثُ لَيَالٍ إِلَّا وَعِنْدَهُ
وَصِيَّتُهُ بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین لایق
ہے مسلمان مرد کو کہ اوسپر تین راتین گذرین بے وصیت کے ف یعنی
جسپر لوگون کا قرض ہو یا کسیکی امانت ہو اوسپر لازم ہے کہ اپنے پاس اوسکی
وصیت لکھہ رکہے تا کہ اوسکے بعد اوسکے وارث اوسپر عمل کرین اسواسطے کہ
آدمی کو اپنی موت معلوم نہین وصیت لکھہ رکہنا اس صورت مین تو واجب ہے
اور اگر کسیکا لینا دینا نہو تو وصیت کرنا واجب نہین مستحب ہے
۹۸۲ ق الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَىٰ وَمَا ذَاكَ لَهَا
بِخُلُقٍ وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَسْأَلُونِي خُطَّةً يُعَظِّمُونَ
فِيهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ
اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین تہکگئی اونٹنی جسکا قصوا

نام ہی اور یہ اوسکی خو نہین ولیکن اوسکو بند کیا ہی ہاتھی کے بند کرنے والے نے یعنی خدا نے قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ مکے والے نہ مانگین سے کوئی کام جسمین آداب خدا کی تعظیم کرین مگر کہ مین اونکو دونگا یعنی وہ بات قبول کر ونگا **ف** حضرت چھٹے سال احرام باندہ کے مدینے سے مکے کو چلے عمرہ کرنیکو راہ مین اونٹنی حضرت کی بیٹھہ گئی اصحاب نے کہا کہ اونٹنی تھک گئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو اونٹنی کھڑی ہوئی پھر حضرت صلح کرکے پلٹ آئے چنانچہ اسکا مفصل قصہ دوسرے باب مین ہو چکا

ف اَنَسٌ مَا رَاَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَاِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا يَعْنِي فَرَسَ اَبِي طَلْحَةَ الَّذِي كَانَ يُقَالُ لَهُ الْمَنْدُوبُ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تو کچھہ نہین دیکھا اور اس گھوڑیکا قدم تو دریا پایا مراد ابو طلحہ کا گھوڑا ہی جسکو مندوب کہتے تھے **ف** ایکبار مدینہ مین بڑی ہول پڑی رات کو حضرت ابو طلحہ کا گھوڑا عاریت لیکر سوار ہوکے تنہا سبکے آگے نکل گئے اصحاب سب پیچھے دوڑے تھے جب معلوم ہوا کہ کچھہ نہ تھا تو حضرت وہان سے پھر بے یہ حدیث فرمائی یہ گھوڑا نہایت سست قدم مشہور تھا حضرت کی برکت سے نہایت تیز قدم ہو گیا چنانچہ حضرت نے اوسکی تعریف کی اس حدیث سے کمال شجاعت حضرت کی معلوم ہوئی کہ خوف کی حالت مین رات کو تنہا آگے بڑھ جانا کمال شجاعت پر دلیل ہی

ف اَبُو سَعِيدٍ مَا رُزِقَ الْعَبْدُ رِزْقًا اَوْسَعَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّبْرِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین دیا گیا بندہ کوئی روزی صبر سے زیادہ کشادگی اور وسعت مین **ف** یعنی صبر اور قناعت کے برابر کوئی روزی نہین اسواسطے کہ اگر قناعت نہین تو کتنا ہی مال ہو حرص نہین مٹتی + **شعر** + اے قناعت تو نگرم گردان + کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست +

ف زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلٰوةِ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ خَيْرَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ بخاری اور مسلم مین زید بن ثابت رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ رہا تمہارے ساتھہ تمہارا عمل یعنی تراویح کے واسطے جمع ہونا یہانتک کہ مینے گمان کیا کہ وہ تم پر قریب ہی کہ فرض ہو جاوے سو لازم پکڑو نماز کو اپنے گھرون مین اسواسطے کہ بہتر نماز مرد کی اپنے گھر ہی مین ہی مگر فرض نماز یعنی فرض نماز مسجد مین افضل ہی ف حضرت نے ایک سال رمضان مین مسجد کے اندر چٹائی کا حجرہ بنایا عبادت اور اعتکاف کے واسطے حضرت اوسکے اندر رات کو تراویح کی نماز پڑھتے چند اصحاب بہی ساتھہ ہوتے ایک رات بہت لوگ مسجد مین جمع ہوئے حضرت نے اوس رات نماز نہ پڑہی اصحاب سمجہے کہ حضرت سو گئے بعضے اصحاب کہانسنے لگے تا کہ حضرت جاگین اور نماز پڑہاوین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین ڈرتا ہون کہ تراویح کی نماز تمپر فرض نہ ہو جاوے پہر اگر نہو سکیگی تو گنہگار ہوگے اپنے گہرون مین جاکر پڑہو حضرت عمر فاروق رضی نے اپنی خلافت مین تراویح کی نماز مسجد مین جاری کی اسواسطے کہ نماز کی خوبی حضرت کے فعل سے ثابت تہی صرف فرض ہونے کے خوف سے حضرت نے موقوف کر دی تہی اور حضرت کے بعد وحی موقوف ہوئی فرض ہونے کا ڈر نرہا شیعہ جو کہتے ہین کہ تراویح عمر رض کی ایجاد ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط بات ہی بلکہ حضرت کی سنت ہی

ف عَائِشَةُ مَا زَالَ جِبْرَئِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ جبرئیل مجھکو ہمسائی کے احسان کی وصیت کرتا ہی یہانتک کہ میرے گمان مین آیا کہ جبرئیل ہمسائی کو وارث کر دیگا ف یعنی یہانتک ہمسائی کے ساتھہ احسان

کرنیکی تاکید

کرنے کی تاکید کی کہ مین سمجھا کہ ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایہ کا وارث ہوجاوے گا اس حدیث مین حق ہمسائگی کی کمال تاکید ہی

٩٨٧ م ابو الدرداء ما طلعت شمس قط الا بجنبتيها ملكان يقولان اللهم عجل لمنفق خلفا وعجل لممسك تلفا مسلم بن ابو درداء رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہین طلوع کرتا آفتاب کبھی مگر کہ اوسکے دونو کنارونپر دو فرشتے کہتے ہین کہ الہی جلدی دے خرچ کرنے والے سخی کو بدلا اور جلدی دے بخیل کو نقصان ف یہی سبب ہی کہ سخی کا ہاتھہ خالی نہین رہتا اور بخیل کا خواہ مخواہ نقصان ہوتا ہی

٩٨٨ ق ابو سعيد ما عليكم ان لا تفعلوا يعني العزل بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمپر کچھہ مضائقہ نہین اسمین کیا کرو ف بعضے اصحاب نے پوچھا کہ ہم نہین چاہتے کہ لونڈیون سے اولاد پیدا ہو اگر حکم ہو تو انزال کے وقت ہم اونسے علحدہ ہوجایا کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

٩٨٩ م انس ما كان الرفق في شيء قط الا زانه وما كان الخرق في شيء قط الا شانه مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ہوتی نرمی کسی چیز مین کبھی مگر کہ اوسکو زینت دیتی ہی اور نہین ہوتی سختی کسی چیز مین ہرگز مگر کہ اوسکو ناقص اور معیوب کردیتی ہی ف یعنی نرمی ہر چیز کو سنوارتی ہی اور سختی بگاڑتی ہی نرمی سے دشمن دوست بن جاتا ہی اور سختی اور بدمزاجی سے دوست دشمن ہوجاتا ہی

٩٩٠ ق انس ما كان الله ليسلطك على ذلك او قال علي قاله لصاحبة الشاة المسمومة بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ایسا نہین کہ تجھکو اسپر قادر کردیتا یا یون فرمایا کہ مجھپر قادر کردیتا یہ حضرت نے زہر دار بکری والی عورت سے فرمایا ف خیبر مین ایک یہودی عورت نے بکری مین زہر ڈال کے حضرت کی دعوت کی حضرت نے اور اصحاب نے کھانا شروع کیا پھر ہاتھہ اوٹھالیا اور اصحاب کو منع کیا اور

فرمایا کہ اسمین زہر ہی پھر اوس عورت کو بلایا اوسنے زہر ڈالنے کا اقرار کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کو اس زہر کی ہمیشہ تکلیف ہوا کرتی تھی چنانچہ اسی صدمے سے حضرت کا انتقال بھی ہوا تھا

ف کعب بن عجرۃ ما کنت اری ان الجهد بلغ بك هذا او یروی بك ما اری ۹۹۱
اما تجد شاة قلت لا قال صم ثلثة ایام او اطعم ستة مساکین لکل مسکین نصف صاع من طعام واحلق راسك قاله له بخاری اور مسلم مین کعب بن عجرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو گمان نہ تھا کہ تجھکو ایسی تکلیف پہنچی ہوگی اور ایک روایت یون ہی کہ مجھکو معلوم نہ تھا کہ تجھکو ایسی تکلیف ہوگی جیسا کہ اب مین دیکھتا ہون کیا تجھکو ایک بکری نہ ملے گی مینے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا تو تین روز روزے رکھہ یا چھہ محتاجونکو کھانا دے ہر محتاج کو ڈیڑھ سیر اور آدہی چھٹانک گیہون اور اپنا سر مونڈ ڈال یہ حضرت نے کعب بن عجرہ سے فرمایا ف کعب بن عجرہ احرام باندھے ہانڈی پکاتے تھے اور سر کی جوئین اونکے مونہہ پر جھڑتی جاتی تھین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اس عذر سے احرام والے کو سر مونڈنا درست ہی کفارہ دیکر یا قربانی کرے اور اگر مقدور نہین تو تین روزے رکھے یا چھہ محتاجونکو کھانا کھلاوے ہر ایک کو ڈیڑھ ڈیڑھ سیر اور آدہی چھٹانک گیہون کے برابر

م سہل بن سعد ما لی الیوم فی النساء من حاجة قاله لامراة عرضت نفسها علیه ۹۹۲
بخاری مین سہل بن سعد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو تو آج عورتونکی طرف کچھہ حاجت اور ضرورت نہین یہ حضرت نے اوس عورت سے کہا تھا جسنے اپنی ذات کو حضرت کے سامنے کیا ف خدا نے حکم کیا تھا کہ جو عورت بے خاوند والی بدون مہر کے اپنی ذات پیغمبر کو بخشے تو حضرت پر وہ عورت حلال تھی ایکبار ایک عورت نے کہا کہ یا رسول اللہ صلعم مینے اپنی ذات حضرت کو بخشی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی

[illegible]

عورت کی

عورت کی کچھہ مجھکو حاجت نہین ہندوستان مین نصارے اس وقت مین مسلمانون پر طعنہ دیتے ہین کہ تمہارے پیغمبر کی نو بی بیان تھین بلکہ تمام عالم کی عورتین اپنے واسطے حلال کر لین تھین اور حالانکہ پیغمبرونکو عورتون کی طرف خواہش نہین ہوتی اوسکا جواب یہ ہی کہ اگر عورت سے نفرت کرنا عمدہ کمال آدمی کا ہوتا ہی تو سب جہان کے نامرد اور ہیجڑے پیغمبر بن جاتے بلکہ خود آدمی کا نشان دنیا مین نہوتا اسواسطے کہ اول حضرت آدم سے نکاح کی سنت جاری ہوئی بلکہ خود انجیل کے اندر پولوس حواری نے اوس مکتوب مین جو عبریون کو لکھا یون کہا ہی کہ تمام خلق مین نکاح کرنا معزز اور افضل ہی اور مشہور ہی کہ حضرت داؤدؑ کی ننانوے بی بیان تھین اور توریت مین موجود ہی کہ حضرت ابراہیم کی تین عورتین تھین سارؔا اور ہاجرؔا اور قطورؔا اور حضرت موسے کی دو عورتین تھین ایک صفورؔا دوسری حبشی عورت اور حضرت یعقوب کی چار عورتین تھین دو بی بیان اور دو حرم سو اگر عورتین کرنا پیغمرون کی شان کے مخالف ہوتا تو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت یعقوبؑ اور حضرت موسےؑ اور حضرت داؤدؑ کیون کرتے اور باوجودیکہ خدا نے ہمارے پیغمبر پر سے خاوند والی عورتین جو خوشی سے بدون مہر اپنی ذات بخشین حلال کین تھین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پھر بھی حضرت قبول نکرتے تھے پھر تو باوجود میسر ہونے اور اجازت الہی کے کنارہ کرنا دلیل ہی کمال عفت اور پاکیزگی کی غرض کہ نصاری کی اور اعتراضین بھی جو دین محمدیؐ پر کرتے مین اسیطرح واہی تباہی مین اگر تھوڑا بھی شعور دار آدمی ہے تو بخوبی اونکی جوابدہی کرے اسکے واسطے کچھ زیادہ علم کی حاجت نہین

ف انس مَا مِنْ اَحَدٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ ١٩٣

بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا آدمی نہین جو اسکی گواہی دیتا ہو اپنے سچے دل سے

کہ کوئی لائق بندگی کے نہین سواے خدا کے اور بیشک محمد اوسکا بندہ اور اوسکا
رسول ہی مگر کہ خدا اوسپر دوزخ حرام کریگا ف یعنی سچے ایماندارکو دوزخ سے نجات ہی
۹۶۴ ف ابوھریرۃ مامن الانبیاء نبی الا اعطی من الآیات ما مثلہ امن
علیہ البشر وانما کان الذی اوتیتہ وحیا اوحاہ اللہ الی فارجوا ان اکون
اکثرھم تابعا یوم القیامۃ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضسے روایت ہی
کہ حضرتنے فرمایا پیغمبرون مین سے کوئی پیغمبر نہین مگر کہ اوسکو معجزے دئے
گئے اسقدر کہ آدمی اوسپر ایمان لاوین اور مجھکو تو وہ چیز دی گئی جو وحی ہی یعنی
قران جسکو خدانے میری طرف بہیجا سو مین امید رکہتا ہون کہ قیامت کے دن سب
پیغمبرون سے زیادہ تر میرے تابعدار ہونگے ف یعنی ہر ایک پیغمبر کو خدانے
معجزے دئے کہ جسقدر نے سے اونکی راستی اور پیغمبری ثابت ہو جاوے اور
لوگ اونکا ایمان لاوین لیکن حضرت کا معجزہ یعنی قران خدا کا کلام سب معجزون سے
بڑا اور افضل ہی کہ یہ معجزہ قیامت تک باقی ہی اور پیغمبرونکے معجزے باقی نہین
رہے اور جب قیامت تک باقی رہا تو ہر دم حضرت کے معجزے کی دلیل قائم ہی
تو ہر زمانے مین تا قیامت لوگ مسلمان ہوتے چلے جاوینگے اسواسطے حضرتنے
فرمایا کہ سب پیغمبرون کی امت سے محمدی لوگ زیادہ ہونگے اور ہرچند ہمارے
حضرت سے ہزارون معجزے ہوئے لیکن قیامت تک باقی رہنے والا معجزہ
قران ہی ہی اسواسطے حضرتنے صرف اوسیکو ذکر کیا عادت الہی یون جاری ہی
کہ جس زمانے مین جس ہنر کا چرچا ہوتا ہی تو اوسکے پیغمبر کو بہی اوسی قسم کا معجزہ
بدون سیکھے عنایت ہوتا ہی تاکہ اونکو بلا شبہہ پیغمبر کی راستی معلوم ہو جاوے
چنانچہ حضرت موسیٰ کے وقت مین جادو کا چرچا تہا تو اونکو اوسی قسم کا معجزہ ملا
یعنی عصا سانپ بن جاتا تہا اور حضرت عیسیٰ کے معجزات مین اکثر شفا امراض تہی

فضیلت معجزۂ قرآن مین
پیغمبر کی بسبب کثرت تابعین

کرنا

کے طلب کا بہت چرچا تھا اور ہمارے حضرت کے وقت مین فصاحت اور بلاغت کا عرب مین
بہت چرچا تھا اسواسطے حضرت کو قران ملا اور حکم ہوا کہ اگر تمکو پیغمبری مین شبہہ ہو تو ایک
سورہ اسکے برابر کہو کسی سے یہ نہو سکا سب فصحاء عرب عاجز ہوگئے اگر ہو سکتا تو ضرور
کہتے سہل کام چھوڑکے اپنی جان دینا کیون اختیار کرتے اور اعجاز قرآنی کے
سبب سے قران شریف مین اختلاف نہین پڑا اسواسطے کہ اسلام مین بہت مذہب
ہوگئے ہر شخص اپنے مذہب کے موافق بنا لیتا برخلاف توریت اور انجیل کے
کہ اونمین اعجاز نہتا اسیواسطے اونمین تحریف اور اختلاف ہوگیا

۹۹۵ خ انس مَا مِنَ النَّاسِ مُسْلِمٌ يَمُوتُ لَهُ ثَلٰثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا
اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ اِيَّاهُمْ بخاری مین انس سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگون مین سے کوئی ایسا مسلمان نہین جسکے تین لڑکے مر گئے
ہون جو جوانی کو نہین پہنچے مگر کہ خدا اوسکو بہشت مین داخل کرے گا بسبب زیادتی
رحمت باپ کے لڑکون پر ف یعنی باپ کو لڑکون کی کمال محبت ہوتی ہی اور جتنی
محبت زیادہ اوتنی ہی اونکی موت کی مصیبت زیادہ پھر جب باپ نے ایسی
مصیبت مین صبر کیا تو لائق بہشت کے ہوا

۹۹۶ م معقل بن يسار مَا مِنْ اَمِيرٍ يَلِي اَمْرَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ لَهُمْ
اِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ مسلم مین معقل بن یسار سے روایت ہی حضرت نے
فرمایا کوئی ایسا حاکم نہین کہ جو مسلمانون کے کامون کا مالک ہو پھر نہ محنت کرے
اونکے واسطے اور نہ اونکی خیر خواہی کرے مگر وہ حاکم مسلمانون کے ساتھ بہشت مین
نہ داخل ہوگا ف معلوم ہوا کہ حاکم پر فرض ہی کہ رعیت کے واسطے محنت
اور جانفشانی کرے اور جو اونکے حق مین بہتر ہو سو عمل مین لاوے اور اگر حاکم
اپنی رعیت سے غافل رہا اور اپنی عیش و آرام مین پڑا تو بہشت سے محروم ہو

۹۹۷ م ابن عباس مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا
لَا يُشْرِكُونَ بِاللّٰهِ إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيهِ مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ایسا کوئی مرد مسلمان جو مرجاوے پھر
اوسکے جنازہ پر چالیس مرد جو شرک نکرتے ہون خدا کے ساتھہ نماز پڑہنے کہڑے
ہون مگر کہ خدا اونکی سفارش اوسکے حق مین قبول کرتا ہی **ف** معلوم ہوا کہ چالیس
مسلمان موحد کا نماز پڑہنا سبب ہی میت کی مغفرت کا عبد اللہ بن عباس تلاش کرکے
جنازے کی نماز کے واسطے چالیس مسلمان جمع کرتے تہے بموجب اس حدیث کے
اور حضرت عائشہؓ کی روایت مین سو مسلمانون کا ذکر ہی تو جب چالیس کی سفارش
قبول ہی سو کی زیادہ تر قبول ہوگی اور بعضے حدیث مین آیا ہی کہ تین صفین کرین

۹۹۸ م جابر مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَ
قَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ بِقَوَائِمِهَا وَأَخْفَافِهَا وَلَا صَاحِبِ بَقَرٍ لَا يَفْعَلُ
فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ
بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِقَوَائِمِهَا وَلَا صَاحِبِ غَنَمٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا
لَيْسَ فِيهَا جَمَّاءُ وَلَا مُنْكَسِرٌ قَرْنُهَا وَلَا صَاحِبِ كَنْزٍ لَا يَفْعَلُ فِيهِ حَقَّهُ
إِلَّا جَاءَ كَنْزُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَتْبَعُهُ فَاتِحًا فَاهُ فَإِذَا أَتَاهُ فَرَّ مِنْهُ فَيُنَادِيهِ
خُذْ كَنْزَكَ الَّذِي خَبَأْتَهُ فَأَنَا عَنْهُ غَنِيٌّ فَإِذَا رَأَى أَنْ لَا بُدَّ مِنْهُ
سَلَكَ يَدَهُ فِي فِيهِ فَيَقْضِمُهَا قَضْمَ الْفَحْلِ مسلم مین جابرؓ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اونٹون کا کوئی ایسا مالک نہین جسنے اونکا حق نہ ادا کیا
یعنی اونکی زکوۃ نہ دی ہوگی مگر کہ قیامت کے دن وہ اونٹ آوینگے جیسے تہے
اوسسے زیادہ ہوکر یعنی شمار مین زیادہ ہونگے یا ڈیل مین اور اونکا مالک برابر

حدیث بارے مانعان زکوۃ

فیہاان بر

میدان مین بیٹھے گا اس طرح کہ وہ اونٹ اوسپر دوڑکر اپنے پاؤن اور تلوون سے
کچلین گے اور کوئی ایسا گائی بیلون کا مالک نہین جو اونکی زکوۃ نہین دیتا مگر کہ وہ گائے
بیل قیامت کے دن آوینگے جتنے تھے اوس سے زیادہ تر ہوکر اور اونکا مالک
برابر میدان مین بیٹھے گا اسطرح پر کہ گائے بیل اپنے سینگون سے اوسکو ٹہونکینگے
اور اپنے پاؤن سے اوسکو روندینگے اور کوئی مالک بھیڑ بکریون کا ایسا نہین
جو اونکی زکوۃ نہین ادا کرتا مگر کہ وہ بھیڑ بکریان آوینگی قیامت کے دن جتنی
تہین اوس سے زیادہ تر ہوکر اور اونکا مالک برابر میدان مین بیٹھے گا اسطرح کہ وہ
اوسکو اپنے سینگون سے ٹہونکینگے اور اپنے کہرون سے اوسکو روندینگے
کوئی اونمین منڈہی اور سینگ ٹوٹی نہین اور چاندی سونے کا مالک کوئی ایسا
نہین جو اوسکی زکوۃ نہین دیتا مگر کہ قیامت مین وہ مال اور گنج گنجا اژدہا بنکے
آویگا مالک کے پیچھے دوڑے گا اپنا مہنہ کہول کر پھر جب اپنے مالک پاس
آویگا تو اوسکو دیکھہ کر وہ بھاگے گا تو فرشتہ اوسکو پکاریگا کہ لے اپنا گنج اور
مال جسکو تو نے چھپا رکہا تہا مجھکو اوسکی کچھہ پرواہ نہین پھر جب مالک دیکہیگا
کہ اوس سے بچاؤ کی کچھہ تدبیر نہین تو ناچار ہوکر اپنا ہاتھہ اوس اژدہے کے
مہنہ مین ڈال دیگا سو وہ اوسکے ہاتہہ کو چباڈالے گا اونٹ کی طرح ف یعنی
جو جانورون کی اور مال کی زکوۃ نہ دیگا اوسپر ایسا ایسا عذاب ہوگا اور اژدہا
گنجا اسواسطے ہوگا کہ جب سانپ بہت پرانا اور نہایت زہردار ہوتا ہے تو اوسکے
سر کے بال زہر کے مارے جہڑ جاتے ہین

۱۹۹ م ابو هريرة مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوَى بِهَا جَنْبُهُ
وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ كُلَّمَا بَرَدَتْ أُعِيدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ

سَنَةٍ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ الْعِبَادِ فَیُرٰی سَبِیْلُهٗ اِمَّا اِلَی الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَی النَّارِ

مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چاندی سونے کا کوئی ایسا مالک نہین
جو اوسکا حق نہین ادا کرتا یعنی زکوۃ نہین دیتا مگر کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو آگ سے
دہکا کر اوس چاندی سونے کے پتّر بنائے جاوینگے پھر دوزخ کی آگ مین وہ پتّر
دہکائے جاوینگے پھر اوسکے مالک کی کوکہہ اور ماتھا اور پیٹھہ داغی جاوے گی
جب وہ پتّر سرد ہو جاوینگے تو پھر دہکا کر داغے جاوینگے یہ عذاب اوسکو اوتنے
بڑے دن مین ہوا کریگا جسکا لنباؤ پچاس ہزار برس کا ہوگا یہانتک کہ جب بندونکے
درمیان فیصلہ ہو چکیگا پھر اوسکو اوسکی راہ دکھلائی جاوے گی یا بہشت کی طرف
یا دوزخ کی طرف **ف** ان دونون حدیثون مین زکوۃ نہ دینے والے مالدارونکے
عذاب کا حال مفصل بیان ہی ہندوستان مین نماز روزہ کا جابجا کچہہ چرچا ہی لیکن افسوس
زکوۃ دینے کی تاکید بالکل چھٹ گئی بعد برس دن کے چالیسوان حصہ نکالتے جان
نکلی جاتی ہی اور حالانکہ شادی غمی اور نام نشان کے کامون مین ہزارون روپئے
برباد کرتے ہین کیسا ہی بخیل کیون نہو لیکن کچہہ نہ کچہہ آخر اوسکا بہی خرچ ہوتا ہی
لیکن زکوۃ کے نام سے روح قبض ہوتی ہی اکثر مالدار بخیلون کو دیکہا کہ اونہون نے
کس کس محنت اور مشقت سے مال جمع کیا نہ آپ کہایا نہ کسیکو خدا کی راہ مین دیا جب
وہ بدنصیب مر گئے تو اونکے لڑکون اور وارثون نے اوس مال کو چند روز مین
اوڑا دیا تو غور کیا چاہیئے کہ کتنی بڑی حماقت اور نادانی ہی کہ خود تو ہزار مشقت سے
مال جمع کیجئے اور غیر اوسکو اوڑاوین اور پھر پچاس ہزار برس کے دن مین ایسے
سخت عذابون مین جسکے صرف خیال کرنے سے روح قبض ہوتی ہی گرفتار ہوجئے
مالدار مسلمان کو لازم ہی کہ ان باتون مین خوب غور کرے اور موت کو ہر دم حاضر
جان کر قیامت کی سختیان دہیان کرکے اپنے مالک کا حکم بجا لاوے اور اپنے

[illegible] مسلمانان

مال کی زکوۃ

مال کی زکوۃ نکالے اور شیطان کے وسوسے کو نمانے کہ زکوۃ دینے سے مال کم ہو جاویگا اسواسطے کہ خدا نے زکوۃ والے مال مین برکت دینے کا وعدہ کیا ہی

شعر زکوۃ مال بدر کن کہ فضلۂ رزرا * جو باغبان ببرد و بیشتر دہد انگور *

م ابو الدرداء مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُوا لِاَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ اِلَّا قَالَ الْمَلَكُ وَلَكَ بِمِثْلٍ مسلم مین ابو درداء رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا بندہ مسلمان نہین جو اپنے بہائی مسلمان کے واسطے پیٹھہ پیچھے دعا کرے مگر کہ فرشتہ کہتا ہی کہ تجھکو بہی اس دعا کے برابر ثواب ملیگا **ف** معلوم ہوا کہ مسلمان کے پیچھے اوسکے واسطے دعا کرنا ایسی عمدہ خدا کے نزدیک بات ہی کہ فرشتہ دعا کرنے والے کے واسطے دعا کرتا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ غائب مسلمان کے حق مین دعا مقبول ہی اسواسطے کہ خوش آمد اور ریا سے دور ہی

م ام حبیبۃ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ اِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَوْ اِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ مسلم مین حضرت ام حبیبہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان بندہ نہین جو ہر روز فرض کے سوائے بارہ رکعتین سنت کی خدا کے واسطے پڑہے مگر کہ خدا اوسکے واسطے بہشت مین گھر بناویگا راوی کو شک ہی کہ اسطرح فرمایا کہ یون فرمایا کہ مگر اوسکے واسطے بہشت مین گھر بنایا جاویگا مطلب ایک ہی کچہہ لفظ کا فرق ہی اس حدیث مین بارہ رکعت سنت موکدہ کی فضیلت کا بیان ہی یعنی دو رکعت سنت فجر کی چہہ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی

ق معقل بن یسار مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم مین معقل بن یسار رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا بندہ نہین مرتا ہی جسکو خدا اسنے

کسی رعیت کا نگہبان کیا تو جس دن کہ وہ حاکم رعیت کا بدخواہ مرتا ہی مگر کہ خدا نے اوسپر
بہشت کو حرام کیا **ف** یعنی ظالم حاکم بہشت سے محروم ہی

١٠٠٣ **م** عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَمْرٍو مَا مِنْ غَازِيَةٍ اَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ اِلَّا كَانُوْا تَعَجَّلُوْا
ثُلُثَيْ اُجُوْرِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ اَوْ سَرِيَّةٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ اِلَّا تَمَّ اُجُوْرُهُمْ
مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جماعت غازیون کے
لشکر کے کافرون سے لڑے پھر کافرون کا مال لوٹے اور سلامت رہی تو اون لوگون نے
دو تہائیان اپنی مزدوریونکی پائین اور جو لوگ کہ بدون غنیمت پائے کام آئے یعنی شہید
ہوئے تو اونکی مزدوریان پوری ہوگئین **ف** یعنی زندہ غازیونکو دو فائدے تو
سر دست ہین ایک تو سلامتی دوسرے مال غنیمت کا باقی رہا تیسرا حصہ یعنی بہشت
سو قیامت مین ملیگا اور شہیدونکو تو دنیا مین کچھہ فائدہ نہین تو اونکا ثواب بالکل
آخرت پر رہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہید زندہ غازی سے نہایت افضل ہی

١٠٠٤ **ق** عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوْءَهٗ فَيَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ
وَيَنْتَثِرُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ وَفِيْهِ وَخَيَاشِيْمِهٖ ثُمَّ اِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ كَمَا اَمَرَهُ
اللّٰهُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ مِنْ اَطْرَافِ لِحْيَتِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ اِلَى
الْمِرْفَقَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَاْسَهٗ اِلَّا خَرَّتْ
خَطَايَا رَاْسِهٖ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ
اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَاءِ فَاِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى
عَلَيْهِ وَمَجَّدَهٗ بِالَّذِيْ هُوَ لَهٗ اَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهٗ لِلّٰهِ اِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ
كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ بخاری اور مسلم مین عمرو بن عبسہ رض سے روایت
کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین سے ایسا مرد نہین جو وضو کا پانی اپنے نزدیک رکھے
پھر کلی کرے پھر ناک مین ڈالے اور جھاڑے مگر کہ گر جاتے مین گناہ اوسکے چہرے کے

اور اوسکے مُنھہ اور ناک کے اندر سے پھر جب اپنا مُنھہ دھوتا ہی جیسا کہ خدا نے اوسکو فرمایا ہی تو اوسکے چہرے سے گناہ گر پڑتے ہین پانی کے ساتھہ ڈاڑہی کے دونون طرفون سے پھر دھوتا ہی دونون ہاتھون کو دونون کہنیون تک تو اوسکے دونو ہاتھون کے گناہ انگلیون کی پورون سے پانی کے ساتھہ گر پڑتے ہین پھر بندہ اپنے سر کو مسح کرتا ہی تو اوسکے گناہ بالون کے کنارے سے پانی کے ساتھہ گر پڑتے ہین پھر دھوتا ہی اپنے دونون پاؤنکو دونون ٹخنون تک تو اوسکے پاؤنکے گناہ پورون سے پانی کے ساتھہ گر پڑتے ہین پھر اگر وہ کھڑا ہوا اور نماز پڑھی اور خدا کی تعریف اور خوبیان کی اور جس بڑائی کے وہ لائق ہی ویسی اوسنے بڑائی کی اور اپنے دل کو خدا کے واسطے خالی کیا یعنی حضور دل سے بدون وسوسہ نماز پڑہی تو اپنے گناہون سے پھرتا ہی اوس دن کی سی حالت پر جس دن اوسکی ماننے اوسکو جنا تھا **ف** یعنی وضو اور حضور دل سے نماز پڑھنے کی یہ تاثیر ہی کہ سب صغیرہ گناہون سے آدمی پاک ہوجاتا ہی باقی اسکا بیان آگے ہوچکا

خ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى اِلَّا مَا قَدَّمَ فَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ بخاری مین عدی بن حاتم رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین سے کوئی ایسا نہین مگر کہ اوس سے قیامت مین خدا کلام کریگا اسطرح پر کہ اوسکے اور خدا کے درمیان کوئی ترجمانی دوبھاشیا نہوگا یعنی دوبدو بلا واسطہ خدا کلام کریگا پھر نظر کریگا بندہ اپنے داہنے کو تو نہ دیکھیگا مگر اپنے اعمال جو آگے کرچکا اور نظر کریگا اپنے بائین کو تو نہ دیکھیگا مگر اپنے اعمال جو کرچکا پھر اپنے آگے نظر کریگا تو کچھہ نہ دیکھیگا سوا دوزخ کے

کر اوسکے مُنہہ کے سامنے ہی سو لوگو بچو دوزخ سے اگرچہ آدہی کہجور ہی دیکر سہی
پہر جسکو آدہی کہجور بہی نہ ملے تو نیک بات کے سبب دوزخ سے بچے ف
یعنی ایسا سخت وقت ہر ایک مسلمان کے سامہنے آنے والا ہی کہ خدا اوس سے بلا واسطہ
کلام کریگا اور داہنے بائین نیک یا بد اپنے اعمال ہون گے اور سامہنے دوزخ
وہان رہی ہو گی پہر حضرت نے اوس نازک وقت کے بچاؤ کی تدبیر بتلائی یعنی خدا کی
راہ مین کچہہ دینا اگرچہ تہوڑا ہو پہر اگر دینے کا کچہہ بہی مقدور نہو تو نیک بات سے
مسلمان کے دل ہی کو خوش کر دے معلوم ہوا کہ خیرات کو دوزخ سے

بچالینے کی بڑی تاثیر ہی

١٠٦ ف عَلِیٌّ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ فَقَالُوا
یَا رَسُوْلَ اللهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰی كِتَابِنَا فَقَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ
فَسَيَصِيْرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيْرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَاَ فَاَمَّا
مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی اِلٰی قَوْلِهٖ لِلْعُسْرٰی بخاری اور مسلم نے علی مرتضیٰ
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ایسا نہین کوئی مگر کہ اوسکا
مکان بہشت سے اور اوسکا مکان دوزخ سے لکہہ لیا گیا یعنی بہشتی لوگ اور دوزخی
لوگ خدا کے نزدیک مقرر ہو چکے پہر اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنے لکہے پر کیون نہ
اعتماد کرین یعنی تقدیر کے بہروسے عمل کرنا بیفائدہ ہی جو قسمت مین ہی سو ہو گا تو حضرت نے
جواب مین فرمایا کہ عمل کئے جاؤ اسواسطے کہ ہر ایک آدمی کو وہی سہج اور آسان
معلوم ہو گا جسکے واسطے وہ پیدا کیا گیا تو جو اہل سعادت یعنی نیکبختون سے ہو گا
تو وہ شتابی نیک کام کے واسطے مستعد ہو جاویگا اور جو اہل شقاوت یعنی بدبختون سے
ہو گا تو وہ شتابی سے بد کام پر تیار ہو جاویگا پہر حضرت نے اپنے اس کلام کی قرآن سے
سند پڑہی کہ خدا فرماتا ہی سو جسنے خیرات کی اور ڈرا اور بہتر دین یعنی اسلام کو سچا

جانا سو

جانا سو اوسپر ہم آسان کر دینگے نیکی کرنا اور جو بخیل ہوا اور سنے پروا بنا اور نیک دینکو اوسنے جھوٹہا جانا تو اوسپر ہم آسان کر دینگے کفر کی سخت راہ ف اصحاب یہ سمجھے تھے کہ تقدیر کے بر خلاف عمل کرنا یا بیفائدہ چیز ہی حضرت نے فرمایا کہ تم غلط سمجھے ہو عمل کرنا تقدیر کے مخالف نہین اسواسطے کہ خدا نے عالم مین چیزونکو پیدا کیا اور ایک کو دوسرے سے ربط دیا اور موافق اپنی حکمت کے بعضی چیز کو بعضی چیز کا سبب ٹھرایا جیسے آنکھہ ہی سبب بینائی کا اور کان سبب ہی شنوائی کا اور زہر سبب ہی موت کا اسیطرح نیک عمل سبب ہی بہشت کا اور بد عمل سبب ہی دوزخ کا تو معلوم ہوا کہ عمل کرنا مخالف تقدیر کے نہین ہی طرح رزق مقدر ہی اور کسب کرنا اوسکا سبب ہی اور کوئی اوسکو مخالف تقدیر کے نہین جانتا ع صحکہ مسلمان کو تقدیر کا ایمان لانا واجب ہی اور اوسمین بحث اور گفتگو کرنا حرام ہی کہ آدمی کی ضعیف عقل تقدیر کا بھید نہین سمجھہ سکتی اکثر بہک جاتی ہی کسینے علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے تقدیر کا حال پوچھا فرمایا کہ اندہیری رات کو سمندر مین مت پیٹھہ یعنی تقدیر کی حقیقت دریافت کرنا آدمی کا مقدور نہین

۱۰۰۷ عن ابن مسعود قال ما منکم من احد الا وقد وکل بہ قرینہ من الجن وقرینہ من الملائکۃ قالوا وایاک یا رسول اللہ قال وایای ولکن اللہ اعانی علیہ فاسلم فلا یامرنی الا بخیر مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی نہین مگر اوسکے ساتھہ ایک شیطان اوسکا ساتھی نزدیک رہنے والا اور ایک فرشتہ اوسکا ساتھی نزدیک رہنے والا مقرر کیا گیا ہی لوگون نے کہا کہ کیا آپکے ساتھہ بھی یا رسول اللہ شیطان اور فرشتہ مقرر ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان میرے ساتھہ بھی ہی لیکن خدا نے اوسپر میری مدد کی ہی سو وہ مسلمان ہو گیا ہی تابعدار ہی سو مجھکو سوا نیکی کے اور کچھہ نہین بتلاتا

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا ہمزاد شیطان مسلمان ہو گیا تھا اور یہی
مذہب ہی اہلسنت وجماعت کا کہ سوائے پیغمبروں کے اور کوئی گناہون سے معصوم نہین

۱۰۰۸ عمر ما منکم من احد یتوضأ فیبلغ الوضوء او یسبغ الوضوء ثم یقول اشھد ان
لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ الا فتحت
لہ ابواب الجنۃ الثمانیۃ یدخل من ایھا شاء مسلم مین عمر فاروق رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے جو شخص وضو کرے تو کمال مرتبے کو پہچاوے
یا پورا وضو کرے پھر یون کہے کہ گواہی دیتا ہون مین کہ سوائے خدا کے کوئی بندگی
کے لائق نہین وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین اور گواہی دیتا ہون کہ محمد اوسکے
بندے ہی اور اوسکا پیغام پہچانے والا تو کھول دیئے جاتے ہین اوسکے واسطے بہشت کے
آٹھون دروازے جس دروازے سے کہ اوسکا جی چاہے بہشت مین جاوے

ف حدیث مین اچھی طرح پوری وضو کرنے اور بعد اوسکے توحید اور رسالت کی
گواہی دینے کی تاثیر اور فضیلت کا بیان ہی

۱۰۰۹ خ ابوھریرۃ ما منکن امرأۃ تقدم ثلثۃ من الولد الا کان لها حجابا من النار
بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ایسی کوئی عورت نہین
جو آگے بھیجی ہون تین لڑکے یعنی جسکے تین لڑکے مر گئے ہون مگر وہ اوس عورت کے
اور دوزخ کے درمیان پردہ بن جاوین کے یعنی دوزخ سے بچاوین گے ف
عورتون نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ مرد آپ کی صحبت مین ہر دم حاضر رہتے
ہین اور دین سیکھتے ہین تو ہمارے واسطے بھی کچھ باری مقرر کیجئے حضرت نے اونکے
واسطے بھی باری مقرر کی اور عورتون سے یہ حدیث فرمائی پھر ایک عورت نے
کہا کہ یا حضرت اگر کسیکے دو لڑکے مر گئے ہون حضرت نے فرمایا کہ وہ بھی دوزخ سے بچاوینگے

۱۰۱۰ ام سلمۃ ما من مسلم تصیبہ مصیبۃ فیقول ما امرہ اللہ انا للہ وانا الیہ

راجعون

رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ خَیْرًا مِّنْهَا مسلم مین حضرت اُم سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہین جسکو مصیبت پہونچے پھر وہ کہے جو خدا نے اوسکو فرمایا ہی کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ یعنی ہم خدا کے ہین اور اوسکی طرف پھر جانے والے ہین الٰہی ثواب دے مجھکو میری مصیبت مین اور پیچھے اوس سے بہتر بدلا دے مگر کہ خدا اسکے پیچھے سے بہتر بدلا اوسکو دیتا ہی **ف** جب کوئی مصیبت مسلمان کو ہو تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنا مستحب ہی ایکبار چراغ گل ہوگیا حضرتؐ نے فرمایا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اصحاب نے کہا یا رسول اللہ صلعم چراغ گل ہونا کون بڑی مصیبت ہی جو آپنے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ فرمایا حضرتؐ نے فرمایا کہ مسلمان کو جس سے تکلیف ہو وہی مصیبت ہی یعنی ہر رنج اور تکلیف مین کم ہو زیادہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنا چاہئے

۱۰۱۱ **م** عُثْمَانُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَتَطَهَّرُ فَیُتِمُّ الطُّهُوْرَ الَّذِیْ کَتَبَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فَیُصَلِّیْ هٰذِهِ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسَ اِلَّا کَانَتْ کَفَّارَاتٍ لِّمَا بَیْنَهُنَّ مسلم مین حضرت عثمانؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین کوئی ایسا مسلمان جو طہارت کرے غسل ہو یا وضو پھر پوری طرح طہارت کرے جو خدا نے اوسپر فرض کی پھر نماز پڑھے یہی پنجگانہ نماز تو وہ نمازین اپنے درمیان کے گناہون کی کفارہ ہوجاوینگی یعنی صغیرہ گناہون کو مٹاوینگی

۱۰۱۲ **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یُصِیْبُهٗ اَذًی مِّنْ مَّرَضٍ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهٖ سَیِّئَاتِهٖ کَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ایسا کوئی مسلمان جسکو کچھ رنج اور تکلیف پہنچے بیماری سے یا سوائے بیماری کے کسی اور سبب سے مگر کہ خدا اوسکے سبب سے اوسکے گناہون کو جھاڑ ڈالتا ہی جیسے درخت اپنے پتے جھاڑتا ہی **ف** یعنی ہر ایک رنج اور تکلیف سے مسلمان کے گناہ دور ہوتے ہین بشرطیکہ رنج مین صبر کرے اور خدا کا گلہ شکوہ نہ کرے

بیماری جسکا کفارہ گناہان

بیماری تکلیف کفارہ گناہ ہی

١٠١٣ م جابرٌ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أُكِلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ
صَدَقَةٌ وَلَا يَرْزَؤُهُ أَحَدٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ مسلم مین جابر رضؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہین جو بووے کسی درخت کو مگر کہ جو چیز کہ اوس مین سے
کھائی جاوے گی سو اوسکے لئے خیرات ہوگی اور جو اوس مین سے چوری جاوے
خیرات ہوگی اور نہ نقصان کریگا کوئی اوس درخت سے مگر کہ مالک کے واسطے
خیرات ہوگی ف حدیث مین درخت لگانے کے ثواب کا بیان ہی کہ اوس کے
پھل کھانے مین اور اوسکے پھل وغیرہ چُرا جاتے مین اور کسیطرح درخت کے نقصان
کرنے مین درخت والے کو خیرات کرنے اور راہ خدا مین دینے کے برابر ثواب ہی
معلوم ہوا کہ درخت لگانا خواہ باغون مین خواہ راہون مین مستحب ہی اسواسطے کہ اوسکا
ثواب مدتہا تک باقی رہتا ہی اور اگر نیت ہو خلقت کو نفع رسانی کا تو وہ سب سے بہتر ہی

١٠١٤ ف عائشةُ مَا مِنْ مُصِيبَةٍ تُصِيبُ الْمُسْلِمَ إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةِ
يُشَاكُهَا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی
ایسی مصیبت نہین جو مسلمان کو پہنچے مگر کہ اوسکے سبب سے خدا اوسکے گناہ دور کرتا ہی
یہانتک کہ کانٹا چبھنے سے بھی ف یعنی اگرچہ کمتر مصیبت اور تکلیف ہو مثل کانٹا
چبھہ جانے کی اسپر بھی ثواب سے خالی نہین سبحان اللہ کیا کریمی کی شان ہی بندہ
نوازی اسکا تمام ہی

١٠١٥ ف ابو هريرةَ مَا مِنْ مَكْلُومٍ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَكَلْمُهُ
يَدْمَى اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيحُ رِيحُ مِسْكٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایسا گھائل نہین جو خدا کے راہ مین زخمی ہوا ہو مگر کہ آویگا
قیامت کے دن اور اوسکا زخم جاری ہوگا رنگ اوسکا تو خون کی رنگ اور بو اوسکی
مشک کی سی ف زخم مین خون اسواسطے جاری ہوگا تو اوسکی بزرگی اور کمال سب پر

ظاہر ہو

ظاہر ہو کہ ان لوگون نے اللہ کے واسطے جانین دی اور زخم کہائے

١٠١٦ ق ابو ہریرۃ ما من مولود یولد الا والشیطان یمسہ حین یولد
فیستہل صارخا من مس الشیطان ایاہ الا مریم وابنہا
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا لڑکا پیدا نہین ہوتا
مگر کہ شیطان اوسکو چہو لیتا ہی جب کہ وہ پیدا ہوتا ہی سو وہ رو اوٹہتا ہی چلا کر
شیطان کے چہونے سے مگر مریم کو اور اونکے بیٹے کو شیطان نے نہین
ہاتہہ لگایا ف حضرت مریم اور حضرت عیسی علیہ کو شیطان نے اسواسطے ہاتہہ نہین
لگایا کہ مریم کی ماں نے حضرت مریم اور اونکی اولاد کے واسطے خدا سے دعا مانگی تہی کہ
شیطان کا انپر دخل نہو چنانچہ قران شریف مین وہ دعا مذکور ہی اور جب حضرت عیسی ع
پیدا ہوئے تہے حضرت جبرئیل نے اونکو اپنے پرون سے ملا تہا اسیواسطے اونکا
لقب مسیح ہی یعنی ملا ہوا اور اسیواسطے شیطان اونکو نہ چہو سکا

١٠١٧ م عائشۃ ما من میت یصلی علیہ امۃ من المسلمین یبلغون مائۃ کلہم
یشفعون لہ الا شفعوا فیہ مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ
کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی مردہ نہین جسپر مسلمان کا گروہ کہ شمار مین سو کو پہنچ گئے ہون
جنازے کی نماز پڑہین اور سب لوگ اوسکی مغفرت کی سفارش کرین مگر کہ اونکی سفارش
قبول ہوگی اوسکے حق مین ف عبد اللہ بن عباس کی روایت مین چالیس خالص
مسلمان کی سفارش کا ذکر ہی اور اس حدیث مین سو کا ذکر ہی تو مطلب یہ کہ اگر خالص
مسلمان ہون تو چالیس ہی کی دعا کفایت کرتی ہی اور نہین تو سو مسلمان کی دعا مقبول ہی

١٠١٨ ق انس ما من نبی الا وقد انذر امتہ الاعور الکذاب الا وانہ اعور
وان ربکم عز وجل لیس باعور مکتوب بین عینیہ ک ف ر
بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین مگر اوسنے اپنی

امت کو ڈرایا ہے کانے بڑے جہوٹے سے یعنی دجال سے خبردار رہو کہ
مقرر وہ کانا ہوگا اور بیشک تمہارا رب کانا نہین اوسکی دونون انکہونکے درمیان
لکہا ہوگا ک ف ر یعنی کفر کی لفظ ف حضرت نے ایکبار خطبہ پڑہا اور فرمایا کہ ہر چند
ہر ایک پیغمبر نے اپنی امت کو دجال کی خبر دی ہی لیکن مین تمکو بتلاتا ہون کہ وہ کانا ہوگا
اور کفر اوسکے ماتہے پر لکہا ہوگا یعنی ایسا صاف پتا کسی پیغمبر نے نہین بتلایا کہ جس سے
اوسکا جہوٹہہ ہر ایک پر کہل جاوے اسواسطے کہ وہ خدائی کا دعوے کریگا اور
کانا ہوگا اور حالانکہ ناقص ہونا خدا کی شان نہین اور دوسرا نشان اوسکے کفر کا
اوسکے ماتہے پر کفر کی خود لفظ موجود ہی مسلمانونکو نظر آویگی کافرونکو نہ سوجہے گی

١٠١٩ عن ابن مسعودٍ مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِي أُمَّتِهِ قَبْلِي اِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّوْنَ
وَاَصْحَابٌ يَأْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُوْنَ بِأَمْرِهِ ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ
خُلُوْفٌ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ
بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ
بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ لَيْسَ وَرَآءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ

مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین جسکو
خدا نے کسی امت مین مجہہ سے پہلے بہیجا مگر اوسکے بعضے امت سے خالص جان نثار
لوگ اور اوسکے اصحاب ہوا کئے ہین کہ اوسکی سنت اور اوسکی راہ کو پکڑے
رہتے ہین اور اوسکے حکم کی پیروی اور تابعداری کیا کرتے ہین بعد چندے تو یہ
حال ہوتا ہی کہ اونکے بعد ناخلف لوگ پیدا ہوتے ہین کہ کہتے ہین جو کرتے نہین
اور وہ کام کرتے ہین جنکا اونکو حکم نہین سو جو شخص کہ اون ناخلفون سے لڑے
اپنے ہاتہہ سے وہ ایماندار ہی اور جو اونسے اپنی زبان سے لڑے تو وہ بہی
ایماندار ہی اور جو اونسے اپنے دل سے لڑے وہ بہی ایماندار ہی ان تین کامون کے

شناعت ناخلفان بعد سرکش / بیان بعض معدون با ایشان

سولئے پھر تو زارئی سنکے دانے برابر بھی ایمان نہین **ف** یعنی یہ قدیم دستور ہی کہ سب پیغمبرون کے دین اور سنت کو اونکے اصحاب اور مددگار لوگ چند مدت خوب جاری رکہتے ہین پھر اونکے بعد ناخلف لوگ اونکے دین کو برباد کردیتے ہین اور اپنی طرف سے بدعتین نکالتے ہین تو ایماندار وپر واجب ہی کہ اونکے مٹانے اور دور کرنے مین کوشش کرین عمدہ مرتبہ تو یہ ہی کہ ہاتہہ سے مٹادین اور اگر نہو سکے تو زبان سے منع کرین اور نہین تو دل سے اونکو اور اونکی بدعتون کو برا جانین اور جوان تینون باتون سے کوئی ایک بات بھی بکرین اونمین کچھہ ذرہ برابر بھی ایمان نہین اور یہ جو بعضے جاہلون مین مشہور ہی کہ موسے بین خود او رعیسے بدین خود ہمکو کیا ضرور جو ہم کسیکو برا کہین اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ بات نہایت غلط ہی بلکہ ایمان کا یہی نشان ہی کہ بدعت اور خلاف شرع کام سے دل سے عداوت رکہے اور زبان سے اوسکی برائی بیان کیا کرے اور جسمین یہ بات نہین وہ محمدی نہین اسواسطے کہ اوسکے نزدیک سنت اور بدعت اور اسلام اور کفر برابر ہوگیا سنت کی طرف اوسکو رغبت نہ بدعت سے نفرت

۱۰۲۰ **ق** عَائِشَةُ مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمُوْتُ حَتّٰى يُخَيَّرَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین مرتا جبتک اوسکو اختیار نہین دیا جاتا ہی زندگی اور موت مین **ف** یعنی بدون رضامندی کسی پیغمبر کو موت نہین آئی یہ خدا کی طرف سے تعظیم اور توقیر ہی پیغمبرون کے واسطے

۱۰۲۱ **خ** اَبُوْسَعِيْدٍ مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ بخاری مین ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی روح ہونے والی قیامت تک نہین مگر کہ وہ اس جہان مین پیدا ہوگی **ف** یعنی جتنی روحین خدا کے علم مین ہین وہ اس عالم مین ضرور پیدا ہونگی ایسا نہین ممکن کہ اونمین سے کوئی بچ رہے اور یہ جو بعضے کہتے ہین کہ بہت روحین قالب نہین نہ آوینگی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط

مشہور ہی حضرتؐ نے یہ حدیث اوس وقت فرمائی تہی کہ جب اصحاب نے عرض کی تہی کہ ہم نہین چاہتے
کہ لونڈیون سے اولاد ہو اگر حکم ہو تو ہم صحبت کیا کرین اور انزال کے وقت علحدہ
ہو جایا کرین مطلب حدیث کا یہ کہ تمہارا یہ خیال خام ہی جو ہونے والی روح ہی وہ ضرور
ہوگی اور تمہاری تدبیر کچھہ نہ چلے گی

١٠٢٢ ف اَنَسٌ مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوْتُ لَهَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يَسُرُّهَا اَنَّهَا تَرْجِعُ اِلَى الدُّنْيَا
وَاَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا اِلَّا الشَّهِيْدُ فَاِنَّهٗ يَتَمَنّٰى اَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ فِي الدُّنْيَا لِمَا يَرٰى
مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ کوئی جان نہین مرتی جسکے واسطے خدا کے نزدیک کچھہ بہی بہتری ہو کہ اوسکو
خوش معلوم ہو یہ بات کہ پلٹ آوے دنیا کی طرف اس حالت پر کہ اوسکو تمام دنیا
ملے اور جو چیز کہ دنیا کے اندر ہی یعنی جسکی مغفرت ہوئی اوسکو آرزو نہین کہ پھر دنیا مین
آوے اگرچہ ہفت اقلیم کی اوسکو سلطنت ملے مگر شہید سو وہ تمنا اور آرزو کیا کرتا ہی
کہ پلٹ آوے پھر دنیا مین دوبارہ خدا کی راہ مین قتل ہووے تمنا کرتا ہی شہادت کی
عمدہ درجہ دیکھہ کر ف اس حدیث مین شہادت کی عمدگی کا بیان ہی یعنی شہید
کے سب مطلب حاصل ہوئے سوا اسکے اوسکو کچھہ آرزو باقی نہین کہ پھر
قتل ہووے تاکہ زیادہ تر خدا کے نزدیک عزت پاوے

١٠٢٣ م عَائِشَةُ مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ اَنْ يُعْتِقَ اللّٰهُ فِيْهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ اِنَّهٗ لَيَدْنُوْ
ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ فَيَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰؤُلَاءِ مسلم مین حضرت
عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عرفے کے دن سے زیادہ تر کوئی
دن نہین جسمین خدا بندونکو دوزخ سے زیادہ آزاد کرتا ہو مقرر حق تعالی کی اوس دن
رحمت بہت قریب ہوتی ہی پھر فخر کرتا ہی حاجی کرنے والون کے سبب سے فرشتون مین
پھر فرماتا ہی کرم سے کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہین ف عرفہ نوین تاریخ ذی الحجہ کا نام ہی

اور اس

اوسدن حج ہوتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرفے کا دن سب دنون سے افضل ہی

۱۰۲۴ مر اُمُّ سَلَمَةَ مَا نَقَصَ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ وَلَا عَفَا رَجُلٌ عَنْ مَظْلِمَةٍ اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا

مسلم مین حضرت اُمّ سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین گھٹتا مال زکوۃ دینے سے اور کوئی مرد ظلم کو نہین معاف کرتا مگر کہ خدا معاف کرنے کے سبب سے اوسکی عزت اور قدر بڑھاتا ہی ف یعنی زکوۃ دینے سے مال نہین گھٹتا ہرچند ظاہر مین نقصان معلوم ہوتا ہی اسواسطے کہ اوسکا ثواب خدا کے نزدیک ثابت ہوتا ہی اور دنیا مین مال کے اندر برکت بھی ہوتی ہی اور ظلم معاف کرنے مین ہرچند بظاہر ذلت اور لاچاری معلوم ہوتی ہی لیکن خدا کے نزدیک عزت زیادہ ہوتی ہی بلکہ خلقت مین بھی اوسکی خوبی ثابت ہوتی ہی یون لوگ کہتے کہ فلانا شخص کیا غمخوار اور نیکبخت آدمی ہی کہ باوجودکہ اوسپر ظلم اور زیادتی ہوئی پر اوسنے دم نمار ابدلا نہ لیا بلکہ معاف کر دیا

۱۰۲۵ مر اَلْمِقْدَادُ مَا هٰذِهِ اِلَّا رَحْمَةٌ مِنَ اللّٰهِ اَفَلَا اٰذَنْتَنِیْ فَنُوْقِظَ صَاحِبَیْنَا فَیُصِیْبَانِ مِنْهَا قَالَهُ لِلْمِقْدَادِ عِنْدَ حَلْبِهِ الْاَعْنُزَ الثَّلٰثَ مَرَّةً ثَانِیَةً مسلم مین مقداد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ دوسری بار کا دودہ نہ تہا مگر خدا کی رحمت تہی پہر تو نے بیشتر مجھکو بتلایا تو ہم اپنے دونون ساتھیونکو بھی جگاتے سو وہ بھی اس رحمت کے دودہ کو پاتے یہ حضرت نے مقداد سے کہا دوسری بار تینون بکریون کے دوہنے کے وقت ف مفصل قصہ اس حدیث کا مقداد رضہ سے یون روایت ہی کہ ہم تین آدمی ہجرت کرکے مدینے مین آئے اور ہمکو بہوکہ کے مارے نہ آنکہہ سے سوجہتا تہا اور نہ کانون سے کچہہ سنائی دیتا تھا ہم حضرت پاس آئے حضرت ہمکو اپنے گہر لے گئے اور فرمایا کہ ان تین بکریون کا دودہ دوہو انکا دودہ ہم تم پیا کرینگے سو ہم تینو آدمی اونکا دودہ پیا کرتے تہے اور حضرت کا حصہ رکہہ چہوڑتے تہے حضرت کا دستور تھا کہ رات کو آتے اور ہمکو اسطرح آہستہ سلام کرتے کہ جاگتا آدمی سنتا

زکوٰۃ موجب نقصان نہیں بلکہ سبب زیادتی

معجزہ زیادتی شیر

اور سوتا نہ جاگتا پھر مسجد مین جاتے اور تہجد کی نماز پڑہتے نماز کے بعد دودہ کو پیتے
ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت انصاریون کے گھر تشریف لیگئے تہے مینے اپنا
حصہ دودہ پیا پھر اسپر نہ بجر اشیطان نے میرے دل مین یہ خیال ڈالا کہ حضرت جہان
گئے ہین کہانا پی کے تشریف لاوینگے لاؤ مین حضرت کا بہی حصہ پی جاؤن سو مین اوسکو
پی گیا پھر مجھکو پچتاوا آیا کہ مینے کیون حضرت کا حصہ پی لیا شاید کہ حضرت وہان سے
بہوکہے آوین اور یہان اپنا حصہ نپاوین تو مجھکو بددعا کرین پھر تو میرا دین دنیا
دونون برباد جاوے غرضکہ اس خیال سے میری نیند اوچٹ گئی اور میرے دونون
ساتہی سوتے تہے پھر حضرت آئے اور اوسی دستور سے حضرت نے سلام کیا اور مسجد مین
گئے اور نماز پڑہ کے دودہ پینے کو آئے سو برتن کو خالی پایا آسمان کی طرف سر اوٹہایا
مینے جانا کہ مجھکو بددعا کرینگے سو تو حضرت نے یون فرمایا کہ الہی روزی دے
اوسکو جو مجھکو کہلاتا ہی اور پانی دے اوسکو جو مجھکو پلاتا ہی مینے جانا کہ اس دعا سے
بکریان موٹی ہوگئی ہونگی پھر گیا دیکہتا ہون کہ بکریون کے تہن دودہ سے بہرے
ہوئے لبریز ہین سو مینے اونکو دوہا اور حضرت کے سامہنے لے گیا حضرت نے
فرمایا کہ تم لوگ کیا اپنے حصے پی چکے ہو مینے کہا کہ ہان ہم پی چکے ہین پھر حضرت نے پیا اور
باقی مجھکو دیا مینے پیا جب مجھکو معلوم ہوا کہ حضرت خوب آسودہ ہوگئے ہین تب مین
نہایت خوشی سے ہنس پڑا اور حضرت سے یہ تمام قصہ کہا تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی دودہ کا زیادہ ہوجانا خدا کی رحمت تہی اگر تو آگے سے بتلاتا ہم اون دونون
آدمیون کو بہی اس رحمت کے دودہ مین شریک کرتے یہ قصہ معجزہ اور
برکت ہی حضرت کی دعا کی

۱۰۲۶ عَنْ عَائِشَةَ مَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَلَا رَسُوْلُهُ مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ خدا اپنے وعدے کو خلاف نہین کرتا اور نہ اوسکے پیغمبر وعدہ خلاف

کرتے ہین **ف** ایکبار حضرت جبرئیل نے حضرت سے وعدہ کیا تھا کہ ہم فلانے وقت تمہارے پاس آوینگے سو وہ وقت گذر گیا اور حضرت جبرئیل نہ آئے پھر حضرت نے دیکھا کہ گھر مین کتے کا پلّا ہی اوسکو نکلوا دیا حضرت جبرئیل آئے تب یہ حدیث فرمائی یعنی خدا اور رسول اوسکے وعدہ خلاف نہین کرتے اسکا کیا سبب جو تم اپنے وعدے پر نہ آئے تب حضرت جبرئیل نے کہا کہ ہمکو کتے نے روکا تھا فرشتے رحمت کے اوس گھر مین نہین جاتے جسمین کتا اور تصویر ہوتی ہی

۱۰۲۷ **م** ابو سعید مَا یُصِیبُ الْمُؤْمِنَ وَصَبٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا سَقَمٌ وَلَا اَذًی وَلَا حُزْنٌ حَتّٰی الْهَمُّ یُهِمُّهٗ اِلَّا کَفَّرَ اللّٰهُ بِهٖ مِنْ خَطَایَاهُ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین پہنچتا ایماندار کو درد اور نہ محنت مشقت اور نہ بیماری اور نہ کوئی تکلیف اور نہ کوئی غم یہانتک کہ تشویش جو اوسکو فکر مین ڈالے مگر کہ خدا اوسکے سبب سے اوسکے گناہون کو دور کرتا ہی **ف** یعنی ہر ایک رنج اور تکلیف سے کم ہو یا زیادہ ایماندار کے گناہ دور ہوتے ہین تو لازم ہی کہ رنج اور تکلیف مین صبر کرے شکایت نکرے اور اوسکو اپنے گناہون کی دوا سمجھے اگر کڑوی ہی دوا مین صحت ہو تو دانا آدمی اوسکو خوشی سے پیتا ہی

۱۰۲۸ **ق** عَائِشَةُ مَا یَنْتَظِرُهَا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اَحَدٌ غَیْرُکُمْ یَعْنِی صَلٰوةَ الْعِشَاءِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین انتظاری کرتا عشا کی نماز زمین والون سے تمہارے سوا کوئی **ف** ایک رات حضرت نے بہت دیر کرکے نماز پڑھی یہانتک کہ بعضے لوگ سو گئے تھے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اسوقت تک زمین پر تمہارے سوائے نماز پڑھنے سے کوئی باقی نہین رہا یعنی سب پڑھ چکے تمہین منتظر بیٹھے ہو تو تمکو سب سے زیادہ ثواب ہوا ایک تو انتظار کا ثواب دوسرے خالی وقت کی عبادت کا ثواب کہ تمہارا کوئی شریک نہین معلوم ہوا

کہ عشا کی نماز دیر کرکے پڑھنا افضل ہی

۱۰۲۹ ف أَبُو هُرَيْرَةَ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَمُّ رَسُولِ اللّٰهِ فَهِيَ عَلَيْهِ وَمِثْلُهَا مَعَهَا بخاری اور مسلم مین

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ناشکری کرتا ابن جمیل مگر اس سبب سے کہ وہ محتاج تھا سو اونکو خدا نے اور اوسکے رسول نے غنی اور مالدار کر دیا اور خالد کا تو یون حال ہی کہ خالد پر تم مقرر زیادتی کرتے ہو البتہ اوسنے اپنی زرہون کو اور اپنے ہتھیارونکو اور گھوڑے کو خدا کی راہ مین بند کر رکھا ہی یعنی جہاد کے واسطے وقف کر دیا ہی اور عباس بن عبد المطلب رسول اللہ کے چچا پر زکوۃ ہی اور اوسکے ساتھہ اوتنی اور بھی یعنی دوہری دو سال کی زکوۃ ف زکوۃ تحصیل کرنے والے عامل نے حضرت سے گلہ کیا کہ ابن جمیل اور خالد اور عباس زکوۃ نہین دیتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور ابن جمیل پر عتاب فرمایا کہ وہ مسلمان ہونے کی بدولت غنیمت کے مال سے مالدار ہوا ہی پھر بھی ناشکری کرتا ہی اور زکوۃ نہین ادا کرتا اور خالد کا عذر حضرت نے بیان کیا کہ اوسنے اپنا مال خدا کی راہ مین وقف کر دیا ہی اس عبارت کے دو مطلب ہین ایک تو یہ کہ جو شخص اپنا مال نفل عبادت مین خوشی سے خرچ کرے اوس سے ممکن نہین کہ فرض ادا نکرے دوسرے یہ کہ جسقدر مال اوسنے وقف کر دیا اوسپر زکوۃ واجب نہین اور عباس کے حق مین فرمایا کہ اون پر دو سال کی زکوۃ ہی اونکو ادا کرنا چاہیے شاید کہ حضرت عباس سے اونکی تنگدستی کے سبب زکوۃ نہ لی ہوگی اسواسطے کہ یہ درست ہی کہ حاکم اگر مصلحت جانے تو زکوۃ مہلت دیوے اور ایک روایت یون ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عباس کی دو سال کی زکوۃ میرے اوپر ہی اس عبارت کے بھی دو مطلب ہین ایک تو یہ شاید حضرت نے

عباس

عباس سے کچھ مال قرض لیا ہو سو اوسکو زکوۃ مین مجرا دیا یا عباس نے خود
اپنی خوشی دو برس کی زکوۃ پیشگی دی ہو یا حضرت نے خود وقت حاجت کے اونسے
پیشگی مانگ لی ہو اسواسطے کہ امام کو حاجت کے وقت پیشگی زکوۃ لینا درست ہی
اور یہی مذہب ہی امام اعظم اور شافعی اور احمد کا اور امام مالک کے نزدیک
زکوۃ کا پیشگی لینا اور دینا درست نہین

نوع اخر

دوسری قسم کی حدیث جسکے سرے پر استفہامیہ ہی یعنی وہ لفظ ما کی جسکے معنی کیا

ف أَنَسٌ مَا بَالُ أَقْوَامٍ قَالُوا كَذَا وَكَذَا لَكِنِّي أُصَلِّي وَأَنَامُ وَأَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأَتَزَوَّجُ ۱۰۳۰
النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي قَالَهُ حِينَ سَمِعَ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِهِ قَالَ بَعْضُهُمْ
لَا أَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا آكُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا أَنَامُ عَلَى فِرَاشٍ

بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا حال ہی اون لوگون کا جنہون نے ایسا ایسا کہا لیکن مین تو نماز بھی پڑھتا ہون اور سوتا بھی ہون روزہ بھی رکھتا ہون اور روزہ توڑتا بھی ہون اور عورتون سے صحبت کرتا ہون سو جو میری سنت اور میری راہ سے پھر جاوے میرا نہین یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب اپنے کچھ اصحاب کو سنا کہ بعضے اونمین سے کہتے ہین کہ مین نے عورتون کی صحبت چھوڑی اور بعضا کہتا ہی کہ مین گوشت نہ کہایا کرونگا اور بعضا کہتا ہی کہ مین بچھونے پر نہ لیٹا کرونگا ف تین اصحاب نے جو بڑے عابد زاہد تھے حضرت کی بعضی بی بیون سے حضرت کی عبادت کا حال پوچھا اونہون نے جو حال تھا سو بیان کیا اصحاب نے حضرت کی عبادت کو کم جانا اور کہا کہ ہم کہان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہان خدا نے اگلے پچھلے گناہ پیغمبر کے سب معاف کر دیے یعنی اپنا خاتمہ معلوم نہین تو ہمکو زیادہ عبادت کرنا چاہیے سو ایک نے کہا کہ مین تو ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کرونگا

دوسرے نے کہا کہ مین ہمیشہ روزہ رکھا کرون گا کبھی نہ توڑون گا تیسرے نے کہا کہ مین
عورتون کی صحبت داری چھوڑی کبھی اونکے پاس نہ جاؤنگا پھر اتنے مین حضرت تشریف لائے
اور فرمایا کہ تم اس اس طرح سے کہتے ہو قسم ہی خدا کی مین تو تمسے زیادہ تر خدا سے ڈرتا ہون
پھر یہ حدیث خطبہ پڑھ کے فرمائی یعنی اگر رات دن برابر عبادت کرنا اور مباح چیزون سے
پرہیز کرنا بہتر ہوتا تو مین ضرور اوسکو اختیار کرتا اسواسطے کہ مجھکو خدا کا خوف تم سے
زیادہ تر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا اور رسول کے نزدیک عبادت مین میانہ روی
پسند ہی اسواسطے کہ جو زیادہ دَوڑتا ہی وہ آخر کو گر بھی پڑتا ہی خدا نے یہ حکم نہین کیا
کہ بندے رات دن عبادت ہی کیا کرین اور آرام نہ کرین بلکہ عبادت کے وقت ٹھہرا
دئے ہین اسمین ہزارون حکمتین ہین دانا مسلمان کو لازم ہی کہ اپنی جان پر نہایت مشکل
نہ ڈالے نفل عبادت پر اتنی کمر نہ باندھے کہ فرض بھی ترک ہو جاوین اور اتنی سستی اور
کاہلی بھی نہین اچھی کہ سوائے فرض کے سنت اور نفل بالکل اوڑا دیوے غرض کہ
درمیان کی راہ اختیار کرے نہ بہت زیادتی ہو نہ نہایت کمی

ق عائشۃ ما بال اقوام یتنزھون عن الشیٔ اصنعہ فواللہ انی لاعلمھم ۱۰۳۱
باللہ واشدھم لہ خشیۃ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا حال ہی اون لوگون کا جو آپ کو بہت دور کھینچتے ہین اوس
چیز سے جو مین کرتا ہون سو قسم ہی خدا کی کہ مین مقرر اون سے زیادہ تر جانتا ہون
خدا کو اور اوسکی نسبت مین خدا سے نہایت خوفناک ہون ف حضرت نے خود کوئی کام
کیا اور لوگون کو اجازت دی کرنے کی تب بعضے لوگون نے اوسکو کچھ ہلکا جانا
اور اوسکے کرنے مین تامل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ حدیث اور پہلی حدیث
ایک مضمون کی ہی معلوم ہوا کہ جس چیز کی شرع مین اجازت اور رخصت ہی اوسکو
ہلکا جاننا یا اوسکو خلاف تقوے اور پرہیزگاری کے سمجھنا درست نہین ہے

شعر بصدق و صفا کوش و ورع و تقی * ولیکن میفزائے بر مصطفی * *

م اَبُوْسَعِيْدٍ مَا تُرْبَةُ الْجَنَّةِ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ ۱۰۳۲
يَا اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ صَدَقْتَ مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت کی خاک
کیا ہی یہ حضرت نے ابن صیاد سے کہا سو ابن صیاد نے کہا کہ بہشت کی خاک سفید میدہ مشک ہی
ای ابوالقاسم حضرت نے فرمایا کہ تو نے سچ کہا **ف** حضرت کے وقت مدینے مین کے یہودیون
ایک شخص ابن صیاد نام پیدا ہوا تھا کاہن تھا اکثر باتین جنون سے دریافت کرکے لوگون کو
بتلاتا تھا اول پیغمبری کا دعوے کرتا تھا حضرت عمر کی خلافت مین مسلمان ہوا تھا پھر گم ہو گیا اوسکا
حال معلوم نہوا بعضے اصحاب اوسکو دجال جانتے تھے اور حضرت کو درست جواب
اسواسطے دیا کہ اوسکو توریت کا علم تھا

ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَا تَصْنَعُ بِاِزَارِكَ اِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَاِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ ۱۰۳۳
قَالَ لِرَجُلٍ خَطَبَ امْرَاَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُرِدْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو کرے گا اپنی لنگی سے
اگر تو اوسکو باندہے گا تو اوس عورت پاس کچھہ نرہیگا اور اگر عورت نے باندہا
تو تیرے پاس کچھہ نرہیگا یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جنے اوس عورت سے منگنی
کی جنے اپنی ذات حضرت کو دی تھی سو اوسکو حضرت نے نہ قبول کیا تھا **ف** اسکا قصہ
ہو چکا ہی کہ ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت مینے اپنی جان آپ کو بخشی حضرت نے قبول نہین کیا
تب ایک صحابی نے کہڑے ہو کر کہا کہ یا حضرت اگر آپکو اسکی حاجت نہین ہی تو میرا نکاح اوس سے
کروا دیجے حضرت نے فرمایا کہ کچھہ تیرے پاس ہی جس سے تو اسکا مہر ادا کرے اونے
کہا کہ میرے پاس کچھہ بھی نہین ہی حضرت نے فرمایا کہ جا تلاش کرکے لوہے کی ایک انگوٹھی لا
اونے کہا کہ مجھکو نہ مل سکے گی لیکن میری یہ لنگی ہی اسیکو مین مہر مین دیتا ہون تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی ایک لنگی مین دو آدمی کا کسطرح گذارا ہو سکیگا اور شخص ناامید ہو کر دو

اوٹھا حضرت نے دیکھا کہ یہ شخص نہایت محتاج ہی اوسکو بلایا اور فرمایا کہ تجھکو قرآن یاد ہی اوسنے کہا کہ ہان مجھکو فلانی فلانی سورت یاد ہی حضرت نے فرمایا کہ جا ہمنے تیرا نکاح اس عورت کے ساتھہ کر دیا قرآن کے یاد کروا دینے پر یعنی تو اسکو سورتین یاد کروا دے یہی اسکا مہر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعلیم قرآن اور کمتر سے کمتر مال بہی مہر ہو سکتا ہی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک دس درم سے کم مہر نہین ہو سکتا انکی دلیل اور حدیث ہی اونکے مذہب مین اس حدیث کا یہ مطلب ہی کہ یہ حکم ابتدائے اسلام مین تھا جب مسلمانونکو تنگی تہی

۱۰۳۴ عن ابن مسعود مَا تَعُدُّوْنَ الرَّقُوْبَ فِيْكُمْ قَالَ قُلْنَا الَّذِيْ لَا يُوْلَدُ لَهُ قَالَ لَيْسَ ذَالِكَ لٰكِنَّهُ الرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يُقَدِّمْ مِنْ وَلَدِهِ شَيْئًا قَالَ فَمَا تَعُدُّوْنَ الصُّرَعَةَ فِيْكُمْ قُلْنَا الَّذِيْ لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ لَيْسَ بِذَالِكَ وَلٰكِنَّهُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ

مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بے اولاد تم اپنے درمیان کسکو شمار کرتے ہو راوی کہتا ہی کہ اصحاب نے کہا کہ بے اولاد وہ ہی جسکی اولاد نہو یعنی جسکی اولاد نہ جئے حضرت نے فرمایا کہ بے اولاد یہ نہین بلکہ بے اولاد حقیقت مین وہ مرد ہی جسنے اپنی اولاد سے کچہہ آگے نہ بہیجا یعنی جسکے روبرو کوئی اوسکا لڑکا نہ مرا حضرت نے فرمایا پہر پہلوان تم اپنے درمیان کسکو شمار کرتے ہو ہمنے کہا کہ پہلوان وہ ہی جسکو مرد نہ پچہاڑ سکین حضرت نے فرمایا کہ یہ کچہہ نہین لیکن پہلوان وہ ہی جو غصے کے وقت اپنی جان کو قابو مین رکھے یعنی زیادتی نکرے گالیان نہ بکے **ف** یعنی ہر چند ظاہر مین بے اولاد اور پہلوان اسیکو کہتے ہین جو تمنے کہا لیکن خدا کے نزدیک حقیقت مین بے اولاد اور پہلوان وہ ہی جو حضرت نے فرمایا اسواسطے کہ اولاد سے یہ غرض ہی کہ مصیبت کے وقت کام آوے تو اگر کسیکا لڑکا مر گیا اور اوسنے صبر کیا تو وہ صبر کرنا قیامت مین اوسکے کام آویگا اور اگر چہوٹا لڑکا تہا تو وہ خدا سے اپنے ماباپ کی شفاعت بہی

کرےگا

کریگا تو بہر صورت اولاد کام آئی اور جسکا لڑکا نہین مرا اوسکو یہ فائدہ حاصل نہین تو گویا وہ بے اولاد ٹہرا اگرچہ ظاہر مین اولاد ہوتی تو اوسکے کس کام کی اور اسیطرح پہلوان حقیقت مین وہی ہی جو غصّے کو اپنے اوپر سے جا غالب ہونے دیوے اگرچہ

ظاہر مین کم زور ہو

۱۰۳۵ ف کَعْبُ بْنُ مَالِكٍ مَا خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ قَالَهُ لَهُ مَقْدَمَهُ مِنْ تَبُوكَ بخاری اور مسلم مین کعب بن مالک رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کس چیز نے تجھکو پیچھے ڈالا اور جہاد سے روکا کیا تو سواری کو نہ مول لے چکا تھا یہ حضرت نے کعب بن مالک سے فرمایا جنگ تبوک سے آنے کے وقت ف جنگ تبوک کی جب حضرت نے تیاری کی تہی تب کعب بن مالک نے ساتھہ جانے کے واسطے سواری مول لی تہی مگر اونکا اتفاق جانیکا حضرت کے ساتھہ نہین ہوسکا تہا جب اوس لڑائی سے پلٹ آئے تب یہ حدیث غصّے سے فرمائی باقی کعب کا قصہ آگے آویگا

۱۰۳۶ ف أَبُو هُرَيْرَةَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَهُ لِثُمَامَةَ ابْنِ أُثَالٍ قَبْلَ إِسْلَامِهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے ثمامہ تیرے پاس کیا ہی یعنی کس فکر اور کس خیال مین ہی یہ حضرت نے ثمامہ بن اثال سے کہا اوسکے مسلمان ہونے سے پہلے ف حضرت نے ایکبار نجد کے ملک مین لشکر بہیجا وہان ایک قوم کا سردار ملا جسکا ثمامہ نام تہا اوسکو پکڑ لائے اور مسجد کے ستون مین اوسکو باندہ دیا جب حضرت اوس طرف تشریف لائے تو یہ حدیث فرمائی یعنی کس سوچ اور کس تدبیر مین ہی ثمامہ نے کہا کہ خیریت ہی اے محمد اگر تو نے مجھکو مار ڈالا تو اپنے خونی دشمن کو مارا اور اگر احسان کرکے چھوڑ دیا تو شکر گذار مرد کو چھوڑا یعنی مین اس احسان کا حق مانا کرونگا اور اگر کچھہ مال کی طمع ہو تو جو تیرا جی چاہے سو مانگ پھر حضرت وہان سے ہٹ گئے دوسرے روز حضرت نے پھر فرمایا

کہ اے ثمامہ تو کس خیال میں ہی ثمامہ نے وہی جواب دیا پہر حضرت اوسکے پاس سے ہٹ گئے
تیسرے روز پہر حضرت نے اوسیطرح پوچھا اور ثمامہ نے اوسیطرح جواب دیا پھر حضرت نے حکم کیا
کہ ثمامہ کو چھوڑ دو جب قید سے خلاصی ہوئی تو ثمامہ باغ میں جاکر نہایا پہر حضرت کی خدمت میں
مسجد کے اندر آیا اور سچے دل سے مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا اور کہا کہ اے محمد روے زمین پر
میرے نزدیک تجھسے زیادہ کوئی دشمن نہ تھا سو اب تو تیرے برابر کوئی میرا پیارا نہیں اور
تیرا دین میرے نزدیک سب دینوں سے برا معلوم ہوتا تہا سو اب سب دینوں سے
میرے نزدیک تیرا دین افضل ہوگیا اور تیرا شہر سب شہروں سے میرے نزدیک برا تھا
سو اب تو سب سے زیادہ پیارا ہوگیا پہر کہا کہ یا حضرت میں حالت کفر میں عمرے کا ارادہ
کرکے چلا آپکے لشکر نے مجھکو پکڑ لیا اب مجھکو کیا حکم ہوتا ہی حضرت نے اوسکو بشارت دی
اور عمرہ ادا کرنے کو فرمایا جب ثمامہ مکے میں گیا عمرے کے واسطے تو کفار مکہ نے
کہا کہ اے ثمامہ تو کیا بیدین ہوگیا ہی ثمامہ نے کہا بلکہ میں رسول اللہ کے ساتھ مسلمان
ہوا ہوں اسکو یاد رکھو کہ جبتک حضرت حکم نہ دیں گے تو گیہوں کا ایک دانہ بھی ملک
یمامہ سے تمکو نہ ملے گا یمامہ ثمامہ کا ملک تھا وہاں سے اناج مکے میں آیا کرتا تھا

۱۰۲۴ وعن جابر مَا فَعَلْتَ فِي الَّذِي اَرْسَلْتُكَ لَهُ فَاِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي اَنْ اُكَلِّمَكَ اِلَّا اَنِّي كُنْتُ
اُصَلِّي قَالَهُ لِجَابِرٍ وَقَدْ اَرْسَلَهُ فِي حَاجَةٍ فَجَاءَ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى بَعِيْرِهِ مُتَطَوِّعًا
اِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَكَلَّمَهُ فَقَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَاَوْمَأَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْاَرْضِ

مسلم میں جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا کیا تو نے جس کام کے واسطے
بھیجا تہا اور نہیں روکا مجھکو تیرے ساتھ بات کرنے سے مگر اس سبب نے کہ میں نماز
پڑہتا تہا یہ حضرت نے جابر سے فرمایا اور اوسکو کسی کام کے واسطے بھیجا تہا تو جابر وہاں سے
آئے اور حضرت اپنے اونٹ پر قبلہ کے سواے اور طرف منہہ کئے ہوئے نماز پڑہتے
تھے سو جابر نے حضرت سے کچہہ بات کی تو حضرت نے یوں اشارہ کیا ہاتھ سے یعنی زمین

کیطرف

کیطرف اشارہ کیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفل نماز پڑہنا سواری پر درست ہی
خواہ سب قبلے کی طرف مُنہہ ہو یا نہو لیکن سجدیکا اشارہ رکوع سے زیادہ نیچا کرنا چاہیئے مگر
فرض نماز سواریے پر درست نہیں اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا

۱۰۳۸ **ق** زَیْدُ بْنُ خَالِدٍ مَالَكَ وَلَهَا دَعْهَا فَاِنَّ مَعَهَا حِذَائَهَا وَسِقَائَهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَ
تَاْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰی یَجِدَهَا رَبُّهَا یَعْنِیْ ضَالَّةَ الْاِبِلِ بخاری اور مسلم مین زید بن خالد رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہی تیرے واسطے اور کیا ہی اوسکے واسطے یعنی بہگا
اونٹ گم ہوئے بہگے سے تجھکو کیا کام چھوڑ اوسکو اسواسطے کہ اونٹ کے ساتہہ اوسکا
جوتہ اور مشک موجود ہی کہ اپنے پاؤن سے چل کر پانی پیئے گا اور درخت کو کہا دیگا
یہانتک کہ اوسکا مالک اوسکو پا جاوے گا **ف** کسی نے حضرت سے بہولے بہٹکے
جانورون کا مسئلہ پوچہا حضرت نے ہر ایک کا جواب دیا پھر اوسنے بہٹکے اونٹ کا مسئلہ
پوچہا کہ اوسکو پکڑ لیوے یا نہ لیوے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اونٹ کو پکڑ لینا
نچاہیئے اسواسطے کہ اوسکے ضایع ہونے کا کچہہ خوف نہین جوتہ اوسکے پاس موجود ہی
یعنی اوسکی تلی چلنے پہرنے بہر کو مضبوط ہی اور مشک اوسکے ساتہہ موجود ہی
یعنی پیاس مارنے کی بڑی عادت ہی کہ دس دس بیس بیس دن تک بدون پانی اونٹ رہتا ہی
غرض یہ کہ اوسکو نہ پکڑے اور یہی مذہب ہی امام مالک کا اور امام اعظم کے نزدیک جہان
خوف ضایع ہونے کا ہو تو پکڑ لینا درست ہی

۱۰۳۹ **م** جَابِرٌ مَالَكِ یَا اُمَّ السَّائِبِ اَوْ یَا اُمَّ الْمُسَیَّبِ تُزَفْزِفِیْنَ قَالَتِ الْحُمّٰی لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِیْهَا
فَقَالَ لَا تَسُبِّی الْحُمّٰی فَاِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَایَا بَنِیْ اٰدَمَ كَمَا یُذْهِبُ الْكِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ
مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھکو کیا ہوا ای سائب کی ما جو تو کانپ رہی
ہی راوی کو شک ہی کہ حضرت نے سائب کی ما کہا یا مسیب کی ما فرمایا اوس عورت نے
کہا کہ مجھکو تپ ہی خدا اوسکو بے برکت کرے تو حضرت نے فرمایا کہ گالی مت دے بُرا مت کہہ

اسواسطے کہ وہ آدم کی اولاد کے گناہ دور کرتی ہی جیسے آگ کی بھٹی لوہے کا میل دور کرتی ہی ف یعنی ہرچند ظاہر مین تپ سے تکلیف ہی لیکن جب اوسکے سبب سے گناہ دور ہونے تو اوسکو برا کہنا نہ چاہئے کہ یہ صبر ہی کا نشان ہی اسیطرح ہر بیماری کا حال ہی

۱۰۴۰ م عَائِشَةُ مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ أَغِرْتِ مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہی تجھکو اے عائشہ کیا تجھکو رشک آیا ف مسلم مین حضرت عائشہ سے پوری روایت یون ہی کہ حضرت ایکبار میرے باری کی رات کو بقیع کے قبرستان مین تشریف لے گئے مُردونکے واسطے دعا کرنے کو مین یہ نسمجھی کہ شاید حضرت کسی اور اپنی بی بی پاس گئے ہین اوٹھہ کر دیکھنے لگی جب حضرت تشریف لائے تو یہ میرا حال دیکھکر یہ حدیث فرمائی تب مینے کہا کہ یا حضرت مجھسی عورت نحاوند کی پیاری آپ سے نحاوند پر کیونکر رشک نکرے

۱۰۴۱ م جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَا لِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ اُسْكُنُوا فِي الصَّلٰوةِ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَرَآنَا حِلَقًا فَقَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ عِزِينَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْأُولٰى وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ مسلم مین جابر بن سمرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا ہی مجھکو کہ مین تمکو ہاتھہ اوٹھاے دیکھتا ہون تمہارے ہاتھہ گویا چنچل گھوڑون کی دُم ہین یعنی جیسے چنچل گھوڑون کی دُمین نہین ٹھہرتین ویسے تمہارے ہاتھہ نہین ٹھہرتے چپکے رہا کرو نماز مین یعنی ہلا جُلا نکرو پھر حضرت دیر کے بعد ہمارے پاس ہوکر نکلے تو ہمکو دیکھا کہ ہم حلقہ حلقہ کئے بیٹھے ہین سو فرمایا کہ کیا ہی مجھکو کہ تمکو جدا جدا تتر بتر دیکھتا ہون پھر دیر کے بعد ہمارے پاس ہوکر نکلے اور فرمایا کہ تم کیون نہین صف باندھتے ہو جیسے فرشتے صف باندھتے ہین اپنے رب کے نزدیک تو ہمنے کہا یا رسول اللہ فرشتے اپنے رب کے نزدیک کیونکر صف باندھتے ہین حضرت نے

فرمایا پورا

فرمایا پورا کرلیتے ہین پہلی صفون کو اور صف کے اندر آپسمین ٹہسر جاتے ہین یعنی ملے ہوسے کہڑے ہوتے ہین کچہہ صف کے درمیان فرق نہین چہوڑتے **ف** سُنن اَبی دَاؤد مین جابربن سمرہ سے روایت ہی کہ جب اصحاب حضرت کے پیچہے نماز پڑہتے تہے تو داہنے بائین ایک دوسرے کو ہاتہہ اوٹہاکر سلام کرتا تہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمای اور سلام کے واسطے ہاتہہ اوٹہانا نماز کے اندر منع کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرکات نماز کے سواسے کوی جنبش نماز مین درست نہین اور صفون کا پورا کرنا مستحب ہی جب تک اول صف نہ بہر جاوے دوسری صف نچاہئے اور جب تک دوسری صف نہ بہر جاوے تیسری صف نچاہئے اسی طرح اور صفون مین لحاظ رکہنا ضرور ہی

1042 **ف** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَالِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيقَ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَوتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ وَإِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَآءِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مجہکو کیا ہی کہ مینے تمکو دیکہا کہ تمنے بہت تالی بجائی جسکو نماز مین کوئی ضرورت ظاہر ہو یعنی ایسی ضرورت جسمین امام کو خبردار کرنا پڑے چاہئے کہ بلند آواز سے سبحان اللہ کہے اسواسطے کہ جب اوسنے سبحان اللہ کہا تو اوسکی طرف التفات کیا جاویگا یعنی امام سبحان اللہ کہنے سے خبردار ہوجاویگا حضرت نے فرمایا اور تالی مارنا تو عورتون کے واسطے چاہئے یعنی اگر امام کی خطا پر عورت واقف ہو تو سبحان اللہ نہ کہے بلکہ ہاتہہ کو ہاتہہ پر مارے اسواسطے کہ عورت کی آواز سے اکثر مرد کو بدخیال آتا ہی **ف** صحیح بخاری مین روایت ہی کہ حضرت ایک قوم مین صلح کرنے کو گئے تہے نماز کا وقت آیا لوگون نے ابی بکر کو امام بناکر نماز شروع کی پہر حضرت تشریف لائے اور اصحاب نماز مین تہے تو حضرت بہی صف مین نماز کی نیت کرکے کہڑے ہوئے اصحاب نے دستک دی تاکہ صدیق حضرت کے آنے سے خبردار ہوجاوین

از ترجمہ حصن حصین بسیار خوب

اور صدیق کی یہ عادت تہی کہ نماز مین کسی طرف نہ دیکہتے تہے جب بہت لوگون نے
تالیان بجائین تو صدیق نے نظر کی دیکہا کہ حضرت صف مین کہڑے ہین حضرت نے اشارہ کیا
صدیق اکبر سے کہ یہین ٹہرے رہو اور امامت کئے جاؤ پہر صدیق اکبر نے دونون
ہاتہہ اوٹہا کر شکر خدا ادا کیا کہ حضرت نے مجہکو امامت کرنے کو فرمایا پہر پیچہے ہٹتے ہٹتے پہلی
کہ صف مین برابر ہو گئے اور حضرت نے آگے بڑہ کے امامت کی پہر حضرت جب نماز پڑہ چکے
تو فرمایا اے ابی بکر میرے حکم کے بعد تو کیون نہ وہان قائم رہا صدیق اکبر نے
کہا کہ ابی قحافہ کے بیٹے کو یہ لیاقت نہین کہ رسول اللہ کے آگے امام بنے
پہر حضرت نے اور اصحاب سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے صدیق اکبر کی
نہایت عمدہ فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرت نے اونکو اپنی امامت کرنیکا حکم دیا بلکہ اول اون
صدیق کے پیچہے نماز کی نیت بہی کر چکے تہے سبحان اللہ اس سے زیادہ کون
کمال ہوگا جسکو تمام عالم کا امام اپنا امام بنادے

۱۰۴۳ ف ابن عباس و جابر ما منعك من الحج و فی روایة ابن عباس ما منعك ان تكونی
حججت معنا قالت ابو فلان تعنی زوجها حج علی احدهما تعنی البعيرين والآخر
يسقی ارضا قال فان عمرة فی رمضان تقضی حجة او حجة معی قاله لام سنان

بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے اور بخاری ہی مین جابر رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے سنان کی ماسے کہا تجہکو کسنے منع کیا تہا حج کرنے سے اور عبد اللہ بن عباس کی
روایت مین یون ہی کہ تجہکو کسنے منع کیا ہمارے ساتہہ کے حج کرنے سے کہا اوس
عورت نے کہ فلانے کا باپ یعنی اوسکا خاوند ایک اونٹ پر حج کرنے کو گیا تہا اور دوسرا
اونٹ کہیت سینچتا تہا حضرت نے فرمایا کہ البتہ رمضان مین عمرہ کرنا ثواب مین حج کے برابر
ہی یا میرے ساتہہ حج کرنے کے برابر ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان مین عمرہ
کرنا نہایت افضل ہی

نوع اخر

دوسری قسم کی حدیث

م ابوذر ما اصطفی الله لملائکته اولعباده سبحان الله وبحمده ۱۰۴۴
قال حین سئل ای الکلام افضل مسلم مین ابوذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ افضل کلام وہ ہی جو خدا نے اپنے فرشتون کے واسطے یا اپنے بندون کے
واسطے پسند کیا ہی یعنی سبحان الله وبحمده یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کسی نے پوچھا
تھا کہ کون کلام افضل ہی

نوع اخر

دوسری قسم کی حدیث

خ ابوهریرة ما اسفل من الکعبین من الازار ففی النار بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے ۱۰۴۵
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ازار اور پایجامہ نیچے ٹخنون سے ہو سو دوزخ مین ہی
یعنی نیچے کرنے والے کی سزا دوزخ ہی

ق رافع ابن خدیج ما انهر الدم وذکر اسم الله علیه فکلوه لیس السن ۱۰۴۶
والظفر وساحدثکم عن ذلك اما السن فعظم واما الظفر فمدی الحبشة
بخاری اور مسلم مین رافع بن خدیج رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چیز خون کو بہاوے
اور خدا کا نام اوسپر لیا جاوے تو اوسکو کہاؤ سوائے دانت اور ناخن کے اور اب مین
تمکو اسکا سبب بتلاؤنگا دانت تو ہڈی ہی اور ناخن حبشی کا چھوری ہی یعنی وہ
لوگ ناخن سے ذبح کرتے ہین مسلمانون کو اونکا طریقہ کرنا مناسب نہین ف یعنی
جو تیز چیز لوہا ہو یا لکڑی یا پتھر حلال جانور کا خون بہاوے یعنی خون کو نکال دے اور
خدا کا نام اوسپر بوقت ذبح لیا جاوے تو وہ گوشت حلال اور پاک ہی لیکن دانت اور ناخن
سے حلال کرنا درست نہین اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزد

سے جیسے ناخن اور ہڈی سے حلال کرنا درست نہیں اور اگر ٹوٹے دانت ور پڑ ایسے حلال کرنا درست ہی

1047 ف عُمَرُ مَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ بخاری اور مسلم مین عُمَرِ فاروق رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تیرے پاس اس مال سے آوے اسطرح پر کہ تو تاک لگانے والا اور مانگنے والا نہو تو اوسکو لے اور جو ایسا مال نہو تو اوسکے پیچھے اپنی جان کو مت ڈال ف مصابیح مین عُمَرِ فاروق رضے سے روایت ہی کہ حضرت مجھکو مال دینے لگے مینے کہا کہ جو مجھسے زیادہ تر محتاج ہو اوسکو دیجئے حضرت نے فرمایا اسکو لے اپنا کام چلا اور خیرات کر پھر یہ حدیث حضرت نے فرمائی یعنی جو مال بدون توقع اور بدون حرص اور سوال کے ملے وہ حلال ہی اور اگر زبان سے ظاہری سوال کیا یا دل مین تاک لگائی اور اوسکی طرف خیال رکھا بر باطنی سوال کیا تو وہ حلال طیّب نہیں نقل ہی کہ امام احمد ایک شخص سے اُٹھوا کر بازار سے گیہوں لاتے امام احمد کے فرزند گھر مین میٹھی روٹی کہاتے تھے اوس شخص کا دل روٹی کیطرف مائل ہوا امام احمد کی بیٹے نے اوس شخص کو روٹی دی اوس بزرگ نے نہ قبول کی جب وہ پلٹ کر چلے تو اونکو امام احمد نے بلاکر روٹی دی تو اونھون نے قبول کی اور چلے گئے بیٹے نے باپ سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہی کہ مینے روٹی دی تو قبول نہ کی اور تمنے دی تو قبول کی امام احمد نے کہا کہ اوسوقت اونکا دل روٹی کی طرف مائل ہوا تھا تو وہ اوسکو باطنی سوال سمجھے اسواسطے قبول نہ کی اور جب مینے روٹی دی تو اونکو خواہش نتھی کہ اوس سے ناامید ہو کر چلے تھے اسواسطے قبول کی غرضکہ جسطرح ظاہری سوال زبان سے منع ہی ویسے ہی باطنی سوال بھی دل سے منع ہی

1048 ف يَعْلَى بْنُ اُمَيَّةَ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِي عُمْرَتِكَ يَعْنِي مِنَ الْاِحْرَامِ وَاجْتِنَابِ الطِّيْبِ بخاری اور مسلم مین یعلی بن امیہ رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تو اپنے حج مین کرتا تھا سو وہی اپنے عُمرے مین بھی کر یعنی جسطرح حج

مین احرام باندہنا اور خوشبو سے بچنا چاہیے اوسیطرح عمرے مین بہی **ف** مصابیح مین یعلے رضؓ سے روایت ہی کہ ایک شخص خوشبو دار جُبّہ پہنے تہا اوسنے حضرتؐ سے پوچہا کہ مینے عمرے کا احرام باندہا ہی اور یہ جُبّہ مین پہنے ہون اسمین کیا حکم ہوتا ہی حضرتؐ نے فرمایا کہ خوشبو کو تین بار دہو ڈال اور جُبّہ اوتار ڈال پہر یہ حدیث فرمائی

۱۰۴۹ **ف** اَبُوسَعِيدٍ مَا يَكُنْ عِنْدِيْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ بخاری اور مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو میرے پاس مال ہوگا اوسکو مین تمسے چہپا کر جمع نکر رکہونگا اور جو سوال اور حرام کامون مین سے اپنکو بچاوے پرہیزگار رہنے کے ارادے سے تو خدا اوسکو سچا پرہیزگار کر دیگا اور جو دنیا سے بے پرواہی کی نیت رکہیگا تو خدا اوسکے دل کو دنیا کے مال سے بے پرواہ کر دیگا اور جو شخص کہ مصیبت اور بلا مین اپنکو بزور صبر والا بناویگا تو خدا اوسکو سچا بے بناوٹ کا صابر کر دیگا اور کسیکو بہتر اور کشادہ تر صبر سے کوئی نعمت نہین ملی **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ کچہہ انصاری اصحاب نے حضرتؐ سے مال مانگا حضرتؐ نے دیا پہر مانگا پہر دیا جب حضرتؐ کے پاس کچہہ باقی نرہا تب یہ حدیث فرمائی یہ حدیث تہذیب اخلاق اور درویشی کی جڑ ہی معلوم ہوا کہ آدمی کی خو بدلنا ممکن ہی لیکن اول بدخو چہوڑنے مین محنت اور ریاضت ہی آخر کو نیک خو عادت ہوجاتی ہی پہر محنت اور تکلف اور بناوٹ کی کچہہ حاجت نہین رہتی بعضے لوگ کہتے ہین کہ آدمی کی خو نہین بدلتی یہ پیدائشی بات ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ غلط بات ہی اگر خو بدلنا ممکن نہوتا تو پیغمبر ونکا آنا اور اونکی تعلیم سے فائدہ ہوجاتی جانورون کی خو تعلیم اور محنت سے بدل جاتی ہی جیسے باز اور شکاری کتّے کی تو بہلا آدمی کی کیونکر نہ بدلے ہان یہ البتہ ہی کہ بدون محنت کچہہ نہین ہوتا جو بدخو بدلنے کا طریقہ چاہے وہ احیاء العلوم

امکان تہذیب اخلاق لیکن اول تکلیف
ریاضت و عبادت

اور کیمیائے سعادت کو دیکھئے

نوع احدٌ

دوسری قسم کی حدیثین

1050 ف اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو پہونکون کے درمیان چالیس ہین ف یعنی قیامت مین
دوبار صور پہونکا جاویگا اول بار سب خلق مرجاویگی دوسری بار مین جی اوٹھے گی
ابو ہریرہ سے لوگون نے پوچھا کہ چالیس دن دونون مین فرق ہوگا یا چالیس مہینے
یا چالیس برس ابو ہریرہ نے کہا کہ تعین مجھکو معلوم نہین مینے حضرت سے یون ہین سنا جیسا کہ
1051 ف عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ نِ الْاَنْصَارِيُّ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ
مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے گہر اور میرے منبر کے درمیان بہشت کی کیاریون مین سے
ایک کیاری ہی ف بعضے روایت مین گھر ہی بعضے مین حجرہ بعضے مین قبر سب روایتون
کا ایک مطلب ہی کہ حضرت عائشہ کے حجرے مین حضرت اکثر رہتے تہے اور وہین دفن ہوے
حضرت کی قبر اور منبر کے درمیان چند گز کا فرق ہی یعنی اوسقدر مکان بہشت مین اوٹھا
جاویگا اور وہان کی عبادت اور دعا نہایت مقبول ہی اوسکی برکت سے بہشت
ملے گی مدینے مین اب معمول ہی کہ وہان اکثر لوگ خاص کرکے نماز پڑہتے ہین

اور دعا مانگتے ہین

1052 هر اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ مسلم مین ابو ہریرہ سے رواءت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مدینے کے دونون طرف کی پتھریلی زمین کے اندر شکار وغیرہ کرنا حرام ہی ف
اس حدیث کا مطلب اس کتاب مین کئی بار ہو چکا

1053 ف اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ مَسِيْرَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ بخاری

بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کافر کے دونون شانون کے درمیان تین دن کی راہ ہوگی تیز روسوار کی ف یعنی دوزخ مین کافر کا نہایت بڑا قد ہوجاویگا تاکہ اوسکو زیادہ آگ ستاوے

م اَنَسٌ مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ ۱۰۵۴
مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میرے حوض کوثر کے دونون کنارونکے درمیان اتنا فرق ہی جتنا صنعا اور مدینے مین فرق ہی ف صنعا یمن مین ایک شہر کا نام ہی مدینے سے وہان تک کئی مہینے کی راہ ہی مطلب یہ کہ حوض کوثر نہایت بڑا ہی

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین جنکے سرے پر اہی

م اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ مَعَكَ أَعْظَمُ ۱۰۵۵
قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ قَالَ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي وَقَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ مسلم مین اُبی بن کعب رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابی منذر تو جانتا ہی کہ خدا کی کتاب سے کون آیت بہت بڑی ہی تیرے ساتھہ اُبی بن کعب نے کہا کہ مین بولا کہ اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم یعنی آیت الکرسی بڑی آیت ہی اُبی بن کعب نے کہا کہ حضرتؐ نے خوش ہوکر میرا سینہ تہپکا اور فرمایا کہ تجھکو علم مبارک ہو اے ابی منذر ف ابی منذر کنیت ہی اُبی بن کعب کی قرآن کے بڑے حافظ اور عالم تھے حضرتؐ نے اونکی ذہن آزمائی کی پھر اونکے علم اور فہم سے خوش ہوئے اور برکت کی دعا کی آیۃ الکرسی اسواسطے سب آیتون سے افضل ہی کہ اوسمین صرف خدا کی ذات اور صفات کا بیان ہی

ف عَائِشَةُ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهٰذَا عِيدُنَا بخاری اور مسلم مین حضرت ۱۰۵۶
عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابی بکر ہر ایک قوم کی ایک عید ہوتی ہی اور یہ ہماری عید ہی ف مصابیح مین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ کپڑا اوڑھے

بیان جواز سرود و...

بیٹھے تھے اور انصاریون کی دو چھوٹی چھوٹی لڑکیان دف بجاکر بعاث میں کے گیت گاتی تھین اتنے مین صدیق اکبر آئے اونھون نے لڑکیون کو ڈانٹا اور کہا کہ پیغمبر کے گھر مین شیطان کا باجے کا کیا کام تب حضرت نے مُنھ کھول کر یہ حدیث فرمایی یعنی عید کے دن ایسے راگ کا کچھ مضائقہ نہین اسواسطے کہ اول تو دف بجانا حرام نہین دوسرے گانے والیان لڑکیان تھین جوان عورت نہین جو محل شہوت ہون تیسرے کوئی مضمون خلاف شرع نہین بلکہ بہادری کی دین کی کار آمدنی چیز ہی اسی حدیث سے بعضے عالمون کا یہہ مذہب ہی کہ خوشی کے دنون میں جیسے شادی اور ختنہ اور عیدین مین سوا مزامیر کے راگ یا دف کے ساتھہ درست ہی بشرطیکہ دینی کام مین کچھہ ہرج نہووے اور گانے والا خوبصورت لڑکا اور اجنبی عورت نہو اور راگ کا مطلب خلاف شرع نہو غرضکہ راگ سُننے کی عادت ہرگز درست نہین بلکہ اس حدیث سے صاف منع ہونا معلوم ہوتا ہی کہ حضرت نے عید کا عُذر فرمایا تو معلوم ہوا کہ اسکی عادت درست نہین اگرچہ خلاف شرع راگ نہو .

۱۰۵۲ مـ عَائِذُ بْنِ عَمْرٍو يَا اَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ اَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ يَعْنِي سَلْمَانَ وَصُهَيْبًا وَبِلَالًا حِيْنَ قَالُوا لِاَبِي سُفْيَانَ مَا اَخَذَتْ سُيُوفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَاْخَذَهَا فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ تَقُوْلُوْنَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ

مسلم مین عائذ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے ابی بکر شاید کہ تو نے اونکو غصہ دلایا اگر تو نے اونکو ضرور غصّہ دلایا ہوگا تو البتہ تو نے اپنے رب کو غصّہ دلایا مراد اون لوگون سے سلمان فارسی اور صُہیب رومی اور بلال حبشی مین جب کہ ان تینون نے ابوسُفیان سے کہا تھا کہ خدا کی تلوارون نے خدا کے دشمن کی گردن سے اپنی گرفت کا مکان نہین پایا تو صدیق اکبر نے کہا کہ تم ایسی بات قریش کے بڈھے اونکے سردار کو کہتے ہو **ف** ابوسُفیان کفر کی حالت مین حضرت سے کئی بار لڑا تھا اسواسطے اوسکو دشمن خدا کہا روایت ہی کہ ابوسفیان جب کہ ظاہر مین مسلمان

ہستیوں ولمیں ایمان نہ تھا کہ ایک روز ابوسفیان اور صہیب اور بلال کے پاس ہو کر نکلا
ان تینوں اصحاب نے جوش اسلام سے وہ سخت بات کہی صدیق اکبر نے اس خیال سے کہ ابو
سفیان کا دل نہ دکہا کر ابوسفیان ظاہری اسلام بہی چہوڑ دیوے اوسکی خاطر داری کی بات کہی اور انکو
ایسی سخت بات کہنے سے منع کیا پہر صدیق اکبر حضرت کے پاس گئے اور یہ قصہ بیان
کیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی چونکہ اونکا سخت کلام محض خدا کے واسطے اور جوش اسلام
١٠٥٦ سے تھا خدا اور رسول کو پسند آیا جب صدیق اکبر نے حضرت سے یہ سنا تو اون تینوں
صحابیوں کے پاس عذر کرنے کو گئے اور کہا اے میرے بہائیو میں نے تمکو غصہ دلایا
یعنی معاف کرو انہوں نے کہا کچہ غصہ نہیں اے بہائی تجہکو اللہ بخشے اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک لوگوں کی عزت حرمت رکہنا ضرور ہی اور اونکو ناخوش
کرنا نہایت بری بات ہی کہ اونکی ناخوشی سے خدا ناخوش ہوتا ہی
١٠٥٧ **ف** اَبُوبَکْرٍ یَا اَبَابَکْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَیْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا بخاری اور مسلم میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے
١٠٥٨ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابی بکر کیا تیرا گمان ہی اون دو میں جنکا تیسرا ساتہی
مددگار خدا ہی **ف** صدیق اکبر سے روایت ہی کہ ہجرت کے وقت خوف کفار سے
میں اور حضرت غار میں جا کر چہپے تو کافر ہمکو تلاش کرتے کرتے اوسی غار پر خاص
ہمارے سروں پر کہڑے ہوئے جب میں نے مشرکوں کے پانو دیکہے تب میں نے کہا
کہ یا رسول اللہ اگر اونمیں سے کوئی اپنے پانوں پر نظر کرے تو ہمکو دیکہ لے تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی غمگین نہو ہمارا مددگار ہمارے ساتہہ ہی ہم دونوں آدمیوں کو
ضایع نکریگا اس حدیث سے حضرت کا کمال توکل خدا پر اور صدیق کی نہایت فضیلت ثابت
ہوئی کئی طرح سے اول یہ کہ حضرت نے اپنے ساتہہ اور صدیق کے ساتہہ خدا کو ملایا سبحان اللہ
کیا عمدہ مرتبہ ہی جو خدا اور رسول کے ساتہہ شمار میں آوے دوسرے یہ کہ ایسے سخت وقت
میں کہ تمام عالم حضرت کا جانی دشمن تہا صدیق نے حضرت کا ساتہہ دیا اور اپنی جان اور

فضیلت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

مال اور خاندان کی بربادی حضرت کے واسطے اختیار کی اس سے زیادہ جانثاری کیا ہوگی پھر ایسے
معمول ہی کہ ایسے سخت وقت میں جسمیں جان کا خوف ہو اوسکو ساتھ لیتے ہیں
جسکی اخلاص اور دوستی پر کمال اعتماد اور نہایت بھروسا ہوتا ہی تو حضرت کا صدیق
کو ساتھ لینا اور اپنے بھید سے آگاہ کرنا دلیل صاف ہی کہ حضرت کے نزدیک صدیق اکبر سے
زیادہ کوئی جان نثار معتمد دوست یار غار نہ تھا

۱۰۵۹ ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ حِينَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ
بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابو بکر کس چیز نے
تجھکو روکا لوگون کی نماز پڑھانے سے جبکہ مینے تجھکو اشارہ کیا تہا **ف** اس حدیث کا
پورا قصہ اسی باب میں عنقریب گذرا کہ حضرت کہیں گئے تھے صدیق اکبر نماز لوگونکو
پڑھاتے تھے جب حضرت نماز میں تشریف لائے تو صدیق سے اشارہ فرمایا کہ امامت
کئے جاؤ صدیق ہٹ آئے حضرت نے نماز پڑھا کر یہ حدیث فرمائی

۱۰۶۰ ق أَبُو ذَرٍّ يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ الشَّمْسُ فَقُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ
أَعْلَمُ فَقَالَ تَذْهَبُ تَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَأْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوشِكُ أَنْ تَسْجُدَ
وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا وَتَسْتَأْذِنُ وَلَا يُؤْذَنُ لَهَا فَيُقَالُ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ
فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذَلِكَ قَوْلُهُ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ
الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ بخاری اور مسلم میں ابو ذر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے
ابو ذر کیا تو جانتا ہی کہ یہ آفتاب کہاں جاتا ہی یعنی بعد غروب ہونے کے تو مینے کہا
خدا اور اوسکا رسول زیادہ تر جانتا ہی پھر حضرت نے فرمایا کہ جاتا ہی سجدہ کرتا ہی عرش کے
نیچے پھر اجازت مانگتا ہی کہ طلوع کرے دوسرا دورہ شروع کرے پھر اوسکو
اجازت ملتی ہی اور قریب ہی کہ وہ سجدہ کریگا اور قبول نہوگا یعنی قیامت کے قریب اور
اجازت مانگیگا دورہ کرنے کی تو اوسکو اجازت نملے گی پھر اوسکو حکم ہوگا کہ پلٹ جا

جلد ۲

جاہر سے تو آیا ہی تو نکلیگا پچہم کی طرف سے بسو یہی مطلب ہی قرآن امین خدا کے
اس قول کا کہ آفتاب چلتا ہی اپنی قرارگاہ تک یہ اندازہ ٹہہرا ہوا ہی عزت والے
دانا کا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آفتاب کا حال مثل گہڑی کے ہی کہ ایک رات
اور ایک دن چل کر بند ہو جاتی ہی بدون کوکے دوسرے دن نہین چلتی اسیطرح ہر روز
آفتاب بدون حکم الہی نہین طلوع کرتا جب اوس حکیم مطلق کا ٹہانا حساب پورا ہو جاویگا
تو اس عالم کی کل بگڑ جاوینگی اولٹی چال چل کر یہ سب کارخانہ ٹوٹ پہوٹ جاویگا
اور اسیکا نام قیامت ہی

چہپنا آفتاب کا بسبب ساعت یعنی قیامت

ف ابو ذر یا ابا ذر اذا طبخت مرقة فاکثر ماءها وتعاهد جیرانک ۱۰۶۱
بخاری اور مسلم مین ابو ذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابو ذر جب تو
شوربا پکایا کر تو اوسمین پانی زیادہ ڈالا کر اور اپنے ہمسایے اور پڑوسیون کی خبرگیری
کیا کر یعنی اونسے مل بانٹ کہایا کر **ف** حدیث مین بیان حق ہمسایہ اور سیر چشمی کی
تعلیم ہی اور تنہا خوری کی مذمت

خ ابو ذر یا ابا ذر اکتم هذا الامر وارجع الی بلدک فاذا بلغک ظهورنا فاقبل ۱۰۶۲
بخاری مین ابو ذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابو ذر چہپائے رکہنا اس امر کو
یعنی اسلام ابہی ظاہر نہ کرنا اور پلٹ جا اپنی بستی مین جب تو خبر پاوے ہمارے غلبہ پانے
کی تو ہمارے پاس چلا آئیو **ف** ابو ذر رضہ سے روایت ہی کہ ابتداء اسلام مین جب کافرونکا
بہت غلبہ تہا مین مکے مین حضرت پاس گیا اور مسلمان ہوا اور مینے چاہا کہ اپنا اسلام
ظاہر کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ابو ذر بہت تیز مزاج تہے اسواسطے حضرت نے
اونکا مکے مین رہنا اور اسلام ظاہر کرنا مناسب نہ دیکہا کہ مبادا جان پر نوبت پہنچے معلوم
ہوا کہ جہان جان کا خوف ہو وہان اپنا دین چہپانا درست ہی لیکن اوس صورت مین
دار الاسلام کی طرف ہجرت کرنا بہی فرض ہی اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ہمارا غلبہ ہووے تو ہمارے پاس آئیو

١٠٦٣ م اَبُوْذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّكَ ضَعِيْفٌ وَاِنَّهَا اَمَانَةٌ وَاِنَّهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَاَدَّى الَّذِيْ عَلَيْهِ فِيْهَا قَالَهُ لَهُ لَمَّا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِيْ مسلم مین ابوذر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابوذر تو ضعیف اور ناتوان آدمی ہی اور یہ حکومت خدا کی امانت ہی اور مقرر حکومت قیامت کے دن رسوائی اور شرمندگی کا سبب ہی مگر اوسکو رسوائی اور شرمندگی نہین جسنے حکومت لیکر اوسکا حق ادا کیا اور جو اوسپر فرض تہا یعنی امانت داری اور رعیت پروری تہی اوسنے بخوبی ادا کیا یہ حضرت نے ابوذر سے کہا جب کہ ابوذر نے کہا تہا کہ یا رسول اللہ مجھکو آپ تحصیل زکوٰۃ وغیرہ پر حاکم نہین کرتے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار کو چاہیے کہ ناتوان آدمی کو جس سے محنت خوب نہو سکے اوسکو حکومت نہ دیوے اور یہ ثابت ہوا کہ جو ملک سے مال تحصیل ہوکر آوے وہ خدا کی امانت ہی سردار کو نہین چاہیے کہ اوسکو اپنا مال جانکر اپنی خواہش کے موافق اوسکو خرچ کرے بلکہ آپ کو خدا کا خزانچی سمجھکر خدا جسکو دلاوے اوسکو دیوے

١٠٦٤ م اَبُوْذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنِّيْ اَرَاكَ ضَعِيْفًا وَاِنِّيْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِيْ لَا تَأَمَّرَنَّ عَلٰى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيْمٍ مسلم مین ابوذر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابوذر مین تجھکو ناتوان دیکھتا ہون اور البتہ مین چاہتا ہون تیرے واسطے جو اپنے واسطے چاہتا ہون تو دو آدمی پر بہی حاکم نہوجیو اور یتیم کے مال کا متولی اور کارندہ نہو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناتوان کم محنت آدمی کے حق مین یہی بہتر ہی کہ کسیطرح کی حکومت اور سرداری نہ قبول کرے دنیا کی چند روزہ زندگی کے واسطے کیون اپنی جان کو عذاب مین ڈالے لیکن اگر قوی محنتی آدمی کو بے خواہش سرداری ملے اور وہ امانت داری اور انصاف کرے تو اوسکا ثواب اور عزت بہی بیشمار ہی چنانچہ دوسری حدیث مین حضرت نے فرمایا کہ حاکم عادل قیامت مین عرش کے سایہ کے نیچے ہوگا بہر صورت حکومت کہٹکے سے خالی نہین اسیواسطے تو اکثر سلف کے بزرگوارون نے حکومت باوجود میسر ہونے کے

نہین اختیار کی

نہین اختیار کی چنانچہ امام اعظم نے عباسی بادشاہ کی قید سخت اوٹہائی اور تمام دارالسلطنت کی قضا نہ اختیار کی

۱۰۶۵ م ابو سعید یا ابا سعید من رضی باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد نبیا وجبت لہ الجنۃ ثم قال واخری یرفع بہا العبد مائۃ درجۃ فی الجنۃ ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض قال وما ہی یا رسول اللہ قال الجہاد فی سبیل اللہ الجہاد فی سبیل اللہ الجہاد فی سبیل اللہ مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسے ابو سعید جو راضی ہوگیا خدا کی مالکی پر اور اسلام کے دین پر اور محمد کی پیغمبری پر وہ بہشت کے لائق ہوگیا پھر حضرت نے فرمایا کہ ایک دوسری عبادت ہی کہ جسکے سبب سے بندے کی سو درجے بلند ہوتے ہین اوسکے درجون مین اتنا فرق ہی جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فرق ہی ابو سعید نے کہا یا رسول اللہ وہ کون سی عبادت ہی حضرت نے فرمایا کہ خدا کی راہ مین جہاد کرنا خدا کی راہ مین جہاد کرنا خدا کی راہ مین جہاد کرنا تین بار اوسکو فرمایا

فضیلت ایمان جہاد

ف یعنی ایمان مغفرت کے واسطے کافی ہی لیکن ترقی درجات جہاد پر موقوف ہی

۱۰۰

۱۰۶۶ ق انس یا ابا عمرو ما بال ثابت اشتکی یعنی ثابت بن قیس ابن شماس وابو عمرو ہو سعد بن معاذ وکان قال ثابت انہ من اہل النار فلما اخبر بقولہ قال بل ہو من اہل الجنۃ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسے ابو عمرو کیا حال ہی ثابت کا کیا وہ بیمار ہی مراد ثابت سے وہ ہی جو قیس بن شماس کا بیٹا ہی اور ابو عمرو کنیت ہی سعد بن معاذ کی اور ثابت اپنے تئین دوزخی کہتے تہے جب اوسکے قول کی حضرت کو خبر ہوئی حضرت نے فرمایا بلکہ وہ بہشتی ہی ف انس سے روایت ہی کہ جب یہ آیت اتری کہ لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ان تحبط اعمالکم یعنی نہ بلند کرو اپنی آوازین پیغمبر کی آواز پر کہ تمہارے عمل اکارت ہو جاوین اور ثابت بن قیس انصاریون کے خطیب تہے اونکی آواز نہایت بلند تہی اونہون نے حضرت کے پاس کا آنا چھوڑ دیا اپنے گھر بیٹھ رہے اور یہ سمجھے کہ

مین دوزخی ہون اسواسطے کہ میری آواز نہایت بلند ہی ایک روز حضرت نے سعد بن معاذ سے پوچھا کہ ثابت بن قیس کیون نہین آتا ہی کیا بیمار ہی سعد بن معاذ نے کہا کہ وہ میرا ہمسایہ ہی مگر مجھکو اوسکی بیماری نہین معلوم پھر سعد بن معاذ نے ثابت بن قیس سے حال دریافت کیا اور سبب نہ آنیکا پوچھا ثابت نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ میری بڑی آواز ہی تو مین دوزخی ہوا سعد نے یہ قصہ حضرت سے کہا حضرت نے فرمایا بلکہ وہ بہشتی ہی یعنی آیت کا یہ مطلب نہین جو ثابت سمجھا بلکہ بے ادبی سے شور کرنا پیغمبر کے روبرو منع ہی اور جسکی پیدائشی آواز بلند ہو تو وہ معذور ہی سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا باادب اور خوفناک تھے

۱۰۶۷ ف انس یَا اَبَا عُمَیرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیرُ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابوعمیر کیا کیا لال نے یعنی تیرے لال کو کیا ہو گیا ف ابوعمیر انس کا چھوٹا بھائی تھا اونسے چڑیا پالی تھی جسکو ہندی مین لال کہتے ہین سو وہ لال مرگیا تھا لڑکا اوسکے غم مین اوداس بیٹھا تھا تب حضرت نے اوس لڑکے سے یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ کیا حضرت مین اخلاق تھے کہ چھوٹے چھوٹے لڑکون کی بھی خاطرداری کرتے تھے

۱۰۶۸ ف ابوموسیٰ یَا اَبَا مُوسَیٰ لَقَدْ اُعْطِیتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِیرِ اٰلِ دَاوٗدَ بخاری اور مسلم مین ابوموسیٰ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابوموسیٰ البتہ تجھکو بانسری دی گئی ہی داود کی بانسریون سے ف ابوموسیٰ نہایت خوش آواز تھے حضرت نے سفر مین ایک رات اونکو قران پڑھتے سُنا دوسرے روز یہ حدیث فرمائی یعنی تیری آواز ایسی دلکش ہی گویا تیرا گلا بانسری ہی اور تیسری آواز مین لحن داود کا اثر ہی عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت داود علیہ السلام ستر آواز وں مین زبور پڑھتے تھے کبھی اسطرح پڑھتے کہ غمگین آدمی خوش ہو جاتا اور جب غمگین آواز سے پڑھتے تو خشکی اور تری کا کوئی جاندار ہوش مین نرہتا اور تاریخ مین لکھا ہی کہ جب حضرت داود علیہ السلام زبور پڑھتے تو جنگل کے ہرن حضرت کو حلقہ کر لیتے اور شیر اور بھیڑئے

ترکیب ہوجاتے اور دریا کا بہنا بند ہوجاتا اور ہوا چلنے سے تھم جاتی اور سبکو غش آجاتا ور اکثرون کی روح بدن سے نکل جاتی غرضکہ خوش اوازی نعمت خدا دادہی بشرطیکہ اوسکو خلاف شرع راگون مین اور واہیات غزلون مین نہ صرف کرے بلکہ بے تلاوت قران پڑہے کہ اسمین ہم عبادت اور ہم لذت دونون موجود ہین

ابُوهُرَيْرَةَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِذْهَبْ بِنَعْلَيَّ هَاتَيْنِ فَمَنْ لَقِيتَ مِنْ وَرَاءِ هٰذَا الْحَائِطِ ۱۰۶۹
يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ

مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابی ہریرہ لے جا میرے ان دونون جوتون کو سو جس سے تو ملے اس باغ کے اوس طرف کہ وہ گواہی دیتا ہو اسکی کہ سوا خدا کے کوئی بندگی اور پوجنے کے لائق نہین اسکی گواہی دیتا ہو دلی یقین والا ہوکر تو اوسکو بہشت کی بشارت دے **ف** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی اصحاب حضرت کو ایکبار تلاش کرتے پھرتے تھے کسیکو معلوم نہ تہا کہ حضرت کہان ہین مینے دیکہا کہ ایک انصاری کے باغ مین ہین مین خدمت مین حاضر ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر ابوہریرہ حضرت کی جوتیان لیکر بشارت دینے کو چلے تو اول عمر فاروق سے ملاقات ہوئی پوچھا کہان جاتے ہو ابوہریرہ نے قصہ نقل کیا عمر فاروق نے ابوہریرہ کو ہٹا دیا کہ یہ بات لوگون کو مت سُنا ابوہریرہ نے عمر فاروق کا گلہ حضرت سے جا کر کیا حضرت نے عمر فاروق سے کہا کہ تو نے ابوہریرہ کو بشارت دینے کے واسطے کیون ہٹا دیا عمر فاروق نے کہا کہ میرے ماباپ آپ پر قربان ہون یارسول اللہ میرے نزدیک یہ بات مصلحت نہین مین ڈرتا ہون کہ لوگ اس بشارت سے کہین عمل کرنا چھوڑ دین آپ لوگون کو چھوڑ دیجئے کہ عبادت کرین آخرش حضرت نے عمر فاروق کی مصلحت پسند کی معلوم ہوا کہ عوام خلقت کو ایسی بات نہ سنا دے جس سے اوسکے عقیدے اور عمل مین خلل پڑے اور حضرت نے اپنی جوتیان ابوہریرہ کو اسواسطے دین تہین کہ تا لوگ اونکی بات کو

سستہ جانین حضرت کی نشانی دیکھکر معلوم ہوا کہ عمر فاروق کی حضرت کے نزدیک بڑی عزت
اور قدر تہی کہ اونکا صلاح اور مشورہ مقبول ہوتا تہا اس حدیث مین صرف توحید پر بشارت
کی بشارت ہی رسالت اور قیامت کا ذکر نہین کیا اسواسطے کہ لا الہ الا اللہ کہنا دین
اسلام کا پتا ہی یعنی ایمان سبب ہی نجات کا اور ایمان مین سب ضروریات دین کے عقیدے داخل ہی
صح ابو ہریرۃ یا ابا ہریرۃ ما فعل اسیرک البارحۃ بخاری مین ابو ہریرہ رضی ١٠٧
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ تیرے قیدی نے کل کی رات کیا کیا ف
بخاری مین پوری روایت ابو ہریرہ رضی سے یون ہی کہ حضرت نے مجھکو صدقہ عید الفطر کا نگہبان کیا
مین اوسکی چوکی دیتا تہا اتنے مین ایک شخص آیا اور انجلا بھر بھر کے اناج لینے لگا مینے اسکو
پکڑا اور کہا کہ تجھکو مین حضرت کے پاس پکڑے لئے چلتا ہون اوسنے کہا کہ مین محتاج ہون
لڑکے بالے رکہتا ہون مینے اوسکو چھوڑ دیا صبح کو مین حضرت کے پاس حاضر ہوا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی مینے کہا کہ اوسنے اپنی محتاجی اور عیال داری بیان کی
تہی حضرت نے فرمایا کہ وہ جھوٹہا ہی اور پھر آویگا مین اوسکو تاکے رہا وہ دوسری رات
پھر آیا اور اوسنے اناج اوٹہایا مینے اوسکو پکڑا اور کہا کہ مین تجھکو حضرت کے پاس
پکڑے لئے چلتا ہون اوسنے کہا مجھکو چھوڑ دے مین محتاج عیال دار ہون مینے
اوسکو چھوڑ دیا صبح کو حضرت نے پوچھا کہ تیرے قیدی نے کیا کیا مینے حال بیان کیا
حضرت نے فرمایا کہ وہ جھوٹہا ہی اور پھر آج کی رات آویگا سو مین اوسکو تاکا رہا
دوسری رات کو بھی آیا اور اناج اوسنے لیا اور مینے اوسکو پکڑا اور کہا اب مین تجھکو
ضرور حضرت کے پاس پکڑے لے چلونگا اوسنے کہا کہ مجھکو چھوڑ دے مین تجھکو
وہ بول سکہلا دون جس سے خدا تجھکو فائدہ دیوے جب تو بستر پر سونے کے
واسطے جایا کرے تو آیت الکرسی پڑہ لیا کر خدا کی طرف سے ہمیشہ تجھپر ایک نگہبان
مقرر رہیگا اور صبح تک شیطان تیرے پاس نہ آویگا ابو ہریرہ کہتے ہین کہ مینے

چہوڑ دیا صبح کو حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا حضرت نے فرمایا کہ تیرے رات والے قیدی نے
کیا کیا مینے کہا کہ اوسنے اپنے گمان مین فائدے کی چیز بتلائی مینے اوسکو چہوڑ دیا
حضرت نے پوچہا کہ کون چیز اوسنے بتلائی مینے آیت الکرسی پڑہنے کا سب حال بیان کیا حضرت نے
فرمایا کہ ہر چند وہ بڑا جہوٹا ہی لیکن اس بات مین وہ تجہسے سچ بولا تجہکو معلوم ہی کہ تین راتسے
تو نے کس کے ساتہہ بات چیت کی اے ابوہریرہ مینے کہا کہ مجہکو معلوم نہین حضرت نے
فرمایا کہ وہ شیطان تہا

خ أَبُو هُرَيْرَةَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ قَدْ أَتَاكَ بخاری مین ابوہریرہ رضسے روایت ہی ۱۰۷۱
کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابوہریرہ تیرا غلام تیرے پاس آیا ہی ف ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ جب مین اپنے ملک سے مدینے مین آیا مسلمان ہونیکو تو میرا غلام راہ مین گم ہو گیا
مین حضرت پاس آکر مسلمان ہوا حضرت نے غلام کے آنے سے پیشتر یہ حدیث فرمائی
پہر غلام بہی مسلمان ہوا معجزہ ہی حضرت کا

ق سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ مَلَكْتَ فَأَسْجِحْ إِنَّ الْقَوْمَ يُقْرَوْنَ فِي ۱۰۷۲
قَوْمِهِمْ بخاری اور مسلم مین سلمہ بن اکوع رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے
اکوع کے بیٹے تو قابو پاچکا سو نرمی اور رسائی کر البتہ اون لوگونکی مہمانی ہوتی ہوگی
اونکی قوم مین ف صحیح بخاری مین سلمہ بن اکوع رضسے روایت ہی کہ مدینے کے
قریب کہیں کوس پر حضرت کی اونٹنیان چرائی پہرتین مجہکو خبر ہوئی کہ اونٹنیون کو غطفان کا
قوم پکڑ کے لئے جاتا ہی تو مینے مدینے کے جنگل مین تین بار چیخ ماری کہ لوگو دوڑو
پہر مین اونکے پیچہے اکیلا دوڑا یہان تک کہ مین اونکو جا لیا اور مینے تیر مارنا شروع کیا
اور مین یون کہتا جاتا تہا کہ مین اکوع کا بیٹا ہون اور آج کمبختون کی موت کا دن ہی سو اونکو
پانی پینے کی فرصت نہ ہوئی اور مینے اون سے سب اونٹنیان چہین لین اور اونکو ہانکے
سے چلا حضرت کے پاس راہ مین حضرت سے ملے یعنی سوار دنگو لئے اونپر دوڑ جاتے تہے

سو بینے کہا یا رسول اللہ وہ لوگ ابھی پیاسے ہین سینے اونکو پانی نہین دیا سو اونکے
بھیجے جلدی لشکر کو بہیجے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اپنی چیز حاصل ہوئی اور تو اونپر غالب ہوا
اب درگذر کر جانے دے وہ اپنی قوم مین کہاتے پیتے ہوون گے اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جب دشمن پر غالب ہوجئے تو درگذر کرنا افضل بات ہی

عُمَرُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ اِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ

صحیح مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ اے
خطاب کے بیٹے جا پکار دے لوگون مین کہ مقرر یہ بات ہی کہ نہ جاوین گے بہشت مین سوا
ایماندارون کے **ف** جنگ خیبر مین ایک منافق لوٹ کے لالچ سے حضرت کے
ساتھ ہوکر لڑنے گیا سو اوسکے تیر لگا وہ مرگیا لوگون نے کہا کہ وہ شہید ہی
حضرت نے فرمایا کہ وہ دوزخ مین ہی پھر یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ بدون ایمان کے
کوئی عبادت کام نہین آتی عبادت کی جڑ ایمان اور خالص نیت ہی

ف عُمَرُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اَلَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ لَنَا الْاٰخِرَةُ
وَلَهُمُ الدُّنْيَا وَيُرْوٰى يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اُولٰٓئِكَ عُجِّلَتْ
لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا بخاری اور مسلم مین
عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے خطاب کے بیٹے کیا تو راضی نہین ہو
اس بات سے کہ ہمارے واسطے آخرت کی آرام ہو اور کافرون کے واسطے دنیا کی آرام
یعنی چندروزہ آرام بہتر یا ہمیشہ کی آرام اور دوسری روایت یون ہی کہ اے خطاب کے
بیٹے اون کافرون کے واسطے ستہرائیان اور عیش آرام کی چیزین جلد دی گئین دنیا کی
زندگی مین **ف** مصابیح مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ مین ایک روز حضرت کے
پاس گیا تو حضرت چٹائی پر لیٹے تھے کوئی کپڑا اوسپر نہ بچھا تھا چٹائی کے نقش جسم
مبارک پر پڑ گئے تھے اور چمڑے کا تکیہ دئے تھے جسمین کھجور کے درخت کے جھوتر بھرے تھے

بالرسالہ

پہر بے ہتوں میں سے کہا یا رسول اللہ ایران اور روم کے کافر خدا کو نہیں بوجھتے اور خدا نے اونکو بہت مال اور دولت اور عیش اور آرام دیا ہی آپ دعا کیجئے تو خدا آپکو اور آپکی امت پر روزی کشادہ کرے حضرت نے فرمایا کہ کیا تو اس خیال میں ہی اے عمر پہر یہ حدیث فرمائی یعنی ایمان دار کو مناسب نہیں کہ اس جہان فانی کی عیش اور آرام کی تمنا کرے اسواسطے کہ ایمان دار کے آرام کا مقام بہشت ہی اور کافرون کو اکثر عیش اور آرام دنیا مین اسواسطے ہوتا ہی کہ آخرت مین اونکا کچہہ حصہ نہیں اسیواسطے اکثر بزرگون نے دنیا کے عیش سے کنارہ کیا کہ مبادا آخرت مین محروم ہو

۱۰۷۵ ق سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللّٰهُ أَبَدًا

بخاری اور مسلم مین سہل بن حنیف رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے خطاب کے بیٹے مین بیشک خدا کا پیغمبر ہون اور مجہکو خدا ہرگز نہ ضایع کریگا ف جنگ حدیبیہ مین حضرت نے مصلحت جانکر کافرون سے ظاہر مین بہت دبکر صلح کی چنانچہ صلح مین یہ بہی داخل تہا کہ اگر کافرون کا آدمی مسلمان ہوکر حضرت پاس آجاوے تو حضرت اوسکو کافرونکے حوالہ کرین اور اگر کوئی مسلمان کافر پاس جاوے تو کافر اوسکو نہ دیوین اصحاب کو اسکا بہت رنج تہا اور عمر فاروق رضہ سے بسبب جوش اسلام کے رہا نہ گیا تو کہا یا حضرت ہم کیا حق پر نہین ہین اور ہمارے دشمن کافر باطل پر اور ہمارے مقتول بہشت مین اور اونکے دوزخ مین حضرت نے فرمایا کہ ہان یون ہی ہی عمر فاروق رضہ نے کہا کہ پہر ہم کیون اپنے دین مین اسطرح کی ذلت اختیار کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین بحکم خدا کرتا ہون خدا اپنے پیغمبر کو کبہی ضائع نہ کریگا یہ صلح حکمت سے خالی نہین چنانچہ اس صلح سے بڑے بڑے فائدے ہوئے اور اسلام کی نہایت ترقی ہوئی کہ حضرت نے کفار مکہ سے خاطر جمع ہوکر خیبر کو فتح کیا اور بہت جمعیت اور سامان حاصل کرکے آخر شہر مکہ بہی فتح کیا یہ حکمت سوائے خدا اور رسول کے کسیکو معلوم نہ تہی اسیواسطے رنج مین تہے

م عُمَرُ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ مَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰی هٰذِهِ الْعِصَابَةِ ١٠٧٦
مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ
مسلم مین عمرؓ فاروق رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے خطاب کے بیٹے تجھکو کیا
معلوم ہی کہ شاید خدا اس جنگ بدر والے گروہ پر البتہ آگاہ ہو چکا سو اونسے فرمایا کہ تم کرو
جو تمہارا جی چاہے مین تمکو مقرر بخش چکا **ف** اس حدیث کا قصہ مذکور ہو چکا کہ ایک
بدری صحابی سے بڑا قصور ہوا تہا عمرؓ فاروق رضؓ نے حضرتؐ سے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین
اسکو مار ڈالون تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی بدر والے صحابیون سے ایمان خدا نے
جانچ لئے ہین اونکے گناہ پر پکڑ نہین تو کیون اونکے قتل کا ارادہ کرتا ہی اس حدیث سے
بدری اصحاب کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی معلوم ہوا کہ اونکا اگر کوئی قصور بہی ثابت ہو
تو مسلمان کو مناسب نہین کہ اوسپر طعنہ دیوے جسطرح شیعہ دیتے ہین جسکو خدا نے
بخشا اوسکا بد کہنے والا گویا خدا کو اصلاح دیتا ہی کہ اوسکو کیون بخشا اسکی وہی مثل کہ
بہنڈاری دے اور راجی کا پیٹ دکہے

م اُسَامَةُ یَا اُسَامَةُ اَقَتَلْتَهٗ بَعْدَ مَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَعْنِیْ رَجُلًا مِنَ الْحُرُقَاتِ مِنْ ١٠٧٨
جُهَیْنَةَ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَمَّا غَشُوْهُ مسلم مین اسامہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ اے اسامہ کیا تو نے اوسکو قتل کر ڈالا لا الٰہ الا اللّٰہ کہنے کے بعد حضرتؐ کی
مراد وہ مرد ہی کہ وہ حرقات کا جو قوم جہینہ کی ایک شاخ ہی اوسنے لا الٰہ الا اللّٰہ کہا تہا جبکہ
اوسکو گہیرا تہا **ف** مصابیح مین اسامہ بن زید رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے مجھکو سردار
بنا کر قوم جہینہ کے مارنے کو بہیجا تہا تو مینے اوس قوم کے ایک مرد کو پایا چاہا کہ اوسکو
نیزہ مارون اوسنے لا الٰہ الا اللّٰہ زبان سے کہا سو مینے اوسکو نیزہ مارکے مار ڈالا پہر یہ
قصہ مینے حضرت سے کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی مینے کہا یا رسول اللّٰہ اوسنے
اپنے بچاؤ کے واسطے کلمہ پڑہا تہا یعنی وہ سچا مسلمان نہ تہا تو حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تو نے

وسکا دل چیر کے دیکہا تہا یعنی تجہکو دل کا حال معلوم ہی معلوم ہوا کہ شریعت میں ظاہر پر حکم ہی دلکا حال دریافت کرنیکا حکم نہیں اور اسامہ مجتہد تہے اور مجتہد کی خطا معاف ہی اسواسطے حضرت نے اس مرد کا خون بہا نہیں دلوایا سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا سچے لوگ تہے کہ اپنی خطا آپ بیان کرتے تہے چہپاتے نہ تہے

۱۰۷۹ م انس یا انجشۃ رویدک سوقک بالقواریر مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے انجشہ آہستہ آہستہ چل اور شیشونکو مت توڑ اونٹوں کی طرح ہانک ف انس سے روایت ہی کہ حضرت کسی سفر میں تہے اور ایک حبشی غلام جسکا انجشہ نام تہا وہ حضرت کے بی بیونکے اونٹوں کو ہانکتا تہا سو وہ غلام خوش آواز تہا آہنگ سے سرود گاتا جاتا تہا اور یہ دستور ہی کہ اونٹ سرود سے بہت جلد جلد چلنے لگتے ہیں تو بی بیونکو سواری میں تکلیف ہوتی تہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اوسکو سرود کہنے اور جلد چلنے سے منع کیا اور عورتیں تو نازک بدن ہوتی ہیں اسواسطے حضرت نے اونکو شیشہ سا کہا اور بعضے اس حدیث کا یوں مطلب کہتے ہیں کہ وہ جو غلام عشق انگیز شعر پڑہتا جاتا تہا حضرت ڈرے کہ مبادا عورتوں کے دلوں میں کچہہ تاثیر ہو جاوے اور اونکا شیشہ دل ٹوٹ جاوے اسواسطے منع فرمایا معلوم ہوا کہ عورتونکو مرد کا راگ سننا خصوصاً کہ اوسکے مضمون میں عشق کا بہی ذکر ہو درست نہیں کیونکہ یہ فساد کا سبب ہی

۱۰۸۰ ف انس یا انس کتاب اللہ یامر بالقصاص ویروی کتاب اللہ القصاص قالہ لانس بن النضر بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے انس خدا کی کتاب تو بدلا لینے کا حکم کرتی ہی اور دوسری روایت میں یوں ہی کہ کتاب اللہ میں حکم بدلا لینے کا ہی یہ حضرت نے انس بن نضر سے فرمایا ف دوسرے باب میں اس حدیث کا قصہ ہو چکا کہ انس بن نضر کی بہن نے کسیکا دانت توڑا تہا اور حضرت نے بدلا لینے کا

حکم کیا تہا اور انس بن نضر نے قسم کہا ئی تہی کہ یا حضرت اسکا دانت نہ توڑا جاویگا پھر اوسکے وارثون نے خون بہا قبول کیا اور بدلا نہ لیا

۱۰۹۱ ق أَبُوهُرَيْرَةَ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ عِنْدَكَ فِي الْإِسْلَامِ مَنْفَعَةً فَإِنِّي سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشْفَ نَعْلَيْكَ وَيُرْوَى دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ بِلَالٌ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا فِي الْإِسْلَامِ أَرْجَى عِنْدِي مَنْفَعَةً مِنْ أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُورًا تَامًّا فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذَلِكَ الطُّهُورِ مَا كَتَبَ اللَّهُ لِي أَنْ أُصَلِّيَ

بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے بلال بتلا تو مجھکو بڑے فائدے کا امید وار تر الاعمل جو تو نے اسلام مین اپنے نزدیک کیا ہی یعنی تیرے نزدیک سب اعمال سے زیادہ تر منفعت کی امید کس عمل پر ہی اسواسطے کہ مینے تیرے دونون جوتون کی آہٹ بہشت مین اپنے آگے سنی بلال نے کہا کہ مینے اسلام مین کوئی عمل نہین کیا اپنے نزدیک اس سے زیادہ تر منفعت کی امید کا کہ جب مینے رات دن کسی ساعت مین پورا وضو کیا تو اوس وضو سے نماز ضرور پڑہی جو خدا نے میری قسمت مین نماز پڑہنا لکہا **ف** اس حدیث مین تحیۃ الوضو کی نماز کی فضیلت ہی حضرت نے اسواسطے پوچہا کہ تا کہ بلال اوسکو ہمیشہ کیا کرین اور غیرون کو اوسکا ثواب سنکر شوق ہو تحیۃ الوضو پڑہنے کا

۱۰۹۲ م أَبُوهُرَيْرَةَ يَا بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي هَاشِمٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَأَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا

مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے کعب بن لوی کی اولاد چھڑاؤ اپنی جانون کو دوزخ سے اے مرہ بن کعب کی اولاد چھڑاؤ اپنی جانون کو دوزخ سے

اے بنی

بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب سے یہ بنی ہی

اسے عبدشمس کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے اسے ہاشم کی اولاد چھڑاؤ اپنی جانکو دوزخ سے اے عبدالمطلب کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے اسے فاطمہ چھڑا اپنی جان کو دوزخ سے اسواسطے کہ مین بیشک مالک نہین تمہارے بچانیکا خدا کے عذاب سے کچہہ بہی مگر البتہ تمہاری برادری کا حق ہی سو مین اوسکو ملاؤنگا تر وتازہ کرکے یعنی برادری کا حق ادا کرونگا **ف** جب یہ آیت اوتری کہ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ یعنی عذاب الٰہی سے اسے محمد ڈرا دے اپنے قریب برادری والون کو تو حضرت نے ابتدائے اسلام مین سب قریش کو مکے مین جمع کیا اور یہ حدیث فرمائی اور سب نیچے تک سب یک جدی برادری کو علحدہ علحدہ نام لیکر حکم الٰہی سنا دیا یعنی بدون ایمان اور نیک عمل کے میری برادری پر گہمنڈ نہ کیجیو کہ بدون ایمان کے مین کسیکو دوزخ سے نہ بچا سکونگا باقی رہی گنہگار مسلمانون کی شفاعت سو خدا کی اجازت کے بعد البتہ ہو گی رہا برادری کا حق سو بخوبی ادا ہوگا

۱۰۸۳ **ق** اَنَسٌ یَابَنِی النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِیْ بِحَائِطِکُمْ هٰذَا قَالُوْا لَا وَاللّٰهِ مَا نَطْلُبُ ثَمَنَهٗ اِلَّا اِلَی اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسے نجار کی اولاد اس احاطے والے باغ کا مجہہ سے مول کرو قیمت لو بنی نجار نے کہا قسم خدا کی ہم اوسکی قیمت نہین چاہتے ہین مگر خدا سے یعنی ہم حضرت کو بدون قیمت نذر کرتے ہین اور خدا سے ثواب کے امیدوار ہین **ف** جب حضرت مدینے مین آئے تو مسجد نہ تہی جہان نماز کا وقت آتا وہان نماز پڑہ لیتے تہے سو اب جس جگہہ حضرت کی مسجد ہی وہان کہجور کا باغ تہا انصاریون کی ملکیت کا حضرت نے مول لینے کے ارادے پر اونسے یہ حدیث فرمائی اون جان نثارون نے بلا قیمت نذر کیا وہان کافرونکی قبرین تہین حضرت نے اونکی ہڈیان کہدواکر مسجد بنائی

۱۰۸۴ **م** اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ یَابُنَیَّ اُرْسِلَ اِلَیَّ اَنِ اقْرَءِ الْقُرْاٰنَ عَلٰی حَرْفٍ فَرَدَّدْتُ اِلَیْهِ اَنْ هَوِّنْ

عَلٰی اُمَّتِیْ فَرَدَّ اِلَیَّ الثَّانِیَۃَ اقْرَأْہُ عَلٰی حَرْفَیْنِ فَرَدَدْتُ اِلَیْہِ اَنْ ہَوِّنْ عَلٰی اُمَّتِیْ فَرَدَّ اِلَیَّ
اقْرَأْہُ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ وَلَکَ بِکُلِّ رَدَّۃٍ رَدَدْتُکَہَا مَسْأَلَۃٌ تَسْأَلُنِیْہَا فَقُلْتُ اللّٰہُمَّ
اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَۃَ لِیَوْمٍ یَرْغَبُ اِلَیَّ الْخَلْقُ کُلُّہُمْ حَتّٰی
اِبْرَاہِیْمُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مسلم مین اُبَیّ بن کعب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ اے میرے بیٹے حکم بہیجا گیا میری طرف اسکا کہ پڑہ قرآن کو ایک حرف مین یعنی ایک
قرات مین یا ایک بولی مین سو مینے پہر بہیجا خدا کی طرف کہ آسانی کر میری اُمت پر سو خدا نے
پہر حکم بہیجا میری طرف دوسری بار کہ پڑہ قرآن کو دو حرفون مین سو مینے پہر بہیجا خدا کی
کہ میری امت پر آسانی کر سو خدا نے حکم بہیجا میری طرف کہ پڑہ قرآن کو سات حرفون مین
یعنی عرب کی سات بولیون مین اور یہ حکم ہوا کہ تجھکو بشمار ہر بار حکم بہیجنے کی جسکو مینے
تیری طرف پلٹا دیا ایک سوال کرنیکی اجازت ہی کہ تو اوسکو مانگے یعنی تین بار کوئی اور
دعا کر تو قبول ہو حضرت نے فرمایا سو مینے کہا اے خداوند میری امت کو بخش اے خداوند
میری امت کو بخش یعنی دو بار تو سوال کر چکا اور پیچھے ڈال رکہا مینے تیسرے سوال کو ۴۱۸
اوس دن کے واسطے کہ جب خلق جہکیگی میری طرف سب کی سب یہان تک کہ ابراہیم
علیہ السلام بہی **ف** اُبَیّ بن کعب سے روایت ہی کہ ایک شخص نے قرآن دوسری
قرات مین پڑہا مین اوس قرات کو نہین جانتا تہا مین اوسکو حضرت پاس لایا حضرت نے پڑہوایا
اور اوسکے دونون قراتون کو درست فرمایا سو میرے دل مین اوسوقت ایسا شک آیا
کہ حالت کفر مین بہی ویسا شک نہ تہا حضرت سمجہ گئے سو حضرت نے ایسا ہاتہہ میرے سینے پر
مارا کہ مین خوف کے مارے پسینے مین ڈوب گیا اور گویا مینے خدا کو دیکہہ لیا یعنی شک
جاتا رہا حق بات صاف کہل گئی پہر حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کو اپنی امت پر کیا شفقت تہی
کہ عرض معروض مکرر کرکے سات قرات یا سات بولیون کی اجازت لی تاکہ امت پر ایک قرات
مشکل نہ پڑے اور خدا کی رحمت کو خیال کیا چاہئے کہ جب اپنے حبیب کو اپنی امت پر اتنا

مہربان دیکھا تو امت کے حق میں ان پر سوال کرنے کی اجازت دی سو حضرت نے امت کی بخشش کا
دوبارہ سوال کیا اور تیسرا سوال قیامت کے دن کے واسطے رکھ چھوڑا کہ جب تمام پیغمبر
خوفناک ہوں گے اور کسی کے واسطے نہ کہہ سکیں گے تب ہمارے حضرت شفاعت پر مستعد ہوں
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت میں پیغمبر لوگ بھی حضرت سے اپنے واسطے کچھ سعی سفارش کی
چاہیں گے یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام سے پیغمبر بھی دامن محمد ہی پکڑیں گے اس حدیث سے
ہمارے حضرت کی فضیلت تمام پیغمبروں پر صاف ثابت ہوتی ہے

۱۰۹۵ ھ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ إِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ
رَأَى الْعَدُوَّ فَانْطَلَقَ يَرْبَأُ أَهْلَهُ فَخَشِيَ أَنْ يَسْبِقُوهُ فَجَعَلَ يَهْتِفُ يَا صَبَاحَاهُ

مسلم میں قبیصہ بن مخارق رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عبد مناف کی اولاد میں
عذاب الہی سے تمہارا ڈرانے والا ہوں اور میری تمہاری مثل جیسی اوس مرد کی
مثل جس نے دشمن کو دیکھ لیا کہ غارت کو جاتے ہیں تو وہ مرد چلا کہ اپنے لوگوں کو بچاوے
سو ڈرا کہ اوس کے پہنچنے سے دشمن آگے پہنچ جاویں گے سو وہیں سے چلانے لگا
کہ ارے لوگو خبردار ہو جاؤ کہ دشمن آپہنچا ف جب قرآن میں حکم ہوا کہ اے پیغمبر اپنے
برادروں کو ڈراوے عذاب الہی سے تب حضرت نے اپنے سرداروں یعنی عبد مناف کی اولاد سے
یہ حدیث فرمائی یعنی مجھکو یقین کامل ہے کہ کافر دوزخ میں پڑیں گے سو میرا دل تمہارے
لئے تڑپتا ہے کہ میں گھبرا گھبرا کر تمکو سمجھاتا ہوں کہ کفر چھوڑ کر مسلمان ہو تا عذاب سے
بچو جیسے وہ مرد گھبرا کر اپنی قوم کو دیکھے ہوئے دشمن سے خبردار کرتا تھا

۱۰۹۶ ھ ثَوْبَانُ يَا ثَوْبَانُ أَصْلِحْ لَحْمَ هَذِهِ يَعْنِي أُضْحِيَّتَهُ مسلم میں
ثوبان رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ثوبان اس قربانی کے گوشت کو بنا یعنی سکھا
ف ثوبان حضرت کے غلام تھے اونہوں نے گوشت پکا کے رکھ لیا ثوبان سے
روایت ہے کہ وہ گوشت مکے سے مدینے تک رہا تو معلوم ہوا کہ تین دن سے قربانی کا گوشت

زیادہ رکھنا بھی درست ہی اور اول تین دن سے زیادہ رکھنا منع تھا

1087 **ف** اَبُوْھُرَیْرَۃَ یَاحَسَّانُ اَجِبْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ
بخاری اور مسلم ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت سے نے فرمایا کہ ای حسان تو جواب دے
رسول اللہ کی طرف سے الٰہی اوسکے مدد کر جبرئیل سے **ف** حسان صحابی ہے
بڑے شاعر کافرون نے حضرت کی ہجو کی تھی تب حضرت سے نے حسان سے اونکی ہجو کہلوائی
اور حسان کے واسطے دعا کی کہ جبرئیل اونکے شریک ہون اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ کافرونکی ہجو کرنا درست ہی بشرطیکہ اوس مین دینی فائدہ ہو اور ثابت ہوا کہ روح القدس
یعنے جبرئیل کو فیض سخن کی خدمت ہی

1088 **خ** حَکِیْمُ بْنُ حِزَامٍ یَاحَکِیْمُ اِنَّ ھٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ اَخَذَہٗ بِسَخَاوَۃِ نَفْسٍ بُوْرِكَ
لَهٗ فِیْهِ وَمَنْ اَخَذَہٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ یُبَارَكْ لَهٗ فِیْهِ وَكَانَ كَالَّذِیْ یَاْكُلُ وَلَا یَشْبَعُ
وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی بخاری مین حکیم بن حزامؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ ای حکیم البتہ یہ مال سرسبز اور شیرین ہی یعنے بہت پیارا معلوم ہوتا ہی سو جسنے
اوسکو لیا جان کی سخاوت یعنے بے حرصی سے لیا تو اوسکے واسطے اوس مال مین برکت
دیجاویگی اور جسنے اوسکو جان کی حرص سے لیا تو اوسکو ہرگز برکت نہوگی اور اوسکا حال
اوس شخص کا سا حال ہوگا کہ کھاتا ہی اور اوسکا پیٹ نہین بھرتا اور اونچا ہاتھ بہتر ہی نیچے
ہاتھ سے یعنے دینے والا جو ہاتھ اوٹھا کر دیتا ہی افضل ہی مانگنے والے سے جو ہاتھ
پھیلا کر مانگتا ہی اور لیتا ہی **ف** حکیم بن حزام سے روایت ہی کہ مینے حضرت سے
کچھ مال مانگا حضرت سے نے دیا پھر دوسری بار مانگا پھر دیا پھر تیسری بار مانگا پھر دیا حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنے سخی اور قناعت والیکے مال مین خدا برکت دیتا ہی کہ وہ آسودہ رہتا ہی اور
حرص والیکے مال مین برکت نہین یعنے کتنا ہی اوسکو ملے پر اوسکا پیٹ نہین بھرتا جیسے جوع الکلب کا
بیماری والا کتنا ہی کھاوے اوسکو آسودگی نہین ہوتی حکیم بن حزام سے بخاری مین روایت ہی کہ

حضرت سنے یہ حدیث مجہہ سے فرمائی تو سے نے کہا قسم ہی اوسکی جسنے آپ کو پیغمبر کیا ہی کہ مین زندگی بھر کبھی کچہہ کسی سے نہ مانگون گا چنانچہ حکیم نے اپنا حصہ بیت المال سے بھی کبھی نہین لیا صدیق اور فاروق اپنی خلافت مین بُلا بُلا کر دیتے تھے اور حکیم نہ لیتے تھے

۱۰۸۹ ق اَلزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ یَا زُبَیْرُ اِسْقِ ثُمَّ اَحْبِسِ الْمَآءَ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَی الْجُدُرِ

بخاری اور مسلم مین زبیر بن عوام سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای زبیر اپنا کہیت سینچ لے پھر روک رکہہ پانی کو یہانتک کہ کہیت کی مینڈون پر پانی چڑہ جاوے یعنے لبالب ہو جاوے

ف مصابیح مین روایت ہی کہ زبیر مین اور ایک انصاری مین کہیت سینچنیکا جھگڑا ہوا حضرت نے حکم کیا کہ ای زبیر تو اول سینچ لے کہ تیری زمین پانی سے قریب ہی پھر انصاری کو سینچنے دے تو انصاری نے غصے سے کہا کہ حضرت اپنی پہوپھی کے بیٹے کی خاطرداری کرتے ہین حضرت کو غصہ آیا پھر یہ حدیث فرمائی اول حکم مین دونون کی رعایت تھی کہ دونون برابر سینچین جب انصاری نے غصہ دلایا اور جو اوسکے حق مین مروت کی تھی نہ سمجھا تب حضرت نے زبیر کو اپنا پورا حق لینے کو فرمایا اسواسطے کہ شرع کا حکم یہ ہی کہ جسکی زمین پانی سے قریب ہو اول وہ خوب سینچ لے پھر دوسرا سینچے

۱۰۹۰ خ اَبُوْ سَعِیْدٍ یَا سَعْدُ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ نَزَلُوْا عَلٰی حُکْمِكَ قَالَهٗ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِیْ بَنِیْ قُرَیْظَةَ

بخاری مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای سعد البتہ یہ لوگ اُترے ہین تیرے فیصلے کرنے پر یہ حضرت نے سعد بن معاذ سے فرمایا بنی قریظہ کے حق مین ف بنی قریظہ یہودی تھے مدینے کے قریب حضرت سے اور اونسے صلح تھی پانچوین سال ہجری کے جب جنگ خندق ہوئی تو بنی قریظہ حضرت سے قول توڑکے کافرونکے شریک ہوئے جب مشرک مکے کو پلٹ گئے تو حضرت نے بنی قریظہ کی گڑہی پندرہ ۱۵ روز تک گھیری اون لوگون نے تنگ ہو کر پیغام دیا کہ ہم گڑہی سے اوترتے ہین خالی کئے دیتے ہین اور ہم سعد بن معاذ کے فیصلے پر راضی ہین جو ہمارے حق مین وہ حکم کرین ہم اور حضرت اوسپر

عمل کرین یہودی اور سعد پیشتر ہم قسم تہے انسے مدد گار رہتے تہے یہودی سمجہے کہ سعد ہماری حمایت کرکے ہمکو بچا دینگے پہر حضرت نے سعد کو مدینے سے بلوایا پہر یہ حدیث فرمائی یعنی اسے سعد تیرے حکم پر فیصلہ موقوف ہی جو تو حکم کر دے عمل مین آوے سعد نے کہا کہ اُنکے لڑنے والے جوان تو قتل ہون اور لڑکے اور عورتین اونکے لونڈی غلام بنائے جاوین حضرت نے فرمایا اسے سعد تو نے خدا کے مرضی کے موافق حکم کیا چنانچہ وہ لوگ قتل ہوئے بعضی روایت مین آیا ہی کہ وہ نو سو تہے

۱۰۹۱ ف عَلِيٌّ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ يَا سَعْدُ اِرْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي بخاری اور مسلم مین علی مرتضے علیہ السلام اور سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسے سعد تیر مار میرے ماں باپ تجہپر قربان ف سعد بن ابی وقاص بڑے تیر انداز تہے جب جنگ اُحد مین کافرونے ہجوم کرکے حضرت کو نرغہ کر لیا تب حضرت نے سعد سے یہ حدیث فرمائی حضرت اور لوگون سے تیر لیکر سعد کو دیتے جاتے تہے مصابیح مین علی مرتضے علیہ السلام سے روایت ہی کہ مین نے حضرت سے کسیکے حق مین نہین سنا کہ میرے ماں باپ تجہپر قربان ہون سوائے سعد بن ابی وقاص کے اس حدیث سے بڑی فضیلت اونکی ثابت ہوئی سبحان اللہ کیا رنگا رنگ کی قدرت ہی آدمیون کے اختلاف مین کہ سعد بن ابی وقاص تو ایسے حضرت کے جان نثار جنکو حضرت ایسی عمدہ بات فرماوین اور اونکا بیٹا یعنی عمر بن سعد ایسا کمبخت سخت دل کہ حضرت کے لخت جگر یعنی حضرت امام حسین علیہ السلام کو شہید کرے ولی سے شیطان پیدا کرنا اور شیطان سے ولی پیدا کرنا یہ اوسیکی قدرت ہی

۱۰۹۲ ھ سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ يَا سَلَمَةُ أَيْنَ حَجَفَتُكَ الَّتِي أَعْطَيْتُكَ مسلم مین سلمہ بن اکوع رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اسے سلمہ کہان ہی تیری ڈہال جو مینے تجہکو دی تہی ف حضرت نے سلمہ کو ایک چمڑے کی ڈہال دی تہی سلمہ نے کسی اور کو دے ڈالی تہی حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی قصہ اسکا دوسرے باب مین ہو چکا

۱۰۹۴ م سَلَمَةَ بْنُ الْأَكْوَعِ يَا سَلَمَةُ هَبْ لِي الْمَرْأَةَ لِلّٰهِ أَبُوكَ يَعْنِي امْرَأَةً مِنَ السَّبْيِ

مسلم مین سلمہ بن اکوع رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے سلمہ مجھکو دیدے وال قیدی عورت کو تیرا باپ فضل الٰہی سے خوب شخص تھا یعنی تو بڑے باپ کا بیٹا ہی تیرے نزدیک چیز دینا کچھہ بڑی بات نہین **ف** مسلم رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے ابی بکر صدیق کو سردار بناکر ایک قوم سے لڑنے کو بھیجا کچھہ کافر مارے گئے اور کچھہ قید ہوا ون مین سے ایک عورت مجھکو ملی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی آخرش وہ عورت مینے حضرت کو دی حضرت نے وہ عورت کفار مکہ کو دیکر وہ قیدی مسلمانون کو خلاص کروایا

۱۰۹۵ خ اِبْنُ عَبَّاسٍ يَا عَبَّاسُ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا

بخاری مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عباس کیا تمکو تعجب نہین آتا مغیث کی محبت سے بریرہ کو اور بغض بریرہ کا مغیث کو **ف** بریرہ لونڈی تہی اور اوسکا خاوند حبشی غلام تھا مغیث نام جب حضرت عائشہ نے بریرہ کو مول لیکر آزاد کیا تو حضرت نے بریرہ کو مختار کیا کہ چاہے اوس غلام کے نکاح مین رہے چاہے اوسکو چھوڑ دے بریرہ نے اوسکو ناپسند کیا تو مغیث اوسکے پیچھے پیچھے مدینے کے کوچون مین روتا پھرتا تھا اور وہ اوسکو نہین قبول کرتی تہی تب حضرت نے اوسکی محبت اور اوسکی نفرت کو دیکھہ کر حضرت عباس رضی سے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے بریرہ سے کہا کہ تو اپنے خاوند سے پھر ملاپ کرلے اوسنے کہا یا حضرت کیا شرع کا حکم ہے جسے آپ فرماتے ہین حضرت نے فرمایا کہ نہین بلکہ مین اوسکی سفارش کرتا ہون اوسنے کہا مجھکو تو اوسکی کچھہ حاجت نہین اور یہی مذہب ہی امام اعظم اور امام شافعی کا کہ اگر لونڈی آزاد ہوئی اور اسکا خاوند غلام تو اوسکو اختیار ہی چاہے نکاح درست رکہے اور چاہے توڑ ڈالے اور اگر اوسکا خاوند آزاد ہو تو امام اعظم کے نزدیک اختیار ہی اور امام مالک اور شافعی کے نزدیک اختیار نہین

۱۰۹۱ م ابن عمر یا عبد اللہ ارفع ازارك قال فرفعته ثم قال زد فزدت
مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھہ سے فرمایا کہ اے عبد اللہ اونچا کر
اپنے آزار کو کہا عبد اللہ بن عمر رضہ نے سو مینے اوسکو اونچا کیا پھر حضرت نے فرمایا زیادہ اونچا کر
سو مینے اور زیادہ تر اونچا کیا ف کسی نے عبد اللہ بن عمر رضہ سے پوچھا کہان تک اونچا
کرنا چاہیئے اونہون نے کہا کہ آدہی پنڈلیون تک پائجامہ ٹخنون سے اوپر رکہنا مباح ہی
اور آدہی پنڈلیون تک مستحب ہی

۱۰۹۷ ق ابو موسی یا عبد اللہ الا اعلمك كنزا من كنوز الجنة لا حول ولا قوة الا بالله
قاله لابی موسی بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے
عبد اللہ کیا مین تجھکو نہ بتلادون ایک خزانہ بہشت کے خزانون سے وہ خزانہ لاحول ولا قوۃ
الا باللہ ہے یہ حضرت نے ابو موسے سے فرمایا ف ابو موسے کا نام عبد اللہ بن قیس ہی
اونسے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھہ سفر مین تہے اصحاب پکار پکار اللہ اکبر کہتے تہے
حضرت نے فرمایا کہ آہستہ کہو تم بہرے اور غائب کو نہین یاد کرتے جو پکارنے اور چلانے کی
حاجت ہو خدا قریب اور سنتا ہی اور مین حضرت کے پیچہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑہتا جاتا تہا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بہشت مین اسکا اتنا کثرت سے ثواب ہی جیسے کافر
کے نزدیک دنیا کا خزانہ عمدہ چیز ہی

۱۰۹۹ ق عبد اللہ بن عمرو یا عبد اللہ لا تكن مثل فلان كان يقوم من الليل فترك
قيام الليل قاله له بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے
عبد اللہ تو نہو جیو فلانے کی طرح کہ وہ رات کو اوٹہا کرتا تہا پھر اوسنے چھوڑ دیا رات کا اوٹہنا
یعنی تہجد کی نماز یہ حضرت نے عبد اللہ بن عمر رضہ سے فرمایا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب نفل
عبادت خواہ نماز خواہ روزہ خواہ وظیفہ شروع کرے تو اوسکو ہمیشہ چاہیے کبہی کرنا
کبہی چھوڑنا مکروہ ہی اسواسطے کہ ایسی عبادت کا ولمین خوب اثر نہین جمتا

عن عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ یَا عَدِیُّ هَلْ رَاَیْتَ الْحِیْرَةَ قُلْتُ لَمْ اَرَهَا وَقَدْ اُنْبِئْتُ عَنْهَا قَالَ
فَاِنْ طَالَتْ بِكَ حَیٰوةٌ لَتَرَیَنَّ الظَّعِیْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِیْرَةِ حَتّٰی تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ ۱۰۹۹
اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَیٰوةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوْزُ كِسْرٰی قُلْتُ كِسْرَی بْنِ هُرْمُزَ قَالَ
كِسْرَی بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَیٰوةٌ لَتَرَیَنَّ الرَّجُلَ یُخْرِجُ مِلْاَ كَفِّهٖ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ
فِضَّةٍ یَطْلُبُ مَنْ یَقْبَلُهٗ مِنْهُ فَلَا یَجِدُ اَحَدًا یَقْبَلُهٗ مِنْهُ وَلَیَلْقَیَنَّ اللّٰهَ اَحَدُكُمْ یَوْمَ یَلْقَاهُ
لَیْسَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهٗ تَرْجُمَانٌ یُتَرْجِمُ لَهٗ فَیَقُوْلَنَّ لَهٗ اَلَمْ اَبْعَثْ اِلَیْكَ رَسُوْلًا فَیُبَلِّغَكَ
فَیَقُوْلُ بَلٰی فَیَقُوْلُ اَلَمْ اُعْطِكَ مَالًا وَوَلَدًا وَاُفْضِلْ عَلَیْكَ فَیَقُوْلُ بَلٰی فَیَنْظُرُ
عَنْ یَمِیْنِهٖ فَلَا یَرٰی اِلَّا جَهَنَّمَ وَیَنْظُرُ عَنْ یَسَارِهٖ فَلَا یَرٰی اِلَّا جَهَنَّمَ

بخاری مین عدی بن حاتم رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عدی تو نے حیرہ دیکھا ہی
مینے کہا مینے اوسکو نہین دیکھا اور البتہ اوسکی خبر مجھکو ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر تیری
زندگی زیادہ ہوئی تو مقرر تو دیکھے گا اکیلی عورت شتر سوار کو حج کے ارادے پر حیرہ سے
چلے گی یہان تک کہ کعبہ کا طواف کرے گی نہ ڈرے گی کسی سے سوا خدا کے
اور اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو کہولے جاوینگے بادشاہ ایران کے خزانے
مینے کہا ایران کا بادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان ایران کا بادشاہ
ہرمز کا بیٹا مراد ہی اور اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو مقرر تو دیکھے گا کہ مرد اپنی مٹھی
بھرے سونا یا چاندی لیکر نکلے گا تلاش کرتا کہ کوئی محتاج اوسکو لیوے سونا وے گا
کسیکو جو اوسکو قبول کرے اور البتہ تم مین سے کوئی ایک شخص خدا سے ملیگا جس دن
کہ اوس سے ملاقات ہوگی یعنی قیامت کو اور نہوگا اوسکے اور خدا کے درمیان
کوئی وہان ایسا جو درمیان مین ایک دوسرے کی بولی سمجھاوے یعنی بلا واسطہ کلام ہوگا
پس خدا فرماویگا اوس سے کہ کیا مینے تیرے پاس کوئی پیغمبر نہین بہیجا جو تجھکو میرا حکم
پہنچاتا سو وہ کہیگا کہ ہان تیرے پیغمبر نے تیرا پیغام پہنچایا پھر خدا فرماویگا کہ کیا مینے تجھکو

لغت حیرہ زمین نزدیک ایران
ظعینہ یعنی عورت
الطعام

مال اور اولاد نہین دی اور تجھپر فضل اور کرم نہین کیا سو وہ کہے گا کہ سچ ہی تو نے مجھے بہت
دیا پھر نظر کریگا اپنے داہنی تو سوائے دوزخ کے کچھہ نہ دیکھے گا اور اپنے بائین نظر
کریگا تو سوائے دوزخ کے کچھہ نہ دیکھے گا حیرہ ایک شہر تہا کوفہ پاس اوسکا نام حیرۂ نعمان
مشہور ہے مکے اور اوسمین کئی مہینے کی راہ ہی **ف** مصابیح مین روایت ہی
عدی بن حاتم سے کہ مین حضرت کے پاس تہا سو ایک مرد نے افلاس اور محتاجی کا
گلہ کیا اور دوسرے نے رہزنی کی شکایت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی عدی رض کہتے مین
کہ مینے اپنی انکہون سے دیکھا کہ ایک عورت شتر سوار حیرہ سے کعبے کو جاتی تہی اور جیسا
ایسا انکا ملک فتح ہوا عمر فاروق رض کی خلافت مین تو مینے بہی موجود تہا اور جو تم لوگون مین
رہیگا وہ یہہ بی بات بہی دیکھے گا یعنی کوئی محتاج نرہیگا جو صدقہ قبول کرے بعضے کہتے
ہین کہ عمر بن عبد العزیز کی خلافت مین یہ بات بہی ہو چکی اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت امام مہدی
کے وقت مین ہوگی یہ حدیث ہمارے حضرت کی پیغمبری پر دلیل اور معجزہ ہی کہ حضرت نے
اس بات کی خبر دی پہر اوسیطرح واقع ہوا باقی مضمون اس حدیث کا گذر چکا

م سعد بن ابی وقاص یَا عَلِیُّ اَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

متفق علیہ مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے علی مرتضی تیرا رتبہ
میرے نزدیک ایسا جیسے ہارون کا رتبہ موسے کے نزدیک مگر اتنا فرق ہی کہ میرے بعد
کوئی پیغمبر نہین **ف** ہجری نوین سال جب حضرت جنگ تبوک کو چلے تو علی مرتضی
علیہ السلام کو مدینہ مین خلیفہ کیا منافقون نے کہا کہ پیغمبر حضرت مرتضی علی سے بیزار ہین
اس واسطے اونکو ساتھ نہ لیا علی مرتضی کو اس بات سے رنج ہوا ہتیار ہوکر حضرت کو جا ملے
اور یہ منافقون کا طعنہ بیان کیا اور کہا یا حضرت کیا آپ مجھکو عورتون اور لڑکون پر
خلیفہ کرتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تمھین یہ مرتبہ نہین چاہتا کہ ہو موسے
علیہ السلام جب کوہ طور پر گئے تب اپنے پیچہے ہارون پیغمبر کو اپنے گھر بار اور

بنی اسرائیل

بنی اسرائیل پر خلیفہ کر گئے تھے تو جیسے ہارون کی عزت موسےؑ کے نزدیک تھی ویسی
تمہاری عزت میرے نزدیک ہی ہان اتنی بات البتہ ہارون مین زیادہ تھی کہ وہ پیغمبر بھی تھے
اور تم پیغمبر نہین اسواسطے کہ مین خاتم النبیین ہون میرے بعد کسیکا پیغمبر ہونا ممکن نہین اس
حدیث سے بڑی فضیلت حضرت مرتضے علی علیہ السلام کی ثابت ہوئی اور کمال رتبہ مرتضوی
جلوہ گر ہوا اور شیعہ جو کہتے ہین کہ اس حدیث سے علی مرتضے کی خلافت کی حقیت ثابت
ہوتی ہی یعنی حضرت کے بعد سوائے علی مرتضے کے کوئی خلافت کے لائق نہین
سو سراسر نے جوڑ بات ہی اسواسطے کہ حضرت ہارون حضرت موسے کے سامنے مر گئے
تھے حضرت موسے کے خلیفہ حضرت یوشع ہوئے تھے اگر حضرت ہارونؑ زندہ رہتے
اور حضرت موسےؑ کے بعد خلیفہ ہوتے تو البتہ پوری مثال ہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
حدیث مین ہر طرح کی خلافت مراد نہین یعنی جنگ تبوک کے پھرنے تک خلافت تھی ہمیشہ
نہین جیسے حضرت ہارونؑ کی بھی خلافت اوسی دم تک تھی جب تک حضرت موسے طور سے
تشریف نہ لائے تھے ہان یہ مقرر ہی کہ اس حدیث سے علی مرتضے کو خلافت کی لیاقت
بخوبی ثابت ہوتی ہی لیکن اسمین اونکے سوائے دوسرے خلیفہ کی انکار بھی نہین صدیقؓ
اور فاروق اعظمؓ کے فضائل بھی احادیث مین بیشمار ہین اس کتاب مین بھی بہت حدیثین
مذکور ہو چکین ہین اور ہون گی اپنی خواہش کے موافق ایک حدیث کو پکڑ لینا اوسکے
سوائے اور حدیثونکو خیال نہ کرنا یا جہالت ہی یا تعصب

۱۱۰۱ ف عُمَرُ يَا عُمَرُ اَلَا تَكْفِيكَ اٰيَةُ الصَّيْفِ الَّتِيْ فِيْ اٰخِرِ سُوْرَةِ النِّسَاءِ قَالَهٗ حِيْنَ اَكْثَرَ عَلَيْهِ فِي السُّؤَالِ عَنِ الْكَلَالَةِ مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عمر کیا
تجھکو کفایت نہین کرتی ایام گرما کی آیت جو سورۂ نساء کے آخر مین ہی یہ حضرت نے
اوسوقت فرمایا جب عمر فاروقؓ نے حضرت سے بہت پوچھا کلالہ کے حکم سے ف کلالہ
وہ مرد یا عورت ہی جسکا باپ اور بیٹا نہو سورۂ نساء کی آخر آیت یہ ہی يَسْتَفْتُوْنَكَ

قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ یعنی اے پیغمبر تجھسے کلالہ کی وراثت کا حکم پوچھتے ہین تو کہہ اگر مرد مرجاوے
اور اوسکے بیٹا نہو اور اوسکی بہن ہو تو آدہا مال اوسکا لیوے اور اگر دو بہن ہون یا زیادہ
تو دو تہائی لیوین اور اگر بہائی بہن ہون تو مرد کا حصہ عورت سے دونا ہی یہ آیت گرمی کے
موسم مین اتری تہی اسواسطے اسکو گرمی کی آیت فرمایا

١١٥٣ م ابُوْهُرَيْرَةَ يَا عُمَرُ اَمَا شَعَرْتَ اِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عمر تو نہین جانتا کہ مرد کا چچا اور اوسکا باپ ایک جڑ کی دو
شاخین ہین ف یعنی چچا اور باپ تعظیم اور توقیر مین برابر ہین کہ دونون ایک دادا سے
پیدا ہین جیسے ایک جڑ سے دو شاخ عمر فاروق زکوٰۃ کی تحصیل کے عامل تھے حضرت عباس
سے زکوٰۃ نہ دینے کی حضرت سے شکایت کی تب حضرت نے عمر فاروق سے یہ حدیث فرمائی

١١٥٤ م ابُوْهُرَيْرَةَ يَا فُلَانُ اَلَا تُحْسِنُ صَلٰوتَكَ اَلَا يَنْظُرُ الْمُصَلِّيْ اِذَا صَلّٰى كَيْفَ يُصَلِّيْ
فَاِنَّمَا يُصَلِّيْ لِنَفْسِهٖ اِنِّيْ لَاُبْصِرُ مِنْ وَّرَائِيْ كَمَا اُبْصِرُ مِنْ بَيْنَ يَدَيَّ
مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے فلانے تو کیون نہین اپنی نماز خوبی
پڑہتا کیون نہین دیکہتا نمازی جب نماز پڑہتا ہی کہ کسطرح پڑہتا ہی سو وہ تو اپنے بہلے
کے واسطے پڑہتا ہی مقرر مین دیکہتا ہون اپنے پیچہے سے جیسے اپنے آگے سے دیکہتا
ہون ف ایک شخص حضرت کے پیچہے صف مین نماز پڑہتا تہا اور ادہر ادہر دیکہتا
جاتا تہا جب حضرت نماز پڑہ چکے تو پہرکے یہ حدیث فرمائی یعنی نماز با ادب حضور دل سے
چاہئے اودہر اودہر دیکہنا اپنے مالک کے روبرو کمال بے ادبی ہی اور یہ معجزہ حضرت کا
تہا کہ جیسا سامنے سے دیکہتے تہے ویسا ہی پیچہے سے

١١٥٥ ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ اَوْفٰى يَا فُلَانُ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ
عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ فَنَزَلَ فَجَدَحَ فَاَتَاهُ بِهٖ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ
بِيَدِهٖ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا وَجَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ بخاری

اور مسلم مین عبد اللہ بن ابی اوفی رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے فلانی اوتر سو ہمارے واسطے ستو گہول اونسے کہا یا رسول اللہ البتہ اپ کے اوپر تو دن ہی یعنی آپ روزہ دار مین اور دن ابہی باقی ہی حضرت نے فرمایا کہ اوتر سو ہمارے واسطے ستو گہول راوی نے کہا سو وہ شخص اوترا پہر اونسے ستو گہولے اور حضرت کے پاس لایا تو حضرت نے پیا پہر ہاتہہ سے پچہم کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ جب آفتاب ڈوبے ادہر سے اور رات آوے ادہر سے یعنی سیاہی پورب سے نمود ہو تو روزہ دار کے روزہ کہولنے کا وقت آیا۔ **ف** راوی نے روایت ہی کہ ہم رمضان مین حضرت کے ساتہہ سفر مین تہے جب آفتاب ڈوبا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت اول وقت بہت جلد روزہ کہولتے تہے کہ سبب بعضے لوگون کو شبہہ رہتا تہا کہ شاید ابہی دن باقی ہی اور ثابت ہوا کہ جب آفتاب غروب ہوا اور پورب کی طرف سیاہی چڑہی وہی وقت ہی روزہ کہولنے کا

۱۱۰۵ م عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَرْجِسَ یَا فُلَانُ بِاَیِّ الصَّلٰوتَیْنِ اعْتَدَدْتَ اَبِصَلٰوتِكَ وَحْدَكَ اَمْ بِصَلٰوتِكَ مَعَنَا قَالَ لِرَجُلٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِی صَلٰوۃِ الْفَجْرِ فَصَلّٰی رَكْعَتَیْنِ فِی جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَہٗ مسلم مین عبد اللہ بن سرجس رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے فلانے دونون نمازون سے کس نماز کا تو نے حساب کیا یعنی کون نماز کو معتبر جانا کیا اوس نماز کو جو تو نے اکیلی پڑہی یا اوس نماز کو جو تو نے ہمارے ساتہہ پڑہی یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جو مسجد مین آیا اور حضرت فرض نماز فجر کی پڑہتے تہے سو اونسے شاید دو سنت رکعتین مسجد کے ایک کنارہ مین پڑہین پہر حضرت کے ساتہہ نماز مین داخل ہوا

ف یعنی جماعت کے ہوتے سنت پڑہنا نچاہیے اور یہی مذہب ہی اکثر امامون کا اور امام اعظم کے نزدیک اگر جانے کہ سنت پڑہنے کے بعد جماعت مین شریک ہو جاویگا تو مسجد کے باہر صف سے دور سنت پڑہے اور اگر جانے کہ ایک رکعت بہی نہ ملے گی تو جماعت مین شریک ہو جاوے سنت نپڑہے

۱۱۰۶ م عُمَرُ یَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَیَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
حَقًّا فَإِنِّیْ قَدْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِیَ اللّٰهُ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَیْفَ تُكَلِّمُ أَجْسَادًا
لَا أَرْوَاحَ فِیْهَا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُوْلُ مِنْهُمْ غَیْرَ أَنَّهُمْ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ
أَنْ یَرُدُّوْا عَلَیَّ شَیْئًا مسلم مین عُمَرِ فاروق رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا اسے فلانے
بیٹے فلانے کے اے فلانے بیٹے فلانے کے بہلا جو تم سے اللہ اور اوسکے رسول نے
وعدہ کیا تہا سو تمنے سچ سچ پایا سو مینے تو جو خدا نے مجہہ سے وعدہ کیا تہا سچ سچ پایا اس پر
فاروق نے کہا یا رسول اللہ کیونکر آپ کلام کرتے ہین دہڑون سے جنمین روح نہین
سو حضرتؐ نے فرمایا تم میرے قول کو اونسے زیادہ تر نہین سنتے یعنی تم اور یہ دونو میرے
کلام کی سماعت مین برابر ہو مگر یہ بات مقرر ہی کہ وہ میری بات کا کچہہ جواب نہین دے سکتے
ف جب جنگ بدر مین ابو جہل اور عتبہ اور عقبہ وغیرہ کفار قریش مارے گئے
تو حضرتؐ نے اونکے دہڑ ایک کوئے مین ڈلوا دئے پہر اوس پر کہڑے ہوکر یہ حدیث فرمائی
یعنی جو خدا اور رسول نے تمہارے قتل اور عذاب کا اور میری فتح کا وعدہ کیا تہا سو پایا
ہوا بعضے کہتے ہین کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مُردون کو سماعت ہی اور موت سے روح کو
فنا نہین اور قبرستان مین مُردون کو سلام کرنا دلیل ہی اونکی سماعت کی اور حدیث مین
ثابت ہی کہ جب مُردے کو دفن کرکے لوگ پہرتے ہین تو مُردہ لوگون کے جوتون کی چاپ
سنتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ مُردون کو سماعت نہین یہ حضرت کا معجزہ تہا جو اون کو اسنے
سُنا جسطرح ٹہیکریون نے حضرتؐ کے ہاتہہ مین تسبیح کی تہی اس حدیث مین سوائے اون
کا فرون کے اور مُردون کی سماعت کا ذکر نہین صحیح بخاری مین قتادہ سے روایت ہی
کہ خدا نے اوسوقت اون کافرونکو زندہ کر دیا تہا کہ حضرت کا کلام سنکے پشیمان ہون اور
اسیطرح حضرت عائشہؓ سے بہی روایت ہی واللہ اعلم

۱۱۰۷ م قَبِیْصَةُ بْنُ مُخَارِقٍ یَا قَبِیْصَةُ إِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلٰثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً

فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَهُ ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٌ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اِجْتَاحَتْ مَالَهُ
فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٌ
اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُومَ ثَلٰثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجٰى مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ
فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا
سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْئَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتٌ يَاْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا كَذَا وَقَعَ
فِي كِتَابِ مُسْلِمٍ حَتّٰى يَقُومَ وَالصَّوَابُ يَقُولُ كَذَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ
بِاللَّامِ ۔ مسلم مین قبیصہ بن مخارق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے قبیصہ
سوال کرنا حلال نہین مگر ایک کو تین قسم کے آدمیون سے ایک تو وہ مرد جسنے دوسرے کا
بوجہہ اپنے اوپر ڈالا تو اوسکو سوال کرنا حلال ہی یہانتک کہ اوتنا مال پاجاوے
پھر رک رہے اور دوسرا مرد وہ جسپر ایسی آفت پڑی جس سے اوسکا مال برباد ہوگیا
تو اوسکو سوال کرنا حلال ہی یہانتک کہ اپنی زندگی کے گذارے کے لائق حاصل کرے
یا حضرت نے یون فرمایا کہ زندگی کے سدرمق حاصل کرے اور تیسرا مرد وہ ہی جسکو فاقے
کی نوبت پہنچے یہانتک کہ کھڑے ہوکر گواہی دین اوسکی قوم کے تین دانا آدمی کہ فلانے
کو فاقہ ہی تو اوسکو سوال کرنا حلال ہی یہانتک کہ زندگی کے گذارے کے لائق حاصل
کرے یا یون فرمایا کہ زندگی کی سدرمق حاصل کرے اور ان تین کے سوائے سوال
کرنا اے قبیصہ حرام ہی کہاتا ہی سوال کرنے والا حرام کو صحیح مسلم مین اسیطرح
حتی یقوم کی روایت ہی اور ٹہیک یقول ہی جسطرح ابو داؤد نے لام سے روایت کیا ہی
ف غیر کا بوجہہ اپنے اوپر ڈالنا اسطرح پر کہ جیسے دو آدمی مین مال کے سبب
جہگڑا ہو قرض کے بابت یا خون بہا کے بابت یا ڈانڈ کے بابت اور تیسرا آدمی اون
دونون مین صلح کرا دیوے اور اوسقدر مال کو اپنے ذمے پر کرلیوے تو اوسکو
سوال کرنا درست ہی عرب مین اسطرح کی ذمہ داری کا بہت رواج تھا اور آفت سے مال برباد ہونا

حلت سوال در صدقہ

جیت آگ سے جلنا یا غرق ہونا یا اُٹھ جانا اور یہ جو فاقے کی گواہی تین آدمیوں کی فرمائی سو
بہ اعتبار احتیاط اور استحباب کے ہی کسی عالم کے نزدیک یہ شرط نہین کہ بدون گواہی کے
فاقے والے کو سوال کرنا درست نہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوال کی اصل حرام ہی لیکن
ان تین ضرورتون مین درست ہی انکے سواے کسیطرح سوال درست نہین مصابیح مین
قبیصہ رضہ سے روایت ہی کہ مین مال ضامن ہوا اور حضرت سے مینے سوال کیا حضرت نے
مجھ سے فرمایا کہ تو ٹھہر جا زکوۃ کا مال جب آوے گا تو مین تجھکو دونگا تب حضرت
نے یہ حدیث فرمائی

۱۱۰۹ خ جابرؓ یَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ ثَلٰثًا اِقْرَاءْ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ
الْاَعْلٰى وَنَحْوَهَا قَالَ لَهٗ حِيْنَ قَرَاءَ الْبَقَرَةَ فِي الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ

بخاری مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے معاذ کیا تو فتنہ انداز ہی پڑھا کر
والشمس وضحٰها اور سبح اسم ربك الاعلىٰ اور رات اتنی بڑی اور سورتین یہ حدیث
معاذ سے فرمائی جب کہ انہون نے عشا کے وقت سورہ بقرہ پڑہی تہی **ف** مصابیح مین
جابر سے روایت ہی کہ معاذ کا دستور تہا کہ عشا کی نماز حضرت کے ساتھ پڑھتے پھر اپنی
قوم مین جاکر امامت کرتے سو ایکبار معاذ نے سورہ بقر عشا مین شروع کی تو ایک مرد جدا
ہوکے علحدہ نماز پڑھ کے اپنے گھر چلا گیا معاذ نے اوسکو منافق کہا وہ مرد
حضرت پاس گیا اور اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ ہم کہیتی والے محنتی لوگ ہین اپنی
دن کی محنت سے ہم ماندے ہو جاتے ہین رات کو ہمکو اتنی طاقت نہیں رہتی کہ ہم بڑی
بڑی رکعتین پڑہین اور معاذ نے رات کو سورہ بقرہ پڑہی مین اپنی نماز علحدہ پڑھ کے
چلا گیا سو معاذ نے مجھکو منافق کہا تب حضرت نے معاذ سے یہ حدیث فرمائی یعنی تو لوگون کو
کیا فتنہ ڈالا چاہتا ہی بڑی قرأت سے جماعت چہرا دیگا معلوم ہوا کہ امام کو اپنی قوم کی رعایت
واجب ہی بدون اونکی مرضی طول قرأت نہین درست شافعی کے مذہب مین درست ہی

کہ امام نیت

کہ امام نیت نفل کرے اور مقتدی فرض کی چنانچہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معاذ حضرت کے ساتھہ فرض پڑھتے تھے اور اپنی قوم کو نفل کی نیت سے پڑھاتے تھے اور حنفی مذہب مین نفل والے کے پیچھے فرض والے کی نماز نہین درست تو اسکے طور پر معاذ حضرت کے ساتھہ نفل کی نیت سے پڑھتے ہونگے اور اپنی قوم کے ساتھہ فرض کی نیت سے

1109 ف مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ قُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ إِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ قُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ بخاری اور مسلم مین معاذ بن جبل رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے معاذ بن جبل بہلا تو جانتا ہی کہ کیا خدا کا حق ہی بندونپر معاذ نے کہا کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا سو مقرر خدا کا حق تو بندونپر یہ ہی کہ اوسکی بندگی کرین اور اوسکے ساتھہ کسیکو شریک نہ کرین اے معاذ بن جبل بہلا تو جانتا ہی کہ کیا حق ہی بندونکا خدا پر جب کہ وہ اسکو کرین یعنی عبادت کرین لاشریک جان کر مینے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا بندون کا حق خدا پر یہ ہی کہ اونکو عذاب نہ کرے ف خدا کا حق بندونپر واجب ہی اور بندے کا حق خدا پر کچھہ بہی نہین لیکن اوسکے فضل وکرم کی راہ سے البتہ ہر طرحکی امید ہی

1110 ف اَلْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ يَا مُغِيرَةُ خُذِ الْإِدَاوَةَ ة بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے مغیرہ اوٹھالے وضو کے برتن کو ف مغیرہ سے روایت ہی کہ مین حضرت کے سفر مین ساتھہ تہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو مین وضو کا برتن حضرت کے ساتھہ لے چلا حضرت نے اول جا ضرور سے فراغت کی شامی جبہ حضرت پہنے تہے آستینین اوسکی تنگ تہین اوسمین سے ہاتہہ نکال کر حضرت نے وضو کیا اور

مین پانی ڈالا جاتا تہا پہر حضرت نے موزون پر مسح کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمت گار سے وضو کروانا درست ہی

نوع اخر

دوسری قسم کی حدیثین

۱۱۱۱ ق جَابِرٌ يَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ اِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ لَكُمْ سُوْرًا فَحَيَّهَلًا بِكُمْ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ اے خندق کہودنے والو البتہ جابر نے تمہارے دعوت کا کہانا طیار کیا سو جلدی چلو ف اسکا پورا قصہ تیسرے باب مین ہو چکا کہ تہوڑے گوشت اور تین سیر جو کے آٹے کو حضرت کی برکت سے ہزار آدمی نے کہایا جنگ خندق کے ایام مین

۱۱۱۲ م اَبُوْ سَعِيْدٍ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ لَا تَاكُلُوْا لُحُوْمَ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلٰثٍ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَشَكَوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَحَشَمًا وَخَدَمًا فَقَالَ كُلُوْا وَاَطْعِمُوْا وَاحْبِسُوْا وَادَّخِرُوْا مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے مدینے کے لوگو نہ کہاؤ قربانیون کے گوشت کو تین دن سے زیادہ کہا ابو سعید نے پہر لوگون نے شکایت بیان کی حضرت سے کہ ہمارے جورو لڑکے ہین اور بہائی بند ہین اور غلام خدمتگار ہین یعنی اگر تین دن سے زیادہ اجازت ہو تو ہمارا بہت دنون تک کام چلے تو حضرت نے فرمایا کہ کہاؤ اور کہلاؤ اور بند کر رہو یا رکہہ چہوڑو ف یعنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکہنا درست ہی اول حکم منسوخ ہوا

۱۱۱۳ ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَمْ اَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ بِيْ وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِيْنَ فَاَلَّفَكُمُ اللّٰهُ بِيْ وَعَالَةً فَاَغْنَاكُمُ اللّٰهُ ثم بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن زید بن عاصم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے گروہ انصار بہلا مینے تمکو گمراہ نہین پایا سو خدا نے تمکو دین کی راہ بتلائی میرے سبب سے اور تم تتر بتر تھے

سو خدا نے تمہارے آپس مین الفت اور محبت کر دی میرے سبب سے اور تم محتاج تھے
سو خدا نے تمکو مالدار کر دیا میرے سبب سے **ف** جنگِ حُنین مین جب فتح ہوئی اور مال
ہاتھ لگا تو حضرت نے نو مسلمون کو مال بہت دیا اور انصار کو نہین دیا تو نوجوان انصار نے
کہا کہ حضرت ہمکو نہین دیتے اونکو دیتے ہین جنکے خون ہماری تلوارون سے ٹپکتے ہین یعنی
جو ہمارے بزور شمشیر مسلمان ہوئے ہین حضرت نے اونکو ایک خیمہ مین جمع کیا اور یہ حدیث
فرمائی پھر انصار راضی ہوئے اور رونے لگے انصار کے دو گروہ تھے اوس
اور خزرج زمانہ کفر مین باہم اونمین بڑی عداوت تھی بڑا کشت وخون ہو چکا تھا حضرت کے
باعث دونون گروہ مسلمان ہوئے تو باہم نہایت دوست ہو گئے یہ احسان حضرت نے جتایا

۱۱۱۴ **ت** اَبُوْهُرَيْرَةَ يَامَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قُلْتُمْ اَمَّا الرَّجُلُ فَاَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِیْ قَرْيَتِهٖ
قَالُوْا قَدْ كَانَ ذٰلِكَ قَالَ كَلَّا اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ هَاجَرْتُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ
اَلْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا اے گروہ انصار تمنے کہا کہ اس مرد کو یعنی پیغمبر کو خواہش ہوئی ہی
اپنے شہر کی انصار نے کہا یہ بات تو مقرر ہوئی ہی حضرت نے فرمایا یہ ہونا نہین مین مقرر
اللہ کا بندہ ہون اور اوسکا رسول مینے ہجرت کی خدا کی طرف اور تمہاری طرف اب میری
زندگی تمہاری زندگی کے ساتھ ہی اور موت میری تمہاری موت کے ساتھ ہی **ف**
مصابیح مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ جب مکہ فتح ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جو ابو سفیان
کے گھر گیا اوسکو امان ہی اور جسنے ہتھیار ڈال دئے اوسکو امان ہی تب انصار نے
کہا کہ حضرت کو اپنے برادرون کی الفت ہوئی اور اپنی بستی کی طرف رغبت آئی حضرت کو
وحی سے یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۱۱۵ **ت** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ يَامَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ
اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَاءٌ

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے جوانون کے گروہ
جو طاقت رکہتا ہو تم مین سے نکاح اور خانہ داری کی سو نکاح کرے اسواسطے کہ نکاح نظر کا بڑا روکنے
والا اور ستر نگاہ کا بڑا بچانے والا ہی یعنی نکاح کے سبب آدمی حرام کاری اور اجنبی عورتون کے
گہورنے سے بچا ہی اور جسکو خانہ داری کی طاقت نہو تو وہ اپنے اوپر روزہ رکہنا ضرور جانے
اسواسطے کہ اوسکے حق مین روزہ رکہنا خصی کرنا ہی ف یعنی جسطرح خصی کرڈالنے سے
شہوت خالی رہتی ہی ویسی ہی روزہ رکہنے سے معلوم ہوا کہ جسکو جورو کے کہانے کپڑے
دینے کا مقدور ہو اوسکے حق مین نکاح کرنا مستحب ہی کہ حرام کاری اور نظربازی سے بچ جاوے
اور اگر مقدور نہو تو روزہ رکہنا شروع کرے کہ ناتوانی سے خودبخود شہوت دور ہوجاوے گی

1116 ع عَائِشَةَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ
عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي

بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے مسلمانون
کہ وہ کون ایسا ہی جو میرا عذر دریافت کر کے بدلا لیوے اوس مرد سے جسکی ایذا اور تکلیف
میرے اہلبیت کو یعنی میری گہروالی بی بی کو پہنچی سو خدا کی قسم نہین جانا مینے اپنی بی بی کو مگر
نیک اور البتہ لوگون نے ذکر کیا ہی اوس مرد کو جسکو نہین جانا مینے مگر نیک اور وہ تو
میری بی بی پاس کبہی نجاتا تہا بدون میرے ساتہ کے ف یہ حدیث ٹکڑا اسے
بڑی لمبی حدیث کا جب عبداللہ بن اُبیّ منافقون کے سردار نے حضرت عائشہ کو عیب
لگایا صفوان بن معطل سے بخاری وغیرہ کا مختصر قصہ حضرت عائشہ رضی سے یون روایت ہی کہ
ہجری پانچوین سال حضرت جنگ بنی مصطلق کو تشریف لے گئے مین حضرت کے ساتہ
تہی جب حضرت فتح کر کے مدینے کے قریب پہنچے تو رات کو کوچ کی خبر ہوئی مین حاجت ضرور
واسطے لشکر سے باہر گئی پہر فراغت کر کے مکان پر آئی یہان معلوم ہوا کہ گلے کا ہار گر گیا
مین اوسی مقام پر تلاش کرنے کو گئی وہان تلاش مین دیر لگی جو لوگ میرے کجاوے

گئے نے پر مقرر تھے وہ میرے کجاوے کو اوٹھا کر اونٹ پر کس کے لشکر کے ساتھہ روانہ
ہوئے عورتین اوسوقت کم خوراک اور نہایت دُبلی ہوتی تہین اس سبب سے کجاوہ کسنے
والونکو میرے ہونے یا نہونے کی کچھہ خبر نہوئی جب مجھکو ہار ملا تب مین اپنے مقام پر آئی
دیکھا تو لشکر کوچ کر گیا مین وہان بیٹھہ گئی اس خیال سے کہ آخر جب میرا حال معلوم ہوگا
تو ضرور میرے لینے کو لوگ آوینگے صفوان بن معطل لشکر کے پیچھے رہا کرتا تھا
کہ ہارے ماندے کو ساتھہ لاوے اوسنے مجھکو سوتے دیکھا تو پہچانا کہ پردہ ہونے سے
پہلے اوسنے مجھکو دیکھا تھا اوسنے افسوس اور تعجب سے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا
اور کہا یہ تو پیغمبر کی بی بی ہین مین جاگ پڑی اوس کوئی بات اور مینے نہین سُنی تھی اوسنے
اپنا اونٹ بٹھلایا مین اوسپر سوار ہوئی وہ اونٹ کی نکیل پکڑ کے روانہ ہوا ٹھیک دوپہر کے وقت
لشکر مین پہنچی تو تہمت کرنے والون نے مجھپر تہمت باندہی اور بانی مبانی اس تہمت کا
عبداللہ بن سلول ہوا مین مدینے مین آکر بیمار ہو گئی اور ایک مہینہ بیمار رہی اور مجھکو اس
تہمت کرنے کی بھی کچھہ خبر نہ تھی مگر اتنا مجھکو تردد تھا کہ جیسے میری بیماری مین حضرت
مجھپر مہربانی کرتے تھے اس بار ویسی مہربانی نہ تھی گھر مین آکر صرف اتنا پوچھتے تھے کہ
اس عورت کا کیا حال ہی اوسوقت تک گھر مین پاخانے نہ تھے مین شہر کے باہر مسطح کی
ماکے ساتھہ حاضرور کو گئی اوسکا پیر چادر مین اولجھا وہ گر پڑی اوسنے اپنے بیٹے کو یعنی
مسطح کو بددعا دی مینے کہا تو اوسکو کیون بددعا دیتی ہی وہ تو بدری صحابی ہی تب
اوسنے مجھکو اس تہمت کی خبر کی کہ مسطح بھی تہمت کرنے والون کا شریک ہی یہ سنتی میری
بیماری اس غم سے دونی ہو گئی مین حضرت سے اجازت لیکر اپنے ماباپ کے گھر آئی کہ
اس خبر کو تحقیق کرون مینے اپنی ماسے کہا اے ما یہ کیا بات ہی جسکا لوگون مین چرچا ہی
میری مانے کہا اے بیٹی تو مت گھبرا جو عورت اپنے خاوند کو پیاری ہوتی ہی اوسکو اسطرح
اکثر لوگ تہمت لگاتے ہین مینے کہا سبحان اللہ میرے حق مین لوگ ایسی گفتگو کرتے ہین

جس رات تمام رات مجھکو نیند نہ آئی اور آنسو جاری رہے پھر حضرت نے علی ابن ابیطالب اور اسامہ بن زید کو بلایا اور میرے چھوڑ دینے مین صلاح اور مشورہ پوچھا اسواسطے کہ اتنی مدت مین جبرئیل کا آنا اور وحی اوترنا بالکل موقوف ہوگیا تھا اسامہ نے میری پاکدامنی بیان کی اور کہا یا رسول اللہ وہ آپ کی بی بی مین مجھکو تو سواے پاکی اور بہتری کے کچھہ اور خیال مین نہین آتا اور علی ابن ابیطالب نے کہا کہ خدا نے حضرت پر کچھہ تنگی نہین کی اوسکے سوا اور بہت عورتین موجود ہین لیکن بریرہ لونڈی سے پوچھئے وہ آپکو سچ سچ بتلا دے گی حضرت نے اوسکو بلایا اور فرمایا کہ اے بریرہ تو نے کبھی عائشہ سے ایسی بات دیکھی ہی جس سے مجھکو اوسکی پاکدامنی مین شک پڑے بریرہ نے کہا اے رسول اللہ قسم ہی اوس خدا کی جسنے مجھکو سچا پیغمبر کیا ہی کہ مینے کبھی اوسکی پاکدامنی مین کچھہ فرق نہین پایا ہان اتنی بات البتہ ہی کہ عائشہ کم عمر لڑکی ہی بکری خمیر کہا جاتی ہی اور وہ سویا کرتی ہی یعنی کم عمری سے گھر کا بند و بست نہین کرتی پھر حضرت مسجد مین تشریف لے گئے اور منبر پر یہ حدیث فرمائی یعنی اے مسلمانو کوئی اوس منافق سے یعنی عبد اللہ بن سلول سے میرا بدلا لیوے کہ اوسنے ناحق میرے گھر کے لوگون کو تہمت لگائی اور مجھکو تحقیق کرنے کے بعد کوئی عیب کی بات نہ معلوم ہوئی تو سعد بن معاذ جو قوم اوس کا سردار تھا اوسنے کہا یا رسول اللہ مین آپ کا بدلا لینے کو تیار ہون اگر تہمت کرنے والا ہماری قوم یعنی اوس سے ہووے تو مین اوسکی گردن مارون اور اگر دوسری قوم سے یعنی خزرج سے ہے تو جیسا حکم ہو ویسا ہم کرین تو سعد بن عبادہ خزرج کے سردار نے اپنی قوم کی پچ کہا کہ اے معاذ تو زیادہ گوئی کرتا ہی ہماری قوم والے پر تیرا کچھہ مقدور نہین اور اپنی قوم کی تو بھی حمایت کریگا پھر اسید بن حضیر سعد بن معاذ کے چچیرے بھائی نے کہا اے سعد بن عبادہ تو زیادہ گوئی کرتا ہی قسم خدا کی ہم تہمت کرنے والے کو قتل کرین گے کیا تو منافق ہی جو منافقون کی حمایت کرتا ہی غرضکہ قریب تھا کہ کشت و خون ہووے حضرت نے سبکو چپکا یا حضرت ما

روایت ہی کہ مین بیٹھی رو تی تہی کہ حضرت گہر مین تشریف لائے اور میرے نزدیک بیٹھے اور فرمایا کہ اے عائشہ تیرے حق مین مینے ایسی ایسی باتین سُنی ہین اگر تو نے گناہ نہین کیا تو عنقریب خدا تیری پاکدامنی بیان کریگا اور اگر تو نے گناہ کیا ہی تو توبہ کر اسواسطے کہ جب بندے توبہ کی تو خدا گناہ معاف کرتا ہی جب حضرت بات تمام کر چکے تو میرے آنسو بالکل بند ہوگئے مینے حضرت سے کہا کہ مجھکو معلوم ہی کہ آپ کو اس بات کی خبر پہنچی ہی اور آپ کے دل مین جم گئی ہی سو اگر مین یون کہون کہ مین اس عیب سے پاک ہون تو حضرت یقین کا ہیکو کرینگے اور اگر ناکردہ گناہ کا اقرار کرون تو حضرت اسکو سچ جانینگے اب میرے اور حضرت کے درمیان سوائے حضرت یعقوب کے اور کوئی مثل نہین بن سکتی فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُونَ یعنی اب صبر بہتر ہی اور تمہاری اس گفتگو پر خدا ہی کی مدد درکار ہی حضرت میرے پاس سے نہ اوٹھے تھے کہ وحی نزول کی نشانیان حضرت پر ظاہر ہوئین اور سورہ نور مین خدا نے میری پاکدامنی اور تہمت کرنے والونکی مذمت بیان کی پھر تو حضرت نے خوش ہوکر فرمایا اے عائشہ بشارت ہی تجھکو کہ خدا نے تیری پاکی بیان کی میرے ماباپ نے کہا اے عائشہ اوٹھکر حضرت کی تعظیم اور تعریف کر مین اوسوقت نہایت غصے مین تہی مینے کہا کہ مین نہ اوٹھونگی اور نہ حضرت کی تعریف کرونگی مین اپنے خدا کی تعریف اور شکر کرونگی جسنے میری بیگناہی ظاہر کی حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ مجھکو یقین تھا کہ خدا میری بیگناہی آخر کو ظاہر کریگا لیکن یہ معلوم نتہا کہ میرے حق مین قرآن اُتریگا جو قیامت تک پڑہا جاویگا ف اس حدیث سے بہت فائدے ظاہر ہوے اول یہ کہ جو نیک گناہون کو عیب لگاتا ہی وہ آخر کو خود فضیحت ہوتا ہی اور پاکون کی پاکی زیادہ تر ثابت ہو جاتی ہی دوسرے یہ کہ جسنے حضرت عائشہ کو بدکہا مقرر اوسنے حضرت کو رنج دیا اور وہ نہین منافقون مین داخل ہوا تیسرے یہ کہ علم غیب سوائے ذات پاک کے کسیکو نہین مہینہ بہر اسکا تردد اور رنج حضرت کو رہا لیکن بدون خدا کے بتلانے کے منکشف نہ ہوا

حضرت کو نہ معلوم ہوا

1117 ف اَبُوْسَعِیْدٍ یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّیْ اُرِیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَهْلِ النَّارِ
بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے عورتون کے گروہ
خیرات کرو اسواسطے کہ دوزخیون مین تمہین مجھکو زیادہ نظر پڑین یعنی دوزخ مین میننے عورتین
مردون سے زیادہ دیکھین ف حضرت عید کو جب عیدگاہ سے پہرے تو عورتون کے
گروہ پر گذر سے پہر یہ حدیث فرمائی عورتون نے پوچھا یا حضرت اسکا کیا سبب ہی کہ عورتین
مردون سے زیادہ ہونگی دوزخ مین ہین حضرت نے فرمایا کہ بہت کوسا کرتی ہین اور اپنے خاوند کا
حق نہین مانتین یعنی ناشکری کرتی ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خیرات کرنا دوزخ سے بچاتا ہی
ف اَبُوْهُرَیْرَةَ یَا مَعْشَرَ الْیَهُوْدِ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے یہودیون کے گروہ مسلمان ہو جاؤ تو بچ رہو یعنی قتل
اور جزیہ اور دوزخ سے ف یہ حضرت نے مدینے کے یہودیون سے فرمایا جب
اونکے نکالنے کا ارادہ کیا

1118 خ عَائِشَةُ یَا مَعْشَرَ الْیَهُوْدِ وَیْلَکُمْ اتَّقُوا اللّٰهَ فَوَاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنَّکُمْ
لَتَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا وَاَنِّیْ جِئْتُکُمْ بِحَقٍّ فَاَسْلِمُوْا قَالَهٗ اَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ
بَعْدَ اِسْلَامِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ بخاری مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ اے یہودیون کے گروہ تمہاری کم بختی ہی خدا سے ڈرو سو قسم ہی اوس
خدا کی جسکے سوائے کوئی لائق پوجنے کے نہین البتہ تم جانتے ہو کہ مین مقرر خدا کا رسول
ہون اور بیشک تمہارے واسطے حق دین لایا ہون سو مسلمان ہو جاؤ یہ حضرت نے
اول مدینے مین آتے ہوئے بعد مسلمان ہونے عبد اللہ بن سلام کے فرمایا تھا
ف توریت مین حضرت کی نشانیان مذکور تہین یہودیون کو خوب معلوم تہا کہ نبی آخر الزمان
فلانے وقت فلانے شہر فلانے قوم مین پیدا ہوگا اور مکے سے ہجرت کرکے مدینے مین

اوسکا

اونکا بلکہ اسیواسطے اپنا ملک شام چھوڑکر اکثر یہودی مدینے مین آرہے تھے کہ ہم حضرت سے
مشرف ہون اور جب کافرون سے لڑتے تو یون دعا مانگتے کہ الٰہی پیغمبر آخر الزمان کی برکت
سے ہمکو فتح دے اسواسطے حضرت نے اس حدیث مین فرمایا کہ تم میری پیغمبری خوب
جانتے ہو پھر جب حضرت مدینے مین تشریف لائے تو ان کم بختون نے حسد کے مارے
عداوت شروع کی جیسے حضرت عیسیٰ کو نمانا تھا ویسے ہی ہمارے حضرت کو نمانا مگر ان جو
دیندار خدا ترس تھے جیسے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہ اونمین بڑے عالم اور سردار تھے وے ماننے والے ایمان لائے

نوع آخر

دوسری قسم کی حدیثین

۱۱۱۹ م اَلْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اَیْ بُنَیَّ وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ اِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ يَعْنِي الدَّجَّالَ قَالَ لَهُ
خرجہ البخاری الا لفظہ ای بنی مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا اے بیٹا کون چیز تجھکو رنج مین ڈالتی ہی دجال سے البتہ وہ تجھکو کچھ ضرر نہ پہنچا سکے گا
یہ حضرت نے مغیرہ سے فرمایا اس حدیث کو بخاری نے بھی روایت کی مگر آپ نے بیٹے کی لفظ اوسمین
نہین **ف** مغیرہ سے روایت ہی کہ مین حضرت سے اکثر دجال کا حال پوچھا کرتا تھا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی مینے کہا کہ لوگ کہتے ہین کہ اوسکے ساتھ روٹیون کے پہاڑ اور پانی
کی نہرین ہون گی حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب آسان ہی

۱۱۱۰ **ق** اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَیْ سَعْدُ اَلَمْ تَسْمَعْ اِلٰى مَا قَالَ اَبُوْ حُبَابٍ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَهُ لِسَعْدِ
بْنِ عُبَادَةَ حِيْنَ عَادَهُ وَاَبُوْ حُبَابٍ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَیٍّ بخاری اور مسلم مین اسامہ
بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے سعد کیا تو نے نہین سنا جو ابو حباب نے
کہا اوسنے ایسا اور ایسا کہا یہ حضرت نے سعد بن عبادہ سے فرمایا جب اونکی بیمار پرسی کو
تشریف لے گئی تھے اور ابو حباب کنیت ہی عبد اللہ بن ابی منافق کی **ف** حضرت ایک بار
سعد بن عبادہ کی بیمار پرسی کو چلے راہ مین مسلمان اور مشرک ملے ہوئے ایک مجلس مین بیٹھے

اوسوقت تک عبداللہ بن اُبی نطا یرتق اسلام بہی نہ لایا تھا سواری کی ٹاپ سے گرد اوڑی او ناک بند کی اور کہا کیون خاک اوڑاتے ہو حضرت نے سلام کیا پھر وہان کھڑے ہو کر وعظ کیا اور قرآن پڑہا عبداللہ بن اُبی نے کہا کلام تو اچہا کرتے ہو لیکن ہمکو تکلیف نہ دو آپنے گھر بیٹھہ کر وعظ نصیحت کیا کرو جو تمہارے پاس آوے اوسکو سمجھاؤ عبداللہ بن رواحہ صحابی وہان موجود تہے اوہنون نے کہا یا رسول اللہ آپ بخوشی جو چاہئے سوارشاد کیجئے اگرچہ ہم نہین سنتا تو ہم تو قرآن پر قربان ہین پھر تو مسلمانون اور کافرون مین نہایت لڑائی ہونی قریب تہا کہ تلوار چلے حضرت نے سبکو چپکایا پھر سعد بن عبادہ کے گھر جا کر بیٹھ فرمائی سعد نے کہا یا رسول اللہ وہ جہت سے معذور ہی اسواسطے کہ حضرت کے تشریف لانے سے پہلے یہان کے لوگون نے چاہا کہ اوسکے سر پر سرداری کی اور بادشاہی کا تاج رکہین آپ دین حق لائے اور اوسکی ریاست مین خلل پڑا اسواسطے وہ ایسی باتین کرتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ریاست کا غرور آدمی کو دینداری سے اکثر باز رکہتا ہی

۱۱۳۰ ۞ اَلعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَیْ عَبَّاسُ نَادِ اَصْحَابَ السَّمُرَةِ قَالَهُ یَوْمَ حُنَیْنٍ مسلم مین حضرت عباس بن عبد المطلب رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عباس پکار درخت والون کو یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا **ف** حضرت عباس رضؓ سے روایت ہی کہ جنگ حنین کے دن مین اور ابو سفیان بن حارث نے حضرت کا ساتھہ ایکدم نچھوڑا جب مقابلہ ہوا تو کافرون نے ہر طرف سے تیر اندازی کی مسلمانون کے پیر اوٹہ گئے اور حضرت سفید خچر پر سوار کافرون پر حملہ کرتے تہے مین لگام کہینچتا تھا تا کہ حضرت جلدی نکرین اور ابو سفیان رکاب پکڑے تہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جن لوگون نے درخت کے نیچے جنگ حدیبیہ مین جانبازی کی بیعت کی تہی انکو پکار حضرت عباس کی بڑی آواز تہی حضرت کی آواز سنتے ہوئے

لبرائیا

سب اصحاب لبیک لبیک کہتے ایسے جھکے جیسے گائین اپنے بچّون کی طرف جھکتی ہین پھر خوب لڑے اور حضرت سے نے پتھریان کافرون پر مارین لڑائی فتح ہوگئی جنگ حنین آٹھوین سال ہجری بعد فتح مکّے کے ہوئی

ف المُسَيَّبُ بْنُ حَزْنٍ اَيْ عَمِّ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً اُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ ۱۱۲۱
قَالَهُ لِاَبِیْ طَالِبٍ عِنْدَ وَفَاتِهٖ بخاری اور مسلم مین مسیب بن حزن رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے چچا کہہ لا الہ الا اللہ کہہ لے اس کلمہ کو خدا کے نزدیک اس کلمہ کہنے کے سبب سے تیرے واسطے مین جھگڑ لونگا یعنی تیرے اسلام کی گواہی دیکر تجھکو بخشاؤنگا یہ حضرت نے ابو طالب سے کہا اونکے مرتے وقت ف ابو طالب کی وفات کے وقت ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیّہ موجود تھے جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ان کمبختون نے کہا ای ابو طالب کیا تو عبد المطلب کے دین کو چھوڑتا ہی حضرت بار بار کلمہ کہنے کو فرماتے تھے اور وہ شیطان اوسیطرح ورغلاتے تھے آخرش کو ابو طالب نے کہا کہ وہ شخص عبد المطلب کے دین پر مرتا ہی اور کلمہ نہ کہا

ف ابو موسیٰ اَيُّهَا النَّاسُ اَرْبِعُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا ۱۱۲۲
اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا قَرِيْبًا وَهُوَ مَعَكُمْ قَالَهُ فِيْ سَفَرٍ وَكَانُوْا يَجْهَرُوْنَ بِالتَّكْبِيْرِ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو نرمی کرو اپنی جانو پر یعنی شور نکرو البتہ تم بہرے اور غائب کو نہین پکارتے ہو تم تو سننے نزدیک والے کو پکارتے اور وہ تمہارے ساتھ موجود ہی یہ حضرت نے سفر مین فرمایا اور لوگ پکار پکار اللہ اکبر کہتے تھے ف اس حدیث سے ظاہرا یہ معلوم ہوتا ہی کہ ذکر مین زیادہ شور کرنا درست نہین اسواسطے کہ زیادہ شور کرنے مین اپنے تئین بھی پریشان ہو جانے مین اور دوسرے کو بھی

م ابو ہریرۃ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۱۱۲۳

بما امر به المرسلین قال یا ایها الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا
انی بما تعملون علیم وقال یا ایها الذین امنوا کلوا من طیبات
ما رزقناکم ثم ذکر الرجل یطیل السفر اشعث اغبر یمد یدیه الی السماء
یا رب یا رب ومطعمه حرام ومشربه حرام وغذی بالحرام فانی
یستجاب لذلک مسلم مین ابوہریرہ رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ اے لوگو البتہ خدا پاک ہی نہین قبول کرتا ہی مگر عمل پاک اور مال پاک کو مقرر خدا نے حکم کیا
ایماندارونکو جسکا حکم کیا پیغمبرونکو فرمایا قران مین اے پیغمبرو کہاؤ پاک مال اور حلال
رزق اور نیک عمل کرو مین البتہ تمہارے عمل کا جاننے والا ہون اور خدا نے
قران مین فرمایا اے ایماندارو کہاؤ حلال مال اور پاک چیزونکو جو مینے تمکو دین پھر
حضرت نے ذکر کیا اوس مرد کا جسنے بڑا لنبا چوڑا سفر کیا بکہرے بال خاک آلودہ
پھیلاتا ہی اپنے دونون ہاتہہ آسمان کی طرف اور یون کہتا ہی کہ اے رب میرے اے رب
میرے اے رب میرے اور حالانکہ کہانا اوسکا حرام اور پینا اوسکا حرام بدن اوسکا پالا گیا
حرام غذا سے پھر کہان سے ایسے شخص کی دعا قبول ہووے پاک مال وہ ہی جسمین
کسیکا دعوے اور جھگڑا نہو اور شرع مین درست ہو چوریکا مال اور غصب کا مال پاک
نہین اسواسطے کہ مالک کا دعوے اوسمین موجود ہی اور خرچی کا مال اور رشوت کا
اور بیاج کا اگرچہ اوسمین بظاہر دعوے نہین لیکن اسطرح مال لینا شرع مین درست
نہین تو ناپاک ہوا معلوم ہوا کہ حرام مال سے خیرات کرنا بے فائدہ بات ہی کہ خدا اوسکو
قبول نہین کرتا اسواسطے کہ وہ پاک ہی ناپاک کو کسطرح قبول کرے اور حلال طلب کرنے مین
پیغمبرون اور مسلمانون کو خدا کا ایک سا حکم ہی اسمین رد ہے اون لوگون کا جو کہتے
ہین کہ او صاحب ہم اور پیغمبر لوک برابر نہین جو اونکی طرح طلب حلال مین جانفشانی اور محنت
کرین پہر حضرت نے فرمایا کہ ہرچند مضطر اور مسافر رنج کش کی دعا مقبول ہوتی ہی لیکن جب

اوسکا کھانا پینا اور گوشت پوست حرام مال کا ہوا تو دعا قبول ہونے کی کون صورت ہی خواہ مفرح کا ہو خواہ حجاز کا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ مسلمان کے حق مین ساری عبادتون سے حلال روزی تلاش کرنا مقدم ہی بدون اسکے نہ عبادت مین کچھہ مزا ہی نہ دعا قبول ہونے کی کچھہ امید ہی اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے ہین کہ حلال مال دنیا مین کسکو ملتا ہی اوسکی تلاش سے کیا فائدہ ہی سو غلط بات ہی اسواسطے کہ محنت مزدوری کرنا کھیتی کرنا سوداگری شرع کے موافق کرنا نوکری کرنا بشرطیکہ اوسمین کوئی خلاف شرع کام نکرنی پڑے یا کوئی شخص خدا کی راہ مین بلے خواہش اسکو کچھہ دیوے یہ سب درست ہی جو مال ان طرحون سے حاصل ہو وہ حلال اور پاک ہی غرضکہ جس ایماندار کو قیامت مین خدا کو منھہ دکھانے کا یقین ہی اوسکے نزدیک حلال روزی طلب کرنا مقدم ہی اور حرام خور خدا فراموش سے گفتگو نہین

م ابن عباس أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ أَلَا وَإِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ

مسلم مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو البتہ پیغمبری کی خوش خبریون سے اب کچھہ باقی نہین رہا سوا اچھے خواب کے کہ اوسکو مسلمان دیکھے یا اوسکے واسطے کوئی اور مسلمان دیکھے اور مجھکو منع ہوا کہ مین قرآن پڑھون رکوع کرتے یا سجدہ کرتے سو رکوع مین تو خدا کی بڑائی بیان کرو یعنی سبحان ربی الاعلی کہوا اور سجدے مین بدل دعا مین کوشش کرو کہ سزاوار ہی سجدے مین تمہاری دعا قبول ہونا ف یہ حدیث حضرت نے انتقال کے قریب حجرے کا پردہ اوٹھا کر فرمائی یعنی جو علم غیب کہ بواسطے نبوت کے تمکو حاصل ہوتا تھا سو اوسکا دروازہ بند ہوچکا کیونکہ میرا انتقال ہوتا ہی میرے بعد کوئی پیغمبر نہین ہان مگر ازجنس نبوت عالم غیب سے علم حاصل ہونے کا

نیک خواب کا ایک طریقہ باقی ہی قیامت تک خواہ مسلمان آپ دیکھے یا اوسکے واسطے اور دیکھے تہبہ رکوع اور سجود مین قرآن پڑہنا منع فرمایا اور سجدے کو قبول ہونے کا مقام بتلایا اسواسطے کہ خاک پر سر رکہنا عاجزی کا کمال رتبہ ہی رحمت الٰہی جوش میں ہی

1125 م ابو سعید اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَيْسَ بِيْ تَحْرِيْمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لِيْ وَلٰكِنَّهَا شَجَرَةٌ اَكْرَهُ رِيْحَهَا يَعْنِي الثُّوْمَ قَالَهٗ حِيْنَ قَالَ النَّاسُ حُرِّمَتْ حُرِّمَتْ حِيْنَ قَالَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْحَدِيْث مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے لوگو البتہ میرے اختیار حرام کرنا نہین جسکو خدا نے میرے واسطے حلال کیا لیکن لہسن کا ایسا پیڑ ہی کہ مجھکو اوسکی بو بری معلوم ہوتی ہی یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب لوگون نے کہا کہ لہسن حرام ہوا حرام ہوا کہ حضرت نے فرمایا تہا کہ جو لہسن کہا وے وہ ہماری مسجد مین نہ آوے **ف** یعنی حرام حلال مقرر کرنا بدون خدا کے حکم میرے اختیار مین نہین یہ خدا کی شان ہے اور لہسن کی حرمت نہین کراہت طبیعی ہی

1126 م انس اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ اِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُوْنِيْ بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ اَمَامِيْ وَمِنْ خَلْفِيْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ رَاَيْتُمْ مَا رَاَيْتُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا قَالُوْا وَمَا رَاَيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے لوگو مین تمہارا امام ہون مجھسے آگے رکوع نہ کیا کرو اور نہ سجدہ اور نہ قیام اور نہ سلام پہیرنا اسواسطے کہ مین دیکھتا ہون اپنے آگے سے اور پیچھے سے پھر حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ اگر تم دیکھتے جو مینے دیکھا تو تھوڑا ہنستے اور بہت زیادہ روتے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ آپ نے کیا دیکھا حضرت نے فرمایا کہ مینے بہشت اور دوزخ کو دیکھا **ف** معلوم ہوا کہ مقتدی کو اطاعت امام کی لازم ہی رکوع اور سجدہ اور قیام اور رفع مین امام سے سبقت حرام ہی جب اول امام رکوع ہو

کرلیوے تو مقتدی کرین پھر ہنسنے کی برائی بیان کی کہ اوسکا سبب غفلت ہی اور رونے کی
تعریف کی کہ اوسکا سبب بیداری اور علم ہی

۱۱۲۷ خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَیُّهَا النَّاسُ عَلَیْكُمْ بِالسَّكِیْنَةِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَیْسَ بِالْاِیْضَاعِ
قَالَهُ یَوْمَ عَرَفَةَ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے
لوگو اپنے اوپر آرام اور قرار لازم جانو کہ خود دوڑنا اونٹ دوڑانا نیکی اور خوبی نہین
یہ حضرت نے عرفے کے دن فرمایا ف عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت
عرفات سے چلے تو پیچھے بہت غل شور سنا کہ لوگ اونٹونکو مارتے ہوئے دوڑاتے
آتے ہین تب یہ حدیث فرمائی

۱۱۲۸ م عَلِیٌّ اَیُّهَا النَّاسُ اَقِیْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰی اَرِقَّائِكُمْ مسلم مین حضرت مرتضی علی علیہ السلام سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو حدون کو قایم کرو اپنے غلامون پر ف یعنی
اگر تمہارے غلام گناہ کرین تو اونکو سزا دو جیسے دس درم یا زیادہ چوری کرین تو
ہاتھہ کاٹو یا حرام کرین تو کوڑے پچاس مارو اور امام شافعی کے نزدیک مالک کو سزا
دینے کا مختار ہی اور امام اعظم کے نزدیک اجازت کے بعد بدون اجازت حاکم
مالک کو سزا دینے کا اختیار نہین

۱۱۲۹ م اَبُوْسَعِیْدٍ اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ یُعَرِّضُ بِالْخَمْرِ وَلَعَلَّ اللّٰهَ سَیُنْزِلُ فِیْهَا اَمْرًا فَمَنْ كَانَ
عِنْدَهٗ مِنْهَا شَیْءٌ فَلْیَبِعْهُ وَلْیَنْتَفِعْ بِهٖ مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا اے لوگو البتہ خدا الہی اشارہ کرتا ہی شراب مین اور شاید کہ آگے اوتاریگا
اوسمین کچھہ حکم یعنی کھول کے حرام کر دیگا سو جسکے پاس اوس شراب سے کچھہ ہو سو چاہیے
کہ اوسکو بیچ ڈالے اور اوس سے فائدہ اوٹھا لیوے ف جب قران مین اس مضمون کی
آیتین اوترین کہ مستی مین نماز مت پڑھو اور شراب مین لوگون کو فائدے بھی ہین اور گناہ
بھی تو لوگ شراب پیتے تھی نماز کے وقت ترک کرتے تھے حضرت اس پردا سے

سب سمجہے کہ عنقریب شراب حرام ہوا چاہتی ہی تب یہ حدیث فرمائی ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت کے فرمانے کے بعد تہوڑے دن گذرے کہ قرآن شریف مین شراب کی صاف حرمت بیان ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اب جسکے پاس شراب ہو نہ پئے نہ بیچے ڈہلکا دیوے سو اوسی دن حکم سُنتے اصحاب نے برتن توڑ ڈالی اور شراب بہا دی کہ تمام مدینے مین کیچڑ ہوگئی

۱۱۳۰ م سَبْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيُّ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ كُنْتُ أَذِنْتُ لَكُمْ فِي الْاِسْتِمْتَاعِ مِنَ النِّسَاءِ وَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ ذٰلِكَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهُ وَلَا تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا مسلم مین سبرہ بن معبد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے لوگو البتہ مینے تمکو اجازت دی تہی عورتون سے متعہ کرنے کی اور بے شک خدا نے اس متعہ کو حرام کیا قیامت تک جسکے پاس متعی والی عورتون سے کوئی عورت ہو تو اوسکو چہوڑ دیوے اور جو اونکو دیا ہو یعنی مہر یا خرچ سو اوسکو کچہہ بہی نہ پہیر لیجیو ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ متعہ کرنا بحکم خدا قیامت تک حرام ہوا جیسے شراب اول مباح تہی پہر حرام ہوئی باقی گفتگو اول باب مین ہو چکی

۱۱۳۱ م جَابِرٌ يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا مَنَاسِكَكُمْ فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَحُجُّ بَعْدَ عَامِي هٰذَا مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو سیکہہ لو حج کی عبادت کے طریقے اسواسطے کہ مجکو معلوم نہین شاید کہ مین حج نکرونگا اس برس کے بعد ف یہ حضرت نے حجۃ الوداع مین فرمایا پہر حضرت کو حج کا اتفاق نہین ہوا اوسی سال انتقال فرمایا اسیواسطے اوسکو حجۃ الوداع کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا قول اور فعل حجت ہی

۱۱۳۲ م أَبُو هُرَيْرَةَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوا مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو البتہ خدا نے تمپر حج کرنا فرض کیا سو حج کیا کرو ف یہ حدیث دلائل فرضیت حج سے ایک دلیل ہی

۱۱۳۳ خ أَبُو أُمَامَةَ يَا ابْنَ آدَمَ أَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ

وَاِنْ تُمْسِكْهُ شَرٌّ لَّكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰی كَفَافٍ بخاری مین ابو امامہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے آدم کے بیٹے زائد از حاجت مال کو تیرا خرچ کرنا بہتر ہی تیرے واسطے اور اگر تو نے اوس مال کو رکھ چھوڑا تو برا ہی تیرے واسطے اور تجھکو ملامت نہو گی بقدر اپنے اہل و عیال کے قوت رکھنے پر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوائے زکوٰۃ دینے کے زائد مال کو راہ خدا مین دینا مستحب ہی کہ آخرت کا ذخیرہ ہوا اور مال رکھنے مین برائی ہی کہ اسپر حساب اور بغیر اسکو فائدہ لیکن بقدر اپنے گھربار کے خرچ رکھنے پر ہرگز ملامت نہین اور توکل کے بھی مخالف نہین کہ حضرت اپنی بی بیون کو سال بھر کا قوت دیتے تھے

۱۱۳۴ م جَابِرٌ يَا بَنِيْ سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے قوم بنی سلمہ اپنے گھرون مین بنے رہو تاکہ تمہارے نقش قدم لکھے جاوین اپنے گھرون مین بنے رہو تاکہ تمہارے نقش قدم لکھے جاوین **ف** بنی سلمہ انصاریون کا ایک قوم تھا اونکے گھر حضرت کی مسجد سے دور رہتے تھے اوس قوم نے چاہا کہ مسجد کے گرد آبسین حضرت نے یہ حدیث فرمائی دوبار یعنی ہرچند مسجد دور رہنے سے تمکو آتے جاتے تکلیف ہی لیکن یہ کتنا بڑا ثواب ہی کہ ہر ایک ڈگ کے شمار پر ایک نیکی تمہارے واسطے لکھی جاتی ہی اور ایک گناہ معاف ہوتا ہی معلوم ہوا یہ کہ جسکا گھر مسجد سے دور ہو وہ اوس آنے جانے کی تکلیف کو غنیمت جانے

نَوْعٌ اٰخَرُ

دوسری قسم کی حدیثین

۱۱۳۵ **ف** اُمُّ سَلَمَةَ يَا ابْنَةَ اَبِيْ اُمَيَّةَ سَاَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَاِنَّهُ اَتَانِيْ نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْاِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُوْنِيْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے ابی امیہ کی بیٹی تو نے

مجہہ سے بعد عصر کے دو رکعتون کا حال پوچہا سو اوسکا حال یہ ہی کہ کچہہ لوگ قوم عبد القیس سے
اسلام کا پیغام لائے تہے اپنی قوم سے سو اونہون نے مجہکو مشغول کرلیا بعد ظہر کے دو رکعتون سے
سو وہ دو لون رکعتین یہہ ہین **ف** مصابیح مین کُرَیب سے روایت ہی کہ مجہکو عبد اللہ بن عباس
وغیرہ چند اصحاب نے حضرت عائشہ پاس بہیجا کہ بعد عصر کے دو رکعتین پڑہنا سنت ہی یا نہین
حضرت عائشہ نے مجکو حضرت ام سلمہ کے پاس بہیجا حضرت ام سلمہ نے کہا کہ مینے حضرت کو بعد
عصر کے سنت سے منع کرتے سُنا پہر حضرت کو ایک روز مینے عصر کے بعد دو رکعت پڑہتے
دیکہا تو مینے ابی اُمیّہ کی لڑکی کو حضرت پاس بہیجا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا
کہ وہ رکعتین ظہر کی قضا تہین اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا کہ اگر ظہر کی سنت قضا ہون تو بعد
عصر کے پڑہ لے امام اعظم کے نزدیک عصر کے بعد سنت قضا کرنا حضرت کو خاص تہا اب درست
نہین اسواسطے کہ سنت کی قضا بدون فرض کے جایز نہین

۱۱۳۶ **خ** اَنَسٌ يَا اُمَّ حَارِثَةَ اِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَاِنَّ ابْنَكَ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى
بخاری مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے حارثہ کی ما حال تو یون ہی کہ بہشت
مین کئی بہشتین ہین اور مقرر تیرا بیٹا پہنچا بہت اونچے بہشت مین **ف** حارثہ بدر مین شہید
ہوا تہا اوسکی ماں نے حضرت کے پاس آکر کہا کہ یا رسول اللہ اگر حارثہ جنت مین ہو تو مین اوسکے
غم مین صبر کرون اور اگر جنت کے سوا نے کہین اور ہو تو محنت کرکے اوسکو رولون تب حضرت
یہ حدیث فرمائی یعنی یہ نہ سمجہہ کہ بہشت فقط ایک ہی ہی بلکہ بہشت مین کئی بہشتین ہین ایکسے
ایک اعلے اور تیرا بیٹا فردوس بَرین مین ہی جو سب سے عمدہ اور بلند ہی

۱۱۳۷ **خ** اُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَقِيْلَ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ يَا اُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا
يَا اُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا وَيُرْوٰى سَنَّهْ فِي الْمَوْضِعَيْنِ بخاری مین اُمّ خالد سعید
بن عاص کی یا خالد بن سعید کی بیٹی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ام خالد یہ سیاہ
سوسی کی چادر اچہی اے اُمّ خالد یہ اچہی اور ایک روایت مین بجاے سَنَا کے سَنَّہ دونون

مقام پر آیا ہی اور دونون ان لفظون کے معنی اچّھے **ف** اُمّ خالد سے روایت ہی
کہ ایکبار حضرت کے پاس کئی قسم کے کپڑے آئے اونمین ایک چادر سیاہ دھاری دار
اوُن کی چھوٹی سی تھی حضرت نے فرمایا کہ مین یہ کسکو دون اصحاب چپ تھے اور
مین کم عمر لڑکی تھی حضرت نے مجھکو بُلاکر وہ چادر دی اور یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ چھوٹے لڑکون کو خیر دیکر اوسکی تعریف کرنا تاکہ لڑکے خوش ہون مستحب ہی
ق عَائِشَةَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ وَاللهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ 1138
وَأَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرِهَا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ اے اُمّ سلمہ تو مجھکو رنج دے عائشہ کے مقدمہ مین اسواسطے کہ سوائے
عائشہ کے تم مین سے کسی عورت کے لحاف مین مجھپر وحی نہین اوتری **ف** اس
حدیث کا مفصل قصہ ہو چکا کہ اصحاب کا دستور تھا کہ حضرت عائشہ کی باری کے دن حضرتکو
تحفے بھیجتے تھے کہ حضرت خوش ہونگے حضرت کی بی بیون نے حضرت اُمّ سلمہ کی معرفت
حضرت سے نالش کی کہ اصحاب سب بی بیون کے گھر تحفے بھیجا کرین عائشہ کی کیا خصوصیت
ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عائشہ کی فضیلت صرف میری محبت ہی سے نہین بلکہ
اوسمین ایسا دینی کمال ہی کہ سوائے اوسکے اور کسی بی بی پاس مجکو وحی نہین آئی تو
معلوم ہوا کہ خدا کے نزدیک وہ سب اور بی بیون سے افضل ہی سو حضرت اُمّ سلمہ نے کہا کہ مین
آپکی رنج رسانی سے توبہ کرتی ہون یا رسول اللہ

م أَنَسٌ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ أَمَا تَعْلَمِينَ أَنَّ شَرْطِي عَلَى رَبِّي أَنِّي اشْتَرَطْتُ عَلَى رَبِّي فَقُلْتُ إِنَّمَا أَنَا 1139
بَشَرٌ أَرْضَى كَمَا يَرْضَى الْبَشَرُ وَأَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ فَأَيُّمَا أَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَيْهِ مِنْ
أُمَّتِي بِدَعْوَةٍ لَيْسَ لَهَا بِأَهْلٍ أَنْ تَجْعَلَهَا طَهُورًا وَزَكٰوةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے اُمّ سُلیم کیا تو نہین جانتی کہ میری
شرط اپنے رب سے یہ ہے کہ مین البتہ شرط کر چکا اپنے رب سے اسطرح کہکر کہ مین تو آخر آدمی ہون راضی ہوتا ہون جیسے آدمی راضی

ہوتا ہی اور غصہ کرتا ہون جیسے آدمی غصہ کرتا ہی سو جس کسی پر اپنی امت سے مین بد دعا
کرون کہ اوسکے وہ لائق نہو تو اسے رب اوس بد دعا کو اوسکے گناہون کی طہارت
پاکی اور اپنی نزدیکی کا سبب کر دیجیو کہ قیامت کے دن اوس بد دعا کے بدلے
بہتری نزدیکی حاصل کرے **ف** انس سے روایت ہی کہ میری ماں ام سلیم کے پاس ایک
یتیم لڑکی تہی اوسکو حضرت نے ایک روز دیکہہ کر فرمایا کہ ارے تو تو بڑی ہو گئی اب
بڑہنا نصیب نہو جیو اوس لڑکی نے رو کر ام سلیم سے کہا کہ حضرت نے مجھکو بد دعا دی
نے کہا یا رسول اللہ آپ نے کیا میری یتیم لڑکی کو بد دعا دی ہی حضرت نے فرمایا کہ کیا
بد دعا ام سلیم نے کہا کہ وہ لڑکی روتی ہی اور کہتی ہی کہ حضرت نے مجھکو یون بد دعا دی
تو عمر دراز نہو جیو تو حضرت ہنسنے لگے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی تو مت گہبرا کہ [illegible]
خدا سے کہ میری بد دعا نہین لگتی بلکہ اوسکے بدلے خدا کے نزدیک اوسکے حق مین پاکی
اور بہتری ہوتی ہی حضرت کی یہ دعا ایسی تہی جیسے کسی وقت ماباپ اپنے لڑکے کو
کہتے ہین جیسے اے کمبخت اسے نے نصیب مگر دل سے اوسکا برا نہین چاہتے ہرچند
حضرت ﷺ بحالت غصے سے معصوم تہے لیکن حضرت کو کیا شفقت تہی اپنی امت پر کہ پیشبندی
کرکے اپنی بد دعا کی نہ تاثیر ہونے کی خدا سے شرط کر لی کہ شاید اگر بے قصد کسی کے
حق مین کبھی بد دعا نکل جاوے تو اثر نہ کرے بلکہ برعکس اوسکے بہتر ہو **شعر** اپنی امت پر جو شفقت تہی شہ عالم کو
ایسی شفقت کسی ماباپ مین دیکہی نہ سنی   اب تو امت کو یہی لازم کہ جب ایسا ہو رسول
راہ اوسکی چلین بدعت کی کرین بیخ کنی

۱۱۴۰ **م انس یا ام سلیم ان اللہ قد کفی واحسن قالہ یوم حنین** مسلم مین انس سے روایت ہی
کہ حضرت ﷺ نے فرمایا اے ام سلیم کافرون کے شر کو خدا کفایت کر گیا اور اوسنے ہم پر
احسان کیا یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا **ف** حضرت نے ام سلیم کو خنجر باندہے
دیکہا پوچہا کہ یہ کیون تو نے باندہا ہی ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ جب [illegible] باندہا

کہ اگر کوئی کافر میرے قریب ہو تو اوسکا پیٹ پھاڑ ڈالون تو حضرت نے ہنس کے یہ حدیث

فرمائی یعنی خدا کے کرم سے فتح ہو چکی تیرے خنجر کی اب کچھ حاجت نہین

ف أنسٌ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا هٰذَا الَّذِي تَصْنَعِينَ قَالَهُ حِينَ رَآهَا تَجْمَعُ عَرَقَهُ ١١٤١

بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ام سلیم تو یہ کیا کرتی ہی یہ حضرت نے

اوسوقت فرمایا جب ام سلیم کو اپنا آپ پسینا جمع کرتے دیکھا ف انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت

اکثر دنکو میرے گھر مین آکر سوتے تہے ایک روز حضرت کے بدن سے پسینا بہت نکلا میری ما یعنی

ام سلیم پسینا حضرت کا پوچھ پوچھ کر عطر کی شیشے مین بھرنے لگے حضرت جاگ پڑے اور یہ

حدیث فرمائی یعنی تو کیون پوچھتی ہی ام سلیم نے کہا یا رسول یہ میری عطر کی شیشی ہی اسمین

مین آپ کا پسینا ڈالتی ہون کہ حضرت کا پسینا عطر سے بھی زیادہ خوشبودار ہی اور دوسری روایت

ام سلیم نے یون جواب دیا کہ اپنے لڑکون کی برکت کے واسطے حضرت کا پسینا جمع کرتی

حضرت نے فرمایا تو خوب سمجھی

م أنسٌ يَا أُمَّ فُلَانٍ أُنْظُرِي أَيَّ السِّكَكِ شِئْتِ حَتَّى أَقْضِيَ لَكِ حَاجَتَكِ قَالَهُ ١١٤٢

لِامْرَأَةٍ كَانَ فِي عَقْلِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً

مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے فلانی کی ما دیکھ اور جس گلی کو

تیرا جی چاہے تا کہ مین تیرا کام کر دون یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جسکی عقل مین کچھ

خلل تھا یعنی دیوانی تھی سو اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ مجھکو آپ سے کچھ کام ہی

ایک عورت تھی دیوانی حضرت پاس آئی کہ حضرت میرا فلانا کام کر دیجئے حضرت کمال اخلاق

سے اوسکی بھی خاطر شکنی نکرتے اور اوسکا کام کر دیتے تھے

ف عَائِشَةُ يَا بَرِيرَةُ هَلْ رَأَيْتِ مِنْهَا شَيْئًا يُرِيبُكِ يَعْنِي عَائِشَةَ قَالَهُ حِينَ قَالَ فِيهَا ١١٤٣

أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے

بریرہ کیا تو نے عائشہ سے کچھ ایسا دیکھا جس سے تجھکو شک پڑے یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب

حضرت عائشہ کے حق مین تہمت کرنے والون کہا جو کہا ف تہمت کا قصہ اسی باب مین مفصل ہو چکا

۱۱۴۴ ق عَائِشَةُ یَا بُنَیَّةُ اَلَا تُحِبِّیْنَ مَا اُحِبُّ قَالَہٗ لِفَاطِمَةَ حِیْنَ بَعَثَهَا اَزْوَاجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَیْهِ یَنْشُدْنَهُ الْعَدْلَ فِیْ عَائِشَةَ بخاری اور مسلم من حضرت

عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے بیٹی کیا تو نہین چاہتی جو مین چاہتا ہون یہ حضرت نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا جب اونکو حضرت کی بی بیون نے حضرت کے پاس بہیجا تہا عائشہ رضی کے حق مین برابری چاہتی تہی ف دوسرے باب مین اسکا قصہ مفصل ہو چکا

۱۱۴۵ ق عَائِشَةُ یَا عَائِشَةُ اَشَعَرْتِ اَنَّ اللّٰهَ اَفْتَانِیْ فِیْمَا اسْتَفْتَیْتُهٗ فِیْهِ جَاءَنِیْ رَجُلَانِ فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِیْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَیَّ فَقَالَ الَّذِیْ عِنْدَ رَاْسِیْ لِلَّذِیْ عِنْدَ رِجْلَیَّ اَوِ الَّذِیْ عِنْدَ رِجْلَیَّ لِلَّذِیْ عِنْدَ رَاْسِیْ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهٗ قَالَ لَبِیْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَ فِیْ اَیِّ شَیْءٍ قَالَ فِیْ مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ ذَکَرٍ قَالَ فَاَیْنَ هُوَ قَالَ فِیْ بِئْرِ ذِیْ اَرْوَانَ بخاری اور مسلم مین

حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ کیا تو نے جانا کہ خدا نے مجھکو حکم کیا جسمین مینے اوس سے حکم چاہا یعنی میری دعا قبول کی اور جادو کا حال بتلا دیا میرے پاس دو مرد آئے سو ایک تو میرے سر کے پاس بیٹہا اور دوسرا میرے پیر کے پاس سو کہا اوسنے جو میرے سر پاس تہا اوس سے جو میرے پیر پاس تہا یا اوسنے کہا جو میرے پیر پاس تہا اوس سے جو میرے سر پاس تہا کیا درد ہی اس مرد کو یعنی حضرت کو اوسنے جواب مین کہا کہ اسپر جادو کا اثر ہوا ہی اوسنے کہا کسنے اسکو جادو کیا ہی دوسرے نے کہا کہ لبید اعصم کے بیٹے نے کیا ہی اوسنے کہا کس چیز مین کیا ہی دوسرے نے کہا کہ کنگہی مین اور اون بالون مین جو کنگہی سے ٹوٹے اور نر کہجور کی بالی کے غلاف مین اوسنے کہا کہ یہ کہان رکہا ہی دوسرے نے کہا ذی اروان کے کوئے مین ف مصابیح مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ ایکبار حضرت پر جادو ہو خیال بندہی کا کہ نا کردہ کام کو حضرت جانتے تہے کہ مین کر چکا اور بخاری مین

یون ادا ہی

یون روایت ہی کہ حضرت بی بیون سے صحبت نہ کرسکنے تہے چنانچہ ایکروز حضرت میرے پاس تہے اپنی صحت کی خدا سے دعا کی پہر یہ حدیث فرمائی پہر حضرت چند اصحاب کے ساتہہ اوس کوئے تشریف لے گئے اوسکے نکالتے ہوئے حضرت کو صحت حاصل ہوئی میںنے کہا یا حضرت اوس جادوگر یہودی کو سزا دیجئے اور شہر سے نکلوا دیجئے حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجھکو تو شفا دی مین کسواسطے لوگون مین فتنہ انگیزی کرون اور شور وغل مچاؤن حضرت پر جادو اثر کرنے کی یہ حکمت تہی کہ کافر حضرت کے معجزے دیکہہ کر حضرت کو جادوگر کہتے تہے اور مشہور یون ہی کہ جادوگر پر جادو اثر نہین کرتا تو جب حضرت پر جادو کا اثر ہوا تو اوسکے نزدیک بہی حضرت کو جادوگر کہنا درست نہو

۱۱۴۶ ف عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلَى بَعْضٍ يَعْنِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ وہ حال نہایت سخت ہوگا کہان فرصت ہوگی جو ایک دوسرے کو دیکہے یعنی قیامت کے دن ف مصابیح مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت مین لوگ ننگے بدن ننگے پانؤن اوٹہین گے مینے کہا یا رسول اللہ عورت اور مرد ایک دوسریکو دیکہین گے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب اپنی اپنی مصیبت مین گرفتار ہون گے ہوش کہان ٹہکانے ہون گے کہ کوئی کسیکو دیکہے

۱۱۴۷ م عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ لَا تَكُوْنِي فَاحِشَةً مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ تو زیادہ گو بدزبان نہو ف اسکا قصہ ہوچکا کہ یہودیون نے حضرت کو زبان داب کے بددعا کی حضرت عائشہ رضی نے اونکو اوسیطرح جواب دیا اور برے لعنت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جتنا اونہون نے کہا اوس سے زیادہ کیون کہا

۱۱۴۸ ق عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا زَالَ اَجِدُ اَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِيْ اَكَلْتُ بِخَيْبَرَ فَهٰذَا اَوَانُ وَجَدْتُّ انْقِطَاعَ اَبْهَرِيْ مِنْ ذٰلِكَ السَّمِّ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی

کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ میں ہمیشہ اوس کہانے کی تکلیف پاتا ہوں جو میں نے خیبر میں کہایا تہا
سو یہ وقت تو اب وہ ہی کہ مجھکو معلوم ہو چکا اپنی جان کی رگ ٹوٹنا اوسی زہر سے **ف**
حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مرض الموت میں یہ حدیث فرمائی یعنی اوسی
زہر کے اثر سے اب میرا انتقال ہی

۱۱۴۹ خ عَائِشَةَ يَا عَائِشَةُ مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْرِفَانِ دِينَنَا الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ يَعْنِي رَجُلَيْنِ مِنَ
الْمُنَافِقِينَ بخاری میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ میرے
گمان میں نہیں آتا کہ فلانا اور فلانا جانتے ہوں اس دین کو جس پر ہم ہیں یعنی دو مرد منافق **ف**
حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ میں دو شخصوں کا ذکر کرتی تہی کہ اتنے میں حضرت تشریف
لائے پہر اون دونوں کے حق میں یہ حدیث فرمائی یعنی نفاق کی نشانیاں اون سے
ظاہر ہوتی ہیں غالب ہی کہ وہ اسلام کی حقیقت سے آگاہ نہیں حضرت نے گمان کہا یقین نہیں اسواسطے
کہ دل کا حال خدا ہی خوب جانتا ہی

۱۱۵۰ خ عَائِشَةَ يَا عَائِشَةُ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ بخاری میں حضرت عائشہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ تمہارے پاس کہیل نہ تہا اسواسطے کہ انصار کو
کہیل خوش معلوم ہوتا ہی **ف** حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ میں نے ایک عورت
کی ایک انصاری مرد سے شادی کردی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہیل فرمایا دف
بجانے کو اور شعر میں گانے کو معلوم ہوا کہ نکاح میں دف بجانا اور گانا حلال ہی بشرطیکہ
دف میں جہانجہہ نہ ہوا اور راگ کا مضمون خلاف شرع نہو

۱۱۵۱ م عَائِشَةَ يَا عَائِشَةُ مَا لَكِ حَشْيَا رَابِيَةً قَالَتْ قُلْتُ لَا شَيْءَ فَقَالَ لَتُخْبِرِنِي أَوْ لَيُخْبِرَنِّي
اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَأَنْتِ السَّوَادُ
الَّذِي رَأَيْتُ أَمَامِي قُلْتُ نَعَمْ فَلَهَدَنِي فِي صَدْرِي لَهْدَةً أَوْجَعَتْنِي ثُمَّ قَالَ أَظَنَنْتِ أَنْ
يَحِيفَ اللهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ قَالَتْ مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ يَعْلَمْهُ اللهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ

اَتَانِی حِیْنَ رَاَیْتِ فَنَادَانِی فَاَخْفَاهُ مِنْكِ فَاَجَبْتُهُ فَاَخْفَیْتُهُ مِنْكِ وَلَمْ یَكُنْ یَدْخُلُ عَلَیْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِیَابَكِ فَظَنَنْتُ اَنْ قَدْ رَقَدْتِ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَكِ وَخَشِیْتُ اَنْ تَسْتَوْحِشِیْ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ یَاْمُرُكَ اَنْ تَاْتِیَ اَهْلَ الْبَقِیْعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَهُمْ

مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسے عائشہ کیا تیرا حال ہی جو دم پہولی اور ہانپہتی ہی حضرت عائشہ نے کہا کس چیز سے یعنی کوئی سبب نہین میرے ہانپہنے کا تو حضرت نے فرمایا کہ اسکا سبب بتلا دے یا تو پھر مجھکو ظاہر باطن کا دانا خبردار بتلا دیگا حضرت عائشہ نے کہا مینے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان پہر مینے حضرت کو سب حال بتلا دیا حضرت نے فرمایا تو تو ہی تہی سیاہ سیاہ جسکو مینے اپنے آگے دیکہا مینے کہا کہ ہان سو حضرت نے مہربانی سے میری چہاتی مین ایسا دہکا مارا کہ میرے درد ہونے لگا پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے یہ گمان کیا کہ خدا اور رسول اوسکا تجہپر ظلم کرے گا یعنی تیری باری کی رات کسی اور بی بی پاس مین جاتا حضرت عائشہ نے کہا جس چیز کو لوگ چہپاتے مین خدا اوسکو جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ البتہ جبرئیل میرے پاس آیا تہا جب کہ تو نے دیکہا پھر اونسے مجھکو پکارا اور تجہہ سے چہپایا سو مینے اوسکو جواب دیا اور تجہہ سے مینے چہپایا اور جبرئیل کبہی تیرے پاس نہ آتا تہا اور تو اپنے کپڑے اوتار چکی تہی اور میرے گمان مین یہ آیا تہا کہ تو سو گئی سو مجھکو برا لگا کہ تجھکو جگاؤن اور ڈرا مین کہ تو گہبراوے گی سو جبرئیل نے کہا کہ مقرر تیرا رب تجھکو یہ حکم کرتا ہی کہ تو بقیع کے قبرستان والے مردون پاس جا پھر اونکے واسطے مغفرت مانگ **ف** حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ میری باری کی رات حضرت میرے پاس تشریف لائے اور آتے ہی لیٹے کہ حضرت کے گمان مین مین سو گئی پھر حضرت اوٹھے اور آہستہ اپنی چادر اور آہستہ جوتا پہنا اور آہستہ دروازہ کہولا مجھکو یہ رشک آیا کہ شاید حضرت کسی اور بی بی پاس جاتے مین سو مین بہی اپنی کرتی پہن اوڑہنی اوڑہ کے حضرت کے پیچہے چلی یہانتک کہ حضرت قبرستان مین گئے اور بہت دیر تک وہان کہڑے رہے پھر حضرت نے تین بار ہاتھ اوٹھا کر دعا کی

بعد اسکے حضرت وہان سے پھرے تو مین بھی پھری حضرت سے پہلے مین بھی پہنچی سو مین جلدی سے آگے گر لیٹ رہی جب حضرت آئے تب یہ حدیث فرمائی بقیع مدینے کے قبرستان کا نام ہی حضرت کے مکان سے نہایت متصل ہی کئی قدم کا فرق ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبرستان مین جانا اور مُردون کے واسطے دعا کرنا سنت ہی

۱۱۵۲ ق عَائِشَةَ يَا عَائِشَةُ مَا يُؤْمِنُنِي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا قَالَ لَمَّا قَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَى النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الْغَيْمَ فَرِحُوا رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عَرَفْتُ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے عائشہ کون چیز مجھکو نڈر کرتی ہی شاید اس آندھی اور بدلی مین عذاب الہی ہو مقرر ایک قوم یعنی عاد پر عذاب ہو چکا ہی آندھی سے اور البتہ قوم نے عذاب الہی دیکھا تھا سو کہتا تھا کہ یہ بدلی ہی ہماری پانی کی برسانے والی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ حضرت عائشہ نے کہا تھا یا رسول اللہ مین دیکھتی ہون لوگون کو جب بدلی دیکھتے ہین تو خوش ہوتے ہین اس امید سے کہ اسمین مینہہ ہوگا اور مین آپ کو جو دیکھتی ہون کہ جب آپ بدلی دیکھتے ہین تو آپ کے چہرے پر کراہیت اور گھبراہٹ معلوم ہوتی ہی ق حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ مینے حضرت کو کبھی اسطرح ہنستے نہین دیکھا کہ حضرت کا خوب منھہ کھل جاوے مگر مسکراتے تھے اور جب آندھی اور بدلی آتی تو گھبراتے اور دعاء خیر کرتے خوف سے کبھی اوٹھتے کبھی بیٹھتے یہی حالت حضرت کی رہتی جبتک پانی نہ برستا تو مینے اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بدلی سے خوف ہونے کا کیا مقام ہی آخر عاد کی قوم اسطرح ہوا ہی سے برباد ہوئی تو مشہور کا کہ نزدیکان را بیش بود حیرانی اس حدیث سے خوب مطلب حل ہوا بندگی اسکا نام ہی کہ بندہ اپنے مالک سے ذری ذری بات مین لرزتا رہے

ق عَائِشَةَ يَا عَائِشَةُ مَتَى دَخَلَ هٰذَا الْكَلْبُ هٰهُنَا مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے

فرمایا

فرمایا اے عائشہ یہ کتا اس مکان میں کب گھس آیا تھا **ف** اسکا قصہ ہو چکا کہ حضرت جبرئیل نے
حضرت پاس آنے کا وعدہ کیا تھا سو حضرت کے گھر میں کتا گھس آیا تھا اس سبب سے اونکے
آنے میں دیر ہوئی تھی جب حضرت کو حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی

۱۱۵۳ **م** أَبُو هُرَيْرَةَ يَا عَائِشَةُ نَاوِلِينِي الثَّوْبَ وَيُرْوَى الْخُمْرَةَ فَقَالَتْ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ
إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ اے عائشہ مجھکو کپڑا اوٹھا دے اور دوسری روایت میں ہی کہ جانماز اوٹھا دے سو حضرت
عائشہ نے کہا کہ مجھکو حیض کے دنوں میں تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ تیرا حیض تو تیرے ہاتھ میں
نہیں **ف** یعنی حائضہ عورت کو چیز چھونا درست ہی اسواسطے کہ اوسکے ہاتھ میں
تو نجاست نہیں لگی

۱۱۵۴ **ق** عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ وَاللهِ لَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ
يَعْنِي بِيْرَ ذِي أَرْوَانَ بخاری اور مسلم میں عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ اے عائشہ خدا کی قسم اوس کوئے کا پانی جیسے مہندیکا بھگویا پانی اور اوسکے چہار طرف کے درخت
جیسے شیطانوں کے سر یعنی ذی ازوان کوئے کی **ف** حضرت پر جادو کرنے کا قصہ قریب گذرا
اوس کوئے کی وحشت اور ویرانی کا حال حضرت نے بیان کیا

۱۱۵۵ **ق** عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ اور مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا اے عائشہ یہ جبرئیل تجھکو سلام کرتے ہیں **ف** پورا قصہ حضرت عائشہ سے
یوں روایت ہی کہ میں نے کہا علیہ السلام ورحمۃ اللہ یعنی جبرئیل کو سلام اور خدا کی رحمت اور
جواب دیتے ہیں وہ میں نہیں دیکھتی اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عائشہ کی ثابت ہوئی
اور معلوم ہوا کہ ایک کی طرف سے دوسرے کو سلام پہونچانا مستحب ہی اور سلام کا جواب زیادہ کر
دینا افضل ہی جیسے عائشہ رضہ نے رحمۃ اللہ کی لفظ زیادہ کی

۱۱۵۶ **م** عَائِشَةُ يَا عَائِشُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے عائش چھری دے

ف عائشہ اختصار ہی عائشہ کا مصابیح مین روایت ہی کہ سینگ دار سیاہ مینڈہیکو حضرت نے
قربانی کے واسطے منگوایا اور مجہہ سے چہری مانگی پہر فرمایا کہ پتہر سے تیز کر دے پہر حضرت نے چہری کو
پکڑا اور مینڈہے کو پچہاڑ کے بسم اللہ کہہ کر ذبح کیا پہر فرمایا کہ الہی قبول کر محمد سے اور محمد کے
گہر والون سے اور محمد کی امت سے

۱۱۵۷ م عَائِشَةُ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ
اللّٰهِ شَيْئًا سَلُوْنِيْ مِنْ مَالِيْ مَا شِئْتُمْ مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے
فاطمہ محمد کی بیٹی اے صفیہ عبد المطلب کی بیٹی اے عبد المطلب کی اولاد مین مالک نہین تمہاری بہتر کا
خدا سے کسی چیز کا میرے مال سے مانگ لو جو تمہارا جی چاہے ف جب یہ آیت اتری کہ ڈرا دے
پیغمبر اپنی برادری والونکو عذاب الہی سے ڈرا دے تب حضرت نے اپنی بیٹی اور پہوپہی اور دادا کی اولاد
سے یہ حدیث فرمائی یعنی دنیا مین اپنے مال دینے مین مجہکو اختیار ہی آخرت کا مین مالک اور
مختار نہین بدون ایمان اور نیک عمل کے ہی قرابت پر نہ بہولیو

۱۱۵۸ ف أَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ إِحْدٰيكُنَّ لِجَارَتِهَا وَلَوْ كُرَاعَ شَاةٍ مُحْرَقٍ
هٰكَذَا ذَكَرَهُ الَّا فَلْيَتَشِيُّ وَالرِّوَايَةُ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ
بخاری و مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ایمان دار عورتو تم مین سے
کوئی عورت اپنی ہمسائی عورت کے تحفے کو ناچیز اور ذلیل نہ جانے اور اگرچہ تحفہ
بکری کے پانو کی جلی ہوئی تلی ہو مصابیح التلیشی نے ذکر کیا ہی اور مشہور روایت یون ہی کہ اے مسلمان
عورتو نہ ناچیز جانے ہمسائی دوسری ہمسائی کے تحفے کو اگرچہ تحفہ بکری کا کہر یا کہر کے
درمیان کا گوشت ہو ف یعنی ہمسایہ اور پڑوسیون کو آپس مین محبت اور
الفت چاہیے تو آپس مین تحفہ دینے لینے سے محبت زیادہ ہوتی ہی تہوڑے
بہت کا دہیان اور خیال نہ چاہیے کرنا عورتون کو خاص کر کے اسواسطے فرمایا کہ انکو
تحمل نہین ہوتا کم چیز کو پہیر دیتی ہین حقیر جان کر اور اسکو فضیحت کرتی ہین تو محبت کہان اور عداوت پیدا

اَلْبَابُ السَّادِسُ

چھٹے باب میں بہت قسم کی حدیثیں ہیں اول قسم وہ ہیں جنکے شروع میں لیس آتا ہے

خ عَائِشَةُ لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ اِلَّا هَلَكَ بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے ١
فرمایا کہ کوئی ایسا نہیں کہ جسکا حساب ہوگا وہ برباد ہو جاویگا ف قیامت میں دو طرحکا حساب ہوگا
ایک تو یہ کہ صرف نامہ اعمال دکھلاتے جاوینگے اوس میں کچھ گفتگو نہوگی یہ حساب ہے ایمانداروں کا اور
دوسری طرح یہ کہ اوس میں ہر ایک بات میں جھگڑا ہوگا یہ کافروں کا حساب ہے کہ اونکا انجام دوزخ ہے

ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ ٢
بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلوان وہ نہیں جو لوگوں کو پچھاڑے حقیقت
میں پہلوان تو وہ ہے جو غصے کے وقت اپنی جان پر قابو رکھے یعنے باوجود غصے کے ایسی بیجا حرکت
نکرے کہ آخر کو پچھتاوے

ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ اِنَّمَا الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے ٣
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں ہے بے پرواہی اسباب دنیا کی زیادتی سے بے پرواہی تو حقیقت میں دل کی بے پرواہی ہے
ف یعنے غنی اور تونگر اوسکا نام نہیں جسکے پاس دنیا کی دولت اور اسباب زیادہ ہو اسواسطے کہ جتنا
اسباب زیادہ اتنی احتیاج زیادہ + مصرعہ + آنانکہ غنی تراند محتاج تراند + تو حقیقت میں غنی اور بے پرواہ
قناعت والا ہے جسکا دل غنی ہے اسواسطے کہ جب دل سے دنیا کی محبت گئی تو کچھ حاجت نہیں کہ تونگری کمال

ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللُّقْمَةُ وَلَا اللُّقْمَتَانِ ٤
اِنَّمَا الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَتَعَفَّفُ اِقْرَأُوْا اِنْ شِئْتُمْ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا
بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیچارہ محتاج وہ نہیں جسکو ایک چھوارا اور دو چھوارے
اور ایک لقمہ اور دو لقمے کی طمع دربدر پھراوے حقیقت میں بیچارہ محتاج تو وہ ہے جو حرام اور سوال سے
رکا رہتا ہے اگر تم چاہو تو اپنے مطلب کو قرآن سے پڑھو کہ لائق دینے کے وے لوگ ہیں کہ باوجود محتاجی کے
لوگوں سے نہیں سوال کرتے چمٹ کر کہ بدون لئے پیچھا نہ چھوڑیں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ

جو محتاج لوگ کہ سوال نہین کرتے اونکے دینے مین زیادہ تر ثواب ہے گدائی فقیرون سے اور اونکا حق مقدم
اونکے حق سے اسواسطے کہ انھون نے گدائی کو اپنا پیشہ مقرر کر لیا ہے اگر ایک مقام پر نہ پاوینگے تو دوسرے
مقام سے مانگ لاوینگے اور یہ بچارے سوال زبان سے نہین کرتے خواہ دنیا کی غیرت سے خواہ توکل اور قناعت سے

ح عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِي وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ
رَحِمُهُ وَصَلَهَا بخاری مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ برادری کا حق ادا کرنے والا
وہ شخص نہین جو احسان کے عوض مین احسان کرے ولیکن برادری کا حق ادا کرنے والا وہ ہے کہ جب کوئی اوس
حق برادری کو توڑے تو وہ اوسکو جوڑے ف یعنی جو اپنے بھائی بندون کے جور اور ظلم کے مقابلے
مین اون سے احسان کرے اوسنے برادری کا حق ادا کیا اور بھائی بند کے ساتھ احسان کے بدلے احسان
کرنا دین مین کچھ عمدہ بات نہین کافر بھی ایسا کرتے ہین

ق أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ لَيْسَ بِأَحَقَّ بِي مِنْكُمْ وَلَهُ وَلِأَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ وَاحِدَةٌ وَلَكُمْ أَنْتُمْ
أَهْلَ السَّفِينَةِ هِجْرَتَانِ يَعْنِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَ قَالَ لِأَسْمَاءَ حِينَ قَدِمَتْ مِنَ
الْحَبَشَةِ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ فَنَحْنُ أَحَقُّ بِرَسُولِ اللهِ مِنْكُمْ بخاری اور مسلم مین اسماء سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ عمر میرا حقدار نہین تم سے زیادہ اور واسطے اوسکے اور اوسکے ساتھ والون کو ایک ہجرت کا
ثواب ہے اور تمکو اسے جہاز والو دو ہجرتون کا ثواب ہے سبب یہ ہے کہ عمر فاروق نے اسماء سے کہا تھا جب وے
حبش سے آئین کہ ہمنے تمسے پہلے ہجرت کی سو ہم حضرت کے زیادہ حقدار ہین تمہاری نسبت ف
ابتداء اسلام مین جعفر طیار نے معہ چند اصحاب مکے سے حبش کے ملک مین ہجرت کی پھر جب حضرت اور
باقی اصحاب مدینے مین ہجرت کرکے آئے اور خیبر فتح ہوا ابو جعفر طیار وغیرہ حبش سے مدینہ مین ہجرت
کر آئے تب عمر فاروق نے اسماء سے جو جعفر کی اوسوقت نکاح مین تھین اور حبش سے آئی تھین کہا کہ
اسماء ہم حضرت کے زیادہ تر حقدار ہین کہ ہمنے ہجرت مین سبقت کی اور تم لوگ پیچھے آئے اسماء نے کہا
کہ اے عمر ہم دور ملک مین گئے تھے ہم کو ہر طرح کی تکلیف ہوئی اور تم قریب ملک مین آئے جہان کھانے پینے
کا کچھ تکلف نہین پھر اسماء نے یہ گفتگو حضرت سے بیان کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جتنی

خدا کی ذات مین تکلیف زیادہ اوٹھاہی درجہ زیادہ مہاجرین حبش کو جہاز والا اسواسطے فرمایا کہ اونکا
حبش مین جانا اور آنا جہاز سے ہوا تھا

ق عُثْمَانُ لَيْسَ بِكَذَّابٍ مَنْ أَصْلَحَ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَقَالَ خَيْرًا أَوْ نَمَى خَيْرًا بخاری اور مسلم مین حضرت عثمان رض سے
٧ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص جہوٹھا نہین جو ملاپ کرادیوے دو مین تو کہی نیک بات یا اپنی طرف سے
جوڑی نیک بات ملاپ کے واسطے ف یعنے ہرچند جہوٹھ حرام ہے لیکن بہ نیت اصلاح کے درست ہے
کہ دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز

خ الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَلَكِنَّا حُرُمٌ بخاری مین صعب بن جثامہ سے روایت ہے
٨ کہ حضرت نے فرمایا کہ ہماری طرف سے تجھکو پھیر دینا نہین ولیکن ہم تو احرام باندہے ہین ف یہ قصہ
ہوچکا کہ حضرت احرام باندہے حج کو جاتے تھے راہ مین صعب نے گورخر کا شکار کیا تھا حضرت کو تحفہ دیا
حضرت نے نہ لیا صعب کا دل تھوڑا ہوگیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے اگر ہم احرام نہ باندہے ہوتے
تو تیرا تحفہ قبول کرتے

م أَبُو هُرَيْرَةَ لَيْسَتِ السَّنَةُ بِأَنْ لَا تُمْطَرُوا وَلَكِنِ السَّنَةُ أَنْ تُمْطَرُوا وَتُمْطَرُوا وَلَا تُنْبِتُ الْأَرْضُ شَيْئًا ٩
مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قحط وہی نہین کہ تمہارے واسطے مینہہ نہ برسایا جاوے ولیکن
قحط وہ ہے کہ جسمین بارش ہو اور بارش ہو اور زمین کچھ نہ اوگاوے ف یعنے سخت قحط وہ ہے کہ مینہہ برسے
اور زمین کچھ نہ اوگے کہ اسمین بالکل امید قطع ہے اور غضب الہی صاف کہلا ہے

ق أَبُو هُرَيْرَةَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فَرَسِهِ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ مسلمان کے غلام ١٠
اور گہوڑے پر زکوٰۃ نہین ف یعنے خدمتی غلام اور گہوڑے پر زکوٰۃ نہین اور اگر غلام اور گہوڑے سوداگری کے ہون تو اون پر زکوٰۃ ہی

م جَابِرٌ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ ١١
وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین پانچ
اوقیہ سے کم چاندی مین زکوٰۃ اور نہین پانچ اونٹون سے کم مین زکوٰۃ اور نہین پانچ وسق سے کم چہوارے
مین زکوٰۃ ف اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے تو پانچ اوقیہ کے دوسو درم ہوئے جو تولے کے حساب سے

ساڑھے باون تولے ہوتے ہین اور دس سائیہ صاع کا ہوتا ہے تخمینا پانچ من بختہ ہوئے حدیث من نصاب کا بیان ہے کہ اس سے کمتر مین زکوۃ نہین امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد کے نزدیک اناج اور میوہ جبتک پانچ من نہو اوسمین زکوۃ نہین اور یہی حدیث انکی دلیل ہے اور امام اعظم کے نزدیک اناج اور میوے مین کچھ مقدار نہین تھوڑے اور بہت سب مین زکوۃ ہے یعنی دسوان حصہ

ق عَائِشَةُ لَيْسَ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهٖ وَجَنَّتِهٖ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهٖ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ قَالَهٗ لَهَا حِيْنَ قَالَتْ كُلُّنَا يَكْرَهُ الْمَوْتَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یون نہین ولیکن ایماندار کو جب خدا کی رحمت اور رضامندی اور بہشت کی خوشی سنائی جاتی ہے یعنے مرتے وقت تو وہ خدا کے ملنے کو دوست رکھتا ہے اور خدا اوسکے ملنے کو دوست رکھتا ہے اور البتہ کافر کو جب مرتے وقت عذاب الہی اور اوسکے غصے کی خبر سنائی جاتی ہے تو وہ خدا کے ملنے کو یعنے موت کو برا جانتا ہے تو خدا بھی اوسکے ملنے کو برا جانتا ہے یہ حضرت نے حضرت عائشہ رض سے فرمایا جب کہ حضرت عائشہ نے پوچھا تھا کہ یا حضرت ہم سب موت کو برا جانتے ہین ف یعنے زندگی مین موت کا برا جاننا معتبر نہین مرتے وقت کا اعتبار ہے کہ ایماندار رحمت الہی کی بشارت سے خوشی سے مرتا ہے اور کافر عذاب کے ڈر سے گھبراتا ہے اور موت کو برا جانتا ہے

م فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ قَالَهٗ لَهَا لَمَّا طَلَّقَهَا زَوْجُهَا اَبُوْ عَمْرِو بْنُ حَفْصٍ اَلْبَتَّةَ مسلم مین فاطمہ بنت قیس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا خرچ اوسپر واجب نہین یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے فرمایا جب کہ اوسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے اوسکو طلاق باین دی تھی ف طلاق دو قسم ہے رجعی اور باین طلاق رجعی مین عدت کے اندر جورو کا خرچ خاوند پر واجب ہے سب علما کے نزدیک اور طلاق باین مین عدت کے اندر خاوند پر خرچ دینا امام شافعی کے نزدیک واجب نہین بموجب اس حدیث کے اور اگر حمل ہو تو واجب ہے اور امام اعظم کے نزدیک طلاق باین مین خاوند پر خرچ واجب ہے خواہ حمل ہو خواہ نہو اور یہ حدیث مخالف امام اعظم کے مذہب کے نہین اسواسطے کہ فاطمہ کا خاوند سفر مین

تھا اوسنے اپنے وکیل کی معرفت جو بھیجے تھے فاطمہ نے جو نہ لئے اور اوسکی نالش حضرت سے کی
تب حضرت نے فرمایا کہ تو وکیل پر تیرا خرچ واجب نہیں جو تکرار کرتی ہے اور یہ مطلب نہیں کہ خاوند پر ۱
واجب نہیں ۱۲

ف جابر لیس من البر الصیام فی السفر بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے ۱۴
فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا کچھ نیک کام نہیں ف حضرت سفر میں تھے ایک شخص کو دیکھا کہ
غش میں پڑا ہے اور لوگوں نے اوسپر سایہ کیا ہے حضرت نے پوچھا کہ اسکو کیا ہوا لوگوں نے کہا کہ یہ شخص
روزہ دار ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے جب ایسی تکلیف ہو تو سفر میں روزہ رکھنا خواہ مخواہ
ضرور نہیں سب علما کا یہی مذہب ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں درست ہے لیکن اگر طاقت
ہو اور مشقت کسیطرح نہو تو روزہ رکھنا ہی افضل ہے

ف ابو موسیٰ لیس منا من حلق ولا خرق ولا سلق بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے ۱۵
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص ہم لوگوں سے نہیں جو غم اور مصیبت میں سر کے بال مونڈ دے اور
کپڑے پھاڑے اور مونھہ کھسوٹے اور چلاوے ف کفر کی رسم تھی کہ جب کوئی مرجاتا تو اوسکے غم میں یہ
کام کرتے جسطرح ہندوں میں بھی بال منڈانے کی رسم ہے اسواسطے حضرت نے منع فرمایا اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ مصیبت میں یا محرم میں جیسے عوام کی عادت ہے پیٹنا اور چلا کر رونا حرام ہے اور ایسے لوگ
حضرت کے طریق پر نہیں اسواسطے کہ مصیبت میں صبر لازم ہے اور اس قسم کے کام مخالف صبر کے ہیں ۸۱

ف انس لیس من بلد الا سیطؤہ الدجال الا مکۃ والمدینۃ لیس نقب من انقابہا ۱۶
الا علیہ الملائکۃ صافین یحرسونہا فینزل السبخۃ ثم ترجف المدینۃ باہلہا ثلث رجفات
فیخرج الیہ کل کافر ومنافق بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کوئی ایسا
شہر نہیں جسکو دجال نہ روندے گا یعنے سب جگہ اوسکا عمل دخل ہوگا سوا مکے اور مدینے کے مدینے کے
دروازوں میں سے کوئی دروازہ ایسا نہوگا جسپر فرشتے قطار باندھے رکھوالی کرتے نہوں گے سو دجال اتریگا
مدینے کے قریب شورہ زار میں یعنے اوس زمین میں پھر کانپے گا مدینہ اپنے سب لوگوں کے ساتھ تین بار تو

نکل جاوینگے دجال کی طرف سب کافر اور منافق

وعن ابی ذر لیس من رجل ادعی لغیر ابیه وهو یعلمه الا کفر ومن ادعی ما لیس له فلیس منا ولیتبوء مقعده من النار ومن دعا رجلا بالکفر او قال عدو الله ولیس کذلک الا حار علیه کذا قال مسلم وقال البخاری لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیه بالکفر الا ارتدت علیه ان لم یکن صاحبه کذلک بخاری اور مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا مرد نہین جو اپنا باپ چھوڑ غیر کو باپ بناوے جان بوجھ کر مگر کہ وہ کافر ہوگیا اگر اسکو حلال جانے اور نہین تو اوسنے کفران نعمت کیا اور جو شخص دعوی ملکیت کا کرے جو اوسکا نہین وہ ہماری راہ پر نہین اور چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ کو ٹھہراوے اور جو پکارے کسی مرد کو کافر کہکے یا اوسکو خدا کا دشمن کہے اور حالانکہ وہ ایسا نہین ہی تو کہنے والے پر پلٹ پڑیگا مسلم نے اسیطرح روایت کی اور بخاری نے یون روایت کی ہے کہ نہ عیب لگاویگا ایک مرد دوسرے مرد کو گناہ کا یا کفر کا مگر کہ کہنے والے پر پلٹ پڑیگا اگر وہ شخص گنہگار اور کافر نہوگا ف معلوم ہوا کہ اپنا نسب چھپا کر دوسرا نسب ظاہر کرنا اور پرائی چیز کو اپنی کہنا اور مسلمان کو کافر یا نیک کو فاسق کہنا ایسا گناہ کبیرہ ہی جسمین کفر کا خوف ہی اور اگر کوئی صریح کفر کی بات دیکھ کر کسیکو کوئی کافر کہے تو درست ہی لیکن پھر بھی احتیاط ضرور ہے کہ مبادا اپنے اوپر پلٹ پڑے

18 وعن ابن مسعود لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعی بدعوی الجاهلیة وفی روایة او دعا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہماری راہ پر نہین جو مصیبت مین مونہہ کو کوٹے اور گریبان کو پھاڑے اور کفر کے بول بولے اور دوسری روایت مین یون ہی کہ جو ان تین کامون سے ایک کام بھی کرے وہ ہمارے طور پر نہین ف کفر کے بول یعنے واویلا و امصیبتا کہنا یا یون کہنا کہ ہائے یہ کیا غضب ہوا اور کیا ظلم اور ستم ہم پر ہوا یا میت کی بڑائیان ذکر کرکے چلا کر رونا پس سنت یہ ہی کہ مصیبت مین صبر کرے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے یہ کفر کی باتین نکرے خواہ اپنی مصیبت ہو خواہ امام اور پیغمبر کی لیکن دل مین غم کرنا اور آنکھ سے آنسو نکلنا منع نہین ہے

ح ابو هريرة ليس منا من لم يتغن بالقرآن بخاری ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ 19
ہمارے طریقہ پر نہین جو قرآن کو سمجھ بوجھ کے دنیا سے یا اور شعر سخن سے بے پرواہ ہو جاوے یا یہ مطلب کہ جو قرآن کو
خوش آوازی سے نہ پڑھے اور مد اور تشدید کی رعایت نہ کرے وہ ہماری سنت پر نہین ف عرب کا دستور
تھا کہ مجلسون مین اور سیر سفر مین شعر خوانی کیا کرتے تھے سو فرمایا کہ قرآن کے ہوتے کسی کلام کی کچھ
حاجت نہین کہ ایسی فصاحت اور بلاغت بشر سے ممکن نہین اور اگر قرآن کا مطلب بوجھے تو دنیا کی
حرص بالکل دور ہوتی ہی کسی کتاب مین ایسی نصیحت اور پند نہین تو باوجود قرآن کے جو شخص کہ اور شعر سخن سے
دل لگاوے یا دنیا سے اوسکا دل سیر نہو وہ حقیقت مین حضرت کی راہ سے بے نصیب رہا اور دوسرا
مطلب اس حدیث کا یہ کہ خوش آوازی سے قرآن پڑھنا سنت ہی بشرطیکہ حرف کم زیادہ نہو اور راگ
راگنی کو دخل نہ دے کہ اسمین قرآن کی عظمت اور جلال مین خلل پڑتا ہی

ق ابن مسعود ليس من نفس تقتل ظلما الا كان على ابن آدم الاول كفل من دمها لانه 20
سن القتل اولا ويروى لانه كان اول من سن القتل بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسی جان نہین جو ظلم سے قتل ہو مگر کہ آدم کے پہلے بیٹے کے لئے قابیل پر اوسکے
خون کا حصہ پڑتا ہے یعنی وہ بھی گناہ مین شریک ہوتا ہے اسواسطے کہ اوسنے خون کرنے کی
راہ نکالی اور دوسری روایت یون ہی کہ اوس پر گناہ اسواسطے ہوتا ہی کہ اوسنے اول اول
قتل کی راہ نکالی ف حضرت آدم کا بیٹا قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو ناحق مار ڈالا تھا خونریزی
کی رسم اول اوسی سے نکلی تو جتنے عالم مین قیامت تک خون ہون سب کا گناہ اوسپر ضرور ہوگا
اسیطرح جو شخص کہ بد رسم خلاف شرع نکالے گا اوسکے کرنے والون کے برابر اوسکی گردن پر بھی وبال پڑیگا

ق ابن مسعود ليس هو كما تظنون انما هو كما قال لقمان لابنه يا بني لا تشرك بالله 21
ان الشرك لظلم عظيم قاله لما نزلت الذين آمنوا ولم يلبسوا ايمانهم بظلم فشق
ذلك على اصحابه وقالوا اينا لم يظلم نفسه بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا اوسکا مطلب یون نہین جیسا تمنے گمان کیا بلکہ وہ مطلب تو یون ہی جیسا لقمان نے اپنے

بیٹے سے کہا کہ اے بیٹا اللہ کا شریک نہ ٹھہرانا مقرر شرک کرنا بڑا ظلم ہی یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب آیت اوتری کہ جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان میں ظلم کو نہ ملایا اونکو قیامت میں امن امان ہی تو یہ بات حضرت کے اصحاب پر بہت بھاری پڑی اور اونہوں نے کہا کہ ہم لوگوں میں کون ایسا ہی جو اپنی جان پر کچھ ظلم اور گناہ نہیں کرتا **ف** ظلم بیجا کام کا نام ہی کفر بھی بیجا کام ہی گناہ بھی بیجا کام ہی تو اصحاب ظلم کے معنے عام سمجھے تھے اسواسطے گھبرائے سمجھے کہ آدمی اگر کفر اور گناہ کبیرہ سے بچے تو ہر ایک صغیرہ گناہ سے نہیں بچ سکتا حضرت نے فرمایا کہ اوس آیت میں ظلم سے مراد شرک ہی گناہ مراد نہیں جو تم گھبراتے ہو معلوم ہوا کہ قرآن اور حدیث میں بعضی جگہہ لفظ تو عام ہوتی ہی اور معنے خاص مراد ہوتے ہیں بشرطیکہ دلیل اور قرینہ بھی موجود ہو

فصل فی نعم و بئس

اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جن میں نعم اور بئس کی لفظ ہے

۲۲ مرحبا بنعم الادام الخل مسلم میں جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اچھا سالن سرکہ ہے **ف** مصابیح میں روایت ہی کہ حضرت نے ایکبار گھر میں روٹی ساتھہ کھانیکو سالن مانگا لوگوں نے کہا اور کچھہ موجود نہیں سرکہ حاضر ہی حضرت نے اوسکو مانگا پھر حضرت اوسکو کھانے جاتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ سرکہ کیا اچھا سالن ہی سرکے کی تعریف دو سبب سے فرمائی اول یہ کہ سرکہ کم خرچ چیز ہی اوسکے واسطے زیادہ سامان درکار نہیں ایکبار بنالینا مدت کو کفایت کرتا ہے تو قناعت والے کے حق میں خوب چیز ہی اور دوسرے یہ کہ بلغم کے سبب سے اکثر بیماریاں ہوتی ہیں اور سرکہ بلغم کو کاٹ کر دور کرتا ہے

۲۳ **ف** حفصۃ نعم الرجل عبد اللہ لو کان یصلی من اللیل بخاری اور مسلم میں حضرت حفصہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عبد اللہ اچھا مرد ہی اگر رات کو تہجد کی نماز بھی پڑھتا **ف** عبد اللہ بن عمر رضی نے روایت ہی کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھکو دو فرشتے دوزخ پر پکڑ لیگئے میں نے دوزخ دیکھہ کر کہا کہ خدا کی پناہ تب تیسرے فرشتے نے مجھسے کہا تو مت ڈر یہ خواب میں نے اپنی بہن حفصہ سے کہا حفصہ نے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی روایت ہی کہ اوس رات سے عبد اللہ بن عمر رات کو بہت کم سوتے تھے معلوم ہوا کہ تہجد کی نماز کو دوزخ سے بچانے کی بڑی تاثیر ہے

خ ابوهريرة نعم الصدقة اللقحة الصفي منحة والشاة الصفي منحة تغدو بإناء وتروح ۲۴
بآخر بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خوب اونٹنی دودھار کیا اچھا صدقہ ہی خیرات
کو اور بکری خوب دودھار کیا اچھا صدقہ ہی خیرات کو کہ صبح کو ایک برتن بھر دودھ دے اور شام
کو دوسرا برتن بھر دودھ دے ف اونٹنی اور بکری شیردار کا دودھ خیرات کرنیکو اسواسطے پسند فرمایا
کہ ہر روز دوبار فائدہ اوسکا حاصل ہے تو ثواب بھی دوگنا حاصل ہے

م ابوهريرة نعما لاحدهم ويروى نعما للمملوك ان يتوفى بحسن عبادة الله وصحابة ۲۵
سيده نعما له مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا اچھی بات ہی ہر ایک غلام واسطے
اور دوسری روایت مین یون ہی کہ کیا اچھی بات ہی غلام کے حق مین کہ مرجاوے خدا کی بندگی اور اپنے
میان کی خدمت اچھی طرح کرتے ہوئے یہ کیا اچھی بات اوسکے حق مین ہی ف عابد غلام میان کے
تابعدار کی تعریف اسواسطے فرمائی کہ اوسنے دونو مالک کو راضی کیا حقیقی مالک کو بھی اور مجازی مالک کو بھی

م عدي بن حاتم بئس الخطيب انت قل ومن يعص الله ورسوله قاله لرجل خطب
عنده فقال من يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما فقد غوى مسلم مین عدی بن حاتم سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو برا خطیب ہی یون کہہ کہ جو نافرمانی خدا اور اوسکے رسول کی کریگا
وہ گمراہ ہوا یہ حضرت نے اوس مرد کو کہا جسنے حضرت کے روبرو خطبہ پڑھا سو یون خطبے مین اوسنے کہا
تھا کہ جو خدا اور اوسکے رسول کی تابعداری کریگا تو اوسنے راہ پائی اور جسنے اون دو کی نافرمانی کی
سو گمراہ ہوا ف اوس خطیب کو برا اسواسطے فرمایا کہ اوسنے خدا اور رسول کو ایک لفظ مین ملا دیا
تھا پھر اوسکو ادب سکھلایا کہ علیحدہ علیحدہ کہا کر

ق ابوهريرة بئس الطعام طعام الوليمة يدعى اليها الاغنياء ويترك الفقراء ومن ترك ۲۶
الدعوة فقد عصى الله ورسوله بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ برا کھانا
بیاہ کا کھانا ہی جسمین مالدار بلائے جاوین اور محتاج چھوڑے جاوین اور جو دعوت نہ قبول کرے اوسنے خدا
کی اور اوسکے رسول کی نافرمانی کی ف اکثر عادت یہ ہی کہ شادی کے کھانے مین سوائے برادری اور مالدارون

سب کے مناہون تو نہیں ہوتے اسواسطے اوسکو ضرر فرمایا تو معلوم ہوا کہ اگر محتاجون کو بھی نہ دیجیے تو برائی بھی دو
ہو تا اور دعوت نہ قبول کرنیکو اسواسطے بد کہا کہ خدا اور رسول کی مرضی یہ ہی کہ مسلمانون کے آپس مین محبت
اور الفت حاصل رہے اور دعوت کرنا اور دعوت کا قبول کرنا سبب ہی محبت زیادہ ہونیکا پھر جسنے
دعوت نہ قبول کی اوسنے محبت توڑی تو اوسنے خدا اور اوسکے رسول کی مرضی چھوڑی

ق ابن مسعود بئس ما لاحدهم ان یقول نسیت آیة کیت و کیت بل هو نسي
واستذکروا القرآن فانه اشد تفصیا من صدور الرجال من النعم من عقلها بخاری اور مسلم
مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بُری بات ہی ہر ایک مسلمان کے حق مین کہ یون کہے
کہ مین ایسی ایسی آیت قرآن کی بھول گیا بلکہ یون کہے کہ وہ شخص بھلایا گیا اور یاد کرتے رہا کرو قرآن کو
اسواسطے کہ قرآن مردون کے سینون سے جلد نکل جاتا ہی اون اونٹون سے بھی زیادہ جو اپنے زانوبند رسیون سے
چھوٹ بھاگین ف اونٹ جہان رسی سے چھوٹا بھاگا اسیطرح جب حافظ قرآن نے چند روز غفلت
کی اور دور اور تکرار چھوڑی قرآن بھول جاتا ہی اسواسطے کہ قرآن مین متشابہ بہت ہین ادنیٰ غفلت مین
قابو سے جاتا رہتا ہی لہذا حضرت نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ اسکا دور اور تکرار کیا جاوے تاکہ ایسی نعمت
کہ بڑی محنت اور مشقت سے حاصل ہوتی ہی مفت نہ برباد ہو قرآن کا بھلانا گناہ کبیرہ ہی اسکو آسان
بات نجانے اور یہ جو فرمایا کہ یون نہ کہے کہ مین قرآن کو بھول گیا اسواسطے کہ قرآن بھولنا گناہ ہی
تو اسطرح نہ کہے کہ اس مین اپنے پر گواہی نکلتی ہی اور خلاف شرع بات پر جرأت ثابت ہوتی ہی

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سبب سے نزول اور تنزیل کی لفظ ہی

۲۹ ق جابر بینا انا امشي اذ سمعت صوتا من السماء فرفعت راسي فاذا الملك الذي
جاءني بحراء جالسا علی کرسي بین السماء والارض فجئثت منه فرقا فرجعت فقلت
زملوني زملوني فدثروني فانزل الله یا ایها المدثر قم فانذر وربك فکبر وثیابك
فطهر والرجز فاهجر بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کہ مین چلا جاتا تھا کہ اچانک

سنے آسمان سے ایک آواز سنی تو مینے سر کو اوٹھایا تو ناگہان وہی فرشتہ جو میرے پاس حرا کے پہاڑ پر آیا تھا
آسمان زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہی سو مین اوس سے کانپا خوف کے مارے پھر مین پلٹ آیا تب اپنے گھر
کی طرف تو مینے کہا کہ مجھکو کملی اوڑھاؤ سو لوگون نے مجھکو اوڑھایا پھر خدا نے یہ آیتین اتارین کہ اے کپڑے
کے جھرمٹ مارنے والے اوٹھ اور لوگون کو عذاب الہی سے ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بول یعنی
اللہ اکبر کہہ کے نماز پڑھ اور اپنے کپڑے پاک رکھ اور پلیدی کو چھوڑ یعنی بت پرستی سے منع کر ف
اول اقرأ کی سورت اتری پھر قریب تین برس کے وحی نہ آئی پھر یا ایہا المدثر کی سورت اتری تب حضرت نے
کافرون سے مقابلہ اور گفتگو کرنا شروع کیا

عن ابو هريرة بينا انا نائم اتيت بخزائن الارض فوضع في يدي سواران من ذهب فكبرا
علي واهماني فاوحي الي ان انفخهما فنفختهما فذهبا فاولتهما الكذابين اللذين انا بينهما
صاحب صنعاء وصاحب اليمامة بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس دم کہ
مین سوتا تھا کہ زمین کے خزانے میرے سامنے ہوئے تو سونے کے دو کنگن میرے دونون ہاتون مین
ڈالے گئے سو مجھہ پر وے بہت بھاری پڑے اور اونہون نے مجھکو رنج اور تشویش مین ڈالا تو مجھکو حکم ہوا
کہ اونکو پھونک مار سو مینے اونکو پھونک مارا سو وے جاتے رہے تو اون دونون کنگنون کی تعبیر مینے
اون دو جھوٹھون کی کی جنکے بیچ مین ہون صنعا والا اور یمامہ والا ف صنعا یمن کا
ایک شہر ہی حضرت کے وقت مین ایک شخص پیدا ہوا تھا یعنی ابو الاسود عنسی پیغمبری کا دعوی کرتا تھا
اور حضرت کے پیغمبری کا بھی منکر نہ تھا سو حضرت کے سامنے فیروز دیلمی کے ہاتھ سے مارا گیا تھا اور
یمامہ عرب مین ایک ملک ہی وہان مسیلمہ کذاب حضرت کے پیغمبری مین شراکت کا دعوی کرتا تھا سو صدیق
اکبر کی خلافت مین وحشی کے ہاتھ سے مارا گیا حضرت کو خواب مین خدا نے فتح اسلام دکھلا دی حضرت
اون دو جھوٹھون کا تردد ہوا تھا سو خدا نے اونکو بھی مروا دیا معلوم ہوا کہ مرد اگر خواب مین کنگن یا پاؤن مین
دست کھے تو اوسکی تعبیر تنگدستی اور تشویش ہے اہل تعبیر نے لکھا ہے کہ عورتون کا زیور مرد اگر خواب
مین پہنے دیکھے تو تعبیر یہ کہ ہنسلی گلے مین دیکھنا دلیل ہی عمدہ خدمت ملنے کی اور پاؤن مین کوجری دیکھنا

فضیلت عمر

فیہ ہونے کی دلیل ہے واللہ اعلم

٣١ ف ابن عمر بینا انا نائم اتیت بقدح لبن فشربت منه حتی انی لاری الری تخرج من اظفاری ثم اعطیت فضلی عمر بن الخطاب قالوا فما اولته قال العلم بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں سوتا تھا کہ میرے آگے دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا سو میں نے اوس میں سے پیا یہاں تک کہ میں دیکھتا تھا کہ تازگی اور سیرابی میرے ناخونوں سے نکلنے لگی یعنی بہت آسودہ ہوگیا پھر میں نے اپنا جھوٹھا باقی دودھ عمر بن خطاب کو دیا لوگوں نے کہا کہ اوس خواب کی آپ نے کیا تعبیر کی حضرت نے فرمایا کہ اوسکی تعبیر علم اور یوجہ ہی ف اس حدیث سے اہل تعبیر نے کہا ہی کہ جو کوئی دودھ کہاتے پیتے خواب میں دیکھے اوسکو علم نصیب ہوگا اسواسطے کہ علم سبب ہی روح کی زندگی کا جیسے دودھ سبب ہی بدن کی زندگی کا خصوصا حالت طفولیت میں اسی حدیث سے نہایت عمدہ فضیلت عمر فاروق کی ثابت ہوئی کہ وے علم نبوت کے بڑے رازدار تھے اسی سبب سے اونکی خلافت میں تمام ملک میں اسلام ظاہر ہوا اور ہر ایک شہر میں علم دین کا بہت چرچا ہوا

٣٢ خ ابو هريرة بينا انا قائم اذا زمرة حتى اذا عرفتهم خرج رجل بيني وبينهم فقال هلم فقلت الى اين قال الى النار والله قلت ما شانهم قال انهم ارتدوا بعدك على ادبارهم القهقرى ثم اذا زمرة حتى اذا عرفتهم خرج رجل من بيني وبينهم قال هلم قلت الى اين قال الى النار والله قلت ما شانهم قال انهم ارتدوا على ادبارهم فلا اراه يخلص منهم الا مثل همل النعم بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں سوتا تھا کہ ایک گروہ سامنے آیا یہاں تک کہ جب میں نے اونکو پہچانا میرے اور اونکے درمیان سے ایک مرد نکلا اوسنے اون سے کہا کہ آؤ سو میں نے کہا کہ اونکو کدہر لیجاتا ہی اوسنے کہا خدا کی قسم دوزخ کی طرف میں نے کہا کیا حال ہی انکا یعنی انہوں نے کیا قصور کیا اوس مرد نے کہا یہ لوگ پلٹ گئے تھے تیرے بعد اپنے پشتوں کی طرف اولٹے یعنی اسلام چھوڑ کر مرتد ہوگئے تھے پھر ایک دوسرا گروہ ظاہر ہوا یہاں تک کہ جب میں نے اونکو پہچانا میرے اور اونکے درمیان سے ایک مرد نکلا اور اوسنے اونسے کہا کہ آؤ میں نے کہا کدہر اوسنے کہا خدا کی قسم دوزخ کی

طرف اونے کہا کیا حال ہی انکا اسلیے کون قصور ہوا اوسنے کہا مفرسے یہ لوگ پلٹ گئے ستھے تیرے بعد اپنی ایڑیون کی طرف سو مین گمان نہین کرتا کہ اون مین سے کوئی بچے مگر جیسے ہانکے چھوٹے ہوئے اونٹ بے والی وارث کے کم بچتے ہین ف یعنے اون لوگون سے نجات والے لوگ بہت کم ہین جنہون نے مرتد ہونے کے بعد پھر توبہ کی حضرت کے انتقال ہونے کے بعد عرب کے چند ہزار نومسلم مرتد ہو گئے تھے زکوٰۃ سے منکر تھے صدیق اکبر نے اپنی خلافت مین اونکو قتل کیا انہین لوگون کا انجام خدا نے حضرت کو خواب مین دکہلایا بعضے جو بدمذہب اس حدیث کا مطلب عداوت کے سبب یون اولٹا بیان کرتے ہین کہ مراد ان مرتدون سے معاذ اللہ حضرت کے اصحاب ہین سو سراسر حق پوشی کرتے ہین انکی ذہنی مثل کہ کسی بھوت کے طالب علم سے پوچھا کہ دو اور دو کے ہوتے ہین اوسنے کہا کہ چار روٹی حضرت کے اصحاب کی بزرگی قرآن اور حدیث مین مجمل اور مفصل ہزارون مقام پر صاف ظاہر ہی یہ گمان باطل اوسکے حنات مین کوئی ذی ہوش اور عاقل نہ کریگا اسواسطے کہ اصحاب تو قاتل تھے مرتدین کے یہ تہمت تو اونکی طرف کسیطرح ممکن نہین خدا انکی مار اون سیہ دلون پر جو دیدہ و دانستہ حق پوشی کرتے ہین ۔

ف ابو سعید بینا انا نائم رایت الناس یعرضون علی وعلیہم قمص منہا ما یبلغ الثدی ومنہا ما یبلغ دون ذلک وعرض علی عمر بن الخطاب وعلیہ قمیص یجرہ قالوا فما اولت ذلک یا رسول اللہ قال الدین بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا دیکھا مینے لوگون کو کہ میرے سامہنے کیے گئے اور اون پر کرتے ہین اونمین سے بعضا کرتا تو چھاتی تک پہنچا ہی اور بعضا اسکے نیچے اور عمر بن خطاب میرے سامہنے کیا گیا اور اوسپر کرتا تھا کہ وہ اوسکو زمین پر گھسیٹتا جاتا تھا یعنے بہت لمبا تھا اصحاب نے کہا سو آپ نے اسکی کیا تعبیر کہی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ دین ف دین اور کرتے مین یہ مناسبت ہی کہ جیسے کرتا بدن کو چھپاتا ہی سردی گرمی سے بچاتا ہی ویسے دین بھی روح اور دل کو محفوظ رکھتا ہی اور کفر اور گناہ سے بچاتا ہی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عمر فاروق کا دین نہایت کامل تھا اور سے زیادہ تھا

خ ابو ہریرۃ بینا انا نائم رایتنی علی قلیب علیہا دلو فنزعت منہا ما شاء اللہ ثم اخذھا

اِبْنُ اَبِیْ قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَیْنِ وَفِیْ نَزْعِهٖ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ یَغْفِرُ لَهٗ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَاَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِیًّا مِنَ النَّاسِ یَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتّٰی ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں سوتا تھا کہ مینے اپنے تئین دیکھا ایک کوئے پر کہ اوسپر ڈول پڑا ہی سو مینے اوس ڈول سے پانی کھینچا جتنا خدا نے چاہا پھر اوسکو ابن ابی قحافہ یعنی صدیق اکبرؓ نے لیا سو اوس سے ایک یا دو ڈول نکالے اور اوسکے کھینچنے میں کچھ سستی اور تنگی تھی اور خدا اوسکو معاف کریگا پھر وہ ڈول بل ہوگیا پھر اوسکو عمر بن خطاب نے لیا سو مینے تو آدمیوں سے ایسا عجیب غریب بڑا زور آور کسیکو نہیں دیکھا جو عمرؓ کی طرح پانی کھینچتا ہو یہانتک اوسنے پانی کثرت سے نکالا کہ لوگون نے اپنے اونٹون کو پانی سے آسودہ کرکے اونکی نشست گاہ پر بٹھلایا **ف** عرب میں اونٹون کی کثرت ہی اور معمول ہی کہ پانی پلانے کے وقت اونٹون کو کوئی پر لاتے ہین پھر اسکو خوب پانی پلاکر علیحدہ مکان پر بٹھلاتے ہین سو ڈول کھینچنے سے مراد دین کی سرداری ہی اس حدیث میں ترقی اسلام اور صدیق اور فاروق کی خلافت کا اشارہ ہی یعنی حضرتؐ کے بعد صدیقؓ خلیفہ ہونگے اور ایک دو ڈول آہستگی سے نکالینگے یعنی خلافت کی مدت کم ہوگی اور اونکے وقت میں اسلام عالم میں خوب نہیں پھیلیگا چنانچہ صدیقؓ کل دو برس خلیفہ رہے اس مدت میں مسیلمہ کذاب اور مرتدون کو مارکے عرب کا اسلام مضبوط کرکے شام کا ملک فتح کیا تھا کہ اونکا انتقال ہوا پھر عمرؓ فاروقؓ خلیفہ ہوئے دس برس خلیفہ رہے اونکے وقت میں عالم میں خوب اسلام ظاہر ہوگیا ملک شام اور مصر اور ایران اور عراق اور اکثر روم فتح ہوا چار ہزار بڑے بڑے شہر مع پرگنات فتح ہوئے اور چار ہزار جامع مسجد طیار ہوئیں اور چار ہزار بتخانے توڑے گئے اور بیشمار خزانے مسلمانون میں تقسیم ہوئے لوگ آسودہ اور غنی ہوگئے جو حضرتؐ کے بعد ہونا تھا سو خدا نے حضرت کو خواب میں کھلا دیا۔

۳۵ **ق** اَبُوْهُرَیْرَةَ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُنِیْ فِی الْجَنَّةِ فَاِذَا امْرَاَةٌ تَتَوَضَّأُ اِلٰی جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَیْرَتَهٗ فَوَلَّیْتُ مُدْبِرًا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں سوتا تھا مینے اپنے تئین بہشت کے اندر دیکھا تو ناگاہ وہان ایک

عورت ہی کہ ایک محل کی طرف وضو کرتی ہی سو مین نے کہا یہ کسکا محل ہی فرشتون نے کہا کہ عمرؓ کا محل ہی سو مجھکو عمرؓ کی غیرت یاد پڑی سو مین پلٹ آیا یعنی دیکھنے مرد کو اوسکی عورت پاس اجنبی مرد کے جانے سے غیرت اور جوش آتا ہی اسواسطے مین اوس عورت پاس نہین گیا **ف** بخاری مین پوری روایت یون ہی کہ عمر فاروق رضؓ نے جب حضرتؐ سے یہ سنا تو رونے لگے اور عرض کی کہ یا حضرت کیا آپ ہی پر مجھکو غیرت آتی یعنی یہ بات مجھ سے ممکن نہ تھی اس حدیث مین عمر فاروقؓ کو بہشت کی بشارت ہی اور وہ عورت وضو کرنے والی حور تھی

٣٦ **خ** ابو ہریرۃ بینا ایوب یغتسل عریانا خرّ علیہ رجل جراد من ذہب فجعل ایوب یحثی فی ثوبہ فقال لہ ربہ یا ایوب الم اکن اغنیتک عما تری قال بلی وعزتک ولکن لا غنی بی عن برکتک بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ حضرت ایوبؑ برہنہ نہاتے تھے تو اون پر سونے کی ٹڈی کا جھنڈ گر پڑا تو حضرت ایوبؑ لپ بھر بھر کے اپنے کپڑے مین سمیٹنے لگے سو اون سے اونکے رب نے کہا کہ اے ایوبؑ کیا مین نے تجھکو مالدار اور اس سونے سے جسکو تو دیکھتا ہی بے پرواہ نہین کر دیا تھا یعنی تو محتاج نہین کیون اسکو سمیٹتا ہی حضرت ایوبؑ نے کہا کہ کیون نہین مجھکو تیری عزت کی قسم ہی کہ مجھکو مال کی تو کچھ پرواہ نہین لیکن تیری برکت اور عنایت کی ہوئی چیز سے مجھکو بے پرواہی نہین **ف** یعنی اس مال کا لینا محتاجی کے سبب سے نہین ہی بلکہ تیری عطا سمجھ کر لیتا ہون کہ غلام مالک کی عنایت کی ہوئی چیز سے کسی حالت مین بے پرواہ نہین ہو سکتا کہ اوسکو سرور مالک کی مہربانی پر ہی مال پر نہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ برہنہ غسل کرنا درست ہی اور مالدار کو اگر بے طمع اور بے تلاش مال ملے تو اوسکو عنایت خدا کی سمجھ کر لینا توکل کے مخالف نہین

٣٧ **م** ابو ہریرۃ بینا رجل بفلاۃ من الارض فسمع صوتا فی سحابۃ اسق حدیقۃ فلان فتنحی ذلک السحاب فافرغ ماءہ فی حرۃ فاذا شرجۃ من تلک الشراج قد استوعبت ذلک الماء فتتبع الماء فاذا رجل قائم فی حدیقتہ یحول الماء بمسحاتہ فقال یا عبد اللہ ما اسمک قال فلان للاسم الذی سمع فی السحابۃ فقال لہ یا عبد اللہ لم تسئلنی عن اسمی فقال انی سمعت صوتا فی السحاب

الذی ہذا ماءہ یقول اسق حدیقۃ فلان لاسمک فما تصنع فیہا قال اما اذا
قلت ہذا فانی انظر الی ما یخرج منہا فاتصدق بثلثہ واکل انا وعیالی ثلثا
وارد فیہا ثلثہ مسلم ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ ایک مرد تھا ایک
بیابان میں کسی زمین سے سو اوسنے ایک آواز سنی بدلی میں کہ فلانے شخص کے باغ کو سینچ دے سو ایک طرف
وہ بادل جھک پڑا پھر اپنا پانی ایک پتھریلی زمین میں اوسنے اونڈیل دیا تو ایک جھیل وہان کی جھیلون سے
اوس پانی سے لبالب ہوگئی سو وہ شخص بہتے پانی کے پیچھے پیچھے گیا تو ناگاہ ایک مرد کو دیکھا کہ اپنے
باغ میں کھڑا پانی کو اپنے پھاوڑے سے ادہر اودہر کرتا ہی سو اوسنے باغ والے مرد سے کہا اے خدا کے بندے
تیرا کیا نام ہے اوسنے کہا فلانا نام ہی وہی نام جو بدلی میں سنا تھا سو باغ والے نے اوس سے کہا کہ اے
خدا کے بندے تو نے مجھسے میرا نام کیون پوچھا سو اوسنے کہا میں نے اوس بدلی میں آواز سنی جسکا یہ پانی ہی
کوئی کہتا ہی کہ سینچ دے فلانے کے باغ کو تیرا نام لیکر سو تو اس باغ میں اس خدا کے احسان کی کسطرح شکر گذاری
کریگا باغ والے نے کہا جب کہ تو نے یہ کہا تو اب میں البتہ دیکھتا رہون گا اوسکو جو اس باغ سے پیدا
ہوگا سو اوسکی ایک تہائی خیرات کرون گا اور ایک تہائی میرے لوگ اور میں کھاؤن گا اور ایک تہائی
اسی باغ کی مرمت میں پلٹ کر خرچ کرونگا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منافع سے تہائی مال
خدا کی راہ میں خرچ کرنا مستحب ہے اور معلوم ہوا کہ فرشتے مینہہ موجب حکم الٰہی کے برساتے ہین اور
حکم نام اور نشان کے ساتھ ہوتا ہی کہ فلانے ملک فلانی جگہ فلانے کے کھیت اور باغ میں پانی برساؤ
اسیطرح سب دنیا کے کام حسب الحکم فرشتے کرتے ہین تو مسلمان کو لازم ہی کہ جو نعمت اسکو ملے
خواہ جان کی خواہ مال کی تو اپنے رب کی شکر گذاری کرے اوسکو اتفاقی نہ جانے اپنے حق میں داد الٰہی سمجھے
ق مالک ابن صعصعۃ بینما انا فی الحطیم وربما قال فی الحجر مضطجعا اذ اتانی آت ۳
فقد قال وسمعتہ یقول فشق ما بین ہذہ الی ہذہ فاستخرج قلبی ثم اتیت بطست من
ذہب مملوۃ ایمانا فغسل قلبی ثم حشی ثم اعید ثم اتیت بدابۃ دون البغل وفوق الحمار
ابیض یضع خطوہ عند اقصی طرفہ فحملت علیہ فانطلق بی جبرئیل حتی اتی السماء الدنیا

فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل وقد ارسل اليه قال نعم قال مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح
فلما خلصت فاذا فيها آدم فقال هذا ابوك آدم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن
الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء الثانية فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل
ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قال مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت
اذا يحيى وعيسى وهما ابنا خالة قال هذا يحيى وعيسى فسلم عليهما فسلمت فردا ثم قالا مرحبا
بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي الى السماء الثالثة فاستفتح فقيل من هذا قال
جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء
جاء ففتح فلما خلصت اذا يوسف قال هذا يوسف فسلم عليه فسلمت عليه فرد علي
ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء الرابعة فاستفتح قيل
من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به
فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فاذا ادريس قال هذا ادريس فسلم عليه فسلمت عليه
فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء الخامسة
فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قال
مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فاذا هارون قال هذا هارون فسلم عليه فسلمت
عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء السادسة
فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم
قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فاذا موسى قال هذا موسى فسلم عليه فسلمت
عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح فلما تجاوزت بكى فقيل له ما يبكيك
قال ابكي لان غلاما بعث بعدي يدخل الجنة من امته اكثر ممن يدخلها من امتي ثم صعد بي
الى السماء السابعة فاستفتح جبريل قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد
قيل وقد بعث اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فاذا ابراهيم

قَالَ هٰذَا اَبُوْكَ اِبْرَاهِيْمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ
الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ رُفِعَتْ لِيْ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا نَبِقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرٍ وَاِذَا وَرَقُهَا
مِثْلُ اٰذَانِ الْفِيَلَةِ قَالَ هٰذِهٖ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى وَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهْرَانِ
بَاطِنَانِ فَقُلْتُ مَا هٰذَانِ يَا جِبْرَئِيْلُ قَالَ اَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ
فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ ثُمَّ اُتِيْتُ بِاِنَاءٍ مِّنْ خَمْرٍ وَاِنَاءٍ مِّنْ لَبَنٍ وَاِنَاءٍ مِّنْ
عَسَلٍ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ اَنْتَ عَلَيْهَا وَاُمَّتُكَ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلٰوةُ خَمْسِيْنَ
صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَقَالَ بِمَا اُمِرْتَ قُلْتُ اُمِرْتُ بِخَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ
يَوْمٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ
قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْئَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِاُمَّتِكَ
فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا
فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ
فَرَجَعْتُ فَاُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَاُمِرْتُ
بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ بِمَا اُمِرْتَ فَقُلْتُ اُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ
كُلَّ يَوْمٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَاِنِّيْ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ
وَعَالَجْتُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْئَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِاُمَّتِكَ قَالَ سَاَلْتُ
رَبِّيْ حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ وَلٰكِنْ اَرْضٰى وَاُسَلِّمُ قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادٰى مُنَادٍ اَمْضَيْتُ فَرِيْضَتِيْ
وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِيْ حَدِيْثُ الْمِعْرَاجِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ لٰكِنِّيْ تَتَبَّعْتُ فِيْهِ سِيَاقَ الْبُخَارِيِّ

ت: بخاری اور مسلم میں مالک بن صعصعہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حال میں کہ میں حطیم میں اور کبھی
حضرت نے یوں فرمایا کہ میں حجر میں لیٹا تھا کہ ناگاہ ایک آنے والا آیا یعنی جبرئیل سو اس نے پھاڑا اس کو جو
کہ یہاں سے ہے اور سنا میں نے حضرت سے فرماتے تھے سو اوس نے چیرا درمیان میں یہاں سے یہاں تک یعنی سینہ کے اوپر سے
ناف تک پھر میرا دل نکالا پھر میرے آگے سونے کا طشت ایمان سے بھرا ہوا لایا گیا سو میرا دل دھویا گیا بعد اسکے

قصہ معراج

پھر دو مین یہ کہا گیا پھر میرے آگے ایک جانور لایا گیا سفید براق کہ خچر سے نیچا اور گدھے سے اونچا تھا حد نظر
اپنا قدم ڈالتا تھا سو اوسپر مین سوار کیا گیا پھر تو لیچلا مجھکو جبرئیل یہانتک کہ پہلے آسمان پاس
پہنچا پھر جبرئیل نے چاہا کہ آسمان کا دروازہ کُھلے جو کیدار فرشتون نے کہا کہ یہ کون ہی جبرئیل نے
کہا مین جبرئیل ہون کہا کون تیرے ساتھ ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان
کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھا آنا آیا پھر دروازہ کھولا گیا سو مین جب داخل ہوا تو ناگاہ دیکھا کیا ہون
کہ وہان حضرت آدم ہین سو جبرئیل نے کہا کہ یہ تیرا باپ آدم ہی سو اوسکو سلام کر تو مینے اوسکو سلام کیا
اونے مجھے سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بیٹا اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجھکو لے چڑہا یہانتک
کہ دوسرے آسمان کو پہنچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے جو کیدار فرشتون نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا مین جبرئیل
ہون کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا
سو کیا اچھی آمد آیا پھر دروازہ کھولا گیا سو مین جب داخل ہوا تو یکایک وہان یحیی اور عیسے کو دیکھا
اور وہ دونون خالہ زاد بھائی ہین جبرئیل نے کہا یہ یحیے اور عیسے ہین سو اونکو سلام کر تو مینے اونکو سلام
کیا سو اونھون نے سلام کا جواب دیا پھر دونون نے کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل
مجھکو تیسرے آسمان تک لے چڑہا سو چاہا کہ دروازہ کھلے جو کیدار فرشتون نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے
کہا کہ مین جبرئیل ہون کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان
کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا پھر دروازہ کھولا گیا سو جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان یوسف تھے
جبرئیل نے کہا یہ یوسف ہی سو اوسکو سلام کر تو مینے اوسکو سلام کیا تو اونے مجھکو سلام کا جواب دیا
پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجھکو لے چڑہا یہانتک کہ چوتھے آسمان کو پہنچا
سو چاہا کہ دروازہ کھلے جو کیدار فرشتے نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا جبرئیل ہون کہا اور تیرے ساتھ کون ہی
جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب مین
داخل ہوا تو ناگاہ وہان ادریس تھے جبرئیل نے کہا یہ ادریس ہی سو اوسکو سلام کر تو مینے اوسکو سلام کیا
اونے جواب دیا پھر کہا کیا خوب نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر مجھکو جبرئیل لے چڑہا یہانتک کہ

پانچوین آسمان کو پہنچا سو چاہا کہ دروازہ کہلے چوکیدار وہان نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل
کہا اور تیرے ساتہ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا
اچہی آمد آیا سو جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان ہارون ہین جبرئیل نے کہا یہ ہارون ہی سو اونکو سلام کر تو
مینے اونکو سلام کیا اونہنے جواب دیا پہر کہا کیا اچہا نیک بہائی اور نیک پیغمبر آیا پہر مجہکو جبرئیل لے
چڑہا یہان تک کہ چہٹے آسمان کو پہنچا سو چاہا کہ دروازہ کہلے چوکیدار وہان نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے
کہا مین ہون جبرئیل کہا اور تیرے ساتہ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان
کہا خوب ہی آیا سو کیا اچہی آمد آیا سو جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان موسے تہے جبرئیل نے کہا یہ موسے
ہی سو اونکو سلام کر تو مینے اونکو سلام کیا سو اونہنے جواب دیا پہر کہا کیا اچہا نیک بہائی اور نیک
پیغمبر آیا پہر جب مین وہان سے ہٹا تو موسے رو دیا کسینے کہا اے موسے تیرے رونیکا کیا سبب ہی موسے
نے کہا مین روتا ہون اسواسطے کہ ایک لڑکا میرے بعد پیغمبر ہوا اوسکی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ
بہشت مین جاوینگے پہر جبرئیل مجہکو لے چڑہا ساتوین آسمان تک سو جبرئیل نے چاہا کہ دروازہ کہلے چوکیدار ان
نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل کہا اور تیرے ساتہ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا
گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچہی آمد آیا سو جب مین وہان داخل ہوا تو ناگاہ وہان ابرہیم
تہے جبرئیل نے کہا یہ تیرا باپ ابرہیم ہی سو اونکو سلام کر تو مینے اونکو سلام کیا سو اونہنے سلام کا جواب
دیا پہر کہا کیا اچہا نیک بیٹا اور نیک پیغمبر آیا پہر وہان سے سدرۃ المنتہی یعنے پلے پرے کے بیری کا
درخت بلند ہوا تو ناگاہ اوسکے بیر جیسے ہجر کے مٹکے اور اوسکے پتے جیسے ہاتہیون کے کان جبرئیل نے کہا
یہی سدرۃ المنتہی ہی اور ناگاہ وہان چار نہرین تہین دو نہرین ہین کہلی اور دو چہپی تو مینے کہا اے
جبرئیل یہ کیا ہین جبرئیل نے کہا چہپی ہوئی دو نہرین تو بہشت کی نہرین ہین اور کہلی نہرین تو نیل اور
فرات ہین پہر مجہکو بیت المعمور ظاہر ہوا یعنے فرشتون کا کعبہ جو ہر دم فرشتون سے بہرا رہتا ہی پہر
ایک برتن شراب سے بہرا اور ایک دودہ سے اور ایک شہد سے میرے سامنے کیا گیا تو مینے دودہ کو لیا
سو جبرئیل نے کہا یہ دودہ مثل دین اسلام کی صورت ہی جس دین پر تو اور تیری امت ہی پہر میرے

اوپر

اوپر نماز فرض ہوئی ہر ایک دن مین پچاس وقت کی پھر مین وہان سے پلٹ آیا سو موسے کے پاس ہو کر نکلا تو موسے نے کہا کیا تجھکو حکم ہوا سو مینے کہا مجھکو ہر روز پچاس نماز کا حکم ہوا موسے نے کہا مقرر تیری اُمت سے ہر روز پچاس وقت کی نماز نہو سکے گی اور البتہ خدا کی قسم مین آزما چکا ہون لوگون کو تجھسے پہلے اور مین علاج کر چکا ہون قوم بنی اسرائیل کا نہایت تدبیر سے سو پلٹ جا اپنے رب پاس سو اوس سے آسانی مانگ اپنی امت کے واسطے تو مین پھر اسو خدا نے میرے اوپر سے دس وقت کی نماز اوتار ڈالی سو مین موسے پاس پھر آیا تو موسے نے اوسیطرح بنے اوّل بار کی طرح چالیس نماز سے بھی کم کرانے کو کہا پھر مین خدا کی طرف پلٹ گیا تو خدا نے میرے اوپر سے اور دس نمازین اوتارین پھر مین موسے پاس آیا پھر موسے نے اوسیطرح کہا پھر مین لوٹ گیا پھر میرے اوپر سے خدا نے دس نماز کو اوتارا پھر مین موسے پاس گیا پھر موسے نے اوسیطرح کہا پھر مین پلٹ گیا سو مجھکو ہر روز دس نماز کا حکم ہوا پھر مین موسے پاس گیا پھر موسے نے اوسیطرح کہا پھر مین پلٹ گیا تو مجھکو ہر روز پانچ نمازون کا حکم ہوا سو مین موسے پاس پھر آیا تو موسے نے کہا کیا تجھکو حکم ہوا سو مینے کہا مجھکو ہر روز پانچ نمازون کا حکم ہوا تو موسے نے کہا مقرر تیری اُمت سے ہر روز پانچ نمازین بھی نہو سکین گی اور البتہ مین لوگون کو تجھسے پہلے آزما چکا ہون اور بنی اسرائیل کے علاج کر چکا ہون نہایت تدبیر سے سو پھر جا اپنے رب پاس اور اپنی امت کے لئے آسانی مانگ حضرت نے فرمایا کہ سوال کرتا گیا مین اپنے رب سے یہان تک کہ مین شرما گیا یعنے اب عرض نہین کر سکتا ولیکن اب تو راضی ہون مانے لیتا ہون پھر جب مین موسے کے پاس سے بڑھا تو پکارنے والے نے پکارا کہ مینے جاری کیا اور مضبوط کر لیا اپنی فرض نماز کو اور بوجھ اوتار ڈالا اپنے بندون سے اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ معراج کی حدیث متفق علیہ ہے یعنے بخاری اور مسلم دونون مین آئی ہے لیکن مینے اسمین بخاری کی روایت کی پیروی کی ہے **ف** حطیم اور حجر اوس مکان کا نام ہے کہ جب حضرت ابراہیم نے کعبہ بنایا تھا تو کعبے مین داخل تھا جب قریش نے حضرت کی نبوت سے پہلے کعبہ بنایا تو اوس چند گز مکان کو کعبے سے اوتر کی طرف علیحدہ کر دیا کعبے کا نابدان اوسیطرف ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت معراج کے وقت حطیم مین سوتے تھے اور بخاری مسلم کی دوسری روایت یون ہے کہ اوسوقت حضرت اپنے گھر مین سوتے تو مطلب یہ کہ اول حضرت گھر مین سوتے پھر جبرئیل حضرت کو حطیم

بعضے روایت

مین لے گئے پھر وہان سے معراج کو چلے تو کبھی حضرت نے گھر کا ذکر کیا اور کبھی حطیم کا دونون درست ہین اور مین اُم ہانی کا گھر مذکور ہی اُم ہانی علی مرتضی کی بہن کا نام ہی حضرت کا اور اونکا ملا ہوا گویا ایک ہی گھر تھا اور تحقیق عرب مین ایک مکان ہی وہان سکے ٹکڑے بڑے بڑے ہوتے ہین اور حضرت کا دو بار سینہ چیرکے دل صاف ہوا ایک بار تو لڑکپن مین تاکہ کھیل کود کی ہوس نہو دوسرے بار معراج کے وقت تا جوانی کی ہوس زور نہ کرے اور دلمین ایسی کامل صفائی ہو کہ دربار الہی کی لیاقت اعلے رتبے کی حاصل ہووے اور حضرت موسی کا رونا معاذ اللہ حسد کے سبب نہ تھا اسواسطے کہ پیغمبر لوگ حسد وغیرہ سے پاک ہین بلکہ اونکو اپنی اُمت پر افسوس آیا کہ مین مدت تک اونکو سمجھاتا رہا اور بہت معجزات دکھلائے پر لوگ ایمان کم لائے تو بہشت مین بھی کم جاوینگے اور محمد صلعم کے تھوڑی ہی عمر مین بیشمار لوگ ایمان لائے اور قیامت تک لاتے جاوینگے تو بہشت مین میری امت سے زیادہ تر داخل ہونگے اور اگر معاذ اللہ حسد ہوتا تو بار بار حضرت سے کہکے پچاس نماز کو پانچ نماز تک کاہے کو کم کروائے اور حضرت موسی نے ہمارے حضرت کو لڑکا حقارت سے نہین کہا بلکہ بڑی عمر والے جوان کو لڑکا کہتے ہین بلکہ اسمین حضرت کی گویا تعریف کی کہ باوجود کم عمری کے ایسا بلند مرتبہ حاصل ہوا کہ سب پیغمبرون سے افضل ہوگئے اور یہ جو فرمایا کہ نیل اور فرات سدرۃ المنتہی کے نیچے سے نکلین ہین سو یعنے اگر اوس عالم کے پانی کو اس عالم کے پانی سے تشبیہ دیجیے تو نیل اور فرات اون نہرون کا نمونہ ہین یا حقیقت مین نیل اور فرات کی مدد اونہین نہرون سے ہوتی ہو گو ہمکو نہ نظر آوے واللہ اعلم اور صحیح مسلم کی روایت مین یون ہی کہ اول حضرت مکے سے مسجد اقصے یعنے بیت المقدس مین گئے وہان دو رکعت نماز پڑھ کے آسمان پر چڑھے اور بیت المعمور مین جو ساتوین آسمان پر ہی ستر ہزار ہر روز فرشتے عبادت کو جاتے ہین پھر کبھی دوبارہ نہین پلٹ آتے ہین اور بیت المعمور ہرچند ساتوین آسمان پر ہی لیکن ہر ایک آسمان مین اوسکی سیدھ پر اوسیطرح کا عبادت خانہ ہی اور کعبہ بھی اوسیکے نیچے ہی بالفرض اگر وہان سے پتھر گرے تو کعبے کی چھت پر پڑے صحیح مسلم مین روایت ہی کہ جب حضرت پانچ وقت کی نماز پر راضی ہوگئے تو حکم ہوا کہ ایک نماز کا ثواب دس نماز کے ثواب کے برابر ملیگا تو پانچ کی پچاس ہوگئین سو امت پر تخفیف بھی ہوئی اور تقدیر الہی کے

خلاف

بلاف بھی ہوا اختلاف معراج کے بیچ ہیں حضرت کے اوّل ایک مرتبہ ہوا اور اسمیں اختلاف ہی کہ معراج نیند میں ہوئی یا روح نے سوتے ہوئی یا جاگتے صحیح مذہب اہلسنت کا بھی ہی کہ بیداری میں بروح اور بدن دونوں سے ہوئی چنانچہ صحیح حدیثوں سے صاف بھی ثابت ہوتا ہی اور اگر خواب میں معراج ہوئی تو عمدہ کمالات اور معجزات میں داخل ہوتی اور کفار قریش زیادہ انکار بھی نہ کرتے اور بیت المقدس کی حضرت نے سب نشانیاں نہ بوجھتے اور حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت کی روح کو معراج ہوئی جسم مکے میں رہا تو خطابی نے کہا کہ حضرت کو دو معراجیں ہوئیں ایک معراج روحی دوسری معراج جسمی اور اسمیں اختلاف ہی کہ معراج میں حضرت نے خدا کو دیکھا تھا یا نہیں حضرت عائشہ اور ابوہریرہ اور عبداللہ بن مسعود سے مشہور روایت یہ ہی کہ نہیں دیکھا اور یہی مذہب ہی اکثر محدثین اور متکلمین اور فقہا کا اور عبداللہ بن عباس سے ایک روایت یوں ہی کہ آنکھ سے دیکھا اور عطا سے یوں روایت ہی کہ دل سے دیکھا واللہ اعلم جو مکے سے بیت المقدس تک جانے کا انکار کرے وہ کافر ہی اسواسطے کہ قرآن میں اسکا صاف بیان ہی اور بیت المقدس سے آسمانوں کے چڑھنے کا انکار کرے تو بدعتی ہی

۳۹ ق ابن عمر بینما ثلاثة نفر یمشون اخذهم المطر فأووا الی غار فی جبل فانحطت
علی فم غارهم صخرة من الجبل فاطبقت علیهم فقال بعضهم لبعض انظروا اعمالا عملتموها
صالحة لله فادعوا الله بها لعله یفرجها عنکم فقال احدهم اللهم انه کان لی والدان شیخان
کبیران وامرأتی ولی صبیة صغار ارعی علیهم المواشی فاذا ارحت علیهم حلبت فبدأت
بوالدی فسقیتهما قبل بنی وانه نأی بی ذات یوم الشجر فلم آت حتی امسیت فوجدتهما
قد ناما فحلبت کما کنت احلب فجئت بالحلاب فقمت عند رؤسهما اکره ان اوقظهما من
نومهما واکره ان اسقی الصبیة قبلهما والصبیة یتضاغون عند قدمی فلم یزل ذلک دأبی
ودأبهم حتی طلع الفجر فان کنت تعلم انی فعلت ذلک ابتغاء وجهک فافرج لنا منها فرجة
نری منها السماء ففرج الله منها فرجة فرأوا منها السماء وقال الآخر اللهم انه کانت لی
ابنة عم احببتها کاشد ما یحب الرجال النساء فطلبت الیها نفسها فأبت حتی آتیها بمائة دینار

فَسَعَیْتُ حَتّٰی جَمَعْتُ مِائَةَ دِیْنَارٍ فَجِئْتُهَا بِهَا فَلَمَّا وَقَعْتُ بَیْنَ رِجْلَیْهَا قَالَتْ یَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ فَقُمْتُ عَنْهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً فَفَرَجَ اللّٰهُ لَهُمْ وَقَالَ الْاٰخَرُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ كُنْتُ اسْتَاْجَرْتُ اَجِیْرًا بِفَرَقِ اَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰی عَمَلَهٗ قَالَ اَعْطِنِیْ حَقِّیْ فَعَرَضْتُ عَلَیْهِ حَقَّهٗ فَتَرَكَهٗ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهٗ حَتّٰی جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرِعَاءَهَا فَجَاءَنِیْ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِیْ حَقِّیْ فَقُلْتُ اذْهَبْ اِلٰی تِلْكَ الْبَقَرِ وَرِعَائِهَا فَخُذْهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَسْتَهْزِءْ بِیْ فَقُلْتُ اِنِّیْ لَا اَسْتَهْزِئُ بِكَ خُذْ تِلْكَ الْبَقَرَ وَرِعَاءَهَا فَاَخَذَهٗ فَذَهَبَ بِهٖ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِیَ فَفَرَجَ اللّٰهُ مَا بَقِیَ

بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا جس حالت مین کہ تین آدمی چلے جاتے تھے کہ اونکو مینہہ نے لیا تو وے پہاڑ کے ایک غار مین گھس گئے تو اوس پہاڑ کا ایک پتھر اون کے غار کے منھہ پر ڈہلک پڑا سو اونکو اوسنے بند کر لیا تو بعضے نے بعضے سے کہا دیکھو تو اپنے نیک کامون کو جو خدا کے واسطے کیے ہون سو دعا مانگو اون کے وسیلے سے شاید کہ خدا اس پتھر کو تمہارے اوپر سے کھول دے تو اون مین سے ۲۰۱
ایک نے کہا کہ الٰہی ماجرا تو یہہ ہی کہ میرے ماباپ بڈہے تھے بڑی عمر والے اور میری جورو اور میرے چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے کہ مین اونکے واسطے بھیڑ بکریان چرایا کرتا تھا پھر جب مین شام کے قریب چرا لاتا تھا تو اونکا دودھہ دوہتا تھا سو اوّل اپنے ماباپ سے شروع کرتا تھا تو اونکو اپنے لڑکون سے پہلے پلاتا تھا اور البتہ ایک دن مجھکو درخت نے دور ڈالا یعنی چارا بہت دور ملا سو مین گھر مین نہ آیا یہان تک کہ مجھکو شام ہو گئی تو مینے ماباپ کو سوتا پایا پھر مینے دودہہ دوہا جسطرح دوہا کرتا تھا تو مین دودہہ لایا سو مین ماباپ کے سرہانے کھڑا ہوا مجھکو برا لگا کہ مین اونکو نیند سے جگاؤن اور برا لگا کہ اونسے پہلے لڑکون کو پلاؤن اور لڑکے بھوک کے مارے شور کرتے تھے میرے دونون پیرون کے پاس سو اسطرح برابر میرا اور اونکا حال رہا صبح تک یعنی مین اونکی انتظار مین دودہہ لیے رات بھر کھڑا رہا اور لڑکے روتے چلاتے رہے نہ مینے پیا نہ لڑکون کو پلایا سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ ایسی محنت اور مشقت تیری رضامندی کے واسطے مینے کی تھی تو اس پتھر سے ایک روزن

طول

کھول دے کہ ہم اوس سے آسمان کو دیکھیں سو خدا نے اوس سے ایک روزن کھول دیا تو اوس سے اونہون نے
آسمان کو دیکھا اور دوسرے نے کہا الٰہی البتہ ماجرا یہ ہی کہ میرے ایک چچا کی بیٹی تھی کہ مین اوسکو چاہتا تھا
جیسے نہایت محبت مرد عورتون سے کرتے ہین یعنے مین اوسکا کمال عاشق تھا سو اوسکی طرف مائل ہوکر مینے
اوسکی ذات کو چاہا یعنے حرام کاری کا ارادہ کیا سو اوسنے نہ مانا یہان تک کہ سو اشرفیان مین اوسکو
دون تب یعنے سو اشرفیون پر راضی ہوئی سو مینے محنت اور کوشش یہان تک کی کہ سو اشرفیان جمع
کین سو مین اونکو اوسکے پاس لایا پھر جب مین اوسکے دونون پیرون کے اندر واقع ہوا اوسنے
کہا اے خدا کے بندے ڈر خدا سے اور مہر کو نہ توڑ مگر جسطرح کہ اوسکا حق ہی یعنے بدون نکاح شرعی کے
ازالہ بکارت نکر تو مین اوٹھ کھڑا ہوا اوسکے اوپر سے سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ یہ مدت کی دلی آرزو تیری
رضامندی کے واسطے ترک کی ہو تو کھول دے ہمارے واسطے اس پتھر سے ایک روزن تو خدا نے اونکے
واسطے کھول دیا اور تیسرے آدمی نے کہا کہ الٰہی مینے ایک مزدور ٹھہرایا تھا اوس برتن بھر مزدوری پر
جسمین سولہ رطل چاول سماوین تو جب وہ اپنا کام کرچکا اوسنے کہا میرا حق دے سو اوسکا حق مینے اوسکے
آگے کیا سو اوسکو چھوڑ گیا اور اوسکی طرف سے مونہہ موڑا تو ہمیشہ مین اوسکو بوتا رہا یہان تک برکت
ہوئی کہ اوسی مال سے گائے بیل اور غلام اونکے چرانے والے جمع ہو گئے پھر وہ مزدور میرے پاس آیا
سو کہنے لگا کہ خدا سے ڈر اور میرا حق لیکر مجھہ پر ظلم نکر مینے کہا جا ان گائے بیلون اور اونکے چرانے والون
کی طرف سو اونکو لے تو اوسنے کہا خدا سے ڈر مجھسے مسخرا پن نکر سو مینے کہا مین تجھسے ٹھٹھا نہین کرتا
ان گائے بیلون اور اونکے چرانے والون کو لے یعنے یہ سب تیرا ہی مال ہی سو اوسنے لیا اور اپنا
سب مال لیکر چلا گیا سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ مینے یہ امانت داری تیری رضامندی کے واسطے کی تھی تو
کھول دے جتنا باقی رہا ہی سو خدا نے باقی جو رہی تھی پتھر کو کھول دیا **ف** اس حدیث مین بہت کام کام
کے فائدے ہین اول یہ کہ سخت مصیبت اور نہایت بلا مین جسکی کوئی تدبیر ہو نسکے تو نیک خالص
اعمال کو خلاصی کا وسیلہ پکڑے حق تعالی اوسکو نجات دیگا دوسرے یہ کہ ماں باپ کا حق اپنی جان اور جورو
اور لڑکون کے حق پر مقدم ہی اور عمدہ نیکیون مین داخل ہی تیسرے یہ کہ قادر ہو کر گناہ سے بچنا اور

حرب خدا کے خوف سے شہوت کو دبانا اور خواہش نفسانی کو مٹانا بڑے کمال کی بات ہی اور خدا کو نہایت
پسند ہی جو کہتے ہیں کہ حق والوں کا حق ادا کرنا رضائے الٰہی کا عمدہ وسیلہ ہی پانچویں یہ کہ جو
مالک کے بدون اجازت اوسکا ناج بووے تو اوسکے حاصلات کا مالک بھی مالک ہی

ق ابو هريرة بينما رجل يسوق بقرة قد حمل عليها التفتت إليه البقرة فقالت إني لم أخلق لهذا ولكني إنما خلقت للحرث فقال الناس سبحان الله بقرة تكلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فإني أومن به أنا وأبو بكر وعمر وبينما راع في غنمه عدا عليه الذئب فأخذ منها شاة فطلبه الراعي حتى استنقذها منه فالتفت إليه الذئب فقال له من لها يوم السبع يوم ليس لها راع غيري فقال الناس سبحان الله ذئب يتكلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فإني أومن به أنا وأبو بكر وعمر وما هما ثم

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ ایک مرد بیل کو ہانکتا تھا اور سپر بوجھہ لادے ہوئے بیل نے اوسکی طرف دیکھا اور کہا کہ میں اس بوجھہ لادنے کے واسطے نہیں پیدا ہوا ہوں تو کھیت کے واسطے پیدا ہوا ہوں تو لوگوں نے تعجب سے کہا سبحان اللہ بیل بھی بولتا ہی تو حضرت نے فرمایا کہ میں بے شبہہ اس بات کو سچ جانتا ہوں اور ابوبکر اور عمر سچ جانتے ہیں اور جس حالت میں کہ کوئی چرانے والا اپنی بھیڑ بکریوں میں تھا تو اوسپر ایک بھیڑیا دوڑا تو اون میں سے ایک بکری لے گیا تو اوسکی تلاش میں رہا چرانے والا یہانتک کہ اوسکو بھیڑئیے سے چھڑا لایا تو بھیڑئیے نے اوسکی طرف دیکھا سو کہا کون بھیڑ بکری کو قیامت میں بچاویگا جسدن اوسکا کوئی چرانے والا سوائے میرے نہوگا تو لوگوں نے تعجب سے کہا سبحان اللہ بھیڑیا بھی کلام کرتا ہی تو حضرت نے فرمایا میں اس بات کو سچ مانتا ہوں اور ابوبکر مانتے ہیں اور حالانکہ ابوبکر اور عمر وہاں نہ تھے ف یہ قول راوی کا ہی یعنی ابوبکر اور عمر وہاں نہ تھے یعنی جسوقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی تھی ابوبکر اور عمر اوس مجلس میں نہیں تھے یا کہ یہ قول حضرت کا ہی یعنی باوجودیکہ بیل اور بھیڑئیے کے وقت کلام دونوں شخص موجود نہ تھے مگر اونکو اسکا یقین ہی یعنی بیل اور بھیڑئیے کو کلام کی طاقت دینا خدا کی قدرت سے کچھ عجب نہیں اس حدیث سے صدیق اور فاروق کی بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی کہ حضرت نے اپنے

فضیلت شیخین ہے

ایمان کے ساتھ اونکے ایمان کو ملایا بعد اوسکے اصحاب حاضرین سے نے کہا کہ ہم بھی ایمان لائے جسکا حضرت ایمان لائے

۴۱ ف اَبُوْهُرَيْرَةَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيْقٍ فَوَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيْقِ فَاَخَّرَهٗ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ

بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد چلا جاتا تھا راہ مین سو اوسنے کانٹے کی شاخ راہ پر پائی پھر راہ سے اوسنے اوسکو علیحدہ کر دیا تو خدا نے اوسکی قدر دانی کی سو اوسکو بخش دیا ف معلوم ہوا کہ بندگان خدا کو راحت رسانی خدا کو نہایت پسند ہی اور ثابت ہوا کہ اونے نیک کام بھی اگر خالص رب کے ہو تو گناہ معفرت کا سبب ہے

۴۲ ف اَبُوْهُرَيْرَةَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِيْ حُلَّةٍ تُعْجِبُهٗ نَفْسُهٗ مُرَجِّلٌ جُمَّتَهٗ اِذْ خَسَفَ اللّٰهُ بِهٖ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ بِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد لمبے بالون کو کنگھی کیے ہوئے پوشاک پہنے اپنے بدن کی سجاوٹ دیکھ دیکھ پھولتا ہوا چلا جاتا ہی کہ ناگاہ خدا نے اوسکو زمین مین دھنسایا سو وہ قیامت تک زمین کے اندر ٹکرین کہاتا دھنستا چلا جاتا ہی ف ہر چند ستہری پوشاک پہنا بالون مین کنگھی کرنا درست ہی بلکہ سنت ہی لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب آدمی کو اپنی آرایش سے گھمنڈ آیا اور اوسنے آپکو دور کھینچا تو مغرور غضب الٰہی مین گرفتار ہوا خواہ دنیا مین جیسا کہ اس شخص پر گذرا خواہ آخرت مین اسیواسطے اکثر اہل تقوی نے عمدہ لباس نہین پہنا اور اپنی اولاد کی بھی یہ عادت نہ ڈالنے دی کیونکہ اب وہ زمانہ نہین کہ آدمی عمدہ پوشاک پہنے اور بالون مین کنگھی کیا کرے اور پھر اپنی نعلین نہ چہاٹے اگلی حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ شخص صرف راہ کے کانٹے پھینکنے سے بخشا گیا اور یہ شخص فقط اکڑ کر چلنے اور گھمنڈ کرنے سے زمین مین دھنسایا گیا تو ان حدیثون سے ایک عمدہ قاعدہ ہاتھ لگا کہ نیک کام اگرچہ کمتر ہو پر اوسکے ثواب سے نا امید نہ ہوا چاہیے اور بد کام اگرچہ ظاہر مین خفیف معلوم ہوتا ہو پر اوسکے وبال سے بے ڈر نہوا چاہیے

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لعن کی لفظ ہی

سبب نہ ظہور ہونے زمین کے ...

۴۴ ف جابرٌ لعن الله الذي وسمه قال لما رأى حمارًا قد وسم في وجهه بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے اوسکو جسنے اس گدہے کو داغا یہ حضرت نے فرمایا جب کہ
مُنہہ داغے ہوئے گدہے کو دیکھا ف جانور کا مُنہہ داغنا حرام ہی سب علما کے نزدیک
مُنہہ کے سوا اور بدن بیماری کے واسطے داغنا درست ہی

۴۵ ف ابو هريرةٌ لعن الله السارق يسرق البيضة فتقطع يده ويسرق الحبل فتقطع يده
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے چور کو کہ انڈا باخود چُراتا
ہی تو اوسکا ہاتہہ کاٹا جاتا ہی اور رسی چُراتا ہی تو اوسکا ہاتہہ کاٹا جاتا ہی ف چور کے ہاتہہ کاٹنے
مین نصاب شرط ہی امام اعظم کے نزدیک دس درم چوری کی نصاب ہی اور امام شافعی کے نزدیک
ربع دینار یعنے ایک ماشہ اور ایک رتی سونے کے برابر ہی تو مطلب اس حدیث کا یہ کہ لوہی یا چاندی
کا انڈا مراد ہی جسکی قیمت دس درم ہو اور رسی مراد ہی جسکی دس درم قیمت ہو جیسے جہاز کی رسی کہ
بہت قیمتی ہوتی ہی یا یہ مراد ہی کہ جب آدمی کو انڈے اور رسی کی چوری کی عادت پڑی تو کبہی
قیمتی چیز بہی چرا دیگا تو بے شبہہ اوسکا ہاتہہ بہی کاٹا جاوے گا یا کہ یہ حکم ابتدا اسلام مین
تہا اب منسوخ ہی

۴۶ ف ابن عمرٌ لعن الله الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لعنت کرے خدا اوس عورت پر جو دوسری عورت کے بال مین
بال کو جوڑے اور اوس عورت پر جو اپنے بالون مین اور بال جوڑا دے اور اوس عورت پر جو دوسری
عورت کا بدن گودے اور نیل بہرے اور اوس عورت پر جو اپنا بدن گدوادے ف بال مین بال جوڑنا
اور بدن گودنا حرام ہی اسواسطے کہ اسمین تغیر خلقت الٰہی ہی اور فریب اور بناوٹ بہی ہی کہ آدمی
دہوکا کہاوے

۴۷ ف عائشةٌ لعن الله اليهود والنصارى اتخذوا قبور انبيائهم مساجد بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہود اور نصارے پر کہ اون لوگون نے اپنے پیغمبرون کی

قبرون کو مسجد بنایا ف بخاری مین روایت ہی کہ حضرت نے مرض الموت مین یہ حدیث فرمائی
حضرت نے کہ مبادا کہین میری امت بھی یہود اور نصاریٰ کی طرح میری قبر کو مسجد نہ ٹھہراوے اور
جندب سے روایت ہی کہ مینے پانچ روز حضرت کے انتقال سے پہلے حضرت سے سنا کہ فرماتے تھے کہ اگلی
امتون نے اپنے پیغمبرون اور اولیا کی قبرون کو سجدہ گاہ بنایا تم خبردار ہو قبرون کو سجدہ گاہ نہ بنایا
مین تمکو منع کیے دیتا ہون یہود اور نصاریٰ پیغمبرون اور نیکون کی قبرون پر مسجدین بناکر عبادت
کرتے تھے اور قبرون کی طرف سجدہ کرتے تو صاف شرک تھا اسواسطے حضرت نے تاکید سے منع کیا
معلوم ہوا کہ جو بات مسجد اور کعبہ کو خاص ہی وہ قبر پر بجا لاوے خواہ پیغمبر کی قبر ہو خواہ اولیا کی
اسواسطے قبرون کو سجدہ کرنا اور اونکے گرد گھومنا درست نہین اسواسطے کہ طواف کعبے کو مخصوص ہی
اور اسواسطے قبرستان مین نماز پڑھنا منع ہی ہندوستان مین اولیا کی قبرون پر اکثر شرک کے کام
ہوتے ہین اور جس سے حضرت نے انتقال کے وقت کمال تاکید سے منع کیا تھا یہود نصاریٰ سے بھی زیادہ
اب لوگ کرتے ہین خدا مسلمانون کو توفیق دیوے کہ اپنے پیغمبر کی حدیث سمجھین اور ان کامون
سے کنارہ کرے بحرمۃ سید المرسلین آمین

م ابن عمر لعن الله من مثل بالحيوان مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
خدا لعنت کرے اوسپر جو جاندار کے ہاتھ پانو اور ناک کان کاٹے ف اسواسطے منع فرمایا
کہ اسمین ناحق بیجا ستانی اور تغیر خلق الٰہی ہی

م علي لعن الله من لعن والديه ولعن الله من ذبح لغير الله ولعن الله من آوى محدثا ولعن الله
من غير منار الارض مسلم مین علی مرتضیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے
اوسپر جو اپنے ماباپ پر لعنت کرے اور خدا لعنت کرے اوسپر جو خدا کے سوا کسی اور کے واسطے
جانور ذبح کرے اور خدا لعنت کرے اوسپر جو بدعت نکالنے والے کو پناہ دیوے اور اپنے مکان مین رکھے
اور خدا لعنت کرے اوسپر جو زمین کے حدّ اور نشانیان مٹاوے ف ماباپ کو لعنت
کہنا اور گالی دینا دو صورت سے ہوتا ہی یا کہ خود کہی یا غیر سے کہلواوے اسطرح کہ جب اسنے دوسرے

۴۹ [illegible] والدین
[illegible] ذبح [illegible] خدا [illegible]
[illegible] نشان زمین
[illegible] زبان

کے ماباپ کو گالی دی تو وہ اسکے ماباپ کو گالی دیگا تو حقیقت مین یہی سبب ٹھہرا اور غیر خدا کے
واسطے جانور ذبح کرنا کئی صورت سے ہوتا ہی ایک صورت تو یہ کہ خدا کا نام ذبح کے وقت نلیا جاوے
جیسے راجپوت کرتے ہین اوسکو جھٹکا کہتے ہین دوسری صورت یہ کہ قبر یا توپ پر یا نشان پر یا عمارت پر
یا دیو بہوت کے واسطے ذبح کرین تیسری یہ کہ ہر چند ذبح کے وقت تو خدا کا نام لین لیکن تعظیم اور تقرب
اور منت اور نیاز غیر خدا کی کرین جیسے سید احمد کبیر کی گائی اور شیخ سدو کا بکرا ان تینون صورتون
مین جانور تو مردار ہی اور کرنے والے پر بموجب اس حدیث کے لعنت ہی اسواسطے کہ ذبح خدا کے واسطے
ہین اور یہ جو بعضے لوگ بات بناتے ہین کہ سید احمد کبیر کی گائی اور شیخ سدو کے بکرے پر ذبح کے
وقت خدا کا نام لیا جاتا ہی اور خون ریزی خدا ہی کے واسطے ہی صرف گوشت سے غرض ہی تو بے شبہہ
وہ حلال ہی اوسکا جواب یہ ہی کہ جب غیر خدا کی منت مانی اور نیت بگڑی تو صرف زبانی خدا کے نام
لینے سے کیا ہوتا ہی اور یہ غلط بات ہی کہ خون ریزی خدا کے واسطے ہی صرف گوشت سے غرض ہی
سو اسلئے کہ جب اونکی منت ماننے والون سے کہیے کہ تم اس گائی بکری کو نہ ذبح کرو اوسکے عوض دونا
چوگنا ہم سے گوشت لو اور فاتحہ کردو تو ہرگز ہرگز نمانین گے اور اس صورت مین اپنی نذر اور منت کا
ادا ہونا ہرگز نہ سمجھین گے تو صاف معلوم ہوا کہ اونکو خون ریزی بھی غیر خدا کے واسطے منظور ہی صرف
گوشت ہی سے غرض نہین انصاف کی راہ سے بدلیل قرآن اور حدیث اسکے حرام ہونے مین کچھ شبہہ نہین
اور کج بحثی کے علاج تو ہمارے پاس نہین فتاوی در المختار اور اشباہ والنظائر مین موجود ہی کہ جو جانور
سردار کے داخل ہوتے ذبح ہو وہ حرام ہی اگرچہ ذبح کے وقت خدا ہی کا نام اوسپر لیا
جاوے تو اگر صرف ذبح کے وقت خدا کے نام سے جانور حلال ہوتا تو فقہ مین اسکو کیون حرام لکھتے
اللہم فہم درست کی توفیق دے اور کج فہمی سے بچا دے آمین اس حدیث مین جو بدعت والے
کی حمایت کرنے والے پر لعنت فرمائی سو اسواسطے کہ بدعت دین مین ایک نئے کام کا نام ہی جسکی
شرع مین کچھ اصل نہو تو حقیقت مین بدعت اور سنت اور شریعت مین ایسی نسبت ہی جیسے نور و ظلمت
مین تو جسنے بدعت نکالنے والے یا بدعت چلانے والے کی تعظیم اور حمایت کی اوسنے حقیقت مین سنت و شریعت

کو مٹایا اسواسطے لعنت کا طوق اوسکے گلے مین آیا اور زمین کی نشانیان جیسے راہ کے منارے
اور دیہات کے ڈانڈون پر درخت اور ٹیلے یا باغون کی کھائی خندق یا گھرون کی دیوارین انکا مٹانا
اور گرانا موجب لعنت کا فرمایا اسواسطے کہ اسمین قضیہ اور فساد ہوگا کہ ایک کی زمین دوسرے سے مل جاوے
گی اور راہ کا حساب نہ معلوم ہوگا **ف** لعنت کرنا دو قسم ہی لعنت ذاتی اور لعنت وصفی اہلسنت کے
مذہب مین لعنت ذاتی یعنے نام لیکر لعنت کرنا سوای اوس کافر کے جسکا کفر یقینی دلیل سے ثابت ہو
درست نہین جیسے شیطان اور فرعون اور ابوجہل کہ انکا کفر بلا شبہہ ثابت ہی تو انکا نام لیکر لعنت کرنا
درست ہی لیکن ہر دم اسکا وظیفہ سا کرنا کچھہ کام کی بات نہین اسواسطے کہ لعنت کے معنے خدا کی رحمت سے
دور کرنا ہین اور سوای کافر کے رحمت الٰہی سے کوئی ہمیشہ دور نہ ہوگا کہ مسلمان فاسق کے حق مین بعد سزا
پا چکنے کے بخشش کی امید ہی اور لعنت وصفی یعنے بغیر نام لئے فاسق پر لعنت درست ہی جیسے کہ
اس فصل کی حدیثون مین چور اور ماں باپ کے گالی دینے والے پر لعنت فرمائی اسیطرح ظالم اور کاذب
وغیرہ پر بھی درست ہی

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سب سرخ لفظ ہین

قال ابو هریرة لو آمن بی عشرة من الیهود او یراوی لو یا یعنی عشرة من الیهود
لم یبق علی ظهرها یهودی الا اسلم بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ اگر دس یہودی میرا ایمان لاوین تو سب میرا ایمان لاوین اور دوسری روایت یون ہی
کہ اگر دس یہودی میری بیعت کرین تو سب مسلمان ہوں کوئی یہودی زمین پر نہ باقی رہی **ف**
یعنی اگر مدینہ کے یہودیون سے دس سردار حضرت کا ایمان لاتے تو سب لاتے یعنے یہودی کو
دین مین غور اور توجہ نہین رکھتے اپنی قوم اور سردارون کے تابع ہین اور کا ہر پیشوا کا ساتھہ دیتے
کہ جدھر ایک جھنڈا چلا ادھر سب بہیڑ چلتی ہین

قال ابن عباس لو ان احدهم اذا اراد ان یاتی اهله و قال بسم الله اللهم جنبنا الشیطان

وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّهُ اِنْ یُقَدَّرْ بَیْنَهُمَا وَلَدٌ فِیْ ذٰلِكَ لَمْ یَضُرَّهُ الشَّیْطَانُ اَبَدًا
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مسلمانون مین سے کوئی جب
اپنی جورو سے صحبت کا ارادہ کرے اور یہ دعا پڑھے کہ بسم اللہ اللّٰھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان
ما رزقتنا یعنے شروع اللہ کے نام سے الٰہی بچائے رکھیہ ہمکو شیطان سے اور بچا شیطان سے ہماری اولاد کو
تو البتہ اگر جو فرزند کے درمیان اون صحبت مین کوئی لڑکا قسمت مین ہوگا تو اوسکو شیطان ضرر
نہ پہنچا سکیگا **ف** معلوم ہوا کہ صحبت داری سے غرض اولاد کی رکھی مرد آپ بری اور
شہوت رانی ہی منظور نہو اور سنت ہی کہ اس دعا کو اوسوقت پڑھ لیا کرے کہ اگر اولاد ہو تو بابرکت ہو

۵۲ **خ** ابوہریرۃ لَوْ اَنَّ الْاَنْصَارَ سَلَكُوْا وَادِیًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِیَ الْاَنْصَارِ
بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر انصار چلیے پہاڑ کے بیچ کی راہ یا اوپر کی تو
مین انصار کی راہ پر چلتا **ف** دین مین امت پر نبی کی اطاعت واجب ہی نہ نبی پر امت کی اطاعت
نہین تو اس حدیث مین اگر ظاہری راہ مراد ہی تو مطلب صاف ہی کہ دین کی بات نہین اور اگر راہ
عقل کا طریقہ مراد ہی تو مطلب یہ ہی کہ دنیاوی کامون مین اور مباحات مین حضرت کو انصاریون
کی خاطر داری منظور ہی یہ حدیث انصار کی بزرگی پر صاف دلیل ہی

۵۳ **ق** ابوہریرۃ لَوْ اَنَّ رَجُلًا اِطَّلَعَ الْبَابَ بِغَیْرِ اِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَیْنَهُ
مَا كَانَ عَلَیْكَ جُنَاحٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی مرد جہانکے
تیرے گھر مین بدون تیری اجازت پھر تو اوسکو کنکری سے مارے سو تو اوسکی آنکھ پھوڑے تو تجھپر گناہ
نہوگا **ف** اس حدیث کا مطلب آگے ہو چکا

۵۴ **م** ابوایوب لَوْ اَنَّكُمْ لَمْ تَكُنْ لَكُمْ ذُنُوْبٌ یَغْفِرُهَا اللّٰهُ لَكُمْ لَجَاءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ لَهُمْ ذُنُوْبٌ فَیَغْفِرُهَا لَهُمْ
مسلم مین ابو ایوب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تمہارے گناہ نہوتے جنکو خدا بخشتا تو البتہ
خدا اوس قوم کو لاتا جنکے گناہ ہوتے پھر اونکی مغفرت کرتا **ف** اس حدیث سے حضرت نے اپنے اصحاب کو دلاسا
دیا اسواسطے کہ اکثر اصحاب کو خوف الٰہی بہت غالب تھا بعضون نے گوشت کھانا چھوڑ دیا تھا بعضونکا

فصد لکھا

نسبت تھا کہ دنیا چھوڑ بیٹھے ہیں اور شب و روز عبادت کریں بعضوں کا یہ ارادہ تھا کہ آلہ تناسل کو کاٹ ڈالیں تاکہ حرام کاری میں نہ گرفتار ہوں یعنی جیسے اوسکی صفت منتقم ہی کہ گناہ پر پکڑتا ہی اور سزا دیتا ہی ویسے اوسکی غفاری بھی صفت ہی کہ گناہوں کو معاف بھی کرتا ہی یعنی مسلمان گنہگار جیسے اپنے گناہوں سے ڈرتے ویسے ہی اوسکی رحمت اور کرم پر بھی نظر رکھے نا امید ہو جاوے کیونکہ نا امیدی کفر ہی اور اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ خدا کو غفار جان کر گناہوں پر کمر باندھے اور اوسکی قہاری کو بالکل بھول جاوے کہ یہ صاف کفر ہی

۵۵ ف اُمِّ حَبِیبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ یعنی دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَهُ لَهَا لَمَّا عَرَضَتْ عَلَيْهِ أُخْتَهَا عَزَّةَ بخاری اور مسلم میں حضرت اُمّ حبیبہ ابی سفیان کی بیٹی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا البتہ اگر دُرّہ میری بی بی کے لڑکے میری گود کے پالے ہوئے تو بھی میرے واسطے حلال ہوتے مقرر دُرّہ تو میرے دودھ شریکی بھائی کی بیٹی ہی مجھکو اور اوسکے باپ کو ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے دودھ پلایا ہی سو اپنی میری بی بیو اپنی لڑکیوں اور اپنی بہنوں کے نکاح کرنیکو میرے ساتھ نہ کہا کرو یہ حضرت نے حضرت اُمّ حبیبہ سے کہا جب کہ اونہوں نے اپنی بہن عزّہ کے نکاح کو حضرت سے کہا تھا ف حضرت اُمّ حبیبہ نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت میری بہن ہے جسکا عزّہ نام ہی آپ نکاح کیجے حضرت نے نہ مانا اسواسطے کہ جورو کی حیات میں سالی سے نکاح کرنا درست نہیں پھر حضرت اُمّ حبیبہ نے کہا یا حضرت میں نے سنا ہی کہ ابوسلمہ کی بیٹی سے جسکا دُرّہ نام ہی آپ نکاح کیا چاہتے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ غلط بات ہی کہ اول تو دُرّہ میری ربیبہ ہی یعنی اُمّ سلمہ کی لڑکی ہی اور دوسرے دودھ کے رشتے سے میری بھتیجی ہی نکاح کی کون صورت ہی

۵۶ م ابو برزة الاسلمی لَوْ أَنَّ أَهْلَ عُمَانَ أَتَيْتَ مَا سَبُّوكَ وَلَا ضَرَبُوكَ قَالَهُ لِرَجُلٍ بَعَثَهُ إِلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَسَبُّوهُ وَضَرَبُوهُ مسلم میں ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو عمان کے لوگوں پاس جاتا تو تجھکو نہ گالی دیتے نہ مارتے یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسکو عرب کے کسی

گرد پاس بھیجا تھا سو ان لوگون نے اوسکو گالی دی اور مارا تھا **ف** عمّان شام کے ملک یا یمن کے
ملک مین ایک شہر کا نام ہی وہان کے لوگون کی خوش خلقی اور نرم دلی کا بیان کیا

ف ابن عمر لو ترکتہ بیّن یعنی امّ ابن صیّاد بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی ٥٧
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد کی ما اوسکو چھوڑتی تو اپنا حال ظاہر کرتا **ف** ابن صیاد کا حال
کئی بار ہو چکا کہ مدینے مین یہودی کا ایک لڑکا تھا جنون سے راہ رکھتا تھا آیندہ باتین کچھہ بیان
کرتا تھا سو ایک روز باغ مین کیرا اور ٹاٹ لپیٹا غن غن کچھہ کرتا تھا حضرت اودھر سے نکلے درخت کی آڑ مین
ہو کر چاہا کہ اوسکی اواز سنین اوسکی ما نے کہا اے ابن صیاد دیکھہ محمد آئے سو وہ چپ رہا تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی تھی یعنے اگر اوسکی ما نہ روکتی تو کچھہ اوسکا حال معلوم ہوتا کہ کیا کہتا تھا
معلوم ہوا کہ اہل حق کو اہل باطل کا حال مخفی ہو کر دریافت کرنا درست ہی تا کہ اوسکے بطلان سے
لوگون کو خبردار کرین

ف جابر لو ترکتہا ما زال قائمًا قالہ لامّ مالک حین عصرت العکّۃ التی کانت تہدی ٥٨
فیہا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم بخاری و مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو گھی کی مشک
چہوڑتی تو ہمیشہ اوسمین گھی نہا رہتا یہ حضرت نے امّ مالک سے کہا جب کہ اوسنے اوس مشک سے گھی
نچوڑ لیا جسمین سے حضرت کو بھیجا کرتی تھی **ف** امّ مالک مدینے مین ایک بی بی تھین اون سے
روایت ہی کہ میرے پاس ایک مشک بھر گھی تھا مین اوسکا گھی ہمیشہ حضرت کو بھیجا کرتی تھی کبھی اوسکا گھی
کم نہوتا تھا ایک روز مینے اوسکا گھی نچوڑا تو گھی بالکل چک گیا مینے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی تھی یعنے تو اوسکو اگر نچوڑتی تو کبھی گھی سے خالی نہ ہوتی یہ معجزہ تھا حضرت کا

ف ابو ہریرۃ لو تعلمون ما اعلم لبکیتم کثیرا و لضحکتم قلیلا بخاری و مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ٥٩
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم جانو جو مین جانتا ہون تو البتہ رویا کرو بہت اور ہنسو تھوڑا **ف** یعنے موت
کی سختیان اور قبر کے رنگ برنگ عذاب اور قیامت کی مصیبتین اور دوزخ کی آفتین اگر تم جانو کمال
یقین سے جیسا کہ مین جانتا ہون تو خواب و خور بھول جاؤ خوشی پر غم غالب ہو جاوے غفلت کا سبب

ہی جو چین سے

٦٠ ق علی لو دخلتموها لم یزالوا فیہا الی یوم القیامۃ یعنی النار التی اوقدہا عبد اللہ بن
حذافۃ السہمی امیر من امرائہ بخاری و مسلم میں علی مرتضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر وہ اوس میں گھستے
تو ہمیشہ قیامت تک اوسی میں پڑے رہتے یعنے اوس آگ میں جسکو عبد اللہ بن حذافہ سہمی نے جلایا تھا جو
ایک سردار تھا حضرت کے سرداروں سے ف عبد اللہ بن حذافہ کو حضرت نے ایک لشکر کا سردار بنا کر
کہیں جہاد کو بھیجا اور لشکر سے فرمایا کہ جو تمہارا سردار کہے اوسکی اطاعت کیجیو تو ایک روز عبد اللہ نے لشکر
سے غصہ میں آ گئے اور بہت سی آگ روشن کی اور لشکر سے کہا کہ اس آگ میں گھس جاؤ اسواسطے
کہ حضرت نے میری اطاعت تم پر واجب کر دی ہی لشکر نے کہا کہ ہمنے حضرت کا کلمہ دوزخ کی آگ کے
خوف سے کہا ہی سو ہم آگ میں کیونکر گھسیں جب یہ قصہ حضرت نے سنا تب یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ سردار کی اطاعت اور ماں باپ کی اطاعت اور استاد یا پیر کی اطاعت خلاف شرع کام
میں ہرگز درست نہیں چنانچہ دوسری حدیث میں صاف آیا ہی کہ کسی مخلوق کی اطاعت خدا کے
گناہ میں درست نہیں تابعداری تو نیک کام میں چاہیے

٦١ خ ابو ہریرۃ لو دعیت الی کراع لاجبت ولو اہدی الی ذراع او کراع لقبلت
بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میں دعوت میں بکری کے دست یا پاچہ
کی طرف بلایا جاؤں تو البتہ قبول کروں ف یعنے دعوت اور تحفے میں تھوڑی بہت اور اچھی
بری کا خیال نچاہیے مسلمان کی خاطرداری ضرور ہی

٦٢ م ابو ہریرۃ لو دنا منی لاختطفتہ الملائکۃ عضوا عضوا یعنی ابا جہل مسلم میں ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابو جہل میرے پاس جاتا تو اوسکے جوڑ جوڑ کو فرشتے اوچک لے جاتے
ف ابو جہل نے ایک بار کافروں سے پوچھا کہ تمہارے ہوتے محمد اپنا منہ خاک پر ملتا ہی یعنے سجدہ
کرتا ہی کافروں نے کہا کہ ہاں ابو جہل نے کہا لات اور عزی کی قسم کہ اگر میں اوسکو اس حالت میں دیکھوں
تو اپنے پانوں سے اوسکی گردن کچل ڈالوں سو ایک روز حضرت نماز پڑھتے تھے کہ وہ ناپاک اوسی قصد پر چلا

جب حضرت کے پاس گیا تو اوسکے قدموں خوف کے مارے بھاگا لوگوں نے کہا تو کیوں اسطرح بھاگا اوسنے
کہا کہ مجھکو اپنے اور محمد صلعم کے درمیان آگ سے بھری ہوئی خندق نظر پڑی اور اوسکے گرد اور اندر نہایت
اور پر معلوم ہوئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے اگر میرے قریب وہ مردود جاتا تو فرشتے
اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے یہ حدیث معجزہ ہی

٦٣ م ابو موسی لو رایتنی و انا استمع لقرائتک البارحة قال له مسلم عن ابو موسی رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ اگر تو مجھکو دیکھتا جسوقت کہ میں رات کو تیرا قرآن پڑھنا سنتا تہا تو تجھکو بہلا معلوم ہوتا اور
تو زیادہ خوش آوازی سے پڑھتا یہ حضرت نے ابو موسی فرمایا **ف** ابو موسی نہایت خوش آواز تھے
رات کو قرآن پڑھتے تھے کہ حضرت اودہر سے گذرتے تو کھڑے ہوکر سنا کئے صبح کو یہ حدیث ابو موسی
سے فرمائی

٦٤ خ ابن عباس لو سالتنی هذه القطعة ما اعطیتکها و لن تعدو امر الله فیک
و لئن ادبرت لیعقرنک الله و انی لاراک الذی اریت فیک ما اریت و هذا ثابت
یجیبک عنی قاله لمسیلمة و ثابت هو ثابت بن قیس بن شماس بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے مسیلمہ کذاب سے فرمایا کہ اگر تو مجھسے اس کھجور کی چھڑی کا ٹکڑا مانگیگا تو اتنا بھی تجھکو نہ دونگا
اور خدا کے مقصد کو جو تیرے حق میں ہو چکا ہی تو اوسکو ہرگز نہ ہٹا سکیگا یعنے تجھکو ہلاک کریگا اور دونوں
جہان میں فضیحت کریگا اور اگر تو اسلام سے پھرا تو البتہ خدا تیرے کونچین کاٹیگا اور مقرر میں تجھکو
وہی جانتا ہوں جو مجھکو خواب میں دکھلایا گیا جو کچھ دکھلایا گیا اور یہ ثابت تجھکو میری طرف سے جواب
دیگا مراد ثابت سے وہ ثابت ہی جو قیس بن شماس کا بیٹا ہی **ف** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی
کہ مسیلمہ کذاب حضرت کی حیات میں ملک یمامہ سے بہت اپنی قوم کا ہجوم لیکر مدینے میں آیا اور حضرت
کو پیغام دیا کہ اگر محمد اپنی موت کے بعد پیغمبری کا عہدہ مجھکو دیں تا کہ میں ملک کا مالک ہوں تو میں اسلام
قبول کروں اور تابعدار ہوں تو حضرت اوسکے پاس تشریف لیگئے حضرت کے ہاتھ میں کھجور کی چھڑی
تھی اوسکے سر کے اوپر کھڑے ہوکر یہ حدیث فرمائی یعنے میں تیرا حال خواب میں دیکھ چکا ہوں کہ تو میرا

قصہ مسیلمہ کذاب

دعوی کریگا تو خدا اوسکو غارت بھی کریگا اور مسیلمہ کذاب نے قرآن کے مقابلے مین کچھہ خرافات اور لکھیات
کی تک بندی کی تھی سو فرمایا کہ وہ خرافات میرے سننے کے لائق نہین اوسکی جواب ہی کو میری طرف سے
ثابت بن قیس کفایت کرتا ہی ثابت بن قیس انصاری تھے بڑے گویا حضرت کے خطیب چنانچہ ثابت نے
اوسکے خرافات کو ایسا چھاڑا کہ کچھہ ثابت نہ رکھا بعد اوسکے مسیلمہ کذاب نے ملک کو لوٹ لیا اور
حضرت کے پیغمبری مین شرکت کا دعوی کیا حضرت کو خط لکھا کہ ہم نبوت مین تمہارے شریک ہوے ہم
نصف ملک کی زمین اوہی تمہاری آدھی ہماری حضرت نے جواب لکھا کہ زمین تو حقیقت مین خدا کی
ہی اپنے بندون سے جسکو چاہی اوسکو دے اور آخرت تو خاص پرہیزگارون کے لئے ہی بعد
حضرت کے انتقال کے مسیلمہ نے شرکت کا دعوی چھوڑ کر کل نبوت کا دعوی شروع کیا ہزارون لوگ
اوسکے تابعدار ہوگئے تھے صدیق اکبر نے اپنی خلافت مین خوب فوج کشی کرکے اوسکو مارا اور اوسکے
لوگون کو مٹایا اگر صدیق اکبر اوسکو نہ مارتے تو آج تک اوسکے لوگ اوسیکا کلمہ پڑھتے جاتے بڑا
دین مین فساد پڑتا جیسے شیعہ سنی مین بحث رہتی ہی ویسے مذہب والون سے بھی رہتی اسی مقام سے اگر
آدمی غور کرے تو صدیق اکبر کی فضیلت کو سمجھہ جاوے کہ دین مین ایسے ایسے عمدہ کام اونسے ہوے
٦٥ خ ابن عباس لو فعله لاخذته الملائكة يعني اباجهل قال ان رأيت محمدا يصلي عند
الكعبة لاطان على رقبته بخاری نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر وہ بے
ادبی کرتا تو اوسکو فرشتے پکڑ لیتے یعنی ابوجہل کو جب کہ اوسنے کہا تھا کہ اگر مینے محمد کو کعبے پاس
نماز پڑھتے دیکھا تو اوسکی گردن کچل ڈالونگا ف اسکا قصہ تیسری حدیث مین مفصل ہوچکا
٦٦ ق جابر لو قد جاء مال البحرين قد اعطيتك هكذا وهكذا وهكذا قاله له
بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بحرین سے مال آویگا تو مین تجھکو دونگا اسطرح اور
اسطرح اور اسطرح یعنی انجلی بھر بھر کے تین بار دونگا یہ حضرت نے جابر سے کہا تھا ف جابر سے
روایت ہی کہ مجھسے حضرت نے یہ وعدہ کیا تھا حضرت کی زندگی مین بحرین کے ملک سے مال نہ آیا جب
حضرت کا انتقال ہوا اور صدیق اکبر خلیفہ ہوے اوس ملک سے مال آیا صدیق اکبر نے کہا کہ جسکا حضرت

پر قرض ہو یا جس سے حضرت نے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو وہ ظاہر کرے تب مینے یہ حدیث بیان کی تب ابو بکر نے کہا مجھسے کہ اپنا انجلا بھر او ہر گن مینے اون درموں لیے دونون ہاتہ بھرے گنا تو پانچ سو درم تھے صدیق اکبر نے کہا کہ ہزار درم اور گن لے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مالک وعدہ کرے تو اوسکا نائب اوس وعدے کو پورا کرے

٦٤ م ابو هريرة لو قلت نعم لوجبت ولما استطعتم قاله حين قيل أكل عام يعني حج
الحجة مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین ہان کہتا تو تم پر ہر سال حج واجب ہو جاتا اور ہرگز تمسے نہو سکتا یہ حضرت نے فرمایا جب لوگون نے کہا تھا کہ کیا ہر سال حج فرض ہی **ف** حضرت نے حجۃ الوداع مین فرمایا کہ اے لوگو خدا نے تم پر حج فرض کیا سو تم حج کرو اقرع بن حابس نے پوچھا کہ یا حضرت کیا ہر سال حج فرض ہی تین بار پوچھا حضرت نے شفقت کے سبب سے جواب نہ دیا بعد اسکے یہ حدیث فرمائی یعنے تامل اور بیفائدہ نہ سوال کیا کرو اگر ہر سال فرض ہوتا تو حضرت خود صاف بیان کرتے

٦ **ق** عمران بن حصين لو قلتها وأنت تملك أمرك أفلحت كل الفلاح قاله للأسير من بني عقيل أصابوا معها العضباء فأو تقوه فقال إني مسلم بخاری اور مسلم مین عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اوسکو کہتا یعنے اسلام ظاہر کرتا اوس حالت مین کہ تو اپنا اختیار رکہتا تھا تو نہایت چھٹکارا پاتا یہ حضرت نے قوم بنی عقیل کے قیدی کو فرمایا جسکے پاس اصحاب نے وہ اونٹنی پائی جسکا نام عضبا تھا پھر اصحاب نے اوس کو باندہا تو اوس نے کہا کہ مین تو مسلمان ہون **ف** مصابیح مین عمران بن حصین سے روایت ہی کہ قوم ثقیف قوم بنی عقیل سے باہم قسم تھے سو ثقیف کے قوم نے حضرت کے دو اصحاب پکڑ رکھے حضرت کے اصحاب بنی عقیل کے ایک شخص کو پکڑ لائے اوس شخص نے حضرت سے کہا کہ مجھکو کیون پکڑا ہی حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے ہمقسم لوگون کے بدلے گرفتار ہوا ہی جب حضرت وہان سے ہٹے تو اوسنے کہا اے محمد مین تو مسلمان ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے اگر حالت اختیار مین قبل قید ہونے سے تو اسلام ظاہر کرتا تو تیرے حق مین بہت بہلا ہوتا اب جھوٹ

نہین

نہین سکتا پھر حضرت نے اوسکو ملا دیکر اپنے دونو ں صحابیوں خواہ ثقیف کی بیت سے چھڑا لیے

ح ابو هريرة لو كان الايمان معلقا بالثريا لناله ابناء فارس ويروى لو كان ٦٩

الايمان عند الثريا لناله رجال او رجل من هؤلاء بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر

ایمان دین لٹکا ہوتا تو بھی فارسیون کی اولاد اوسکو پا جاتی اور دوسری روایت یون ہی کہ اگر ایمان

پروین پاس ہوتا تو بھی ان فارسیون سے ایک مرد یا بہت مرد پا جاتے ف مصابیح مین ابو ہریرہ سے

روایت ہی کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ سورہ جمعہ کی یہ آیت اوتری وآخرين منهم لما يلحقوا

بهم یعنی پاک ہی وہ خدا جسنے پیغمبر بھیجا عرب کی طرف اور اور قومون کی طرف جو ابھی عرب

کو نہین ملے ایک مرد نے تین بار پوچھا کہ وے لوگ کون ہین جو عرب کے سوائے ہین تو حضرت نے

سلمان فارسی پر ہاتھ رکھا اور یہ حدیث فرمائی ثریا اور پروین اون چند ستارون کا نام ہی

جو نہایت متصل ہین جیسے گلدستہ سو فرمایا کہ اگر ایمان نہایت دور ہوتا جہان نظر نہین کام کرتی

ہی تو بھی فارسیون کو نصیب ہوتا اس حدیث مین فارسیون کی بار یک بینی اور استعداد ایمانی بیان

فرمائی سو حقیقت مین ملک فارس مین بڑے بڑے کمال والے ظاہر باطن کے عالم پیدا ہوے جیسے امام اعظم

اور اونکے شاگرد اور عمدہ محدث جیسے امام بخاری اور مسلم پیدا ہوے علماء دین نے فرمایا ہی کہ اگر امام

اعظم نہوتے تو دین کا بھید لوگون کو سمجھنا مشکل ہوتا عبد اللہ تستری نے کہا اگر بنی اسرائیل مین

ابو حنیفہ کے برابر کوئی عالم ہوتا تو وے لوگ گمراہ نہوتے

ح جبير بن مطعم لو كان المطعم بن عدي حيا ثم كلمني في هؤلاء النتنى لتركتهم

یعنی اساری بدر بخاری مین جبیر بن مطعم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا

اور ان ناپاک گندون کے حق مین سفارش کرتا تو مین اونکو چھوڑ دیتا یہ حضرت نے جنگ بدر کے قیدیون

کی طرف اشارہ کیا ف مطعم بن عدی مکے مین ایک کافر تھا حضرت پر اوسنے احسان کیا

تھا سو فرمایا کہ اگر وہ زندہ ہوتا اور ان قیدیون کی سفارش کرتا تو مین اونکو چھوڑتا معلوم ہوا کہ کافر

کے احسان کے بدلے بھی احسان کرنا چاہیے

بیان فضیلت ایمان فارسیان و بیان باریک بینی و دوری ... ایمان

[illegible]

۱۴ م اُسَامَہ بْنِ زَیْدٍ لَوْ کَانَ ذٰلِکَ ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ یَعْنِی الْعَزْلَ عَنِ الْمَرْأَۃِ
مسلم مین اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر یہ ضرر کرتا تو فارسیون اور رومیون کو
بھی ضرر کرتا یعنی دودہ پلانے والی عورت سے صحبت کرنا **ف** ایک شخص نے کہا کہ مین اپنی عورت
سے صحبت کرکے باہر انزال کرتا ہون حضرتؐ نے فرمایا تو کسواسطے یہ کرتا ہی اوسنے کہا کہ میری عورت
لڑکے کو دودہ پلاتی ہی مین ڈرتا ہون کہ لڑکے کو حمل رہنے سے کچہ ضرر ہووے تب حضرتؐ نے یہ حدیث
فرمائی یعنے اگر اسمین کچہ ضرر ہوتا تو فارسیون اور رومیون کی اولاد کو ضرر کرتا حالانکہ وے لوگ
دودہ پلانے والی عورتون سے صحبت کرتے ہین اور حمل بھی رہتا ہی اور کچہ اونکی اولاد کو ضرر
نہین ہوتا معلوم ہوا کہ امور دنیاوی مین تجربہ حجت ہی

ق اَنَسٌ لَوْ کَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِیَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰی اِلَیْھِمَا ثَالِثًا وَلَا یَمْلَأُ جَوْفَ
ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَیَتُوْبُ اللّٰہُ عَلٰی مَنْ تَابَ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ اگر آدمی پاس دو جنگل بھر مال ہوتا تو اون کے ساتہ اور تیسرے جنگل کو بھی تلاش کرتا اور
آدمی کا پیٹ سوای خاک کے نہین بھرتا اور خدا اوسی پر رحمت سے متوجہ ہوتا ہی جو حرص اور لالچ سے
توبہ کرتا ہی **ف** یعنے آدمی کی حرص اگرچہ بالدار ہو زندگی مین کسیطرح نہین بجھتی اور زیادہ طلبی کبھی
کم نہین ہوتی اسکا پیٹ قبر کی خاک بغیر کوئی چیز نہین بھر سکتی پھر کم حرصی اور قناعت کی تعریف
فرمائی **شعر** + تنگ چشم مرد دنیا دار را + یا قناعت پر کند یا خاک گور + بعضی روایت مین آیا ہی
کہ یہ حدیث قرآن کی آیت تھی آخر کو منسوخ ہوگئی

خ ابو ھریرۃ لَوْ کَانَ لِیْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَھَبًا لَسَرَّنِیْ اَنْ لَا یَمُرَّ عَلَیَّ ثَلٰثُ لَیَالٍ وَعِنْدِیْ
مِنْہُ شَیْءٌ اِلَّا شَیْءٌ اُرْصِدُہٗ لِدَیْنٍ بخاری مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر میرے پاس احد کے پہاڑ برابر
سونا ہوتا تو مجھکو یہی بھلا معلوم ہوتا کہ میرے پاس تین راتین نہ گذرتین اور کچہ اوسمین سے میرے پاس
باقی رہتا مگر اوس قدر جو قرض ادا کرنے کے واسطے رکہون **ف** حدیث مین سخاوت اور
ترک دنیا کی فضیلت ہی اور اشارہ ہی کہ قرض ادا کرنیکی فکر اور کوشش واجب ہی

م جابرٌ لو لم تكله لاكلتم منه ولقام لكم قال الرجل جاءه يستطعمه فاطعمه شطر وسق
شعير فما زال الرجل يأكل منه وامرأته وضيفهما حتى كاله مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ۴۰۶
اگر تو اناج کو پیمانے سے نہ ناپتا تو تمام تمہارا تمام گھر کھاتا اور اناج باقی رہتا حضرت نے اوس مرد سے کہا جو حضرت سے
اناج مانگتا آیا تھا سو اوسکو حضرت نے نیم صاع یعنے قریب دو من کے جو دیئے سو اوس مرد اور
اوسکی جورو اور اونکے مہمان ایک مدت تک کہاتے رہے یہانتک کہ اوسنے اناج کو ناپا تو چک
گیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اناج کو تولنا ہی سے برکت کم ہو جاتی ہی اور اول باب مین
اس مضمون کی حدیث ہی کہ اناج کے تولنے ناپنے مین برکت ہی تو مطلب یہ ہی کہ مول لینے اور
بیچنے کے وقت تو تولنا ضرور ہی تاکہ کمی زیادتی نہو اور اپنے گھر کے خرچ یا خیرات کے واسطے تولنا چاہیے
کہ اسمین بے برکتی ہی اسواسطے کہ تول تول خرچ کرنے والے کی نظر خدا پر نہین رہتی اناج پر رہتی ہے
م ابن عباس لو يعطى الناس بدعواهم لادعى ناس دماء رجال واموالهم ولكن
اليمين على المدعى عليه مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر دیدون گواہ صرف ۴۰۵
دعوے پر لوگون کو دلایا جاوے تو مقرر بعضے لوگ مردون کے خونون اور مالون کا حق دعوی کرین لیکن مدعا
علیہ پر قسم ہی ف یعنے اگر شرع مین مدعی سے گواہ طلب نہوتے صرف دعوی کرنے پر مقدمہ
فیصل ہوتا تو بہت سے دین لوگ لوگون کے ناحق خون کرواتے اور مال ہضم کرتے اسیواسطے شرع
مین یہ قاعدہ مقرر ہوا کہ جب مدعی دعوے کرے اور معتبر گواہ لاوے تو جیتے اور اگر اوسکے گواہ نہون
تو مدعا علیہ قسم کہاوے کہ مدعی جہوٹا ہی تو مدعی ہارے اور اگر گواہ نہون اور مدعا علیہ قسم سے انکار
کرے تو مدعا علیہ ہارے مدعی جیتے چنانچہ یہ تفصیل اور احادیث مین موجود ہے
ف ابو هريرة لو يعلم الكافر بكل الذي عند الله من الرحمة لم ييأس من الجنة و
لو يعلم المؤمن بكل الذي عند الله من العذاب لم يأمن من النار بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت
ہی اگر کافر خدا کی سب رحمت کو جانے تو باوجود کفر کے بہشت سے ہرگز ناامید نہو اور اگر ایمان وار
خدا کے سب عذاب کو جانے تو دوزخ سے ہرگز نڈر نہوے ف + شعر + اگر در دہر یک

مامور بن طعام [illegible]
وزن بیع [illegible]
وزن وقت الانفاق

گواہ بر مدعی
قسم بر مدعا علیہ
و قاعدہ طلب [illegible]

صلائے کرم + عزازیل کو بدنصیب برم + دران قوم کہ از فعل پرسند و قول + اولو العزم را تن بلرزد
ز ہول + رحمت اور عذاب خدا کی واقعی بیشمار ہی اور خدا کی صفت کی انتہا نہیں جیسے اوسکی ذات
کا اول نہیں ویسی ہی اوسکی صفات

ف ابو جہیم عبد اللہ بن الحارث لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان
ان یقف اربعین خیرا لہ من ان یمر بین یدیہ بخاری اور مسلم میں ابو جہیم سے روایت ہے جنکا نام عبد اللہ بن حارث
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر نمازی کے آگے کا چلنے والا جانتا کہ اوسپر کتنا عذاب ہوگا تو مقرر
اوسکو اوس کا کھڑا ہونا رہنا چالیس برس یا چالیس مہینے یا چالیس گھڑی اوسکے آگے چلنے سے
بہتر معلوم ہوتا ف اس حدیث میں راوی نے صاف روایت نہیں کی کہ چالیس برس حضرت
فرماتے یا چالیس مہینے یا چالیس دن یا گھڑی لیکن امام طحاوی نے جو بڑے محدث ہیں کہا ہی کہ
چالیس برس مراد ہیں نہ مہینے یا دن مراد نہیں واللہ اعلم نمازی کے آگے چلنا اوسوقت میں گناہ
ہی جب اوسکے آگے کچھ آڑ نہ ہو اور اگر آڑ ہو دور ہو تو کچھ گناہ نہیں

ف ابو ہریرۃ لو یعلم المؤمن ما عند اللہ من العقوبۃ ما طمع بجنتہ احد ولو یعلم
الکافر ما عند اللہ من الرحمۃ ما قنط من جنتہ احد بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ اگر ایمان دار جانتا کہ خدا کے پاس عذاب ہی تو اوسکے بہشت کی کوئی طمع نہ کرتا اور اگر کافر
جانتا جتنی خدا کے پاس رحمت ہی تو اوسکے بہشت سے کوئی ناامید نہ ہوتا

ف ابو ہریرۃ لو یعلم الناس ما فی النداء والصف الاول ثم لم یجدوا الا ان
یستہموا علیہ لاستہموا ولو یعلمون ما فی التہجیر لاستبقوا علیہ ولو یعلمون ما فی
العتمۃ والصبح لاتوہما ولو حبوا بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ جانیں جتنا
ثواب کہ اذان دینے اور جماعت کے اول صف میں ہی پھر جھگڑا فیصل ہونیکا کوئی طریق سوا اونکے
قرعہ ڈالنے کے نہ ہو تو البتہ قرعہ ہی ڈالیں اور اگر جانیں کہ کیا ثواب ہی ظہر کے اول وقت
نماز پڑھنے میں تو جماعت کے واسطے مسجد میں حاضر ہونے کی نہایت جلدی کریں اور اگر جانیں کہ کیا

ثواب ہی عشا اور فجر کی جماعت کا تو آویں گھسٹتے ف یعنی اگر اذان کا دینا اور اول صف کا ثواب
معلوم ہو جاوے تو لوگوں میں جھگڑا پڑے ہر ایک شخص یہی چاہی کہ میں ہی اذان دوں اور میں ہی
صف اول میں داخل ہوں پھر یہ چاہیں کہ یہ جھگڑا بدون قرعہ کے نہ فیصل ہوگا تو ضرور قرعہ ڈالیں
جسکا نام نکلے وہ اذان کہے اور صف میں داخل ہو اور اگر جماعت فجر اور عشا کا ثواب معلوم ہو اور
مسجد میں بسبب ضعف اور ناتوانی کے نہ آسکیں تو لڑکوں کی طرح گھسٹتے ہوئے آویں حدیث
میں آذان اور صف اول اور ظہر کے اول وقت اور حضور جماعت فجر اور عشا کی فضیلت کا بیان
ہے لیکن دوسری حدیث میں آیا ہے کہ گرمی میں ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت مستحب ہے تاکہ لوگوں کو
تکلیف نہو اور جماعت پوری ہو

ح ابن عمر لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا سَارَ رَاكِبٌ وَحْدَهُ بِلَيْلٍ اَبَدًا بخاری میں عبد اللہ بن
عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ جانیں جو کہ تنہائی میں ضرر ہی تو رات کو کوئی
سوار تنہا کبھی نہ چلے ف معلوم ہوا کہ رات کو تنہا سفر کرنا درست نہیں اسواسطے کہ اسمیں دینی
اور دنیاوی دونوں نقصان ہیں دینی نقصان تو یہ کہ نماز جماعت سے محروم رہنا اور دنیاوی یہ
کہ تنہائی میں رات کو وحشت اور وہم اور ضرر راہ زن اور شیر وغیرہ کا اکثر ہوتا ہے اور جب رات
میں سوار کو سفر کرنا منع ہوا تو پیادے کو بطریق اولی نادرست ہی اور مشہور ہی کہ الرفیق ثم الطریق

فصل

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سر پر لولا کا لفظ ہے

۸۱ ف ابن عباس لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُّصَلُّوْهَا كَذٰلِكَ يعني صَلٰوةَ
الْعِشَاءِ قَالَهُ حِيْنَ اَخَّرَهَا بخاری و مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میں اپنی امت
پر مشکل اور کٹھن نجانتا تو میں انکو واجب کرنے کے حکم کرتا کہ عشا کی نماز اسیطرح پڑھا کریں ایکبار حضرت نے
زیادہ رات گئے عشا کی نماز پڑھی تب یہ حدیث فرمائی ف معلوم ہوا کہ عشا کی نماز میں تاخیر مستحب
ہی یعنی تہائی رات سے آدھی رات تک بعد آدھی رات کے مکروہ وقت ہی

۸۲ م ابو هریرة لولا ان اشق علی امتی لامرتهم بالسواک مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اپنی امت پر مشکل بجانتا تو مین اونکو واجب کرکے مسواک کا حکم کرتا یعنی پنجگانہ
نماز مین ف مسواک کرنا سنت ہی بالاتفاق خصوصاً نماز کے وقت اور امام شافعیؒ کے نزدیک
فجر اور ظہر کو زیادہ تاکید ہی مسواک سے بو دفع ہوتی ہی وضو اور قرات قرآن اور نیند اور سکوت
اور بہوک کے وقت زیادہ مستحب ہی مسواک کڑوی لکڑی کی چاہئے پیلو کی مسواک سب سے
بہتر چہوٹی اونگلی برابر موٹی اور بالشت برابر لنبی

۸۳ خ انس لولا الهجرة لکنت امرءً من الانصار بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ اگر ہجرت نہ ہوتی تو انصاریون مین سے مین ایک مرد ہوتا ف یعنی انصاری اصحاب مجھکو ایسے
پسند خاطر ہین کہ اگر ہجرت کی سعنت مجھہ مین موجود نہ ہوتی تو مین اپنی ذات کو انصاریون مین شمار کرتا

۸۴ م انس لولا ان لا تدافنوا لدعوت الله ان یسمعکم من عذاب القبر مسلم مین انسؓ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا اگر مجھکو اسکا خوف نہوتا کہ تم عذاب قبر سنکر مردون کا دفن کرنا چہوڑ دو گے تو
خدا سے دعا کرتا کہ تمکو عذاب قبر کا سنا دیتا ف یعنی اگر تم عذاب قبر کا سنو تو اسقدر بدحواس ہو جاؤ
کہ دفن کرنا اپنے مردون کا بہول جاؤ معلوم ہوا کہ مردہ قبر مین عذاب کے وقت چلاتا ہی پر آدمی اور جن
اسواسطے نہین سنتے کہ انکی زندگی بے فائدہ ہو جاوے

۸۵ م ابن عباس لولا انا محرمون لقبلنا منک قاله للصعب بن جثامة لما اهدی الیه
حمار وحش مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ہم احرام باندہی نہوتے تو ہم تجہسے
قبول کرتے یہ حضرت نے صعب بن جثامہ سے فرمایا جب کہ اوسنے گورخر کو شکار کرکے حضرت کو تحفہ
دیا تہا ف یعنی محرم کو زندہ شکار کا لینا درست نہین اسواسطے ہم قبول نہین کرتے معلوم ہوا کہ
عذر شرعی سے دعوت کا قبول نہ کرنا اور تحفہ پھیر دینا درست ہی

۸۶ ق انس لولا ان معی الهدی لاحللت بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ اگر میرے ساتھہ قربانی نہوتی تو البتہ مین عمرہ کرکے حج کا احرام اوتار ڈالتا ف کفار کے

نزدیک حج کے موسم مین عمرہ کرنا نہایت بد تھا تو اس رسم بد کے دور کرنیکے واسطے جب حضرت حجۃ الوداع
مین بہ نیت حج کے مکے مین داخل ہوئے تو اصحاب سے فرمایا کہ جنکے ساتھ قربانی نہو وہ عمرہ کرکے احرام اوتار ڈالے
پھر حج کے وقت حج کا احرام کرے اور خود حضرت نے احرام نہ اتارا تھا بعضے اصحاب کو احرام اتار
مین حضرت کو احرام باندہے دیکھ کر تامل ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے مین قربانی
کے سبب سے ناچار ہوگیا ہین نومین بھی احرام اتار ڈالتا

ف انس لَوْلَا اَنِّیْ اَخَافُ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَ کَلْتُهَا بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ٨٧
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مجھکو اسکا خوف نہوتا کہ شاید یہ کہجور زکوۃ کی ہو تو مین اوسکو کہا جاتا ف
حضرت نے ایک کہجور راہ مین پڑی دیکھی تب یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ حقیر چیز اگر راہ مین پڑی پاوے
جسکے گرجانے سے مالک کو کچھ غم نہو تو اوسکا لینا اور کہانا درست ہی

ف ابوهريرة لَوْلَا اَنْ یَّشُقَّ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِیَّةٍ وَلٰکِنْ لَا اَجِدُ ٨٨
حَمُوْلَةً وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَیْهِ وَیَشُقُّ عَلَیَّ اَنْ یَتَخَلَّفُوْا عَنِّیْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ اگر مسلمانون پر رنج نہوتا تو مین کبھی لشکر کا ساتھ نہ چھوڑتا ولیکن مین بار بردار اور سواری نہین پاتا اور
میرے پاس وہ چیز نہین جسپر سب اصحاب کو سوار کرون اور مجھپر رنج ہوتا ہی کہ مسلمان مجھسے
چھوٹ رہین ف سریہ اوس لشکر کو کہتے ہین جو تھوڑا سپاہ ہو نہ زیادہ ہون اور حضرت اونکے
ساتھ تشریف نہ لے گئے ہون یعنے حضرت کی کمال دلی خواہش تھی کہ ہر ایک لڑائی مین شریک ہون
لیکن ابتداء اسلام مین بسبب بےاسبابی اور قلت سواری کے سب اصحاب ساتھ نجاسکتے تھے اس سبب سے
حضرت بھی رک جاتے تھے اور حضرت کو بدون اصحاب کے جانا اسواسطے پسند نہ آتا تھا کہ نجانے
والے جہاد کے ثواب سے محروم رہتے اس حدیث مین جہاد کی فضیلت اور رفیقون کی رعایت رکہنے کا بیان ہی

ف ابوهريرة لَوْلَا بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ لَمْ یَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰی زَوْجَهَا ٨٩
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل کی قوم نہوتی تو گوشت
نہ سڑتا اور اگر حوا نہ ہوتی تو کوئی عورت اپنے خاوند سے خیانت اور بدخواہی نہ کرتی ف حضرت

موسی کے ساتھ بنی اسرائیل کو من اور سلوی اوترتا تھا اور حکم خدا یہ تھا کہ باسی نہ رکھا کرو ہر روز تمکو
تازی شیرینی اور تازہ چڑیون کا گوشت ملا کریگا بنی اسرائیل نے حرص کی سبب سے گوشت کو باسی اوٹھا رکھا
کہ اگر کل نملے تو کام آوے سو وہ سڑ گیا یعنے گوشت ٹھیر باسی رکھہ چھوڑنے سے اور اول باسی رکھنے کی رسم
بنی اسرائیل سے نکلی تو اگر بنی اسرائیل یہ رسم نہ نکالتے تو کوئی باسی نہ رکھتا تو کیونکر گوشت سڑتا اور حضرت
حوّا نے حضرت آدم سے یہ خیانت کی کہ حضرت آدم کو دل سے چاہتی تھین اور ظاہر مین حضرت آدم علیہ السلام سے
کہتی تھین کہ مین تمکو نہین چاہتی یا کہ یون خیانت کی کہ حضرت آدم کو شیطان کے کہے ورغلانے سے حضرت
حوا ہی نے گیہون کہلایا یعنے عورتون مین خیانت کی خو اول حضرت حوا سے شروع ہوئی

۹۰ م ابن عمر لو لم تذنبوا لجاء اللّٰہ بقوم تذنبون فیغفر لہم ویدخلہم الجنۃ مسلم مین عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم گناہ نہ کرتے تو خدا اور قوم کو لاتا کہ وے گناہ کرتے
پھر اونکو خدا بخشتا اور اونکو بہشت مین لیجاتا **ف** اس حدیث کا مضمون دو بار ہو چکا مطلب یہ
کہ اسمین ڈرانا ہی اہل خوف اور گنہگاران تائب کو اور اشارہ ہی کہ گناہ حکمت الہی کے مخالف
نہین تا کہ اوسکی رحمت اور غفاری کی صفت ظاہر ہو اور یہ مطلب نہین کہ آدمی ایسے گناہون سے
بالکل نڈر ہو جاوے کہ یہ توصاف کفر ہی

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لکھا وان کی لفظی

۹۱ م ام الحصین الاحمسیۃ ان امر علیکم عبد حبشی مجدع فاسمعوا واطیعوا ما قادکم
بکتاب اللّٰہ مسلم مین ام الحصین رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم پر نکٹا بوچا حبشی غلام
حاکم کیا جاوے تو بھی تم اوسکی اطاعت اور تابعداری کیجو جبتک تمکو قرآن پر چلاوے **ف** یعنے
اگرچہ حاکم نہایت حقیر اور نالائق ہو تو بھی احکام شرعی مین اوسکی اطاعت واجب ہی اس حاکم سے مراد
وے حاکم ہین جو خلیفہ کی طرف سے حاکم ہوئے ہون اسواسطے کہ بادشاہ اور خلیفہ غلام نہین ہو سکتا
یا غلام سے مراد آزاد غلام ہو

م جابر اِنْ بِعْتَ مِنْ اَخِيْكَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا ۹۲
بِمَ تَاْخُذُ مَالَ اَخِيْكَ بِغَيْرِ حَقٍّ مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو نے اپنے بھائی مسلمان سے
کوئی پھل بیچا پھر اوسکو کوئی آفت لگ گئی تو تجھکو حلال نہین وسکی قیمت سے کچھہ کس چیز کے بدلے اپنے
مسلمان بھائی کا مال ناحق لیگا ف امام احمد کا یہی مذہب ہی کہ جب مالک نے درخت پر میوہ
لگا بیچا پھر کسی آفت سے میوہ برباد گیا تو مالک کچھہ بھی قیمت مول لینے والے سے نہ لیوے اور
امام مالک کے نزدیک تہائی قیمت کم کر دیوے اور امام اعظم اور امام شافعی کی نزدیک اگر مالک نے
سپرد کر دیا ہو تو قیمت لینا درست ہی لیکن کچھہ قیمت معاف کرنا مستحب ہی اور اگر سپرد کرنے سے
پہلے میوہ برباد ہوا ہو تو کسی امام کے نزدیک قیمت لینا درست نہین

خ ابن عمر اِنْ تَطْعَنُوْا فِيْ اِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ اِمَارَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ ۹۳
لَخَلِيْقًا لِلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ
بَعْدَهُ يعني اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اگر تم
طعنہ دیتے ہو اسامہ بن زید کی سرداری مین سو البتہ تم اوسکے باپ یعنی زید کی سرداری مین
بھی طعنہ دیتے تھے اور قسم خدا کی زید سرداری کے لائق تھا اور مقرر سب لوگون سے وہ مجھکو
زیادہ پیارا تھا اور البتہ یہ اسامہ اوسکے بعد سب لوگون سے میرے نزدیک زیادہ پیارا ہی ف
زید حضرت کے آزاد غلام تھے اونکو حضرت نے لشکر کا سردار کرکے شام مین بھیجا تھا جب وے وہان
شہید ہوے تب حضرت نے اونکے بیٹے اسامہ کو سردار لشکر کیا کہ اپنے باپ کا بدلا لیوے اور اوسکو
تسکین حاصل ہو تو بعضے لوگون نے اونکی سرداری پر کچھہ تامل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
اس حدیث سے اسامہ اور اونکے باپ زید کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرت کے محبون مین
داخل ہوئے

خ ابن عمر اِذَا دُعِيْتُمْ اِلٰى كُرَاعٍ فَاَجِيْبُوْا بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ اگر تم دعوت مین صرف بکری کے پانون کی نلی کی طرف بلائے جاؤ تو بھی قبول کرو

ف یعنی دعوت قبول کرنا واجب ہی اگرچہ نہایت حقیر ادنا کہانا ہووے

۹۵ ح اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اِنْ رَاَيْتُمُوْنَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ فَلَا تَبْرَحُوْا مَكَانَكُمْ حَتّٰى اُرْسِلَ
اِلَيْكُمْ وَاِنْ رَاَيْتُمُوْنَا اَوْطَأْنَاهُمْ فَلَا تَبْرَحُوْا حَتّٰى اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ قَالَهٗ يَوْمَ اُحُدٍ لِعَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ جُبَيْرٍ وَاَصْحَابِهٖ وَكَانُوْا خَمْسِيْنَ رَجُلًا بخاری مین براء بن عازب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم ہمکو دیکھو
کہ جڑیان ہمکو اچک لیگئین تو بھی تم اپنے مکان سے نہ ہٹیو جبتک کہ مین تمکو نہ بلا بھیجون اور اگر تم ہمکو
دیکھو کہ ہمنے اون کافرون کو اپنے قدمون سے کچل ڈالا تو بھی تم اپنے مکان سے نہ ہٹیو جبتک کہ مین تمکو نہ
بلا بھیجون یعنے خواہ ہماری شکست ہو خواہ فتح تم اپنی جگہہ سے بدون بلائے نہ ہٹیو یہ حضرت نے جنگ احد کے
دن عبد اللہ بن جبیر اور اونکے ساتھیون سے جو پچاس جوان تھے فرمایا ف جنگ احد مین حضرت نے
کافرون کا سامنا کیا اور احد کے پہاڑ کو پشت پر دیا اور پہاڑ کے ناکے پر پچاس تیر انداز جنکی سردار
عبد اللہ بن جبیر تھے متعین کرکے اون سے یہ حدیث فرمائی اول جب مسلمانون نے حملہ کیا کافرونکی شکست
ہوئی لوٹ شروع ہوگئی جو ناکے پر تیر انداز تھے کافرون کی شکست دیکھہ وے بھی لوٹنے لگے سردار کا کہنا نہ مانا
جب ناکا خالی ہوگیا کافر ادہر سے مسلمانون پر ٹوٹ پڑے بسبب شامت نافرمانی کے اسلام کی شکست ہوئی

۹۶ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا
ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ بِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ يَعْنِي الْاَمَةَ غَيْرَ الْمُحْصَنَةِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ
اور زید بن خالد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بے خاوند والی لونڈی حرام کاری کرے
تو اوسکو کوڑے مارو پھر اگر حرام کرے تو اوسکو کوڑے مارو پھر اگر حرام کرے تو بھی کوڑے مارو پھر
چوتھے بار اوسکو بیچ ڈالو بالون کی رسی ہی کے ساتھ سہی ف یعنے تین بار اگر لونڈی حرام
کرے تو اوسکو سزا دو چوتھے بار اوسکو بیچ ڈالے اگرچہ کمتر قیمت پاوے جیسے بالون کی رسی ہندوستان
مین کیا بد رسم ہوگئی ہی کہ لونڈیان حرام کرتین ہین اور اونکے بے غیرت مالک کچھہ خیال نہین کرتے
اپنے اوپر وبال لیتے ہین نہ اونکا نکاح کردیتے ہین نہ اونکو بیچ ڈالتے ہین اسکی جوابدہی اور عذاب
قیامت مین مالکون کی گردن پر ہوگا

و

ق ابن عباس ان شئت صبرت ولك الجنة وان شئت دعوت الله ان يعافيك 97
قاله لامرأة كانت تصرع بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر
تو چاہی تو صبر کر اور تجھکو بہشت ملی اور اگر تو چاہے تو مین دعا کرون اللہ تجھکو چنگا کر دیوے یہ حضرت
نے اوس عورت سے فرمایا جو مرگی کی بیماری سے گر پڑتی تھی ف عطا سے روایت ہی کہ
عبد اللہ بن عباس نے کہا کہ دیکھ یہ سیاہ عورت بہشتی ہی حضرت سے اوسنے کہا تھا کہ یا حضرت دعا
کیجیے کہ میری مرگی دور ہووے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اس عورت نے کہا کہ مینے بیماری قبول
کی اور صبر اختیار کیا لیکن یہ دعا کیجیے کہ مرگی کے وقت میرا بدن نہ کھل جایا کرے حضرت نے دعا
کی چنانچہ اوسکا بدن اوس حالت مین ہرگز نہ کھلتا تھا معلوم ہوا کہ بیماری اور مصیبت مین صبر کرنے
کا بدلا بہشت ہی

ق عائشہ ان شئت فصم وان شئت فافطر قاله لحمزة بن عمرو الاسلمي وسأله عن
الصيام في السفر وكان يسرد الصوم بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے تو روزہ رکھ اور اگر تو چاہی تو روزہ نہ رکھ یہ حضرت نے حمزہ بن عمرو اسلمی سے فرمایا
اوسنے سفر مین روزہ رکھنے کا مسئلہ پوچھا تھا اور اوسکی عادت تھی کہ برابر روزہ رکھتا رہتا تھا ف
معلوم ہوا کہ سفر مین روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونون درست ہی

خ ابن عمر ان قتل زيد فجعفر وان قتل جعفر فعبد الله بن رواحة قاله حين امر في غزوة
موتة زيد بن حارثة بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر زید
مارا جاوے تو جعفر طیار سردار ہی اور اگر جعفر بھی مارا جاوے تو عبد اللہ بن رواحہ سردار ہی یہ حضرت نے
فرمایا جب کہ جنگ موتہ مین زید بن حارثہ کو سردار کیا تھا ف حضرت کے ایلچی کو حاکم شام نے
مار ڈالا تھا اسواسطے حضرت نے آٹھوین سال ہجرت کے موتہ پر جو ولایت شام کا ایک شہر ہی تین ہزار آدمی
کا لشکر بھیجا اونکا سردار زید بن حارثہ کو کیا پھر یہ حدیث فرمائی چنانچہ تینون سردار شہید ہو گئے
پھر مسلمانون نے مشورہ کرکے خالد بن ولید کو سردار بنایا سو خدا نے اونکی تدبیر سے فتح نصیب کی معلوم

ہوا کہ ایک لشکر کے سردار درجہ بدرجہ مقرر کرنا درست ہی جسطرح بالفعل انگریزون مین معمول
ہی کہ انہین اگر اول سردار مارا جاوے تو فوج نہین بگڑتی کہ دوسرا قائم مقام ہوجاتا ہی اور معلوم ہوا کہ
اجماع مسلمین حجت ہی جسکو مسلمان اپنا سردار بنا دین وہ خدا اور رسول کو پسند ہی جیسا کہ اصحاب نے
خالد کو سردار مقرر کیا اور حضرت نے اوسکو پسند کیا اور اوسپر کچھ انکار نکیا اسیطرح صدیق اکبر کی خلافت
اصحاب کے صلاح اور مشورے سے ہوئی تو صاف معلوم ہوا کہ مرضی خدا اور رسول کے موافق یہ کام
ہوا علاوہ اسکے بہت احادیث مین صدیق اکبر کی خلافت کا اشارہ اور صراحت بھی موجود
ہی تو گویا اجماع اور حدیث مل کر نور علی نور ہو گئے

100 ف جابرؓ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِيْ شَنَّةٍ وَاِلَّا كَرَعْنَا بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرے پاس رات بھر کا باسا پانی مشک مین ہو تو سب سے بہتر اور نہین تو ہم منہ
لگا کر نہر سے پانی پی لیوین ف حضرت ایک انصاری صحابی کے باغ مین تشریف لیگئے وہ اپنے
باغ کو سینچتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو اوس انصاری نے شکر دیا پانی مین دودھ ملا کر حضرت کو
پلایا معلوم ہوا کہ پانی وغیرہ کا سوال کرنا منع نہین اور ثابت ہوا کہ باسی پانی حضرت کو نہایت
پسند تھا اور عاجزی کی راہ سے جاری پانی کو منہ لگا کر پینا سنت ہے

101 ف جابرؓ اِنْ كَانَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ اَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِيْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةٍ مِنْ عَسَلٍ اَوْ لَذْعَةٍ
بِنَارٍ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تمہاری دواؤن مین سے کسی دوا
مین بہتری اور شفا ہی تو سینگی کے کھچنون مین اور شہد کے پینے مین اور آگ سے داغنے مین
بھی شفا ہی ف اسواسطے کہ اگر خونی بیماری ہی تو اوسکا علاج کھچنے لگانا ہی اور اگر مواد
کی کثرت ہی تو شہد سے اسہال کرنا چاہئے اور اگر مادہ جلد کے نیچے جم گیا ہی تو داغنا اوسکی تدبیر
ہی اس حدیث مین تمام فن طب کے علاج کا مجمل قاعدہ فرمایا عبد اللہ بن عمرؓ سے ابن ماجہ مین روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھچنے لگانا نہار بہتر ہی اور کھچنے لگانے سے بڑھتی ہی عقل اور حافظہ زیادہ ہوتا
ہی اور خون نکالنا دوشنبہ اور سہ شنبہ اور پنجشنبہ کو بہتر ہی اور ہفتہ اور یکشنبہ اور چہارشنبہ الیٰ

[illegible]

جمعہ مین

جمعہ مین منع ہی لیکن بخاری مین حدیث ہی کہ حضرتؐ نے داغنے سے منع کیا اور مسلم مین روایت ہی کہ جنگ
خندق جب سعد بن معاذ کے ہاتھ مین ہفت اندام رگ پر تیر لگا تو خون نہ بند ہوتا تھا حضرتؐ نے اوس
رگ کو اپنے ہاتھ سے داغا اور حضرتؐ کے اصحاب مین بھی داغنے کا معمول تھا تو علما حدیث نے کہا ہی
کہ جبتک اور علاج ممکن ہو تو داغنا درست نہین کہ اسمین تکلیف اور خطرہ ہی اور جسوقت کہ بیماری نہایت
سخت ہو اور سوائے داغنے کے کوئی علاج کارگر نہوتا ہو تو اوس وقت مین داغنا درست ہے

۱۰۲ م جابرٌ إِنْ كِدْتُمْ آنِفًا لَتَفْعَلُونَ فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّومِ يَقُومُونَ عَلَى مُلُوكِهِمْ وَهُمْ
قُعُودٌ فَلَا تَفْعَلُوا ائْتَمُّوا بِأَئِمَّتِكُمْ إِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا
قَالَهُ حِينَ صَلَّى قَاعِدًا وَالنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامٌ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ فَقَعَدُوا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ مسلم مین جابرؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ حال یون تھا کہ تم ابھی قریب تھی کہ فارسیون اور رومیون کا سا کام
کرتے وے لوگ اپنے بادشاہون پاس کھڑے رہتے ہین اور اونکے بادشاہ بیٹھے رہتے ہین سو ایسا نکیا کرو
تابعداری کیا کرو اپنے امامون کی اگر امام کھڑے ہوکر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے نماز پڑھو اور اگر وہ بیٹھے
نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھے نماز پڑھو یہ حضرتؐ نے فرمایا جب کہ بیماری کے سبب سے بیٹھے نماز پڑھی اور اصحاب
پیچھے کھڑے تھے پھر حضرتؐ نے اونکو بیٹھ جانیکا اشارہ کیا تو وے بیٹھ گئے جب حضرتؐ نے سلام پھیرا تو یہ
حدیث فرمائی **ف** بعضون کے نزدیک اس حدیث پر عمل ہی اور اکثر امامون کے نزدیک یہ
حدیث منسوخ ہی اسواسطے کہ حضرتؐ نے مرض الموت مین بیٹھ کر امامت کی اور اصحاب نے پیچھے کھڑے ہوکر نماز
پڑھی معلوم ہوا کہ نماز مین اشارہ کرنا نماز کو نہین توڑتا اور معلوم ہوا کہ سردار کے روبرو دست بستہ کھڑے
ہونا جیسا کہ معمول ہی درست نہین لیکن محافظت کے واسطے کھڑے ہونا اور بے ادب لوگون کے
ہٹانیکے واسطے درست ہی

۱۰۳ م معيقيب بن أبي فاطمة إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً مسلم مین معیقیب بن ابی فاطمہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تو ضرور ہی کرنے والا ہووے تو ایک بار کر **ف** ایک شخص نماز
مین سجدہ کرتے وقت سجدہ گاہ سے پتھریان ہٹانے لگا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی لیکن اول تو یہ

کام نماز مین بہتر نہین اور اگر تجکو نہایت ہی ضرورت ہو تو ایکبار کا کر نا مضایقہ نہین ہی اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ کمتر کام اگرچہ نماز کے مخالف ہو تو نماز کو نہین توڑتا

۱۰۴ خ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اِنْ لَمْ تَجِدِيْنِيْ فَأْتِيْ اَبَا بَكْرٍ قَالَهُ لِامْرَاَةٍ اَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ فَقَالَتْ
اَرَاَيْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْكَ بخاری مین جبیر بن مطعم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو مجکو
نپاوے تو ابوبکر پاس آئیو یہ حضرت نے اوس عورت سے کہا جسے فرمایا تھا کہ ہمارے پاس دوسری بار پھر
آنا تب اوسنے کہا کہ بہلا بتلایے تو کہ اگر مین آؤن اور حضرت کو نپاؤن **ف** یعنے اگر مین آؤن اور
حضرت کو نپاؤن یعنے اگر حضرت کا انتقال ہو گیا ہو تو کیا کرون حضرت نے فرمایا کہ ابی بکر پاس آنا جو مین
کرتا ہون سو وہ کریگا علما نے کہا ہی کہ اس حدیث مین صدیق اکبر کی خلافت کا صاف اشارہ ہی

۱۰۵ ق عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاَمَرُوْا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِيْ لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا فَاِنْ لَمْ
يَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لَهُمْ بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اترو کسی قوم مین پھر وے تمہارے واسطے سامان کردین جیسا کہ مہمان کے واسطے
چاہیے تو تم قبول کرو اور اگر وے نکرین تو تم اونسے مہمانی کا حق جیسا کہ اونکو چاہیے لیلو **ف**
یعنے کافرون نے حضرت سے صلح کی تھی تو اوس صلح مین یہ قول قرار بھی ہوا تھا کہ اگر مسلمان تمہارے ملک
مین آوین جاوین تو اونکی ضیافت اور مہمانداری کیجیو تو اس حدیث مین وہی لوگ مراد ہین اور یہ
مطلب نہین کہ مسافر بجبر اور زبردستی مسلمانون سے اپنی مہمانی مانگے ہان یہ البتہ ہی کہ مہمانداری
کرنا مستحب ہی

۱۰۶ م اَنَسٍ اِنْ يَعِشْ هٰذَا الْغُلَامُ فَعَسٰى اَنْ لَا يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ مسلم مین
انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو اسکو بوڑہا پا نہ آنے پاویگا کہ تمہاری
قیامت قائم ہو جاویگی یعنے تمہاری موت کی ساعت آپہنچیگی **ف** جنگلی لوگون نے حضرت سے پوچھا
کہ قیامت کب آویگی اوس قوم مین ایک چھوٹا لڑکا تھا اوسکی طرف اشارہ کرکے یہ حدیث فرمائی یعنے یہ
لڑکا بڈہا نہونے پاویگا کہ تم سب مرجاوگے تو تمہارے حق مین گویا قیامت آگئی یہ مثل مشہور ہی کہ اگر

یہی جہان نہین تو گویا سارا جہان نہین ان لوگون نے حقیقی قیامت کا سوال کیا حضرت نے مجازی قیامت
کا جواب دیا اسواسطے کہ اگر فرماتے کہ مین قیامت کا وقت نہین جانتا تو جنگلی جاہل بد اعتقاد ہو جاتے
کہ کیسا پیغمبر ہی کہ قیامت کو نہین جانتا ہی

ق عُمَرُ بنُ الخَطّاب إن يَكُن هُوَ فَلَن تُسَلَّطَ عَلَيهِ وَإن لَم يَكُن هُوَ فَلا خَيرَ فِي قَتلِهِ ١٠٧
يَعنِي ابنَ صَيّادٍ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد حقیقت مین
دجّال ہی تو تجھکو اوسپر قابو نملیگا اور اگر ابن صیاد دجّال نہین تو اوسکے قتل کرنے مین تجھکو کچھہ
بہتری نہین ف ابن صیاد مدینے مین یہودی کا لڑکا تہا عجیب غریب اوسکے حالات تھے لڑکون
مین کھیلتا تہا کہ حضرت وہان ہوکر نکلے سب لڑکے بہاگ گئے وہ نہ بہاگا حضرت نے اوس سے فرمایا کہ تو
میری پیغمبری کی گواہی دیتا ہی اوس نے کہا نہین اور تم میری پیغمبری کے گواہ ہو بعضے اصحاب کو گمان تہا
کہ شاید یہی دجّال ہی اسواسطے عمر فاروق رضی نے حضرت سے کہا کہ اگر حکم ہو تو مین اسکی گردن کاٹون تب حضرت
نے یہ حدیث فرمائی یعنے اگر یہی حقیقت مین دجّال ہی تو اسکو تو نہ مار سکیگا اسواسطے کہ دجّال کی
موت حضرت عیسیٰ کے ہاتھ سے مقدر ہی اور اگر یہ دجّال نہین ہی تو اوسکے دہوکے اسکے مارنے مین کیا فائدہ ہی

م ابنُ عَبّاسٍ لَئِن بَقِيتُ إلى قابِلٍ لَأَصُومَنَّ التّاسِعَ مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ١٠٨
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اگلے سال تک زندہ رہا تو نوین تاریخ کا بھی ضرور روزہ رکھون گا ف
حضرت مکے مین عاشورے کا یعنے محرم کی دسوین تاریخ کا روزہ رکھتے تھے جب مدینے مین رمضان کے روزے
فرض ہوئے تو اوسکی فرضیت منسوخ ہوگئی مستحب جان کر رکھتے تھے اصحاب نے کہا کہ یہود بھی اس دن کا
روزہ رکھتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے اگر مین زندہ رہا تو اگلے محرم مین نوین اور دسوین
دو تاریخ کا روزہ رکھون گا تاکہ یہود کی مشابہت نہو پھر اسی سال قبل محرم کے حضرت کا انتقال ہوا
اسی حدیث سے بعضے علما نے کہا ہی کہ نفل کا ایک روزہ رکہنا مکروہ ہی

م انسٌ لَئِن صَدَقَ لَيَدخُلَنَّ الجَنَّةَ قالَهُ لِضِمامِ بنِ ثَعلَبَةَ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے ١٠٩
فرمایا کہ اگر سچا ہی تو مقرر بہشت مین جاویگا یہ حضرت نے ضمام بن ثعلبہ کے حق مین فرمایا ف اصحاب نے

سنے کہ ایک شخص ا! ضمام بن ثعلبہ اوسکا نام تھا اوسنے اسلام سے کے فرض حکم پوچھی حضرت نے اوسکو
پانچوقت کی فرض نماز اور رمضان کے روزے اور حج اور زکوۃ بتلائی تو اوسنے کہا اوس خدا کی
قسم جسنے تجھکو سچا پیغمبر کیا کہ مین اسمین نہ زیادتی کرونگا نہ کمی جب وہ گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
ضمام کے کلام کا یہ مطلب نہین کہ سوا فرض کے مین سنت اور نفل نہ کرونگا بلکہ یہ مطلب کہ فرض حق فرض
١٠٩ مین کچھہ کمی زیادتی اپنی طرف سے نہ کرونگا اور دوسری وجہ یہ ہی کہ وہ شخص اپنی قوم کی طرف سے ایلچی
ہوکر آیا تھا تو مطلب یہ کہ اپنی قوم کو اس پیغام رسانی مین میری طرف سے کچھہ کمی یا زیادتی نہو گی جیسا
کہ حضرت سے سنا ہی ویسا ہی اونسے کہونگا

١١٠ عن ابو ہریرۃ لئن کنت کما قلت فکانما تسفہم الملّ ولا یزال معک من اللہ ظہیر علیہم
مادمت علی ذلک قال لرجل قال یا رسول اللہ ان لی قرابۃ اصلہم ویقطعونی و
احسن الیہم ویسیئون الیّ واحلم عنہم ویجہلون علیّ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر حقیقت مین تو ایسا ہی ہی جیسا کہ تو نے کہا تو گویا تو اونکے موتہہ پر جلتی راکھہ
ڈالتا ہی اور ہمیشہ خدا کی طرف سے تیرے ساتھہ ایک مددگار فرشتہ رہیگا کہ تجھکو اون پر غالب رکھیگا
جبتک کہ تو اس حالت پر رہیگا یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے یون کہا تھا کہ یا رسول اللہ میرے
رشتے ہین کہ مین تو اونسے سلوک کرتا ہون اور وے مجھسے برادری کا حق کاٹتے ہین اور مین
اونسے احسان کرتا ہون اور وے مجھسے برائی کرتے ہین اور مین اون سے غمخوری کرتا ہون اور
وے مجھسے جہالت کرتے ہین گالیان دیتے ہین ف یعنے اگر حقیقت حال یون ہی ہی
تو وے لوگ تیرے ساتھہ بدسلوکی کرنیسے دوزخ مین پڑینگے کہ باوجود تیرے احسانات اور غمخوری
کے کچھہ برادری کا حق نہین ادا کرتے اور اس سے خاطر جمع رکھہ کہ تو اس غمخوری اور احسان سے اونکے
سامہنے دنیا مین کبہی ذلیل اور سبکے عزت ہو گا اسواسطے کہ خدا کی طرف سے تیری مددگاری کو فرشتہ
مقرر رہیگا بشرطیکہ تو اسی حالت پر قائم رہی اس حدیث سے برادری پروری اور غمخوری کی نہایت
خوبی ثابت ہوئی

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر خیر کی لفظ ہی

ق حکیم بن حزام خیر الصدقة ما کان عن ظهر غنی بخاری اور مسلم مین حکیم بن حزام سے ۱۱۱
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہتر خیرات جو مالداری سی ہو ف یعنے قرض دار یا محتاج کو خیرات
کرنا ضرور نہین اوسکو واجب ہی کہ اول قرض ادا کرے اور اپنے اہل و عیال کی خبرگیری کرے کہ
اونکا حق فقیرون کے حق پر مقدم ہی خیرات کرنا تو مالدار کو چاہیے جسکا مال حاجت شرعی سے زیادہ ہو

ق ابن مسعود خیر الناس قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم ثم یجیء قوم ۱۱۲
تسبق شهادة احدهم يمينه ويمينه شهادته بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا سب لوگون سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہین یعنے اصحاب پھر وے لوگ بہتر ہین جو
اصحاب سے ملے ہوے ہین اور اونکے شاگرد اور صحبت دیدہ ہین یعنے تابعین پھر وے لوگ بہتر ہین جو
تابعین سے ملے ہوے اور اونکے ہم صحبت ہین یعنے تبع تابعین پھر ان تین زمانون کے بعد وے لوگ آوینگے
جنکی گواہی قسم پر شتابی کریگی اور قسم گواہی پر شتابی کریگی یعنے دروغ فاش ہوگا بے علمی اور
بددیانتی کے سبب سے ناحق بے فائدہ قسمین کھاوینگے اور بے حاجت گواہی دینگے ف
جلال الدین سیوطی نے بخاری کی شرح مین کہا ہی کہ قرن ایک زمانے کے ہم عصر اور ہم وضع لوگون
کا نام ہی بعضے کہتے ہین کہ ساٹھ برس کا قرن ہوتا ہی اور بعضون کے نزدیک سو برس کا لیکن صحیح
بات تو یہ ہی کہ قرن کی مدت کچھ مقرر نہین سو حضرت اور اصحاب کا زمانہ ابتداء نبوت سے آخر صحابی
کی موت تک ایک سو بیس برس کا تھا اور تابعین کا زمانہ ایک سو ستر مین آخر ہوا اور تبع تابعین
کا زمانہ دو سو بیس ہجری تک تمام ہو چکا سو اسی وقت مین نہایت بدعتین ظاہر ہوئین اور
فرقہ معتزلہ نے زبان درازی شروع کی اور حکمت کا علم یونانی زبان سے عربی مین ترجمہ ہوا اوسکو پڑھ سن
کرکے کچے مسلمانون کے عقیدے بگڑ گئے اور علماء اہل سنت پر بادشاہون کی ایذا رسانی شروع ہوئی
غرض کہ اسلام مین بڑی مصیبت پڑی اور دین و ملت گیا اور ہمیشہ دین مین کمی ہوتی گئی اب تلک

سو جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا **ف** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت کے بعد حضرت سے
نسبت کی برکت سے تین زمانون تک خیریت غالب رہی گی بعد اوسکے شر غالب ہوگا اور خیریت کم
ہو جاوے گی اور یہ مطلب نہین کہ بالکل خیریت نرہی گی اسواسطے کہ امت محمدی قیامت تک سبکی
سب بالکل کبھی نہ گمراہ ہو جاوینگے بلکہ ہر زمانے مین کچھہ اہل حق قائم رہینگے اگرچہ اہل باطل بکثرت
ہون اسیواسطے اہلسنت کا یہ قاعدہ ہی کہ جو قول اور فعل اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے
زمانے مین بے رد اور بے تکرار رائج تھا وہ حق ہی اوسکو قبول کیا جاوے اور جو قول اور فعل اون
تین زمانون مین بے وجہ عذر رائج نہ تھا وہی بدعت ہی اوسکو ہرگز نہ قبول کیا جاوے کہ اوسمین صریحاً
دین کی بربادی ہی اگر عاقل آدمی اس قاعدہ کو خوب سمجھے تو جتنی بدعتین کہ جہان مین ہو چکین ہین اور
ہونگے سبھون کی اونکی برائی اور گمراہی بوجھہ جاوے

م ابوهريرة خير امتي القرن الذي بعثت فيه ثم الذين يلونهم قال ابو هريرة والله
اعلم اذكر الثالث ام لا ثم يخلف قوم يحبون السمانة يشهدون قبل ان
يستشهدوا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سب میری امت سے بہتر وہ
زمانہ ہی جسمین مین بھیجا گیا یعنے اصحاب کا زمانہ بہتر اصحاب کے بعد وے لوگ بہتر ہین جو اونسے ملے
ہوئے اور اونکی صحبت والے ہین یعنے تابعین ابو ہریرہ نے کہا کہ خدا ہی خوب جانتا ہی کہ حضرت نے
تیسرے زمانہ کو بہتر کہا یا نہین حضرت نے فرمایا پھر وے لوگ باقی رہ جاوینگے جو فربہی اور موٹاپے کو
دوست رکھینگے گواہی دینگے بدون گواہی مانگے **ف** یعنے اونکو خوف خدا اور خوف قیامت
نرہیگا جو ایمان اور نیک عمل سے روح کی صفائی کرین بلکہ آخرت کو بھول کے دنیا کی ریاست اور
سامان کو کمال جانینگے ریاضت اور محنت چھوڑ کر بدن کی آرایش اور تازگی مین مشغول ہو کر شکم پرور
ہو جاوینگے جیسا کہ اس زمانے کا حال ہی اور جھوٹھہ بولنے کی کچھہ پروا نکرینگے ناحق گواہی دینے
کو طیار ہونگے بدون خواہش مدعی اور حاکم کے گواہی پر مستعد ہونگے اس حدیث کا اور پہلی حدیث
کا ایک سا ہی مطلب ہی خلاصہ مطلب یہہ کہ حضرت کا زمانہ گذرا اور شر غالب ہوا تو سب کے قول اور فعل کا اعتبار نرہا

تو دینداروں کو لازم ہی کہ سوائے اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین سے کسیکی رسم اور راہ کو قبول نکریں امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل تابعین اور تبع تابعین کے زمانے میں تھے دین کا بوجھنا اونکی محنتوں کے سبب سے مسلمانوں کو آسان ہوگیا اسواسطے کہ وے خیر القرون میں داخل تھے اسیواسطے اہلسنت نے دین کے سمجھنے میں اونکو اپنا پیشوا بنایا

ق انس خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ بخاری اور مسلم میں انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب انصار کے محلوں سے نجار کی اولاد کا محلہ بہتر اونکے بعد عبد الاشہل کی اولاد بہتر اونکے بعد حارث بن خزرج کی اولاد بہتر اونکے بعد ساعدہ کی اولاد بہتر اور انصار کے سب محلوں میں خیر اور خوبی ہی **ف** مدینے میں انصاری اصحاب کے بہت محلے اور احاطے تھے حضرت کی مدد سب نے کی اسواسطے سبکی مجمل تعریف کی مگر جن لوگوں سے زیادہ جانثاری ہوئی اونکے علیحدہ علیحدہ نام لیکر خوبی بیان کی

م ابو هريرة خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَاۤءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مردوں کی صفوں میں پہلی صف بہتر ہی اور بری صف پچھلی صف ہی اور عورتوں کی صفوں میں بہتر پچھلی صف ہی اور بری پہلی صف ہی **ف** حضرت کے وقت میں مرد اور عورتیں جماعت کی نماز میں شریک ہوتے تھے اول مردوں کی صفیں ہوتیں تھیں بعد اوسکے عورتوں کی صفیں سو فرمایا کہ مردوں کی صفوں میں اول صف بہتر اسواسطے کہ وے جلدی حاضر ہوتے امام سے قریب عورتوں سے نہایت دور رہتی اور پچھلی صف کو برا فرمایا اسواسطے کہ وے دیر کر نماز میں آئے امام سے دور پڑے عورتوں سے قریب ہوئی حالانکہ مرد عورت کے متصل ہونے میں فساد کا خوف ہی اور عورتوں کی صفوں میں پہلی صف کو برا فرمایا اور پچھلی کی تعریف کی اسواسطے کہ پہلی صف مردوں سے قریب ہی اوسمیں کمال پردہ پوشی نہیں اور پچھلی صف مردوں سے دور ہی اوسمیں پردہ پوشی نہایت ہی معلوم ہوا کہ عورت مرد کو

کو نظر و کیا لازم ہی اونکا انکے قیام پر متصل ہوا چاہیے

١١٦ خ جابرٌ خَيْرُكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً انجاری مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم
لوگون مین بہتر آدمی وہ ہی جو قرض ادا کرنے مین بہتر ہو **ف** جابر سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
ایک شخص سے نوجوان کم عمر اونٹ قرض لیا جب بیت المال مین زکوۃ کے اونٹ آئے حضرتؐ نے
جابر سے فرمایا کہ اوسکا قرض ادا کر جابر نے کہا کہ یا حضرت اوسکا اونٹ کم عمر کم قیمت تھا اور یہ
اونٹ قیمتی ہین حضرتؐ نے فرمایا کہ قیمتی ہی اونٹ اوسکو دے بہتر یہ حدیث فرمائی یعنی کشادہ جبینی
قرض ادا کرنے مین مستحب ہی اور سطرح کے قرض مین زیادہ دینا سود مین داخل نہین اسواسطے
کہ سود مین زیادہ لینا شرط کرتے ہین اور اسمین شرط نہ تھا حضرتؐ نے اپنی طرف سے احسان کیا علاوہ ا
بیان قرض ادا کرنے والے اور بیان بیان کرنے والی خیر مین ہوا ہی جاندار مین کمی بیشی بیان بیان نہین

١١٧ خ عُثْمَانُ وَعَلِيٌّ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ بخاری مین حضرت عثمانؓ اور علی مرتضیٰؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا تم لوگون مین وہ بہتر ہی جو خود قرآن کو سیکھی اور غیرون کو سکھلا دیے
ف خواہ روان پڑہی اور قرات کے قاعدے سیکھی اور سکھلا دیے خواہ قرآن کے معانی اور مطالب
اور احکام خود بوجھی اور لوگون کو بوجھا دے لیکن ہان یہ البتہ ہی کہ مطلب کی بوجھہ صرف لفظ سے
زیادہ تر افضل ہی کہ غرض از تنزیل قرآن تہذیب نفوس ہے نہ محض ترتیل حروف

١١٨ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِيْ صِغَرِهٖ وَاَرْعَاهُ
عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو عورتین
کہ اونٹ کی سواری کرتے ہین اون مین قریش کی عورتین بہتر ہین یعنی سب عرب کی عورتون مین
قوم قریش کی عورتین بہتر ہین نہایت مہربان چھوٹے لڑکون پر اور بڑی نگہبان اپنے خاوند کے مال کی
ف ام ہانی علی مرتضیٰ کی بہن بیوہ ہو گئی تہین حضرتؐ نے چاہا کہ اونسے نکاح کرین ام ہانی نے
کہا کہ یا حضرت تمام خلق سے آپ میرے نزدیک زیادہ پیارے ہین میرے لڑکے نہایت چھوٹے چھوٹے
ہین مین نہین چاہتی کہ آپکے بستر پر دے روؤین اور چلاوین اور مین بڈہی بھی ہو گئی ہون یعنی ان عذرون

سے مین نکاح نہین کر سکتی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور تمام قریش کی عورتون کی تعریف کی اور ام ہانیکا عذر پسند کیا معلوم ہوا کہ عورت مین بھی بڑی خوبی ہی کہ دردوالی ہو اور لڑکون کو اچھی طرح پالے اور اپنے خاوند کے مال ضایع ہونے نہ دیے

ق عَلِيٌّ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ بخاری اور مسلم مین علی مرتضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے زمانے مین مریم عمران کی بیٹی سب عورتون سے افضل اور اپنے زمانے مین یعنے امت محمدی مین خدیجہ سب عورتون سے افضل ہی

م أَبُو هُرَيْرَةَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا افضل دن جسپر آفتاب نکلا جمعہ کا دن ہی آدمی دن آدم پیدا ہوے اور اوسی دن بہشت مین داخل کیے گئے اور اوسدن بہشت سے نکالے گئے اور قیامت نہ قائم ہوگی مگر جمعہ کے دن

ف یہود کے نزدیک ہفتہ بڑا دن ہی اسواسطے کہ آسمان اور زمین اوسی دن بن چکے اور نصاری کے نزدیک یکشنبہ بڑا دن ہی اسواسطے کہ اونکے گمان مین عیسی علیہ السلام مقتول اور مصلوب ہوے اور تین دن کے بعد قبر سے یکشنبے کو نکلے اور اسلام مین جمعہ بڑا دن ہی اسواسطے یہ حضرت آدم کی پیدایش اور بہشت مین داخل ہونا اور بہشت سے نکلنا اسی دن ہوا اور قیامت بھی اسیدن ہوگی تو انسان کی جنس کو صرف جمعہ کے دن سے نہایت خصوصیت ہی تو لازم ہی کہ اسی دن دنیا کا کام چھوڑ کر سب انسان عبادت کے واسطے جمع ہوویں ہرچند بنظر ظاہر بہشت سے نکلنا ان ان کے حق مین احسان نہین لیکن حقیقت مین بڑا احسان ہی اسواسطے کہ حضرت آدم کے اپنے سے عالم مین بڑے بڑی برکتین ہوئین انبیا اور اولیا اور ایمان دار لوگ پیدا ہوے اور زمین آدم کی اولاد قیامت تک آباد اور گلزار ہوگی

م عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ

مسلم مین عوف بن مالک سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بہتر تمہارے سردار اور حاکم وے ہین جنکو تم چاہو اور وے تمکو چاہین تم اونکو نیک دعا دو اور وے تمکو نیک دعا دیوین اور بدتر تمہارے سردار وے ہین جن سے تم بغض رکھو اور وے تم سے بغض رکھین تم اونکو بددعا دو اور وے تمکو بددعا دیوین **ف** جب حاکم اور رعیت مین محبت ہوتی تو انتظام بخوبی ہوگا اسواسطے اونکی تعریف کی اور جب حاکم اور رعیت مین بغض اور نفرت ہوتی تو انجام کار بے انتظامی ہوگی اسواسطے اونکی مذمت کی اس حدیث مین حاکمون کو نصیحت ہی کہ انصاف کرین اور ظلم سے دور رہین اسواسطے کہ حقیقت مین انصاف اور عدالت حاکم کی محبت کا سبب ہی اور ظلم اور غفلت بغض کا سبب ہے

حاشیہ: نیک بخت حاکمان کا بیان

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر افعل التفضیل کا صیغہ ہی

١٢٢ خ ابْنُ عَبَّاسٍ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَى اللهِ ثَلٰثَةٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةَ جَاهِلِيَّةٍ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِءٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهْرِيْقَ دَمَهُ بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سب لوگون سے زیادہ تر دشمن خدا کے نزدیک تین شخص ہین ایک تو حرم کی زمین مین کجروست یعنے ٹیڑھی راہ چلنے والا دوسرا دین اسلام مین کفر کی رسم و راہ طلب کرنے والا تیسرا ناحق کسی شخص کے خون کا چاہنے والا صرف اوسکی خون ریزی ہینکے واسطے **ف** حرم مین کجروی کرنا یعنے وے کام کرنا جو وہان حرام ہین جیسے قتل اور لڑائی اور شکار کرنا یا کچھ دوسرے گناہ مراد ہون چنانچہ عبد اللہ بن عباس کا بھی مذہب ہی کہ جیسے عبادت کا حرم مین دونا ثواب ہی ویسی ہی گناہ کا بھی وہان دونا عذاب ہی اسواسطے کہ حضور مین بے ادبی زیادہ تر بری ہی اسیواسطے ابن عباس نے مکے کی سکونت ترک کرکے طائف مین رہنا اختیار کیا تھا اور کفر کی رسمین جیسے نوحہ کرنا سر پیٹنا مردے پر کپڑے پھاڑنا جانورون سے شگون لینا لوگون کے نسب مین طعنہ کرنا اپنے نسب اور خاندان پر گھمنڈ کرنا مینہ کو ستارون کی تاثیر سے جاننا اور بے سبب ناحق خونریزی کی برائی تو صاف ظاہر ہی تفصیل کی کچھ حاجت نہین

م ابوهریرۃ اثقل صلوۃ علی المنافقین صلوۃ العشاء وصلوۃ الفجر ولو یعلمون ما فیهما ۱۲۳
لاتوهما ولو حبوا مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ منافقون پر بہت بھاری
نماز عشا کی اور فجر کی نماز ہی اور اگر دیے لوگ جانیے جو کہ انمین ثواب ہی تو مقرر اونکے واسطے
آوین اگھسلتے ہی سہی ف عشا کے وقت نیند کا غلبہ یا قصہ کہانی یا ناچ رنگ کا دیکھنا بیشتر ہوتی
اور فجر کو نیند کی لذت چھوڑنا کچھ ظاہر ہی سہلانون پر نہایت سخت معلوم ہوتا ہی اسواسطے ان دونون
دنون کی نماز اونسے نہین ہوسکتی معلوم ہوا کہ جو عشا اور صبح کی نماز مین کاہلی کریے اور دل آرام
او سمین نفاق کی علامت موجود ہی لازم ہی کہ اپنے دل کو سمجہادے اور توبہ کرے
ف ابوهریرۃ وعائشۃ احب الاعمال الی اللہ ادومها وان قل بخاری او مسلم ۱۲۴
مین ابوہریرہ رضؓ اور حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب عملون سے
بہت پیارا وہ عمل ہی جو مدام ہوتا ہی اگرچہ تہوڑا ہی ہو ف مدامی عمل خدا کو اسواسطے پسند
ہی کہ اسکا کرنے والا ابید ار ہی عاقل نہین کہ کبھی کریے اور کبھی نہین اور دوسرا سبب یہ ہی کہ ہمیشہ
عمل کرنے سے اوس عمل کی برکت سے دل رنگین ہوجاتا ہی روز بروز اوسکو قرب اور صفائی حاصل
ہوتی جاتی ہی اور گاہ گاہ کرنے مین اوسکا اثر دل مین نہین جمتا جیسے بجلی کے جمکنے سے ادمی
دم نور روشنی ہی پھر آخر کو تاریکی ہی اسیواسطے طریقت والے درویشون نے فرمایا ہی کہ جب ادمی
کوئی نفل عبادت یا وظیفہ شروع کرے تو اوسکو مدام کرتا رہی تاکہ اوسکا فیض اور برکت کم نہو
م ابوهریرۃ احب البلاد الی اللہ مساجدها وابغض البلاد الی اللہ اسواقها ۲۵
مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شہرون کے مکانات مین خدا کے نزدیک
مسجدین دوستر ہین اور شہرون کے مکانات مین خدا کے نزدیک دشمن تر بازارین ہی ف مسجدین
اسواسطے زیادہ پسند ہین کہ وے عبادت گاہ ہین اومین خدا یاد آتا ہی اور بازارین اسواسطے
ناپسند ہوین کہ اومین دنیا یاد آتی ہی بلکہ اکثر لوگ خرید فروخت کے مشغولی سے عصر کی نماز قضا
کر ڈالتے ہین یا تنگ وقت پڑھتے ہین

۱۲۶ عن عبد الله بن عمرو احب الصيام الى الله صيام داود كان يصوم يوما ويفطر يوما واحب الصلوة الى الله صلوة داود كان ينام نصف الليل ويقوم ثلثه وينام سدسه بخاری میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بہت پیاری روزہ خدا کے نزدیک داود علیہ السلام کا روزہ ہی کہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن نہ رکھتے تھے اور بہت پیاری نماز خدا کے نزدیک داود علیہ السلام کی نماز ہی کہ آدہی رات تک تو وے سوتے تھے اور تہائی رات وے تہجد کی نماز پڑہتے تھے اور جب چھٹا حصہ رات کا باقی رہتا تھا تو پھر سو رہتے تھے **ف** ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا اسواسطے پسند ہوا کہ ہمیشہ متصل رکھنے سے آدمی کو عادت ہو جاتی ہی روزے کی کیفیت باقی نہیں رہتی ہی اور تہجد کی نماز تہائی رات میں اسواسطے پسند ہوئی کہ اسمیں جسم کا حق اور خدا کا حق دونوں بخوبی ادا ہوتا ہی نہ رات بھر کا سونا بہتر کہ سراسر غفلت ہی نہ جاگنا بہتر کہ سراسر مشقت اور جاگنا ہی اور آخر کو سبب بیماری اور نقاہت کے بالکل تہجد نہیں ہو سکتی معلوم ہوا کہ پیغمبروں کا طریق اعتدال ہی نہ تو عبادت میں زیادتی نہ نہایت کمی اور یہی راہ خدا کو پسند ہی کہ اسکا نباہ ہمیشہ ہو سکتا ہی اور معلوم ہوا کہ بعد تہجد کے سو رہنا مستحب ہی تاکہ فجر کی نماز بخوبی ادا ہو اور رات کے جاگنے کی مشقت سو رہنے سے دور ہو جاوے

۱۲۷ **م** سمرة بن جندب احب الكلام الى الله اربع سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر لا يضرك بايهن بدأت مسلم میں سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بہت پسند کلام خدا کے نزدیک چار ہیں اول سبحان اللہ دوسرے الحمد للہ تیسرے لا الہ الا اللہ چوتھے اللہ اکبر تجھکو کچھ ضرر نہیں ان چاروں میں ذکر کے وقت جس سے تو چاہے ابتدا کرے **ف** یعنے چاہے اول سبحان اللہ کہے یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ یا اللہ اکبر جو جی چاہے

۱۲۸ **ق** عقبة بن عامر احق الشروط ان توفوا بها ما استحللتم به الفروج بخاری و مسلم میں عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب شرطوں میں سے جنکا تمکو پورا کرنا چاہیے اوس شرط کا زیادہ تر پورا کرنا لازم ہی جسکے سبب سے تمنے عورتوں کی شرمگاہیں حلال کریں **ف**

جو شرطین اور قول قرار که نکاح مین واجب الادا ہین سو اون مین سے اول تو مہر ہی دوسرے
بان نفقہ تیسرے حسن سلوک دستور کے موافق عورت کا مہر فرض ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہکا
ادا کرنا سب سے مقدم ہی اور جو مہر ادا کرنیکا قصد نرکہے وہ گنہگار ہی اور بعض شرطین نکاح مین واجب
الادا نہین جیسے خاوند کا جورو کے گہر مین رہنا جورو کو اپنے گہر نہ بلانا یا جورو کی زندگی مین دوسرا نکاح
نہ کرنا یا پہلی جورو کو طلاق دینا

ف ابوهريرة اخوف ويروى ان اخوف ما اخاف عليكم ما يخرج الله ١٢٩
لكم من زهرة الدنيا قالوا وما زهرة الدنيا يا رسول الله قال بركات الارض
قالوا يا رسول الله وهل ياتي الخير بالشر قال لا ياتي الخير الا بالخير لا ياتي الخير الا
بالخير لا ياتي الخير الا بالخير ان كل ما ينبت الربيع يقتل او يلم ويروى يقتل حبطا
او يلم الا اكلة الخضر فانها تاكل حتى اذا امتدت خاصرتاها استقبلت الشمس ثم
اجترت وبالت وثلطت ثم عادت فاكلت ان هذا المال خضرة حلوة فمن اخذه
بحقه ووضعه في حقه فنعم المعونة هو ومن اخذه بغير حقه كان كالذي ياكل ولا يشبع
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ زیادہ تر خوف جسکا مجھکو تم پر
ڈر لگا ہی وہ چیز ہی جو کہ خدا تمہارے واسطے نکالے گا دنیا کی زینت اور آرایش سے اصحاب نے
کہا کہ یا رسول اللہ دنیا کی آرایش سے کون چیز مراد ہی حضرت نے فرمایا کہ زمین کی برکات جیسے اناج
اور لباس اور فرش اور چاندی سونے کی کہان اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا نیک چیز بھی بدی لاوے ٦١
گی یعنے جب زمین کی پیدا ہوئی چیز کو برکت اور خیر فرمایا تو پہلا خیر سے شر کیونکر ہوگا حضرت نے فرمایا
سچ ہی کہ خیر سے خیر ہی ہوتی ہی خیر سے خیر ہی پیدا ہوتی ہی خیر سے خیر ہی ہوتی ہی البتہ ہر ایک گھاس
جسکو ربیع کی فصل اوگاتی ہی جانور کو ہلاک کر ڈالتی ہی یا ہلاک کے قریب کر دیتی ہی یعنے اگر حد سے زیادہ
چرنے اور دوسری روایت مین یون ہی کہ چارا جانور کو ہلاک کرتا ہی پیٹ پہلا کر یا قریب ہلاک کے کر دیتا
ہی یا اوس چارا سبزہ کہانے والے کو ہلاک نہین کرتا وہ کہاتا گیا یہان تک کہ جب اوسکے دونون کوکہین

بن گئین یعنے جب کہ آسودہ ہوا تو آفتاب کے سامنے جا پڑا پھر اوسنے جگالی کی اور پیشاب کیا
اور لید کی پھر چراگاہ مین پلٹ گیا پھر اوسنے کھانا شروع کیا بے شک یہ مال دنیا کا ہرا بھرا اور
شیرین ہی سو جسنے اوسکو بچا لیا اور بجا صرف کیا یعنے حلال وجہ سے کمایا اور شرع کے موافق
موقع پر خرچ کیا تو یہ مال دین کی اچھی مددگاری ہی اور جسنے اس مال کو ناحق لیا یعنے طمع سے
اور حرام وجہ سے جمع کیا تو اوس مالدار کا حال اوس بیمار کا سا حال ہی کہ جوع کلبی کی بیماری سے کھاتا
جاتا ہی اور کبھی آسودہ نہین ہوتا ف اس حدیث مین حضرت نے ایک مثل حریص اور بخیل مالدار کی
دوسری مثل سخی مالدار کی فرمائی ہو جسنے مال کو جمع کر کہا اور حقدارون کا حق ادا کیا
اوسکا حال اوس جانور کا سا حال ہی جسنے گھاس کھائی پھر پیٹ پھول گئے کہ گرمی کی بیماری سے
مر گیا تو کھانا اوسکے حق مین کچھ فائدہ نکیا بلکہ ناحق جان گئی اور جسنے مال لیا اور خود کھایا اور
اور اپنی حاجت سے زیادہ مال کو خیرات کیا تو اوسکا حال جیسے اوس جانور کا حال ہی جسنے کھایا پھر
کو خوب آسودہ ہوکر آفتاب کی طرف منہ کر جگالی سے ہضم کرکے پیشاب اور لید سے فضلہ دفع کیا ایسے
جانور کو ہرگز ہلاکت نہین اور کچھ گرمی کا کچھ ڈر نہین سو جیسے مالدار اپنی ضرورت کے بعد جتنا
بچا ہو اوسکو خیرات کرتا ہی اور اوسکو آخرت کی قیمت کا جیسا جیسا القربا اور حاجت مال کو مثل پیشاب
الٰہی کی طرف توجہ کرتا اور اوسکو الگ کرتا ہی
اور لید کے علیحدہ کرتے ہین یعنی صحت جاتا ہی اور مصارف خیر مین صرف کرکے اسباب
شکر گذاری کرتا ہی

۱۲۰ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے اپنی بی بیون سے فرمایا کہ تم مین سب سے جلد مجھ سے ملنے والی
وہ بی بی ہی جسکا ہاتھ زیادہ لمبا ہی یعنے میری موت کے بعد وہ بی بی پہلے مرے گی جو سخی ہے
ف حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ظاہری ہاتھ سمجھکر
سب بی بیون نے اپنے ہاتھ ناپے حضرت سودہ کا ہاتھ سب سے زیادہ لمبا تھا جب حضرت کے انتقال کے بعد
زینب بنت جحش کا انتقال ہوا تو معلوم ہوا کہ لنبے ہاتھ سے سخاوت مراد تھی اور زینب سب بی بیون

ف میں زیادہ تر سچی تھیں اس حدیث میں معجزہ ہی کہ آئندہ کی بات فرمائی پھر ویسا ہی ہوا
١٣١ ابوھریرۃ اَشعَرُ کَلِمَۃٍ تَکَلَّمَت بِہَا العَرَبُ کَلِمَۃُ لَبِیدٍ اَلَا کُلُّ شَیءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ
بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت سچے مضمون کا قصیدہ جسکو عرب نے کہا لبید شاعر کا
قصیدہ ہی جسکا یہ مصرع ہی کہ لبید کا نام سچا سب جھوٹا ہی جس میں یعنی سوائے خدا کے ہر چیز
مٹنے والی ہی ف زمانہ جاہلیت میں لبید نام ایک شاعر عرب میں تھا اوسکا کہا یہ مصرع چونکہ
نہایت سچا اور موافق قرآن کے مضمون کے تھا اسواسطے اوسکی تعریف فرمائی معلوم ہوا کہ جس شعر کا مضمون
حق ہو اور حکمت اور نصیحت پر مشتمل ہو اوسکا پڑھنا شرع میں منع نہیں بلکہ پسندیدہ ہی جیسے کلام ان
اور بوستان [illegible] مولوی روم کی مثنوی یا حدیقہ حکیم سنائی کی
١٣٢ م ابوھریرۃ اَصدَقُکُم رُؤیَا اَصدَقُکُم حَدِیثًا مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ تم لوگوں میں بہت سچی خواب والا نہایت سچ بولنے والا ہی ف یعنی جسکی بات سچی
اوسکے خواب بھی سچے اسواسطے کہ جھوٹھ بولنے سے آئینہ دل تیرہ اور زنگ آلودہ ہوجاتا ہی تو خواب
میں عالم مثال کے عکس ٹھیک ٹھیک نہیں پڑتے اسیواسطے فاسق کے خواب اکثر پریشان ہوتے ہیں
١٣٣ م ابوھریرۃ اَغیَظُ رَجُلٍ عَلَی اللّٰہِ یَومَ القِیٰمَۃِ وَاَخبَثُہٗ رَجُلٌ کَانَ یُسَمّٰی مَلِکَ الاَملَاکِ
لَا مَلِکَ اِلَّا اللّٰہُ مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہایت گنہگار مرد خدا کے
نزدیک قیامت کے دن اور نہایت ذلیل اور پلید وہ مرد ہی جسکا شاہنشاہ یا مہاراج نام رکھا جاوے
حقیقت میں کوئی بادشاہ جہان کا مالک نہیں سوائے خدا کے ف ایران کے بادشاہ
کو شاہنشاہ کہتے تھے جسکا ترجمہ عربی میں ملک الاملاک اور ہندی میں مہاراج ہی چونکہ اسمیں تکبر
تھا اور صفات الٰہی تھی اسواسطے حضرت نے منع کیا اسلئے لوگوں کو مناسب ہی کہ جو نام موہم
بڑا بول بولنے اسطرح ہو اسم کہ خدا کو خاص ہی غیر خدا کو درست نہیں جیسے رحمن الرحیم قدوس
١٣٤ م جابر اَفضَلُ الصَّلٰوۃِ طُولُ القُنُوتِ مسلم میں جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ افضل نماز وہ ہی جسکا قیام دراز ہو ف زیادہ قیام سے نماز اسواسطے افضل ہوئی کہ قیام

قیام زیادہ اور نہی قرآن کی قرأت زیادہ علما نی کہا ہی کہ دن کو رکوع اور سجود کی کثرت بہتر ہی اور تہجد
کی نماز میں طول قیام افضل ہی

۱۳۵ ھ ثوبان اَفْضَلُ دِیْنَارٍ یُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِیْنَارٌ یُنْفِقُهُ عَلٰی عِیَالِهٖ وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُهُ عَلٰی دَابَّتِهٖ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُهُ عَلٰی اَصْحَابِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مسلم میں ثوبان رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ بہتر دینار جسکو مرد خرچ کرے وہ دینار ہی جسکو اپنی جورو اور لڑکون پر خرچ کرتا ہی اور
وہ دینار افضل ہی جسکو جہاد میں اپنی سواری پر خرچ کرتا ہی اور وہ دینار بہتر ہی جسکو جہاد میں اپنے
ساتھیوں پر یعنی نوکر چاکر یا اور غازیوں پر خرچ کرتا ہی ف جورو اور لڑکون پر مال خرچ کرنا اسواسطے
افضل ہوا کہ فرض ہی اور اپنے گھوڑے پر خرچ کرنا اسواسطے بہتر ہوا کہ مملوک ہی خصوصا اگر راہ خدا
مین زیادہ تر پرورش کے لایق ہوا اور غازیون پر صرف کرنا دین کی امداد ہی اور احسان ہی
معلوم ہوا کہ نفقہ ان لوگوں کے دینے سے اپنے جورو اور لڑکون کا دینا مقدم اور افضل ہی اسواسطے کہ فرض
ہی اور خیرات نفل ہی اور حالانکہ فرض ادا کرنا نفل سے افضل ہی

۱۳۶ م ابو ہریرۃ اَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ
الْفَرِیْضَةِ صَلٰوةُ اللَّیْلِ مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل روزہ بعد رمضان
کے محرم خدا کے مہینہ کا روزہ ہی اور افضل نماز بعد فرض پنجگانہ کے رات کی نماز ہی یعنی تہجد
کی نماز ف محرم کا روزہ بسبب صوم عاشورا کے افضل ہوا اور تہجد کی نماز اسواسطے افضل
ہوئی کہ اوسمین محنت اور مشقت نفس پر بہت ہی اوسوقت اکثر حضور دل سے نماز ہوتی ہی اور
ریا کا اوسمین دخل نہین ہی

۱۳۷ م ابو ہریرۃ اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَکْثِرُوا الدُّعَاءَ
مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بندہ نہایت نزدیک تر ہوتا ہی سجدے کی
حالت میں سو سجدے میں بہت دعا کیا کرو ف سجدے میں کمال رتبہ تعظیم کا ہی اور
بندے کی نہایت عاجزی ہی کہ اوسنے اپنے اشرف الاعضا کو خاک پر اپنے مالک کے واسطے

رکھا اس سبب سے اوسکو اس حالت مین نہایت قرب الہی حاصل ہوتا ہی اور کمال رحمت الہی کی اوسپر
متوجہ ہوتی ہی تو ایسے وقت مین دعا مانگنا غنیمت جانے

ق اُمِّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ اَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ اُمَّتِي يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ اَوْجَبُوْا ١٣٨
بخاری اور مسلم مین ام حرام ملحان کی بیٹی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اول لشکر میری امت سے
جو سمندر مین جہاز پر چڑھ کر کافرون سے لڑے گا اون پر بہشت واجب ہوا

ق اُمِّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ اَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ اُمَّتِي يَغْزُوْنَ مَدِيْنَةَ قَيْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَهُمْ ١٣٩
بخاری اور مسلم مین ام حرام ملحان کی بیٹی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلا لشکر میری امت
کا جو روم والے بادشاہ کے شہر یعنے قسطنطنیہ سے لڑیگا وے بخشے جاوینگے ف ام حرام سے
روایت ہی کہ ایک روز حضرت میرے گھر مین سوئے اور ہنستے ہوئے جاگے مینے پوچھا کہ یا حضرت
آپکے اس خوشی کا کیا سبب ہی تب حضرت نے فرمایا کہ مینے خواب مین دیکھا کہ میری امت کے لوگ
جہاز پر سوار جہاد کرتے ہین جیسے بادشاہ اپنے تختون پر باتجمل ہوتے ہین سو جو لشکر کہ اول سمندر مین
جہاد کریگا اونکو بہشت واجب ہوا مینے کہا یا حضرت دعا کیجیے کہ مین اون غازیون مین شریک ہوؤن
حضرت نے فرمایا کہ تو اون مین داخل ہی چنانچہ ام حرام اپنے خاوند یعنے عبادہ بن صامت کے ساتھ
معویہ کی حکومت مین شام کے ملک سے سمندر مین جہاز پر سوار ہوکر روم کے جہاد مین شریک ہوئین
پھر جہاز سے اوترکے گھوڑے پر سے گر کے شہید ہوئین ام حرام سے روایت ہی کہ حضرت اوسی
دن دوسرے بار سوئے پھر ہنستے ہوئے جاگے مینے پوچھا کہ یا حضرت خوشی کا کیا سبب ہی تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے جو لشکر کہ قسطنطنیہ سے لڑیگا اوسکے گناہ معاف ہوگئے مینے کہا
کہ یا حضرت مین بھی اون غازیون مین ہونگی حضرت نے فرمایا کہ تو آدمین ہین تو اول قسم کے غازیون
مین ہی یہ حدیث معجزہ ہی کہ حضرت نے جیسے آیندہ کی بات کی خبر دی ویسی ہی ہوئی

م اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي الدِّمَاءِ مسلم مین عبد اللہ
بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگون مین اول فیصلہ قیامت کے دن خونون کا مین ہوگا

ف مقصود اصلی دنیا مین انسان کی حیات ہی اور کشت خون اوسکے مخالف ہی اور سب گناہ
بعد شرک اور کفر کے اوس سے نیچے ہین تو اول خونریزی کا فیصلہ مقدم ہوا حدیث مین اشارہ ہی کہ قتل
کو آسان نہ سمجھا چاہیے خدا کے نزدیک ایسا سخت گناہ ہی کہ قیامت مین اول اسیکا فیصلہ ہوگا

۱۴۱ خ ابن عباس اَهْوَنُ النَّاسِ عَذَابًا اَبُوْطَالِبٍ وَهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِي مِنْهُمَا
دِمَاغُهُ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب آدمیون مین نہایت ہلکا
عذاب والا ابوطالب ہی اوسکے پانون مین دو آگ کی جوتیان ہین جس سے اوسکا دماغ اوبلتا ہی
ف ابوطالب نے کلمہ نہ پڑھا اسو سطے دوزخ نصیب ہوا اور حضرت سے نہایت سلوک کرتے تھے اسواسطے
سب دوزخیون سے اون پر عذاب ہلکا ہی معاذ اللہ جب ہلکے عذاب کا یہ حال ہی کہ جیسے دماغ مثل
ہانڈی کے جوش مارتا ہی تو سخت عذاب کو خیال کیا چاہیے کہ کیسا ہوگا

فصل

اس فصل مین دو حدیثین ہین جنکے سرے پر کل کا لفظ ہی

۱۴۲ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ تَاكُلُهُ الْاَرْضُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيْهِ يُرَكَّبُ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمام آدمی کے بدن کو زمین کہا جاتی
ہی سوائے ڈہڑی کے ہڈی کے اوسی سے آدمی پہلے بنایا گیا اور اوسی مین جوڑا جاویگا
ف عجب الذنب اوس ہڈی کو کہتے ہین جہان سے جانور کی دم جمتی ہی آدمی کے
بدن مین اوسکو ڈہڑی کہتے ہین سو فرمایا کہ آدمی کا بدن تمام مٹی مین گل جاتا ہی مگر ڈہڑی نہین
گلتی آدمی کی پیدایش پیٹ مین اول وہین سے شروع ہوتی ہی اور قیامت مین بھی اوسی ہڈی سے
ترکیب شروع ہوگی سب بدن کی خاک وہان متصل ہوکر جیسا بدن تھا ویسا ہی ہو جاویگا یہ جو
فرمایا کہ ڈہڑی نہین گلتی یا تو سب نہ گلتی ہوگی یا اوسکے باریک باریک اجزا اصلی نہ گلتے ہون
گے اگرچہ غیر اصلی اجزا گل جاوین

ص م اَبُوْهُرَيْرَةَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَعِرْضُهُ وَمَالُهُ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ

حضرت نے فرمایا کہ سب چیز مسلمان کی مسلمان پر حرام ہی اوسکا خون اور اوسکی عزت آبرو اور اوسکا
مال **ف** حضرت نے حجۃ الوداع مین جہان ہزارون مسلمان جمع تھے یہ حدیث فرمائی اور فساد اور
ظلم کی جڑ کاٹی اسواسطے کہ اکثر عالم مین فساد انہین تینون کامون سے ہوتا ہی اور جب مسلمان کا ناحق
خون کرنا حرام ہوا تو خون کا جھوٹا دعوی کرنا اوسکی ناحق گواہی دینا بھی حرام ٹھہرا
کی آبرو ریزی منع ہوئی تو اوسکو ذلیل کرنا مسخراپن کرنا اوسکے جورو بیٹی سے حرام کاری اوسکی چغلی
کہانا غیبت کرنا بھی حرام ہوا اور جب اوسکا مال لینا درست نہوا تو قطاع الطریقی چوری دغابازی اندھ
رشوت لینا بازی خرچی بھی حرام ہوگئی اسواسطے کہ ان کامون سے اوسکا مال ناحق برباد ہوتا ہی
یعنی فقط نوع انسانی کی تربیت کی عمدہ غرض ہی سو اوسکا بیان اس حدیث مین بخوبی فرمایا
ف قال ابو هريرة كل امتى معافى الا المجاهرون وان من الاجهار ان يعمل العبد
بالليل عملا ثم يصبح قد ستره ربه فيقول يا فلان عملت البارحة كذا وكذا وقد بات يستره
ربه ويصبح يكشف ستر الله عنه بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ سب میری امت کے گناہ معاف ہونگے مگر ایسے لوگ کے گناہ نہین معاف ہونگے جو اپنے
پوشیدہ گناہون کو ظاہر کرتے ہین اور البتہ یہ بات بھی اظہار مین داخل ہی کہ بندہ رات کو
کوئی برا کام کرے پھر اوسکو صبح اس حال مین ہو کہ اوسکے رب نے اوس گناہ کو چھپا ڈالا ہو سو وہ شخص
خود یون کہے کہ اے فلانے مین نے رات کو ایسا ایسا کام کیا رات کو اوسکے رب نے گناہ پر
پردہ ڈالا اور وہ صبح کو خدا کے پردے کو کھولتا ہی **ف** پوشیدہ گناہ کو لوگون سے ظاہر
کرنا ایسا سخت گناہ کبیرہ ہی کہ معاف نہوگا اسواسطے کہ ایسا گناہ بیحرمتی اور بے پروائی کی بات
ہوتی ہی اور صاف ظاہر ہوتا ہی کہ ظاہر کرنے والا خدا سے نہین ڈرتا اور یہ جو بعضے نادان کہتے
ہین او بھلا جسکا خدا نے پردہ نہین اوسکا آدمی ایسے پردہ کرنا کیا ضرور سو غلط کہتے ہین کہ اگر
وہ شرماتا اور ظاہر نکرتا تو البتہ خدا اوسکی پردہ پوشی کرتا اور جب کہ اوسنے بے حیا بنکر خود اپنا
پردہ فاش کیا تو مغفرت اور پردہ پوشی کے لائق نرہا اور حدیث مین آیا ہی کہ پوشیدہ گناہ کی

پوشیدہ توبہ کرے اور ظاہر گناہ کی ظاہر ہو کر توبہ کرے تاکہ نیک لوگ خوش ہو کر اوسکے توبہ کے
گواہ ہوں یا اور گنہگار اوسکو دیکھ کر توبہ پر مستعد ہوں

۱۲۵ خ ابو ہریرۃ کل امتی یدخلون الجنۃ الا من ابی قیل ومن یابی قال من اطاعنی دخل الجنۃ ومن عصانی فقد ابی بخاری میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب میری امت بہشت میں داخل ہوگی مگر جسنے کہ نمانا اور انکار کیا لوگوں نے کہا کہ انکار کسنے کیا کون ہی آنحضرت نے فرمایا کہ جسنے میری اطاعت کی اور میری سنت پر چلا وہ بہشت میں داخل ہوگا اور جسنے میری نافرمانی کی یا بدعت نکالی یا شریعت سے راضی نہوا اوسنے نمانا اور وہی منکر ہوا ف اس حدیث میں اتباع سنت کی فضیلت ہی اور بدعت اور احکام شرعی سے نہ راضی ہونے پر انکاری

۱۲۶ و ابو ہریرۃ کل سلامی من الناس علیہ صدقۃ کل یوم تطلع فیہ الشمس تعدل بین الاثنین صدقۃ وتعین الرجل فی دابتہ فتحملہ علیہا او ترفع لہ علیہا متاعہ صدقۃ والکلمۃ الطیبۃ صدقۃ وبکل خطوۃ تمشیہا الی الصلوۃ صدقۃ وتمیط الاذی عن الطریق صدقۃ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر روز جسمیں آفتاب نکلے آدمیوں کی ہر ایک ہڈی یعنی ہر ایک جوڑ جوڑ پر صدقہ ہی انصاف کرنا دو شخصوں میں خیرات ہی مدد کرنا مرد کی اوسکے سواری میں اوسکو سوار ہی پر چڑہا دینا اوسکا اسباب اوسکے جانور پر اوٹہا کر رکھ دینا خیرات ہی اور نیک بات سے کسیکا دل خوش کر دینا یا لا الہ الا اللہ پڑہنا بھی خیرات ہی اور ہر ایک ڈگ جو نماز کیواسطے چلے خیرات ہی اور تکلیف والی چیز جیسے کانٹا اور ہڈی اور ٹہیکر کو راہ سے دور کرنا خیرات ہی ف یعنے ہر روز ہر آدمی کو خیرات کرنا لازم ہی اسواسطے کہ ہر روز زندگی دینا اور چنگا رکہنا خدا کا تازہ احسان ہی تو بندوں کو اوسکی شکر گذاری بھی ضرور ہی پہر فرمایا کہ شکر گذاری اور خیرات صرف مال ہی پر موقوف نہیں جو تم پر ہر روز مشکل پڑے بلکہ انصاف اور عدل کرنا جہگڑے والے کو اور کسی کو سواری پر سوار کرا دینا اوسکا اسباب لاد دینا نماز کے واسطے مسجد میں جانا ذکر الٰہی کرنا راستہ سے موذیات کو دور کرنا یہ سب کام خیرات اور صدقات میں داخل

انصاف مردم و داخل صدقات مہربان فسام صدقات

مین امین ہے جو سامنے آوے اوسکو کرے اور اپنے بدن کی صحت اور قوت کی شکرگذاری خدا
کی رضامندی کے واسطے بجالاوے

ف ابُو مُوسَیٰ کُلُّ شَرَابٍ اَسْکَرَ فَھُوَ حَرَامٌ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رضہ سے روایت ۱۴۷
ہی کہ حضرت نے فرمایا جو پینے کی چیز نشہ لاوے اور مست کردے وہ حرام ہی ف اسمین بھنگ
اور بوزہ اور شراب اور تاڑی سب داخل ہین انکا قلیل اور کثیر اکثر اماموں کے نزدیک برابر
ہی باقی تحقیق آگے اویگی

ف اِبْنُ عُمَرَ کُلُّ شَیْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّی الْعَجْزُ وَالْکَیْسُ اَوِ الْکَیْسُ وَالْعَجْزُ بخاری اور مسلم مین ۱۴۸
عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک چیز خدا کی تقدیر سے ہی یہانتک
کہ حمق اور عقلمندی بھی تقدیر سے ہی راوی کو شک ہی کہ حضرت نے اول عجز کا لفظ فرمایا ۱۵۱
یا کیس کا ف یعنے جب ہر چیز تقدیر سے ٹھری تو نادانی اور ہوشیاری بھی تقدیر سے
ہی تو دانا کو لازم ہی کہ اپنی دانائی پر گھمنڈ نہ کرے اپنی تدبیر اور کرتب کا اوسمین دخل نہ سمجھے
اور نادان پر نہ ہنسے بلکہ خدا کا شکر کرے کہ اوسکو ہوشیار کیا دیوانہ یا بولا نہین کر ڈالا

ف اِبْنُ عُمَرَ کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن ۱۴۹
عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین ہر ایک شخص حاکم ہی اور ہر ایک اپنی رعیت
اور زیر دست سے پوچھا جاویگا ف پوری اس حدیث کی یون روایت ہی کہ بادشاہ سب
ملک پر حاکم ہی تو اپنی تمام رعیت سے پوچھا جاویگا کہ انصاف کیا یا ظلم اور مرد اپنے گھر اور جورو
پر حاکم ہی تو وہ بھی پوچھا جاویگا کہ اونسے نیک کام سکھلایا اور گناہ سے روکا یا نہین اور جورو اپنے
خاوند کے مال اور گھر کی حاکم ہی تو وہ بھی پوچھی جاویگی کہ اوسنے اوسکی خیرخواہی اور مال کی
حفاظت کی یا نہین اسیطرح غلام اور نوکر بھی پوچھا جاویگا کہ اوسنے اپنے میان اور آقا کی خیرخواہی
اور اوسکے مال کی حفاظت کی یا نہین غرضکہ ہر شخص اپنے زیر دست اور اپنی قابو والی چیز سے
قیامت مین پوچھا جاویگا کہ تو نے باوجود قدرت اور قابو کے اوسکا حق کیون نہ ادا کیا اسیطرح

کا سوال صرف بادشاہ ہی پر موقوف نہین

۱۵۰ م جابر کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ اِنَّ عَلَی اللّٰهِ عَهْدًا لِمَنْ شَرِبَ الْمُسْکِرَ اَنْ یُّسْقِیَهٗ مِنْ طِیْنَةِ الْخَبَالِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا طِیْنَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ اَوْ عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نشہ والی چیز ہی وہ حرام ہی بیشک خدا پر اسکا عہد ہی کہ جو نشہ دار چیز پیئےگا اوسکو فساد کی مٹی پلاویگا اصحاب نے کہا یا رسول اللہ فساد کی مٹی سے کیا مراد ہی حضرت نے فرمایا کہ دوزخیون کا پسینہ یا دوزخیون کا نچوڑ یعنی پیپ

ف مصابیح مین روایت ہی کہ یمن کا ایک شخص حضرت پاس آیا اوسنے کہا کہ ہمارے ملک مین جوار کی شراب لوگ پیتے ہین اوسکو مزر کہتے ہین حضرت نے فرمایا کہ کیا اوسمین نشہ ہوتا ہی اوسنے کہا کہ ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۵۱ ق ابن عمر کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ وَکُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا فَمَاتَ وَهُوَ یُدْمِنُهَا لَمْ یَتُبْ لَمْ یَشْرَبْهَا فِی الْاٰخِرَةِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک نشے دار چیز شراب ہی اور سب نشے والی چیزین حرام ہین اور جسنے شراب پی دنیا مین پھر وہ شراب کو سدا پیا بدون توبہ کے مر گیا تو وہ آخرت مین بہشت کی شراب نہ پیےگا

ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جو چیز مست کر دیے اور نشہ لاوے وہ شراب ہی اور حرام ہی خواہ انگور سے بنے خواہ کھجور خواہ منقی یا شہد یا گیہون یا جوار یا باجرا یا جو سے یا درخت کا عرق ہو جیسے تاڑی اور سیندہی یا کوئی گھاس ہو جیسے بنگ وغیرہ قلیل اور کثیر اسکا سب حرام ہی اور یہی مذہب ہی امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور امام محمد اور محدثین کا ہر چند امام اعظم کے نزدیک نجس حرام شراب وہی ہی جو شیرہ انگور سے بنے اور جوش مارکے گاڑہی ہوکر جھاگ لاوے اور چیزین انکے سوائے بدون نشہ کے حرام نہین لیکن اکثر محتاط محققین کے نزدیک امام محمد کے قول پر فتوی ہی چنانچہ نہایہ اور زیلعی اور عینی اور فتاوی عالمگیری اور الدر المختار اور اشباہ ونظایر مین مذکور ہی چنانچہ مولانا عبد العلی لکھنوی نے تاڑی اور تان باؤ کی حرمت پر جواب استفتا

حرمت
مسکر ... شرب
تحقیق ... وغیرہ
تاڑی ...
حکم شراب

میں اس مطلب کو خوب بیان کیا ہے اور بیچ اس رسالہ کے علما حنفی اور شافعی نے اور سیو... جس
میں جو چاہے اوسکو دیکھے

۱۵۲ ف ابن عباس کُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک تصویر بنانے والا دوزخ میں ہی ف یعنی جاندار کی صورت بنانا حرام ہے

۱۵۳ ف جابر كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ ہر ایک بھلی بات بھلا کام صدقہ ہی ف یعنی اوسمیں خیرات کے برابر ثواب ہی

فصل

اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے لیے بیان ہوتی

۱۵۴ ف أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ وَأَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ قَالَهَا
يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ بخاری اور مسلم میں ام ہانی ابو طالب کی بیٹی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ ہمنے پناہ دی جسکو تونے پناہ دی اور ہمنے امن دیا جسکو تونے امن دیا یہ حضرت نے ام ہانی سے
فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا ف ام ہانی نے اپنے خاوند کے رشتہ دار کو پناہ دی تھی علی
مرتضی نے اوسکے قتل کا ارادہ کیا ام ہانی نے اپنے بھائی کا شکوہ حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی

۱۵۵ ف جابر قَدْ أَخَذْتُ جَمَلَكَ بِأَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَهُ لَهُ
بخاری اور مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تیرا اونٹ چار دینار کو لیا اور تجھکو
مدینے تک اوسکے سواری کی اجازت ہی یہ حضرت نے جابر سے فرمایا ف جابر سے روایت
ہی کہ میں سفر میں حضرت کے ساتھ تھا میرا اونٹ نہایت تھک گیا تھا میں سبکے پیچھے پڑا رہتا
تھا ایکبار حضرت میرے پاس ہوکر نکلے سو میرے اونٹ کو ایک کوڑا مارا پھر وہ اونٹ خوب رفتار
ہو گیا کہ کبھی ویسا تیز قدم نہ تھا پھر حضرت نے فرمایا کہ اس اونٹ کو ہمارے ہاتھ بیچ ڈال تب میں نے اوسکو
بیچا لیکن مدینے تک کی سواری شرط کر لی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جب مدینے میں پہنچے تو

میں حضرت کے پاس اوس اونٹ کو لیگیا حضرت نے چار دینار اور پانچ جو کے برابر سونا قیمت سے زیادہ
دیا اور فرمایا کہ قیمت اور اونٹ دونو تجھکو دیے **ف** جب چیز بیچی تو بائع کو اوسمیں کچھ
شرط کر لینا درست نہیں اور جابر نے جو سواری کی شرط کی تھی سو حقیقت میں شرط نہ تھی بلکہ حضرت
کی طرف سے احسان تھا سواری کی اجازت بطور عاریت تھی یا کہ یہ بات حضرت کو خاص
تھی اور ظاہر حضرت کو جابر سے احسان کرنا منظور تھا مول لینا ہی غرض نہ تھا

156 عن عبد اللہ بن عمرو قد افلح من اسلم ورزق کفافا وقنعہ اللہ بما اتاہ مسلم عن عبد اللہ
بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مراد کو پہنچا جو مسلمان ہوا اور اسکو بقدر ضرورت روزی
ملی اور خدا نے جتنا اوسکو دیا اوسپر قناعت نصیب کی **ف** قناعت و ایسے ایمان کو
اسواسطے کامیاب فرمایا کہ ایمان کے سبب سے اوسکی آخرت سنوری اور قوت ضروری سے
دنیا کی تکلیف بھی نہوئی تو گویا دونوں جہان سے برخوردار ہوا اور اگر ایمان ہوا اور قناعت
نہوئی تو ایمان کی خوبی اور لطف مطلق ظاہر نہیں ہوا طمع آدمی کو نظروں میں ذلیل اور حقیر کردیتی
ہی **شعر** + ای قناعت تونگرم گردان + کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست + لیکن اہل و عیال کے
ضروریات کو طلب کرنا قناعت سے مخالف نہیں بلکہ طمع زائد از حاجت چیز کی تلاش کا نام ہی

157 عن ابن عمر قد بلغنی انکم قلتم فی اسامۃ وانہ احب الناس الی بخاری عن عبد اللہ بن
عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو یہ خبر پہنچی ہی کہ تم نے اسامہ کے حق میں کچھ کہا ہی
اور البتہ اسامہ میرے نزدیک سب آدمیوں سے زیادہ پیارا ہی **ف** اسامہ کو حضرت نے آخر عمر میں
ایک لشکر کا سردار کیا بعضے لوگوں نے کہا کہ نوجوان کو بڑے بڑے اصحاب پر سردار کرنے میں
کیا حکمت ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

158 عن ابی بن کعب قد جمع اللہ لک ذلک کلہ قالہ لرجل من الانصار قیل لہ لو اشتریت
حمارا ترکبہ فی الظلماء وفی الرمضاء وکان لا تخطئہ صلوۃ مع بعد بیتہ من المسجد
فقال ما یسرنی ان منزلی الی جنب المسجد انی ارید ان یکتب لی ممشای الی

اَلْمَسْجِدِ وَرُجُوْعِيْ اِذَا رَجَعْتُ اِلٰى اَهْلِيْ مسلم مین اُبَیّ بن کعبؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ البتہ جمع کر رکہا ہی خدا نے تیرے واسطے یہ سب کچہہ حضرتؐ نے اوس انصاری مرد سے فرمایا
جس سے لوگون نے کہا کہ اگر تو سواری مول لے اور تاریکی اور گرمی کے وقت نماز کے واسطے
اوس پر سوار ہوا کرے تو مناسب ہی اور اوس مرد کا حال یہ تہا کہ کوئی جماعت کی نماز اوس سے
نہ چہوٹتی تہی باوجودیکہ وہ حضرت کی مسجد سے بہت دور رہتا تہا تو اوسنے جواب دیا کہ مجھکو اس
بات کی خوشی نہین کہ میرا گہر مسجد کے متصل ہو اسواسطے کہ مین یہ چاہتا ہون کہ مسجد کی طرف
میرا آنا لکہا جاوے اور جب مسجد سے اپنے گہر جاؤن تو پلٹنے کا بھی ثواب لکہا جاوے **ف**
معلوم ہوا کہ مسجد کی آمد اور رفت دونون مین ثواب ہی جتنا گہر دور اوسیقدر قدم زیادہ تو اوتنا
ثواب بھی زیادہ ہوتا ہی

۵۹ **م** ابن مسعود قَدْ سَاَلْتِ اللّٰهَ لِاٰجَالٍ مَضْرُوْبَةٍ وَاَيَّامٍ مَعْدُوْدَةٍ وَاَرْزَاقٍ مَقْسُوْمَةٍ
لَنْ يُعَجِّلَ شَيْئًا قَبْلَ حِلِّهِ وَلَنْ يُؤَخِّرَ شَيْئًا عَنْ حِلِّهِ وَلَوْ كُنْتِ سَاَلْتِ اللّٰهَ اَنْ يُعِيْذَكِ مِنْ
عَذَابٍ فِي النَّارِ اَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا اَوْ اَفْضَلَ قَالَهُ لِاُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
لَمَّا سَمِعَهَا تَدْعُوْ وَتَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِزَوْجِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَبِاَبِيْ اَبِيْ سُفْيَانَ وَ
بِاَخِيْ مُعَاوِيَةَ مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو خدا سے مانگا تہا مقرر
ہوئی مدتون اور گنے ہوئے دنون اور بانٹی ہوئی روزیون کو خدا ہرگز نہ جلدی لاویگا کسی چیز
کو اوسکے ٹہرے ہوئے وقت سے پہلے اور نہ ہر کسی چیز کو اوسکے وقت معین سے تاخیر کریگا اور
اگر تو خدا سے یہ بات مانگتی کہ مجھکو دوزخ کے عذاب سے یا قبر کے عذاب سے بچاوے تو بہتر اور افضل
ہوتا یہ حضرتؐ نے حضرت ام حبیبہؓ سے فرمایا جب کہ اونکو یون دعا کرتے سنا کہ الٰہی مجھکو برخوردار کیجیو
میرے شوہر کی طرف سے جو خدا کا رسول ہی اور باپ ابو سفیان کی طرف سے اور بہائی معاویہ
کی طرف سے **ف** یعنی موت اور زندگی اور رزق ہر ایک شخص کا خدا کے نزدیک خاص خاص
مدت مین مقرر ہو چکا ہی وقت معین سے تقدیم یا تاخیر ممکن نہین تو اسکے دعا کرنے کی کچہہ حاجت نہین

که خود بخود ہوگا اگرچہ یہ سوال حرام نہیں لیکن ایمان دار کو بہتر ہی کہ آخرت کے عذاب سے پناہ مانگے
جسکے واسطے خدا و رسول کا حکم ہی اور بندگی کی علامت ہی

ق ابوھریرۃ قد عجب اللہ من صنیعکما بضیفکما اللیلۃ یعنی رجلا من الانصار ۱۶۰
وامرأتہ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کو بہت بھلا معلوم ہوا
اور نہایت راضی ہوا آج کی رات تمہارے کام سے جو تم دونوں نے اپنے مہمان سے کیا

ف حضرت کے پاس ایک محتاج نہایت بھوکا آیا حضرت نے فرمایا کہ کوئی اسکی مہمانی کرے ابوطلحہ
انصاری اوسکو اپنے گھر لے گئے جورو سے پوچھا کہ کچھ کھانا ہی اوسنے کہا کچھ نہیں ہی مگر لڑکوں کا
کھانا رکھا ہی ابوطلحہ نے کہا کہ لڑکوں کو بہلا کر سلا دے اور حضرت کے مہمان کی توقیر کر سو لڑکوں کو
سلا کر مہمان کے آگے کھانا رکھا اور بی بی نے چراغ درست کرنے کے بہانے سے اوٹھ کر چراغ
کو گل کر دیا تاکہ مہمان جانے کہ گھر والے بھی میرے ساتھ کھاتے ہیں بہانا کھانے سے یہ سرتاو
چنانچہ وہ مہمان خوب کھانا کھا کر آسودہ ہو گیا اور گھر والے بھوکے سو رہے صبح کو حضرت کو وحی سے
یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے ابوطلحہ اور اونکی بی بی سے یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ حضرت
کے اصحاب کیا حضرت پر فدا تھے اور کیا خالص ایمان دار تھے کہ محتاجی کی حالت میں بھی حاجتمند
اور محتاجوں کو مقدم رکھتے تھے چنانچہ اس مضمون کو حق تعالی نے قرآن میں فرمایا ہی و
یؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ یعنی پیغمبر کے اصحاب اپنی جانوں پر غیروں کو مقدم
رکھتے ہیں اگرچہ اونکو تنگی اور حاجت ہو بھلا ایسے کامل لوگوں سے کیا ممکن ہی کہ اہلبیت کا حق
نہیں پہونچا اور ناحق صدیق اکبر سے بیعت کریں حق تعالی بدگمانی سے پناہ میں رکھے

بیان فضل ... / فضیلت صحابہ

خ ابوھریرۃ قد کان فیمن قبلکم من بنی اسرائیل رجال یکلمون من غیر ان یکونوا ۱۶۱
انبیاء فان یکن فی امتی احد فعمر بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
مقرر تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے مرد ہوئے تھے جن سے کلام ہوتا تھا یعنی خدا کی طرف سے
اونکے دل میں الہام ہوتا تھا یا فرشتے کلام کرتے تھے حالانکہ وے پیغمبر نہوتے سو اگر

میری امت میں کوئی ہوگا تو عمر فاروقؓ ہوگا **ف** بے شک حضرت کی امت سب امتوں سے افضل ہی تو جب اگلی امتوں میں صاحب الہام اور کلام لوگ ہوئے تو حضرت کی امت میں بطریق اولی ہوا چاہیں اس حدیث سے بڑی عمدہ فضیلت فاروق اعظم کی ثابت ہوئی

فصل

اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر لقد ہی

م ابو هريرة لقد احتظرت بحظار شديد من النار قاله لامرأة قالت ادع الله ۱۶۲
لي فلقد دفنت ثلثة مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تو نے بہت بڑا مضبوط حصار بنایا دوزخ سے بچاؤ کا یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جسنے کہا تھا کہ یا حضرت میرے واسطے دعا کیجیے سو البتہ میں تین لڑکے گاڑ چکی ہوں **ف** یعنے جسکے تین چھوٹے لڑکے مرے اور اوسنے اونکی آتش فراق میں صبر کیا وہ آتش دوزخ سے پناہ میں ہو گیا عورت پوچھتی تھی کہ بد قسمتی سے اوسکی اولاد مر گئی اسواسطے اوسنے حضرت سے دعا کو کہا سو حضرت نے اوسکی تسکین کردی کہ تو رنج مکر کہ اونکے سبب سے تو بلائے عظیم سے بچی

خ عمر لقد انزلت علي الليلة سورة لهي احب الي مما طلعت عليه الشمس ثم قرأ ۱۶۳
انا فتحنا لك فتحا مبينا بخاری میں عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آج کی رات مجھپر ایسی سورت اتری کہ میرے نزدیک تمام دنیا سے بہتر ہی پھر حضرت نے انا فتحنا کی سورت پڑھی **ف** جب حضرت نے حدیبیہ میں بظاہر دب کر صلح کی تو اکثر اصحاب کو قلق تھا عمر فاروق کو سب سے زیادہ اسکا رنج تھا تو اسواسطے اوس سفر سے پلٹتے ہوئے رات کو حضرت نے عمر فاروق سے یہ حدیث فرمائی کہ فتح کی بشارت سن کر اونکا غم دور ہو جاوے

ق ابو هريرة لقد اهلكتم او قطعتم ظهر الرجل يعني المطري في المدحة ۱۶۴
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تمنے تو ہلاک کر ڈالا یا یوں فرمایا کہ تمنے تو اوس مرد کی پیٹھ کاٹ ڈالی یہ اوس شخص سے فرمایا جسنے دوسرے شخص کی بے

حد تعریف کی ف حضرت نے ایک شخص کو سنا کہ دوسرے شخص کی تعریف اور توصیف
بڑہ بڑہ کے کرتا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے مبالغہ دربر دل تعریف کرنا نہایت بدبات
ہی کہ آدمی اپنی تعریف سنکر گھمنڈ مین آتا ہی اور اپنکو بہتر سمجھ کے تحصیل کمالات سے محروم رہتا ہی

م عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ
لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ قَالَهُ لِلْجُهَنِيَّةِ الَّتِيْ اَقَرَّتْ بِالْحَبَلِ
مِنَ الزِّنٰى مسلم مین عمران بن حصین سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اوس عورت نے توایسی
توبہ کی ہی کہ اگر اوسکی توبہ مدینے والے ستر گنہگارون مین بانٹی جاوے تو مقرر اونکو بھی
کفایت کرے اور بہلا اوسنے راہ خدا مین اپنی جان نثار کی ہے بھی کسیکو افضل پایا یہ حضرت نے
اوس عورت کے حق مین فرمایا جو جہینہ کی قوم سے تھی جسنے حرام کاری سے حمل کا اقرار کیا تھا

ف حضرت کے روبرو ایک حاملہ عورت آئی اوسنے کہا یا حضرت مینے حرام کاری کا گناہ کیا
مجھکو سزا دیجئے اور حد مارئیے حضرت نے اوسکے والی سے فرمایا کہ اسکو اچھی طرح رکھ جب کہ یہ جنے
تو میرے پاس اسکو لانا پھر جب اوسکے لڑکا پیدا ہوا تو وہ حضرت کے پاس اوسکو لایا حضرت نے
اوسکے کپڑے اوسکے بدن پر مضبوط بندہوائے تاکہ بدن نہ کہل جاوے پہر وہ پتہرون سے ماری
گئی حضرت نے اوسکے جنازے کی نماز پڑہی تو عمر فاروق نے کہا کہ یا رسول اللہ آپنے اوس پر نماز
پڑہی حالانکہ اوسنے حرام کاری کی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے اوسکی حرام کاری کسیکو نہ
معلوم تھی اوسنے خود خوف خدا سے اقرار کیا اور خدا کے واسطے اپنی جان دی اوسکی توبہ
ایسی خالص ہی کہ ستر گناہگارون کی مغفرت کے واسطے کفایت کرتی ہی اس حدیث سے معلوم ہوا
اگر حرام سے حمل ہو تو بعد اون بچہ پیدا ہونے کے اوسپر حد یہ مارنا چاہئے کہ معصوم بچہ ضائع ہو سبحان اللہ
حضرت کے وقت کی کیا برکت تھی کہ اگر کسی سے گناہ بھی ہوجاتا تھا تو عذاب آخرت کا اتنا اوسکو
ڈر ہوتا تھا کہ اپنی جان دیتا اوسکو آسان معلوم ہوتا تھا ایمان اسکا نام ہی

خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا قَالَهُ لِاَعْرَابِيٍّ قَالَ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا

بخاری

بخاری مین ابوہریرہ رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تو نے تنگ کیا کشادہ رحمت والے
کو یہ حضرت نے اوس جنگلی آدمی سے فرمایا جسنے یون دعا مانگی کہ الٰہی مجھہ پر رحم کر اور محمد پر اور ہمارے
ساتھہ کسی اور پر رحم نہ کر ف یعنے رحمت الٰہی مین بڑی وسعت ہی سارے جہان کے
گنہگارون کو کفایت کرتی ہی تو کیون تنگ حوصلہ ہوا ہی

۱۶۷ م انس لقد رأیت اثنی عشر ملکا یبتدرونہا ایہم یرفعہا قالہ الرجل جاء وقد حفزہ
النفس فقال اللّٰہ اکبر الحمد للّٰہ کثیرا طیبا مبارکا فیہ وقیل الرجل ہو رفاعۃ بن
رافع الانصاری مسلم مین انس رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے دیکھا بارہ
فرشتون کو کہ اوسکی طرف جھپٹتے تھے کہ اون مین کونسا فرشتہ اوسکو اوٹھا لیجاوے یہ حضرت نے اوس
مرد سے فرمایا جو ہانپتا آیا پھر اوسنے کہا اللّٰہ اکبر الحمد للّٰہ کثیرا طیبا مبارکا فیہ بعضون نے کہا کہ وہ
مرد رفاعہ بن رافع الانصاری ہی ف حضرت نماز مین تھے کہ رفاعہ انصاری جماعت کے واسطے
دوڑتے ہوے آئے اور نماز مین یہ کلمات پڑھے حضرت نے بعد نماز کے پوچھا کہ یہ کلام کسنے پڑھا
اصحاب نے رفاعہ کی طرف اشارہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ذکر الٰہی کے
واسطے فرشتے مقرر ہین کہ آسمان پر اوسکو اوٹھا لیجاتے ہین

۱۶۸ م ابوہریرۃ لقد رأیت رجلا یتقلب فی الجنۃ فی شجرۃ قطعہا من ظہر الطریق
تؤذی الناس مسلم مین ابوہریرہ رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے تو دیکھا ایک
مرد کو کہ بہشت مین چلتا پھرتا تھا بسبب ثواب اوس درخت کے جسکو اوسنے راہ سے کاٹ ڈالا
تھا اوس درخت سے لوگون کو تکلیف تھی ف معلوم ہوا کہ خلق کی راحت رسانی بہشت مین پہنچاتی ہے

۱۶۹ م ابوہریرۃ لقد رأیتنی فی الحجر وقریش تسألنی عن مسرای فسألتنی عن اشیاء من
بیت المقدس لم اثبتہا وکربت کربۃ ما کربت مثلہا قط فرفعہ اللّٰہ لی انظر الیہ
ما یسألونی عن شیء الا انبأتہم بہ وقد رأیتنی فی جماعۃ من الانبیاء فاذا موسی
قائم یصلی فاذا رجل جعد ضرب کانہ من رجال شنوءۃ واذا عیسی بن مریم

مَرْیَمَ قَائِمٌ یُصَلِّیْ اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِیُّ وَاِذَا اِبْرَاهِیْمُ
قَائِمٌ یُصَلِّیْ اَشْبَهُ النَّاسِ بِهٖ صَاحِبُکُمْ یَعْنِیْ نَفْسَهٗ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَاَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا
فَرَغْتُ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ قَائِلٌ یَا مُحَمَّدُ هٰذَا مَالِکٌ صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَیْهِ فَالْتَفَتُّ
۵۲۱ اِلَیْهِ فَبَدَاَنِیْ بِالسَّلَامِ مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں تو حطیم میں
تھا اور قریش مجھسے شب معراج کا حال پوچھتے تھے سو قریش نے بیت المقدس کی کوئی چیزیں
اور نشانیاں پوچھیں جو مجھکو خوب یاد نہ تھیں اور مجھکو رنج ہوا کہ ویسا رنج کبھی نہ ہوا تھا سو خدا نے
اوس مکان کی صورت اوٹھا کر میرے سامنے کر دی کہ میں اوسکو دیکھتا جاتا تھا جو نشانی مجھسے وے پوچھتے
تھے میں اونکو بتلاتا تھا اوسکو دیکھ کر اور شب معراج میں میں نے اپنے تئیں پیغمبروں کے گروہ
میں دیکھا سو موسیٰ تو کھڑے نماز پڑھتا تھا سو وہ تو ایک مرد تھا گھنگرالے بال والا دبلا دراز لمبا
تھا جیسے قوم شنوءہ کے لوگ اور ناگاہ عیسیٰ بن مریم کو دیکھا کہ کھڑا نماز پڑھتا ہی اوس سے زیادہ
شباہت میں قریب تر عروہ بن مسعود ثقفی ہی اور ناگاہ ابراہیم کو دیکھا کہ کھڑا نماز پڑھتا ہی
بیان بعضی عجائب معراج
سب لوگوں میں سے زیادہ تر اونکے ساتھ مشابہ تمہارا صاحب یعنی صاحب سے اپنی ذات مراد
۸۲۱ رکھی پھر نماز کا وقت آیا تو میں نے اون پیغمبروں کی امامت کی پھر میں جب نماز سے فرغ ہوا کسی کہنے
والے نے کہا اے محمد یہ مالک ہی دوزخ کا داروغہ سو تو اوسکو سلام کر تو میں اوسکی طرف متوجہ
ہوا سو اوسی نے مجھکو پہلے سلام کیا **ف** جس رات حضرت کو معراج ہوئی اوسکے صبح کو
حضرت نے اسکا حال حطیم کے اندر لوگوں سے بیان کیا کفار قریش کو نہایت تعجب
۶۲۱ ہوا اکثر قریش بیت المقدس کو دیکھ آئے تھے اون لوگوں نے وہاں کی نشانیاں حضرت سے پوچھیں
حضرت کو یاد نہ تھیں خدا نے اوسکی صورت سامنے کر دی سو حضرت نے ٹھیک ٹھیک وہاں کے
نشان بتلائے کافر شرمندہ ہو کر رہ گئے معراج کے قصے میں روایت ہی کہ حضرت نے جبرئیل سے
کہا کہ اگر میں معراج کا قصہ کسی سے کہوں تو کون مجھکو سچا جانے گا جبرئیل نے کہا ابو بکر صدیق
تیری تصدیق کریگا جب کافروں نے حضرت سے معراج کا حال سنا تو خبر اونکے واسطے ابی بکر

صدیق سے کہا ابی بکر صدیق نے کہا کہ کچھ تعجب نہیں کہ جو خدا کہ ایک دم میں جبرئیل کو عرش سے زمین پر بہیجتا ہی وہ قادر ہی کہ اسیطرح حضرت کو بھی زمین سے آسمان پر لیجا دے اوسی دن سے ابی بکر کا صدیق لقب ہو گیا شنوءہ یمن میں ایک قوم کا نام ہی اوسکے لوگ گہنگر الے بال والے اور دبلے ہوتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم ارواح میں پیغمبر لوگ نماز پڑہتے ہیں حینہ اوس عالم میں عبادت فرض نہیں

ق الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ لَقَدْ رَأَى هٰذَا ذُعْرًا يَعْنِي أَحَدُ ۱۷
۱۰۱ الرَّجُلَيْنِ الَّذِيْنِ رَجَعَا بِأَبِي بَصِيْرٍ مِنَ الْمَدِيْنَةِ بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اس شخص نے خوف دیکہا اوں دو مردون سے ایک مرد مراد ہی جو ابی بصیر کو مدینے سے پلٹا لیگئے تہے ق حدیبیہ کے سال حضرت نے اور کفار قریش سے چند شرطون پر عہد ہوا تہا اون میں سے ایک یہ بھی شرط تھی کہ اگر قریش سے کوئی مسلمان ہو کر حضرت پاس آوے تو حضرت اوسکو پکڑ دیں اور اگر حضرت کا کوئی مسلمان قریش پاس بہاگ جاوے تو قریش اوسکو نہ دیویں حضرت نے اس شرط کو مانا تھا عمر فاروق کو اسکا نہایت رنج تہا حضرت نے فرمایا کہ جو اون میں سے مسلمان ہو کر آوےگا خدا اوسکے بچاو کی کوئی راہ نکالےگا اور جو کوئی ہمارے پاس سے کافرون میں ملےگا خوب ہوا کہ خدا نے اوس ناپاک کو دفع کیا جب حضرت مدینے میں تشریف لائے تو قوم قریش سے ابی بصیر مسلمان ہو کر حضرت پاس مدینے میں آئے قریش نے دو آدمی حضرت پاس بہیجے حضرت نے بموجب عہد کے ابی بصیر کو اونکے ساتھ کر دیا جب مدینے سے چہہ کوس پر پہنچے تو ناشتے کا ارادہ کیا ابی بصیر نے ایک آدمی سے کہا کہ تیری تلوار نہایت عمدہ معلوم ہوتی ہی اوس نے کہا ہان بہت عمدہ ہی ابی بصیر نے دیکہنے کے بہانے سے تلوار مانگ کر اوسکو مار ڈالا دوسرا آدمی بہاگ کر کانپتا ہوا حضرت پاس آیا تب حضرت نے اوسکو دیکہہ کر یہ حدیث فرمائی پہر حضرت نے اوس نے حال پوچہا اوس نے بیان کیا بعد اوسکے ابی بصیر نے حضرت نے فرمایا کہ ابی بصیر لڑائی کی آگ بہڑکانے والا ہے ابی بصیر

جانا کہ حضرت مجھکو پھر حوالہ کردینگے تو مدینے سے نکل کر سمندر کے کنارے پر جا ٹھہرا پھر جو شخص کہ کفار قریش سے مسلمان ہوکر آتا تھا وہ ابی بصیر کے پاس رہتا تھا جب مسلمانوں کی بہت بھیڑ ہوگئی تو کفار قریش کے قافلے جو ملک شام سے آتے تھے انکو پکڑتے اور انہوں سے مارنا شروع کیے قریش نہایت عاجز ہوئے پھر حضرت کو پیغام دیا کہ اوس شرط سے ہم باز آئے مسلمانوں کو اپنے پاس بلا لیجئے اور راہزنی سے منع کیجئے سو جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی خدا نے مسلمانوں کو سلامت بچایا

۱۷۱ ھم ثوبانُ لَقَدْ سَأَلَنِیْ هٰذَا عَنِ الَّذِیْ سَأَلَنِیْ عَنْهُ وَمَا لِیْ عِلْمٌ بِشَیْءٍ مِنْهُ حَتّٰی أَتَانِیَ اللّٰهُ بِهٖ قَالَهُ حِیْنَ سَأَلَهُ حَبْرٌ مِنْ أَحْبَارِ الْیَهُوْدِ عَنْ أَوَّلِ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَعَنِ الشَّبَهِ مسلم میں ثوبان رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھسے اسنے پوچھا جو کہ پوچھا اور حال یہ کہ مجھکو اوسکا کچھ بھی علم نہ تھا یہاں تک کہ خدا نے مجھکو اوسکا علم دیا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ علماء یہود سے ایک عالم نے حضرت سے پوچھا کہ پہلا کھانا بہشتیوں کا کونسا ہوگا اور کیا سبب ہی کہ لڑکا کبھی باپ سے مشابہ ہوتا اور کبھی ماں سے ف مصابیح میں یہ حدیث اسطرح ہی کہ جب حضرت مدینے میں آئے تو عبد اللہ بن سلام نے کہ یہود میں بڑے عالم تھے حضرت سے کہا کہ میں تین باتیں پوچھتا ہوں کہ اونکو سواے پیغمبر کے کوئی نہیں جانتا بتلائیے تو کہ قیامت کی نشانیوں سے پہلی نشانی کونسی ہی اور بہشتیوں کو پہلا کھانا کون ملیگا اور کیا سبب ہی کہ لڑکا کبھی باپ کی صورت پر ہوتا ہی اور کبھی ماں کی صورت پر تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جواب دیا کہ قیامت کی اول نشانی آگ ہی جو لوگوں کو پورب سے پچھم کی طرف لیجاویگی اور بہشتی لوگ اول کھانا مچھلی کے کلیجے کا ٹکڑا ہوا گوشت کھاوینگے اور اگر مرد کی منی نے سبقت کی تو لڑکا باپ کی صورت پر ہوتا ہی اور اگر عورت کی منی نے سبقت کی تو ماں کی صورت پر ہوتا ہی پھر عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ سواے خدا کے کوئی معبود برحق نہیں اور آپ تحقیق کہ آپ رسول ہیں

استحان کرنا یہود کا
علماء یہود کا صدق نبوت
حضرت کا صلعم

۱۷۲ مح أَبُوْ هُرَیْرَةَ لَقَدْ ظَنَنْتُ یَا أَبَا هُرَیْرَةَ أَنْ لَا یَسْأَلَنِیْ عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ أَحَدٌ أَوَّلُ

مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ بخاری مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین جان چکا تھا اے ابوہریرہ کہ مجھسے اس بات کو تجھسے پہلے کوئی نہ پوچھیگا اسواسطے کہ مین دیکھہ چکا تیری حرص کو بات سے بات کرنیپر بڑا اسعاد بمند لوگون مین میری شفاعت کے واسطے قیامت کے دن وہ شخص ہوگا جسنے لا الہ الا اللہ کو اپنے دل سے خالص ہوکر کہا

ف ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت بڑا اسعادتمند آپکی شفاعت کا قیامت کے دن کون ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابوہریرہ حضرت کی حدیث کے بڑے شوقین اور نہایت کھوجی تھے اسی سبب سے ہزارون حدیث کی انہنے روایت کی ہی سب احادیث شفاعت کی اگر غور کیجئے تو معلوم ہوتا ہی کہ حضرت کی شفاعت چھہ طرح ہوگی اول شفاعت تو حشر کے وقت ہوگی یعنے جب کہ لوگ قبرون سے اوٹھینگے حساب کے پہلے میدان مین کھڑے کھڑے گرمی کی شدت سے گھبرا وینگے اور سب پیغمبر جواب دینگے تو اوسوقت حضرت بخشاوینگے اور حساب کتاب کراکے اوس مصیبت سے نجات دلاوینگے اسکا نام شفاعت کبریٰ ہی یہ شفاعت حضرت کو مخصوص ہی دوسرے کا اسمین دخل نہین دوسری شفاعت اوسوقت ہوگی کہ کچھہ لوگ جہنم کی طرف روانہ کئے جاوینگے اور حضرت اونکی شفاعت کرکے راہ سے پھرا دوینگے اور تیسری شفاعت سے لوگ جہنم کے کنارے تک پہنچکر نجات پاوینگے اور چوتھی شفاعت سے جو لوگ کہ دوزخ مین پڑچکین ہین نکالے جاوینگے جنکے بدن سوائے سجدہ گاہ کے جل گئے ہونگے اور پانچوین شفاعت سے بہشتی لوگون کی اور زیادہ درجے بلند ہونگے اور چھٹے شفاعت سے اون کافرون کو جنھون نے حضرت سے احسان کیا تھا کچھہ عذاب مین تخفیف ہوگی واللہ اعلم

ح عائشۃ لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيْمٍ اِلْحَقِيْ بِاَهْلِكِ قَالَتْ كَانَتْ لَا يَحِلُّ الْحَرْبَ مِنْ بِنْتِ ... اَسْمَاءَ بِنْتِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِي الْجَوْنِ بْنِ الْحَارِثِ بخاری مین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ

حضرت نے فرمایا البتہ تو نے تو بڑے مالک کی پناہ مانگی جا اپنے لوگوں میں مل یہ حضرت نے جون کی بیٹی سے کہا اور اوسکا نام اسما تھا نعمان بن ابی الجون بن الحارث کی بیٹی **ف** حضرت نے جب اسما بنت نعمان سے نکاح کیا حضرت کی بعضی بی بیوں کو رشک ہوا اونمیں سے یوں کہا کہ تجھکو غیرت اور شرم نہیں آتی کہ تو نے ایسے شخص سے نکاح کیا جسنے تیرے باپ اور بھائیکو مارا اور بعضی روایت میں یوں آتا ہے کہ کسی بی بی نے اوسکو یوں سکھلایا کہ جب حضرت تیرے پاس آویں تو یوں کہنا کہ میں خدا کی پناہ چاہتی ہوں تجھسے تو حضرت تجھکو بہت پیار کرینگے پھر جب حضرت اوسکے پاس تشریف لائے اوسنے اسیطرح خدا کی پناہ مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ تو اپنے گھر جا یہ اشارہ کیا طلاق کا

۱۲۴ عن جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضٰى نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ مسلم میں جویریہ بنت الحارث سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مینے تیرے بعد چار بول تین بار کہے اگر اونکو تو نے تیرے کہے کے ساتھ تولے تو وہی بھاری پڑیں وے چار بول یے ہیں سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضی نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ یعنی میں خدا کی پاکی بولتا ہوں خوبیوں کے ساتھ اوسکے مخلوقات کے شمار کے برابر اور بقدر اوسکی رضامندی اور خوشی کے اور اوسکے عرش کے تول کے برابر اور اوسکے کلمات کے سیاہی کے برابر **ف** حضرت جویریہ کے پاس سے حضرت صبح کے وقت تشریف لیگئے اور وے بیٹھی ہوئی اپنی جانماز پر ذکر الہی کرتی تھیں پھر حضرت گھر میں دن چڑھے تشریف لائے اونکو جانماز پر بیٹھا ذکر میں مشغول پایا پوچھا کہ کیا اب تک اسیطرح ذکر کر رہی ہو اونہوں نے کہا کہ ہاں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ف** یعنے مینے تیرے پاس سے جانے کے بعد چار لفظیں تین بار کہیں جنکا ثواب اس تمام تیرے وظیفے سے زیادہ ہے اس حدیث میں اس ذکر کی فضیلت فرمائی کہ پڑھنے میں ہلکی اور ثواب میں بھاری

فضیلت ذکر کلمات اربعہ

خ خَبَّابُ بْنُ الْاَرَتِّ لَقَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ لَيُمْشَطُ بِمِشَاطِ الْحَدِيدِ مَا ۱۲۵
دُونَ عِظَامِهِ مِنْ لَحْمٍ اَوْ عَصَبٍ مَا يَصْرِفُهُ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهِ وَيُوضَعُ الْمِنْشَارُ
عَلٰى مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ مَا يَصْرِفُهُ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهِ وَلَيُتِمَّنَّ
اللّٰهُ هٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ مَا يَخَافُ
اِلَّا اللّٰهَ وَالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهِ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ بخاری مین خباب بن ارت سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تمسے اگے وسے لوگ تھے کہ اونکے گوشت ہڈی یا
پٹھے تک لوہے کی کنگہی سے نوچے جاتے تھے ایسی سختی بھی اوسکو اپنے دین سے نہ
پھیر لی تہی اور اوسکے سر پر ارہ رکہا جاتا تھا سو اوسکا بدن چیر کے دو ٹکڑے کر دیا جاتا
تھا ایسی مصیبت بھی اوسکو اپنے دین سے نہ پھیر لی تھی اور مقرر خدا اپنے دین کو پورا اور
کامل کریگا یہان تک سوار چلیگا شہر صنعا سے حضرموت کے شہر تک سوا اپنے خدا کے کسی سے
نہ ڈریگا اور نہ خوف کریگا اپنی بکری پر مگر بھیڑیے سے ولیکن تم جلدی کرتے ہو ف خباب سے
روایت ہی کہ ہمکو مکے مین مشرکین سے بہت تکلیف پاتی حضرت سے ہمنے یہ حال بیان کیا اور حضرت کعبے
کے سایہ مین چادر کو تکیہ دیے بیٹھے تھے ہمنے کہا کہ اب ہمارے واسطے دعا نہین کرتے کہ
خدا اس کفار کے غلبے سے نجات دے حضرت اوٹھ بیٹھے اور چہرہ مبارک سرخ ہو گیا یعنی
تمہاری بے صبری سے غضب آیا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی کیون بے صبری اور جلدی کرتے
ہو تمسے اگلے دیندارون پر تو ایسی ایسی مصیبتین گذری کہ اونکے گوشت نوچے گئے اور چیر ڈالے
گئے تم پر تو ایسی سختی کبھی نہین ہوئی باقی دین کا غلبہ سو خدا اپنے موافق وعدہ سے کے
کریگا ملک مین ایسا امن ہوگا دور تک اکیلا سوار بے خوف چلا جاویگا یا خدا کا خوف ہوگا یا
بکری پر بھیڑیے کا چنانچہ وعدہ فاروق اعظم کی خلافت مین پورا ہوا اس حدیث مین ارشاد ہی
کہ دیندار کو لازم ہی کہ تکلیف اور مشقت سے نہ گھبراوے صبر کرے دین پر مضبوط بنا رہے
آخر سختی اور مشقت ختم ہوگی۔

١٥٦ خ عائشة لقد لقيت من قومك وكان أشد ما لقيت منهم يوم
العقبة إذ عرضت نفسي على ابن عبد ياليل بن عبد كلال فلم يجبني
إلى ما أردت فانطلقت وأنا مهموم على وجهي فلم أستفق إلا وأنا بقرن
الثعالب فرفعت رأسي فإذا أنا بسحابة قد أظلتني فنظرت فإذا فيها جبريل
فناداني فقال إن الله قد سمع قول قومك لك وما ردوا عليك وقد بعث
إليك ملك الجبال لتأمره بما شئت فيهم فناداني ملك الجبال فسلم علي
ثم قال يا محمد إن الله قد سمع قول قومك وأنا ملك الجبال وقد بعثني
إليك ربك لتأمرني بأمرك فيما شئت إن شئت أن أطبق عليهم الأخشبين
فقال رسول الله صلى الله عليه بل أرجو أن يخرج الله من أصلابهم من يعبد
الله وحده لا يشرك به شيئا قاله لها حين قالت هل أتى عليك يوم كان أشد
من يوم أحد

بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر میں نے
تیری قوم سے یعنی قریش سے تکلیف پائی اور نہایت سخت تکلیف میں نے اونسے اوس دن
پائی جب پہاڑ کے گھاٹی میں انصاریوں نے مجھسے بیعت کی جسدم کہ میں نے آپکو ابن عبدیالیل
بن عبد کلال کے سامنے کیا سو اوسنے جو چاہا اوسنے میرا کہنا یعنی اسلام قبول نہ کیا سو میں
رنجیدہ ہوکر اپنی راہ لی تو میں ہوش میں نہ آیا مگر اوس مکان میں میرے حواس درست ہوے
جسکا نام قرن الثعالب ہے سو میں نے اپنا سر اوٹھایا تو ناگاہ میں نے بدلی دیکھی کہ اوسنے مجھپر سایہ
کرلیا سو میں نے دیکھا تو اوس میں جبرئیل ہیں سو اونہوں نے مجھکو پکارا اور کہا کہ البتہ خدا نے سنا تیری
قوم کا قول جو تیرے حق میں کہا اور جو تیری بات کو رد کیا اور البتہ خدا نے تیرے پاس پہاڑوں کا
داروغہ فرشتہ بھیجا تاکہ تو اوس فرشتے سے کہے جو تیرا اون کافروں کے حق میں جی چاہے
پھر مجھکو پہاڑوں کے داروغہ فرشتے نے پکارا اور مجھکو سلام کیا پھر کہا اے محمدؐ مقرر خدا نے
سنا جو تیری قوم نے تیرے حق میں کہا اور میں فرشتہ ہوں پہاڑوں کا داروغہ اور مجھکو خدا نے

بیان صبر آنحضرتؐ کا اوپر ایذا سہنی کفار کے باوجود اختیار ہلاک کرنا انکا رکھنے

بہیجا

تیرے پاس بھیجا ہی تاکہ تو مجھ پر حکم کرے جو تیرا جی چاہے اگر تو چاہے تو کافرون پر دو دون اون دونون پہاڑون کو جنکے درمیان مکہ ہے تو حضرت نے فرمایا کہ نہین بلکہ مین امیدوار ہون کہ خدا اون کافرون کے پیٹھ سے وہ اولاد نکالے جو صرف خدا کی عبادت کرین اور اوسکے ساتھ کسی چیز کا ساجھا نہ لگا دین یہ حضرت نے حضرت عائشہ رضی سے جب کہ حضرت عائشہ نے پوچھا کہ یا حضرت بہلا آپ پر جنگ احد کے دن سے بھی کوئی دن سخت تر گذرا **ف** جب کہ ابو طالب اور حضرت خدیجہ کا انتقال ہوا تو ظاہر مین حضرت کا کوئی غمخوار اور حامی نرہا کفار قریش نے حضرت کی تکلیف ستانی پر زیادہ ترکمر باندہی تو حضرت طائف مین تشریف لیگئے جو مکے سے دو منزل ہی وہان کے رئیسون سے یعنے ابن عبدیالیل اور مسعود اور حبیب سے مدد چاہی اور اونکو اسلام کی دعوت کی اون کمبختون نے کچھہ حضرت کی بات نہ سنی بلکہ لڑکون اور شہدون کو سکہا دیا اونہون نے بہت بے ادبی حضرت سے کی گالیان دین اور پتہرون سے حضرت کی ایڑیان زخمی کر ڈالین پھر حضرت غمگین وہان سے پہرے جب قرن الثعالب مین پہنچے وہان ٹھیرے اور یون دعا کی کہ الٰہی مین اپنی ضعیفی اور عاجزی اور اپنی ناچاری اور لوگون کے نزدیک اپنی بے قدری کا تیرے آگے گلہ کرتا ہون تب جبرئیل اور پہاڑون کا داروغہ فرشتہ حاضر ہوا لیکن حضرت نے اون کافرون کی ہلاکی نچاہی سبحان اللہ کیا بے قیاس حضرت مین صبر تہا کہ باوجود ایسی ایسی تکلیفات کے اپنا کرم نچھوڑا آخر ساری جزیرہ کے دشمنان کا عقدہ حضرت سے حل ہوا جو حضرت کا ایسا صبر اور کرم دریافت کرے سو مَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ کا مطلب بخوبی بوجہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الصَّابِرِیْنَ وَاِمَامِ الْکَاظِمِیْنَ

م اِبْنِ مَسْعُوْدٍ لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا یُّصَلِّیْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰی رِجَالٍ یَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَۃِ بُیُوْتَھُمْ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا البتہ مینے ارادہ کیا کہ حکم کرون کسی مرد کو کہ لوگون کو جماعت کی نماز پڑہا دے پھر مین اون مردون کے گہر جلادون جو جمعہ کی نماز مین نہین آتے **ف** اس حدیث سے نکلا تاکید نماز جمعہ کا

فرض ہونا ثابت ہوا اسلیوسطے قصہ میں لکھا ہی کہ جو تین بار جمعہ کی نماز ترک کریے اوسکی عدالت ساقط ہی گواہی سیکے لائق نہین اور معلوم ہوا کہ امام کو جائز ہی کہ اپنا کسیکو خلیفہ کریے نماز کی بابت مین اور خود کسی اور ضروری کام مین مشغول ہو اور معلوم ہوا کہ جمعہ فرض عین ہی کہ ہر شخص پر فرض ہی فرض بالکفایہ نہین کہ بعضون کے پڑہنے سے نہ پڑہنے والون کا گناہ دور ہو اور معلوم ہوا کہ تعزیر مین مال کا تلف کرنا بھی درست ہے

عن عائشة لقد هممت ان ارسل الى ابى بكر وابنه واعهد ان يقول القائلون او يتمنى المتمنون ثم قلت يابى الله ويدفع المؤمنون او يدفع الله ويابى المؤمنون بخاری مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے ارادہ کیا کہ مین کسیکو ابی بکر اور اونکے بیٹے عبد الرحمن پاس بھیجون اور اونکو خلیفہ اور ولی عہد کرون تا نہ کہنے والے کوئی اور بات کہین یا آرزو کرنیوالے خلافت کی آرزو کرین پھر مینے کہا کہ ابی بکر کے سوا نے خدا کسیکی خلافت نہ مانیگا اور مومنین بھی دفع کرینگے یا کہ یون فرمایا کہ دفع کریگا خدا اور نہ مانینگے مومنین ف اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے مرض الموت مین مجھسے فرمایا کہ بلا میرے پاس اپنے باپ اور بھائی کو تاکہ مین اونکو ایک خلافت لکھدون مین ڈرتا ہون کہ کوئی آرزو کرنیوالا آرزو کرلیوے اور کہنے والا کہے کہ مین لائق تر ہون خلافت کا مگر خدا اور مومنین نہ مانینگے سوا ابی بکر کے دوسرے کی خلافت کو ان دونون حدیثون سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت کو صدیق اکبر کی خلافت بدل منظور تھی اور چاہا کہ اپنے روبرو اونکو خلیفہ کرین اور خلافت نامہ اونکو لکھدیوین لیکن تقدیر اور اجماع پر کفایت کی اسلیے حضرت کو معلوم تھا کہ سوائے ابی بکر کے کسیکی خلافت خدا کو منظور نہین اور اجماع بھی سوا ابی صدیق کے کسی پر منعقد نہ ہوگا تو اس سبب سے اونکو نائب و لیعہد کرنا حضرت نے ضرور نہ جانا اس حدیث سے نہایت بڑی فضیلت صدیق اکبر کی اور خلافت کی حقیت ثابت ہوتی اور یہ حدیث معجزہ ہی کہ آیندہ کی خبر جیسے دی تھی ویسی ہوئی

م ابو الدرداء لقد هممت ان العنه لعنا یدخل معه قبره کیف یورثه ١٧٩
وهو لا یحل له کیف یستخدمه وهو لا یحل له مسلم مین ابو درداء سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے ارادہ کیا کہ پیٹ ہولی لونڈی سے صحبت کرنے والے پر ایسی
لعنت کرون کہ اوسکے ساتھ اوسکی قبر مین گھس جاوے کیونکہ اوس لڑکے کو بیٹا و وارث کریگا
اور حالانکہ وہ اوسکو حلال نہین کیونکر اوس لڑکے کو اپنا خدمتگار بناویگا حالانکہ وہ اوسکو حلال
نہین **ف** اس حدیث کا سبب یہ ہی کہ لوٹ مین ایک لونڈی آئی تھی اوسکا پیٹ پہولا ١٨١
تھا حضرت نے پوچھا کہ یہ کسکی لونڈی ہی لوگون نے کہا کہ فلانے شخص کی ہی حضرت نے پوچھا کہ
اوسکا مالک اس سے صحبت بھی کرتا ہی لوگون نے کہا کہ ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
اوسکا تو پیٹ پہولا ہی اور لڑکا پیدا ہوا اسوقت اگر مالک نے اوسکو اپنا بیٹا بنایا اور شاید اوسکو اول خاوند
کا حمل ہو اور ہوا دوسرے کافر کے بیٹے کو اپنا وارث ٹہرایا اور حالانکہ کافر اور مسلمان مین توارث
نہین اور اگر مالک نے اوسکو اپنا بیٹا نہ کہا اور شاید یہ نطفہ مالک ہی کا ہو تو اوسکو غلام بنانا اور اوس سے
غلام کی طرح خدمت لینا کیونکر درست ہوگا خلاصہ یہ ہی کہ نسب کا خلط کرنا درست نہین اسیواسطے ٦٨١
اجنبی عورت سے خواہ لونڈی ہو خواہ طلاقی بدون حیض ہوے یا بچے لڑکا پیدا ہونیسے صحبت کرنا
نہین درست تا کہ نطفے مین شبہہ نہ پڑیے

م جدامة بنت وهب لقد هممت ان انهى عن الغيلة حتى ذكرت ١٨٠
ان الروم وفارس يصنعون ذلك فلا يضر اولادهم مسلم مین جدامہ بنت
وہب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے ارادہ کیا کہ دودہ پلانے والی عورت کی صحبت سے
منع کرون یہان تک کہ مجھکو یاد آیا کہ روم اور ایران کے لوگ ایسا کرتے ہین سو اونکی اولاد کو
کچھ ضرر نہین کرتا ہی **ف** عرب لوگ دودہ پلانے والی عورت سے صحبت کرنا مذ جانتے تھے
اور اطبا بھی خیال ضرر لڑکے کے سبب منع کرتے ہین اسواسطے حضرت نے بھی منع کرنیکا ارادہ کیا
تھا پہر جب دیکھا کہ ایران اور روم مین یہ معمول ہی اور اولاد کو کچھ ضرر نہین ہوتا تو تجربے سے معلوم

ہوا کہ یہ بات واجب الاحتیاط ہین بعرف ایک ضعیف احتمال پر کیونکہ جوان مراد ایعقب اور تمہارے
بیٹے
تھا اور یہ حرام کاری مین گرفتار ہوئی

الباب السابع

بیان مین اس باب مین چند فصلین ہین اور کئی طرح کی حدیثین ہین اول قسم مین وے حدیثین ہین جنکے
بیان سے مراد العلام ہے

۱۸۱ خ سلیمان بن صرد الآن نغزوھم ولا یغزوننا نحن نسیر الیھم قالہ
حین اجلی الاحزاب عنہ بخاری مین سلیمان بن صرد رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا اب ہم اونسے لڑینگے اور وے ہم سے نہ لڑینگے ہمین اونپر چڑھ جاوینگے
یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کفار کے گروہون کو ہٹایا ف جنگ خندق اور جنگ احزاب
کا قصہ تیسرے باب مین گذرا چنانچہ اسیطرح ہوا کہ پھر کفار کو بعد جنگ خندق کے حضرت سے
جو حملہ اٹھانیکا نرہا پھر حضرت ہی آٹھوین سال مکے پر چڑھ گئے اور اوسکو فتح کیا

۱۸۲ ق ت عائشۃ الارواح جنود مجندۃ فما تعارف منھا ائتلف وما
تناکر منھا اختلف بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ روحون کے لشکر مین جھنڈ کے جھنڈ سو جو اون مین سے ازل مین آشنا اور واقف تھا وہ
۱۸۲ اس عالم مین ملا پی اور الفت ہوا اور جو اون مین سے وہان ناآشنا اور بے پہچان تھا وہ یہان
بھی جدا اور بیگانہ رہا ف یعنی روز ازل مین خدا نے روحون کو قسم قسم کا جدا کیا اور طرح
طرح کی اونمین استعداد رکھین سو جن روحون مین اوس عالم مین مناسبت تھی وے اس عالم مین
باہم شیر و شکر ہوگئے اور جو وہان نہ ملے تھے وے یہان بھی ہوئی تشکی رہی کبوتر با کبوتر
باز با باز اور یہی سبب ہی کہ ولی سے شیطان اور شیطان سے ولی پیدا ہوتا ہی + شعر + حسن
ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم + ز خاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبی است

۱۸۳ مز ابو موسی و ابی بن کعب الاستئذان ثلث فان اذن لک

وَاِلَّا فَارْجِعْ مسلم مین ابو موسیٰ اور ابی بن کعب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گھر والے سے
اجازت مانگنا تین بار چاہیے سو اگر تجھکو اجازت ملے تو گھر مین جا ورنہ تو پلٹ جا **ف** جب
کسیکی مکان مین جانیکا ارادہ کرے تو السّلام علیکم کرکے تین بار اجازت مانگے اگر اجازت ہو
تو اوس مکان مین جاوے ورنہ تو پلٹ آوے اجازت مانگنے کا فائدہ یہ ہی کہ آدمی اپنے گھر
مین ننگا کھلا نے تکلف ہوتا ہی تو بنے اطلاع گھس جانیسے شرماویگا

م جابر اَلْاِسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَرَمْيُ الْجِمَارِ تَوٌّ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَوٌّ وَالطَّوَافُ
تَوٌّ وَاِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ ڈھیلے لینا استنجے کے واسطے طاق چاہیے یعنے تین ہوں یا زیادہ اور کنکریان مارنا طاق
ہی یعنے حج مین اور دوڑنا صفا اور مروہ کے درمیان طاق ہی اور طواف یعنے کعبے کے گرد گھومنا
طاق ہی یعنے سات بار اور جب کوئی تم مین سے استنجے کے واسطے ڈھیلے لیوے تو طاق ڈھیلے
لیوے یعنے تین یا پانچ یا سات **ف** ڈھیلے لینے کو دوبار فرمایا کمال تاکید کے واسطے
کہ بدون طہارت کے کوئی عبادت درست نہین صفا اور مروہ مکے مین دو پہاڑ کا نام ہے

ق عمر بن الخطاب اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ ١٨٥
مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ
اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَهُ لِجِبْرَئِيْلَ حِيْنَ جَاءَهُ عَلٰى صُوْرَةِ رَجُلٍ
فَقَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ
وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ
قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ
فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ
عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ اَمَارَاتِهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا
وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ بخاری و مسلم

من عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام یہ ہی کہ تو اسکی گواہی دیے کہ سوا خدا کے
کوئی بندگی کے لائق نہیں اور محمد خدا کا رسول ہی اور یہ کہ نماز کو تو ٹھیک پڑھی اور زکوۃ دیوے
اور رمضان کا روزہ رکھی اور خانہ خدا کا حج کرے اگر تجھکو اوسکی راہ کی طاقت ہووے یعنی توشہ خرچ
اور سواری ہووے یہ حضرت نے جبریل سے کہا جب کہ جبرئیل حضرت کے پاس مرد کی صورت میں آئے تھے
سو اونہون نے کہا کہ تمنے سچ کہا جبرئیل نے کہا تو مجھکو ایمان کی حقیقت بتلائی حضرت نے فرمایا
ایمان یہ ہی کہ تو دل سے مانے اللہ کو اور اوسکے فرشتون کو اور اوسکی کتابون کو اور اوسکے
پیغمبرون کو اور پچھلے دن کو یعنے قیامت کو اور تقدیر کو مانے بھلے یا برے جبرئیل نے کہا تمنے
سچ کہا جبرئیل نے کہا تو احسان اور اخلاص کی حقیقت فرمائی حضرت نے فرمایا کہ احسان یہ ہی کہ تو
اللہ کی ایسی طرح عبادت کرے جیسے کہ اوسکو دیکھ رہا ہو سو اگر اسطرح اسکا دیکھنا تجھسے نہو سکے تو
یون جان کہ وہی تجھکو دیکھتا ہی جبرئیل نے کہا تو اب قیامت کا حال فرمائی کہ کب ہوگی حضرت نے
فرمایا کہ جواب دینے والا پوچھنے والے سے اسکو کچھہ زیادہ نہین جانتا یعنے قیامت کی ناواقفی
مین تم اور مین دونون برابر ہون جبرئیل نے کہا تو اوسکے نشانے ہی بتلائیے حضرت نے کہا قیامت
کی نشانی یہ ہی کہ لونڈی اپنے مالک ورثہ کو جنے یعنے مالکون کے نطفے سے لونڈیان جنین
تو اونکی اولاد بھی اپنے باپ کی طرح لونڈیون کے مربی ٹھہرینے خلاصہ مطلب یہ کہ قیامت کے
قریب کنیزک زادون کی کثرت ہوگی اور دوسری نشانی قیامت کی یہ ہی کہ تو دیکھے ننگے پانون
ننگے بدن محتاج بکریان چرانے والون کو کہ سرداریان پاوینگے عمارت مین یعنے کمینے اور نیچے
حقیقت لوگ دولتمند ہونگے بڑی بڑی عمارتین بنا کر فخر کرینگے **ف** پوری روایت
اس حدیث کی یون ہی کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ ایک مرد موجود ہوا بہت
سفید کپڑے اور کمال سیاہ بال والا کہ اوسپر کچھہ سفر کا اثر نہ معلوم ہوتا تھا اور ہم مین سے کوئی اسکو
نہ پہچانتا تھا سو چلا آیا یہانتک کہ حضرت کے پاس بیٹھا زانو کو حضرت کے زانو سے ملا کر اور اپنی
دونون ہتھیلیان حضرت کے زانون پر رکھین اور کہا کہ اے محمد صلعم مجھکو اسلام کی حقیقت بتلا حضرت نے

حدیث جبریل در بیان حقیقت اسلام و ایمان و احسان [illegible]

یہ حدیث فرمائی عمر فاروق نے کہا کہ پھر وہ مرد چلا گیا اور مین دیر تک حیرت مین چپکا رہا پھر حضرت
نے فرمایا کہ اے عمر پہچانتا ہی کہ یہ پوچھنے والا کون تہا مین نے کہا کہ خدا اور اوسکا رسول بہت
زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تہا تمہارے پاس آیا تہا تمکو دین سکھلانیکو **ف** ا
اس حدیث کو حدیث جبرئیل کہتے ہین اسواسطے کہ سائل جبرئیل تہے اور ام الاحادیث اور ام
الجوامع بھی اسکا نام ہی یعنے سب حدیثون کی یہ حدیث جڑ ہی اسواسطے کہ جو مطلب اور احادیث
مین ہین وے سب اس حدیث مین مجمل موجود ہین جیسے سورۂ فاتحہ کو ام الکتاب کہتے ہین کہ سب
قرآن کے مطالب پر شامل ہی حضرت جبرئیل نے چار چیزین حضرت سے پوچھین اول اسلام کی حقیقت
دوسرے ایمان تیسرے احسان چوتھے قیامت سو فرمایا کہ اسلام کے پانچ رکن ہین توحید اور
رسالت کی گواہی نماز اور زکوۃ اور رمضان کے روزے اور حج معلوم ہوا کہ اسلام ظاہری اعمال کا
نام ہی اور ایمان تصدیق قلبی اور اعتقاد دلی کو فرمایا یعنے خدا کا یون اعتقاد کرے کہ وہ سب
عیب اور نقصان سے پاک ہی اور سب خوبیون سے موصوف ہی اور فرشتون کا یون اعتقاد
کرے کہ وے نوری خدا کے بندے ہین رنگ برنگ صورت لیے پر دار ہین بموجب حکم کے
سارے عالم کا انتظام کرتے ہین گناہون سے پاک ہین نہ مرد ہین نہ عورت اور کتابون کا
یون اعتقاد کرے کہ خدا کا قدیم کلام ہی جو اون مین ہی سو سچ ہی کہتے ہین کہ خدا کی ایک سو
چار کتابین ہین دس حضرت آدم پر اور پچاس حضرت شیث پر اور تیس حضرت ادریس
پر اور دس حضرت ابراہیم پر باقی چار کتابین جو تمام عالم مین مشہور ہین توریت اور انجیل اور زبور
اور قرآن لیکن قرآن سب سے افضل ہی قرآن کے سوا اب کسی کتاب پر عمل کرنا درست نہین
اسواسطے کہ اونپر اول تو اعتماد نہین اور دوسرے یہ کہ وے منسوخ ہین اور تیسرے یہ کہ جو
اگلی کتابون مین مطلب تہے سو سب قرآن مین موجود ہین تو ہوتے قرآن کے دوسرے آسمانی کتاب
کی کچھ حاجت نہین اور پیغمبرونکا یون اعتقاد کرے کہ وے سب سے افضل اور پاک لوگ ہین خدا نے
اونکو اپنے کمال رحمت سے آدمیون کی طرف بہیجا تاکہ اونکو نیک راہ بتلادین اور اونکا دین اور دنیا

بتلایا اور انکو منجملہ قسم کے معجزات دیے کہ انکی راستی مین کوئی عاقل آدمی شک نہ
لا سکے اور وے سب گناہون سے پاک ہین صغیرہ ہون یا کبیرہ نبوت سے پہلے بھی اور بعد بھی
اور یہی مذہب ٹھیک ہی اور حضرت آدم کا گیہون کہانا بالقصد نہ تھا بھول چوک تھی اسیطرح اور پیغمبرون
کو بھی قیاس کیا چاہیے اور سب پیغمبرون سے ہمارے حضرت افضل ہین جو کمالات ظاہری
اور باطنی کہ انسان مین ممکن تھے وے تمام ہمارے حضرت پر ختم ہو گئے اسیلیے ہمارے
حضرت کے بعد کسی پیغمبر کے آنے کی حاجت نہین خلافت اور امامت کا اعتقاد نبوت کے اعتقاد
مین داخل ہی ایمان کا یہ جزو نہین جیسا کہ شیعہ کہتے ہین اور یہ بھی دل کا یون اعتقاد
کرے کہ بعد موت کے قیامت تک دوزخ اور بہشت کے داخل ہونے تک جو حضرت نے فرمایا ہی سو
درست ہی یعنی عذاب قبر اور قیامت کی نشانیان اور صور کا پہونکنا اور مردون کا جینا اور حساب
کتاب اور عمل کا بدلا اور ترازو مین عمل تولنے کی اور پل صراط اور حوض کوثر اور دوزخ اور بہشت
یہ سب چیزین حق ہین انمین کچھہ شک نہین اور تقدیر کا یون اعتقاد کرے کہ جو عالم مین ہوا اور ہوتا
ہی اور ہوگا بہلا یا برا سو سب تقدیر سے ہی بدون اوسکی خواہش نہ پتّا ہلے نہ کوئی بول سکے
لیکن باوجود اسکے آدمی کو کچھہ اتنا اختیار دیا ہی کہ اوسکے سبب سے انسان تعریف یا مذمت اور ثواب
یا عذاب کے لائق ہوتا ہی تقدیر کا اعتقاد اسیطرح مجمل چاہیے زیادہ انمین غور اور گفتگو کرنا بدعت
اور گمراہی ہی اسواسطے کہ عقل ہماری مین اتنی کہان طاقت ہی کہ کارخانہ خدائی کے بہید سمجھے
اسیواسطے حضرت نے تقدیر کی بحث اور تکرار سے منع فرمایا یہ ایمان مفصل کی حضرت نے حقیقت بیان
کی اور ایمان مجمل کی یہ حقیقت ہی کہ یون اعتقاد کرے کہ جو حضرت نے فرمایا اور بتلایا سو ٹھیک اور
درست ہی نجات کے واسطے اتنا بھی کفایت ہی پھر حضرت نے احسان یعنی اخلاص کے دو درجے
فرمایے اعلی درجہ تو یہ ہی کہ عبادت مین ایسا حضور ہو کہ گویا بندہ اوسکو دیکھتا ہی اسکو مشاہدہ کہتے
ہین اور ادنی درجہ یہ ہی کہ یہ تصور کرے کہ خدا مجھکو دیکھتا ہی اسکو مراقبہ کہتے ہین اس حالت
مین بھی کمال تعظیم اور نہایت ادب اور حیا اور شوق اور حضور دل حاصل ہوگی مگر ظاہر ہی کہ اس نفس

مین

میں آدمی ادب چھوڑے یا ادھر ادھر التفات کرنے جیسے بادشاہ اگر کسیکو دیکھتا ہو تو کیا ممکن ہی
کہ وہ ہاتھ یا پاؤں ہلا دیوے یا نظر کو اوٹھا دیوے معلوم ہوا کہ تصوف اور درویشی احسان کا نام ہی
ظاہری اعمال کو اسلام کہتے ہیں اور باطنی اعتقاد کو ایمان کہتے ہیں اور حضوری اور اخلاص کو
احسان کہتے ہیں اور دین اور شریعت اسلام اور ایمان اور احسان سبکے مجموعی کا نام ہی اور کبھی
اسلام اور ایمان کو ایک سمجھتے ہیں سو اسواسطے کہ اسلام بدون ایمان کے درست نہیں اور ایمان
بدون اسلام کے کامل نہیں اور بعضے لوگ احکام ظاہری کو شریعت اور تصفیہ باطن کو طریقت اور
مشاہدہ اور مراقبہ کو حقیقت کہتے ہیں معلوم کیا چاہیے کہ دین کی بنا فقہ اور کلام اور تصوف
پر ہی سو اس حدیث میں حضرت نے تینوں مقام کو بیان فرمایا اسلام اشارہ ہی فقہ کا جسمیں اعتقاد
کا بیان ہی اور احسان اشارہ ہی تصوف کا جسمیں خلوص الیقین اور مشاہدہ اور مراقبہ کو لکھی ہی معلوم
ہوا کہ دین میں وہی کامل ہی جو فقہ اور کلام اور تصوف کا جامع ہو اور جسمیں ان تینوں میں سے
بعض ہو اور بعض نہو وہ ناقص اور کچا ہی اسواسطے علما اور اولیا نے تعجب کے نشان کہی کہ احکام
الٰہی سے غافل رہنا حرام اور حلال کو نہ سمجھنا اور تصفیہ سے بدر اور المتقی کے زاہد خشک اور تارک
روح ہی اسواسطے کہ عمل بدون نیت خالص اور بدون شوق اور حضور دل کے ناتمام ہی بلکہ راہ
[illegible] مستقیم ہی اور باقی گمراہی

186 وعن عمر انما الاعمال بالنیات ولکل امرء ما نوی فمن کانت ہجرتہ الی اللہ
ورسولہ فہجرتہ الی اللہ ورسولہ ومن کانت ہجرتہ الی دنیا یصیبہا
او امرأۃ یتزوجہا فہجرتہ الی ما ہاجر الیہ بخاری اور مسلم میں عمر فاروق سے کہ حضرت نے
فرمایا کہ عملوں کا اعتبار نیتوں سے ہی اور ہر ایک مرد کے واسطے وہی ہی جو اوسنے نیت کی یعنی
کوئی عمل بدون نیت کے ٹھیک اور ثواب کے لائق نہیں ہو جسکی ہجرت اللہ اور رسول کے واسطے
ہوئی تو اوسکی ہجرت خدا اور رسول کے واسطے ہو چکی یعنے اسکا ثواب پاویگا اور جسکی ہجرت
دنیا کے واسطے ہوئی کہ اوسکو پاوے یا کسی عورت کے واسطے کہ اوس سے نکاح کرے تو اوسکی

ف یعنی ہجرت اوسکی طرف ہوئی جسکے واسطے اوسنے ہجرت کی یعنے دنیا او عورت
مین یون آیا کہ ایک شخص نے ایک عورت کے واسطے جسکا ام قیس نام تھا مدینہ کی طرف ہجرت
کی لوگون نے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے ایسی ہجرت کا کچھ ثواب
نہین کہ نیت خالص نہین نیت ارادہ اور قصد دل کا نام ہی زبان سے کہنے کی کچھ حاجت
نہین اگر مثلاً نماز کی نیت دل مین کی زبان سے نہ نکلے یا زبان سے خلاف اوسکے نکلے تو کچھ
مضائقہ نہین بیکار ہے زبان سے نماز مین نیت کرنا تو ہرگز درست نہین لیکن اسمین اختلاف ہی کہ
زبان سے بھی کہنا درست ہی یا نہین اہل فقہ اسکو مستحب کہتے ہین تا کہ دل اور زبان موافق ہو جاوین
اور اہل حدیث کے نزدیک زبان سے نہ کہے اسواسطے کہ حضرت سے ثابت نہین ہرچند ہجرت دین
مین نہایت عمدہ عبادت ہی لیکن بدون خالص نیت کے اوسکی بھی کچھ حقیقت نہین اسیطرح علم اور
درویشی اور ہر قسم کی عبادت کو قیاس کیا چاہیے کہ اگر محض خدا کے واسطے ہی تو سبحان اللہ
اور نہین تو اوسکو قالب بے روح سمجھا چاہیے اور جب نیت پر مدار ٹھہرا تو خوش نیتی سے مباحات
مین بھی ثواب ہوتا ہی جیسے کہانا اس نیت سے کہ عبادت کی قوت حاصل ہو اور کپڑا پہننا تا کہ نماز درست
ہو اپنی جورو سے صحبت کرنا تا کہ نیک اولاد ہو اور حرام کاری سے بچے بلکہ اگر ایک عمل مین کئی
طرح نیت کرے تو ہر ایک نیت کا علیحدہ ثواب پاوے مثلاً مسجد مین بیٹھنا ایک عمل ہی لیکن اسمین
کئی طرح کی نیت ہو سکتی ہی ایک تو یہ کہ دوسری نماز کی انتظار کرنا دوسرے یہ کہ آنکھ اور کان کو
گناہون سے روکنا تیسرے اعتکاف کرنا چوتھے حضرت پر درود اور سلام کرنا پانچوین علم سیکھنا
یا غیر کو سکھلانا نیک بات بتلانا برے کام سے روکنا غرض کہ یہ حدیث اخلاص عمل اور درستی نیت
مین اصل ہی اور بد نیتی اور ریاکاری کی بیخ کن ہی اسیواسطے محدثین کا معمول ہی کہ حدیث کی
کتابون مین اول اسی حدیث کو لکھتے ہین تا کہ حدیث پڑھنے والون کی پہلے سے نیت درست ہو
جاوے خدا ہی کے واسطے علم حدیث پڑھین دنیا کا کسیطرح لگاؤ نہ رکھین امام شافعی سے روایت
ہی کہ اس حدیث کو دین مین ستر جگہہ دخل ہی مراد کثرت ہی یعنے ہر جگہہ اسکا دخل ہی عبادات

مین

مین ہو بیحا ہیات مین اور عادات مین سب علما حدیث اس حدیث کی صحت پر متفق ہین اور بعضے

اسکو متواتر کہتے ہین واللہ اعلم

مر اثوبیا الانصار و مزینہ وجہینہ وغفار و اشجع ومن کان من

بنی عبد اللہ موالی دون الناس واللہ ورسولہ مولاهم مسلم بن ابوایوب

سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قوم انصار اور قوم مزینہ اور قوم جہینہ اور قوم غفار اور قوم

اشجع اور جو عبد اللہ کی اولاد ہی میرے دوستدار ہین نہ اور لوگ اور خدا اور خدا کا رسول اونکے

دوست اور حامی ہین **ف** حدیث مین ان چہہ قومون کی فضیلت کا بیان ہی کہ ایمان کے

سچے ہین اور محبت کے پورے

١٨٧ **ق** ابوهريرة الایمان بضع وسبعون شعبة والحیاء شعبة

من الایمان بروایة البخاری وستون وبروایة مسلم سبعون او

ستون علی الشک بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایمان

کی ستر اور کئی شاخین ہین اور حیا ایک شاخ ہی ایمان کی بخاری کی روایت مین ستر ہین اور مسلم

کی روایت مین شک ہی راوی کو کہ حضرت نے ستر شاخین فرمائین یا ساٹھ **ف** یعنے ایمان

بمنزلے درخت کے ہی اور جتنی نیکیان اور خوبیان ہین جیسے حلم اور صبر اور شجاعت اور سخاوت

اور زہد اور قناعت اور شوق اور عبادت سو وے اوسکی شاخین ہین اور حیا اون مین

بڑی عمدہ شاخ ہی اسواسطے کہ شرع مین حیا اوس حالت کو کہتے ہین جو گناہ سے روکے اور

اگر تقصیر ہو جاوے تو بیقرار کر دیوے یہ جو فرمایا کہ ایمان کی ستر شاخین ہین یا ساٹھ سو کثرت

مراد ہی اسواسطے کہ نیکیون کی کچھہ حد نہین سوائے خدا اور رسول کے اونکو کوئی نہین گن سکتا

٩٦٠ جیسے ایمان تمام نیکیون اور خوبیون کی جڑ ہی ویسی ہی کفر سب گناہون اور برائیون کی جڑ ہی سو کافر

کا فر مین کوئی نیک بات ہو تو آخرت مین اوسکے کچھہ کام نہ آویگی اسواسطے کہ شاخ بدون جڑ کے

٩٦١ سرسبز نہین رہ سکتی آخر کو خشک ہو جاتی ہی

۱۸ ھر ابوھریرۃ اَلْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَالْحِکْمَۃُ یَمَانِیَّۃٌ مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ ایمان یمن کا ہی اور حکمت بھی یمنی ہی **ف** جب یمن کے لوگ
حضرت پاس آئے اور ایمان لائے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ یمن کے لوگ
نہایت نرم دل ہوتے ہیں حکمت اوس علم کو کہتے ہیں جس سے دین اور دنیا آراستہ ہوجاوے
اس حدیث میں بڑی فضیلت ہی اہل یمن کے سچ فرمایا حضرت نے یمن میں ہمیشہ بڑے بڑے عالم
اور درویش ہوتے رہی اور اب بھی موجود ہیں

اَلْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِہَا مِنْ وَلِیِّہَا وَالْبِکْرُ تُسْتَاْذَنُ
۱۹۰ ق ابن عباس فِیْ نَفْسِہَا وَاِذْنُہَا صُمَاتُہَا بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ بیوہ عورت تو اپنی جان کی خود مختار ہی بنسبت اپنے والی کے یعنے
والی کا اوس پر جبر نہیں پہنچتا نکاح میں اور کنواری عورت سے نکاح کی اجازت مانگنا چاہیے اور اوسکا
چپ رہنا بھی اوسکی اجازت ہی

۱۹۱ ق انس اَلْاَیْمَنُوْنَ اَلْاَیْمَنُوْنَ اَلْاَیْمَنُوْنَ بخاری اور مسلم میں انس رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داہنی طرف کے لوگ مقدم ہیں داہنی طرف کے مقدم ہیں
ف مصابیح میں انس رضہ سے روایت ہی کہ میں بکری کے دودھ کی لسی بنا لایا حضرت کے
اوسکو پیا اور آپ کے بائیں طرف صدیق اکبر تھے اور داہنے طرف ایک جنگلی گنوار بیٹھا تھا
عمر فاروق رضہ نے کہا یا رسول اللہ اپنا جھوٹھا تبرک صدیق اکبر کو دیجیے حضرت نے وہ گنوار کو دیا
پھر یہ حدیث فرمائی یعنے داہنے طرف والا بائیں طرف والے پر مقدم ہی کہ اول اوسکو دیجیے
اگرچہ بائیں طرف کا داہنے طرف والے سے افضل ہو

۱۹۲ ق النواس بن سمعان اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ بخاری اور مسلم میں نواس بن
سمعان رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خوبی نیک عمدہ خوبی ہے

۱۹۳ ق انس اَلْبَرَکَۃُ فِیْ نَوَاصِی الْخَیْلِ بخاری اور مسلم میں انس رضہ سے روایت ہی

کہ حضرت

کہ حضرت نے فرمایا کہ برکت گھوڑوں کی چوٹیوں میں ہے **ف** اسواسطے کہ گھوڑے جہاد میں عمدہ ۱۹۳
ہیں اور سبب ہیں قوت اسلام کی اور غنیمت حاصل ہونیکی

ق اَلْبُزَاقُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِیْئَةٌ وَکَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا بخاری و ۱۹۴
مسلم میں انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اوسکو مٹی سے
دبا دینا اوس گناہ کا اتارنا ہے **ف** اور اگر مسجد سنگین ہو اور اوسمیں کچ لگی ہو تو تھوک کو پونچھ
ڈالنا چاہیے

ق حکیم بن حزام اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا اَوْ قَالَ حَتّٰی یَتَفَرَّقَا ۱۹۵
فَاِنْ صَدَقَا وَبَیَّنَا بُوْرِکَ لَهُمَا فِیْ بَیْعِهِمَا وَاِنْ کَتَمَا وَکَذَبَا مُحِقَتْ
بَرَکَةُ بَیْعِهِمَا بخاری اور مسلم میں حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
بیچنے والا اور مول لینے والا مختار ہیں جب تک کہ دونوں جدا نہیں ہوئے یا یوں فرمایا کہ اونکو اختیار
ہے یہاں تک کہ جدا ہوویں پھر اگر دونے سچ بولے اور دونوں نے عیب ظاہر کردیا یعنی
بائع نے عیب اپنی چیز کا اور مشتری نے عیب قیمت کا بتلا دیا تو اونکو اوس خرید فروخت میں
برکت ہوگی اور اگر دونے جھوٹ بولے اور عیب چھپایا تو اونکی خرید فروخت کی برکت مٹا دی
ف یعنی جب تک کہ بائع اور مشتری ایک جگہ بیٹھے رہیں جہاں چیز بکی تو دونوں کو اختیار
ہے چاہے بیع یعنی چیز کو نہ بیچے اور مشتری نہ مول لیوے اور جب کہ کوئی دونوں میں سے اوٹھا
اور مجلس بدل گئی تو اب کسیکو اختیار نرہا بیع تمام ہوگئی اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام
محمد کا اور امام اعظم کے نزدیک جب کہ ایجاب اور قبول دونوں طرف سے ہوا تو بیع تمام ہوئی
کسیکو اختیار باقی نرہا تو حدیث میں امام شافعی کے نزدیک مجلس کی جدائی مراد ہے اور امام اعظم
کے نزدیک قول کی جدائی مراد ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خرید فروخت کی برکت سچ بولنے
اور اپنی چیز کے نقصان ظاہر کردینے پر موقوف ہے یہی سبب ہے کہ اب سوداگروں اور
دکانداروں کے مال میں برکت نہیں ہے کہ جھوٹ اور دغا بازی بہت رائج ہو گئی

١٩٦ خ اِبْنِ عَبَّاسٍ اَلْبَیِّنَةَ اَوْحَدٌّ فِیْ ظَهْرِكَ قَالَهُ لِهِلَالِ بْنِ اُمَیَّةَ لَمَّا قَذَفَ اِمْرَاَتَهُ بِشَرِیْكِ بْنِ سَحْمَاءَ بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گواہ لانا چاہئے تاکہ حد ماری جاوے گی تیری پیٹھ میں یہ حضرت نے ہلال بن امیہ سے کہا جب کہ اوسنے عورت کو شریک بن سحما سے عیب لگایا ف

مشکوۃ مین عبد اللہ ابن عباس رضی سے روایت ہی کہ ہلال بن امیہ نے حضرت کے روبرو اپنی جورو کو حرام کاری کا شریک بن سحما سے عیب لگایا حضرت نے فرمایا کہ یا گواہون سے اس بات کو ثابت کر یا تیرے پیٹھ پر مار پڑے گی ہلال نے کہا یا رسول اللہ جب کوئی اپنی عورت سے حرام کرتے دیکھے تو پہلا اوسوقت گواہ ڈھونڈتا پھرے حضرت نے پھر وہی فرمایا یعنے حکم شرع یون ہی چاہتے وایدہ ہی تو ہلال نے کہا مین قسم کہاتا ہون اوسکی جسنے تجھکو سچا پیغمبر کیا ہی کہ مین اپنے دعوی مین سچا ہون سو البتہ خدا وسے آیتین اوتاریگا جس سے میری پیٹھ مار سے بچے گی سو جبرئیل اوترے اور اس مضمون کی آیتین سورہ نور مین اتریں کہ جو لوگ عیب لگاوین اپنی جورون کو اور شاہد نہون اونکے پاس سوا اپنی جان کے تو ایسون کی گواہی یہ کہ چار گواہی دیوین اللہ کے نام کی کہ بیشک مین سچا ہون اور پانچوین بار یون کہے کہ خدا کی لعنت اوس شخص پر اگر وہ جہوٹا ہو اور عورت سے ٹلتی ہی مار یون کہ گواہی دیوے چار گواہی اللہ کے نام کی کہ مقرر وہ مرد جہوٹا اور پانچوین بار یون کہے کہ اللہ کا غضب ہی اوس عورت پر اگر مرد سچا ہو پھر ہلال آیا اور اوسنے بموجب حکم کے گواہی دی اور حضرت فرماتے جاتے تہے کہ بلاشک خدا کو معلوم ہی کہ تم دونے ایک شخص جہوٹا ہی تم دونون مین کوئی توبہ بھی کرنے والا ہی پھر ہلال کی عورت کھڑی ہوئی اوسنے اسیطرح چار بار گواہی دی جب پانچوین بار کی نوبت ہوئی تو لوگون نے اوسکو روکا اور کہا کہ خدا کی مار لگ جاوے گی یعنے اسکو آسان بچان اگر تو بہتی ہو تو منت کہہ سو وہ عورت تھم گئی اور رہی یہانتک کہ ہم سمجھے کہ شاید یہ پلٹ جاوے گی یعنے اپنے عیب کا اقرار کرے گی پھر اوسنے کہا کہ مین اپنی قوم کو ہمیشہ کو فضیحت نکرون گی

قصہ ہلال بن امیہ

سوا اوسنے پانچون گواہی بھی دی حضرت نے فرمایا کہ دیکھتے رہو اس عورت کو اگر اسکا لڑکا سیاہ آنکھہ والا
اور موٹے سرین والا اور بھری پنڈلیون کا پیدا ہو تو وہ حقیقت مین شریک بن سحما کا نطفہ ہی سو اوسکا لڑکا
مسبطر کا پیدا ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ اگر قرآن کا حکم پیشتر اوتر چکا ہوتا تو مین اوس عورت کو حد
مارتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاضی کو چاہیے کہ ظاہر پر حکم کرے اگرچہ وہان برخلاف اوسکے
قرینہ موجود ہو

١٩٧ ف ابو هریرة اَلتَّثَاوُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ
فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جمہائی شیطان کے اثر سے ہی سو جو کوئی تم مین سے جمہائی لیوے تو چاہیے کہ اوسکو
دبا ڈالے جتنا کہ اوس سے ہو سکے

١٩٨ ف ابو هریرة اَلتَّصْفِيْحُ لِلنِّسَاءِ وَالتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ
رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دستک عورتون کو چاہیے اور سبحان اللہ کہنا مردون
کو چاہیے ف یعنے اگر امام نماز مین چوکے تو عورت دستک دیکر اوسکو خبردار کردیوے
اور مرد سبحان اللہ کہدے

١٩٩ ف سعد بن ابی وقاص اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ قَالَ لَهُ حِيْنَ
٢٠١ قَالَ فِيْ مَرَضِهِ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قَالَ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قَالَ
فَالثُّلُثُ قَالَ الْحَدِيْثَ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ تہائی مال مین وصیت کر اور تہائی تو بہت ہی یا یون فرمایا کہ بڑہی ہی یہ
حضرت نے سعد رض سے فرمایا جب کہ اوسنے کہا اپنے بیماری مین کہ مین اپنے مال کی دو تہائین
خیرات کردون حضرت نے فرمایا کہ نہین سعد نے کہا تو آدہا مال خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ نہ
سعد نے کہا تو تہائی مال خیرات کردون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف حجۃ الوداع
مین سعد بیمار ہو گئے صرف اونکو وارث ایک لڑکی تھی تب اونہون نے اپنے مال کو خیرات

کرنا چاہا یا بانی فتنہ آپ کے مفصل ہو چکا ہی معلوم ہوا کہ تہامی سے زیادہ وحشت ہمیں شرارت ہے

۱۰۰ خ آبُو رَافِعٍ مَوْلیٰ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِصَقَبِہٖ بخاری میں ابو رافع سے جو آزاد غلام حضرت کے تھے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمسایہ زیادہ تر حقدار ہی اپنے لب لگے ہوے مکان کا ف یعنے جب جگہہ بکی تو ہمسایہ سے کہ ہوتے اجنبی آدمی کو نہین مول لیسکتا اسکو حق شفعہ کہتے ہین

۱۰۱ م اَبُو ھُرَیْرَۃَ اَلْجَرَسُ مَزَامِیْرُ الشَّیْطَانِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گہنٹا اور گہونگہرو شیطان کا باجا ہی ف گہنٹا اونٹ وغیرہ کی گردن مین اسواسطے منع ہوا کہ دشمن آواز سے خبردار ہو جاتا ہی اور عورت کے گہونگہرو اور پازیب اور جہانجہ بھی اسی مین داخل ہین کہ اوسکی آواز سے مردون کی نظر عورت پر پڑتی ہی

۱۰۲ خ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَلْجَنَّۃُ اَقْرَبُ اِلٰی اَحَدِکُمْ مِنْ شِرَاکِ نَعْلِہٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِکَ بخاری میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون میں سے ہر ایک کے نیا بہشت قریب ہی اوسکے جوتی کے تسمے سے بھی زیادہ تر اور دوزخ بھی اسیطرح ف یعنے بہشت اور دوزخ آدمی سے نہایت متصل ہی دور نہ سمجھو اگر ایمان ہی اور نیک عمل ہین تو بہشت متصل ہی اور اگر کفر اور گناہ ہین تو دوزخ قریب ہے

۱۰۳ ق جَابِرٌ اَلْحَرْبُ خُدْعَۃٌ بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا لڑائی داؤ گہات کا نام ہی ف یعنے لڑائی صرف شمشیر زنی پر موقوف نہین فریب اور تدبیر بھی ضرور چاہئے شعر + کار بار ایست کہ عاقل کامل السحن + کہ بصد لشکر جرار میسر نشود لیکن بعد عہد و پیمان کے فریب درست نہین

۱۰۴ خ اَبُو سَعِیْدِ بْنِ الْمُعَلّٰی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ھِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ اُوْتِیْتُہٗ بخاری مین ابو سعید بن معلی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الحمد للہ رب العالمین کا نام سبع المثانی اور قرآن عظیم ہی جو مجھکو ملے ف قرآن

مین خدا نے حضرت کو اپنا احسان جتایا کہ ہمنے تجھکو سبع المثانی اور قرآن عظیم دیا سو حضرت نے فرمایا کہ سبع المثانی اور قرآن عظیم سے مراد سورہ فاتحہ ہی اوسکو سبع المثانی اسواسطے کہا کہ اوسمین سات آیتین ہین اور کسی نماز مین سورہ فاتحہ دوبار سے کم نہین پڑھے جاتی اور اوسکا نزول بھی دوبار ہوا ایکبار مکے مین پھی اور مدینے مین اور سو قرآن عظیم فاتحہ کو اسواسطے فرمایا کہ جو مطلب قرآن مین مفصل ہین وے تمام اس سورت مین مجمل موجود ہین

۱۰۵ ق عائشة الحمّى من فيح جهنّم بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تپ دوزخ کی سخت گرمی ہی ف یعنی روایت یون ہی کہ اوسکو پانی سے سرد کرو یعنے تپ کی علاج غسل ہی سرد پانی سے لیکن یہ علاج اوس تپ کو خاص ہی جو ہوتے سے یا گرمی غذا اور دوا سے پیدا ہوی ہوا اور یہ نہین کہ ہر تپ کا بھی علاج ہی اسواسطے کہ عرب کا ملک گرم ہی اکثر اسی قسم کی وہان تپ ہوتی ہی طب مین اسکو حمی یومیہ کہتے ہین

۱۰۶ ق انس و عمران بن حصين الحياء خير كله بخاری اور مسلم مین انس اور عمران بن حصین سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا سب کی بہتر ہی

۱۰۷ خ عمران بن حصين الحياء لا يأتي الا بخير بخاری اور مسلم مین عمران بن حصین سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا جو ہے خوبی سوا کچھ نہین لاتی ف یعنے حیاء شرعی کا ہر حال مین نیک ہی ثمرہ ہوتا ہی

۱۰۸ ق ابن عمر الحياء من الايمان بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی حضرت نے فرمایا کہ حیا ایمان سے ہی ف یعنے شرم ایمان کی عمدہ شاخ ہی کہ اوسکے سبب سے آدمی برے کامون سے بچتا ہی جتنی شرم زیادہ اوتنا ایمان زیادہ اور جتنی شرم کم اوتنا ایمان کم

۱۰۹ م ابو موسى الخازن الامين الذي يعطي ما امر به طيبة به نفسه احد المتصدقين مسلم مین ابو موسیؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ امانت دار خزانچی اور

داروغہ جو دیوے مالک کے حکم کے موافق اپنا دل کہول کر خیرات کرنے والون کے ایک وہ بہی ہی **ف** یعنے جو دستے ہی کا ثواب ہی اوسمین داروغہ اور خان ساماں بہی شریک ہے بشرطیکہ خوشی سے دیوے اور جو داروغہ دیتے ہوئے کُڑہتا ویے وہ ثواب سے بے نصیب ہی اسواسطے کہ مالک تو دلاتا ہی اور اوس ناپاک کا ناحق پیٹ پہولتا ہی ادبکے برابر دوسرا بخیل نہین

۱۱۰ **م** ابوہریرۃ الخمر من ہاتین الشجرتین النخلۃ والعنبۃ وبروی الکرمۃ والنخلۃ ویروی الکرم مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شراب ان دو درختوں سے ہی کہجور سے اور انگور سے اور دوسری روایت مین بجائے نخلہ اور عنبہ کے کرمہ اور نخلہ آیا ہی اور ایک روایت کرم کی لفظ ہی مطلب سب لفظوں کا ایک ہی **ف** یعنے عرب کی شراب اکثر کہجور اور انگور ہی سے ہوتی تہی اور یہ مطلب نہین کہ شراب انہین دو درختوں سے ہوتی ہی سوائے انکے اور کسیکی شراب حرام نہین

۱۱۱ **ق** ابن عمر الخیر معقود فی نواصی الخیل الی یوم القیمۃ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خیر گہوڑون کی چوٹیوں مین وابستہ ہی قیامت کے دن تک **ف** یعنے ثواب عظیم اور ملک کی فتح جہاد پر موقوف ہی اور گہوڑے جہاد کا عمدہ سبب ہین تو حقیقت مین خیر اور کشائش کے گہوڑے ہی سبب ٹہرے اس حدیث مین اشارہ ہی کہ ایمان دار جہاد کی نیت پر گہوڑون کی پرورش سے غافل نہون

ق م ابوہریرۃ الخیل لثلاثۃ لرجل اجر ولرجل ستر وعلی رجل وزر فاما الذی لہ اجر فرجل ربطہا فی سبیل اللہ فاطال لہا فی مرج او روضۃ فما اصابت فی طیلہا ذلک من المرج او الروضۃ کانت لہ حسنات ولو انہ انقطع طیلہا فاستنت شرفا او شرفین کانت لہ اثارہا وارواثہا حسنات ولو انہا مرت بنہر فشربت منہ ولم یرد ان یسقیہا کان ذلک لہ فہی

لِذٰلِكَ الرَّجُلِ اَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِي ٦١١
رِقَابِهَا وَلَا ظُهُوْرِهَا فَهِيَ لِذٰلِكَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً
لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِيَ عَلٰى ذٰلِكَ وِزْرٌ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گھوڑے تین آدمیوں کے واسطے ہیں ایک مرد کے واسطے تو ثواب
ہیں اور دوسرے مرد کے واسطے پردہ ہیں اور تیسرے مرد پر وبال ہیں تو جسکو ثواب ہیں ٦١١
سو وہ مرد ہی جسنے گھوڑوں کو خدا کی راہ میں یعنی جہاد کے واسطے باندھ رکھا پھر اونکی
رسی میں باندھا کسی چراگاہ یا باغ کے چمن میں سو جو کچھ اس رسی کے اندر چراگاہ یا
چمن میں جہاں تک کہ پہنچے اور جتنی گھاس کہ چرے تو اوس مرد کے واسطے اتنی حسنات
ہوں گے اور اگر گھوڑوں کی رسی ٹوٹ گئی پھر دے ایکبار یا دوبار زقند مارنے لگے تو اوس مرد کے
واسطے اونکے ٹاپوں کی مٹی اور اونکی لید حسنات ہونگی اور اگر وے کسی نہر پر گذرے
ہوں اور اوس میں سے پانی پیا اگرچہ مالک نے اونکے پلانے کا قصد کیا ہو تو بھی اوسکے واسطے
حسنات ہوں گے تو ایسے گھوڑے اس مرد کے واسطے تو ثواب کا سبب ہیں اور جس مرد نے
کہ گھوڑوں کو باندھا اس نیت سے کہ لوگونکی سوداگری سے فائدہ اوٹھاوے اور لوگوں سے سواری
مانگنے سے بچے پھر وہ خدا کا حق جو گھوڑوں کی گردنوں اور پیٹھوں میں ہی نہ بھولا یعنی
اونکی زکوۃ ادا کی اور ضعیفوں کو اونکی سواری سے نہ روکا تو ایسے گھوڑے اس مرد کے واسطے ٦١١
پردہ ہیں یعنی باعزت رہا ذلت سے بچا اور جس مرد نے کہ گھوڑوں کو باندھا فخر اور ریا اور دشمنی
کے لئے اور اہل اسلام کی بدخواہی اور عداوت کے واسطے یعنی کفر کی کمک کو تو ایسے گھوڑے
اس مرد پر وبال ہیں **ف** یعنی گھوڑے پالنا تین طرح ہی عمدہ قسم تو یہ کہ جہاد کے واسطے
پالے کہ اوسکا ثواب بیشمار ہی دوسری قسم یہ کہ اپنی سواری اور سوداگری کے واسطے پالے
تو اسمیں دنیا کا فائدہ ہی اور دین کا کچھ نقصان نہیں تیسری قسم یہ کہ کافروں کی مدد کے واسطے
پالے اور نمود کرے اور بڑائی مارے تو یہ سراسر وبال اور عذاب ہی ہے

۱۱۳ م حذیفة بن الیمان الدجال اعور العین الیسریٰ جفال الشعر معه جنة
ونار فناره جنة وجنته نار ۔ مسلم مین حذیفہ بن یمان رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ دجال بائین آنکھ کا کانا ہی گھنے بالون والا اوسکے ساتھ باغ اور آگ ہی حقیقت
مین اوسکی آگ تو باغ ہی اور اوسکا باغ آگ ہی یعنے اوسکا نظر بندی کا کارخانہ ہے

۱۱۴ م ابن عمر الدنیا سجن المؤمن وجنة الکافر ۔ مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا ایماندار کا قیدخانہ ہی اور کافر کی بہشت ہی ف دنیا ایماندار
کا قیدخانہ ہی کئی طرح سے اول تو یہ کہ اگرچہ مومن بادشاہ ہو لیکن دنیا فنا اور تشویش سے
خالی نہین دوسرے یہ کہ گناہ مین گرفتار ہو جانیکا ڈر اور خاتمہ کا کھٹکا اور عذاب قبر اور قیامت کے
حساب کتاب کا خوف ایماندار کو ہر دم سامنے موجود رہی تو اوسکو زندگی کا لطف کہان میسر
ہے کہ ادنی ایماندار کا مکان بہشت مین تمام دنیا کا دہ چند ہوگا تو اوسکے بہ نسبت دنیا قیدخانہ
ہی اور کافر کے حق مین دنیا اسواسطے بہشت ٹھہری کہ اوسکو آخرت کا ایمان نہین وہ جانور کی
طرح بے فکر رہتا ہی بلا خوف عیش کرتا ہی جسطرح دنیا کو پاتا ہی جمع کرتا ہی علاوہ اسکے
اصلی مکان کافر کا دوزخ ہی تو اوسکی مصیبت اور عذاب کے روبرو دنیا کی زندگی اگرچہ کمال
تکلیف سے گذرتی ہو بہشت کے برابر ہی

۱۱۵ م عبداللہ بن عمرو الدنیا متاع وخیر متاع الدنیا المرأة الصالحة وفی روایة
القضاعی وخیر متاعها ۔ مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ دنیا برتنے کی چیز ہی اور بہتر دنیا کی پونجی نیکبخت عورت ہی اور قضاعی
کی روایت مین بجائے خیر متاع الدنیا کے خیر متاعها ہی مطلب دونون عبارت کا ایک ہی
ف نیکبخت عورت اسواسطے بہتر ٹھہری کہ خدا رسول کا حکم مانتی ہی کہ اپنے خاوند کی
تابعدار رہتی ہی اوسکے خلاف مرضی نہین کرتی گھر کو سنبھالتی ہی اپنے آرام پر خاوند کے آرام
کو مقدم رکھتی ہی تو مرد کی زندگانی بخوبی بسر ہوتی ہی شعر + زن خوب و خوش سیرت و

پارسا

یار لبنا بہ کتیند مرد و زن پیش را با دشا + اور اگر خدا نخواستہ عورت نیکبخت نہوئی تو عمر کی زندگی ١١٥
تلخ ہو گئی + شعر + زن بد در سرای مرد نکو + ہمدرین عالم است دوزخ او

م تمیم الداری الدین النصیحۃ الدین النصیحۃ الدین النصیحۃ قالوا لمن یا رسول ١١٦
اللہ قال للہ ولرسولہ ولکتابہ ولائمۃ المسلمین وعامتھم مسلم

تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دین خلوص اور خیر خواہی کا نام ہی دین خیر خواہی کا نام دین خیر خواہی کا نام ہی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کس کی خیر خواہی کا نام دین ہی حضرت نے فرمایا کہ اللہ کی خیر خواہی اور اوسکے رسول کی اور اوسکی کتاب کی اور مسلمین کے حاکمون کی اور تمام مسلمانون کی

ف اللہ کی خیر خواہی یہ کہ اوسکا ایمان لاوے اور اوسکے دین مین کجروی نکرے عمل کو ریا سے خالص کرے اور اوسکے حکمون کو بجا لاوے اور اوسکی نافرمانی سے بچے اور رسول کی خیر خواہی یہ کہ اوسکی تصدیق کرے اوسکی سنت ہی پر چلے اور بدعت سے بچے اور قرآن کی خیر خواہی یہ کہ اوسکے حروف کو حتی الامکان بخوبی ادا کرے کمال التعظیم سے پڑھے اوسکے مطالب کو غور کرے محکم پر عمل کرے متشابہ کا ایمان لاوے اوس پر اعتراض کرنیوالون کے اعتراض کو دفع کرے اور مسلمین کے حاکمون کی یعنے امامون کی خیر خواہی یہ کہ شرع کے موافق اونکی اطاعت کرے اونکی مخالفت سے بچے اور مسلمانون کی خیر خواہی یہ کہ مقدور بھر اونکو فائدہ پہنچاوے اونکو رنج نہ دے نیک کام سکھلاوے بد کامون سے روکے اور اونکے واسطے چاہی جو اپنے واسطے چاہتا ہی

م ابو ھریرۃ الذھب بالذھب وزنا بوزن مثلا بمثل والفضۃ بالفضۃ ١١٧
وزنا بوزن مثلا بمثل فمن زاد او استزاد فھو ربوا مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سونا بکے سونے سے وزن مین برابر برابر جتنا ایک اوتنا دوسرا اور چاندی بکے چاندی سے تول مین برابر برابر جتنی ایک اوتنی دوسری سو جسنے زیادہ دیا یا کہ زیادہ مانگا تو وہی بیاج ہے

١١٨ ق عمر اَلذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبُوا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبُوا
اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبُوا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبُوا
٢١١ اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَيُرْوٰى اَلْوَرِقُ بِالْوَرِقِ اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالذَّهَبُ
بِالذَّهَبِ رِبُوا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضی اللہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا سونا بدلنا چاندی سے بیاج ہی مگر دست بدست اور گیہون بدلنا گیہون سے بیاج
ہی مگر دست بدست اور جو بدلنا جو سے بیاج ہی مگر دست بدست بیاج نہین اور کہجور بدلنا کہجور سے
بیاج ہی مگر دست بدست نہین اور ایک روایت یون ہی کہ چاندی بدلنا چاندی سے بیاج ہی
مگر دست بدست اور سونا بدلنا سونے سے بیاج ہی مگر دست بدست بیاج نہین ف یعنی چاندی
اور سونے مین اور تلنے والی چیزون کے بدلنے اور بیچنے مین دو صورتین ہین ایک صورت تو یہ کہ
ایک ہی جنس کا بدلنا جیسے چاندی کو چاندی سے یا جو کو جو سے تو اسمین شرط یہ ہی کہ اوسی
وقت دست بدست بدلے وعدہ نہو اور تول مین دونون برابر ہون اگر تول مین کمی بیشی ہوئی
یا ایک چیز موجود ہوئی اور دوسری غائب تو بھی بیاج ہی اور دوسری صورت یہ کہ دو جنس کا
بدلنا جیسے چاندی کا بدلنا سونے سے یا گیہون کا بدلنا جو سے تو اسمین شرط یہ ہی کہ دست بدست
ہو اسمین کمی بیشی بیاج نہین مثلاً ایک سیر گیہون کا دو سیر جو سے بدلنا درست ہی اور اگر دست
بدست نہو گیہون تو آج دیوے اور جو کل لیوے تو یہ بیاج ہی ہرگز درست نہین

بیان حقیقت ربا یعنی سود و بیاج

١١٩ ح اَلنَّسُ اَلرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا
مِنَ النُّبُوَّةِ بخاری مین انس رضی اللہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹہیک خواب نیک مرد کے
ایک حصہ ہی نبوت کے چہیالیس حصون سے ف اسلیے جیسے پیغمبر کے علم مین قیاس اور سوچ
کو دخل نہین ویسی ہی ٹہیک خواب مین غور اور فکر کا دخل نہین صرف خدا ہی کی طرف سے ہوتی
ہی تو نیک مرد کی خواب درست از قسم علم نبوت ہوئی اور چہیالیسون حصے ہونے کی وجہ لغات
مین گذری

١٢ خ اَبُوْسَعِیْدٍ اَلرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ
بخاری مین ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ٹھیک اور درست خواب ایک حصہ
ہی پیغمبری کا چھیالیس حصون سے
١٢١ ق اَبُوْقَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِیٍّ اَلرُّؤْیَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّیْطَانِ
بخاری اور مسلم مین ابوقتادہؓ سے جنکا حارث نام ہی روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ٹھیک
١٢٢ اور اچھے خواب خدا کی طرف سے ہی اور پریشان خواب شیطان کی طرف سے ف خواب
تین قسم ہی ایک تو خواب نیک جس سے دنیکی اوس سے ہو جسے اپنا انجام و برے کامون سے بچے
اور دوسری قسم خواب پریشان ہی جس سے رنج اور وہم بڑھے یا خدا سے بدگمانی ہو تیسری
قسم یہ کہ آدمی کو اپنے خیالات نظر پڑین یا معدے کے بخارات سے کوئی شکل کی صورت بندھی
تو اول قسم یعنی نیک خواب کو خدا کی طرف سے فرمایا اور دوسرے قسم کے خواب کو شیطان
کی طرف سے فرمایا اور تیسری قسم کو بیان نفرمایا کہ خود ظاہر تھی کچھ اوسکے بیان کی حاجت نہین
ق عَائِشَةُ اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَصَلَنِیْ وَصَلَهُ اللّٰهُ
وَمَنْ قَطَعَنِیْ قَطَعَهُ اللّٰهُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ ناتا رشتہ عرش مین لٹکا ہی کہتا ہی کہ جسنے مجھکو جوڑا خدا اوس سے جوڑے اور
جسنے مجھکو کاٹا خدا نے اوسکو کاٹا ف یعنی برادری کا حق نہایت مقدم ہی جسنے
اوسکو ادا کیا تو اوسپر خدا کا رحم ہی اور جسنے اوسکو نمانا وہ خدا کی رحمت سے دور پڑا
١٢٣ خ اَبُوْهُرَیْرَةَ اَلرَّهْنُ یُرْكَبُ بِنَفَقَتِهٖ وَیُشْرَبُ لَبَنُ الدَّرِّ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا
وَعَلَی الَّذِیْ یَرْكَبُ وَیَشْرَبُ النَّفَقَةُ بخاری مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ گروی جانور کی سواری لیجیے اوسکے دانے گھاس کے
بدلے اور دودھیار جانور کا دودھ پیجیے جبکہ گروی ہو اور جو سواری کرے اور دودھ پیے
اوسپر خرچ ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گروی جانور کی سواری کرنا اور اوسکا

دودہ پینا اپنے گہاس سب کے بدلے مرتہن کو درست ہی اور یہی مذہب ہی امام احمد کا لیکن اونکے
نزدیک رہن کا نفع لینا بقدر خرچ کے چاہیے خرچ سے زیادہ نہین درست اور امام شافعی کے
نزدیک منافع کا حق مالک کو ہی اور اوسی پر خرچ لازم ہی اور امام اعظم کے نزدیک جیسے وہ
چیز گرو ہے ویسی ہی اوسکا نفع بھی لیکن بغیر مرتہن اگر منافع کو لیوے تو اپنی اصل قرض مین
وضع کرتا جاوے اور خرچ اوسکا مالک پر لازم ہی

۱۲۴ ف ابو ھریرۃ الساعی علی الارملۃ والمسکین کالمجاھد فی سبیل اللہ قال ابو ھریرۃ
واحسبہ قال کالقائم لا یفتر وکالصائم لا یفطر بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بیوہ عورت اور محتاج آدمی اکی حاجت روائی مین کوشش
کرتا ہی وہ ثواب مین اونکے برابر ہی جو خدا کی راہ مین جہاد کرتا ہی ابو ہریرہ نے کہا مجھکو
گمان پڑتا ہی کہ حضرت نے یہ بھی فرمایا وہ کوشش کرنے والا ثواب مین ایسا ہی جیسے تہجد کی نماز
پڑہنے والا جسکی کبھی نماز نہ چہوٹے اور جیسے روزہ رکہنے والا جسکا کبھی روزہ نہ ٹوٹے ف
لیے جورو کا مال بیوہ عورت اور محتاج سب کے واسطے جمع کرنا کسی کا یا خود اپنی کمائی سے
اونکی خبرگیری کرنے اور اونکا کام کاج کر دینے اوسکو غازی اور ہمیشہ تہجد پڑہنے والے اور
دائمی روزہ دار کے برابر ثواب ہی اس حدیث سے محتاجون کی حاجت روائی کی عمدہ
فضیلت ثابت ہوئی

۱۲۵ ف ابو ھریرۃ السفر قطعۃ من العذاب یمنع احدکم نومہ وطعامہ
وشرابہ فاذا قضی احدکم نھمتہ من وجھہ فلیعجل الی اھلہ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر عذاب کا ٹکڑا ہی کہ باز رکہتا
ہی تمکو نیند سے اور کہانے پینے سے پھر جب کوئی اوس طرف سے کہ جدہر گیا ہی اپنے کام
سے فراغت پاوے تو چاہیے کہ شتابی سے اپنے گہر والون پاس آوے ف
معلوم ہوا کہ بے ضرورت سفر کرنا مکروہ ہی کہ اوس مین سراسر تکلیف ہی اور جب کسی ضرورت

فضیلت حاجت روائی محتاجان

کو آدمی

ہین وطن میں رہنے کی ترغیب ہی تاکہ جمعہ اور جماعت نہ فوت ہو اور جو لوگون کے حق نہ تلف ہون

۱۲۶ ق اِبْنُ عُمَرَ اَلشُّؤْمُ فِی الْمَرْأَۃِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نحوست اور نامبارکی عورت مین ہی اور گھوڑے اور گھر مین ف اس حدیث سے دلیسی نحوست مراد نہین جیسا جاہلون کا اعتقاد ہی بلکہ یہ حدیث بطریق فرض کے ہی یعنے اگر نحوست کسی چیز مین ممکن ہوتی تو ان چیزون مین ہوتی چنانچہ مطلب دوسری حدیث مین موجود ہی جیسکی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہی عورت مین نامبارکی یہ کہ بدمزاج ہو اور گھوڑے کی نامبارکی یہ کہ شریر اور بدذات ہو اور گھر کی نامبارکی یہ کہ تنگ ہو اور اوسکا ہمسایہ بد ہو

۱۲۷ م اَنَسٌ اَلشُّرْبُ فِیْ ثَلٰثَۃِ اَنْفَاسٍ اَمْرَءُ وَاَشْفٰی وَاَبْرَءُ مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین دم مین پانی پینا پیٹ سے خوب جلد اترتا ہی یعنے گرانی نہین کرتا اور پیاس کی بیماری کو خوب شفا دیتا ہی ف اس حدیث مین پانی پینے کا ادب فرمایا اور تین دم مین پینے کی حکمت بتلائی کہ اس طرح سے پانی خوب ہضم ہوتا ہی اور تہوڑے پانی سے پیاس بجھتی ہی

۱۲۸ خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلشِّفَآءُ فِیْ ثَلٰثَۃٍ فِیْ شَرْطَۃِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَۃِ عَسَلٍ اَوْ کَیَّۃٍ بِنَارٍ وَاَنَا اَنْھٰی اُمَّتِیْ عَنِ الْکَیِّ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شفا بیماری سے تین چیز مین ہی سینگی کے کھچنے مین اور شہد کے پینے مین اور آگ کے داغنے مین اور مین منع کرتا ہون اپنی امت کو داغنے سے ف اس حدیث کی شرح چھٹے باب مین ہو چکی ہر چند اس حدیث مین داغنے سے منع فرمایا لیکن داغنا بھی حضرت سے ثابت ہوا ہی تو مطلب یہ کہ اگر اور دوا سے صحت ہو سکے تو داغنے سے اوس پرہیز کرے اور نہین تو درست ہے

۱۲۹ خ جَابِرٌ اَلشُّفْعَةُ فِيمَا لَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ بخاری مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حق شفعہ اوسمین ہی جسمین تقسیم نہین ہوئی اور جب بانٹ ہو کر حدین پڑگئین اور راہین جدا ہوگئین تو شفعہ نرہا **ف** شفعہ دو قسم ہی شفعہ شرکت کا جیسے ایک گہر کے دو شریک ہون اور اونمین سے ایک شریک اپنا حصہ بیچے سوا اوسکو سوائے دوسرے شریک کے اور شخص نہین لیسکتا اور دوسرے شفعہ ہمسائگی کا یعنے اگر کوئی گہر بکے تو اوسکے لینے مین اوسکے ہمسائے مقدم ہین امام شافعیؒ کے نزدیک شرکت مین تو شفعہ ہی اور ہمسائگی مین شفعہ نہین اور یہی حدیث اونکی دلیل ہی کہ جب تقسیم ہوئی اور دروازہ گھر کا علیحدہ ہوا اور راہ اوسکی جدا ٹھہری تو شفعہ نرہا اور امام اعظمؒ کے نزدیک شفعہ دونون صورت مین ہی شرکت مین بھی اور ہمسائگی مین بھی تو اس حدیث کا یہ مطلب کہ تقسیم ہونے سے شفعہ شرکت کا جاتا رہا اور یہ مطلب نہین کہ ہمسائگی کا بھی شفعہ باقی نرہا

۱۳۰ خ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سورج اور چاند کی روشنی لپیٹ ڈالی جاوے گی قیامت کے دن یعنے بے رونق اور بے نور ہوجاوینگے **ف** جب قیامت ہوئی تو یہ عالم فنا ہوا اور روشنی کی کچھ حاجت نرہی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ تا اونکے پوجنے والے شرمندہ ہون اونکا زوال اور نقصان دیکھ کر

۱۳۱ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلشُّوْنِيْزُ فِيْهِ دَوَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سوائے موت کے کلونجی مین ہر بیماری کی دوا ہی **ف** طب کا قاعدہ یہ ہی کہ دوا بالضد چاہیے یعنے گرم بیماری کی سرد دوا اور سرد کی گرم تو حدیث کا مطلب یہ کہ ہر ایک سرد بیماری کی کلونجی دوا ہی اسواسطے کہ گرم خشک ہی یا کہ بالخاصیت گرم اور سرد دونون قسم کی بیماریون کو فائدہ کرتی ہو اسواسطے کہ علم

بیان نافع شونیز سرد و گرم دوا ہی ہر بیماری کلونجی بعضی [illegible] بعضی [illegible] دوا ہی گرم سرد [illegible] [illegible] [illegible] خدا [illegible]

طب مین ثابت ہی کہ بہت گرم چیزین گرم بیماریون کو فائدہ کرتی ہین اور سرد چیزین سردی کو دور کرتی ہین چنانچہ کاسنی جگر کی بیماری کو گرم ہو یا سرد مفید ہی حالانکہ کاسنی سرد ہی اور اسیطرح خوب کلان تپ کو مفید ہی گرمی سے ہو یا سردی سے حالانکہ اوسکا مزاج گرم ہی جالینوس نے اپنی کتاب مین اور بو علی سینا نے قانون مین لکھا ہی کہ شونیز یعنی کلونجی گرم خشک ہی بلغم کو کاٹتی ہی اور ریح اور نفخ کو دور کرتی ہی اور مسون کو اور چنبون اور سفید داغ کو فائدہ کرتی ہی اور سرکہ کے ساتھ پھنسیون کو مفید ہی اور بلغمی ورم اور سخت ورم کو پگہلاتی ہی اور سرکہ کے ساتھ بلغمی زخم اور خارش کو نفع کرتی ہی اور اگر اوسکو بھون کے پوٹلی باندہ کر سونگہی تو زکام کو فائدہ کرے اور اگر ماتھے پر لگاوے تو سر درد کو دور کرے اور اگر سرکہ کے ساتھ اوٹاکر کلّی کرے تو دانت کا درد دور ہو اور اگر بیج سوسن کے تیل کے ساتھ گہس کے اسکو ناک مین ڈالے تو ابتدا نزول یعنی موتیا بند کو دور کرے اور پیٹ کے کیڑے اس سے مر جاتی ہین اور اگر چند روز اسکو استعمال کرے تو حیض بستہ جاری ہو جاتا ہے اور شہد اور گرم پانی کے ساتھ مثانہ اور گردہ کی پتہری کو گرا دے اور بلغمی اور سوداوی تپ کو دور کرے اور اوسکے دہوئین سے کیڑے مکوڑے بہاگ جاتے ہین معلوم ہوا کہ شونیز مین بڑے بڑے فائدہ ہین یہان تک تو طبیبون کی عقل پہنچی باقی اسکے فائدے خدا ہی کو خوب معلوم ہین اسواسطے حضرت نے اسکی تعریف فرمائی

ق ابوہریرۃ اَلشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِقُ ١٣٢
وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا شہید پانچ قسم ہین ایک تو وہ جو وبا مین مرجاوے اور دوسرا وہ پیٹ کی بیماری سے مرے یعنی دست آوین اور تیسرا جو ڈوب جاوے اور چوتھا جسپر دیوار گر پڑے اور پانچوین راہ خدا کا شہید یعنی جو جہاد مین شہید ہو ف یعنی انکو بھی کچھہ شہادت کا مرتبہ نصیب ہوگا اگرچہ اعلی قسم کا وہی شہید ہی جو جہاد مین مارا جاوے

۱۳۳ مر سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا ثُمَّ نَقَصَ فِی الثَّالِثَةِ
اِصْبَعًا مسلم مین سعد ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مہینہ ایسا اور ایسا ہر
حضرت نے تیسرے بار ایک انگلی کم کر دی ف صحیح بخاری مین عبد اللہ ابن عمر سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم ان پڑہی امت ہین نہ لکہہ جانین نہ حساب جانین مہینہ ایسا اور ایسا
اور ایسا اور تیسرے بار حضرت نے انگوٹہا بند کر لیا پہر فرمایا کہ مہینہ ایسا اور ایسا اور ایسا یعنی پورے
تیس یعنی کبہی مہینہ اونتیس دن کا ہوتا ہی اور کبہی تیس دن کا ہوتا ہی ف حضرت نے دونون
ہاتہ کی دسون انگلیان اوٹہا کر تین بار اشارہ کر کے فرمایا کہ مہینہ کبہی اونتیس دن کا ہوتا ہی اور کبہی
تیس دن کا مسلم کی روایت مین انتیس ہین اور بخاری کی روایت مین انتیس بہی ہین اور تیس بہی ہین
شاید بعضے لوگون نے کہا کہ رمضان کے مہینے کا روزہ ہم پر فرض ہوا اور کبہی رمضان کا مہینہ
اونتیس دن کا ہوتا ہی تو چاہیے کہ پورے مہینے کا تمام ثواب نہ ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
اور کمال تصریح سے اشارہ کر کے فرمایا کہ دونون صورت مین ثواب برابر ہی خواہ تیس دن کا
مہینہ ہوا اور خواہ اونتیس دن کا ہو

۱۳۴ مر اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَلشَّیْخُ شَابٌّ فِیْ حُبِّ اثْنَیْنِ فِیْ حُبِّ طُوْلِ
الْحَیٰوةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بڈہا
جوان ہی دو چیز کی محبت مین بڑی عمر ہونے کی محبت مین اور مال زیادہ ہونے کی محبت مین
ف یعنے پیری مین عمر درازی کی محبت اور کثرت مال کی محبت نہایت بڑہ جاتی ہی
+مصرعہ+ مرد چون پیر شود حرص جوان میگردد+ عمر درازی کی محبت اسواسطے زیادہ ہوتی
ہی کہ دنیا چہوڑنے کو جی نہین چاہتا اور نیک عمل نہونے سے موت اور قبر اور قیامت سے جی
گہبراتا ہی اور کثرت مال کی محبت اسواسطے ہوتی ہی کہ میری اولاد کے کام آوے اور
مجہکو خود پیری مین محتاجی نہو اس حدیث مین مذمت ہی طول عمر اور کثرت مال کی حرص کی

۱۳۵ ق اَلنَّسُ اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی بخاری اور مسلم مین انس رضی سے

روایت

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ صبر کا ثواب اول صدمے کے نزدیک ہی **ف** ایک
عورت قبر پر روتی تھی حضرت اودہر سے نکلے اوس عورت سے فرمایا کہ خدا سے ڈر اور صبر کر اوسنے
کہا میرے پاس سے ٹل جا ایسے تم پر وہ مصیبت نہین پڑی جو مجھہ پر پڑی لیکن وہ عورت حضرت
کو نہین پہچانتی تھی کسی نے اوس سے کہا تو حضرت تھی تب تو وہ گھبرائی اور پچتائی پھر حضرت
پاس آئی اور کہنے لگی کہ یا حضرت مینے آپکو نہین پہچانا تھا یعنے اب مین آپ کا حکم مانتی ہون اور
صبر کرتی ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے ابتداء مصیبت صبر کا وقت ہی اور اوسی صبر کا
شرع مین ثواب اور اعتبار ہی اوسواسطے کہ جب مصیبت کو بہت مدت گذری تو آدمی کو خودبخود
صبر آجاتا ہی ایماندار ہو یا کافر تو اوس صبر کا کچھہ اعتبار نہین

۱۳۶ **م** ابو ہریرۃ الصلوات الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ ورمضان الی رمضان
مکفرات ما بینھن اذا اجتنبت الکبائر مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچون نمازین اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے
رمضان تک درمیان کے گناہون کا اتار ہین جب کہ کبیرہ گناہون سے بچے **ف** معلوم
ہوا کہ نیکیاں صغیرہ گناہون کو دور کرتی ہین اور کبیرہ گناہ توبہ سے معاف ہوتے ہین اور
جس گناہ مین حق العبد ہو یعنے آدمی کی تقصیر کی ہو تو اوسکے معاف کرنے پر اوسکی
بخشش موقوف ہی

۱۳۷ **ق** اسامۃ بن زید الصلوۃ امامک بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز تیرے آگے ہی **ف** پوری روایت اسامہ سے
یون ہی کہ حضرت حج مین عرفات سے چلے راہ مین حضرت نے پیشاب کیا پھر وضو کیا تو مینے
کہا کہ مغرب کا وقت آگیا ہی نماز پڑھ لیجے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے یہان نہین آگے
چلکے نماز پڑہینگے پھر جب وہان پہنچے جسکا مزدلفہ نام ہی تو اوترے پھر وضو کیا اور
مغرب کی نماز پڑہی پھر اوسکے ساتھ عشا کی نماز پڑہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باوضو رہنا مستحب

ہی اگرچہ اوس وضو سے نماز پڑہی اور معلوم ہوا کہ مزدلفہ مین مغرب اور عشا کو ملا کر پڑہی اور
یہی مذہب ہی سب اماموں کا

۱۳۸ ف أَبُو هُرَيْرَةَ اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضسے روایت ہی کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ روزہ ڈہال ہی یعنے گناہون سے پناہ ہی ف روزہ دار کا جب پیٹ خالی
رہا تو اکثر گناہون سے بچا ہی اور جب گناہون سے بچا تو دوزخ سے بچا

۱۳۹ ف أَبُو شُرَيْحٍ الْعَدَوِيُّ اَلضِّيَافَةُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ وَجَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَلَا
يَحِلُّ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ اَنْ يُقِيْمَ عِنْدَ اَخِيْهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهُ زَادَ مُسْلِمٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
كَيْفَ يُؤْثِمُهُ قَالَ يُقِيْمُ عِنْدَهُ وَلَا شَيْءَ لَهُ يَقْرِيْهِ بِهٖ بخاری اور مسلم مین ابوشریح رضسے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ضیافت کی حد تین دن ہین اور اوسکا تکلف ایک رات اور ایک
دن ہی اور مسلمان مرد کو حلال نہین کہ ٹہرا رہی اپنے بہائی پاس یہان تک کہ اوسکو گناہ مین
ڈالے مسلم مین اتنی روایت اور زیادہ ہی کہ لوگون نے کہا کہ یارسول اللہ وہ کیونکر اوسکو گناہ
مین ڈالے گا حضرتؐ نے فرمایا کہ مہمان تو اوسکے پاس ٹہرا رہا اور اوسکے کچھ نہو جس سے وہ
اوسکی ضیافت کرے ف یعنے جب صاحب خانہ محتاج ہوا اور مہمان تین دن سے
زیادہ رہا تو اوسکو گویا گنہگار کیا اسواسطے کہ صاحب خانہ تنگ ہوکر مہمان کی غیبت کریگا کہ عجب بے
حیا آدمی ہی کہ ٹلتا نہین مین کہان سے اسکو کہلاؤن یا کہین سے حرام مال لیکر اوسکی ضیافت
کریگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ضیافت کا حق تین دن تک ہی سو ایک دن تو مقدور بہر عمدہ
کہانا تکلف سے کرے اور دو دن جو موجود ہو اوسکو حاضر کرے اور مہمان کو درست نہین کہ تین
دن سے زیادہ رہی اور اگر صاحب خانہ خوشی سے رکہے تو مضائقہ نہین

باب ضیافت

۱۴۰ س أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَلطَّاعُوْنُ رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ
بخاری مین اسامہ بن زید رضسے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وبا عذاب تہا کہ بنی اسرائیل
کے ایک گروہ پر بہیجا گیا

۱۴۱ ف اَنَسٌ اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا شہادت ہی ہر مسلمان کی ف یعنے جس شہر مین وبا پڑے اور وہان سے لوگ وہین ٹھیرے رہین اور مر جاوین تو وے شہید ہین اسواسطے کہ وے لوگ مثل غازیون سے کے موت سے نہ ڈرے اور ثابت رہی اور ہر چند وبا بنی اسرائیل کی قوم پر عذاب تھی لیکن امت محمدی مین شہادت کا سبب ہی

۱۴۲ م مَعْمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَلطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ مسلم مین معمر بن عبد اللہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گیہون کا بدلنا گیہون سے برابر چاہیے یعنے اگر وزن مین کم یا زیادہ ہونگے تو سود ہو جاویگا

۱۴۳ م اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيُّ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَاُ الْمِيْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَاٰنِ اَوْ تَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَكَ اَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا مسلم مین ابو مالک اشعری رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ طہارت آدہا ایمان ہی اور الحمد للہ کہنے کا ثواب اعمال کی ترازو کو بھر دیتا ہی اور سبحان اللہ اور الحمد للہ دونون کا ثواب یا ہر ایک کا ثواب آسمان اور زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہی اور نماز نور ہی اور صدقہ یعنے خیرات کرنا ایمان کی دلیل ہی اور صبر کرنا یعنے مصیبت اور تکلیف مین دین پر ثابت رہنا روشنی ہی اور قرآن تیرے فائدے کی دلیل ہی اگر اوسپر عمل کیا یا تجہہ پر الزام کی حجت ہی اور اگر اوسپر عمل نہ کیا ہر ایک آدمی صبح کرتا ہی سو اپنی جان کو بیچتا ہی یعنے صبح ہوتے ہر شخص کام مین مشغول ہوتا ہی گویا اپنی جان کو دوزخ سے آزاد کرتا ہی اگر نیک عمل کیا یا اوسکو ہلاک کرتا ہے اگر بد عمل کیا ف طہارت کو آدہا ایمان اسواسطے فرمایا کہ ظاہر باطن کی صفائی کا نام ایمان ہی سو ظاہر بدن کی طہارت یعنے غسل اور وضو نصف ایمان ہوئی اور باطن دل کی صفائی یعنے صحیح عقیدے اور نیک اخلاق نصف باقی ٹھیرے اور نماز کو اسواسطے نور فرمایا کہ

فضائل کلمہ حمد و تسبیح و صدقہ

نماز اکثر بجائی اور برے کام سے جو دل کی سیاہی کا سبب ہین روکتی ہی یا نماز کے سبب سے
قبر مین نور ہوگا اور قیامت کی ظلمت مین نماز کی روشنی سے نمازی بہشت تک پہنچیگا اور خیرات
کو ایمان کی دلیل اسواسطے فرمایا کہ جب آدمی سے اپنا مال خدا کی راہ مین دیا تو معلوم ہوا کہ اسکو
خدا کا اور آخرت کا ایمان ہی اور نہین تو اپنی محبوب چیز کو کیون خرچ کرتا اور صبر کو روشنی اسواسطے
فرمایا کہ جب آدمی سے مصیبت مین جزع فزع نہ کی اور تکلیف سے نہ گھبرایا تو شیطان اور نفس کی
ظلمت دور ہوئی اور جب ظلمت گئی تو روشنی ہوئی

۱۴۴ ق اِبنِ عُمَر اَلظُّلمُ ظُلُمَاتٌ یَومَ القِیٰمَةِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ
سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ظلم اور ستم سیاہیان ہوگی قیامت کے دن ف یعنے
قیامت مین ظلم کے سبب ظالم کے آگے اندھیرا ہوگا

۱۴۵ ق اِبنِ عَبَّاس اَلعَائِدُ فِی هِبَتِهِ کَالکَلبِ یَعُودُ فِی قَیئِهِ بخاری
اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا اپنی دی چیز کا پھیر لینے والا کتے
کے مثل ہی جو اپنی قے کو پھر نگل جاتا ہی ف امام شافعی کے نزدیک دی چیز کو پھیر
لینا بموجب اس حدیث کے درست نہین اور امام اعظمؒ کے نزدیک مکروہ ہے

۱۴۶ م مَعقِلُ بنُ یَسَارٍ اَلعِبَادَةُ فِی الهَرجِ کَهِجرَةٍ اِلَیَّ مسلم مین معقل بن یسارؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بندگی کرنا کشت و خون کے زمانے مین ایسا ہی جیسے میری
طرف ہجرت کرنا ف یعنے جب کشت و خون عالم مین رائج ہوا اور زمانے مین فساد
پھیلا تو اسوقت کی عبادت کا ثواب حضرت والی ہجرت کے ثواب کے برابر ہی اسواسطے
کہ ایسے سخت وقت مین دین پر ثابت رہنا نہایت مشکل کام ہی

۱۴۷ ق اَبُو هُرَیرَةَ اَلعَجمَاءُ جُبَارٌ وَالبِئرُ جُبَارٌ وَالمَعدِنُ جُبَارٌ وَفِی
الرِّکَازِ الخُمُسُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
جانور کے مارنیکا بدلا نہین اور کوا کھودنے مین اگر کوئی مر جاوے تو بدلا نہین اور اگر کھان

کہودنے مین اگر مزدور مرے تو بدلا نہین اور کافرون کے گڑے خزانے مین پانچوان حصہ ہی بیت المال کا ف یعنے اگر کسیکا جانور بلا قصد ہی مالک کے کسیکو مار ڈالے یا زخمی کرے تو اوسکے مالک پر ڈانڈ نہین اور اگر مزدور کوا کہود دینے یا کہان کہودنے مین اگر کوا یا کہان پہٹ پڑے اور مزدور دب کے مرجاوے تو کہودانے والے پر کچہہ عیوض اور ڈانڈ نہین ہے

۱۴۸ ق اَبُوهُرَيْرَةَ اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرے تک اوتار ہی درمیان کے گناہون کا اور پاک حج کا تو سوا بہشت کے کوئی بدلا نہین ف پاک حج وہ ہی جسمین گناہ اور فسقون سے لڑائی جہگڑا نہو سے یعنے مقبول حج گناہون کو اسطرح کہوتیا ہی کہ آدمی بہشتی ہو جاتا ہی

۱۴۹ ق اَبُوهُرَيْرَةَ اَلْعُمْرٰى جَائِزَةٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر بہر کو چیز دینا درست ہی ف یعنے اگر کوئی اپنا گہر یا باغ کسیکو دیوے اسطرح سے کہ یہ مینے تجہکو تیری عمر تک دیا تو درست ہی اگر اوسکا قبضہ ہوا تو وہ مالک ہو گیا اور بعد اوسکے مرجانیکے اوسکے وارث مالک ہون گے جیسے ہبہ مین اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا

۱۵۰ ق جَابِرٌ اَلْعُمْرٰى لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر بہر کی چیز دی ہوئی اوسی کا مالک ہی جسکو چیز دی ف یعنے عمریٰ مثل ہبہ کے سبب ہی ملک کا

۱۵۱ ق اَبُوسَعِيْدٍ اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَاَنْ يَسْتَنَّ وَاَنْ يَمَسَّ طِيْبًا اِنْ وَجَدَ بخاری اور مسلم مین ابوسعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جمعہ کے دن غسل کرنا ہر ایک بالغ جوان پر واجب ہی اور مسواک کرنا

اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو **ف** بعضے بموجب اس حدیث کے کہتے ہین کہ جمعہ کا غسل واجب ہی لیکن اکثر اماموں کے نزدیک غسل واجب نہین سنت اور مستحب ہی اگر بموجب ظاہر اس حدیث کے غسل کو واجب کہیے تو مسواک اور خوشبو لگانیکو بھی واجب کہنا چاہیے حالانکہ مسواک اور خوشبو کسیکی نزدیک واجب نہین تو مطلب حدیث کا یہ کہ غسل واجب ہی یعنے ثابت ہی اور نہایت بہتر ہے

۱۵۲ **ف** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي الْفَدَّادِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِيْ اَهْلِ الْغَنَمِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بڑائی مارنا اور اِترانا شور کرنے والون مین ہی جو اونٹ والے ہین اور نرمی بھیڑ بکری والون مین **ف** عرب مین حضرت کے وقت مین دو گروہ تھی سو انکی عادت تبلائی کہ اونٹ والے بدمزاج ہین اور بکریان چرانے والی غریب ہین یہ صحبت کی تاثیر ہی کہ اونٹ اکثر شریر ہوتا ہی اور بکری غریب اسواسطے ابتدا مین ہر ایک پیغمبر نے بکریان چرانے کی عادت کی

۱۵۳ **ف** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ اَلْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاٰبَاطِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی کی پیدائشی چیزین پانچ ہین اول ختنہ کرنا دوسرے ناف کے نیچے مونڈنا تیسرے موچھین کترنا چوتھی ناخن کاٹنا پانچوین بغلون کے بال اوکھاڑنا **ف** یعنے ہر ایک انسان جسمین کہ آدمیت ہی وہ ان پانچ چیزون کو ایسا پسند کرتا ہی گویا کہ یہ پیدائشی بات ہی تعلیم کی اسمین کچھہ حاجت نہین اسواسطے کہ اول تو اسمین پاکی اور ستھرائی ہی اور دوسرے فائدہ بھی ہی ختنے مین یہ فائدہ ہی کہ میل نہین جمتا پیشاب کا قطرہ نہین رہتا اور جماع مین زیادہ لذت ہوتی ہی اور ناف کے نیچے کے بال مونڈنے مین یہ فائدہ کہ میل دور رہتا ہی اور شہوت کی قوت زیادہ ہوتی ہی اور موچھون کے کترانے مین یہ فائدہ کہ مجوسی اور یہود کی مشابہت نہو اور کہانے پینے مین کچھہ اٹک نرہی اور ناخن کاٹنے مین یہ فائدہ کہ میل اور نجاست

جمع رہتی اور بغل کے بال دور کرنے مین یہ فائدہ کہ میل نرہی اور وہان کی گندگی دور ہوتی رہی
ہرچند سنت یہ ہی کہ ناف کے نیچے کے بال اُسترے سے مونڈے لیکن نورہ لگانا بھی درست ہی اور
جسکو بال اوکھیڑنے کی عادت ہو تو بھی درست ہی اور بغل کے بال مونڈنا بھی درست ہی اور دوسری
حدیث مین پیدائشی چیزین دس فرمائین پانچ تو بھی جو اس حدیث مین ہین اور باقی پانچ یہ اوّل
سر پر مانگ نکالنا جسکے سر پر بال ہو دوسرے کُلّی کرنا تیسرے ناک صاف کرنا چوتھی سواک کرنا
پانچوین پانی سے استنجا کرنا کبھی حضرت نے پانچ کو ذکر کیا اور کبھی دس کو جیسی ضرورت دیکھی ویسا ہی فرمایا
ح عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَلْکَبَائِرُ اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ
وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ بخاری مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ کبیرہ گناہ یہ ہین خدا کے ساتھ شرک کرنا ماباپ کو رنج دینا نافرمانی کرنا اور ناحق خون کرنا اور
جھوٹھی قسم کھانا ف یعنے نہایت کبیرہ گناہ چار ہین اور دوسری حدیث مین سات فرمائے
مناسب وقت کے جیسا بہتر جانا ویسا فرمایا کبیرہ گناہ وہ ہی جسکے کرنے والے پر قرآن یا حدیث
مین وعید شدید ہوا اور سخت سزا کا وعدہ ہو قوت القلوب مین ابو طالب مکی نے کبیرہ گناہ
سترہ لکھے ہین سو چار گناہ تو دل سے متعلق ہین اوّل شرک دوسرے معصیت پر اصرار تیسرے
ناامیدی خدا کی رحمت سے چوتھی نڈر ہونا خدا کے غضب سے اور چار گناہ زبان سے متعلق ہین اوّل
جھوٹھی گواہی دینا دوسرے پاک آدمی کو حرام کاری کی تہمت لگانا تیسرے جھوٹھی قسم کھانا چوتھے
جادو کرنا اور تین گناہ پیٹ سے متعلق ہین اوّل شراب پینا دوسرے یتیم کا ناحق مال کھانا تیسرے
سود اور بیاج کھانا اور دو گناہ شرم گاہ سے متعلق ہین اوّل زناکاری دوسرے اغلام کرنا یعنے بازی بچہ بازی
اور دو گناہ ہاتھ سے متعلق ہین اوّل ناحق خون دوسرے چوری اور ایک گناہ تمام بدن سے
یعنے ماباپ کو رنج دینا مسلمان کو لازم ہی کہ ان گناہون سے نہایت ڈرتا رہی جیسے کہ زہر سے
ڈرتا ہی اسواسطے کہ زہر سے دنیا کی زندگی مین خلل ہی جسکا انجام فنا ہی اور کبیرہ گناہ سے آخرت
بگڑتی ہی جسکو کبھی فنا نہین اور صغیرہ گناہ پر اصرار نکرے اسواسطے کہ جب صغیرہ گناہ پر اصرار کیا

تو وہ کبیرہ گناہ ہو جاتا ہی

۱۵۵ م ابو ذر اَلْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ مسلم مین ابو ذر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کالا کتا شیطان ہی یعنے موذی ہی ف کالے کتے کو اسواسطے شیطان فرمایا کہ نہایت بد ذات ہوتا ہی اور شکاری نہین ہوتا تعلیم نہین قبول کرتا اور اکثر سویا کرتا ہی اسیواسطے اسکا قتل کرنا درست ہی

۱۵۶ ق ابو ھریرۃ اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اچھی بات بھی صدقہ ہی یعنے خیرات مین داخل ہی ف جیسے اگر کوئی سوال کرے اور کچھ موجود نہو تو اوسکو دعا یوں دے کہ خدا تمکو اور کہین سے دلاوے یہ بھی خیرات مین داخل ہی یا اچھی بات سے مراد یہ کہ مسلمان کے دل کو کسی بات سے خوش کر دے بشرطیکہ خلاف شرع نہو

۱۵۷ ق سعيد بن زيد اَلْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ بخاری اور مسلم مین سعید بن زید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھنبی اوقسم مَن ہی اور اوسکا پانی آنکھہ کی شفا ہی ف یعنے جسطرح حضرت موسی کے وقت مین مَن اور سلوے بنی اسرائیل کو بے رنج اور تلاش بلیا تھا ویسے کھنبی بھی بدون جوتے بوئے زمین سے جمتی ہی پھر اوسکا فائدہ فرمایا کہ اوسکا پانی آنکھہ کی دھند کاٹتا ہی چنانچہ یہی فائدہ بوعلی سینا نے قانون مین لکھا ہی

۱۵۸ خ ابو ھریرۃ اَلَّذِي يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِي يَطْعَنُهَا يَطْعَنُهَا فِي النَّارِ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص اپنی جانکو گلا گھونٹنے سے مارے وہ آپکو دوزخ مین گھونٹا کریگا اور جو آپکو تلوار یا چھری بھونک کے مارے وہ دوزخ مین آپکو بھونکا کریگا ف یعنے جو جسطرح آپکو حرام موت ماریگا وہ اوسیطرح کی دوزخ مین سزا پایا کریگا جیسے غیر کو ناحق مارنا حرام ہی ویسے ہی اپنی جان بھی مارنا حرام ہی

۱۵۹ م انس اَلْمُؤَذِّنُونَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مسلم مین انس رضی سے روایت

ہی کہ

ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اذان دینے والے قیامت کے دن سب لوگون سے گردن بلند ہونگے
ف بلند گردن ہونگے یعنے رحمت الٰہی کے زیادہ تر امیدوار ہونگے اسواسطے
کہ منتظر اور امیدوار اپنی مراد کے واسطے گردن بڑھاتا ہے تاکا کرتا ہی یا یہ مطلب کہ قیامت مین
پسینہ لوگون کے لبون تک پہنچے گا لیکن اذان دینے والون کو بسبب گردن بلندی کے کچھ رنج
ہوگا یا یہ مطلب کہ گردن بلند ہونگے یعنے سب لوگون مین باعزت اور نمودار ہونگے

۱۶۰ م ابوہریرۃ اَلْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ ایمان دار بھائی ہی ایماندار کا **ف** یعنے جب مسلمان دوسرے مسلمان کا دینی
بھائی ٹھہرا تو اوسکی محبت اور خیر خواہی واجب ہوئی جیسے بھائی کو بھائی سے ہوتی ہی

۱۶۱ م ابوہریرۃ اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَّاَحَبُّ اِلَى اللهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ
وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللهِ وَلَا تَعْجِزْ وَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ
فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّيْ فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ قُلْ قَدَّرَ اللهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ
فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قوی ایما
دار بہتر اور پیارا بہت ہی خدا کے نزدیک بودے اور سست ایماندار سے اور ہر ایک ایماندار
مین خواہ مضبوط ہو خواہ سست بہتری ہی حرص کر اوسپر جو تیرے کام آوے اور خدا سے
مدد مانگ اور نہ تھک اور اگر تجھکو کوئی رنج اور مصیبت پہنچے تو یون مت کہہ کہ اگر مین فلانا کام کرتا
تو ایسا ایسا ہوتا ولیکن یون کہہ کہ یہ خدا نے ٹھہرایا تھا اور اوسنے جو چاہا سو کیا اسواسطے کہ
اگر کہنا شیطانی کام کا دروازہ کھولتا ہی **ف** مضبوط ایماندار خدا کو اسواسطے زیادہ
پیارا ہوا کہ وہ اپنے کامل یقین کے سبب سے دین کے کام پر نہایت مستعد رہتا ہی جہاد کرتا ہی
نیک کام بتلانے اور برے کام سے روکنے مین کسی سے نہین ڈرتا اور عبادت پر مستعد
رہتا ہی کسی رنج اور تکلیف سے دین کے کام مین سست نہین ہوتا بخلاف سست ایماندار کے
کہ اوس سے دین کا کام بخوبی نہین ہوسکتا پھر فرمایا کہ ہر چند مضبوط مسلمان سست سے بہتر ہی

لیکن خیر سب دونون مین ہی اسواسطے کہ ایمان دونون مین موجود ہی گو اوسکا ایمان قوی ہی اور اسکا ضعیف پھر حضرتؐ نے عالی ہمتی پر رغبت دلائی اور سستی دور ہونیکے علاج فرمایے یعنے ایماندار کو مناسب ہی کہ اپنے فایدے کے کامون پر سرگرم ہوجاوے اور اوسکے سرانجام کی خدا سے مدد چاہے دینی کام مین سست ہو کر نہ تھک رہی کہ خالی ہاتھ رہ جاویگا اسواسطے کہ دنیا اور دین کی محرومی کا اصل سبب سستی اور کاہلی ہی اور چونکہ آدمی رنج اور مصیبت سے خالی نہین رہ سکتا سو اوسکے بھی علاج فرمایے یعنے تکلیف مین یون نہ کہے کہ اگر مین فلانا کام کرتا تو ایسا ہوتا یعنے رنج ہوتا یا اگر فلانا شخص جہاد مین نہ جاتا تو زندہ رہتا بلکہ اسکو تقدیر پر حوالہ کرے تا کہ حسرت سے بچے اسواسطے کہ تقدیر کے مقابلے مین اگر لو لانا شیطانی کام ہی کہ آدمی تقدیر کو بھول کر اسباب ظاہری پر بھروسا کرتا ہی اور نا حق پچتا کر غم پر غم اوٹھاتا ہی

۱۶۲ ف ابُوهُرَيْرَةَ اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک ایماندار دوسرے ایماندار کے حق مین ایسا ہی جیسے عمارت کی بنیاد کہ اوسکا ایک دوسرے کو مضبوط کیے رہتا ہی ف یعنے جیسی عمارت مین مضبوطی ایک اینٹ کی دوسری اینٹ سے ہوتی ہی اوسیطرح ایک ایماندار کو لازم ہی کہ دوسرے ایماندار کا مددگار رہی خلاصہ مطلب یہ کہ ایمان کی ترقی اور رحج بلا نفاق پر موقوف ہے

۱۶۳ ف جَابِرٌ وَابْنُ عُمَرَ اَلْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَاْكُلُ فِي سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ بخاری اور مسلم مین جابر اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایماندار ایک انتڑی مین کہاتا ہی اور کافر سات انتڑیوں مین کھاتا ہی ف ایک کافر کی ضیافت ہوئی جب اوسنے سات بکریوں کا دودہ پیا تب اوسکا پیٹ بھرا دوسرے دن وہ مسلمان ہوا تو ایک بکری کے دودہ سے آسودہ ہوگیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنے کم خوری اور قناعت ایمان کا مقتضا ہی تا کہ عبادت مین سستی نہ آوے اور زیادہ خوری اور حرص کافر کی

سان ہی کہ جانور کی طرح اوسکی کبھی حرص نہین کم ہوتی

١٦٣ ھ ابو ھریرۃ المؤمن یغار واللہ اشد غیرا مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ ایماندار غیرت دار ہوتا ہی اور خدا زیادہ تر غیرت دار ہی ف باقی روایت یون ہی
کہ اسیواسطے خدا نے ظاہر باطن کی بیحیائیون سے منع کیا یعنے بدکامون پر طیش آنا ایمان کا
مقتضا ہی سنے بے غیرتی ایمانکی شان نہین

١٦٤ ق عائشۃ الماھر بالقراٰن مع السفرۃ الکرام البررۃ والذی یقرء
القراٰن ویتتعتع فیہ وھو علیہ شاق لہ اجران بخاری اور مسلم مین حضرت
عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قران کا خوب واقف پاک لکھنے والے فرشتون کے
ساتھہ ہی اور جو کہ قران پڑھتا ہی اور اوسکی زبان اوسمین اٹکتی ہی اور قران پڑھنا نہایت مشکل ہی
اوسکو دو ثواب ہین سے ایک ثواب پڑھنے کا اور دوسرا ثواب رنج کشی کا ف یعنے
جو قران کے معانی خوب واقف ہی اور اوسکو بے تکلف پڑھتا ہی اوسکا مرتبہ نہایت عمدہ ہی
کہ وہ ثواب مین اون فرشتون کے ساتھہ ہے جو قران کو لوح محفوظ سے نقل کرتے ہین اور جسکی زبان
نہین چلتی باوجود محنت کے اوس سے حروف نہین ادا ہوتے تو کیا رحمت ہی خدا کی کہ اوسکے
واسطے دو ثواب مقرر کئے مطلب یہ کہ قران سے کسیطرح غفلت نچاہئے اگر خوب واقف ہی
تو سبحان اللہ کہ فرشتون مین شمار ہوا اور اگر خوب زبان نہین چلتی تو بھی دوہرا ثواب موجود ہی

١٦٥ ق اسماء بنت ابی بکر المتشبع بما لم یعط کلابس ثوبی زور بخاری
اور مسلم مین اسما بنت ابی بکر صدیق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ ملی چیز سے اپکو آسودہ
دکہلانے والا ایسے مکر کا جوڑہ پہننے والا ف ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت میری ایک سوت
ہی تو مجھہ پر اس بات مین کچھہ گناہ ہی نہین کہ مین اپنے خاوند کی طرف سے اوس چیز کا دینا ظاہر کرون
جو حقیقت مین نہین دی تاکہ سوت جلے اور جھنجلاوے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنے یہ صاف مکاری اور خلاف نمائی ہے ہرگز درست نہین کہ ظاہر مین کچھہ اور باطن

وعَلِی المدینۃ حرم ما بین عیر الی ثور فمن احدث فیہا حدثا او آوی ۱۶۷
محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ
صرفا ولا عدلا ذمۃ المسلمین واحدۃ یسعی بہا ادناہم فمن اخفر
مسلما فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ
صرفا ولا عدلا ومن والی قوما بغیر اذن موالیہ وفی روایۃ ومن ادعی الی غیر
ابیہ او انتمی الی غیر موالیہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا
یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا بخاری اور مسلم من علی مرتضی رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ مدینہ حرام ہی ان دو پہاڑون کے درمیان مین کہ ایک پہار کو عیر کہتے ہین اور
دوسرے کو ثور سو جو اوسمین کوئی بدعت نکالے یا بدعت نکالنے والے کو جگہہ دیوے تو اوس پر
خدا کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی لعنت ہی خدا نہ قبول کریگا اوس سے قیامت کے
دن نہ نفل عبادت کو نہ فرض کو امان مسلمانون کی ایک سے ہی ادنی مسلمان بہی امان مین کوشش
کرسکتے سو جو شخص کہ مسلمان کی امان کو توڑے سو اوسپر خدا کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون
کی لعنت ہی نہ قبول کریگا خدا اوس سے قیامت کے دن نہ نفل نہ فرض اور جو کسی قوم سے دوستی
کرے بنے اجازت اپنے اگلے مددگارون اور سردارون سے اور دوسری روایت مین یون
ہی اور جو رشتہ لگاوے اپنے باپ کے سوا سے غیر سے یا اپنے مالکون کو چہوڑ کے غیرون سے
نسبت کرے تو اوسپر خدا کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی لعنت ہی نہ قبول کرے گا
خدا اوس سے قیامت کے دن نفل اور نہ فرض ف یعنے جیسے مکے کے حرم مین زیادتی
اور بے ادبی درست نہین ویسے ہی مدینے کے حرم مین بہی اور اگر لشکر اسلام سے
ادنی مسلمان کسی کافر کو پناہ دیوے تو سب مسلمانون پر اوسکی رعایت واجب ہو گئی جو اوسکی
امان کو توڑے اوسپر لعنت ہی اور جب ایک قوم سے دوستی کی اور آپسمین ایک دوسرے کی

مددگاریکا عہد کیا تو اسکے بدون اجازت کے اور قوم سے راہ و رسم کرنا اور مددگاری کا قول قرار کرنا
درست نہین کہ شاید اونکو رنج ہو اور عداوت ہو

۱۶۷ م سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَلْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ لَّهُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ لَا یَدَعُهَا اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ فِیْهَا مَنْ هُوَ خَیْرٌ مِّنْهُ وَلَا یَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰی لَاْوَآئِهَا وَجَهْدِهَا اِلَّا کُنْتُ لَهٗ شَفِیْعًا اَوْ شَهِیْدًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ اونکے واسطے بھتر ہی اگر اونکو توجہہ ہو نہ چھوڑ جاویگا کوئی مدینہ کو برا جان کر مگر کہ خدا اوسکے عوض اوس سے بہتر کو وہین لاویگا اور نہ ثابت رہیگا کوئی مدینے کی تکلیف پر مگر کہ مین اوسکا شفیع یا اوسکے ایمان کا گواہ ہونگا قیامت کے دن ف پوری حدیث یون ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یمن کا ملک فتح ہوگا بعضے لوگ مدینے سے نکل کر وہان جارہین گے پھر یہ حدیث فرمائی اور اشارہ کیا کہ مدینے والون کو مدینہ چھوڑنا بھتر نہین اور اگر کوئی وہان سے نکل جاویگا تو مدینہ کا کچھہ نقصان نہین اوس سے افضل لوگون کو خدا وہان لاویگا پھر فرمایا کہ جو مدینے مین تکلیف اور رنج سہیگا اوسکا شفیع اور گواہ مین ہونگا اس حدیث سے مدینے کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور وہان کے رہنے والونکو عمدہ بشارت ہی

۱۶۸ خ اَنَسٌ اَلْمَدِیْنَةُ یَاْتِیْهَا الدَّجَّالُ فَیَجِدُ الْمَلٰٓئِکَةَ یَحْرُسُوْنَهَا فَلَا یَقْرَبُهَا الدَّجَّالُ وَلَا الطَّاعُوْنُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بخاری مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے مین دجال آویگا تو فرشتون کو پاویگا کہ اوسکی چوکیداری کرتے ہین سو اوسکے نزدیک نہ اوسکے گا اور انشاء اللہ وہان طاعون بھی نہ اویگی

۱۶۹ ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد اوسکے ساتھہ ہی جس سے کہ محبت رکھتا ہی ف ایک شخص نے پوچھا کہ یا حضرت قیامت کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ قیامت کے واسطے تو نے کیا سامان کیا ہی اوسنے

کہا یا رسول اللہ قیامت کے واسطے نماز اور روزے کی زیادتی کا سامان تو میرے پاس نہین لیکن
مین اللہ اور اوسکے رسول کی محبت رکہتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اللہ رسول کی
محبت عمدہ سامان ہی یہ حدیث بشارت ہی اہل محبت کو

١٧١ م اَنَسٌ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِىْ حَتّٰى يَعْتَدِىَ الْمَظْلُوْمُ [illegible]
مسلم مین انس اور ابو ہریرہ رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دونون گالی دینے والون نے
جو کہا سو اوسکا گناہ اوسی پر ہی جسنے پہلے گالی دی جبتک کہ مظلوم زیادتی نکرے ف
یعنے اگر وہ شخص آپسمین ایک دوسرے کو گالی دیوے تو دونون طرف کی گالیون کا گناہ اوسی پر ہی
جسنے اول گالی دینا شروع کیا اسواسطے کہ اوسی سے اول راہ گالی اور اگر مظلوم سے جواب
مین زیادتی کی ایک گالی کے بدلے دو گالیان دین تو دونون گناہ مین شریک ہوئے اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ گالی کا جواب دینا درست ہی بشرطیکہ حد سے نہ بڑہی لیکن عم خوری جواب
دینے سے نہایت افضل ہی

١٧٢ ق اِبْنُ عُمَرَ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ بخاری اور مسلم
مین عبد اللہ بن عمر رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان بہائی ہی مسلمان کا نہ اوسپر ظلم
کرتا ہی نہ اوسکو ہلاکی مین ڈالتا ہی ف یعنے جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بہائی
ٹہرا تو اوسپر ظلم کرنا یا اوسکو بلا مین پڑا رہنے دینا اوسکی حمایت اور مدد نکرنا کسطرح مناسب نہین

١٧٣ ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَلْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِى الْقَبْرِ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مسلمان سے
جب کہ قبر مین سوال ہوتا ہی تو وہ یہ گواہی دیتا ہی کہ سوائے خدا کے کوئی پوجنے کے لائق
نہین اور محمد خدا کا رسول ہی سو یہی مطلب ہی خدا کے قول کا جو قرآن مین ہی کہ ایمان والون کو
خدا ثابت بات پر ثابت رکہتا ہی ف یعنے یہ جو قرآن مین فرمایا ہی کہ ایماندارونکو ثابت

[illegible]

بات پر حق ثابت رکھا ہی تو مراد ثابت بات سے توحید اور رسالت کی گواہی ہی معلوم ہوا کہ
قبر کا سوال جواب قرآن اور حدیث دونوں سے ثابت ہی

ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ ۱۷۳
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کامل مسلمان وہ ہی کہ جسکی زبان
ہاتھ سے مسلمان بچین ف یعنے زبان سے نہ غیبت کرے نہ گالی دیوے اور نہ ہاتھ سے
کسیکو ناحق مارے نہ چڑاوے

ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَلْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم ۱۷۴
مین عبد اللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل ہجرت کرنے والا وہ ہی جو اوسکو
چھوڑے جس سے خدا نے منع کیا ف ہجرت اوسکو کہتے ہین کہ مسلمان کفر کا ملک
چھوڑکر اسلام کے ملک مین جا رہی سو فرمایا کہ عمدہ ہجرت وہ ہی جو گناہ سے ہجرت کرے
وطن چھوڑنا ظاہری ہجرت ہی اور گناہ چھوڑنا باطنی ہجرت ہی

ق عُمَرُ اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهٖ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَا نِيْحَ عَلَيْهِ ۱۷۵
بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مردے پر عذاب ہوتا ہی
قبر مین نوحہ کرنے سے ف نوحہ سے میّت پر عذاب اوس صورت مین ہی کہ وہ اپنے
اوپر نوحہ کرنے کی وصیّت کر جاوے یا کہ اوسکے خاندان مین نوحہ گری ہوتی ہو اور باوجود
قدرت کے منع نہ کرے

م جَابِرٌ اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے ۱۷۶
فرمایا کہ عرب کے لوگ نیکی اور بدی مین قریش کے تابع ہین ف یعنے قریش کی قوم عرب مین
سردار ہی اگر قریش نیک ہوئے تو اور لوگ بھی نیک ہوئے اور اگر قریش بگڑے تو سب بگڑے
اواسطے کہ معمول ہی کہ عمدہ خاندان کے طریق کو لوگ سند پکڑتے ہین

ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِيْ هٰذَا الشَّاْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ ۱۷۷

وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ اَلنَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا تَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ اَشَدَّ النَّاسِ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الشَّاْنِ حَتّٰى يَقَعَ فِيْهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عرب کے لوگ اس سرداری مین قریش کے تابعدار ہین مسلمان اونکا قریش کے مسلمان کا تابع ہی اور کافر اونکا قریش کے کافر کا تابع ہی آدمیون کا حال کہانون کا سا حال ہی جو اون لوگون مین کفر کی حالت مین افضل تھے وہی لوگ اسلام مین بھی افضل ہین جس وقت کہ دین مین ہوشیار ہوجاوین اور احکام شرعی کو خوب سمجھین آدمیون مین بہتر اوسکو پاؤگی جو بہت نفرت رکہتا ہوگا اس اسلام سے یا اس خلافت سے جبتک کہ اوسمین نہ آجاوے ف یعنے قریش مین ہمیشہ سرداری قائم رہی کفر مین بہی اور اسلام مین بہی پھر قریش کے افضل ہونیکا قاعدہ کلیہ فرمایا مثال دیکر کہ جیسے کہانین مختلف ہوتے ہین کہ بعضی کہان سونے کی اور بعضی لوہے کی ویسی ہی آدمی بھی مختلف ہین کہ بعضے خاندان عمدہ ہین شجاعت سخاوت ریاست غیرت ہمت اون مین پیدائشی ہوتی ہی جیسے کہ قریش کا خاندان اور بعضے خاندان نیچے ہوتے جیسے اور عرب پھر فرمایا کہ جو کفر مین بہتر خاندان تہا وہی اسلام مین بھی بہتر ہی بشرطیکہ علم اور عمل کو حاصل کیا ہو اسواسطے کہ شرافت ذاتی اور دینداری مل کر نور علی نور ہوگئی معلوم ہوا کہ شرافت ذاتی بدون دینداری کے خدا کے نزدیک کچھہ حقیقت نہین اور یہ جو فرمایا کہ بہتر وہی ہی جو نہایت نفرت رکہتا ہو اسکے دو مطلب ایک یہ جو حالت کفر مین اسلام سے بہت نفرت رکہتا ہو اسلام کے بعد وہی افضل ہی جیسے عمر فاروق رض اور خالد اور عکرمہ رض اسواسطے کہ جو کفر مین بہت مضبوط ہوتا ہی وہ اسلام مین بھی خوب مضبوط ہوتا ہی مضبوط لوگ جدہر جاتے ہین خوب ہی آتے ہین اور دوسرا مطلب یہ کہ جو خلافت اور امامت سے قبل سردار ہونیکے نفرت رکہتا ہو وہی افضل ہی اسواسطے کہ اوسکو سرداری کی طمع نہین اور جب کہ اوسکو سردار بنایا تو خوب جان فشانی کرتا ہے

۱۷۸ ق ابن عمر الناس کابل مائۃ لا تجد فیھا راحلۃ واحدۃ. بخاری اور
مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمیونکی مثال جیسے سو اونٹ کہ اون
مین نپاؤ سے تو ایکبھی چالاک سواری کے لائق ف یعنے جیسے سو اونٹ مین بھی ایک
عمدہ تیز رفتار نہین نکلتا ویسے ہی سو آدمیون مین ایک بھی کامل آدمی صحبت کے لائق نہین ملتا مطلب
یہ کہ ناقص لوگ کثرت سے ہین اور کامل کمیاب

۱۷۹ م ابو موسیٰ النجوم امنۃ للسماء فاذا ذھبت النجوم اتی السماء ما توعد
وانا امنۃ لاصحابی فاذا ذھبت اتی اصحابی ما یوعدون و
اصحابی امنۃ لامتی فاذا ذھب اصحابی اتی امتی ما یوعدون
مسلم میں ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تارے پناہ ہین آسمان کے پھر جب جاتے
رہین گے تارے تو آجاویگا آسمان پر جسکا وعدہ ہوا یعنے ٹوٹ پھوٹ جاویگا اور مین پناہ
ہون اپنے اصحاب کی پھر جب مین جاتا رہونگا تو آویگا میرے اصحاب پر جسکا اونکو وعدہ
ہوا یعنے اختلاف پڑیگا اور میرے اصحاب پناہ ہین میری امت کے پھر جب میرے اصحاب
جاتے رہین گے تو آویگا میری امت پر جسکا اونکو وعدہ ہی یعنے فساد اور بدعت عالم مین
ظاہر ہوگی ف حضرت کی زندگی مین اختلاف کا نام نہ تھا جو شبہہ ہوتا حضرت سے حل
ہوجاتا حضرت کے بعد اصحاب مین اختلاف ہوا اول خلافت مین بعد اوسکے بعضے مسایل مین
اور جب تک اصحاب کا زمانہ رہا تو اونکی برکت سے فساد دینی اور بدعت کا رواج ممکن نہ تھا
بعد اصحاب کے فساد شروع ہوا اور چند مدت کے بعد عالمگیر ہوگیا یہ حدیث معجزہ ہی کہ جیسے آیندہ
بات کی خبر دی ویسا ہی ہوا

۱۸۰ ق ابن عمر الوتر رکعۃ من آخر اللیل بخاری اور مسلم مین عبد اللہ ابن عمرؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وتر کی نماز ایک رکعت ہی پچھلی رات سے ف امام شافعی
کے نزدیک وتر کی ایک ہی رکعت ہی اور یہی حدیث اونکی دلیل ہی اور امام اعظم کے نزدیک

وترکی تین رکعتین ہین چنانچہ ترمذی مین حدیث ہی علی مرتضی رضی سے کہ حضرت وترکی تین رکعتین پڑہتے
تھے ترمذی نے کہا کہ اسیطرح کی روایت ہی عمران بن حصین اور عائشہ اور عبد اللہ بن عباس
اور ابو ایوب سے اور جامع الاصول مین بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت بعد
تہجد سب کے تین رکعت وترکی پڑہتے تھے اور عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ وترکی تین رکعتین
ہین جیسے مغرب کی تین رکعتین ہین وہ رات کی وتر ہی اور مغرب دن کی وتر مستحب وقت وتر کا
آخر شب ہی جسکو اپنے جاگنے پر اعتماد ہو

۱۸۱ ق عَائِشَةُ اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ آزادی کرنیکا حق اوسکا ہی جسنے آزاد کیا ف یعنے جسنے لونڈی یا غلام
کو آزاد کیا اگر غلام کچہہ چہوڑ کر مر جاوے تو اوسکا وارث آزاد کرنے والا ہے

۱۸۲ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ
رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑکا فرش والے کا ہی اور زنا کرنے والے کو پتہر ف
یعنے لڑکے کا مالک وہی ہی جسکے نیچے اوس لڑکے کی ماں ہی خواہ نکاح سے خواہ ملک سے
اور اگر حرام کار دعوی کرے کہ لڑکا میرے نطفے سے ہی تو اوسکی قسمت مین پتہر ہی یعنے وہ
مالک نہین اور اگر حرام کار بیاہا ہو تو اوسکو سنگسار کرنا چاہیے

۱۸۳ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْيَمِيْنُ الْكَاذِبَةُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْكَسْبِ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جہوٹی قسم کال اور جنس کے
رواج کا سبب ہی اور کسب کے نقصان کا سبب ہی ف یعنے تجارت مین جہوٹی قسم
کہانے سے سوداگر کو یہ احتمال ہوتا ہی کہ بکری بکرئی خوب ہوگی حالانکہ جہوٹی قسم سے اوسکی
سوداگری مین ٹوٹا پڑتا ہی کہ خدا اوسکی برکت کو دور کرتا ہی اور لوگ بھی اوسکو جہوٹا جان کر
اوس سے خرید فروخت کم کرتے ہین معلوم ہوا کہ سوداگری اور بیوپار کی برکت راستی مین ہی

۱۸۴ خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت

ہی کہ

ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم مدعا علیہ پر چاہیے ف مدعا علیہ پر قسم اوس صورت مین ہی جب کہ مدعی کو گواہ نہ ملین

م ابو ھریرۃ الیمین علی نیۃ المستحلف مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے ۱۸۵
فرمایا کہ قسم کا اعتبار قسم لینے والے کی نیت پر ہی ف یعنی قاضی نے جس مطلب کی قسم لی وہی معتبر ہی پھر اگر قسم کھانے والا کہے کہ مینے قاضی کی نیت پر قسم نہین کھائی مینے دلمین کچھہ اور ارادہ کر لیا تھا تو اوسکے اس قول کا کچھہ اعتبار نہین لیکن اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو اوس وقت قسم کھانے والے کی نیت کا البتہ اعتبار ہی

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر ایما کی لفظ ہی

م ابو ھریرۃ ایما امرأۃ اصابت بخورا فلا تشھد معنا العشاء الاخرۃ ۱۸۶
مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عورت خوشبو لگائے ہو وہ ہمارے ساتہ اخیر عشا کی نماز مین نہ حاضر ہو ف حضرت نے اسواسطے کہ تاریکی کے وقت مین خوشبو سونگہہ کے جوان مرد دنکو بد خیال نہ آوے معلوم ہوا کہ خوشبو لگا کر رات مین عورت کا نکلنا درست نہین

ق ابو ھریرۃ ایما امرء مسلم اعتق امرءا مسلما استنقذ اللہ بکل ۱۸۷
عضو منہ عضوا من النار بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ جو مرد مسلمان آزاد کرے مسلمان مرد کو چھوڑاویگا اللہ اوسکے ہر ایک جوڑ کے بدلے اوسکا ہر ایک جوڑ دوزخ سے

م جریر ایما عبد ابق فقد برئت منہ الذمۃ و یروی ابق من موالیہ ۱۸۸
فقد کفر حتی یرجع الیہم مسلم مین جریر رضی سے روایت ہی حضرت نے فرمایا کہ جو غلام بھاگا تو البتہ اوس سے اوتر گئی اسلام کی پناہ اور ایک روایت مین یون ہی کہ جو غلام بھاگا اپنے مالکون سے سو البتہ کافر ہو گیا جب تک کہ اون مین نہ پلٹ آوے ف اگر غلام بھاگنے کو

حلال جانکر بھاگا تو بیشک کافر ہوگیا اور اگر حلال نہین جانا تو کافر نہین ہوا اوس نے کفران نعمت کیا

۱۸۹ صر ابو ھریرۃ اَیُّمَا قَرْیَۃٍ اَتَیْتُمُوْھَا وَاَقَمْتُمْ فِیْھَا فَسَھْمُکُمْ فِیْھَا وَاَیُّمَا قَرْیَۃٍ عَصَتِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاِنَّ خُمُسَھَا لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ ھِیَ لَکُمْ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس بستی مین کہ تم آئے اور وہان ٹھہرے تو تمہارا حصہ اوسی مین ہی اور جس بستی والون نے خدا اور اوسکے رسول کی نافرمانی کی یعنے لڑائی کی تو البتہ اوسکا پانچوان حصہ اللہ اور رسول کا ہی پھر اوس بستی کے باقی چار حصے تمہارے ہین ف یعنے جو ملک بدون جنگ کافرون نے خالی کردیا یا صلح سے قابو مین آیا وہ سب کا سب غازیونکے حصے مین ہی اوسمین خمس نہین اور جو ملک لڑائی سے فتح ہوا اوسمین پانچوان حصہ بیت المال کا اور باقی غازیون کا

۱۹۰ خ عمر اَیُّمَا مُسْلِمٍ شَھِدَ لَہٗ اَرْبَعَۃُ نَفَرٍ بِخَیْرٍ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ قَالَ فَقُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ قَالَ ثُمَّ لَمْ نَسْئَلْہُ عَنِ الْوَاحِدِ بخاری مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس مسلمان کی چار مسلمان نیکی کی گواہی دین خدا اوسکو بہشت مین داخل کریگا عمر فاروق نے کہا پھر ہم نے کہا اور دو آدمی کی گواہی بھی بہشت مین لے جاتی ہی حضرت نے فرمایا اور دو کی گواہی بھی بہشت مین لے جاتی ہی عمر فاروق نے کہا پھر ہمنے ایک شخص کی گواہی کا حال نہ پوچھا ف معلوم ہوا کہ خالص مسلمانون کی گواہی نجات کا سبب ہی

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے شروع مین انکم ہی

۱۹۱ خ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَیُّکُمْ مَالُ وَارِثِہٖ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنْ مَالِہٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُہٗ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنْ مَالِ وَارِثِہٖ قَالَ فَاِنَّ مَالَہٗ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِہٖ مَا اَخَّرَ بخاری مین عبد اللہ ابن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون تم مین ایسا ہی جسکے نزدیک اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ تر پیارا ہو اصحاب نے

کہا یا رسول اللہ کوئی ہم مین ایسا نہین اوسیکے نزدیک اپنے مال سے وارث کا مال زیادہ پیارا ہو حضرت نے فرمایا سو اللہ اوسکا مال تو وہی ہی جو اوسنے آگے بھیجا یعنے خدا کی راہ مین خرچ کیا اور اوسکے وارث کا مال وہ ہی جسکو چھوڑ گیا **ف** اپنا مال وہی جو لینے کام آوے اور کام وہی مال آویگا جو خدا کی راہ مین خرچ ہوا اور جو سکے خرچ نہین کرتے اور اپنا مال جان کے بند کر رکھتے ہین وہ بے نادان ہین کہ اوسکو اوسکے وارث اڑا وینگے اسکے کچھ کام آیا

هـ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلَى بُطْحَانَ اَوْ اِلَى ۱۹۲
الْعَقِيقِ فَيَاْتِيَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِي غَيْرِ اِثْمٍ وَلَا قَطِيعَةِ رَحِمٍ فَقُلْنَا كُلُّنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ اَفَلَا يَغْدُوْ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ اَوْ يَقْرَءُ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلٰثٌ خَيْرٌ مِّنْ ثَلٰثٍ وَاَرْبَعٌ خَيْرٌ مِّنْ اَرْبَعٍ وَمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ مسلم مین عقبہ بن عامر رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون تم مین ایسا ہی کہ یہہ چاہے کہ ہر ایک دن صبح بطحان یا عقیق کی طرف جاوے پھر وہان سے دو اوٹنیان بڑی کوہان والیان لاوے بغیر گناہ اور بغیر قطع برادری کے یعنے نہ چوری اور غصب کیا ہو نہ کسی برادر کا حق کاٹا ہو تو ہمنے کہا کہ ہم سب لوگ یا رسول اللہ اس بات کو چاہتے ہین حضرت نے فرمایا تو پھر کیون نہین تم مین سے ہر ایک مسجد کو جاتا ہی کہ غیر کو سکہلاوے یا خود دو آیتین قرآن کی پڑہی یہ اوسکے حق مین بہتر ہی دو اوٹنیون سے اور تین آیتین بہتر ہین تین اوٹنیون سے اور چار آیتین بہتر ہین چار اوٹنیون سے اور اسطرح آیتون کا شمار اوٹنیون کے شمار سے بہتر ہی یعنے پانچ افضل ہین پانچ سے اور چھہ افضل ہین چھہ سے **ف** بطحان اور عقیق مدینے سے دو کوس پر دو مکان ہین وہان بازار لگتے تھے عمدہ مال عرب کے نزدیک اونٹ ہین اسواسطے اوسکو خاص کر ذکر کیا خلاصہ مطلب یہ کہ قرآن کے پڑھنے اور پڑہانے کا ثواب دنیا کے تمام نفیس مال سے بہتر ہی اسواسطے کہ آخرت کا ثواب باقی ہے اور دنیا فانی

۱۹۳ م جابرٌ اَیُّکُم یُحِبُّ اِنَّ ھٰذَا لَہٗ بِدِرْھَمٍ یَعْنِی جَدْیًا اَسَکَّ مَیِّتًا قَتَنَا وَلَہٗ فَاَخَذَ بِاُذُنِہٖ فَقَالُوْا مَا نُحِبُّ اَنَّہٗ لَنَا بِشَیْءٍ وَمَا نَصْنَعُ بِہٖ قَالَ تُحِبُّوْنَ اَنَّہٗ لَکُمْ قَالُوْا وَاللّٰہِ لَوْ کَانَ حَیًّا کَانَ عَیْبًا فِیْہِ اَنَّہٗ اَسَکُّ فَکَیْفَ وَھُوَ مَیِّتٌ فَقَالَ وَاللّٰہِ اَلدُّنْیَا اَھْوَنُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ ھٰذَا عَلَیْکُمْ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تم مین سے کون چاہتا ہی کہ یہ بھیڑ کا بچہ مردا جسکے کان والا اوس کو ایک درم کے بدلے ملے پھر اوسکا حضرت نے کان پکڑا تو ہم نے کہا کہ ہم نہین چاہتے کہ یہ ہم کو کوئی چیز دیکر ملے اور ہم کیا کرینگے اِسکو حضرت نے فرمایا کیا چاہتے ہو کہ یہ تمکو ملے اصحاب نے کہا خدا کی قسم اگر زندہ ہوتا تو یہ عیب تھا کہ اسکے کان نہایت چھوٹے ہین سو اب تو بھلا کیونکر چاہین کہ اوس مین جان نہین پھر حضرت نے فرمایا خدا کی قسم کہ مقرر دنیا خدا کے نزدیک اس سے زیادہ تر ذلیل اور خوار ہی **ف** یعنے اگر تم مردار سے پرہیز کرتے ہو تو دنیا سے زیادہ تر کنارہ کرو اسواسطے کہ دنیا خدا کے نزدیک مردار سے بھی زیادہ ذلیل اور ناپاک ہی

۱۹۴ م ابو ھُرَیْرَۃَ اَیُّکُمْ یَذْکُرُ حِیْنَ طَلَعَ الْقَمَرُ وَھُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَۃٍ قَالَہٗ لَمَّا تَذَاکَرُوا لَیْلَۃَ الْقَدْرِ عِنْدَہٗ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کسکو یاد ہی وہ وقت جب کہ چاند نکلا تھا جیسے کٹھرے کا کنارہ یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ اصحاب آپسمین حضرت کے پاس شب قدر کا ذکر کرتے تھے کہ کب ہوئی **ف** یعنے شب قدر آخر مہینے مین تھی جب کہ چاند باریک ہوگیا تھا غالب کہ ستائیسویں رات مراد ہی چنانچہ اور حدیثون مین صاف مذکور ہی

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر ای ہی

۱۹۵ خ اَنَسٌ اَیُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰہِ فِیْکُمْ یَعْنِیْ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ سَلَامٍ قَالَہٗ لِلْیَھُوْدِ بَعْدَ اِسْلَامِہٖ فَقَالُوْا خَیْرُنَا وَابْنُ خَیْرِنَا وَسَیِّدُنَا وَابْنُ سَیِّدِنَا قَالَ اَرَاَیْتُمْ

اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰہِ قَالُوْا اَعَاذَہُ اللّٰہُ مِنْ ذٰلِکَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰہِ فَقَالَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَانْتَقَصُوْہُ فَقَالَ ھٰذَا الَّذِیْ کُنْتُ اَخَافُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

بخاری مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیسا شخص ہی تم مین عبد اللہ بن سلام یہ حضرت نے مدینے کے یہودیون سے کہا عبد اللہ بن سلام کے مسلمان ہونیکے بعد تو یہود نے کہا کہ وہ ہمارا افضل ہی اور افضل کا بیٹا اور ہمارا سردار ہی اور ہمارے سردار کا بیٹا حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلاؤ تو کہ اگر عبد اللہ مسلمان ہو جاوے یہود نے کہا کہ خدا اوسکو اسلام سے پناہ مین رکھی پھر تو عبد اللہ بن سلام اندر سے نکل آئے اور کہا کہ اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمدا رسول اللہ تو یہود نے کہا کہ یہ شخص ہم مین نہایت برا ہی اور برے کا بیٹا اور اوسکو نہایت گھٹایا تو عبد اللہ بن سلام نے کہا اسی بات سے مین ڈرتا تھا یا رسول اللہ **ف** عبد اللہ بن سلام مدینے کے یہودیونکے بڑے عالم تھے جب وے مسلمان ہوے تو حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ قوم یہود بڑے مفتری ہین میرے اسلام سے کے ظاہر ہونیکے قبل میرا حال انسے دریافت کیجیے تو سچ بتلا دینگے اور اگر وے جانینگے کہ مین مسلمان ہوا ہون تو مجھ پر بہتان باندھینگے بعد اسکے عبد اللہ اندر مکان مین پوشیدہ ہو کر بیٹھ رہی اور حضرت نے یہود کو بلا کر عبد اللہ کا حال پوچھا اول اونہون نے اوسکی تعریف کی جب معلوم ہوا کہ وے مسلمان ہوے تو اوسی وقت بدل گئے یہی معمول ہی اہل باطل کا کہ اپنے موافق کی تعریف کرتے ہین اور جب کہ اوسنے راہ حق اختیار کی تو فورا اوسپر طعن اور تشنیع کرنے لگتے ہین

۱۹۶ ص اِبْنُ عَبَّاسٍ اَیُّ وَادٍ ھٰذَا قَالُوْا وَادِی الْاَزْرَقِ قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مُوْسٰی ھَابِطًا مِّنَ الثَّنِیَّۃِ وَلَہٗ جُؤَارٌ اِلَی اللّٰہِ بِالتَّلْبِیَۃِ ثُمَّ اَتٰی عَلٰی ثَنِیَّۃِ ھَرْشٰی فَقَالَ اَیُّ ثَنِیَّۃٍ ھٰذِہٖ قَالُوْا ثَنِیَّۃُ ھَرْشٰی قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی عَلٰی نَاقَۃٍ حَمْرَآءَ جَعْدَۃٍ عَلَیْہِ جُبَّۃٌ مِّنْ صُوْفٍ خِطَامُ نَاقَتِہٖ خُلْبَۃٌ

وَهُوَ يُلَبِّيْ مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ کون نالا ہی اصحاب نے کہا یہ ارزق نالا ہی حضرت نے فرمایا گویا کہ مین دیکھتا ہون موسی کو کہ اوترتا ہی ٹیلے سے اور اوسکی بلند آواز ہی خدا کی طرف استغفار جیسے کہ اللّٰہم لبیک یعنی اے میرے رب مین تیرے حضور مین حاضر ہون پھر حضرت آئے ہرشی کے ٹیلے پر سو فرمایا کہ یہ کون ٹیلا ہی اصحاب نے کہا کہ یہ ہرشی ٹیلا ہی حضرت نے فرمایا کہ گویا مین دیکھتا ہون یونس بن متی کو سرخ اونٹنی گٹھان بدن والی پر یونس پر پشمینے کا جبہ ہی اور اسکے اونٹنی کی نکیل کھجور کی چھال کی ہی اور وہ بھی اللّٰہم لبیک کہہ رہا ہی ف یہ حضرت نے حجۃ الوداع کے سال مکے اور مدینے کی راہ مین فرمایا حضرت نے یہ حال خواب مین دیکھا یا اونکی روحون کو واقعی دیکھا

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر استفہام کا ہمزہ ہی

۱۹۷ ق مَالِكُ بْنُ بُحَيْنَةَ الصُّبْحَ اَرْبَعًا اَلصُّبْحَ اَرْبَعًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا صبح کی تو چار رکعتین پڑھتا ہی کیا صبح کی تو چار رکعتین پڑھتا ہی ف صحیح مسلم مین عبد اللہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نماز فجر کی اقامت ہوئی تو حضرت نے ایک مرد کو دیکھا کہ نماز پڑھتا ہی اور مؤذن اقامت کہتا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے جب فجر کی جماعت ہوتی ہو تو سنت صف مین پڑھنا نہ چاہئے اس حدیث کا راوی عبد اللہ بن مالک ہی اور مالک کی طرف نسبت اس حدیث کی غلطی ہی

۱۹۸ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيْلَ اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو کیا معلوم ہی کہ غیبت کیا چیز ہی اصحاب نے کہا خدا اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے بھائی مسلمان کا وہ ذکر کرے جو اوسکو برا لگے اسیکا نام غیبت ہے لوگون نے کہا بھلا فرمائیے تو کہ اگر میرے بھائی مین سچ مچ وہی بات ہو جو مین

حقیقت غیبت

کہی

کھی حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرے بہائی مین فی الحقیقت وہی ہی جو تونے کہا تہی تو تونے اوسکی غیبت کی اور اگر اوسمین وہ بات نہین جو تونے کہی پھر تو تونے اوسپر بھتان باندہا **ف** یعنے سچ ہی بات کا نام تو غیبت ہی اور اگر جہوٹھی بات ہی تو اوسکا نام بھتان ہی خلاصہ مطلب یہ کہ جس چیز کو آدمی سنکر برا جانے وہی غیبت ہی خواہ اوسکے نسب کا نقصان ہو خواہ بدن کا خواہ اوسکے قول اور فعل کا خواہ اوسکے دین کا خواہ اوسکی غیبت زبان سے کرے خواہ اشارے سے کہ یہ سب حرام ہی لیکن ظالم کی غیبت حاکم کے روبرو اور فاسق کی جو سینہ زور گناہ کرتا ہی اور ناقص لقب جو مشہور ہو جیسا اندہا بہرا لنگڑا تو درست ہی

مر أَبُوهُرَيْرَةَ أَتَدْرُونَ مَا هٰذَا قُلْنَا اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هٰذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهِ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِينَ خَرِيفًا فَهُوَ يَهْوِي فِي النَّارِ اَلْآنَ حِيْنَ انْتَهٰى إِلٰى قَعْرِهَا قَالَهُ لَمَّا سَمِعَ وَجْبَةً مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہلا تم جانتے ہو کہ یہ کیا تہا ہمنے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا کہ یہ پتہر تہا کہ دوزخ مین ستر برس سے پہینکا گیا تہا سو دوزخ مین ابتک اترتا چلا آتا تہا یہان تک کہ اوسکی تہ مین پہنچ گیا یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب ایک دہما کا سنا **ف** ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ ہم اصحاب حضرت کی خدمت مین حاضر تھے کہ ہمنے ایک ایسی آواز سنی جیسے کوئی چیز اوپر سے نیچے کو گرتی ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ دوزخ کی چوٹی سے تہ تک ستر برس کی راہ ہی 199

مر أَبُوهُرَيْرَةَ أَتَدْرُونَ مَنِ الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ قَالَ إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَصِيَامٍ وَزَكٰوةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَأَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضٰى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ يُطْرَحُ

فِي النَّارِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون
ہی اصحاب نے کہا کہ ہم مین مفلس وہ ہی کہ جسکے پاس نہ درم ہو نہ اسباب حضرت نے فرمایا کہ البتہ
میری امت سے حقیقت مین مفلس وہ ہی جو قیامت کے دن آوے نماز اور روزہ اور زکوۃ لیکر اور
حالانکہ اسکو گالی دی اور اسکو حرام کاریکا عیب لگایا اور اسکا مال کہا گیا اور اسکی خونریزی کی اور
اوسکو مارا سو اوسکی نیکیون سے اس مظلوم کو دلایا جاویگا اور اوس دوسرے مظلوم کو دلایا جاویگا
سو اگر قصور ادا ہونیکے قبل اوسکی نیکیان ہو چکین گی تو اون مظلومون کے گناہ لیئے جاوینگے
سو اوس ظالم پر ڈالے جاوینگے پھر وہ دوزخ مین ڈالا جاویگا **ف** معلوم ہوا کہ مسلمان
کی عبادت اور نیکیان حق العباد کے بدلے جاوینگے اور اگر نیکیان کم ہوئین اور لوگون کے
حق زیادہ تو اونکے گناہ ظالم کے گردن پر ڈالے جاوینگے تو جب نیکیان جہن گئین اور لوگون کے
گناہ گردن پر پڑے تو حقیقت مین یہی شخص آخرت کا مفلس ٹہرا اگرچہ دنیا مین نہایت مالدار ہو اس
حدیث مین یہ اشارہ ہی کہ مسلمان حق العباد اور مظالم سے ڈرتا رہی اپنے حسنات اور
کثرت عبادت پہ نہ بھولے

۲۰۱ خ عُمَرَ أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ
لِيُعَلِّمَكُمْ دِينَكُمْ بخاری مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسے عمر تو
کیا جانتا ہی کہ یہ پوچھنے والا کون ہی مین نے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے
فرمایا کہ یہ جبرئیل تھا تمہارے پاس آیا کہ تمکو تمہارا دین سکھلاوے **ف** اس حدیث کا
پورا قصہ اسی باب کے اندر حدیث جبرئیل مین مفصل ہو چکا

۲۰۲ ق ابْنُ مَسْعُودٍ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ
قَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ
بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَذٰلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا
إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ

فِی جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ کَالشَّعْرَۃِ السَّوْدَاءِ فِی جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَحْمَرِ ۔

بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشت کے لوگون مین چوتہائی ہو ہمنے کہا ہان حضرت نے فرمایا کہ بہلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشتیون کے تہائی ہو ہمنے کہا ہان حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ مقرر مین امید رکہتا ہون کہ تم بہشتیون مین آدہے ہوگے اور اسکا سبب یہ ہی کہ بہشت مین سوا ایک مسلمان جان کے کوئی نہ داخل ہوگا اور نہین ہو تم اہل شرک مین مگر جیسے ایک سفید بال کالے بیل کی کہال مین یا جیسے ایک سیاہ بال لال بیل کی کہال مین **ف** یعنے آدہے بہشت مین امت محمدی ہوگی اور نصف باقی مین اور پیغمبرون کی اُمتین ہوگین اول حضرت نے چوتہائی فرمایا پہر تہائی پہر آدہا اسواسطے کہ لوگ شکر الٰہی کرین اور دمبدم خوشی مین ترقی ہو

۲۰۳ **ق** عمر اَتَرَوْنَ هٰذِهِ الْمَرْأَةَ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِی النَّارِ قُلْنَا لَا وَاللّٰهِ فَقَالَ لَلّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهِ الْمَرْأَةِ بِوَلَدِهَا قَالَهٗ حِیْنَ رَأٰی امْرَأَةً مِنَ السَّبْیِ تَسْعٰی اِذَا وَجَدَتْ صَبِیًّا فِی السَّبْیِ اَخَذَتْهُ فَاَلْزَقَتْهُ بِبَطْنِهَا فَاَرْضَعَتْهُ

بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ عورت پہینکنے والی ہی اپنے لڑکے کو آگ مین ہمنے کہا قسم ہی خدا کی کہ ہرگز نہ پہینکیگی تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا کا رحم اپنے بندون پر بہت زیادہ ہی اس عورت کے رحم سے اپنے بیٹے پر یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب ایک قیدی عورت کو دیکہا کہ دوڑی جاتی ہی جب وہ قیدیون مین اپنے بچے کو پایا پہر اوسکو اپنے پیٹ سے چمٹا لیا پہر اوسکو دودہ پلانے لگی **ف** اس حدیث مین بیان ہی وسعت رحمت الٰہی کا اس حدیث سے ارحم الراحمین کا مطلب حل ہوتا ہی

۲۰۴ **م** اَبُوْهُرَیْرَۃَ اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَقُوْلُوْا کَمَا قَالَ اَهْلُ الْکِتَابِ مِنْ قَبْلِکُمْ سَمِعْنَا وَعَصَیْنَا بَلْ قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ قَالَهٗ

نصف اہل جنت یعنی امت محمدی

مَا نَزَلَتْ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ
اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَقَالُوْا كُلِّفْنَا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا نُطِيْقُ الصَّلٰوةَ وَالصِّيَامَ
وَالْجِهَادَ وَالصَّدَقَةَ وَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيْكَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَا نُطِيْقُهَا مسلم مین ابو ہریرہ
رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تم وہ کہا چاہتے ہو جیسا تمسے پہلے کتاب والون نے
کہا کہ سنیہ حکم خدا کا سُنا اور نمانا بلکہ تم یون کہو کہ الٰہی ہمنے تیرا حکم سُنا اور مان لیا اے رب
ہمارے تیری بخشش کو ہم چاہتے ہین اور تیرے ہی طرف ہمارا ٹھکانا ہی یہ حضرت نے اوس وقت
فرمایا جب کہ سورۂ بقر کے اخیر مین یہ آیت اوتری کہ خدا ہی کا ہی جو کہ اسمانون اور زمین مین
ہی اور اگر ظاہر کرو جو تمہارے دلون مین ہی یا اوسکو چھپاؤ اوسکا حساب خدا تمسے کریگا تو صحابہ نے
کہا کہ ہمکو اول اون کامون کا حکم ہوا جنکو ہم کرسکتے ہین مثل نماز اور روزے اور جہاد اور خیرات کے
اور البتہ ہم پر یہ آیت اوتری اور یہ ہمارے قابو مین نہین **ف** یعنے خیالات اور وسوسے
سے دل کو روکنا ہمارے اختیار مین نہین اگر اسکا بھی حساب ہوا تو ہمارا کہین ٹھکانا نہین حضرت نے
فرمایا کہ تم اہل کتاب کی طرح حکم عدولی نکرو بندیکو لائق نہین کہ اپنے مالک کے حکم مین تکرار کرے
بلکہ تم یہ حکم بھی مان لو لیکن خدا سے مغفرت مانگو کہ تم پر آسانی کرے پھر اصحاب نے حضرت کے بموجب
ارشاد کے عمل کیا اور حکم مانا تو یہ آیت اوتری کہ حق تعالیٰ کسی جان کو تکلیف نہین دیتا مگر اوسقدر
جتنا اوسکو اختیار ہی سو یعنے اب خیالات اور خطرات پر پکڑ نہین تفسیر مدارک مین لکھا ہی کہ
سب علما کا یہی مذہب ہی کہ خطرات پر مواخذہ نہین لیکن عزم پر مواخذہ ہی عزم اوس ارادہ کو
کہتے ہین جو دل مین جم گیا ہو اور ٹھن چکا ہو

۲۰۵ **خ** اُمُّ سَلَمَةَ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا اَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْهُ قَالَهُ
لِامْرَاَةٍ جَاءَتْ تُسْعِدُ اُمَّ سَلَمَةَ عَلَى الْبُكَاءِ عَلٰى اَبِيْ سَلَمَةَ بخاری مین حضرت ام سلمہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہی کہ شیطان کو اوس گھر مین داخل کرے جس سے
خدا نے اوسکو نکالا ہی یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا ابی سلمہ کی موت پر ام سلمہ کو رولانے آئی

ف حضرت ام سلمہ کے اول خاوند کا نام ابی سلمہ تھا جب وے مر گئے تب کوئی عورت
اونکو رولانے آئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہے یعنے ایمان کی برکت سے شیطان اس گہر سے
دور ہوا ہی اب رونے اور سینے پیٹنے سے شیطان کو پھر اس گہر مین نہ داخل کر اس حدیث سے
صاف معلوم ہوا کہ رونے پیٹنے کے واسطے محفل کرنا شیطانی کام ہی مصیبت مین صبر
چاہیئے نہ کہ ہائے ہائے مچائیے

ق عَائِشَةُ أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَ
۲۰۶ يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ قَالَهُ لِامْرَأَةِ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ وَقَدْ طَلَّقَهَا ثَلٰثًا بخاری اور
مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہی کہ رفاعہ کے نکاح
مین پھر پلٹ جاوے یہ نہین درست ہی جبتک کہ تو اس دوسرے خاوند کا شہد نہ چکھے اور
وہ تیرا شہد نہ چکھے یعنے بدون صحبت کے اول خاوند سے نکاح نہین درست ہی یہ حضرت نے رفاعہ
کی عورت سے فرمایا اور رفاعہ نے اوسکو تین بار طلاق دی تھی ف رفاعہ کی عورت حضرت
پاس آئی اور کہنے لگی کہ یا حضرت میرے خاوند نے مجھکو تین طلاق دیئے سو مین نے عبدالرحمن
بن زبیر سے نکاح کیا تو مین نے اوسکو پایا جیسے کپڑے کا کہونٹ یعنے نامرد ہی تو حضرت مسکرائے اور
یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ تین طلاق کے بعد اول خاوند سے نکاح نہین درست جبتک کہ دوسرا
خاوند اوس عورت سے صحبت نہ کر چکے اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا

ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَتَعْجَبُونَ مِنْ لِينِ هٰذِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي
۲۰۷ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا وَأَلْيَنُ بخاری اور مسلم مین برا ابن عازب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
کیا تم تعجب کرتے ہو اس ریشمی قبا کی نرمی سے البتہ بہشت مین سعد بن معاذ کے رومال اس
سے عمدہ اور نرم تر ہین ف ایک نصرانی بادشاہ نے حضرت کو ریشمی قبا تحفہ بھیجی
اصحاب نے اوسکی عمدگی اور نرمی دیکھکر تعجب کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہے یعنے دنیا کا
نفیس اسباب اس لائق نہین کہ اوسکی خواہش کیجئے آخرت کی عمدگی طلب کرو اسواسطے

کہ جب بہشت کا رومال دنیا کی قبا سے عمدہ ٹھہرا تو وہان کی قبا کو خدا ہی جانے کہ کیسی عمدہ ہوگی

ف ابو بکرۃ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَأَسَدٍ وَغَطَفَانَ أَخَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ لَأَخْيَرُ مِنْهُمْ قَالَهُ لِلْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ حِينَ قَالَ إِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيجِ مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ

بخاری اور مسلم مین ابوبکرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تبلا تو اگر قوم اسلم اور قوم غفار اور قوم مزینہ اور قوم جہینہ بھتر ہون بنی تمیم کی قوم سے اور بنی عامر اور اسد اور غطفان کی قوم سے تو کیا اونکو نقصان اور ٹوٹا پڑے اقرع نے کہا کہ ہان حضرت نے فرمایا تو قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ وے قوم یعنے اسلم وغیرہ بھتر ہین ان قومون سے یعنے بنی تمیم وغیرہ سے یہ حضرت نے اقرع بن حابس سے فرمایا جب کہ اوسنے حضرت سے یون کہا تھا کہ تجھہ سے تو حاجیون کے چوٹون نے بیعت کی ہی یعنے اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ

ف اسلم اور غفار او مزینہ اور جہینہ کی قوم سب کے کی راہ مین رہا کرتے تھے عرب مین کم ذات اور کفر کی حالت مین حاجیون کو لوٹ لیتے سب تھے اور بنی تمیم اور بنی عامر اور اسد اور غطفان کی قوم عمدہ لوگ تھے سو اول اسلم وغیرہ مسلمان ہوئی تو اقرع بن حابس کہ بنی تمیم کا سردار تھا مسلمان ہونیکے وقت حضرت پر اپنے مسلمان ہونیکا احسان جتانے لگا اور قوم اسلم کی حقارت شروع کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے خدا کے نزدیک وہی بھتر ہی جو دین پر چلے اگرچہ ذات کا کمینہ ہو سرداری اور شرافت ذاتی بدون دینداری کے کچھہ حقیقت نہین + شعر

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی + کہ درین راہ فلان بن فلان چیزی نیست

ف انس أَرَأَيْتَ إِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ يَسْتَحِلُّ مَالَ أَخِيهِ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بھلا تبلا تو کہ اگر خدا روک لیوے پھل کو تو کسطرح تو اپنے بھائی مسلمان کے مال حلال کریگا ف اس حدیث کا قصہ پچھلے باب مین ہو چکا کہ حضرت نے کچے پھل کے بیچنے

منع کی

منع کیا ہے یعنے قبل پختگی کے اگر جھڑ جاوے تو مشتری سے قیمت لینا کیونکر حلال ہوگا

۲۱۰ ابو امامۃ أرأیت حین خرجت من بیتک ألیس قد توضأت فأحسنت الوضوء قال بلی یا رسول اللہ قال ثم شہدت الصلوۃ معنا قال نعم یا رسول اللہ قال فان اللہ قد غفر لک حدک او ذنبک

بخاری مین ابو امامہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلا تو جب کہ تو اپنے گھر سے نکلا تھا کیا تو نے اچھی طرح وضو نہین کیا تھا اوسنے کہا درست ہی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا پھر تو ہمارے ساتھ نماز مین حاضر ہوا اوسنے کہا ہان یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا سو مغفرت خدا سے تیری حد بخشی یا یون فرمایا کہ تیرا گناہ بخشا **ف** ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ مینے گناہ حد مارنیکے لائق کیا مجھپر حد ماریے حضرت نے نہ پوچھا کہ کون گناہ ہی پھر حضرت نماز مین مشغول ہوئے وہ شخص بھی نماز مین شریک ہوا بعد فراغت کے پھر اوس شخص نے کہا کہ مجھپر حد ماریے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی شاید کہ اوسکا گناہ صغیرہ تھا جیسے بوسہ یا مساس چنانچہ بعضی روایت مین صاف آیا ہی اسیواسطے حضرت نے اوسکی مغفرت جماعت پڑہنے سے فرمائی اسواسطے کہ صغیرہ گناہ عبادات سے معاف ہوجاتے ہین اور حضرت نے اسواسطے اوس سے نہ پوچھا کہ بدکام کا تفحص بہتر نہین اور اگر وہ اپنے گناہ کو کھول کر بتلاتا اور وہ لائق حد کے ہوتا تو حضرت ضرور اوسپر حد مارتے

۲۱۱ **ق** ابن عمر أرأیتکم لیلتکم ہذہ فان رأس مائۃ سنۃ منہا لا یبقی ممن ہو علی ظہر الارض احد بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم بتلاؤ تو اپنے اس رات کے حال کو سو البتہ حال تو یون ہی کہ اس رات سے سو برس کے سرے تک جو آدمی زمین پر ہی کوئی نہ باقی رہیگا **ف** عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے آخر عمر مین ہمکو عشا کی نماز پڑہائی پھر یہ حدیث فرمائی یعنے سو برس سے زیادہ اس وقت مین کسی کی عمر نہوگی مطلب حدیث کا یہ ہی کہ جب عمر ایسی کم ٹھہری تو دنیا کا لالچ کرنا نے فائدہ ہے اور دوسرا فائدہ اس بیان کا یہ ہی کہ حضرت نے جانا تھا کہ میرے بعد بعضے جھوٹے

لوگ میری صحبت کا دعوی کرینگے جیسے کہ ہندوستان مین کئی سو برس کے بعد بابا رتن حضرت کی صحبت کا دعوی کرتا تھا سو اس حدیث سے اوسکا دعوی غلط ہو گیا اسواسطے کہ حضرت کے قرن سب لوگ سو برس کے اندر ہو چکے

٢١٢ ق ابْنُ عَبَّاسٍ أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ فَقَضَيْتِهِ أَكَانَ يُؤَدَّى عَنْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَصُومِي عَنْ أُمِّكِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلا تو اگر تیری ماپر قرض ہوتا تو اوسکو تو ادا کرتی بھلا اوسکے ادینے سے ادا ہوتا اوس عورت نے کہا کہ ہان ادا ہوتا حضرت نے فرمایا تو روزہ بھی رکھہ اپنی ماکیطرف سے ف ایک عورت نے حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ میری ما مر گئی اور اوسپر قرض روزے تھے اگر مین روزے رکہون تو اوسکی طرف سے ادا ہونگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور سمجھا دیا کہ جسطرح بندیکا قرض ادا ہو جاتا ہی وارث کے ادا کرنے سے ویسے ہی خدا کا بھی قرض ادا ہوتا ہی اور یہی مذہب ہی اسحق کا اور باقی امام کہتے ہین کہ روزہ رکہنے سے مراد یہ کہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کہانا کھلاوے چنانچہ دوسری حدیث مین صاف آیا ہی کہ جو مر جاوے اور اوسپر روزے ہون تو اوسکا وارث اوسکی طرف سے مسکین کو کھلاوے اور دوسری وجہ یہ ہی کہ زندگی مین کسیکے بدلے روزہ رکہنا درست نہین اسیطرح بعد موت کے بھی

٢١٣ ق أَبُو هُرَيْرَةَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بتاؤ تو کہ اگر تم مین سے کسیکے دروازے پر ندی ہو کہ وہ اوسمین سے ہر روز پانچ بار نہاوے کیا اوسکا کچہہ میل باقی رہیگا اصحاب نے کہا کہ کچہہ اوسکی میل سے نہ باقی رہیگا حضرت نے فرمایا کہ یہی حال ہی پانچ نمازون کا کہ اونکے سبب سے حق تعالی گناہون کو مٹا دیتا ہی ف یعنے جیسے ہر روز پانچ وقت نہانے سے بدن پر میل نہین رہتا اسیطرح پنجگانہ نماز سے گناہ نہین رہتے لیکن صرف

پانی ڈالنے سے میل نہین چہوٹتا بدنکا ملنا اور مانجنا بھی شرط ہی اسیطرح نماز مین بھی حضوری
دل اور اپنے رب کے روبرو گڑگڑانا ضرور چاہیے تاکہ گناہون کا میل دل سے چہوٹے

ف جابرؓ أَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْهُمَا وَيُرْوَى قُمْ ٢١٤
فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَتَجَوَّزْ فِيهِمَا قَالَهُ لِسُلَيْكٍ الْغَطَفَانِيِّ حِيْنَ جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَعَدَ سُلَيْكٌ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو دو رکعتین پڑہ چکا ہی تیعنے تحیۃ المسجد کی اوسنے کہا کہ نہین
حضرت نے فرمایا کہ اوٹہہ اور اونکو پڑہ لے اور دوسری روایت یون ہی کہ اوٹہہ اور دو رکعتین پڑہ
اور اونمین اختصار کر یعنے ہلکی پڑہ یہ حضرت نے سُلیک غطفانی سے فرمایا جب سے کہ وہ جمعہ کے
دن آیا اور حضرت منبر پر بیٹھے تہے تو سُلیک بیٹہہ گیا بدون تحیۃ المسجد پڑہے ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ خطبہ کے وقت بھی تحیۃ المسجد پڑہنا درست ہی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا
اور امام اعظم کے نزدیک خطبے کے وقت تحیۃ المسجد نہین درست اسواسطے کہ دوسری حدیث
مین آیا ہی کہ جب امام خطبہ پڑہنے کو نکلا تو نماز اور کلام نہین چاہئے

ف أَبُو هُرَيْرَةَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے ٢١٥
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا ذو الیدین سچ کہتا ہی ف مصابیح مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے عصر کی نماز پڑہائی اور دوہی رکعت کے بعد سلام پھیر کے اوٹہہ کہڑے ہوے
جماعت مین صدیق اور فاروق بھی تھے مگر رعب سے کلام نہ کر سکے جماعت مین ایک شخص تھا
خرباق نام اوسکا لقب ذو الیدین تھا اسواسطے کہ اوسکے ہاتہ لنبے تھے اوسنے کہا یا رسول اللہ
کیا نماز کم ہوگئی یا آپ بھول گئے حضرت نے فرمایا یہ کچہہ بھی نہین ہی یعنے نہ نماز کم ہوئی نہ مین بہولا
ہون اوسنے کہا کچہہ تو ضرور ہوا ہی یا نماز کم ہوئی یا آپ بہولے ہین تب حضرت نے اصحاب کی
طرف متوجہ ہوکر یہ حدیث فرمائی یعنے ذو الیدین کیا سچ کہتا ہی اصحاب نے کہا کہ ہان پھر حضرت نے
آگے بڑہ کے اور دو رکعت نماز پڑہی اور سجدہ سہو کا کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بھول چوک

پیغمبرون کو بھی ہوتی ہی اور اگر امام کو شک پڑے تو مقتدیونکے قول پر عمل کرے اور کلام
قلیل نماز کو نہین باطل کرتا لیکن امام اعظم کے نزدیک ہر طرحکا کلام نماز کو باطل کرتا ہی امام طحاوی
نے کہا ہی کہ اوسوقت تک نماز مین کلام کرنا حرام نہین تھا پھر کلام کرنا نماز مین منسوخ ہوگیا عینی
نے شرح ہدایہ مین لکھا ہی کہ اوّل اسلام مین کلام کرنا نماز مین درست تھا چنانچہ زید بن ارقم کی حدیث
سے ثابت ہی پھر جب کلام کرنا منع ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جب امام چوکے تو مقتدی سبحان اللہ
کہکر امام کو آگاہ کرے سو اگر یہ حدیث نسخ کلام کے بعد کی ہوتی تو ذوالیدین تسبیح سے
حضرت کو آگاہ کرتے کلام نہ کرتے اور جب کہ کلام کیا تو صاف معلوم ہوا کہ یہ قصہ اوسوقت
کا ہی جب کہ کلام کرنا درست تھا تو ثابت ہوا کہ یہ حدیث منسوخ ہی واللہ اعلم

٢١٦ ق كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلٰثَةَ
أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً لَا أَدْرِي بِأَيِّ ذٰلِكَ بَدَأَ قَالَ
لَهُ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ بخاری اور مسلم مین کعب بن عجرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ کیا تجھکو تکلیف دیتے ہین تیرے سر کے کیڑے مینے کہا ہان حضرت نے فرمایا تو بالون کو منڈا ڈال اور
تین روزے رکھہ یا چھہ محتاجون کو کھانا کھلا یا ایک قربانی ذبح کر راوی کہتا ہی کہ مین نہین جانتا
کہ ان تین چیزون سے کون چیز اوّل حضرت نے فرمائی یہ حضرت نے کعب بن عجرہ سے فرمایا جنگ
حدیبیہ کے زمانے مین ف معلوم ہوا کہ جب محرم کو سر کی جوون تکلیف دیوین تو
بالون کو منڈا وے اور یہ کفارہ دیوے باقی قصہ حدیث کا ہو چکا ہے

٢١٧ م أَبُو هُرَيْرَةَ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلٰثَ خَلِفَاتٍ
عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلٰثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلٰثِ
خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی چاہتا ہی
کہ جب اپنے گھر پلٹ جاوے تو تین گابھن اونٹنیان بڑے قد والین موٹین گھر مین پاوے
ہمنے کہا ہان حضرت نے فرمایا تو جو کوئی تین آیتین اپنی نماز مین پڑہی اوسکے حق مین بہتر ہی تین

گا ہن اونٹنیون ہر بڑے قد والی موٹیون سے

۲۱۸ خ اَبُو سَعِيدٍ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ فِي لَيْلَةٍ بخاری مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا ہر ایک تم سے عاجز ہی اس سے کہ تہائی قرآن ہر ایک رات پڑہی ف اصحاب نے کہا یا رسول اللہ تہائی قرآن ہر رات کو پڑہنا کس سے ہو سکے حضرت نے فرمایا کہ قل ہو اللہ قرآن کی تہائی ہی یعنے اسکا ثواب تہائی قرآن کے برابر ہی

۲۱۹ م سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَاَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهُ اَلْفُ حَسَنَةٍ اَوْ يُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيئَةٍ وَيُرْوَى وَيُحَطُّ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہر ایک تم مین سے عاجز ہی اس سے کہ ہر روز ہزار نیکیان حاصل کرے پھر حضرت کے پاس بیٹھنے والون مین سے ایک شخص نے پوچھا کہ کیونکر ہو سکے کہ کوئی ہم مین سے ہزار نیکیان کرے حضرت نے فرمایا کہ سو بار سبحان اللہ پڑہے تو اوسکے واسطے ہزار نیکیان لکہی جاوین تب یعنے اگر وہ نیک ہی یا ہزار گناہ اس سے گرائے جاوین تب یعنے اگر وہ گنہگار ف سو بار سبحان اللہ پڑہنے سے ہزار نیکیان اسواسطے ہوئین کہ خدا نے ایک نیکی کا دس گنا ثواب مقرر کیا ہی تو سو کا دہ چند ہزار ہوا

ایک بار سبحان اللہ پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر الا ہی

۲۲۰ ق اَبُو هُرَيْرَةَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ اِنَّهُ اَعْوَرُ وَاِنَّهُ يَجِيءُ بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِي يَقُولُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَاِنِّي اُنْذِرُكُمْ كَمَا اَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو دجال کی وہ بات بتلاتا ہون جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے نہین بتلائی وہ بات یہ ہی کہ دجال کانا ہی اور وہ باغ اور آگ کی صورت اپنے ساتھ لاویگا تو جسکو وہ باغ کہیگا وہ حقیقت

۔ مین آگ ہی اور مین تمکو ڈراتاہون جیسا نوح سینے اپنی قوم کو ڈرایا

۲۲۱ عن ابوذرؓ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ قَالَهٗ لَهٗ مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان مین تجھکو بتلاتاہون خدا کے بہت پیارے کلام کو مقرر بہت پیارا کلام خدا کے نزدیک سبحان اللہ وبحمدہ ہی یہ حضرت نے ابوذر سے فرمایا

۲۲۲ ف عَلِيٌّ اَلَا اُخْبِرُكِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَّكِ مِنْهُ تُسَبِّحِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتَحْمَدِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتُكَبِّرِيْنَ اللّٰهَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ قَالَهٗ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حِيْنَ سَاَلَتْهُ خَادِمًا بخاری اور مسلم مین علیؓ مرتضی رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان مین تجھکو بتلاؤن جو تیرے لئے خدمتگار سے بہتر ہی سبحان اللہ پڑہ تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ پڑہ تینتیس ۳۳ بار اور اللہ اکبر پڑہ چونتیس ۳۴ بار یہ حضرتؐ نے حضرت فاطمہ رضؓ سے فرمایا جب کہ اونہون نے لونڈی خدمتگار مانگی تھی ف پوری روایت یون ہی کہ حضرت فاطمہ حضرت پاس گئین چکی پیسنے کی تکلیف بیان کرنیکو اور لونڈی مانگنے کو اونکو خبر معلوم ہوئی تھی کہ حضرت پاس لونڈی غلام آئے ہین اوسوقت حضرت سے ملاقات نہوئی حضرت عائشہ رضؓ سے یہ پیغام کہہ آئین جب حضرت تشریف لائے تب حضرت عائشہ رضؓ نے یہ پیغام پہنچایا اوسیوقت حضرت اونکے گہر تشریف لیگئے تو علیؓ مرتضی اور حضرت فاطمہ رضؓ بستر پر لیٹے تہے حضرت کو دیکھ کر اوٹھنے کا ارادہ کیا حضرت نے فرمایا کہ تم دونو لیٹے رہو پھر حضرت سرہانے کی طرف دونون کے درمیان بیٹھے تو یہ حدیث فرمائی کہ سوتے وقت پڑہا کرین باوجود مقدور کے حضرت نے حضرت فاطمہ کو لونڈی نہ دی اور یہ ذکر الٰہی سکھلائے اسواسطے کہ فقر اور ترک دنیا کی تعلیم منظور تھی اس ذکر کی یہ تاثیر ہے کہ جو شخص کسی کام مین تھک جاتا ہو اور سوتے وقت اس نیت سے پڑہے تو اوسکی ماندگی رفع ہے

تسبیح فاطمہ کے پڑہنے سے دفع عاجزی وماندگی مجرب ہے

۲۲۳ م سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَشَدَّ حَرًّا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الرَّاكِبَيْنِ الْمُقَفِّيَيْنِ مسلم مین سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بتلاؤن سب مین قیامت کے دن اس تپ والے سے زیادہ ترگرمی اور سوزش ہو یہ دونون سوار مرد ہین جو پیٹھہ پھیر کر چلے جاتے ہین حضرت نے اشارہ دو منافقون کی طرف کیا ف مسلم مین سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ ایک بیمار کو پوچھنے گئے اوسکو تپ تھی سب نے اوسکے بدن پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ واللہ ہمنے آج تک ایسی تپ جلتی کبھی نہین دیکھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے آخرت کی سختی کے روبرو دنیا کی سختی کچھہ حقیقت نہین

۲۲۴ ق حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ يُقْسِمُ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ بخاری اور مسلم مین حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بہشتی لوگ بتلاؤن جو بیچارے غریب ہین لوگون کی نظرون مین حقیر اگر وہ خدا کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھین تو خدا اونکی قسم کو سچا کر دیوے ہان مین تمکو بتلاؤن دوزخی لوگ جو اُجڈ موٹا حرام خور گھمنڈ والا ہی ف یعنے بہشت غریب بےزور مسلمانون کا مقام ہی اور دوزخ بدخلق شکم پرور مغرور والون کا مکان ہی جو بہشت کا طالب اور دوزخ سے ڈرتا ہو وہ غریبی اختیار کرے ظالم نہ بنے اور جو بہشت کی پرواہ نہ رکھے اور دوزخ سے نڈر ہے وہ جو چاہے سو کرے

بہشت جاے ضعفا و دوزخ مقام متکبران ہے جاننا

۲۲۵ م زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِيْ يَاْتِيْ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُسْاَلَهَا مسلم مین زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین بتلاؤن بہتر گواہ کو بہتر وہ ہی جو گواہی پوچھنے سے پہلے گواہی دیوے ف بے گواہی ملنگے گواہی دینا اوس صورت مین افضل ہی جب اوسکے سوائے اور کوئی گواہ نہو اور بدون اسکے گواہی کی کسیکا حق تلف ہوتا ہو اسواسطے کہ بہتے ضرورت معاملات مین قبل طلب کے

گواہی دنیا و دینداری کی بات ہنین چنانچہ اونکی مذمت مین اور حدیث مین آیا ہی کہ میرے بعد
ویسے لوگ پیدا ہون ـگے جو بن مانگے گواہی دینگے تیار ہونگے

۲۲۶ ف اَبُوْ وَاقِدِنِ اللَّيْثِيُّ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلٰثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوٰى اِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيٰى فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین ابو واقد رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین خبر دیتا ہون تینون شخص کی سو اونمین ایک نے تو خدا کی طرف رجوع کی تو خدا نے اوسکو جگہہ دی اور دوسرا تو شرمایا تو خدا بھی اوس سے شرمایا یعنی اوسکو اپنے غضب سے بچایا اور تیسرے نے تو موہنہ موڑا تو خدا نے بھی اوس سے اعراض کیا ف بخاری مین ابو واقد سے پوری روایت یون ہی کہ حضرت مسجد مین بیٹھے تھے اور حضرت کے پاس لوگ بیٹھے کہ تین آدمی سامنے آئے سو اونمین سے ایک تو پلٹ گیا اور دو آپکے آگے آئے سو اون دومین سے ایک نے حلقے مین مکان خالی پایا سو وہان بیٹھ گیا اور دوسرا سبکے پیچھے بیٹھا جب حضرت نے کلام سے فراغت پائی تب یہ حدیث فرمائی یعنی جو اندر مجلس مین بیٹھا حکم خدا دریافت کرنیکو سو خدا نے اوسکی کوشش قبول کی اور دوسرا اندر آنے سے شرمایا تو خدا نے اوسکو عذاب سے بچایا اسواسطے کہ وہ ہرچند حضرت سے دور پڑا لیکن مجلس مین شریک رہا اور تیسرے نے جب آنے کی لائق جگہہ نہ دیکھی تو غرور کے سبب سے چلا گیا اسواسطے غضب الٰہی مین گرفتار ہوا معلوم ہوا کہ علم اور وعظ کی مجلس مین قریب ہونا نہایت افضل ہی اور دور بیٹھنا ہرچند جائز ہی لیکن ثواب مین کمتر ہی اور وہان سے جا کر چلے آنا گناہ ہی

۲۲۷ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطٰى اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ہان مین بتلاتا ہون تمکو وہ چیز جسکے سبب سے خدا گناہون کو مٹا دے اور درجے

[illegible]

بلند کرے اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ یہ تو ضرور بتلایئے حضرت نے فرمایا کہ پورا وضو کرنا سخت وقتون مین اور کثرت آمد و رفت مسجد و نکی اور انتظار کرنا دوسرے وقت کی نماز کا ایک وقت کے نماز کے بعد سو حقیقت مین یہی عمدہ رباط ہی ف رباط اوسکو کہتے ہین کہ دار الاسلام کی حد پر چھاؤنی ہو اور گھوڑے باندہی جاوین تاکہ کافرون کا لشکر نہ آنے پاوے سو فرمایا کہ یے تین عمل باطن کی چھاؤنی ہین کہ شیطان کے لشکر کو روکتے ہین سخت وقتون مین پورا وضو کرنا یعنے نہایت سردی مین یا بیمار ہین اچھی طرح تین بار اعضا کو دہونا یا گران قیمت پانی مول لیکر وضو کرنا کثرت آمد و رفت مسجد مین یعنے پنجگانہ نماز کے واسطے آنا جانا اور نماز کا انتظار کرنا یعنے مسجد مین مثلاً عصر پڑھ کے مغرب کے واسطے بیٹھنا

۲۲۸ ف عَائِشَةُ اَلَا اَسْتَحِیْ مِمَّنْ تَسْتَحِیْ مِنْهُ الْمَلَائِکَةُ یَعْنِیْ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین نہ شرماتا جس سے فرشتے شرماتے ہین یعنے عثمان بن عفان رض سے ف دوسرے باب مین اسکا قصہ ہو چکا کہ حضرت پنڈلی کہولے صدیق اور فاروق کے روبرو بیٹھے تھے اور جب حضرت عثمان آئے تو حضرت نے پنڈلی پر کپڑا ڈال لیا حضرت سے اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے حضرت عثمان کی بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی اسواسطے کہ جتنی شرم زیادہ اوتنا ایمان زیادہ

۲۲۹ خ اَبُوْ بَکْرَةَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ قُلْنَا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاِشْرَاکُ
بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَکَانَ مُتَّکِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ یَقُوْلُهَا حَتّٰی قُلْتُ لَا یَسْکُتُ بخاری مین ابوبکرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بتلاتا ہون کبیرہ گناہو مین جو بہت بڑے ہین سے ہمنے کہا ہان یا رسول اللہ بتلایئے حضرت نے فرمایا کہ خدا کا شریک مقرر کرنا اور ماباپ کی نافرمانی اور ایذارسانی اور حضرت تکیہ دیئے

سنتے تھے سو اوٹھ بیٹھے پھر فرمایا خبردار ہو اور جھوٹھی بات اور جھوٹھی گواہی خبردار ہو اور
جھوٹھی بات اور جھوٹھی گواہی خبردار ہو اور جھوٹھی بات اور جھوٹھی گواہی پھر حضرت ہمیشہ اسکو
کہتے رہے یہان تک کہ ہمنے کہا کہ حضرت نہین چپ ہون سب گے

٢٣٠ م ابن مسعود اَلَا اُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ هِيَ النَّمِيمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ مسلم مین عبد اللہ
بن مسعود رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ہان مین بتلاتا ہون تمکو کہ بہتان کیا چیز ہی وہ چغلی
ہی جو کثرت گفتگو سے لوگونمین فساد ڈالے

٢٣١ ق عمرو بن العاص اَلَا اِنَّ آلَ اَبِي فُلَانٍ لَيْسُوا بِي بِاَوْلِيَاءَ اِنَّمَا وَلِيِّيَ
اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ وَلٰكِنَّ لَهُمْ رَحِمٌ اَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا
بخاری اور مسلم مین عمرو بن عاص رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ ابی فلان
کی اولاد میری دوست اور مددگار نہین میرا مددگار خدا ہی اور مسلمانونمین جو نیک ہی اور بخاری
مین اتنی روایت زیادہ کی ہی مگر اونکو میرے ساتھ قرابت ہی مین اوسکو تر و تازہ کرتا رہونگا
یعنے برادری کا حق ادا کرونگا ف حضرت نے کسی شخص کو مجمل ذکر کیا کہ فلانے کی اولاد
ہمارے دوست نہین واللہ اعلم وہ کون شخص تھا اوسکو معین کرنا کہ اوسکا فلانا نام ہی ہم پر
کچھہ ضرور نہین ہرچند بعضے کہتے ہین کہ حکم بن العاص مراد ہی اسکو خدا ہی پر حوالہ کرنا بہتر ہی
اور صالح المومنین سے بعضے کہتے ہین کہ صدیق اور فاروق یا علی مرتضی مراد ہین واللہ اعلم

٢٣٢ ق ابو مسعود عقبة بن عمرو الانصاري اَلَا اِنَّ الْاِيمَانَ هٰهُنَا
وَاِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ اُصُولِ اَذْنَابِ الْاِبِلِ حَيْثُ
يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ بخاری اور مسلم مین ابو مسعود رضے سے جنکا عقبہ بن عمرو نام
ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ البتہ ایمان تو ادہر ہی اور مقرر کڑاپن اور دلون کی
سختی اون لوگون مین ہی جو چلایا کرتے ہین اونٹون کی پوچھون کی جڑ پاس جدہر سے شیطان کے
دو سینگ نکلتے ہین یعنے قوم ربیعہ اور مضر مین ف اول حضرت نے یمن کی طرف اشارہ

کیا

کرسکے اونکی تعریف کی اسواسطے کی کہ وہان سب کے لوگ بہت جلد ایمان لائے اور پورب کی طرف اشارہ کیا اور اونکی مذمت کی سے یعنے قوم ربیعہ اور مضر جنکے پاس اونٹ بہت سے تھے اسواسطے کہ وے اسلام سے بہت مخالف رہی شیطان کے دو سینگ سے مراد سورج ہی اسواسطے کہ جب آفتاب نکلتا ہی تو شیطان اپنے دونون سینگ ادہین لگا دیتا ہی کہ کافرون کا سجدہ اوسکی طرف واقع ہو

۲۳۳ م عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ قَالَهُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَمَّا قَرَأَ وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ مسلم مین عقبہ بن عامر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ البتہ قوت سے مراد تیراندازی ہی یہ حضرت نے تین بار منبر پر فرمایا جب کہ یہ آیت پڑہی کہ کافرون سے کے لئے قوت تیار کرو جتنا تمسے ہو سکے ف قرآن مین قوت کی لفظ مجمل تھی حضرت نے اوسکی تفسیر کی سے یعنے قوت سے مراد جسکا خدا تمکو حکم کرتا ہی تیراندازی ہی تیرانداز کا اسواسطے حکم ہوا کہ دور کا ہتھیار ہی بان اور بندوق اور توپ بھی تیراندازی مین داخل ہی اسواسطے کہ تیر کی طرح اونکی بھی مار ہی دور سے

۲۳۴ ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ اَلَا اِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَأْذَنُوْنِي اَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ فَلَا آذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ اِلَّا اَنْ يُحِبَّ ابْنُ اَبِي طَالِبٍ اَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَاِنَّمَا ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِنِّي يُرِيْبُنِي مَا رَابَهَا وَيُؤْذِيْنِي مَا آذَاهَا بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ بنی ہشام بن مغیرہ کی اولاد مجھسے اسکی اجازت مانگتے ہین کہ اپنی بیٹی کو علی بن ابیطالب سے نکاح کردین سو مین اونکو اجازت نہین دیتا پھر بھی مین اونکو اجازت نہین دیتا پھر بھی مین اونکو اجازت نہین دیتا مگر یہ کہ ابیطالب کا بیٹا یہ چاہے کہ میری بیٹی کو طلاق دیوے اور اونکی بیٹی سے نکاح کر لیوے سو میری بیٹی تو میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہی مجھکو بھی وہی چیز رنج دیتی ہی جو اوسکو

رنج دیتی ہی اور مجھکو تکلیف دیتی ہی جو اوسکو تکلیف دیتی ہی **ف** علی مرتضی نے ابوجہل بن ہشام کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ کیا فاطمہ زہرا نے حضرت سے شکایت کی کہ یا رسول اللہ لوگونکو یہ گمان ہی کہ حضرت اپنی بیٹیون کے واسطے غصہ نہین کرتے اور علی مرتضی ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرتے ہین تب حضرت اوٹھے اور خطبہ پڑھا اور یہ حدیث فرمائی پھر علی مرتضی نے اوسکا نکاح موقوف کردیا اگر کوئی کہی کہ شرع مین تو چار نکاح مرد کو درست ہین پھر حضرت نے کیون منع کیا اوسکا جواب یہ ہی کہ حضرت صاحب شریعت تھے حضرت کو اختیار تھا کہ اسکو منع کرین اسواسطے کہ حضرت کے خلاف مرضی کرنا شرع مین درست نہین اور دوسری وجہ یہ ہی کہ جیسے بی بی کے ہوتے اوسکی بہن سے نکاح نہین اوسیطرح حبیب اللہ کی بیٹی کے ہوتے عدو اللہ کی بیٹی سے نکاح جایز نہوا

ف فَاطِمَةُ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَاۤءِ الْعَالَمِيْنَ اَوْ سَيِّدَةَ نِسَاۤءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَالَهُ لَهَا بخاری اور مسلم مین فاطمہ زہرا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تو راضی اس سے نہین ہوتی کہ تو مسلمانون کی عورتون کی سردار ہووے یا یون فرمایا اس امت کی عورتون کی سردار ہووے یہ حضرت نے فاطمہ زہرا سے فرمایا **ف** مصابیح مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کی بی بیان حضرت کے پاس بیٹھی تھین کہ فاطمہ زہرا آئین حضرت نے فرمایا اے میری بیٹی مرحبا پھر حضرت نے اونکو بٹھلایا اور اون سے سرگوشی یعنے کان مین بات کی تو فاطمہ نہایت رونے لگین جب حضرت نے اونکو غمگین دیکھا تو دوسری بار سرگوشی کی پھر تو وے ہنسنے لگین مینے پوچھا کہ حضرت نے تمسے کیا سرگوشی کی فاطمہ زہرا نے کہا کہ حضرت کا بھید تو مین نہین ظاہر کرونگی پھر جب حضرت کا انتقال ہوا تو مینے فاطمہ زہرا سے کہا کہ میرا حق جو تمپر ہی اوسکی مین تمکو قسم دیتی ہون کہ اوس سرگوشی کا حال مجھسے بتلاؤ فاطمہ زہرا نے کہا ہان اب تو کچھ مضائقہ نہین اول بار جو حضرت نے مجھسے سرگوشی کی تھی تو یہ فرمایا تھا کہ ہر سال مجھسے جبرئیل ایکبار قرآن کا دور کرتے تھے اور اسکے سال دوبار دور کیا سو مجھکو معلوم ہوتا ہی کہ میری موت قریب ہی اسواسطے

۲۳۵

فضیلت فاطمہ زہرا علیہا السلام

مین

مین رونے لگی تھی پھر دوسرے بار حضرت نے میرے کان مین کہا کہ میرے بعد میرے اہلبیت
تو ہی پہلے مرے گی جدا سے ڈرتے رہیو اور صبر کیجیو مین تیرا بہتر پیشوا ہون اور کیا تو
اس سے راضی نہین ہوتی کہ بہشتی عورتون کی سردار ہووے یا یون فرمایا کہ مسلمانون کی
عورتون کی سردار ہووے اس حدیث سے بڑی عمدہ فضیلت فاطمہ زہرا کی ثابت ہوئی

ق ابْنُ عُمَرَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ ٢٣٦
وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا اَوْ يَرْحَمُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ کیا تم نہین سنتے ہو کہ البتہ خدا آنکھ کے آنسو سے اور دل کے غم سے عذاب
نہین کرتا و لیکن عذاب تو اسکے سبب سے یعنے زبان سے کرتا ہی یا رحم کرتا ہی ف
مصابیح مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ سعد بن عبادہ بیمار تھے حضرت اونکی عیادت
کو گئے اور حضرت کے ساتھ عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن مسعود تھے
حضرت جب وہان پہنچے تو دیکھا کہ سعد بن عبادہ غش مین بیہوش پڑے ہین پوچھا کہ کیا یہ مرگیا
لوگون نے کہا کہ غش مین ہی تو حضرت روئے اور لوگ بھی حضرت کا رونا دیکھ کر روئے
پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے دلمین غم کرنا اور صرف آنسو لیکے رونا درست ہی اور
زبان سے نوحہ کرنا اور واویلا کہنا غضب الٰہی کا سبب ہی اور اگر زبان سے انا للہ و انا الیہ
راجعون کہی تو رحمت الٰہی کا سبب ہی

خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلَا تَعْجَبُوْنَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّيْ شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ يَشْتِمُوْنَ ٢٣٧
مُذَمَّمًا وَيَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَاَنَا مُحَمَّدٌ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا
تمکو تعجب نہین آتا کہ کیونکر حق تعالی میری طرف سے قریش کی گالی اور لعنت کو پھیرتا ہی وے
گالی دیتے ہین مذمم کو اور لعنت کرتے ہین مذمم کو اور مین تو محمد ہون ف محمد کے
معنے سراپا نہایت تعریف والا اور مذمم کے معنی اوسکا برائی والا سو قریش عداوت کے سبب سے
حضرت کو محمد نہ کہتے تھے مذمم کہتے تھے اور بدگوئی کرتے تھے سو حضرت نے اصحاب کو یہ

احسان الٰہی جتایا کہ دیکھو کس تدبیر سے خدا نے مجھکو اونکی بدگوئی سے بچایا کہ وے تو مذمم کو بد کہتے ہین تو مجھکو کیا میرا نام تو حقیقت مین محمد ہی

۲۳۸ م حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ اَلَا رَجُلٌ يَأْتِيْنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَهَا ثَلٰثًا لَيْلَةَ الْاَحْزَابِ مسلم مین حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا ایسا کوئی مرد نہین جو ہمکو قوم کفار کی خبر لا دیوے خدا اوسکو قیامت مین میرے ساتھ کرے یہ حضرت نے تین بار جنگ احزاب کی رات مین فرمایا **ف** جنگ احزاب یعنے جنگ خندق مین قریش وغیرہ کفار نے ہجوم کر کے مدینہ گھیر رکھا تھا سو ایک رات نہایت سرد ہوا چلی شدت سردی سے کسیکو ہلنے کی طاقت نہ تھی اوس وقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ کوئی کافرونکی خبر لا دیوے تو یہ عالی درجہ پاوے حذیفہ سے روایت ہی کہ حضرت نے تین بار یہ فرمایا لیکن کسیکو جرات نہوئی پھر حضرت نے مجھسے فرمایا کہ اے حذیفہ تو اوٹھ اور اونکی خبر لا تو مجھکو اب کچھ عذر نرہا اسواسطے کہ میرا نام لیا خواہ مخواہ مجھکو جانا پڑا اور حضرت نے فرمایا کہ چپکے خبر لا اور ہان کسیکو نہ چھیڑ تو جب مین حضرت کے پاس سے چلا تو مجھکو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کہ مین حمام مین ہون جب مین وہان پہنچا تو مینے ابوسفیان کو دیکھا کہ آگ سے اپنی پیٹھ سینکتا ہی مینے چاہا کہ ایک تیر اوسکو لگاؤن لیکن حضرت کی بات یاد کر کے مین رک رہا پھر مین پلٹ آیا اور حضرت کو اونکی خبر پہنچائی تو حضرت نے اپنا کمل جسپر نماز پڑھتے تھے مجھکو اوڑھایا مین گرمی پاکر صبح تک سویا کیا جب صبح ہوئی تو حضرت نے فرمایا کہ اوٹھ اے بڑے سونیوالے اس حدیث سے حذیفہ کی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی

۲۳۹ م جَابِرٌ اَلَا لَا يَبِيْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ ثَيِّبٍ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ نَاكِحًا اَوْ ذَا مَحْرَمٍ مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو کہ مرد رات کو اوس عورت پاس نرہے جو کواری نہین مگر یہ کہ اوسکا خاوند ہو یا رشتہ دار محرم ہو **ف** بگانی عورت پاس مرد کو رہنا اور خلوت کرنا حرام ہی خواہ رات ہو خواہ دن کواری عورت ہو یا بیاہی یا بیوہ لیکن

اس حدیث مین کواری عورت پاس رہنے سے صاف منع نہین فرمایا اسواسطے کہ اکثر عادت لوگون
ہی کہ کواری پاس اجنبی غیر نہین رہتا

خ ابْنُ عُمَرَ اَلَا مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفْ اِلَّا بِاللهِ بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے ٢٣٠
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ جو قسم کہایا چاہی تو سوائے خدا کے کسیکی قسم نہ کہاوے
ف حالت کفر مین عادت تھی کہ بتون کی اور اپنے باپ دادون کی قسم کہاتے
تھے سو اوسکو منع فرمایا اسواسطے کہ قسم اوسکے نام کی چاہیئے جو سبکا مالک ہو مخلوق کی
قسم کہانا درست نہین

م جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ اَلَا وَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ ٢٣١
وَصَالِحِيْهِمْ مَسَاجِدَ اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّىْ اَنْهَاكُمْ
عَنْ ذٰلِكَ مسلم مین جندب بن عبد اللہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو
کہ جو لوگ تمسے پہلے تھے تو وے اپنے پیغمبرون اور اولیا کی قبرون کو مسجدین بناتے تھے خبردار
ہوجاؤ سو تم قبرون کو مسجدین نہ بنائیو مین تمکو اس سے منع کرتا ہون ف قبرستان مین
نماز پڑہنا اسواسطے منع ہی کہ اسمین شبہہ پڑتا ہی کہ غیر خدا کی عبادت ہوتی ہی بلکہ اول شرک
عالم مین اسیطرح سے رائج ہوا اسواسطے حضرت نے بتاکید تمام اسکو منع کیا معلوم ہوا کہ
قبرونکو سجدہ کرنا حرام ہی اور اگر عبادت کی نیت ہی تو صاف کفر ہی

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سبب الم ہی

ق عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّى اللَّيْلَ ٢٣٢
فَلَا تَفْعَلْ فَاِنَّ لِعَيْنِكَ حَظًّا وَلِنَفْسِكَ حَظًّا وَلِاَهْلِكَ حَظًّا فَصُمْ وَاَفْطِرْ
وَصَلِّ وَنَمْ وَصُمْ مِنْ كُلِّ عَشَرَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ اَجْرُ تِسْعَةٍ وَيُرْوٰى فَاِنَّكَ
اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ عَيْنَاكَ وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمروؓ سے

روایت ہی کہ حضرت نے مجہسے فرمایا کیا مجھکو خبر نہین ہوئی کہ تو روزہ رکھا کرتا ہی اور افطار نہین کرتا اور رات بھر نماز پڑہا کرتا ہی سو ایسا نکیا کر اسواسطے کہ تیری دونون آنکہون کا حصہ ہی یعنے حق ہی اور تیری جان کا حصہ ہی اور تیری جورو کا حصہ ہی سو روزہ رکہہ اور کبہی نرکہہ اور رات کو نماز پڑہ اور سویا بھی کر اور روزہ رکہا کر ہر ایک دس روز مین ایک دن کا اور تجہکو اوس دن کے سوا نو دن کا ثواب اور ملیگا اور دوسری روایت یون ہی کہ البتہ جو تو یون ہین کریگا تو دونون تیری آنکہین ناتوانی سے اندر گہس جاوینگی اور ضعیف ہو جاوے گی تیری جان **ف** عبد اللہ بن عمرو اس حدیث کے راوی نہایت عابد مرد تھے اونہون نے نکاح کیا تھا شب و روز عبادت مین مشغول رہتے جورو سے خبر نہوتی ایک روز عمرو بن عاص عبد اللہ کے باپ گہر مین آئے تو بہو کو دیکہا کہ برانے میلے کپڑے پہنے ہی اسکا سبب پوچہا اوس عورت نے کہا کہ میرا خاوند مجہسے خبر نہین ہوتا شب و روز عبادت مین مشغول رہتا ہی تو اونکے باپ نے عبد اللہ کی شکایت حضرت سے کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے تو ایسی عبادت کرتا ہی کہ اپنی جان اور اپنی جورو کا حق ضایع کرتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت مین اعتدال اور توسط خدا کو پسند ہی نہ اتنی افراط بہتر کہ اور حقوق ضایع ہون نہ اتنی تفریط اچہی کہ جانور کی طرح جماع اور خواب و خور مین مشغول ہو کر عبادت سے غافل رہے

٢٤٣ عن عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَلَمْ تَرَ اٰيَاتٍ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مسلم مین عقبہ بن عامر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے نہین دیکہا اون آیتون کو جو اس رات کو اترین اونکے برابر کسی نے کبہی نہین دیکہین تہین یعنے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس **ف** لبید بن اعصم یہودی نے حضرت پر جادو کیا تھا بال مین گیارہ گرہین دی تہین جب قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی گیارہ آتین اترین تو گیارہ گرہین کہل گئین حضرت کو صحت حاصل ہوئی یہ جو فرمایا کہ اسکے برابر کوئی آیت نہین تہی یعنے دفع سحر اور حفظ بلیات کے واسطے

سے دونو سورتین بے نظیر ہین

م ابوہریرۃ اَلَمْ تَرَوْا اَلْاِنْسَانَ اِذَا مَاتَ شَخَصَ بَصَرُہٗ قَالُوْا بَلٰی قَالَ فَذٰلِكَ ۲۴۴
حِیْنَ یَتْبَعُ بَصَرُہٗ نَفْسَہٗ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تم کیا نہین
دیکہتے ہو آدمی کو جب مرجاتا ہی تو اوسکی آنکہہ اوپر کی طرف کہلی رہ جاتی ہی لوگون نے کہا ۵۶۶
کیون نہین حضرت نے فرمایا سو وہ اوسوقت ہوتا ہی جب کہ اوسکی بینائی جان کی پیروی کرتی
ہی ف یعنے جان کے ساتہ بینائی بہی نکل جاتی ہی یہ سبب ہی آنکہہ کے کہلی رہنے کا
ق عَائِشَةُ اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ قَوْمَكِ حِیْنَ بَنَوُا الْکَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ ۲۴۵
اِبْرَاهِیْمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرُدُّهَا عَلٰی قَوَاعِدِ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ
قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت محمد نے
فرمایا کیا تو نے نہین دیکہا کہ تیری قوم نے یعنے قریش نے جب کہ کعبہ بنایا تو اونہون نے ابراہیم
کی بنیادون سے کم کردیا تو مین نے کہا یا رسول اللہ آپ اوسکو پہر نہین بناتے ابراہیم کی بنیاد پر
پہر حضرت نے فرمایا کہ اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ قریب نہوتا تو مین یون ہی کرتا ف کفر کے
زمانے مین کفار قریش نے کعبہ بنایا تہا تو خرچ کی کمی سے حضرت ابراہیم کی قدیم بنیاد سے شمال
کی طرف جدہر حطیم ہی ساتہ ہاتہ کم کردیا حضرت نے اوسکو دوبارہ اسواسطے نہ بنایا کہ قریش نو مسلم ۸۶۶
تہے اونکو رنج ہوتا کہ پیغمبر نے ہماری بنائی عمارت کو مٹایا شاید اسلام سے پہر جاتے
ق اَبُوْبَكْرٍ اَلَمْ یَاْنِ لِلرَّحِیْلِ قَالَهٗ لَهٗ بَعْدَ خُرُوْجِهٖ اِلَی الْمَدِیْنَةِ بخاری اور ۲۴۶
مسلم مین ابوبکر صدیق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ابہی کوچ کا وقت نہین آیا یہ حضرت
صدیق اکبر رضی سے کہا اپنے نکلنے کے بعد مدینے کی طرف ف حضرت نے جب کے
ہجرت کا ارادہ کیا تو تین دن غار مین پوشیدہ رہے چوتہی شب مدینے کی طرف روانہ ہوئے
تمام رات چلے جب دن چڑہا اور گرمی ہوئی تو حضرت کو صدیق نے ایک پتہر کے سایہ تلے
سلایا جب حضرت جاگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ سفر مین رفیق سے صلاح مشورہ ضرور چاہیے

فصل

اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سیر [illegible] افضلی کی

۲۴۷ ف — ابوهريرة افلا اعلمكم شيئا تدركون به من سبقكم وتسبقون به من بعدكم ولا يكون احد افضل منكم الا من صنع مثل ما صنعتم قالوا بلى يا رسول الله قال تسبحون وتكبرون وتحمدون دبر كل صلوة ثلثا وثلثين مرة

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا میں تمکو وہ چیز نہ بتلاؤں جس سے تم اپنے اگلے لوگوں کے مرتبے پا جاؤ اور اپنے پچھلے لوگوں سے بڑھ جاؤ اور نہ ہو کوئی تمسے بہتر مگر وہی شخص جو کرے جیسا تمنے کیا اصحاب نے کہا ہاں یا رسول اللہ البتہ ضرور بتلایئے حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ کہو اور الحمد للہ کہو اور اللہ اکبر کہو ہر ایک نماز کے پیچھے تینتیس تینتیس بار ف محتاج اصحاب نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت جو ہم عبادت کرتے ہیں مالدار لوگ بھی وہی کرتے ہیں لیکن وے ہم سے بڑھ گئے زکوٰۃ اور خیرات دیتے ہیں اور ہم ایسے نہیں ہو سکتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۲۴۸ ف — عائشة افلا اكون عبدا شكورا قاله حين قيل له اتكلف هذا وقد غفر لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا میں شکر گذار بندہ نہ ہوں یہ حضرت نے فرمایا جب کہ حضرت سے لوگوں نے کہا آپ کیوں اتنی تکلیف اوٹھاتے ہیں اور حال تو یہ ہے کہ البتہ آپکے تو اگلے پچھلے بھول چوک سب معاف ہو گئی ہے ف حضرت شب خیزی اور تہجد کی نماز اتنی کثرت سے کرتے تھے کہ آپکے قدم ورم کر گئے تب اصحاب نے عرض کی کہ آپ کسواسطے اتنی مشقت اور تکلیف اوٹھاتے ہیں آپکی بھول چوک کی مغفرت کا خدا نے قرآن میں وعدہ کیا ہے تب حضرت نے جواب میں فرمایا ہے یعنے یہ میری عبادت گناہ کے بخشانے کے واسطے نہیں ہیں اپنے رب کے احسان کا شکر ادا کرتا ہوں کہ میری مغفرت کا وعدہ کیا مجھکو افضل الانبیا کیا بندگی کی مجھکو

توفیق

ہو فیض وہی معلوم ہوا کہ بندہ کسیطرح خدا کی بندگی سے بے نیاز نہیں ہو سکتا اگر معرفت
ہوئی تو اوسکی شکر گذاری واجب ہی اور یہ جو بعضے جاہل فقیر کہتے ہیں کہ جب آدمی کامل
ہو گیا اور خدا رسیدہ ہوا تو اوسکو عبادت کی کچھ حاجت نہیں اس حدیث کیبات معلوم
ہوا کہ یہ نہایت غلط بات ہی اسواسطے کہ حضرت سے زیادہ خدا رسیدہ کون ہی جسکو عبادت
کی حاجت ہو

٢٤٩ عن عبد الله بن جعفر بن ابی طالب افلا تتقی الله فی هذه البهيمة التی ملکك
الله اياها فانه يشكو الی انك تجيعه وتدئبه قاله لرجل من الانصار
حين دخل حائطه فاذا فيه جمل فلما رآه جرجر وذرفت عيناه
مسلم میں عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تو کیا خدا سے نہیں
ڈرتا اس جانور میں یعنے اونٹ کے مقدمہ میں جسکو خدا نے تیری ملکیت میں دیا ہی سو البتہ وہ
اونٹ تو مجھہ سے گلہ کرتا ہی کہ تو اوسکو بھوکہا رکھتا ہی اور ہمیشہ اوس سے محنت لیتا ہی حضرت نے
ایک انصاری مرد سے کہا جب حضرت اوسکے احاطے یعنے باغ میں گئے تو وہاں ایک
اونٹ تھا جب اس اونٹ نے حضرت کو دیکھا تو اوسنے آواز کی اور اوسکی دونوں آنکھوں
سے آنسو بہے ف جب اونٹ رویا تو حضرت نے مہربانی سے اوسپر ہاتھ پھیرا اور پوچھا کہ
یہ کسکا اونٹ ہی تب انصاری نے کہا کہ میرا ہی تب حضرت نے یا صاحب فرمایا یہ حدیث معجزہ
ہی کہ جانور بھی حضرت کو پہچانتے تھے معلوم ہوا کہ بے زبان جانوروں پر بھی شفقت اور رحم کرنا
واجب ہی جو رحم نکرے وہ گنہگار ہی عذاب کے لائق ہی

٢٥٠ عن انس افلا تخرجون مع راعينا فی ابله فتصيبون من ابوالها والبانها
قاله لنفر من عكل او عرينة بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ کیا تم ہمارے چرانے والے کے ساتھ اوسکے اونٹوں میں تو باہر نہیں نکلتے تو اوسکے
پیشاب اور دودھ کو پیو یہ حضرت نے قوم عکل یا قوم عرینہ کے چند لوگوں سے فرمایا ف تتمہ

شکایت کردن شتر بحضرت
شفقت بر حیوانات

آدمی اوس قوم سے کہ مدینے میں بیمار ہوئے اونکو جاننا رہتا حضرتؐ کے اونٹ چراگاہ میں پڑے تھے باہر تھے اونکو وہاں چرانے والیکے ساتھ بہیجا جب وے اونٹوں کا پیشاب اور دودھ پیکر چنگے ہوئے تو چرانے والیکو مارکے اونٹوں کو لیکے چلے پہر حضرت پاس پکڑ آئے سو حضرتؐ نے اونکے ہاتھ پانو کٹوا دیئے اور انکہوں میں سلائیاں پہروائیں اور اونکو میدان میں ڈالدیا کہ پیاس کے مارے مرگئے

فصل

اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر ہمزہ اور الف ہے

۲ ف انسؓ اَلَیْسَ الَّذِیْ اَمْشَاهُ عَلٰی رِجْلَیْهِ فِی الدُّنْیَا قَادِرًا عَلٰی اَنْ یُّمْشِیَهٗ عَلٰی وَجْهِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا جسنے اوسکو دنیا میں اوسکے دونوں پانو پر چلایا کیا وہ قادر نہیں اسپر کہ قیامت کے دن اوسکو اوسکے منہہ کے بہل چلاوے ف ایک شخص نے حضرتؐ سے پوچھا کہ قرآن میں خدا فرماتا ہی کہ قیامت میں کافر منہہ کے بہل چلینگے یہ کسطرح سے ہوسکیگا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسنے پانوں میں چلنے کی طاقت دی وہ منہہ میں بھی دے سکتا ہی یعنی خدا کی آگے سب مشکل چیزیں آسان ہیں

۲۵۲ ف انسؓ اَلَیْسَ یَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ یَعْنِیْ مَالِكَ بْنَ الدُّخْشُمِ قَالُوْا اِنَّهٗ یَقُوْلُ ذٰلِكَ وَمَا هُوَ فِیْ قَلْبِهٖ قَالَ لَا یَشْهَدُ اَحَدٌ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَیَدْخُلَ النَّارَ اَوْ تَطْعَمَهٗ بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا وہ اسکی گواہی نہیں دیتا کہ سواے خدا کے کوئی معبود برحق نہیں اور اسکی کہ میں خدا کا رسول ہوں مراد اس سے مالک بن دخشم ہی اصحاب نے کہا وہ تو کہتا ہی لیکن اوسکے دل میں اسکا اعتقاد نہیں ہے یعنی وہ منافق ہی حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہیں جو لا اله الا الله محمد رسول الله کی گواہی دیوے پہر دوزخ میں جا بیٹھے یا یوں فرمایا کہ اوسکو دوزخ کہا دیوے ف حضرتؐ کے اصحاب منافقوں کا ذکر کرتے تھے بلکہ زیادہ تر نفاق کی نسبت مالک

ابن دخشم

بن وخشم کی طرف کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسنے توحید اور رسالت کی گواہی
دی وہ بہشتی مسلمان ہی اور اگر اوسکے دل مین اسکا اعتقاد نہوگا تو خدا اوسکو سمجھہ لیگا ہمکو اوسکی
تفتیش کچھہ ضرور نہین ہمکو ظاہر کا حکم ہے

٢٥٣ م ابوذر اَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُوْنَ اِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةً
وَبِكُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةً وَبِكُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةً وَاَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ
صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ وَفِيْ بُضْعِ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَيَاْتِيْ اَحَدُنَا شَهْوَتَهٗ وَيَكُوْنُ لَهٗ فِيْهَا اَجْرٌ قَالَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِيْ حَرَامٍ
لَكَانَ عَلَيْهِ فِيْهَا وِزْرٌ وَكَذٰلِكَ اِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهٗ اَجْرٌ قَالَهٗ لِنَاسٍ
مِنْ اَصْحَابِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالْاُجُوْرِ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ
وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ اَمْوَالِهِمْ مسلم ابوذر سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ کیا خدا نے تمکو وہ نہین دیا جسکا تم صدقہ دو البتہ ہر ایکبار سبحان اللہ کہنا صدقہ
ہی اور ہر ایکبار اللہ اکبر کہنا صدقہ ہی اور ہر ایکبار الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ہر ایکبار لا الہ الا اللہ
کہنا صدقہ ہی اور نیک بات بتلانا صدقہ ہی اور بری کام سے روکنا صدقہ ہی اور تمہارے جماع
کرنے مین صدقہ ہی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم مین سے کوئی پوری شہوت کا کام کرے
٥٥٦ اور اوسمین بھی اوسکو ثواب ہوگا تمنے اپنی لذت مین ثواب ہونے کی کیا وجہ ثواب تو عبادت
مین ہوتا ہی حضرت نے فرمایا بھلا بتلاؤ تو کہ اگر اپنی شہوت کو حرام مین رکھی یعنی زنا کرے تو البتہ
اوسپر عذاب ہوگا تو اسیطرح جب اوس شہوت کو حلال مین رکھا تو اوسکو ثواب ہوگا یعنی
ثواب شہوت پر نہین بلکہ خدا کی اطاعت پر ہی کہ اوسنے اپنی شہوت کو حرام سے روکا حلال
مین صرف کیا یہ حضرت نے اپنے چند اصحاب سے کہا جنہون نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ مالدار لوگ
تو ثواب لے گئے وے نماز پڑھتے ہین جیسے ہم پڑھتے ہین اور روزہ رکھتے ہین جیسے ہم رکھتے
ہین اور اپنی حاجت سے زیادہ مالون کو صدقہ دیتے خدا کی راہ مین خرچ کرتے ہین ف

یعنی صدقہ دینے اور خیرات کا ثواب صرف مال ہی پر موقوف نہیں کہ تم کو افسوس آوے بلکہ ہر
ایک نیک عمل میں خیرات کا ثواب حاصل ہی یہان تک کہ جماع میں بھی ثواب ہی جماع میں ثواب
اوسیوقت ہی جب نیت بخیر کرے یعنی حکم خدا جان کے کرے نیک اولاد کی ادس سے امید رکھے

٢٥٤ م ابو سعید او کلما انطلقنا غزاۃ فی سبیل اللہ تخلف رجل فی عیالنا له
نبیب کنبیب التیس علی ان لا اوتی برجل فعل ذلک الا نکلت به

مسلم میں ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہم جب جاوین خدا کی راہ میں جاری
ہو کر تو رہ جاتا کوئی مرد ہم مسلمانوں کی جورؤں لڑکوں میں اوسکی آواز ہی جیسے بکرے کی آواز جماع
کے وقت مجھہ پر یہ بات لازم ہوئی کہ جو مرد ایسا میرے پاس لایا جاویگا جسنے یہ کیا ہوین
البتہ اوسکے ساتھ ضرور ایسا عذاب کرونگا اور ایسی سزا دونگا کہ لوگوں میں عبرت ہو جاوے

ف یعنی بعضے لوگ جماع کے شوق سے جورؤں کی محبت سے حضرت کے ساتھ جہاد میں نہ شریک
ہوتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور بعضی روایت میں یون آیا ہی کہ جب ماعز نے
زنا کا اقرار کیا حضرت نے اوسکے سنگساری کا حکم کیا پھر خطبے میں یہ حدیث فرمائی تو یعنی جہاد
میں نہ جانا اور گھر رہنے کا یہی انجام ہی کہ لوگ زنا میں گرفتار ہوتے ہین اور یہ جو فرمایا کہ
اوسکی آواز جیسے بکرے کی تو حقارت کے واسطے اور اسواسطے کہ بکرا اکثر جماع میں مشغول رہتا ہی

٢٥٥ ق ابو ھریرۃ او لکلکم ثوبان قالہ لسائل سألہ عن الصلوۃ فی ثوب واحد
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم لوگوں میں ہر ایک کے پاس دو
دو کپڑے ہین یہ حضرت نے اوس شخص سے کہا جسنے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کو پوچھا

ف یعنی اگر ایک کپڑے میں نماز درست نہو تو عرب میں اکثر لوگوں کی نماز نہو کسواسطے
کہ تم عرب لوگوں میں ہر ایک کے پاس تو دو دو کپڑے نہین ہوتے

٢٥٦ م عائشۃ او ما شعرت انی امرت الناس بامر فاذا ھم یترددون
ق ولو انی استقبلت من امری ما استدبرت ما سقت الھدی معی حتی اشتریہ

نو احل کما احللوا مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے نہ جانا کہ مین نے
لوگونکو ایک کام کا حکم کیا سو وے تو تردد کرتے ہین یعنے اوسپر عمل نہین کرتے یہان تک تو
صرف مسلم کی روایت ہی اگلی روایت بخاری اور مسلم دونون کی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اپنا
حال آگے سے جانتا جو پیچھے جانا تو قربانی کو اپنے ساتھ نہ ہانک لاتا یہان تک کہ مکے مین مول
لیتا تو مین بھی احرام اوتارتا جیسا لوگون نے اوتارا **ف** حضرت نے حجۃ الوداع مین حج کی نیت
سے احرام باندھا اور قربانی ساتھ لی جب مکے مین پہنچے تو حکم کیا کہ جسکے ساتھ قربانی نہو وہ اپنا احرام
اوتارے حج سے کے موسم مین پھر احرام باندھے تو اصحاب کو احرام اوتارنے مین تردد تھا اسواسطے
کہ حضرت نے احرام نہ اوتارا تھا سو فرمایا کہ مین قربانی ساتھ لانے سے ناچار ہو گیا اگر مین حال جانتا تو مکے
مین قربانی خرید کرتا جیسے لوگون نے احرام اوتارا مین بھی اوتارتا

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر اما آتا ہے

۲۵۷ **ف** جابر اما انك قادم فاذا قدمت فالكيس الكيس قاله بخاری اور مسلم مین جابر سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو جا کہ البتہ تو اپنے گھر مین آنے والا ہی تو جب تو اپنے
گھر مین آوے تو ہوشیاری کیجیو ہوشیاری کیجیو یہ حضرت نے جابر سے فرمایا **ف** جابر رضی سے
روایت ہی کہ مین تازہ نکاح کرکے جہاد مین حضرت کے ساتھ گیا تھا جب ہم وہان سے پھر کے
اور مدینے کے قریب پہنچے تو حضرت نے پوچھا کہ کیا تو نے نکاح کیا ہی سو مین نے کہا ہان تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی کہ ہوشیاری کیجیو یعنے جماع کرنا لڑکے حاصل کرنیکے واسطے ہی فقط آب ریزی
منظور نرکھنا اور تو سفر سے آتا ہی کثرت سے جماع نکرنا کہ ناتوانی ہوگی اور اگر عورت کو حیض کے دن
ہون تو صبر کرنا کہ وہ پاک ہو جاوے شتابی نکیجیو

۲۵۸ **ف** میمونة بنت الحارث اما انك لو اعطيتها اخوالك كان اعظم
لاجرك قاله لما اعتقت وليدة بخاری اور مسلم مین حضرت میمونہ بنت حارث رضی سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو تو اگر اوس لونڈی کو اپنے ماموؤن کو دیتی تو تیرا ثواب اوس میں بہت بڑا ہوتا یہ حضرت نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا جب کہ اونہون نے ایک لونڈی آزاد کی **ف** حضرت میمونہ حضرت کی بی بی تہین اونہون نے ایک لونڈی بدون حضرت کے پوچھے آزاد کی رات کو یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ صلہ رحم کا ثواب یعنے برادر پروری کا آزاد کرنے سے زیادہ تر ہی

ص ابو قتادۃ اَمَا اِنَّہُ لَیْسَ فِی النَّوْمِ تَفْرِیْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِیْطُ عَلٰی مَنْ لَمْ یُصَلِّ الصَّلٰوۃَ حَتّٰی یَجِیْئَ وَقْتُ الصَّلٰوۃِ الْاُخْرٰی فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَلْیُصَلِّھَا حِیْنَ یَنْتَبِہُ لَھَا فَاِذَا کَانَ الْغَدُ فَلْیُصَلِّھَا عِنْدَ وَقْتِھَا قَالَ غَدَاۃَ لَیْلَۃِ التَّعْرِیْسِ بَعْدَ مَا صَلَّی الْفَجْرَ مسلم مین ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ ماجرا یون ہی کہ نیند مین کچہہ تقصیر نہین تقصیر تو اوس شخص پر ہی جو نماز نہ پڑہے یہان تک کہ دوسری نماز کا وقت آجاوے سو جو شخص کہ ایسا کرے یعنے سو رہے اوسکی نماز قضا ہو جاوے تو قضا کی نماز پڑہے جس وقت کہ اوس سے آگاہ ہو پہر جب کل ہو تو کل کی نماز وقت پر پڑہے یعنے یون نکرے کہ جس وقت آج کی قضا پڑہنے کل کی ادا نماز بہی اوسی وقت پڑہے اس خیال سے کہ آج سے شاید وقت بدل گیا یہ حضرت نے لیلۃ التعریس کی صبح کو کہا نماز فجر کی قضا کرنے کے بعد **ف** حضرت جہاد سے پہرے اور رات بہر چلے تہوری رات رہے سو رہے اور چند اصحاب کو چوکیدار مقرر کیا کہ نماز کے وقت جگا دیوین ایسا اتفاق ہوا کہ سب سو گئے نماز فجر کی قضا ہو گی دن چڑہے اول حضرت جاگے وہان سے آگے بڑہ کے قضا کی نماز پڑہی اصحاب نے کہا کہ اس ہماری تقصیر کا کیا کفارہ ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

ق ابن عباس اَمَا اِنَّھُمَا یُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ اَمَّا اَحَدُھُمَا فَکَانَ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَۃِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَکَانَ لَا یَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِہٖ وَیُرْوٰی لَا یَسْتَنْزِہُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ مقرر ان دونون پر

عذاب ہوتا ہی اور ان پر کسی مشکل کام میں عذاب نہیں ہوتا اون دو سے ایک تو چغلی کے
واسطے آمدرفت کیا کرتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب سے کنارہ نہ کرتا تھا اور دوسری روایت
یون ہی کہ پیشاب سے طہارت نکرتا تھا **ف** حضرت دو قبرون پر گذرے اور ایک ٹہنی کہجور
کی چیر کے دونون قبرون پر گاڑ دی اور فرمایا کہ جبتک یہ تر رہین گی تو خدا کی تسبیح کرین گی
اوسکی برکت سے اونکے عذاب مین تخفیف ہوگی پہر یہ حدیث فرمائی یعنی چغل خوری سے بچنا اور ۴۴۹
پیشاب از مین کرنا یا طہارت کرنا ایسے کام ہین جو آدمی پر مشکل ہون دوسری حدیث مین آیا ہی کہ
اکثر قبر کا عذاب پیشاب کی نجاست سے ہوتا ہی

م ابو سعید اَمَا اِنِّي لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَلٰكِنَّهُ اَتَانِي جِبْرَئِيْلُ فَاَخْبَرَنِي
اَنَّ اللّٰهَ يُبَاهِيْ بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ قَالَ حِيْنَ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِنْ اَصْحَابِهِ فَقَالَ ۳۶۱
مَا اَجْلَسَكُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهُ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِهِ
عَلَيْنَا قَالَ آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ قَالُوْا آللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ مسلم مین

ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو کہ مینے تمسے بدگمان ہوکر تمکو قسم نہین
دلائی ہی لیکن میرے پاس جبرئیل آیا اوسنے مجھکو خبر دی کہ اللہ خدا تمہارے سبب سے فرشتون
سے فخر کرتا ہی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ حضرت اپنے اصحاب کی محفل پر گذرے
تو فرمایا کہ کس چیز نے تمکو بٹھلایا اصحاب نے کہا ہم بیٹھے خدا کی یاد کرتے ہین اور اوسکی تعریف
کرتے ہین کہ اوسنے ہمکو اسلام کی راہ بتلائی اور اوسکے سبب سے ہم پر احسان کیا حضرت نے
فرمایا تمکو خدا کی قسم ہی کہ تمکو اوسکے سوا اسے اور کسی کام سے تو نہین بٹھلایا اصحاب نے کہا خدا کی
قسم ہمکو سوا اسے یاد الہی کے اور کسی کام سے نہین بٹھلایا **ف** معمول ہی کہ کمال
خوشی مین بہی اسپرے درستی سے یقینی بات کو قسم دلا کر پوچھتے ہین تاکہ دوبارہ تازہ خوشی
حاصل ہو اسی قسم کی حضرت نے اصحاب کو قسم دلائی پہر کمال شفقت سے فرما بھی دیا کہ میرا قسم دلانا
بدگمانی کے سبب سے نہین کہ اصحاب کو رنج ہوا اور یہ جو فرمایا کہ ذاکرون سے فرشتون پر فخر کرتا ہی خدا

فخر کرتا ہی یعنے اونکی خوبی اور کثرت ثواب بیان کرتا ہی کہ باوجودیکہ بنی آدم شہوت اور غضب کے
جال مین گرفتار ہین پھر بھی میری یاد سے غافل نہین ہوتے اس حدیث سے ذکر کی بڑی فضیلت
ثابت ہوئی

ف عن سعد بن ابی وقاص اَمَا تَرضَی اَن تَكُونَ مِنِّي بِمَنزِلَةِ هَارُونَ مِن مُوسَی ٢٦٢
غَيرَ اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعدِي قَالَهُ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عِندَ خُرُوجِهِ اِلَی غَزوَةِ تَبُوكَ
بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو اس سے راضی
نہین کہ تو ہووے میرے نزدیک بمنزلے ہارون کے موسی کے نزدیک مگر فرق اتنا ہی کہ میرے
بعد کوئی پیغمبر نہین یہ حضرت نے علی مرتضی رض سے فرمایا جنگ تبوک کے چلتے وقت ف
منافقون نے طعنہ دیا تھا کہ علی کو حضرت اپنے ساتھ نہین لیے جاتے ذلیل جان کے اونکو
گھر مین چھوڑے جاتے ہین تب حضرت نے علی مرتضی کے دلاسے کے واسطے یہ حدیث
فرمائی باقی بیان اس حدیث کا پانچوین باب مین مفصل ہوچکا

عن عمرو بن العاص اَمَا عَلِمتَ اَنَّ الاِسلَامَ يَهدِمُ مَا كَانَ قَبلَهُ وَاَنَّ الهِجرَةَ ٢٦٣
تَهدِمُ مَا كَانَ قَبلَهَا وَاَنَّ الحَجَّ يَهدِمُ مَا كَانَ قَبلَهُ قَالَهُ لَهُ حِينَ قَبَضَ يَدَهُ
عَنِ البَيعَةِ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَمرُو قَالَ اَرَدتُّ اَن اَشتَرِطَ قَالَ تَشتَرِطُ مَاذَا
قَالَ اَن يُغفَرَ لِي مسلم مین عمرو بن عاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نہین جانتا کہ
بیشک اسلام اگلے گناہون کو ڈھا دیتا ہی اور ہجرت اگلے گناہون کو ڈھا دیتی ہی اور حج اگلے گناہون کو ڈھا دیتا ہی
حضرت نے عمرو بن عاص رض سے کہا جب کہ اونھون نے بیعت کرتے وقت اپنا ہاتھ کھینچ لیا تو حضرت نے
فرمایا کہ اے عمرو تجھکو کیا ہوا تو عمرو نے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ شرط کرون
حضرت نے فرمایا کون سی شرط کریگا اونھون نے کہا اپنی مغفرت کی شرط ف جب کافر مسلمان
ہوا تو اوسکے سب گناہ خواہ ظلم خواہ کبیرہ خواہ صغیرہ معاف ہوجاتے ہین اسلام کی برکت سے
کسی چیز کا مواخذہ باقی نہین لیکن ہجرت اور حج سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہین کبیرہ گناہ نہین

معاف ہوتے ہیں مگر بطریق خرق عادت ہر چند اس حدیث میں کچھ کبیرہ اور صغیرہ کی قید نہیں لیکن شریعت کا قاعدہ یہی ہی کہ سوائے اسلام کے اور عبادات سے صرف صغیرہ معاف ہوتے ہیں لیکن جلال الدین سیوطی نے بخاری کی شرح میں لکھا ہی کہ بعضی روایت میں آیا ہی کہ حج سے صغیرہ کبیرہ سب معاف ہوجاتے ہیں واللہ اعلم

۲۶۴ م ابو ہریرۃ اَمَا لَوْ قُلْتَ حِیْنَ اَمْسَیْتَ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّکَ قَالَہٗ لِرَجُلٍ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَقِیْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِیْ الْبَارِحَۃَ مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو کہ اگر تو شام کے وقت یوں کہتا کہ اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق یعنے میں پناہ مانگتا ہوں خدا کی پوری تاثیر والے کلاموں کے سبب تمام مخلوقات کے ضرر سے تو تجھکو ضرر نکرتی یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے کہا تھا یا رسول اللہ کہ کیا ہی تکلیف مجھکو بچھو سے پہونچی کہ اوسنے مجھکو رات کو کاٹا

ف معلوم ہوا کہ اس دعا میں رفع موذیات کی تاثیر ہی

۲۶۵ ق ابو ہریرۃ اَمَا وَاَبِیْکَ لَتُنَبَّأَنَّہٗ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِیْحٌ شَحِیْحٌ تَخْشَی الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنٰی زاد مسلم وَتَأْمُلُ الْبَقَاءَ ثم اتفقا وَلَا تُمْہِلُ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ کَذَا وَلِفُلَانٍ کَذَا وَقَدْ کَانَ لِفُلَانٍ تفرد مسلم بقولہ اما وابیک بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو تیرے باپ کی قسم ہی کہ البتہ تجھکو اپنے سوال کی خبر معلوم ہوجاوے گی بہتر صدقہ یہ ہی کہ تو خیرات کرے جس حالت میں کہ تو تن درست اور بخیل ہو محتاجی سے ڈرتا ہو اور مالداری کی امید رکھتا ہو مسلم میں اتنی روایت زیادہ کی کہ تجھکو زندگی کی امید ہو پھر بخاری اور مسلم دونوں نے اس روایت میں اتفاق کیا اور خیرات کرنے میں دیر مت کر یہاں تک کہ مرنے لگے اور روح حلق میں پہنچے اوسوقت تو یوں کہے کہ فلانے کو اتنا اور فلانے کو اتنا اور وہ تو فلانے وارث کا ہوچکا صرف مسلم میں اما وابیک کی روایت ہے ف ایک مرد نے

حضرت سے پوچھا کہ مین اپنے مال کو کیونکر صدقہ کرون اور کون سی خیرات افضل ہی تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی تب یعنے خیرات کرنا صحت کی حالت مین افضل ہی کہ مال دینے کو جی نہ چاہی زندگی
کی امید ہو اور یہ نہین کہ جب جان نکلنے لگی تو وصیت شروع کی کہ فلانے کو اتنا مال دینا اور فلانے کو اتنا
اسواسطے کہ اگر اوسوقت نہ کسیکو دیوے گا تو بھی مال اسکے ہاتہ سے گیا اور غیروں کو ملا یعنے وارثوں کو
۲۶۱ ق المُسَیَّبِ بنِ حَزْنٍ اَمَا وَاللهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ اُنْهَ عَنْكَ فَاَنْزَلَ
اللهُ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِلٰى قَوْلِهٖ اَصْحَابُ الْجَحِيْمِ قَالَهٗ لِاَبِيْ طَالِبٍ
عِنْدَ وَفَاتِهٖ بخاری اور مسلم مین مسیب بن حزن رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خبردار
ہو خدا کی قسم مین تیرے واسطے مانگے جاؤن گا جبتک مجھکو تیری بخشش مانگنے سے روک
ہوگی پھر خدا نے یہ آیت اوتاری کہ پیغمبر اور ایماندارونکو لائق نہین کہ مشرکون کے واسطے
دعا کرین مغفرت کی اگرچہ اونکے قرابتی ہون حالانکہ اونپر ظاہر ہو چکا ہی کہ مشرک دوزخی لوگ
ہین یہ حضرت نے ابی طالب کے مرنے کے وقت فرمایا ف ابوطالب کے مرتے وقت حضرت نے
کہا کہ اے چچا لا الٰہ الا اللہ کہہ لے تو مین خدا سے تیری مغفرت کے واسطے حجت کرونگا ابوجہل
کہا کہ اے ابوطالب اپنے باپ دادے کا دین مت چھوڑنا دیر تک حضرت کلمہ کہنے کو فرماتے
رہے اور ابوجہل وغیرہ کافر غلبہ سے رہے آخر کو ابوطالب نے کہا کہ مین عبد المطلب کے دین پر مرتا
ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت کو طلب مغفرت بھی منع ہوئی ابوطالب حضرت
کے چچا حضرت پر نہایت فدا ہوتے تھے اسواسطے حضرت کو اونکی مغفرت کی بہت آرزو تھی
۲۶۲ ق ابوهُرَيْرَةَ اَمَا يَخْشٰى اَحَدُكُمْ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُّحَوِّلَ
اللهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ اَوْ يَجْعَلَ اللهُ صُوْرَتَهٗ صُوْرَةَ حِمَارٍ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم مین کوئی ڈرتا نہین جب کہ امام سے پہلے اپنا سر اوٹھاتا ہی
کہ خدا اوسکے سر کو گدہے کے سر سے بدل ڈالے یا خدا اوسکی صورت کو گدہے کی صورت کر ڈالے
ف یعنے جو مقتدی اپنے امام سے قبل سر اوٹھا دیوے وہ نادان ہی حقیقت مین گدہا ہی

اور ظاہر

اور ظاہر مین آدمی کہ اوسنے امام کی اطاعت نہین کرتا یا یہ مطلب کہ ایسی مرد کی سزا آخرت مین
ایسی ہوگی خلاصہ مطلب یہ کہ مقتدی جلدی نکرے اور سیر امام کی اطاعت واجب ہے

فصل

٥٦ اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر مثل ہی

٢٦٨ ف ابو ھریرۃ مَثَلُ الْبَخِیْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَیْنِ عَلَیْھِمَا جُنَّتَانِ اَوْ
جُنَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ اِذَا ھَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَۃٍ اِتَّسَعَتْ عَلَیْہِ حَتّٰی تُعَفِّیَ اَثَرَہٗ
وَاِذَا ھَمَّ الْبَخِیْلُ بِصَدَقَۃٍ تَقَلَّصَتْ عَلَیْہِ وَانْضَمَّتْ یَدَاہُ اِلٰی تَرَاقِیْہِ وَانْقَبَضَتْ
کُلُّ حَلْقَۃٍ اِلٰی صَاحِبَتِھَا فَیَجْتَھِدُ اَنْ یُوَسِّعَھَا فَلَا یَسْتَطِیْعُ وَیُرْوٰی فَلَا تَتَّسِعُ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بخیل اور خیرات کرنے والے
کی کہاوت جیسے دو مردون کی کہاوت جنکے بدن پر کرتے یا زرہین ہون لوہی کی جب کہ ارادہ
کرتا ہی خیرات کرنے والا خیرات کا تو اوسپر زرہ کشادہ ہوکر لمبی چوڑی ہو جاتی ہی یہان
تک کہ اوسکے نقش قدم پر گھسٹتی جاتی ہی اور جب بخیل خیرات کا ارادہ کرتا ہی تو اوسکی زرہ
سمٹ جاتی ہی اور اوسکے دونون ہاتھ گردن تک کھچ جاتے ہین اور ہر ایک حلقہ زرہ
کا دوسرے حلقے سے بھڑ جاتا ہی تو وہ کوشش کرتا ہی کہ زرہ کشادہ ہو سو نہین کرسکتا اور دوسری
روایت یون ہی کہ زرہ نہین کشادہ ہوتی ف یعنے سخی جب خیرات کا ارادہ کرتا ہی
تو اوسکا سینہ کشادہ ہو جاتا ہی یا نہ دل کی اطاعت کرتے ہین دینے کے وقت خوب پھیلتے
ہین بخلاف بخیل کے کہ خیرات کرتے اوسکا دل تنگی کرتا ہی تو دینے کو ہاتھ نہین پھیلتے گویا
کسینے اوسکے ہاتھ پکڑ لئے خلاصہ مطلب یہ کہ سخی کمال خوشی سے خیرات کرتا ہی اور بخیل کی
خیرات کرتے جان نکلتی ہی اور روح قبض ہوتی ہی

٢٦٩ م ابو موسیٰ مَثَلُ الْبَیْتِ الَّذِیْ یُذْکَرُ اللّٰہُ فِیْہِ وَالْبَیْتِ الَّذِیْ لَا یُذْکَرُ اللّٰہُ فِیْہِ
مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ مسلم مین ابو موسیٰ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس گھر کی مثل جسمین خدا کے

ذکر ہوتا ہی اور اوس گہر کی جسمین خدا کی یاد نہین ہوتی جیسے زندہ ہے اور مردہ ہے کی مثل
یعنے جس گہر مین خدا کی یاد ہوتی ہی وہ بابرکت اور بارونق ہی اور جسمین خدا کی یاد
نہین وہ بے برکت ہے

٢٥ م جابر مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلَى بَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ
كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچون نمازون کی مثل جیسے
جاری دریا گہرے کی مثل کہ کسیکے دروازے پر ہو وے اور پانچ بار ہر روز اوسمین نہاوے
یعنے ایسا شخص گناہون سے پاک رہیگا جیسے پانچ وقت کا نہانے والا میل سے
صاف رہتا ہے

٢٦ خ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ مَثَلُ الْقَائِمِ فِي حُدُودِ اللهِ وَالْقَائِمِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا
عَلَى سَفِينَةٍ فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِينَ
فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوا لَوْ أَنَّا
خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَإِنْ تَرَكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا
وَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيعًا بخاری مین نعمان بن بشیر سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ اوسکی مثل جو خدا کی حدون پر کہڑا ہی یعنے گناہ نہین کرتا اور جو اون حدون
مین گر پڑا یعنے گناہون مین ڈوبا اوس قوم کی مثل ہی جنہون نے قرعہ ڈالا سب کے جہاز مین
اپنا اپنا مکان ٹہرایا سو بعضون نے اوسکا اوپر کا مکان پایا اور بعضون نے تلے کا مکان پایا سو جو
ہو گئے تلے رہے جب اونہون نے پانی چاہا تو اپنے اوپر والون پر گذرے تو تلے والون نے
کہا کہ اگر ہم اپنے حصے کے مکان کو پانی کے واسطے توڑ پہاڑ لیوین اور اپنے اوپر والونکو آمد
و رفت کی تکلیف سے بچا دین تو اچھی بات ہی سو اگر اوپر والون نے تلے والونکو انکی خواہش پر چہوڑا
یعنے توڑنے سے منع نہ کیا تو اوپر اور تلے کے سب ہلاک ہوئے یعنے ڈوبے اور اگر اونکے ہاتہ
پکڑ لیے تو اوپر والے جو تہے بچے اور تلے والے بھی سب بچے ف یعنے جو لوگ کہ ایک شہر مالک

[illegible]

ہو گئے

گھر میں رہتے ہوں یعنی بعضے اونمیں سے گناہوں سے اور خلاف شرع کاموں سے بچتے ہوں
اور بعضے بدکاموں میں مشغول ہوں اور متقی لوگ باوجود قدرت کے گنہگاروں کو بدکاموں سے نہ روکیں
تو آخرت کے عذاب میں دونوں شریک ہیں اور اگر دنیا میں عذاب آویگا تو سب برباد ہو جاوینگے
خواہ متقی لوگ بدکاموں سے راضی ہوں یا ناراض جیسے کہ کشتی اگرچہ اکثر مضبوط ہو لیکن ایک
سوراخ سے ڈوب جاتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہی عن المنکر یعنی خلاف شرع کام سے لوگوں کو
روکنا واجب ہی اسواسطے کہ برے کام جب کثرت سے ہونے لگے تو اونمیں بستیکی بربادی ہی ۷۶

ف ابن عمر مثل القرآن مثل الابل المعقلة ان عقلها صاحبها امسكها ۲۷۲
وان تركها ذهبت للبخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
قرآن کی مثل بندھے اونٹ کی سی مثل ہی کہ اگر اوسکے مالک نے باندھ رکھا تو اوسکو اپنے
قابو میں تیار رکھا اور اگر اوسکو رسی سے چھوڑا تو جاتا رہا ف یعنی حافظ قرآن کو لازم
ہی کہ ہمیشہ دور کرتا رہے نہیں تو بھول جاویگا

ف ابو موسی مثل المؤمن الذی یقرء القرآن مثل الاترجة ریحها ۲۷۳
طیب وطعمها طیب ومثل المؤمن الذی لا یقرء القرآن مثل التمرة لا ریح لها و
طعمها حلو ومثل المنافق الذی یقرء القرآن مثل الریحانة ریحها طیب وطعمها مر
ومثل المنافق الذی لا یقرء القرآن کمثل الحنظلة لیس لها ریح وطعمها مر للبخاری ۵۷۶
اور مسلم میں ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس ایماندار کی مثل جو قرآن پڑھا کرتا ہی
ترنج یعنی میٹھے میوے کی مثل ہی کہ اوسکی بو بھی اچھی اور اوسکا مزہ بھی اچھا اور اوس ایماندار
کی مثل جو قرآن نہیں پڑھا کرتا چھوہارے کی سی مثل ہی کہ اوسمیں بو نہیں اور اوسکا مزہ میٹھا ہی اور اوس
منافق کی مثل جو قرآن پڑھا کرتا ہی دونا مروے کی سی مثل ہی کہ اوسکی بو اچھی اور اوسکا مزہ
کڑوا اور اوس منافق کی مثل جو قرآن نہیں پڑھا کرتا اندرائن کے پھل کی سی مثل کہ اوسمیں بو
نہیں اور مزہ اوسکا کڑوا ف یعنی مومن قرآن خوان کی دو صفتیں ہیں ایک باطنی یعنی اعتقاد

دِلی اوسکو میٹھا مزہ فرمایا اور دوسرے ظاہری جسکا اثر لوگونکو پہنچتا ہی اوسکو خوشبو سے ساتھ
مثال دی ف یعنی مومن قرآن خوانکا ظاہر اور باطن دونون بہتر ہی اور جو مومن کہ قرآن خوان نہین
اوسکا باطن ایمان کے سبب سے اچھا مگر ایمان کا ظاہری اثر نہین اور منافق قرآن خوان مین ظاہری
اثر ہی مگر باطنی نہین کہ اوسکا اعتقاد درست نہین اور جو منافق کہ قرآن خوان نہین نہ ظاہر
اوسکا اچھا نہ باطن

٢٧٤ ق جابر مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ السُّنْبُلَةِ تَحَرَّكُهَا الرِّيحُ فَتَقُومُ مَرَّةً وَتَقَعُ اُخْرَى
وَمَثَلُ الْكَافِرِ مَثَلُ الْاَرْزَةِ لَا تَزَالُ قَائِمَةً حَتّٰى تَنْقَعِرَ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مومن کی مثل بال کی سی مثل ہی کہ اوسکو ہوا ہلاتی ہی تو کبھی اوٹھتی
ہی اور کبھی گرتی اور کافر کی مثل صنوبر کی مثل ہی کہ ہمیشہ کہڑا رہتا ہی یہانتک کہ جڑ سے اوکھڑ
جاوے ف صنوبر کا درخت سخت ہوتا ہی ہوا سے کم جہکتا ہی اور اگر سخت ہوا سے چلے
تو جڑ سے اوکھڑ جاتا ہی جیسے تاڑ اور کہجور کا درخت خلاصہ مطلب یہ کہ مومن ہمیشہ بلا اور مصیبت مین
گرفتار رہتا ہی یعنی دیکھے گیا ہونمین تخفیف ہو جاتی ہی اور کافر کو مصیبت کم ہوتی ہے اور اگر ہو
تو ثواب سے محروم ہی ف یعنی مومن کو لازم ہی کہ رنج اور مصیبت سے نہ گہبراوے اور اوسکو خدا کا احسان
سمجھے اور اپنے گناہون کا کفارہ جانے

٢٧٥ م النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى
بَعْضُهُ تَدَاعٰى سَائِرُهُ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى مسلم مین نعمان بن بشیر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ ایمانداروں کی مثل اپنے آپسکی محبت اور ترحم مین بدن کی سی مثل ہی جب کہ بعض بدن
بیمار اور بیکل ہوا تو باقی عضو بدن کے بیخوابی اور تپ مین شریک ہو جاتے ہین ف
یعنی اگر آنکہہ مین درد ہو تو تمام بدن کو بیکلی ہوتی ہی اسیطرح ایمانداروں کی آپسکی محبت کا حال ہی
کہ اگر ایک ایماندار کو رنج اور تکلیف ہو تو سب اوسمین شریک ہین ف یعنی مقتضای کمال ایمان کا یہ ہی
کہ ایسی محبت آپسمین حاصل کرین اور جسکو غیر کا رنج دیکہہ رنج نہو اور باوجود قدرت کے اوسکو بلا

بنا لمجور کہا

بچھوڑا ویسے اوسکے ایمان مین نقصان ہی

جمـ ابْنُ عُمَرَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيرُ إِلَى هٰذِهِ مَرَّةً وَإِلَى هٰذِهِ ٢٧٥
مَرَّةً مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ منافق کی مثل اوس بکری
کی سی مثل ہی جو ماری ماری پہرتی ہو دو گلّون کے درمیان یعنے دو ریوڑ کے درمیان
کبھی اس ریوڑ مین جھک پڑتی ہو اور کبھی اوس مین ف یعنے منافق شک اور شبہی
مین گرفتار ہی کبھی ایمان کی بات سن کر ایمان کی طرف جھکتا ہی اور کبھی کفر کی بات سنکر
کفر کی طرف جھکتا ہی وہ کمبخت نہ ادہر کا نہ اودہر کا

هـ جَابِرٌ مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ ٢٧٦
فِيهِ وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا وَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَفَلَّتُونَ مِنْ يَدِي
مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور تمہاری مثل اوس مرد کی
سی مثل ہی جسنے آگ جلائی تو اوسمین ٹڈی اور پتنگے گرنے لگے اور وہ آگ سے ہانکتا جاتا
ہی اور مین پکڑنے والا ہون تمہاری کمرگاہ کو دوزخ سے اور تم چھوڑائے بھاگتے ہو میرے
ہاتھ سے ف یعنے تم شہوات اور گناہون مین ایسے گرتے ہو جیسے کیڑے آگ مین گرتے
ہین اور مین ہزار ہزار حکمت سے تمکو گناہون سے روکتا ہون جیسے کوئی کسیکا پٹکا پکڑکے روکتا ہو
لیکن تم نہین رکتے اس حدیث سے حضرت کی کمال شفقت اپنی اس گنہگار امت پر ثابت ہوتی ہی

ق جَابِرٌ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ ٢٧٧
لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ
زَادَ مُسْلِمٌ فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ خَتَمْتُ الْأَنْبِيَاءَ بخاری اور
مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور پیغمبرون کی مثل اوس مرد کی سی مثل
ہی جسنے ایک گھر بنایا تو اوسکو پورا بنایا اور سنوار کیا مگر ایک اینٹ کا مکان رہنے دیا اور
لوگ اوس گھر مین آنے لگے اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے اس اینٹ کا مکان کیون

نہ تیار ہوا مسلم نے اتنی روایت اور زیادہ کی ہی سو مین اوس اینٹ کا مکان ہون مین سطرح
آیا کہ ختم پیغمبرون کو ختم کیا **ف** یعنی نبوت کا محل بدون خاتم النبین کے ناتمام تھا جب
حضرت تشریف لائے تو محل پورا ہو گیا جتنے عمدہ کمالات بشر مین ممکن تھے وہ حضرت
پر ختم ہوگئے اسیواسطے ہمارے حضرت خاتم النبین ہوئے کوئی کمال باقی نہین رہا جو کوئی
پیغمبر حضرت کے بعد آکر اوسکا جلوہ کرتا

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر ایاکم اور ایاک ہی

٢٢٨ **ق** ابو سعید ایاکم والجلوس فی الطرقات فقالوا یا رسول اللہ
ما لنا من مجالسنا بد نتحدث فیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فاذا ابیتم الا المجلس فاعطوا الطریق حقہ قالوا وما حق الطریق
یا رسول اللہ قال غض البصر وکف الاذی ورد السلام والامر بالمعروف
والنہی عن المنکر بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو راہون
کے بیٹھنے سے تو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہمکو تو راہون کے بیٹھنے سے کوئی چارہ نہین
کہ ہم وہان آپسمین بات چیت کرتے ہین سو حضرت نے فرمایا تو اگر تم وہان کی نشست کے نہین مانتے
تو راہ کا حق ادا کرو اصحاب نے کہا راہ کا کیا حق ہی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ اجنبی عورت
اور لوگون کے عیبو نسے آنکھہ کو نیچے جھکانا اور لوگون کی تکلیف دینے والی چیز کو دور
کرنا یعنی اینٹ پتھر اور کانٹا ہٹانا اور سلام کا جواب دینا اور نیک بات کہلانا اور بد کام سے
روکنا **ف** سب یعنی اول تو راہ مین بیٹھنا بہتر نہین اور اگر کچھ ضرورت ہو تو راہ کا حق ادا کرے

حقوق راہ

٢٢٩ **ق** عقبۃ بن عامر ایاکم والدخول علی النساء فقال رجل من الانصار
یا رسول اللہ افرایت الحمو فقال الحمو الموت بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامرؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو عورتون پاس جانے سے تو ایک انصاری مرد نے پوچھا یا رسول

بہلا خاوند کے رشتے داروں کا حال تو بتلایئے کہ یہ لوگ بھی عورت پاس جاوین یا نہ جاوین
حضرت نے فرمایا کہ خاوند کے رشتے دار اونکا عورت پاس جانا موت ہی یعنی ہلاکی اور فساد کا
سبب ہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاوند کے رشتے داروں کو جیسے دیور جیٹھ کو
خلوت مین عورت پاس جانا یا بدون شرعی پردے کے عورت کا سامنے آنا درست نہین

خ اَبُوهُرَيْرَةَ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ بخاری مین ابوہریرہ رض سے ٢٨٠
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو بدگمانی سے اسواسطے کہ بدگمانی بڑی جہوٹھی بات ہی
ف یعنی بے تحقیق صرف اپنے گمان پر کسی مسلمان سے بدظن ہونا نہایت برے اصل بات ہی

ق اَنَسٌ اِيَّاكُمْ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ وَاِنْ كَانَ كَافِرًا بخاری اور مسلم مین انس رض سے ٢٨١
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو مظلوم کی بددعا سے اگرچہ مظلوم کافر ہو **ف** یعنی کسی مسلمان
اور کافر کو ناحق نہ ستاؤ کہ مظلوم کی دعا تیر بہدف ہی

م اَبُوقَتَادَةَ اِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ فَاِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ مسلم مین ٢٨٢
ابوقتادہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو زیادہ قسم کہانے سے بیچنے مین اسواسطے کہ
قسم بکری کو رواج دیتی ہی پھر برکت کو کہٹاتی ہی **ف** یعنی بیچنے والا بار بار جہوٹھی قسم
اسطرح نہ کہاوے کہ واللہ یہ چیز اتنے کی ہی اور فلانا شخص اتنی قیمت مجھکو دیتا تھا مینے نمانا
سو فرمایا کہ اسمین ہر چند آدمی ہو کہا کہا تا ہی اور چیز بک جاتی ہی لیکن اوس مال مین برکت نہین رہتی

ق اَبُوهُرَيْرَةَ اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ **خ** اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ ٢٨٣
رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو تم اپنے دو دنے اور پے کے روزون سے صرف بخاری
کی روایت مین یہ لفظ مکرر ہی یعنی دو بار حضرت نے فرمایا کہ بچو پے کے روزون سے بچو پے
کے روزون سے **ف** وصال اور پے کا روزہ اوسکو کہتے ہین کہ دو دن یا زیادہ برابر روزہ
رکھے اور بیچ مین کچھ بھی نہ کہاوے معلوم ہوا کہ پے کا روزہ مکروہ ہی اور اگر طاقت نہو تو حرام ہی

م اَبُوهُرَيْرَةَ اِيَّاكَ وَالْحَلُوْبَ قَالَهُ لِاَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ مسلم مین ٢٨٤

ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچ دودہ والے جانور کے ذبح کرنے سے یہ حضرت نے ابو الہیثم بن تیہان سے فرمایا **ف** ابو ہریرہ نے روایت کی کہ حضرت ایک روز گہر سے نکلے تو صدیق اکبر اور فاروق اعظم کو دیکھا فرمایا کہ تم کسواسطے گہر سے نکلے ہو اونہون نے کہا کہ بہوکہہ کے سبب سے حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی مین بہی اسیواسطے نکلا ہون پہر حضرت ابو الہیثم انصاری کے گہر گئے وے گہر مین نہ تہے اونکی جورو نے حضرت کو کمال خوشی اور نہایت تعظیم سے لیا پہر ابو الہیثم آئے تو حضرت اور اصحاب کو دیکہہ کر کہا الحمد للہ کہ آج کے دن تو میرے برابر کسی کے گہر ایسے بزرگ مہمان نہین پہر وے ایک ٹوکری مین تر اور خشک اور گدر کہجور لائے حضرت نے فرمایا کہ کہاؤ پہر ابو الہیثم نے چاہا کہ دودہار بکری کو ذبح کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی جب حضرت اور اصحاب آسودہ ہوئے تو صدیق اور فاروق سے کہا کہ خدا کی قسم کہ تمسے اس نعمت کا سوال ہوگا کہ تم گہر سے بہوک سے نکلے تہے سو خدا نے تمکو ایسی نعمت کہلائی معلوم ہوا کہ گرسنگی کی حالت مین بے تکلف دوست کے گہر جانا اور وہان کہانا درست ہی یہ سوال مین داخل نہین حضرت نے جو دودہار جانور کے ذبح سے منع کیا تو دنیا کی مصلحت سے فرمایا کہ جسکا فائدہ سردست موجود ہو اوسکا ذبح کرنا مناسب نہین اور یہ مطلب نہین کہ اوسکا ذبح کرنا شرع مین حرام ہی

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پرانا ہی

ف البراء بن عازب انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب اللهم نزل نصرک قاله یوم حنین ٢٨٥ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین پیغمبر ہون اسمین کچہہ جہوٹہہ نہین مین عبد المطلب کا بیٹا ہون الہی اپنی مدد اتار یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا **ف** کسی شخص نے براء بن عازب اس حدیث کے راوی سے پوچہا کہ تم اصحاب لوگ جنگ حنین مین کیا بہاگ گئے تہے تب اونہون نے کہا کہ واللہ

حضرت نے تو ہرگز پیٹھ نہیں پھیری البتہ لشکر کے اگلے لوگوں کے قدم اوہٹ گئے تھے اور حضرت سفید خچر پر سوار تھے پھر جب کافروں نے حضرت کو نرغہ کر لیا تب حضرت سواری سے نیچے اُترے اور کافروں پر حملہ کرکے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اس کلام میں باپ دادا کے نام پر فخر نہیں کیا بلکہ اپنی نبوت کی حقیقت ثابت کی اسواسطے کہ کافروں نے اہل کتاب سے سُنا تھا کہ عبدالمطلب کی اولاد میں ایک پیغمبر پیدا ہوگا جو ملک گیری کرے گا

۲۸۶ ھ انس اَنَا اَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ لَمْ يُصَدَّقْ نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ مَا صُدِّقْتُ وَاِنَّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَا يُصَدِّقُهُ مِنْ اُمَّتِهِ اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ مسلم میں انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت میں اول سفارش کرنے والا میں ہوں پیغمبروں میں کسی پیغمبر کی تصدیق نہیں ہوئی جتنی میری تصدیق ہوئی ہو البتہ پیغمبروں میں بعضا ایسا بھی پیغمبر ہی جسکی ایک مرد کے سوا اُسکی امت میں کوئی تصدیق نکرےگا ف یعنے جتنی کثرت سے میری امت مسلمان ہی اتنی کسی پیغمبر کی نہیں اسواسطے اول میں ہی سفارش کرونگا بہشت میں سفارش ترقی درجات کی ہوگی

۲۸۷ ق ابوھریرۃ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ الْاَنْبِيَاءُ اَوْلَادُ عَلَّاتٍ وَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں اور لوگوں کے بہ نسبت قریب تر ہوں عیسی بن مریم سے پیغمبر سوتیلے بھائی ہیں اور میرے اور اوسکے درمیان کوئی نبی نہیں ف سب پیغمبروں کا دین ایک ہی ہے یعنے توحید اور عبادت اور شرعیتیں مختلف ہیں تو گویا پیغمبر سوتیلے بھائی ہیں کہ باپ تو سبکا ایک اور مائیں کئی خلاصہ مطلب حدیث کا یہ کہ جب سب پیغمبر نبوت میں برابر ٹھہرے تو عیسی کو خاص کرکے خدا کا بیٹا کہنا محض بیجا بات ہی اور یہ جو فرمایا کہ میں عیسی سے قریب تر ہوں میرے اور اوسکے درمیان کوئی پیغمبر نہیں یعنے یہود عیسی کی پیغمبری کے منکر تھے حضرت اونکی حقیقت کے گواہ ہوے چنانچہ عیسی نے یوحنا کی انجیل میں ہمارے حضرت کی بشارت میں کہا ہی کہ میرے بعد فارقلیط آویگا میری حقیقت

کا گواہ ہوگا

٢٨٨ ف ابو ھریرۃ انا اولی بالمؤمنین من انفسھم فمن توفی من المؤمنین فترک دینا فعلی قضاءہ ومن ترک مالا فلورثتہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین قریب تر مسلمانون سے ہون اونکی ذاتون سے زیادہ سو جو کوئی مسلمانون مین سے مرے اور اپنے اوپر قرض چھوڑ جاوے تو اوسکا ادا کرنا مجھہ پر لازم ہی اور جو مال چھوڑے تو اوسکے وارثون کا حق ہی ف ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت کا ابتداء اسلام مین یہ معمول تھا کہ جب کوئی جنازہ آتا تو حضرت پوچھتے کہ اسنے اپنے قرض ادا ہونیکا کچھہ مال چھوڑا ہی سو اگر معلوم ہوتا کہ قرض ادا ہونیکا ٹھکانا ہی تو حضرت اوسکے جنازے کی نماز پڑھتے اور اگر قرض ادا ہونے کی کوئی صورت نہوتی تو خود نماز نہ پڑھتے اور مسلمانونسے نماز پڑھنے کو فرماتے پھر جب اسلام کی فتح ہوئی اور بیت المال مین مال جمع ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی قرض دار کے جنازہ پر شاید اسواسطے نماز نہ پڑھتے تھے کہ لوگ قرض سے ڈرین اور جو کہ قرض دار ہون وے قرض ادا کرنے مین غفلت نکرین

٢٨٩ ھ ابو ھریرۃ انا سید ولد آدم یوم القیمۃ واول من ینشق عنہ القبر واول شافع واول مشفع مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین آدم کی اولاد کا سردار ہون قیامت کے دن اور قبر پھٹنے والون مین پہلا مین ہون اور مقبول الشفاعت پہلا مین ہون ف یعنے حشر مین قبرین پھٹ کر مردے زندہ ہوکے نکلینگے سو اول میری قبر پھٹیگی اور اول میری شفاعت قبول ہوگی بعد اوسکے اور پیغمبرونکی یوحنا کی انجیل مین عیسی علیہ نے ہمارے حضرت کی سرداری کی یون گواہی دی ہی کہ اب مین زیادہ گفتگو تمسے نہین کرتا اسواسطے کہ اس جہان کا سردار آتا ہی یعنے میرے بعد خاتم الانبیا آتا ہی وہ تمکو سب کچھہ تعلیم کریگا میری تعلیم کی اب حاجت نہین اور یہ جو فرمایا کہ مین قیامت مین بنی آدم کا سردار ہون سو ہرچند حضرت دنیا اور آخرت دونون عالم مین بنی آدم سبکے سردار اور افضل البشر ہین

لیکن دنیا مین کافرونکو اوسکا یقین نہین اور قیامت مین جب کہ تمام خلق مصیبت مین گرفتار ہوگی
اور پیغمبر بھی خوف الہی سے شفاعت نکرسکینگے اوسوقت ہمارے حضرت کی شفاعت مقبول
ہوگی تو ہر ایک مسلم اور کافر پر حضرت کی سرداری اور افضلیت صاف ظاہر ہوجاویگی

م جابر رض اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَعْنِيْ قَتْلٰى اُحُدٍ مسلم مین جابر رض سے ٢٩٠
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین ان پر گواہ ہونگا قیامت کے دن یعنی جنگ احد کے شہیدون
پر ف جنگ احد مین ستتر اصحاب شہید ہوئے حضرت دو دو لاشون کو ایک ایک
قبر مین دفن کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو زیادہ قران خوان ہوا اوسکو قبلے کی طرف
مقدم کرو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی مین انکی خالص شہادت کا گواہ ہون

ق جریر رض اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ بخاری اور مسلم مین جریر رض سے روایت ہی کہ ٢٩١
حضرت نے فرمایا کہ مین تمہارا پیشوا اور میر پیشرو ہون حوض کوثر پر

م ابو موسی اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَحْمَدُ وَالْمُقَفِّيْ وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ ٢٩٢
الْمَرْحَمَةِ وَفِيْ اَطْرَافِ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَنَبِيُّ الْمَلْحَمَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ
وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین محمد ہون اور احمد
ہون اور مقفی ہون اور حاشر ہون اور نبی التوبہ ہون اور نبی المرحمت ہون اور اطراف
ابی مسعود مین یون روایت ہی کہ نبی الرحمت اور نبی الملحمہ ہون اور اوسمین نبی التوبہ کی ذکر
نہین ف حضرت نے اس حدیث مین اپنے نام اور اپنے صفات ذکر کیے محمد کے معنی
بہت سراہا اور احمد کے معنی سب مخلوقات سے زیادہ تر تعریف کے لائق اور مقفی کے معنی سب
پیغمبرونکے بعد آنے والا اور حاشر یعنی سبکا حشر آپکے قدم پر ہوگا اور نبی التوبہ یعنی
ایسا پیغمبر کہ اوسکے ہاتھ پر بیشمار لوگون نے توبہ کی اور اوسکی امت کی توبہ مقبول ہی اور
نبی المرحمت یعنی ایسا پیغمبر جسکے شرع کے احکام مین کچھ سختی اور تنگی نہین سراسر رحمت ہی
اور نبی الملحمہ یعنی جنگ کا پیغمبر کہ تلوار سے دین کو عالم مین پھیلاوے اطراف ابو مسعود ایک

بجواب اعتراض نصاری بر جہاد و قربانی
بعثت انحضرت صلعم از زبور

کتاب کا نام ہی جسکو ابراہیم بن محمد دمشقی نے کہ حدیث کے بڑے حافظ تھے تصنیف کیا
نصاریٰ ہند میں مسلمانوں پر اعتراض کرتے ہیں کہ تمہارے پیغمبر نے تلوار کے زور سے اسلام
کو پھیلایا اور آدمیوں کو قتل کیا حالانکہ خون ریزی درست نہیں کسی پیغمبر نے خون ریزی نہیں کی
اوسکا جواب یہ ہی کہ باتفاق عقلا ظلم اور کفر نہایت بری چیز ہی اور عدل اور ایمان عمدہ چیز ہی پھر
جب ظالم اور کافر اپنے ظلم اور کفر کو نچھوڑے اور حق بات کو کسیطرح نہ سمجھے تو اوسکا قتل کرنا
عقل کے نزدیک معیوب نہیں تاکہ اور لوگ اوسکی صحبت سے نہ خراب ہوں چنانچہ اگر آدمی
کا ہاتھ سڑ جاوے تو اوسکا کاٹ ڈالنا بہتر ہی تاکہ باقی اعضا سڑنے سے بچیں علاوہ اسکے توریت
اور زبور کو نصاریٰ حق جانتے ہیں حالانکہ توریت میں جہاد کا صاف حکم موجود ہی حضرت
موسیٰ اور حضرت یوشع اور حضرت داؤد کا جہاد عالم میں مشہور ہی جسکو شک ہو توریت میں
دیکھ لے بلکہ زبور کی ۴۵ فصل میں ہمارے حضرت کی بشارت میں داؤد علیہ السلام نے یوں فرمایا
کہ اے پہلوان تو جاہ و جلال سے اپنی تلوار حمایل کرکے ران پر لٹکا عدالت پر سوار ہو تیرا
دست راست تجھے ہیبت ناک کام دکھلائیگا اور زبور کی ۷۲ فصل میں حضرت کے حق میں خدا
یوں فرماتا ہی کہ وہ میرے بندوں میں صداقت سے حکم کریگا محتاجوں کو بچاویگا ظالموں کو ٹکڑے ٹکڑے
کریگا جب تک آفتاب باقی رہیگا اوسکا دین اور مبارکی اور اوسکا نام باقی رہیگا فقط ان دونوں
دلیلوں سے صاف معلوم ہوا کہ جہاد کرنا عمدہ کام ہی خدا کو پسند ہی اگرچہ نصاریٰ کو ناپسند
ہو اور یہ جو نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہ دونوں بشارتیں عیسیٰ عم کے حق میں ہیں سو صاف غلط
ہی اسواسطے کہ عیسیٰ عم نے کب تلوار پکڑی اور کس کافر کو مارا اون پر پہلوان اور مجاہد صادق
نہیں آتا بلکہ یہ دونوں بشارتیں ہمارے حضرت کی نبوت پر صاف دلیل ہیں -

۲۹۲ عن سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى
مسلم میں سہل بن سعد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں اور یتیم کا مہتمم کار اور پرورش
کرنے والا بہشت میں ایسے ہیں جیسے یہ دونوں انگلیاں اور حضرت نے اشارہ کیا کلمہ کی انگلی

اور بیچ کی انگلی کی طرف ف یتیم کی پرورش کرنے والے اور اوسکے مال کی حفاظت کرنے والے کا بہشت مین اتنا درجہ بلند ہی کہ میرے درجے سے ایسا اتصال ہی جیسے اِن دو انگلیونکو

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر اسم فعل ہی

٢٩٤ ق عَائِشَةُ دُونَكُمْ يَا بَنِي أَرْفِدَةَ قَالَهُ يَوْمَ عِيدٍ لِلسُّودَانِ وَكَانُوا يَلْعَبُونَ بِالدَّرَقَةِ وَالْحِرَابِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لو اپنی ڈہال اور برچہیون کو اے اَرْفِدَہ کی اولاد یہ حضرت نے عید کے دن حبشیون سے کہا اور وے کہیل رہے تھے ڈہال اور برچہیون سے ف اَرْفِدَہ حبش کے جد کا نام ہی جسکی وے سب اولاد ہین روایت ہی کہ عید کے دن حضرت عائشہ کے گہر مین حضرت تھے اور حبشی مسجد کے صحن مین ڈہال اور برچہیون سے کزرت کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اس کہیل کو اسواسطے دیکہا کہ یہ جہاد کا وسیلہ ہی جیسے پھری گدکے کی کزرت خصوصا ایسے مباحات کا عید کے دن کچہہ مضایقہ نہین کہ مزید سرور کا سبب ہی

٢٩٥ ق عَائِشَةُ عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي قَالَهُ لِأَبِي بَكْرٍ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی نکر ٹھہر جا اسواسطے کہ مین امید رکہتا ہون کہ مجہکو بھی ہجرت کی اجازت ہوا چاہتی ہی یہ حضرت نے ابی بکر صدیق رضی سے کہا ہجرت سے پہلے ف حضرت سے پہلے سب اصحاب مدینے کی طرف ہجرت کر گئے صدیق اکبر نے بھی حضرت سے ہجرت کی اجازت مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر صدیق اکبر حضرت کے ساتھ کے لئے منتظر رہے جب حضرت کو ہجرت کی اجازت ہوئی تو حضرت کے ہمراہ مدینے مین آئے اس حدیث سے نہایت فضیلت صدیق اکبر کی ثابت ہوئی کہ حضرت نے اپنی رفاقت واسطے سوا صدیق کے کسیکو نہ چنا

٢٩٦ ق صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ بخاری اور مسلم مین حضرت صَفِیّہ بنت حُیَی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے دو انصاری مردسے کہا کہ جلدی نکرو

ف صحیح بخاری مین یون ہی روایت ہی کہ حضرت صفیہ حضرت کی بی بی مسجد مین حضرت کی ملاقات کو آئین اور حضرت رمضان مین اعتکاف مین بیٹھے تھے حضرت سے بات چیت کرتی رہین رات زیادہ گئی حضرت اونکو پہونچانے کے لئے ساتھ چلے راہ مین دو انصاری مرد ملے تب حضرت نے اون سے یہ حدیث فرمائی یعنے یہ میری بی بی ہی اور کوئی اجنبی عورت نہین بدگمان مت ہونا انصاریون نے کہا کہ سبحان اللہ یا رسول اللہ آپکی ذات مین بدگمانی کا کیا دخل ہی حضرت نے فرمایا کہ انسان کے بدن مین شیطان اسطرح پھرتا ہی جیسے خون مین ڈرا کہ تمہارے دلین کچھہ بدگمانی ڈالے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی تہمت کے مکانون سے بچے اور اگر ایسے مقام مین مبتلا ہو تو اپنی صفائی لوگون مین ظاہر کرے تا کہ لوگ بدگمانی مین گرفتار نہون

ف ابو موسیٰ عَلٰی رِسْلِکُمْ اُعَلِّمُکُمْ وَاَبْشِرُوْا اِنَّ مِنْ نِعْمَۃِ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اَنَّہٗ لَیْسَ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ یُصَلِّیْ ھٰذِہِ السَّاعَۃَ غَیْرُکُمْ اَوْ قَالَ مَا صَلّٰی ھٰذِہِ السَّاعَۃَ اَحَدٌ غَیْرُکُمْ قَالَہٗ حِیْنَ اَعْتَمَ بِالصَّلٰوۃِ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی مکرو ٹھہرو مین تمکو سکھلاتا ہون اور خوشخبری سناتا ہون کہ البتہ خدا کا تم پر احسان ہی کہ تمہارے سوا کوئی ایسا آدمی نہین جسنے اس گھڑی نماز پڑھی ہو یا یون حضرت نے فرمایا کہ تمہارے سوا اس گھر مین کسینے نماز نہین پڑھی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب زیادہ رات گئے عشا کی نماز پڑھی ف ایکبار حضرت نے آدھی رات گئے نماز پڑھی اور یہ حدیث فرمائی یعنے خدا کا تم پر احسان ہے کہ اسوقت کی عبادت تمہارے ہی واسطے خاص کی اور آدمی عبادت مین اسوقت تمہارے شریک نہین

م ابو ھریرۃ عَلَیْکَ السَّمْعُ وَالطَّاعَۃُ فِیْ عُسْرِکَ وَیُسْرِکَ وَمَنْشَطِکَ وَمَکْرَھِکَ وَاَثَرَۃٍ عَلَیْکَ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جان امام کی بات سننا اور اطاعت کرنا اپنی سختی اور آسانی مین اور اپنی خوشی اور ناخوشی مین اور اپنے اوپر غیر کی تقدیم مین ف یعنے حاکم جو حکم کرے اوسکی اطاعت واجب ہی خواہ

وہ کام

وہ کام تجھہ پر سخت ہو یا آسان تو خوش ہو یا ناخوش اور اوس حال مین بھی کہ حاکم تیرے اوپر غیر کو بدون اوسکی حقیت کے مقدم کرے غیر کو دیوے تجھکو نہ دیوے لیکن گناہ مین اطاعت حاکم کی نہین

۲۹۹ ص ثوبان عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ فَإِنَّكَ لَنْ تَسْجُدَ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً قاله له مسلم مین ثوبان رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اپنے اوپر لازم جان سجدون کی کثرت اسواسطے کہ کبھی تو ایسا سجدہ نکریگا کہ خدا اوسکے سبب سے تیرا درجہ نہ بلند کرے اور اوسکے سبب سے تیرا گناہ نہ گھٹا دیوے یہ حضرت نے ثوبان سے فرمایا ف ثوبان حضرت کے ساتھ چلے جاتے تھے اونہون نے حضرت سے پوچھا یا حضرت مجھکو وہ کام بتلائیے جو مجھکو بہشت مین لیجاویے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۳۰۰ ص جابر عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ الْبَهِيمِ ذِي الطُّفْيَتَيْنِ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ يَعْنِي الْكَلْبَ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جانو کالے بھجنگ کتے کا قتل کرنا جسکی آنکھون پر دو سفید داغ ہون کہ وہ شیطان ہی یعنی موذی ہی ف مصابیح مین جابر رضی سے روایت ہی کہ اول حضرت نے کتون کے قتل کا حکم کیا یہان تک کہ ایک عورت جنگل سے آئی تھی اوسکے ساتھ ایک کتا تھا وہ بھی قتل ہوا پھر حضرت نے کتون کا مارنا منع کیا اور یہ حدیث فرمائی

۳۰۱ ق جابر عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَطْيَبُ قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ أَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا رَعَاهَا بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جانو کالا پھل پیلو کا کہ وہ بہتر اور خوشبودار ہی جابر نے کہا پھر مینے حضرت سے کہا کہ کیا آپ بھی بکریان چراتے تھے حضرت نے فرمایا کہ ہان اور کوئی بھی ایسا پیغمبر ہی جسنے بکریان نہین چرائین ف جابر رضی سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ ایک منزل مین اوترے اور ہم وہان پیلو کے پھل چن چن کر کھاتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب کالے پھل کھاؤ اور پیغمبرون نے بکریان اول اسواسطے چرائیان تو امت کا انتظام کرسکین

٣٠٢ ص ابو هريرة عَلَيْكُمْ مِنَ الْاَعْمَالِ بِمَا تُطِيقُونَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوا مسلم
مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اپنے اوپر وہی عمل لازم پکڑو جو تم کرسکو اسواسطے کہ
خدا کو ملال اور ماندگی نہین ہوتی یہان تک کہ تم تھک جاؤ **ف** حضرت عائشہ رضہ سے بخاری
مین روایت ہی کہ ہمارے یہان ایک عورت آئی اوسنے ایک رسی لٹکائی تھی رات بھر نہ
سوتی تھی جب نیند کا غلبہ ہوتا تو اوسکو پکڑ لیتی حضرت گہر مین آئے تو رسی کا حال پوچھا تو سبنے اوس
عورت کا حال بتلایا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے نفل عبادت جبھی تک بہتر ہی کہ خوشی سے
ادا ہو اور سب جی سے لگے کہ خدا ثواب اور رحمت کو نہین کاٹتا جبتک تمکو ملال اور ماندگی عبادت مین ہو

٣٠٣ خ عَائِشَةُ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ بخاری مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا اے عائشہ اپنے اوپر نرمی اختیار کر اور بچ سختی اور بدگوئی سے **ف**
اس حدیث کا قصہ دوسرے باب مین گذرا کہ یہودیون نے حضرت کو کوسا تھا حضرت عائشہ نے
بھی عوض مین سخت کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

فصل

اس فصل مین وے حدیثین مین جنکے سرے پر لام ہی

٣٠٤ خ جَابِرٌ لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ قَالَهُ لَهٗ بخاری مین اور
مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیری ہی قیمت ہی اور تیرا ہی اونٹ ہی تیری ہی
قیمت ہی اور تیرا ہی اونٹ ہی یہ حضرت نے جابر سے کہا **ف** حضرت نے جابر سے اونٹ
مول لیا تھا پھر اونکو قیمت اور اونٹ دونون بخشے پھر یہ حدیث فرمائی

٣٠٥ مز اَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سَبْعُمِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا
مَخْطُومَةٌ قَالَهُ لِرَجُلٍ جَاءَ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فَقَالَ هٰذِهٖ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ مسلم مین
ابومسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھکو اس اونٹنی کے عوض سات سو اونٹنی نکیل
ڈالیان قیامت مین ملین گی یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جو ایک نکیل والی اونٹنی لایا پھر اوسنے

کہا کہ یہ

کہا کہ یہ راہ خدا مین نذر ہی

٣٠٦ م جابر لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَإِذَا أُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِإِذْنِ اللّٰهِ مسلم مین
جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر بیماری کی ایک دوا ہی پھر جب وہ دوا بیماری کو پہنچے
تو خدا کے حکم سے صحت حاصل ہوتی ہی ف یعنے حقیقت مین ہر ایک بیماری کی
دوا علم الہی مین ٹہر چکی ہی گو اطبا کو نہ معلوم ہو پھر فرمایا کہ باوجودیکہ ہر بیماری کی دوا ہی لیکن وہ دوا
اپنی تاثیر مین مستقل نہین حکیم مطلق کے حکم کی محتاج ہی یہی سبب ہی کہ سوبار آزمائی دوا بعضی جگہہ
مطلق نہین اثر کرتی

٣٠٧ ق ابن مسعود وانس لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهِ بخاری
اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود اور انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ہر ایک عہد شکن قول توڑنے
والیکا ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن بقدر اوسکے عہد شکنی کی ف جھنڈے سے مطلب یہ کہ فضیحت
ہو قیامت مین

٣٠٨ ق ابو هريرة لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُوهَا فَأُرِيدُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَنْ أَخْتَبِئَ
دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ ہر ایک پیغمبر کی ایک مقبول دعا ہوتی ہی کہ اوسکو وہ مانگتا ہی اور مین چاہتا ہون انشاء اللہ
کہ ذخیرہ کر رکھون اپنی مقبول دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لیے قیامت کے دن ف
ہر چند پیغمبرون کی بہت دعائین مقبول ہوتی ہین لیکن اونکے نزدیک یقینی مقبول دعا ایک
ہی ہوتی ہی اور باقی مین امید ہوتی ہی یقین نہین سو حضرت نے فرمایا کہ مینے اپنی یقینی مقبول دعا
کو اپنی امت کے واسطے رکھ چھوڑا کہ قیامت کے کٹھن مین اونکے کام آوے اس حدیث سے
حضرت کی بیحد شفقت اپنی امت پر ظاہر ہوئی + شعر + اے مسلمانون کرو شکر خدا + جسنے
پایا مصطفی سا پیشوا + دیکھو کیا تم پر تھا رحم مصطفا + ہول محشر کا بھی سامان کر گیا + تمکو
اب لازم ہی اوسکی پیروی + دور کر دو بدعتونکی گمرہی +

بیان شفقت حضرت
بر امت خود کرده دعای تقبی
بیان برای شفاعت
[illegible]
[illegible]

خ مَعْنُ بْنُ يَزِيْدَ لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيْدُ وَلَكَ مَا أَخَذْتَ يَا مَعْنُ

بخاری میں معن بن یزید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تجھکو ہوچکا جو تو نے نیت کی اے یزید اور تیرا ہوچکا جو تو نے پایا اپنے معن ف یزید نے زکوۃ کا مال اپنے وکیل کو دیا کہ کسی محتاج کو دیوے وکیل نے نادانستہ یزید کے بیٹے معن کو نادرگی میں دیا جب یزید کو یہ حال معلوم ہوا تب اپنے بیٹے کو حضرت پاس لیگیا اور یہ حال کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے تیرے ادپر سے زکوۃ ادا ہوگئی اور اوسکو لینا درست ہوا نادانستگی کے سبب سے اور یہی مذہب ہی امام اعظم اور امام محمد کا کہ اگر نادرگی میں باپ اپنے بیٹے کو زکوۃ دیوے نادانستگی سے تو زکوۃ ادا ہوجاتی ہی دوبارہ زکوۃ دینا ضرور نہین

۳۱۰ خ عَائِشَةُ لٰكِنَّ أَفْضَلَ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ بخاری میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو افضل جہاد مقبول حج ہی ف بخاری مین روایت ہی کہ حضرت عائشہ نے حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ کہ ہم جہاد کو افضل عبادت دیکھتے ہین اگر فرمائی تو ہم بھی جہاد کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے عورتون پر جہاد فرض نہین اونکے حق مین مقبول حج جہاد کے برابر ہی مقبول حج وہ ہی جسمین گناہ نہین

ق أَبُوْ هُرَيْرَةَ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوْكِ الْمُصْلِحِ أَجْرَانِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غلام نیکوکار کو دو ثواب ہین ف یعنے ایک ثواب خدا کی عبادت کا اور دوسرا ثواب مالک کی اطاعت کا

م أَبُوْ هُرَيْرَةَ لِلْمَمْلُوْكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يُطِيْقُ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا غلام کا کہانا اور کپڑا میان پر واجب ہی اور اوس سے کام نہ کروائے مگر جتنی اوسکو طاقت ہو

ق جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لِيْ خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ وَأَنَا الْعَاقِبُ

بخاری اور مسلم مین جبیر بن مطعم رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پانچ نام ہین مین محمد ہون اور احمد ہون اور مین ماحی ہون کہ خدا میرے سبب سے کفر کو مٹاتا ہی اور مین حاشر ہون یعنی کہ میرے قدم پر لوگون کا حشر ہوگا اور مین عاقب ہون یعنی سب سے پچھلا پیغمبر ہون

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر لم ہے

۳۱۳ ح ابوهريرة لم يبق من النبوة الا المبشرات قالوا وما المبشرات قال الرؤيا الصالحة بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ باقی رہی پیغمبری سے سوائے بشارت دینے والی چیزون کے اصحاب نے کہا کہ بشارت دینے والی چیزین کون ہین حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک خواب ف نبوت کا علم غیب سے آتا ہی سو فرمایا کہ غیب سے علم آنے کا سوائے سچے خواب کے اب کوئی طریقہ نہ رہا اسواسطے کہ نبوت ختم ہوگئی

۳۱۴ ق ابوهريرة لم يتكلم في المهد الا ثلثة عيسى بن مريم وصاحب جريج وبينا صبي يرضع بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ لڑکا جھولے اور گود مین بولا سوائے تین لڑکون کے ایک عیسی بن مریم دوسرے جریج والا لڑکا اور تیسرا لڑکا اوس حالت مین کہ دودھ پیتا جاتا تھا ف یعنے شیرخوارگی کے حالت مین ان تین کے سوائے کوئی بچہ نہین بولا حضرت عیسی کا بولنا تو قرآن مین مذکور ہی کہ حضرت مریم کی پاکدامنی اونکے کلام سے ثابت ہوئی اور جریج والے لڑکے کا قصہ یہ ہی کہ بنی اسرائیل مین جریج ایک عابد مرد تھا عبادت خانے مین نماز پڑہتا تھا کہ اوسکی ما وہان آئی اور جریج کو پکارا جریج نماز کے سبب سے نہ بولا نماز مین مشغول رہا اوسکی ما پلٹ گئی دوسرے دن پھر اوسکی ما اوسکے پاس آئی تو بھی وہ نماز مین تھا اوسکے پکارنے سے نہ بولا تو اوسکی مانے یون بددعا کی کہ الہی یہ نہ مرے جبتک حرام کار کسبیون کا مونہہ نہ دیکھہ لیوے بنی اسرائیل مین جریج کی عبادت کا بہت چرچا ہوا ایک حرام کار رنڈی تھی جسکا حسن مشہور تھا اوسنے کہا کہ دیکھون

جریج کو ڈگانی ہون اور اوسکا تقوی طہارت سب کہو تی ہون سو وہ عورت بدکار اوسکے روبرو
گئی اوسنے اوسکی طرف کچہہ دہیان بہی نکیا تو وہ ایک چرواہے نوا اپنے پاس گئی جو جریج کے
عبادت خانہ پاس چرایا کرتا تہا سو اوسنے اوس سے بدکاری کی جب لڑکا پیدا ہوا تو اوس بدکار
عورت نے کہا کہ یہ جریج کا لڑکا ہی پہر تو سب بنی اسرائیل جریج سے بداعتقاد ہوگئے اوسکو عبادت خانہ
سے نکال لائے اور عبادت خانہ گرا دیا اور اوسپر مار پڑنے لگی جریج نے کہا تمکو کیا ہوا جو مجھکو
مارتے ہو لوگون نے کہا تو نے اس کسبی سے بدکاری کی ہی تیرا لڑکا جنی ہی جریج نے کہا وہ
لڑکا کہان ہی تو لوگ اوسکو سامہنے لائے جریج نے کہا اب مجھکو چہوڑو نماز پڑہنے دو پہر وہ
نماز پڑہ کے لڑکے کے پاس آیا اور اوسکے پیٹ مین انگلی گڑا کر کہا کہ اے لڑکے بول کہ تیرا باپ
کون ہی لڑکا بولا کہ میرا باپ فلانا چرانے والا ہی پہر تو سب لوگ جریج کو چومنے چاٹنے
لگے اور کہا کہ ہم تیرا عبادت خانہ سونیکا بنا دین جریج نے کہا کہ کچہہ اسکی حاجت نہین جیسا مٹی کا
تہا ویسا ہی بنا دو سو اوسیطرح بنا دیا اور شیرخوار لڑکے کا قصہ مجمل یہ ہی کہ اوسکی ما نے گہوڑے
پر سوار ایک مرد کو دیکہا تو کہا کہ الہی میرے لڑکے کو ایسا کر اوس لڑکے نے دودہ پینا چہوڑ دیا
اور کہا الہی مجھکو ایسا نکر پہر اوسکی ما نے ایک عورت کو دیکہا کہ اوسکو چوری اور حرام کاری کی
علت مین مارتے تہے اوسنے کہا کہ الہی میرے لڑکے کو ایسا نکر لڑکے نے دودہ پینا چہوڑ کے
کہا کہ الہی مجھکو ایسا ہی کر پہر لڑکے نے کہا کہ وہ سوار ظالم تہا اور یہ عورت محض بے قصور ہی

اسواسطے مین نے برخلاف دعا کی

٣١٥ ق عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ لَمْ یَکْذِبْ اِبْرَاهِیْمُ النَّبِیُّ قَطُّ اِلَّا ثَلٰثَ کَذِبَاتٍ ثِنْتَیْنِ
فِیْ ذَاتِ اللّٰهِ قَوْلُهٗ اِنِّیْ سَقِیْمٌ وَقَوْلُهٗ بَلْ فَعَلَهٗ کَبِیْرُهُمْ هٰذَا وَوَاحِدَةً فِیْ شَانِ سَارَةَ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ابراہیم پیغمبر کبہی ایسی بات نہین
بولے جو حقیقت مین سچی ہو اور ظاہر مین جہوٹی ہو سوائے تین بار کے دو باتین خدا کے مقدمے
مین ایک انکا یہ قول کہ مین بیمار ہون اور دوسرا یہ قول بلکہ انکی اس بڑے نے کیا اور ایک بات

نماکا آحق بن ث ف حضرت ابراہیمؑ کی قوم ستارہ پرست اور بت پرست تھی سو اونکی عید کا جب دن آیا تو اونہون نے چاہا کہ حضرت ابراہیم کو لیجاوین حضرت ابراہیمؑ نے بموجب اونکے اعتقاد کے اپنے بچانے کا حیلہ اوٹھایا ستارونکو دیکھ کر فرمایا کہ مین بیمار ہون یعنے بموجب تمہارے اعتقاد کے گردش آسمانی اسکو چاہتی ہی کہ مین بیمار ہون گا یا دلی رنج کو بیماری کہا اور جب اونکی قوم عید مین شہر کے باہر گیا تو بتخانہ مین جا کر سب بتون کو توڑا اور ہتھوڑا بڑے بت کے کندہے پر رکھہ دیا جب قوم نے پوچھا کہ بتون کو کسنے توڑا تو حضرت ابراہیمؑ نے کہا اس بڑے بت نے توڑا ہو کندہے پر ہتھوڑا رکھے ہی تو وے شرمندہ ہوئے اپنی بت پرستی کی حماقت پر وے لوگ بڑے بت کی نہایت تعظیم اور عبادت کرتے تھے اسی سبب سے حضرت ابراہیمؑ نے بت شکنی کی تو گویا وہی بت توڑنے کا سبب ہوا سو اسیطے حضرت ابراہیمؑ نے اوسکی طرف توڑنے کی نسبت کی اور جب حضرت ابراہیمؑ ملک عراق سے ہجرت کرکے شام کے ملک مین گئے تو وہان کے بادشاہ کا معمول تھا کہ خوبصورت عورت کو چہین لیتا اور اوسکے خاوند کو مار ڈالتا اور اگر بھائی ہوتا تو اوسکو مارتا تو حضرت ابراہیمؑ نے اپنی بی بی سارا کو جو نہایت خوبصورت تہین فرمایا کہ اگر بادشاہ تجھکو بلا دے اور تجھکو پوچھے تو یون کہیو کہ یہ شخص میرا بھائی ہی یعنے دینی بھائی ہی تو تینون باتین حقیقت مین سچ تہین اور ظاہر مین جھوٹھ

ف ابُوْ هُرَيْرَةَ لَنْ يُدْخِلَ اَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ ٣١٦
اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِفَضْلٍ وَرَحْمَةٍ بخاری اور مسلم نے ابوہریرہؓ سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کسیکو بہشت مین اوسکا عمل نہین داخل کریگا اصحاب نے کہا اور نہ آپکو بھی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا اور مجھکو بھی بہشت مین میرا عمل نہ لیجا دیگا مگر یہ کہ خدا مجھکو اپنے فضل اور رحمت مین ڈہانک لیوے ف یعنے بدون رحمت اور فضل الہی کے صرف نیک عمل ہی نجات کے واسطے کافی نہین حقیقت مین نجات کا سبب خدا کا فضل ہی اور عمل اوسکا اثر اور نشانہ ہی

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر لمّا ہی

۳۱۷ عن انسؓ لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ آدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَاءَ اَنْ يَتْرُكَهُ فَجَعَلَ اِبْلِيْسُ يُطِيْفُ بِهٖ وَيَنْظُرُ اِلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهٗ خُلِقَ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب پتلا بنایا خدا نے آدم کا بہشت مین تو اوسکو پڑا رہنے دیا جتنی مدت اوسکا پڑا رکہنا چاہا تو شیطان نے اوسکے گرد گہومنا اور اوسکی طرف دیکہنا شروع کیا پھر جب اوسکو خالی پیٹ دیکہا تو پہچان گیا کہ ایسا مخلوق ہی کہ تہم نہ سکیگا یعنے بہوکہہ مین بیقرار ہوجایا کریگا اپنے اختیار مین نرہیگا **ف** بعضی روایت مین آیا ہی کہ آدم کا پتلا دنیا مین بنا اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ بہشت مین بنا تو مطلب یہ کہ خمیرہ آدم کا دنیا مین تیار ہوا اور پتلا بہشت مین اور بعضے کہتے ہین کہ روح بہشت مین داخل ہوئی اور پتلا دنیا مین بنا مکے اور طائف کے درمیان ایک باغ مین چالیس برس پڑا رہا اس حدیث مین جنت سے مراد وہی باغ ہی فرشتون کو معلوم نہ تہا کہ اسکا نام کیا ہی اور اسکے پیدا کرنے سے کیا غرض ہی سبکو ایک حیرت تہی جب شیطان نے اس پتلے کو خوب سا دیکہا بہالا تو خالی پیٹ ہونے سے دریافت کیا کہ بہوکہہ مین اسکو اپنی جان پر قابو نرہیگا اور یون بولا کہ اگر خدا نے اسکو مجہہ پر تفضیل دی تو مین اسکی تابعداری نکرونگا اور اگر مجہکو اس پر اختیار دیا تو اسکو ہلاک ہی کر ڈالونگا

۳۱۸ **ف** جَابِرٌ لَمَّا كَذَّبَنِيْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِيْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ اٰيَاتِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب مجہکو معراج کے مقدمے مین قریش نے جہٹلایا تو مین حطیم مین کہڑا ہوا سو خدا نے بیت المقدس کو میرے لئے ظاہر کر دیا اور مینے اونکو اوسکے پتے اور نشانیون سے خبر دینا شروع کیا اور مین اوسکی طرف نظر کرتا جاتا تہا

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر لمّا ہی

ف فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ اَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهٖ وَاَمَّا مُعَاوِيَةُ ۳۱۹
فَصَعْلُوْكٌ لَا مَالَ لَهٗ اِنْكِحِيْ اُسَامَةَ قَالَهٗ لَهَا لَمَّا طَلَّقَهَا زَوْجُهَا اَبُوْ عَمْرِو بْنِ
حَفْصٍ الْبَتَّةَ فَخَطَبَهَا اَبُوْ جَهْمٍ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ بخاری اور مسلم مین فاطمہ
بنت قیس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ابوجہم تو اپنی لاٹھی کندہے سے نہین اوتارتا یعنی
بہت مارا کرتا ہی اور معاویہ تو مفلس قلاّج ہی کہ اوسکے پاس کچہہ مال نہین تو اُسامہ سے نکاح کر یہ
حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے کہا جب کہ اوسکے خاوند ابوعمرو بن حفص نے اوسکو تین بار طلاق دی
تو ابوجہم اور معاویہ بن سفیان نے اوسکو نکاح کا پیغام دیا **ف** فاطمہ بنت قیس نے
حضرت سے صلاح پوچھی کہ مین ابوجہم سے نکاح کرون یا معاویہ سے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم
ہوا کہ صلاح دینے مین کسیکا عیب بیان کرنا درست ہی تاکہ صلاح پوچہنے والا دہوکہا نہ کہا وے
یہ غیبت مین داخل نہین

ف اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اَمَّا الْاِسْلَامُ فَاَقْبَلُ وَاَمَّا الْمَالُ ۳۲۰
فَلَسْتُ مِنْهُ فِيْ شَيْءٍ قَالَهٗ لِلْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ حِيْنَ اَسْلَمَ بخاری اور مسلم مین مسور بن
مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے حضرت نے فرمایا کہ اسلام تو مین قبول کرتا ہون اور مال کا حال تو یہ ہی
کہ مجھکو اوس سے کچہہ مطلب نہین یہ حضرت نے مغیرہ بن شعبہ سے کہا جب کہ وے مسلمان ہوئے
ف کفر کی حالت مین مغیرہ کافرون کے قافلے کے رفیق ہوئے پھر اونکو دہوکہا دیکر
مار ڈالا اور اونکا مال لیکر حضرت پاس مسلمان ہونیکو آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم
ہوا کہ کافر سے بھی دغا کرنا درست نہین ہر چند کہ کافرون کا مال مباح ہی مگر اوسی شرط سے کہ غلبہ
ہو اور عہد شکنی نہو اور جب کافر کی رفاقت اور نوکری اختیار کی یا اوسکی امان مین رہی تو اوسکا
مال چورانا اور دغا دینا ہرگز درست نہین

ف عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَمَّا الطُّرُقُ الَّتِيْ رَاَيْتَ عَنْ يَسَارِكَ فَهِيَ طُرُقُ ۳۲۱
اَصْحَابِ الشِّمَالِ وَاَمَّا الطُّرُقُ الَّتِيْ رَاَيْتَ عَنْ يَمِيْنِكَ فَهِيَ طُرُقُ اَصْحَابِ

ف مشورہ مین عیب کسی کا بیان کرنا جائز ہے

ف دغا کر کے کافرون کا مال لینا درست نہین

اَیۡمَنِ وَاَمَّا الۡجَبَلُ فَهُوَ مَنۡزِلُ الشُّهَدَآءِ وَلَنۡ تَنَالَهُ وَاَمَّا الۡعَمُوۡدُ فَهُوَ عَمُوۡدُ الۡاِسۡلَامِ
وَاَمَّا الۡعُرۡوَةُ فَهُوَ عُرۡوَةُ الۡاِسۡلَامِ وَلَنۡ تَزَالَ مُسۡتَمۡسِكًا بِهٖ حَتّٰی تَمُوۡتَ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن سلام رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وے راہین جو تونے اپنی بائین
دیکہین سو وے کافرونکی راہین تہین جنکے نامہ اعمال بائین ہاتہ ہوینگے اور وے راہین جو تونے اپنی
داہنی دیکہین سو وے نیکونکی راہین تہین جنکے داہنے ہاتہ مین نامہ اعمال ہون سبکے اور پہاڑ
کا تو یہ حال ہی کہ وہ شہیدونکا مقام ہی اور تجہکو نہین ملنے کا یعنے تیری قسمت مین شہادت
نہین اور ستون تو وہ اسلام کا ستون ہی اور وہ رسی تو اسلام کی رسی ہی تو اوسکو ہمیشہ پکڑے
رہیگا مرتے دم تک **ف** عبد اللہ بن سلام رضہ سے روایت ہی کہ مینے خواب مین دیکہا
کہ ایک مردنے مجہہ سے کہا اوٹہ سو اوسنے میرا ہاتہ پکڑلیا مین اوسکے ساتہ چلا تو مینے اپنی بائین
طرف کتنی راہین دیکہین مینے اون مین چلنے کا ارادہ کیا اوسنے کہا ایمین مت چل کہ یہ
کافرونکی راہین ہین پہر مینے داہنی طرف راہین دیکہین تو اوس مردنے کہا کہ ادہر چل مین
اودہر چلا تو ایک پہاڑ مینے دیکہا اوسنے کہا اسپر چڑہ سو مینے کتنی بار اوسپر چڑہنے کا ارادہ کیا ہار
مین کہسک پڑتا تہا پہر مین اوسکے ساتہ آگے چلا تو مینے ایک ستون دیکہا جسکا سر آسمان سے
لگا تہا اور اوسکے سرے پر ایک رسی تہی بطور دستگی کے اوس مردنے کہا اس ستون پر
چڑہ مینے کہا کیونکر مین اسپر چڑہ سکونگا کہ اسکا سرا تو آسمان سے لگا ہی تو اوسنے مجہکو چڑہا دیا مینے
سرے کی رسی پکڑلی صبح تک وہ رسی میرے ہاتہ مین بنی رہی پہر مینے یہ خواب حضرت سے کہا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

ف یَعۡلَی بۡنُ اُمَیَّةَ اَمَّا الطِّیۡبُ الَّذِیۡ بِکَ فَاغۡسِلۡهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاَمَّا الۡجُبَّةُ فَانۡزِعۡهَا ۳۲۶
ثُمَّ اصۡنَعۡ فِیۡ عُمۡرَتِکَ مَا تَصۡنَعُ فِیۡ حَجَّتِکَ قَالَهٗ لِرَجُلٍ جَآءَهٗ بِالۡجِعۡرَانَةِ قَدۡ اَهَلَّ بِالۡعُمۡرَةِ
وَهُوَ مُصۡفِرٌ لِحۡیَتَهٗ وَرَاۡسَهٗ وَعَلَیۡهِ جُبَّةٌ فَقَالَ اِنِّیۡ اَحۡرَمۡتُ بِعُمۡرَةٍ وَاَنَا کَمَا تَرٰی
بخاری اور مسلم مین یعلی بن امیہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خوشبو تیرے لگی ہی اوسکو تو

دہو ڈال تین بار اور جبّے کو تو نکال ڈال پھر کر اپنے عمرے مین جو تو اپنے حج مین کرتا ہی یہ حضرت نے
اوس مرد سے فرمایا جو حضرت پاس جعرانہ کے مقام مین آیا اور اوسنے عُمرہ کرنے کی نیت
کی تھی ہو رہا وسکے ڈاڑہی اور سر کے بال خوشبو سے زرد تھے اور اوسپر جُبّہ تھا سو اوسنے
کہا کہ مینے عُمرہ کا احرام باندہا ہی تو ایسا ہون جیسا آپ دیکھتے ہین یعنے اس حالت سے عُمرہ کرنا
درست ہی یا نہین **ف** راوی سے روایت ہی کہ مینے عمر فاروق رضی سے کہا کہ مجھکو کل
آرزو ہی کہ مین حضرت کی صورت وحی اُترنیکے وقت دیکھون جب حضرت جعرانہ کی منزل مین
جو مکّے کے پاس ہی اُترے تو ایک شخص خوشبو لگائے جُبّہ پہنے حضرت پاس آیا اوسنے
پوچھا کہ یا حضرت اوس شخص کے حق مین آپ کیا فرماتے ہین جسنے عمرے کی نیت کی ہو اور خوشبو
لگائے جُبّہ پہنے ہو تو حضرت نے ایک ساعت اوسکو دیکھا پھر حضرت پر وحی اُترنا شروع ہوا عُمر فاروق نے
میری طرف اشارہ کیا یعنے اب دیکھ حضرت کی صورت کو سو مینے حضرت کو دیکھا تو وحی کی سند سے
حضرت کا چہرہ نہایت سرخ ہو گیا تھا جب وحی اُترچکی تب حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص کہان ہی جسنے
مجھسے عُمرہ کا حال پوچھا تھا تو لوگ اوسکو بلا لائے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جب
عُمرے اور حج کی نیت کرے تو خوشبو لگانا اور سیا کپڑا پہنا درست نہین

۳۲۳ **ق** جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَمَّا اَنَا فَاُفِیْضُ عَلٰی رَاْسِیْ ثَلٰثَ اَکُفٍّ وَ قَالَ الْبُخَارِیُّ ثَلٰثًا
وَاَشَارَ بِیَدَیْهِ کِلْتَیْهِمَا قَالَهٗ حِیْنَ تَمَارَوْا فِی الْغُسْلِ عِنْدَهٗ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ
اَمَّا اَنَا فَاِنِّیْ اَغْسِلُ رَاْسِیْ بِکَذَا وَ کَذَا بخاری اور مسلم مین جُبَیر بن مُطعِم رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ مین تو پانی ڈالتا ہون اپنے سر پر تین اَنجَل اور بخاری نے کہا تین بار اور حضرت نے
اپنے دونون ہاتہون سے اشارہ کیا یعنے سر پر پانی ڈالنے کا یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ
اصحاب نے حضرت کے پاس غُسل مین شک اور تردد کیا سو بعض قوم نے کہا مین تو اپنے سر کو
فلانی فلانی چیز سے دہوتا ہون **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غُسل مین تین بار پانی
ڈال لینا سنت ہی عرب مین اکثر تھوڑا سی غسل کرتے تھے اسواسطے حضرت نے اَنجُلی کو ذکر کیا

٣٢٤ **ف** عَائِشَةَ اَمَّا اَنَا فَقَدْ عَافَانِیَ اللّٰہُ وَکَرِھْتُ اَنْ اُثِیْرَ عَلَی النَّاسِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو تو خدا نے چنگا کر دیا اور مجھکو برا لگا کہ لوگو پر فساد اوٹھاؤن **ف** لبید بن اعصم یہودی نے حضرت پر جادو کیا تھا چنانچہ اوسکا قصہ پانچوین باب مین مفصل ہو چکا جب اوسکا جادو کرنا ثابت ہوا تو حضرت عائشہ نے حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ آپ اوس جادوگر کو سزا دیجئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہر چند جادوگر کی سزا قتل ہی لیکن حضرت خود صاحب حق تھے کہ حضرت کا قصور اوسنے کیا تھا سو حضرت نے دفع شر کی مصلحت سے اور اپنے مزید کرم سے بدلا نلیا

٣٢٥ **ف** عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَی الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ یَاْکُلُہٗ اَھْلُ الْجَنَّۃِ فَزِیَادَۃُ کَبِدِ حُوْتٍ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَۃِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْاَۃِ نَزَعَتْ اَجَابَہٗ بِھَا حِیْنَ سَاَلَہٗ عَنْھَا قَبْلَ اِسْلَامِہٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن سلام رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیون سے پہلی نشانی تو یہ ہی کہ آگ لوگون کو پورب سے پچھم کی طرف ہانک لیجاویگی اور پہلا کھانا جسکو بہشتی کھاوینگے سو مچھلی کے کلیجے کی بڑہی نوک ہوگی اور جب کہ مرد کی منی نے عورت کی منی پر سبقت اور غلبہ کیا تو مرد نے لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچا اور جب عورت کی منی نے مرد کی منی پر سبقت اور غلبہ کیا تو عورت نے لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچا ان باتون کا حضرت نے عبد اللہ بن سلام کو اوسوقت جواب دیا جب اونہون نے مسلمان ہونے سے پہلے ان تینون باتونکو پوچھا **ف** عبد اللہ بن سلام مدینے مین یہودیون کے بڑے عالم تھے جب حضرت مدینے مین تشریف لائے تو عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ مین حضرت سے وے سوال کرتا ہون جنکا جواب سوائے پیغمبر کے اور کوئی نہین دے سکتا سو فرمائیے تو کہ قیامت کی پہلی نشانی کون ہی اور بہشتی لوگ پہلا کھانا کیا کھاوینگے اور لڑکا جو ماں یا باپ سے مشابہ ہوتا ہی اسکا کیا سبب ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر عبد اللہ بن سلام مسلمان ہوئے

٣٢٦ ع ابو سعيد اَمَّا اَهلُ النّارِ الَّذِينَ هُم اَهلُهَا فَاِنَّهُم لَا يَمُوتُونَ فِيهَا وَلَا يَحيَونَ
وَلٰكِن نَاسٌ اَصَابَتهُمُ النَّارُ بِذُنُوبِهِم اَو قَالَ بِخَطَايَاهُم فَاَمَاتَتهُم
اِمَاتَةً حَتّٰى اِذَا كَانُوا فَحمًا اُذِنَ بِالشَّفَاعَةِ فَجِيءَ بِهِم ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ فَبُثُّوا عَلٰى اَنهَارِ
الجَنَّةِ ثُمَّ قِيلَ يَا اَهلَ الجَنَّةِ اَفِيضُوا عَلَيهِم فَيَنبُتُونَ نَبَاتَ الحِبَّةِ تَكُونُ فِي حَمِيلِ
السَّيلِ مسلم میں ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دوزخی لوگ جو حقیقت میں
دوزخ کے لایق ہیں سو وے تو اوس میں نہ مرینگے نہ جئینگے ولیکن کچھہ لوگ ہون گے کہ اونکو
دوزخ کی اگ لگے گی اونکے گناہون کے سبب سے یا یون فرمایا کہ اونکے خطاؤن کے سبب سے
سو اگ نے اونکو بے دم کر دیا یہان تک کہ جب وے جل کے کوئلا ہو جاوینگے تو شفاعت کا حکم
ہوگا سو وے لائے جاوینگے جھنڈ کے جھنڈ تو بہشت کی نہرون پر بکہیرے جاوینگے پھر حکم ہوگا
اے بہشتیو ان پر پانی ڈالو تو وے جم اوٹہینگے جیسے جنگلی خود رو دانہ جمتا ہی بہاؤ کے کوڑے
کرکٹ میں ف یعنے کافر جو دوزخ کے لیئے بنے ہین نہ اونکو موت ہوگی کہ عذاب سے خلاصی
پاوین نہ زندگی ایسی ہی جسمین چین ہو مگر گنہگار مسلمان دوزخ میں پڑکے چند مدت مردہ ہو جاوینگے
یعنے شدت عذاب سے بیہوش ہو جاوینگے گویا مر گئے پھر سزا کے بعد بہشت میں داخل ہونگے

٣٢٧ ع زَيدُ بنُ اَرقَمَ اَمَّا بَعدُ اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ اَن يَاتِيَنِي
رَسُولُ رَبِّي فَاُجِيبَ وَاَنَا تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَينِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللهِ فِيهِ النُّورُ وَالهُدٰى
فَخُذُوا بِكِتَابِ اللهِ وَاستَمسِكُوا بِهِ وَاَهلُ بَيتِي اُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي اَهلِ بَيتِي اُذَكِّرُكُمُ
اللهَ فِي اَهلِ بَيتِي اُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي اَهلِ بَيتِي وَفِي رِوَايَةٍ كِتَابُ اللهِ فِيهِ الهُدٰى وَالنُّورُ
مَنِ استَمسَكَ بِهِ وَاَخَذَ بِهِ كَانَ عَلَى الهُدٰى وَمَن اَخطَاَهُ ضَلَّ وَفِي رِوَايَةٍ هُوَ حَبلُ اللهِ
مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الهُدٰى وَمَن تَرَكَهُ كَانَ عَلٰى ضَلَالَةٍ مسلم میں زید بن ارقم رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ حمد اور صلوٰۃ کے بعد اس بات کا دریافت کرنا ضرور ہے کہ خبردار ہو جاؤ اے لوگو کہ میں
آدمی ہون عنقریب ہی کہ میرے پاس میرے رب کا پیغام لانے والا آوے تو میں اوسکا کہنا

مانون تب یعنی ملک الموت آوے اور میرا انتقال ہو آور مین تم مین دو بڑی بھاری عمدہ چیزین چہوڑے جاتا ہون
اون دو مین اوّل تو خدا کی کتاب ہی جسمین نور اور ہدایت ہی سو خدا کی کتاب کو لو اور خوب سا
اوسکو چمٹ جاؤ یعنی اوسپر عمل کرو اور دوسری بزرگ چیز میرے اہل بیت ہین یعنے گہر والے ہین
مین تمکو خدا یاد دِلاتا ہون اسپنے اہل بیت کے مقدمے مین مَین تمکو خدا یاد دِلاتا ہون اسپنے اہل بیت
کے مقدمے مین مَین تمکو خدا یاد دِلاتے اسپنے اہل بیت کے مقدمے مین آور ایک یون روایت ہی
کہ خدا کی کتاب مین ہدایت اور نور ہی جو اوسکو چمٹ گیا اور جسنے اوسکو لیا وہ ہدایت پر ہوا اور جسنے
اوسکو چہوڑا وہ گمراہ ہوا آور دوسری روایت مین یون ہی کہ قرآن خدا کی رسّی ہی یعنے اوسکے
ملنے کا وسیلہ ہی جسنے اوسکی پیروی کی وہ راہ پر ہوا اور جسنے اوسکو چہوڑا وہ راہ کو بہولا ف
روایت ہی کہ ہجری نوین سال جب حضرت حجۃ الوداع کر کے پہرے اور مکے مدینے کے
درمیان اوس مقام پر پہنچے جسکا غدیر خم نام ہی تو حضرت نے خطبہ پڑہا خدا کا حمد کیا اور نصیحت کی
اور یہ حدیث فرمائی تمام عرب کے گروہ حجۃ الوداع مین حضرت کے ساتہ تہے اور غدیر خم تک حضرت کے
ساتہ آئے یہان سے ہر ایک کی راہین پہٹتی تہین وہان حضرت نے سب عرب کو قرآن اور اہل بیت
کی تعظیم جتا دی اسواسطے کہ حضرت کو معلوم تہا کہ امت مین اختلاف پڑیگا قرآن کے مضمونون سے
لوگ غفلت کرینگے اور اہل بیت کی تعظیم اور محبت مین بعضے لوگ قصور کرینگے بلکہ محبت کہان
عداوت پر کمر باندہینگے جیسے خارجی اور ناصبی سو فرمایا کہ میری موت قریب ہی مین ہمیشہ زندہ
نہین رہ سکتا کہ مجہسے ہر چیز دریافت کرتے رہو میرے بعد ہدایت کی صورت یہی ہی کہ قرآن پر
عمل کیجیو کہ اوسمین سراسر نور اور ہدایت ہی ہر ایک چیز مجمل اور مفصل اوسمین موجود ہی اور اہل بیت
کی تعظیم اور محبت کرنا کہ وے قرآن کی تفسیر ہین اہل بیت کہتے ہین گہر والون کو سو حضرت کی بی بیان
اور حضرت کی اولاد سب اہل بیت مین داخل ہین ہندوستان مین بہی بی بی کو گہر کے لوگ بولتے
ہین بی بی کو اہل بیت مین نہ داخل کرنا یا تو جہالت ہی یا تعصّب بارے الحمد للہ کہ اس حدیث پر پورا
عمل اہل سنت کو نصیب ہوا اسواسطے کہ انکا عقیدہ اور عمل قرآن کے موافق ہی قرآن کے ہوتے کسی چیز پر

نہ تعلیمین نہ عمل نصیب نہ تہذیب [illegible]

عمل ہین

عمل نہین کرنے اور تمام اہل بیت کی محبت اور تعظیم واجب جانتے ہین بخلاف خارجیون اور ناصبیون کے
کہ اکثر اہل بیت سے عداوت رکھتے ہین اور شیعہ کا تو عجب حال ہی کہ ہرچند آپکو اہل بیت کا دوست کہتے
ہین لیکن حضرت کی بی بیون کو اہل بیت مین نہین داخل کرتے صرف حضرت فاطمہ کی اولاد کو
اہل بیت مین سے گنتے ہین سوا اون مین بھی بہت امام زادون کو بد کہتے ہین تو حقیقت مین وے
سب اہلبیت کے دوست نہ ٹھہرے ایسی واہی محبت کا دین مین کچہہ اعتبار نہین جیسے قرآن کی
بعضی سورت کو ماننا اور بعضی سورت کا انکار کرنا درست نہین اور قرآن کو تو شیعہ سے نے صاف
جواب دیا ہی کہتے ہین کہ سوائے امامون کے قرآن کا مطلب کوئی نہین بوجھتا تو گویا اونکے نزدیک
قرآن مجید توریت اور انجیل کی طرح منسوخ العمل ہی تو صاف ظاہر ہوا کہ اہلسنت کے سوائے اس حدیث
پر عمل کسیکو نصیب نہین

ف الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاۤؤُنَا ۳۲۸
تَاۤئِبِيْنَ وَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُطَيِّبَ
ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيْۤءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا
فَلْيَفْعَلْ يَعْنِيْ وَفْدَ هَوَازِنَ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمۃ رضی اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ بعد حمد اور صلوۃ کے بات تو یہ ہی کہ تمہارے بھائی آئے توبہ کرکے یعنے مسلمان ہوئے
ہین اور البتہ مینے یہ ٹھہرایا ہی کہ اونکے جورو لڑکے جو قیدی ہین اونکو پھیر دون سو جس شخص کو
تم مین یہ بات اچھی لگے تو چاہی کہ اوسپر عمل کرے یعنے اپنے حصے کے قیدی بے عوض
پھیر دیوے اور جو شخص تم مین چاہے کہ اپنے حصے پر بنا رہے تو اوسکو ہم بدلا دیوین اوس
مال سے جو ہمکو اول اللہ عنایت کرے تو چاہیے کہ اسپر عمل کرے یعنے بطور قرض دیوے حضرت
کو مراد ہوازن کا گروہ ہی ف جنگ حنین مین ہوازن کی قوم حضرت سے لڑی اونکی شکست ہوئی
اونکے جورو لڑکے اور مال اصحاب مین تقسیم ہو گیا تب وے لوگ مسلمان ہوئے اور اپنی جورو لڑکے
حضرت سے مانگنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے جو اپنا حصہ خوشی سے دیوے تو بہتر ہی اور اگر

کسیکو نہ دینا منظور ہو تو ہمکو بطور قرض دیوے ہم اوسکو اور جگہہ سے بدلا دیوینگے آخر سب اصحاب نے اپنے حصے خوشی سے بلاعوض دیئے معلوم ہوا کہ امام کو غنیمت کے مال سے قرض لینا درست ہی

عن جریر أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ فِي كِتَابِهِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِينَارِهِ مِنْ دِرْهَمِهِ مِنْ ثَوْبِهِ مِنْ صَاعِ بُرِّهِ مِنْ صَاعِ تَمْرِهِ حَتَّى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ

مسلم مین جریر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بعد حمد اور صلوۃ کے بات تو یہ ہی کہ مقرر خدا نے اپنی کتاب مین یہ آتین اتاری ہین کہ اے لوگو ڈرو اپنے رب سے جسنے تمکو ایک ذات سے بنایا اور اوسی سے اوسکی جورو پیدا کی یعنی آدم کی پسلی سے حوا بنائی اور اون دونون سے بہت مرد اور عورتین بکہیرین اور ڈرو خدا سے جسکے نام کے وسیلے سے آپسمین سوال کرتے ہو اور ڈرو قرابت کی بدسلوکی سے البتہ خدا تم پر نگہبان ہی یعنی تمہارا حال جانتا ہی اے ایمان دارو ڈرو خدا سے اور چاہیئے کہ ہر ایک جان غور کرے کہ اوسنے اپنے واسطے کل کا یعنی قیامت کا کیا سامان کیا اور ڈرو خدا سے مقرر البتہ خدا خبردار ہی جو تم کرتے ہو حضرت نے فرمایا چاہیئے کہ خیرات کرے ہر ایک مرد اپنے دینار سے اپنے درہم سے اور اپنے کپڑے سے گیہون کے صاع سے چہوہارے کے صاع سے یہان تک حضرت نے فرمایا کہ آدہی کہجور ہی سہی

ف جریر سے روایت ہی کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ مُضر کا قوم ننگا نہایت محتاج آیا حضرت کو اونکا حال دیکہہ کر نہایت درد آیا بلال رضی سے فرمایا کہ اذان دے جب لوگ جمع ہوئے تب حضرت نے خطبہ پڑہ کے یہ حدیث فرمائی یعنی تم سب آدم کی اولاد ہو تو یہ لوگ بھی تمہارے بہائی ٹہرے تو ان پر احسان کرنا واجب ہوا کہ قیامت مین یہ خیرات تمہاری نجات کا سامان ہوگی ہر شخص اپنے مقدور کے موافق خیرات کرے اول ایک انصاری

مرد

مرد اتر فیون کا ایک توڑا لایا اور دوسری روایت یون ہی کہ عمر فاروق نہی پھر اونمین لائے
پھر تو تار لگا سب لوگ ہر ایک چیز لاسبے حضرت نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ جو شخص نیک
راہ نکالے گا تو اوس راہ پر چلنے والونکا سبکا ثواب اوسکو ملیگا اور جو بُری راہ نکالیگا تو سبکا عذاب اوپر ہوگا

م جَابِرٌ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ ۳۲
الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
حمد اور صلوٰۃ کے بعد بات تو یہ ہی کہ بہتر کلام خدا کی کتاب ہی اور بہتر طریقہ محمد کا طریقہ ہی اور نہایت
بُرے کام جو دین مین سے نئے نکالے گئے اور ہر بدعت گمراہی ہی **ف** یعنی میرے بعد
قرآن اور میری سنت پر چلو اسواسطے کہ قرآن سے بہتر کوئی کلام نہین اور میرے طریق سے
بہتر کسیکا طریق نہین کہ تم میری راہ چھوڑکے اور کوئی راہ اختیار کرو پھر دین مین نئے کامون سے
روکا اور ہر ایک بدعت کی گمراہی بیان کی بدعت اوسکا نام ہی جسکی شرع مین کچھ اصل نہو

خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنَ الْاَنْصَارِ يَقِلُّوْنَ وَيَكْثُرُ النَّاسُ فَمَنْ ۳۳۱
وَلِيَ شَيْئًا مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ فَاسْتَطَاعَ اَنْ يَضُرَّ فِيْهِ اَحَدًا اَوْ يَنْفَعَ فِيْهِ اَحَدًا فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ
وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيْئِهِمْ بخاری مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بعد حمد اور
صلوٰۃ کے بات تو یہ ہی کہ البتہ یہ انصار کا قبیلہ روز بروز گھٹتا جاویگا انصار کے سوا اور لوگ
بڑھتے جاوینگے سو جو شخص کے حاکم ہووے محمد کی امت کے کسی چیز کا پھر اوسکو اپنی حکومت مین اتنی
طاقت ہو کہ کسیکا ضرر کر سکے یا کسیکو فائدہ پہنچا سکے تو چاہیے کہ انصار کی نیکیون کی نیکی قبول کرے
اور اُنکے بدکارون سے درگذرے **ف** حضرت کو معلوم ہوا تہا کہ بنی اُمیہ کی سلطنت مین انصار پر زیادتی ہوگی
اسواسطے یہ حدیث انصار کی سفارش مین فرمائی یعنی امت محمدی کے حاکم کو لازم ہی کہ انکی
نیکیون کی تعظیم اور توقیر کرے اور اونکے بدکارون سے چشم پوشی کرے یعنی اگر کوئی حرکت تعزیر کے
لائق کرین تو حاکم اوسکو ٹال جاوے اور یہ مطلب نہین کہ اگرچہ انصار حد مارنے کا گناہ کرین تو
اون پر حد نہ مارے اسواسطے کہ حدود مین سفارش نہین اور اوسمین حاکم کو کچھ اختیار نہین حضرت نے خود

فرمایا ہی کہ اگر فاطمہ بنت محمد چورا دے تو اوسکا ہاتھ کاٹون

٣٣٢ خ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ اَمَّا بَعْدُ فَوَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاُعْطِی الرَّجُلَ وَاَدَعُ الرَّجُلَ وَالَّذِیْ اَدَعُ
اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الَّذِیْ اُعْطِیْ وَلٰكِنِّیْ اُعْطِیْ اَقْوَامًا لِمَا اَرٰی فِیْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ وَاَكِلُ
اَقْوَامًا اِلٰی مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْغِنٰی وَالْخَیْرِ فِیْهِمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ بخاری مین عمرو بن
تغلب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد اور صلوٰۃ سے بعد بات تو یہ ہی کہ خدا کی قسم کہ مین دیتا
ہون ایک مرد کو اور چہوڑتا ہون دوسرے مرد کو سو جسکو مین چہوڑتا ہون وہ میرے نزدیک زیادہ
پیارا ہی اوس سے جسکو مین دیتا ہون ولیکن مین تو چند قومونکو دیتا ہون اسواسطے کہ مین اونکے
دلون مین بے صبری اور حرص دیکہتا ہون اور بعضی قومونکو اسپر چہوڑتا ہون کہ خدا نے اونکے
دلون مین بے پرواہی اور خیر ڈالی ہی اونہین مین عمرو بن تغلب بہی ہی ف حضرت کے
پاس کچہہ مال آیا حضرت نے بعضون کو دیا اور بعضون کو نہ دیا پہر حضرت کو معلوم ہوا کہ جنکو مال نہین دیا
وے رنجیدہ ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میرے دینے کو محبت اور نہ دینے کو رنج کا سبب نہ
سمجہو بلکہ بالعکس معاملہ ہی کہ بے صبرے لالچی لوگون کو دیتا ہون اور قناعت والونکو قناعت پر
چہوڑتا ہون

٣٣٣ ق عَائِشَةُ اَمَّا بَعْدُ یَا عَائِشَةُ فَاِنَّهٗ بَلَغَنِیْ عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَاِنْ كُنْتِ بَرِیْئَةً
فَسَیُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَاِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِیْ اللّٰهَ وَتُوْبِیْ اِلَیْهِ فَاِنَّ الْعَبْدَ
اِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهٖ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد اور صلوٰۃ کے بعد بات تو یہ ہی کہ اے عائشہ مجہکو تیری ایسی ایسی بات
پہنچی ہی سو اگر تو گناہ سے پاک ہوگی تو خدا تیری پاکی بیان کریگا اور اگر تو گناہ سے آلودہ ہوئی
ہو تو مغفرت مانگ خدا سے اور اوسکی طرف توبہ کر اسواسطے کہ بندے نے جب اپنے گناہ کا اقرار کیا پہر
توبہ کی تو خدا اوسکی توبہ قبول کرتا ہی اور اوسپر رحمت متوجہ ہوتا ہی ف جب حضرت عائشہ
پر تہمت ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا بڑا قصہ پانچوین باب مین ہو چکا

خ اَبُو الدَّرْدَاءِ اَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ يَعْنِي اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری مین ۳۳۴
ابو درداؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے صاحب نے تو مقرر اپنی جان کو شدت مین ڈالا
ہی صاحب سے مراد صدیق اکبر ہین ف اسکا پورا قصہ ہو چکا کہ صدیق اور فاروق سے
کسی بات مین رنج ہو گیا تھا صدیق دامن اوٹھائے رنج مین حضرت پاس آئے تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی پھر فاروق بھی آئے اور صفائی ہو گئی

ق كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيكَ ۳۳۵
قَالَهٗ لَهٗ بخاری اور مسلم مین کعب بن مالکؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسنے تو البتہ سچ
کہا سو تو اٹھہ یہان تک کہ خدا تیرے حق مین کچھہ حکم کرے یہ حضرت نے کعب بن مالک سے فرمایا
ف روایت ہی کہ کعب جنگ تبوک مین حضرت کے ساتھہ نہ گئے تھے جب حضرت وہان سے
پلٹ آئے تو نہ جانے والون نے سبب پوچھا منافقون نے جھوٹی قسمین کہا کر حضرت کو راضی
کر لیا جب کعب سے پوچھا تو بے سچے مسلمان تھے اونہون نے کہا کہ یا حضرت مینے سواری خریدی
تھی اور سامان سفر کا درست کیا تھا آج چلتا ہون کل چلتا ہون یہی کہتے کہتے مین رہ گیا مجھکو
حقیقت مین کوئی مانع نہ تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور کعب کے مقدمے کو خدا پر سپرد کیا
اور فرمایا کہ کوئی کعب سے بات چیت نہ کرے حق تعالی نے اونکی راستی کی برکت سے پچاس دن کے
بعد اونکی توبہ قبول کی اور آیت اتاری اور جھوٹے منافقون کی فضیحتی مین اور آیتین اتریں معلوم
ہوا کہ راستی کا انجام نیک ہی اگرچہ اول بظاہر سختی مین خلل پڑے

اَلْبَابُ الثَّامِنُ

آٹھوین باب مین کئی فصلین ہین

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر عدد دو ہی یعنے شمار کی لفظین ہین
م اَلْمِقْدَادُ اِحْدٰى سَوْآتِكَ يَا مِقْدَادُ قَالَهٗ لَمَّا ضَحِكَ الْمِقْدَادُ اِلٰى اَنْ وَقَعَ اِلَى ۳۳۶

الْأَرْضِ لِشُرْبِهِ حِصَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّبَنِ وَحَلْبِهِ الْأَعْنُزَ الثَّلٰثَ مَرَّةً ثَانِيَةً مسلم مین مقداد رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسے مقداد تیری بدخوئی سب سے ایک بدخو یہ بھی ہی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا کہ جب مقداد یہانتک پہنچے کہ زمین پر گر پڑے حضرت کے دودہ کا حصہ پیجانے کے سبب سے اور دوسرے بار تینون بکریونکے دوہنے کی جہت سے ف اس حدیث کا مفصل قصہ پانچوین باب مین مفصل گذرا ماننده الا رحمہ کے بیان مین

۲۳۷ م ابُوهُرَيْرَةَ اثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ الطَّعْنُ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو خوئین لوگون مین ایسی ہین جو اونکے حقمین کفر ہین ایک تو نسب مین عیب لگانا دوسرے مُردے پر نوحہ کرنا ف یہ سب کفر کی رسمین ہین اور اگر انکو حلال جانکر کرے تو صاف کفر ہی

۲۳۸ ق ابُو مُوسَى جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ بخاری اور مسلم مین ابوموسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چاندی کی دو بہشتین ہین اونکے برتن اور جو چیز اونمین ہی سب چاندی کی ہی اور سونے کی دو بہشتین ہین اونکے برتن اور جو چیز اونمین ہی سب سونے کی ہی اور اوس قوم کے درمیان اور اپنے رب کے دیکھنے کے درمیان کوئی چیز حائل نہین سوا ایک جلال کی چادر کے کہ اوسکی ذات پاک پر ہی عدن کی بہشت مین ف اس حدیث مین ولمن خاف مقام ربہ جنتان ۰ ومن دونہما جنتان ۰ کا بیان ہی

۲۳۹ م ابُوهُرَيْرَةَ صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَتُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو قسم کے دوزخی

لوگ ہین کہ اونکو مین نے نہین دیکھا ایک قوم تو وے ہین کہ اونکے سات کوڑے رہینگے جیسے بیلون
کی دُمین کہ اوس سے لوگون کو مارینگے اور دوسری قسم وے عورتین ہین جو کپڑے پہنے ہین اور ننگی ہین
مردون کو اپنی طرف جھکاتے ہین آپ مردون کی طرف جھکتی ہین سر اونکے جیسے اونٹونکے
جھکے کوہان وے عورتین بہشت مین نجاوینگی اور اوسکی خوشبو نپاوینگے اور البتہ اوسکی خوشبو
ملتی ہی اتنی اور اتنی دور سے یعنے بہت دور سے **ف** یعنے حضرت کے وقت مین ایسے لوگ
نہ تھے اول قسم سے چوبدار اور کوڑے والے مراد ہین جو مظلوم کو بادشاہ اور حاکم پاس نہین
جانے دیتے بلکہ مارتے ہین اور دوسری قسم سے مراد بدکار عورتین ہین اور یہ جو فرمایا کہ کپڑے
پہنے ہین اور ننگی ہین یعنے اونکا ایسا لباس ہی جس سے بدن نظر آتا ہی جیسے مہین دوپٹے اور
جالی کرتیان اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ ایسا لباس حرام ہی اسواسطے کہ لباس سے
غرض یہ ہی کہ بدن چھپے پھر جب بدن ہی کھلا رہا تو لباس سے کیا فایدہ ہوا

ق اَبُوْهُرَيْرَةَ كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ ۳۴۰
اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو بول ہین زبان پر ہلکے تول مین بھاری خدا کے نزدیک پیارے
ایک تو سبحان اللہ وبحمدہ دوسرے سبحان اللہ العظیم

خ اِبْنُ عَبَّاسٍ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ بخاری مین عبد اللہ ۳۴۱
بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو نعمتین ہین جنمین اکثر لوگون کو زیان اور نقصان
ہوتا ہی ایک تو تندرستی دوسرے روزی سے خاطر جمعی **ف** یعنے صحت اور فراغت
ایسی عمدہ نعمت ہی کہ آدمی جو عبادت اور دینی کام کرے سو کر سکتا ہی لیکن اکثر لوگ اس نعمت
کی قدر نہین جانتے دنیاوی نکمے کامون مین غفلت اور واہیات مین اس نعمت کو برباد کر کے دین سے
مفلس رہ جاتے ہین

م اَبُوْهُرَيْرَةَ ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْكَسَبَتْ ۳۴۲

فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْأَرْضِ مسلم عن ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین نشانیاں ہیں کہ جب وے نکلیں تو اوس جان کو ایمان لانا فائدہ
نکریگا جو اون نشانیوں سے پہلے نہ ایمان لایا ہو یا اپنے ایمان میں کچھہ بہتری کی ہو یعنی ایمان کو
نفاق سے خالص کیا ہو ایک نشانی تو سورج کا پچھم سے نکلنا دوسری نشانی دجال تیسری نشانی
زمین کا جانور **ف** یعنے جب یے نشانیاں ظاہر ہوئیں تو قیامت نمود ہو گئی ایمان بالغیب
باقی نرہا اسواسطے اوس وقت کا ایمان لانا کچھہ فائدہ نکریگا

ف أَبُو هُرَيْرَةَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَ ۳۴۳
لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاةِ يَمْنَعُهُ مِنِ ابْنِ السَّبِيلِ وَرَجُلٌ بَائِعٌ
رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ لَهُ بِاللَّهِ لَأَخَذَهَا بِكَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ وَهُوَ عَلَى
غَيْرِ ذٰلِكَ وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا وَفَى وَإِنْ لَمْ يُعْطِ
مِنْهَا لَمْ يَفِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جنسے
خدا قیامت میں نہ بولیگا اور اونکو نہ دیکھیگا اور نہ اونکو گناہ سے پاک کریگا اور
اونکے لیے عذاب دردناک ہی ایک تو وہ مرد جو بیابان میں حاجت سے زیادہ پانی پر ہو
اور مسافر کو اوس پانی سے روکے اور دوسرا مرد وہ ہی جسنے کسی مرد سے ایک
جنس کو بیچا عصر کے بعد پھر اوس سے خدا کی قسم کہائی کہ میںنے اوس جنس کو اتنی اور
اتنی قیمت کو مول لیا سو اوسنے اوسکو سچا جانا اور حالانکہ اوسنے اوتنی قیمت کو نہ لیا تھا
یعنے اوسنے جہوٹی قسم کہائی اور تیسرا مرد وہ ہی جسنے ایک امام سے بیعت کی اور
اوسنے بیعت نکی مگر دنیا ہی کے واسطے سو اگر امام نے دنیا سے اوسکو کچھہ دیا تو اوسنے
عہد پورا کیا اور اگر اوسنے دنیا سے کچھہ نہ دیا تو اوسنے عہد نہ پورا کیا **ف** بائع کو
جہوٹی قسم کہانا ہر وقت گناہ ہی لیکن عصر کے بعد زیادہ تر گناہ ہی کہ اوس وقت میں
فرشتے حاضر ہوتے ہیں

۳۴۴ م ابو هریرۃ ثَلٰثَةٌ لَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَکِّیْهِمْ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ شَیْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ کَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَکْبِرٌ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہین جنسے خدا کلام نکریگا قیامت کے دن اور نہ اونکو گناہون سے پاک کریگا اور نہ اونکی طرف رحمت کی نظر سے دیکھیگا اور اونکو سخت مار ہوگی ایک بڈھا حرامکار دوسرا جھوٹھا بادشاہ تیسرا مغرور محتاج یعنی غرور کرنے والا یعنی غرور سے نہ بیت المال سے اپنا حق لیوے نہ نوکری اور کسب سے اپنے لوگون کی خبرگیری کرے **ف** ہرچند حرامکاری اور جھوٹھہ اور غرور سبکے حق مین برائی لیکن ان تین شخص کے حق مین نہایت بے موقع ہی کہ باوجود پیری کے حرامکاری سراسر شقاوت ہی اور باوجود بادشاہی اور سرداری کے جھوٹھہ بولنا بے فائدہ ہی اور باوجود محتاجی کے گھمنڈ کرنا نہایت نامناسب ہی

۳۴۵ م ابو ذر ثَلٰثَةٌ لَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَلَا یُزَکِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ قَالَ فَقَرَأَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ هُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلْفِ الْکَاذِبِ مسلم مین ابو ذر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہین جن سے خدا کلام نہ کریگا قیامت کے دن اور اونکی طرف بنظر رحمت نہ دیکھیگا اور اونکو گناہون سے پاک نہ کریگا اور اونکو عذاب دردناک ہی ابو ذر نے کہا پھر حضرت نے اسکو تین بار پڑھا ابو ذر نے کہا کہ برباد ہوگئے وے لوگ اور اونکو ٹوٹا پڑا کون ہین وے لوگ یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا ایک ازار کا لٹکانے والا یعنی جسکا پائجامہ یا ازار ٹخنے سے نیچے رہی دوسرا خیرات کرنے والا جو احسان جتاوے تیسرا بیچنے والا جو اپنی چیز کی گرم بازاری کرے جھوٹھی قسم کہا کر

۳۴۶ ق ابو موسی ثَلٰثَةٌ لَهُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ اٰمَنَ بِنَبِیِّهٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ اِذَا اَدّٰی حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِیْهِ وَرَجُلٌ کَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَةٌ یَطَؤُهَا فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَادِیْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِیْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا

فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ اَجْرَانِ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین
شخص ہین جنکو دوہرا ثواب ہی ایک مرد تو اہل کتاب سے یعنی یہودی اور نصرانی جو ایمان لایا
اپنے پیغمبر کا اور ایمان لایا محمد کا دوسرا وہ مملوک جسنے خدا کا حق اور اپنے مالکون کا حق
ادا کیا تیسرا وہ مرد جسکے پاس ایک لونڈی تھی جس سے صحبت کرتا تھا پھر اوسنے اوسکو ادب
سکھلایا سو بہت اچھی طرح اوسکو ادب سکھلایا اور اوسکو شرع کے حکم بتلائے سو اوسکی اچھی
طرح تعلیم کی پھر اوسکو آزاد کیا بعد اوسکے اوس سے نکاح کر لیا تو اوسکے واسطے دو ثواب ہین
یعنی ایک ثواب تعلیم اور آزادی کا دوسرا ثواب نکاح کر لینیکا

۳۴۷ ابُوْقَتَادَةَ ثَلٰثَةٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ
صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهُ
وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَا اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهُ مسلم مین ابو قتادہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین روزے ہر ایک مہینے سے اور رمضان کا روزہ دوسرے رمضان
تک سو یہ تمام سال کا روزہ ہی عرفے کے دن کا روزہ مین امید رکھتا ہون خدا سے یہ
کہ گناہ مٹا دیگا ایک برس پہلے کا اور ایک برس پچھلے کا اور محرم کی دسوین تاریخ کا روزہ مین خدا سے
امید رکھتا ہون کہ پہلے برس کا گناہ مٹا دیگا **ف** مصابیح مین ابو قتادہ رضی سے روایت
ہی کہ عمر فاروق رضی نے کہا یا رسول اللہ سال بھر کا روزہ رکھنا کیسا ہی حضرت نے فرمایا کہ سال بھر کا
روزہ رکھنے والا نہ روزہ دار ہی نہ بے روزہ یعنی درست نہین پھر یہ حدیث فرمائی یعنی
جسکو سال بھر روزہ رکھنے کا شوق ہو سو رمضان کا اور ہر مہینے مین تین دن روزہ رکھے اوسکو
سال بھر کے روزے کا ثواب ملیگا

۳۴۸ اُمُّ سَلَمَةَ ثَلٰثٌ لِلثَّيِّبِ وَسَبْعٌ لِلْبِكْرِ مسلم مین حضرت ام سلمہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ تین راتین بیوہ عورت کو اور سات راتین کواری عورت کو **ف** یعنی اگر بیوہ عورت
سے نکاح کرے تو تین راتین برابر اوسکے پاس رہے اور کواری پاس سات راتین ہی اور کی

۳۴۹ ف انس ثلث من کن فیہ وجد حلاوۃ الایمان من کان اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواہما وان یحب المرء لا یحبہ الا للہ وان یکرہ ان یعود فی الکفر بعد ان انقذہ اللہ منہ کما یکرہ ان یقذف فی النار۔ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین خصلتین ہین کہ جس مین وے ہون گی وہ ایمان کی شیرینی کا مزہ پاوے گا ایک وہ شخص جسکے نزدیک اللہ اور اوسکا رسول تمام عالم سے زیادہ تر محبوب ہو دوسرے یہ کہ محبت کرے مرد سے اسطرح کہ نچاہتا ہو اوسکو مگر خدا ہی کے واسطے یعنے محبت مین دنیا کا کچھ لگاؤ نہین تیسرے یہ کہ برا جانے کفر مین پھر لیٹ جانے کو بعد اسکے کہ خدا نے اوسکو کفر سے نکالا جیسے اوسکو برا لگتا ہی آگ مین ڈالا جانا یعنے کفر سے ایسا ڈرتا رہے جیسے آگ سے ڈرتا ہی ف تمام عالم سے خدا اور رسول کو زیادہ چاہنے کا یہ پتا ہی کہ خدا اور رسول کی رضامندی کو سبکی رضامندی پر مقدم رکھے خلاف شرع کام مین کسیکی رعایت نہ کرے خواہ پیر ہو خواہ آقا

علامت ایمان و حلاوت ایمان محبت خدا و رسول

۳۵ م ابو مالک ن الاشعری اربع فی امتی من امر الجاھلیۃ لا یترکونھن
۵۶ الفخر بالاحساب والطعن فی الانساب والاستسقاء بالنجوم والنیاحۃ مسلم مین ابو مالک رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چار خصلتین میری امت مین زمانہ کفر کی رسمین ہین جنکو نچھوڑین گے ایک تو بڑائی مارنا اپنے خاندانون پر دوسرے عیب لگانا لوگون کے نسب مین تیسرے مینھہ کو چاہنا ستارون سے یعنے نکہت کی تاثیر سے مینھہ کو سمجھنا چوتھے نوحہ کرنا ف فی الحقیقت یہ کفر کی رسمین اس امت مین جاری ہین تمام عوام اعتقاد نجوم اور نوحہ گری مین گرفتار ہین اور خاندان پر فخر کرنا اور غیرون کے نسب مین طعنہ کرنا اکثر خواص مین بھی موجود ہی اللہ بچاوے مین رکھے

چار باتین رسم جاہلیت کی اور بیان رسمین

۳۵۱ ف عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ
فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ
كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا چار چیزین ہین کہ جسمین وے چارو ہونگی وہ نرا منافق ہی اور جسمین ایک خصلت ہوگی اون
چارون سے تو اوس مین ایک ہی نفاق کی خو ہی یہان تک کہ اوسکو چھوڑ دیوے ایک تو یہ
کہ جب اوسکے پاس امانت رکھیے تو اوسمین خیانت کرے دوسرے یہ کہ جب بات کہے تو جھوٹھ
بولے تیسرے یہ کہ جب قول اور قرار کرے تو اوسکے خلاف کرے چوتھے یہ کہ جب گفتگو اور
جھگڑا کرے تو ناحق پر چلے اور بہتان باندھے ف منافق دو قسم ہین ایک یہ کہ دل مین
کفر ہو صرف زبان سے اسلام کا اقرار کرے حضرت کے وقت مین جو منافق تھے اسیطرح
کے تھے دوسرے یہ کہ دل مین کفر نہین بلکہ اسلام ہی لیکن سست اعتقاد اور فسق فجور مین
گرفتار سو اس حدیث مین دوسری قسم کا نفاق مراد ہی یعنے ایمان کے لائق تو یہ تھا کہ
آدمی ان بدکامون سے بچتا پھر جب انمین گرفتار رہا تو اسلام کا لطف اسمین کچھ ظاہر نہوا اسواسطے
اوسکو منافق فرمایا

۳۵۲ ف طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَهُ لِرَجُلٍ سَأَلَهُ
عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَصِيَامُ شَهْرِ
رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ
يَقُولُ وَاللّٰهِ لَا اَزِيدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ وَيُرْوٰى اَفْلَحَ وَاَبِيهِ اِنْ صَدَقَ اَوْ دَخَلَ
الْجَنَّةَ وَاَبِيهِ اِنْ صَدَقَ بخاری اور مسلم مین طلحہ بن عبید اللہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ پانچ نمازین ہین ایک رات اور دن مین یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے حضرت سے

علامات نفاق
تقسیم منافقین

اسلام سب کے ارکان پوچھے پھر اوس مرد نے کہا کیا میرے اوپر ان پانچ سے سوا ہے اور بھی نماز یعنی تو
حضرت نے فرمایا کہ نہین مگر اسطرح کہ تو نفل نماز پڑھے تو درست ہی حضرت نے فرمایا اور رمضان کے مہینے
کے روزے پھر اوسنے کہا کیا میرے اوپر اسکے سوا ہے بھی روزہ ہی تو حضرت نے فرمایا کہ نہین مگر
یہ کہ تو نفل روزہ رکھے اور حضرت نے اوس سے زکوۃ کا ذکر کیا تو اوسنے کہا کیا مجھپر زکوۃ کے سوا ہے
بھی دینا فرض ہی حضرت نے فرمایا کہ نہین مگر یون کہ تو بطور نفل دیوے پھر پلٹ چلا وہ مرد اور وہ
کہتا جاتا تھا کہ قسم خدا کی کہ اسپر نہ بڑہاؤنگا اور نہ اسمین سے کچھ گھٹاؤنگا تو حضرت نے فرمایا کہ مراد
کو پہنچا اگر یہ سچا ہی اور دوسری روایت یون ہی کہ مراد کو پہنچا اوسکے باپ کی قسم اگر وہ سچا ہی یا تو یہ
فرمایا کہ بہشت مین داخل ہوا اوسکے باپ کی قسم اگر وہ سچا ہی **ف** حضرت نے حج کا ذکر نہین کیا
اسواسطے کہ اوسکا سوال سب اسلام کے ارکان سے نہ تھا اور یہ جو اوسنے کہا کہ مین نہ بڑہاؤنگا
نہ گھٹاؤنگا یعنے ان فرض چیزون مین اپنی طرف سے زیادتی کمی نہ کرونگا اور یہ مطلب نہین ہی کہ فرض
کے سوائے سنت نفل نہ ادا کرونگا اور حضرت نے جو اوسکے باپ کی قسم کہائی تو عرب کی عادت
کے موافق حضرت کی زبان سے نکل گئی تعظیم منظور نہ تھی یا غیر خدا کی قسم اسکے بعد منع ہوئی

جواز قتل پنج جانور موذی

٣٥٣ **ف** عَائِشَةُ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَ
الْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچ جانور ہین وے سب موذی اور بدذات ہین مار ڈالی جاوین
حرم مین ایک تو کوا دوسرے چیل تیسرے بچھو چوتھے چوہا پانچوین کتا کاٹنے والا **ف**
جب حرم مین انکا مار ڈالنا درست ہوا تو اور جگہہ بطریق اولی انکو قتل کرنا درست ہے

٣٥٤ **ف** أَبُو هُرَيْرَةَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ
نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ
اِجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ اِمْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ
فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا

• تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سات شخص ہین جنکو خدا اپنے سایے مین رکھیگا جسدن اوسکے
سایے کے سوا کہین سایہ نہوگا یعنے قیامت مین ایک تو منصف سردار دوسرا وہ جوان جو اونکی
جوانی سے خدا کی بندگی مین مشغول ہوا تیسرا وہ مرد جسکا دل مسجد وںمین لگا رہتا ہی یعنے باربار
جماعت کے واسطے مسجد مین جاتا ہی اور مسجد کے بناؤ چناؤ مین لگا رہتا ہی چوتھے وے دو مرد جو خدا کے
واسطے آپس مین محبت رکھتے ہین ملتے ہین تو اسی پر اور جدا ہوتے ہین تو اسی پر پانچوان
وہ مرد جسکو مالدار باعزت خوبصورت عورت نے بلایا یعنے بدکاری کے واسطے سو اوسنے کہا
کہ مین خدا سے ڈرتا ہون چھٹا وہ مرد جسنے خیرات کی تو اوسکو چھپایا یہان تک کہ نہین
جانتا اوسکا بایان ہاتھ کہ کیا خرچ کیا اوسکے داہنے ہاتھ نے ساتوان وہ مرد جسنے خدا کو یاد
کیا خالی مکان مین سو جاری ہوگئین اوسکی دونو آنکھین یعنے خوف الٰہی سے رو دیا

۳۵۵ م عَائِشَةَ عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ
وَاسْتِنْشَاقُ الْمَآءِ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَحَلْقُ
الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَآءِ قَالَ الرَّاوِيْ وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةَ
مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دس چیزین پیدائشی سنت ہین ایک
تو خوب مونچھہ کترانا دوسرے ڈاڑھی چھوڑنا بقدر قبضہ تیسرے مسواک کرنا چوتھے پانی سے
ناک صاف کرنا پانچوین ناخن کاٹنا چھٹے انگلیون کے جوڑون کو دھونا تاکہ میل نہ جم رہے ساتوین
بغل کے بال اوکھاڑنا آٹھوین زیرناف کے بال مونڈنا نوین پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کرنا
راوی نے کہا کہ مین دسوین چیز بھول گیا مگر یہ کہ کلی ہو یعنے خوب یاد نہین لیکن قرینہ سے معلوم
ہوتا ہی کہ دسوین چیز شاید کلی کرنا مراد ہو

۳۵۶ خ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَرْبَعُوْنَ خَصْلَةً اَعْلَاهَا مَنِيْحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ
بِخَصْلَةٍ مِّنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيْقَ مَوْعِدِهَا اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ

بخاری

بخاری مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چالیس خصلتین ہین اون سب سے اعلی
اور عمدہ غیر کو بکری عاریت دینا ہی کہ اوسکا دودھ پیوے نہین کوئی ایسا عامل جو عمل کرے ایک
خصلت پر اون چالیس خصلتون سے ثواب کی امید پر اور اوسکے وعدے کو سچا جان کر مگر کہ خدا
اوسکو بہشت مین داخل کریگا **ف** اس حدیث مین اون چالیس خصلتونکو مفصل نہین ذکر
فرمایا شاید کہ احسان سب کے اقسام مراد ہین یعنے خلق کو طرح طرح کی فائدہ رسانی

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر قسم ہی بلفظ والذی

۳۵۷ عن ابو هریرة والذي نفس محمد بيده لا يسمع بي احد من هذه الامة يهودي
ولا نصراني ثم يموت ولا يؤمن بالذي ارسلت به الا كان من اصحاب النار مسلم مين
ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ نہ
سنیگا مجھکو کوئی اس امت سے یہودی ہو خواہ نصرانی اور ایمان نہ لاوے اوسکا جسکے واسطے مین بھیجا
گیا ہون یعنے شریعت کا مگر کہ وہ ایمان نہ لانے والا دوزخیون سے ہوگا **ف** امت دو قسم
ہی ایک امت دعوت ہی یعنے جنکو اسلام کی طرف بلایا اسمین کافر اور مسلمان سب داخل ہین دوسرے
امت اجابت ہی یعنے جو لوگ ایمان لائے اسمین صرف مسلمان داخل ہین امت سے مراد اس حدیث
مین امت دعوت ہی **ف** یہودی اور نصرانی کو اسواسطے خاص کرکے ذکر کیا کہ
باوجود اہل کتاب ہونیکے جب ان پر بھی حضرت کا ایمان لانا فرض ہوا تو غیر اہل کتاب کو بطریق
اولی ایمان لانا فرض ہوگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنکو حضرت کی اور اسلام کے دین کی خبر
نہین پہنچی ہو تو وے لوگ معذور ہین اور انسے صرف خدا تعالی کی توحید کا سوال ہوگا رسالت کا سوال نہوگا

۳۵۸ عن ابو هريرة والذي نفس محمد بيده ليأتين على احدكم يوم ولا يراني ثم لان
يراني احب اليه من اهله وماله معهم مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ تم مین سے کسی پر البتہ ایک دن آویگا اور

مجھکو نہ دیکھے گا پھر تو مقرر میرا دیکھنا اوسکے نزدیک زیادہ دوست تر ہوگا اوسکے گھروالون اور مال
باوجود مال اور گھروالون سے **ف** اس حدیث مین حضرت نے اپنی موت کا اشارہ
فرمایا کہ اصحاب حضرت کی صحبت کو غنیمت جانین حضرت سے صرف دیدار کی بنا پر بھی
کہ و مید دم یقین کامل ہوتا تھا آداب اور نیک اخلاق حاصل ہوتے تھے اسواسطے اصحاب
کو اپنے اہل و عیال اور مال سے حضرت کی صحبت زیادہ تر محبوب تھی بلکہ اب بھی عشاق
محمدیون کا یہ حال ہی کہ خواب مین حضرت کے دیدار امید سے اپنے پر تمام عالم کو قربان کرتے ہین
٣٥٩ **م** حَنْظَلَةُ الْاُسَيْدِيُّ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنْ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ
عِنْدِيْ وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِيْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ
سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مسلم مین حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی
اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ اگر تم سدا ایسے رہو اوسی حال پر جسطرح میرے پاس رہتے
رہو اور یاد الہی مین ہو تو البتہ تمسے فرشتے مصافحہ کرین تمہارے فرشتون پر اور تمہاری راہون
مین ولیکن اے حنظلہ ایکساعت دنیا کا کاروبار اور دوسری ساعت یاد پروردگار **ف**
مصابیح مین حنظلہ سے روایت ہی کہ مین اور صدیق اکبر حضرت کے پاس گئے مینے کہا یا رسول اللہ
حنظلہ تو منافق ہوگیا ہی حضرت نے فرمایا کیونکر ہی مینے کہا ہم لوگ حضرت کی خدمت مین رہتے
ہین آپ ہمکو دوزخ اور بہشت کو یاد دلاتے ہین گویا ہم آنکھ سے دیکھتے ہین پھر جب ہم
حضرت کے پاس سے جاتے ہین اور جورو لڑکون اور کسب و کار مین مشغول ہوتے ہین تو
اکثر باتین بھول جاتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر حضور ہر دم بنا رہے تو آدمی
بالکل اس عالم کا کاروبار معطل ہو جاوے فرشتون کا عالم نظر پڑے اسواسطے وہ حال ہر دم نہین ٥٦٦
رہتا اسکو نفاق نجانا چاہیے کہ غفلت کا آنا حکمت سے خالی نہین **شعر** غفلت بجہان اگر نبودے
ازعمر فرسے نشان نبودے
٣٦٠ **ق** اَنَسٌ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّكُمْ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ مَرَّتَيْنِ يَعْنِي الْاَنْصَارَ

بخاری اور مسلم میں انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی اوسکی جسکے قابو میں میری
جان ہی کہ البتہ تم لوگ یعنی انصار میرے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ تر پیارے ہو حضرت نے دو بار یہ فرمایا
۳۶۱ خ ابو سعید وقتادۃ بن النعمان والذی نفسی بیدہ انہا لتعدل ثلث القرآن
یعنی سورۃ الاخلاص بخاری میں ابو سعید اور قتادہ بن نعمان رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ قسم ہی اوسکی جسکے قابو میں میری جان ہی کہ البتہ قل ہو اللہ احد برابر ہی قرآن کی تہائی کے
۳۶۲ م ابو ذر والذی نفسی بیدہ لآنیتہ اکثر من عدد نجوم السماء وکواکبہا الا
فی اللیلۃ المظلمۃ المصحیۃ آنیۃ الجنۃ من شرب منہ لم یظمأ آخر ما علیہ
یشخب فیہ میزابان من الجنۃ من شرب منہ لم یظمأ عرضہ مثل طولہ ما بین
عمان الی ایلۃ ماءہ اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل قال لہ حین قال یا رسول
اللہ ما آنیۃ الحوض مسلم میں ابو ذر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو میں
میری جان ہی البتہ حوض کوثر کے برتن زیادہ تر ہیں آسمان کے چھوٹے بڑے ستاروں کی گنتی
سے یعنی برتنوں کی کثرت جان کہ جیسے ستاروں کی کثرت ہوتی ہی اندہیری بے بدلی والی
رات میں بہشت کے برتن جو اوس سے پیئے پیاسا نہ ہی آخر زمانے تک یعنی ہمیشہ چھکا رہے
اوس حوض میں بہشت کے دو پرنالے نکلتے ہیں جو اوس سے پیئے پیاسا نہ ہو اوسکا چوڑاؤ
لنباؤ کے برابر ہی جتنا فرق ہی عمان سے ایلہ تک پانی اوسکا زیادہ تر سفید دودہ سے اور شیریں
تر شہد سے یہ حضرت نے ابو ذر سے فرمایا جب کہ ابو ذر نے کہا یا رسول اللہ حوض کوثر کے برتن
کتنے ہیں ف عمان اور ایلہ شہر ہیں شام میں
۳۶۴ ق ابو ہریرۃ والذی نفسی بیدہ لاذودن رجالا عن حوضی کما تذاد
الغریبۃ من الابل عن الحوض بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم
جسکے قابو میں میری جان ہی کہ البتہ میں ہانکونگا کچھ مردوں کو اپنے حوض کوثر سے جیسے حوض پر سے
غیر کے اونٹ ہانکے جاتے ہیں ف یعنی کفار اور منافق اور مرتد حوض کوثر سے ہٹائے جاوینگے

٣٦٥ م ابوهريرة والذي نفسي بيده لا تدخلون الجنة حتى تومنوا ولا تومنون حتى
تحابوا اولا ادلكم على شيء اذا فعلتموه تحاببتم افشوا السلام بينكم مسلم مين
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ بہشت
مین نہ جاوٴگے جبتک ایمان نہ لاوٴگے اور پورے ایمان دار نہ ہوگے جبتک آپس مین محبت
نہ پیدا کروگے کیا مین تمکو نہ بتلا دون وہ چیز کہ جب اوسکو کرو تو آپس مین دوستدار بن جاوٴ سلام
علیک کا رواج کرو اپنے مسلمان لوگون مین ف یعنے بہشت کا ملنا ایمان پر موقوف
ہی اور ایمان محبت پر موقوف تو معلوم ہوا کہ بہشت محبت پر موقوف ہی پھر حضرت نے محبت حاصل
کرنیکا آسان طریقہ بتلایا یعنے السلام علیک کرنا سلام سے اسواسطے محبت حاصل ہوتی ہی
کہ دعاء خیر ہی یعنے خدا تجھکو ہر بلا سے سلامت رکھے اور معمول ہی کہ آدمی اپنے خیر خواہ
دعا مانگنے والیکو اپنا دوست جانتا ہی تو آپ بھی اوس سے محبت کرتا ہی ہر چند سخاوت اور
احسان بھی محبت کا سبب ہی لیکن احسان اور سخاوت تمام عالم کے مسلمانون سے نہین
ہو سکتی اور سلام آسان بات ہی کہ ہر ایک کو ہو سکتا ہی اسواسطے حضرت نے اسیکو خاص
کر کے بتلایا لیکن افسوس عجب اولٹا زمانہ ہو گیا ہی کہ جہالت اور غرور کے سبب سے اب بعضے
لوگ سلام علیک کرنے سے ناخوش ہوتے ہین اور عداوت پر کمر باندھتے ہین محبت اور
خیر خواہی کی چیز ان ادلوٹون کے نزدیک عداوت کا سبب ہو گئی
٣٦٦ ح ابوهريرة والذي نفسي بيده لا يؤمن احدكم حتى اكون احب اليه من
ولده ووالده بخاری مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو
مین میری جان ہی کہ تم مین سے کوئی پورا ایماندار نہین ہوگا جبتک کہ مین اوسکے نزدیک
اوسکے بیٹے اور اوسکے باپ سے زیادہ تر پیارا نہو جاوٴن ف یعنے جب میری محبت اور میری
رضامندی کو باپ اور بیٹے کی رضامندی پر مقدم رکھے تب پورا ایماندار ہے
٣٦٧ م انس والذي نفسي بيده لا يؤمن عبد حتى يحب لجاره او لاخيه ما يحب

لنفسه

لِنَفْسِهٖ مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی
کہ پورا ایماندار بندہ نہوگا یہان تک کہ محبت کرے اپنے ہمسایے لیے یا یون فرمایا کہ اپنے بھائی
مسلمان سے دوستی رکھے جیسے اپنی جان سے دوستی رکھتا ہے

۳۶۸ م اَبُوْهُرَيْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُسْأَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَخْرَجَكُمْ
مِنْ بُيُوْتِكُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰى اَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيْمُ قَالَهٗ لِاَبِيْ
بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی
قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ تم پوچھے جاؤ گے اس نعمت سے قیامت کے دن نکالا تھا
تمکو تمہارے گہرون سے بہوکہہ نے پھر تم نہ پھرے یہان تک کہ تمکو یہ نعمت ملی یہ حضرت نے
ابی بکر صدیق اور عمر فاروق رضی سے فرمایا **ف** اسکا پورا قصہ ساتوین باب مین گذرا کہ
حضرت اور صدیق اور فاروق بہوکہہ کے سبب سے ایک انصاری کے گھر گئے دعوت کی کہانا کہا
جب خوب آسودہ ہوئے تب یہ حدیث فرمائی تب یعنی یون سوال ہوگا کہ نعمت کو طاعت الٰہی مین
صرف کیا یا معصیت مین

۳۶۹ م اَنَسٌ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَضْرِبُوْنَهٗ اِذَا صَدَقَكُمْ وَلَتَتْرُكُوْنَهٗ اِذَا كَذَبَكُمْ
يَعْنِيْ غُلَامًا اَسْوَدَ لِبَنِي الْحَجَّاجِ كَانَ عَلٰى رَوَايَا قُرَيْشٍ يَوْمَ بَدْرٍ مسلم مین انس رضی سے روایت
کہ حضرت نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ تم اوسکو مارتے ہو جب وہ تمسے سچ کہتا ہی اور اوسکو
چھوڑتے ہو جب تمسے جھوٹھ بولتا ہی مراد بنی حجاج کا وہ سیاہ لڑکا ہی جو جنگ بدر کے دن قریش کے آبکش اونٹون پر تھا
ف جنگ بدر مین جب حضرت کا لشکر اترا تو حضرت کے اصحاب ایک سیاہ رنگ کے لڑکے
کو جو قریش کے آبکش اونٹون مین تھا پکڑ لائے اور پوچھا کہ ابو سفیان اور اوسکے لوگ کہان
ہین اوسنے کہا کہ مین اونکو نہین جانتا لیکن ابو جہل وغیرہ تو فلانے مقام مین ہین تو اصحاب اوسکو
مارنے لگے اوسنے مار کے ڈر سے کہا کہ ابو سفیان وغیرہ بھی ہین تو اصحاب نے اوسکا مارنا چھوڑا
پھر دوسری بار اوس سے پوچھا اوسنے کہا کہ مجھکو ابو سفیان کی خبر نہین لیکن ابو جہل وغیرہ تو موجود ہین

اصحاب نے اوسکو پھیر مارا اور حضرت نماز پڑھتے تھے جب حضرت نے یہ حال دیکھا تب یہ حدیث فرمائی

۳۷۰ ف ابو ھریرۃ والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما مقسطا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ عنقریب ہی کہ اوتریگا تم مین اسے مسلمانو عیسیٰ مریم کا بیٹا حاکم عادل ہوکر سو توڑیگا چلیپا کو اور قتل کریگا خوک کو اور گرا دیگا جزیہ کو اور کثرت سے پھیل پڑیگا مال یہان تک کہ کوئی اوسکو قبول نہ کریگا ف قیامت کے قریب امام مہدی کے وقت مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول کرینگے اور نصرانی دین کو مٹا وینگے محمدی دین پر عمل کرینگے چلیپا سولی کی صورت کو کہتے ہین جیسے یہ شکل ہی ✝ نصاری اس شکل کی بڑی تعظیم کرتے ہین اسواسطے کہ اونکے گمان مین حضرت عیسیٰ سولی پر مارے گئے اور ہرچند ابھی نصاری سے جزیہ لینا درست ہی لیکن حضرت عیسیٰ اپنے وقت مین نصاری سے جزیہ نہ قبول کرینگے اگر وے ایمان نہ لاوینگے تو اونکو قتل کرینگے

۳۷۱ ف سعد بن ابی وقاص وابو ھریرۃ والذی نفسی بیدہ ما لقیک الشیطان سالکا فجا قط الا سلک فجا غیر فجک ھذہ روایۃ سعد وفی روایۃ ابی ھریرۃ قط سالکا فجا قال لعمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص اور ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ نہین ملتا تجھسے شیطان کسی راہ مین چلتا ہوا ہرگز مگر چل کہڑا ہوتا ہی اوس راہ مین جو تیری راہ کے سوا ہی یہ روایت سعد کی ہی اور ابو ہریرہ کی روایت مین قط کی لفظ سالکا فجا کی لفظ پر مقدم ہی لیکن مطلب مین کچہہ فرق نہین یہ حدیث حضرت نے عمر فاروق کے حق مین فرمائی ف مصابیح مین روایت ہی کہ عمر فاروق نے حضرت کی خدمت مین حاضر ہونے کی اجازت مانگی اور حضرت کے پاس قریش کی عورتین چلا چلا کر

ہاشی

باتین کر رہین تھین جب عمر فاروق رض کے آنے کی خبر ہوئی تو سب پردے مین ہو گئین جب عمر فاروق رض
اندر آئے تو حضرت کو ہنستا پایا سو کہا کہ خدا آپ کو خوش رکھے یا رسول اللہ کیا سبب ہی آپکے
ہنسی کا حضرت نے فرمایا کہ مجھکو عورتون سے تعجب آیا کہ میرے پاس باتین کرتی تہین جب تمہاری
آواز سنی تو سب پردے مین ہو گئین عمر فاروق رض نے عورتون سے کہا اے دشمن اپنی جانونکے
تم مجھسے ڈرتی ہو اور رسول اللہ سے نہین ڈرتی تو عورتون نے کہا کہ ہان ہم تجھسے ڈرتے
ہین کہ تم کڑے مزاج کے ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تیرے کڑاپن اور مضبوطی سے
شیطانی کام تیرے گرد بہٹک نہین سکتے حرام کا مونکا کیا ذکر ہی کہ تیرے روبرو مباح کام کرنے سے بھی
لوگ ڈرتے ہین عمر فاروق کو حضرت کے وقت مین محتسبی کی خدمت تہی اسواسطے اون سے
لوگ ڈرتے تہے دستور ہی کہ چور جیسے کوتوال سے ڈرتے ہین ویسے بادشاہ سے نہین ڈرتے
اتنی بات سے کوئی شخص کوتوال کو بادشاہ سے افضل نہین جانتا اسیطرح اس حدیث سے
عمر فاروق کی فضیلت حضرت پر ثابت نہین ہو سکتی

٣٧٢ ق ابو هريرة وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَتَأْبَى عَلَيْهِ إِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ کوئی مرد ایسا نہین جو
بلاوے اپنی جورو کو اپنے لیٹنے کے واسطے پھر وہ انکار کرے مگر کہ اوس پر غصے رہیگا آسمان والا
یہان تک کہ وہ مرد اوس سے راضی ہووے ف یعنے عورت کو خاوند سے اس کام مین انکار کرنا
درست نہین کہ اس سے خدا ناخوش ہوتا ہے

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر قسم ہی بلفظ واللہ

٣٧٣ خ ابو هريرة وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً
بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی کہ مین مقرر استغفار کیا کرتا ہون

فضیلت فاروق اعظم رض
یعنی ترسیدن شیطان از وی
در شب ...

خدا سے اور توبہ کرتا ہون دن بھر مین ستر بار سے زیادہ **ف** دوسری روایت مین استغفار
کو سو بار فرمایا ہی اس حدیث مین استغفار اور توبہ کرنے کی ترغیب فرمائی یعنی جب پیغمبر معصوم ستر بار
یا زیادہ استغفار کرتے تو اور گنہگار لوگون کو بطریق اولی استغفار اور توبہ کرنا لازم ہے

ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِنْ
كَذَّبْتُمُوْنِیْ اُكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَهُ زَمَنَ الْحُدَیْبِیَّةِ بخاری اور مسلم مین مسور
بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی مین مقرر خدا کا رسول ہون
اگرچہ تم مجھکو جھٹلاتے ہو لکھہ دے محمد بن عبد اللہ یہ حضرت نے صلح حدیبیہ کے وقت فرمایا **ف**
چھٹے سال ہجری حضرت عمرہ کرنے کو چلے جب مکے کے قریب حدیبیہ کی منزل پر پہنچے تو کفار
قریش نے حضرت کو روکا اور اس بات پر صلح ہوئی کہ اسکے سال اب عمرہ کیے حضرت پلٹ
جاوین اگلے برس عمرہ کرنے کو تشریف لاوین حضرت نے صلح نامہ لکھوایا کہ یہ صلح نامہ ہی جسپر محمد
رسول اللہ نے صلح کی کافرون نے کہا کہ ہم محمد رسول اللہ نہ لکھنے دینگے بلکہ محمد بن عبد اللہ لکھو اگر
ہم تمکو رسول اللہ جانتے تو تمسے کیون لڑتے اور مکے جانے سے تمکو کیون روکتے تب حضرت
نے یہ حدیث فرمائی اور محمد رسول اللہ کی لفظ کو کاٹ کر محمد بن عبد اللہ لکھا

ق اَبُوْهُرَیْرَةَ وَاللّٰهِ لَاَنْ یَّلَجَّ اَحَدُكُمْ بِیَمِیْنِهٖ فِیْ اَهْلِهٖ اٰثَمُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ ٣٧٥
اَنْ یُّعْطِیَ كَفَّارَتَهُ الَّتِیْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَیْهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی مقرر تم مین سے کسیکا ثابت رہنا اپنی قسم پر جو اپنے گھر والون
کے حق مین کہائی ہو زیادہ تر گناہ ہی اوسکے لیئے خدا کے نزدیک قسم کے کفارہ دینے
سے جو خدا نے اوسپر فرض کیا ہی **ف** یعنی ہر چند قسم کا نباہ کرنا بہتر ہی لیکن جس مین
اپنے گھر والون کو ضرر پہنچے تو قسم کا توڑنا اور کفارہ دینا افضل ہی کہ آزردن دل دوستان جہل
است و کفارت یمین سہل

ق اَبُوْهُرَیْرَةَ وَاَبُوْ شُرَیْحٍ الْخُزَاعِیُّ وَاللّٰهِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا ٣٧٦

قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الَّذِي لَا يَامَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ اور ابوشریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم خدا کی وہ ایمان نہین رکھتا قسم خدا کی ایمان نہین رکھتا قسم خدا کی ایمان نہین رکھتا لوگون نے کہا کون شخص ہی یارسول جو ایمان نہین رکھتا حضرت نے فرمایا وہ شخص مراد ہی جسکے ہمسائے لوگ رنج رسانی اور تکلیفات سے اسکی بیخوف نہین **ف** معلوم ہوا کہ سلوک کرنا ہمسایہ سے فرض ہی اور اوسکو رنج دینا حرام ہی

۳۱۴ **ف** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَاللهِ لَوْلَا اللهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَاَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا وَالْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا اِذَا اَرَادُوا فِتْنَةً اَبَيْنَا بخاری اور مسلم مین براء ابن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم خدا کی اگر نہوتی خدا کی رحمت تو ہم دین کی راہ نپاتے اور نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑہتے سو اتار دی تسکین کو ہم پر اور قدمون کو جمادے اگر کفار سے ہم ملین یعنے لڑائی کے وقت قدم نہ ہٹے اور مشرکون نے البتہ ہم پر زیادتی کی ہی جب وے فتنہ فساد کا ارادہ کرتے ہین ہم اونکی بات کو نہین مانتے **ف** سال چہارم مین کافرون نے حضرت پر ہجوم کیا حضرت نے بناہ کے واسطے مدینے کے گرد خندق کہدائی حضرت خندق سے مٹی نکالتے جاتے تھے اور یہ حدیث فرماتے تھے

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر مین ہی

۳۷۸ **م** عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ اَرْضُونَ وَيَكْفِيكُمُ اللهُ فَلَا يَعْجَزْ اَحَدُكُمْ اَنْ يَلْهُوَ بِاَسْهُمِهِ مسلم مین عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب تم پر فتح ہونگے ملک اور خدا تمہاری کفایت کریگا سو نہ تہکا دیوے تمکو مال سے کہ حصّون کی غفلت **ف** یعنے روم اور ایران اور توران فتح ہوگا اور مجاہدون کے حصّے مین بہت مال آویگا سو فرمایا کہ کہین ایسا نہو کہ تم مال کی کثرت مین جہاد کرنے سے غافل ہو جاؤ اس حدیث

مین خبر ہی اون فتنون کی جو حضرت کے بعد ہوئین اور اشارہ ہی جہاد کی ترغیب کا

٣٧٩ ف ابو هريرة ستكون فتنة القاعد فيها خير من القائم والقائم فيها خير
من الماشي والماشي خير من الساعي من تشرف لها تستشرفه ومن وجد
ملجأ أو معاذا فليعذ به بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
عنقریب فساد ہوگا جسمین بیٹھا شخص بہتر ہوگا کھڑے سے اور اوسمین کھڑا بہتر ہی چلنے والے
سے اور چلنے والا بہتر ہی دوڑنے والے سے جو اوسکو جہانکیگا تو اوسکو وہ کھینچ لیگا اور جو
کوئی پناہ کا مقام یا بچاؤ کی جگہہ پاوے تو چاہیے کہ اوس پناہ مین آجاوے ف اس
حدیث مین اشارہ ہے اون فسادونکا جو حضرت کے بعد ظاہر ہوئے جیسے حضرت عثمان کی شہادت یعنی
اوس فساد عالمگیر کی اصلاح مقدور نہین تو کم کوشش کرنے والا اوسمین بہتر ہوگا زیادہ کوشش
کرنے والے سے اسیواسطے اکثر اصحاب نے فتنہ او فسادمین گوشہ گیری اختیار کی تھی

٣٨٠ ف ابو حميد الساعدي ستهب الليلة ريح شديد فلا يقم فيها احد فمن
كان له بعير فليشد عقاله قاله بتبوك بخاری اور مسلم مین ابو حمید ساعدی رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آج کی رات عنقریب ہی کہ ایک سخت آندہی چلے گی تو اوسمین نہ
کوئی کھڑا رہے سو جسکے پاس اونٹ ہو تو چاہیے کہ اوسکا زانوبند مضبوط باندہ رکھے یہ حضرت نے تبوک
مین فرمایا ف نوین سال ہجری ملک شام مین حضرت جنگ تبوک مین گئے سو وہان ایک
رات یہ حدیث فرمائی چنانچہ نہایت سخت آندہی اوسی رات چلی ایک شخص کھڑا تھا اوسکو
آندہی نے اوڑا کر طے کے پہاڑ پر ڈالا ملک طے اور تبوک سے کئی دنون کی راہ ہی

٣٨١ ف علي سيخرج قوم في آخر الزمان حداثاء الاسنان سفهاء الاحلام
يقولون من خير البرية يقرؤن القران لا يجاوز ايمانهم حناجرهم يمرقون
من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية فاينما لقيتموهم فاقتلوهم فان في
قتلهم اجرا لمن قتلهم عند الله يوم القيمة بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رض سے روایت ہی

کہ حضرت نے فرمایا عنقریب ایک قوم پیدا ہوگی آخر زمانے مین کم عمر ناقص عقل کلام کرینگے بہتر
لوگونکا سا کلام پڑہین گے قرآن کو ایمان نہ اُترے گا اونکے حلقونکے نیچے یعنی ایمانکا
کچہہ اثر نہوگا نکل جاوینگے دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہی شکاری جانور سے سو جہان کہین تم
اون سے ملو تو اونکو قتل کرو سو البتہ اونکے قتل کرنے مین قتل کرنے والون کو ثواب ہی
قیامت مین خدا کے نزدیک **ف** اس قوم سے خارجی لوگ مراد ہین جنکو علی مرتضیٰ
نے قتل کیا

۳۸۲ م ابوہریرۃ سَیَکُونُ فِی اٰخِرِ اُمَّتِی اُنَاسٌ یُحَدِّثُونَکُمْ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاءُکُمْ
فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاهُمْ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عنقریب میری پچھلی امت مین کچہہ لوگ ہونگے
جو حدیثین ظاہر کرینگے اور وے باتین تم سے کہین گے جو تم نے اور تمہارے باپ دادون نے نہین سنین سو دور رہیو تم اُنسے
ف اس حدیث مین اہل بدعت کا ذکر ہی جو اسلام کے مخالف باتونکا موجد و رائج کرتے ہین برخلاف اجماع مسلمین کے
خواہ جہوٹی حدیث بنا کر خواہ اولیاء اللہ کی طرف نسبت کرکے خواہ اماموں کی طرف اس حدیث سے صاف معلوم
ہوا کہ بے تحقیق کسی بات کو نہ ماننا چاہیے کہ اسمین دین کی گمراہی ہی اور اسی سبب سے ہزارون بدعتین عالم گیر ہوگئین

فصل فی المضارع

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر مضارع کا صیغہ ہی

۳۸۳ م انس اٰتِیْ بَابَ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَاَسْتَفْتِحُ فَیَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ اَنْتَ فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ
فَیَقُوْلُ بِکَ اُمِرْتُ لَا اَفْتَحُ لِاَحَدٍ قَبْلَکَ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مین آؤن گا بہشت کے دروازے پر قیامت کے دن سو مین دروازہ کہلواؤنگا تو کہیگا چوکیدار تو
کون ہی سو مین کہون گا کہ مین محمد ہون تو چوکیدار کہیگا تجہی کا مجہکو حکم ہی کہ نہ کہولون کسیکے واسطے تجہسے پہلے

۳۸۴ ق ابن عباس اٰمُرُکُمْ بِاَرْبَعٍ وَاَنْهَاکُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَلْاِیْمَانُ بِاللّٰهِ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءُ الزَّکٰوةِ وَاَنْ تُؤَدُّوْا خُمُسَ مَا
غَنِمْتُمْ وَاَنْهَاکُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِیْرِ وَالْمُقَیَّرِ قَالَہٗ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَیْسِ بخاری و

مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمکو حکم کرتا ہون چار چیز کا اور منع کرتا ہون چار چیز سے پہلا حکم اللہ کا ایمان لانا یعنے اسطرح گواہی دینا کہ کوئی لائق بندگی کے نہین خدا کے سوا ہے اور محمد رسول ہی اللہ کا اور دوسرا حکم نماز کا قائم کرنا اور تیسرا حکم زکوٰۃ کا دینا اور چوتھا حکم یہ کہ جو غنیمت کا مال پاؤ پانچوان حصہ اوسکا ادا کرو اور منع کرتا ہون تمکو کدو سے اور سبز گھڑے سے اور نقیر اور مزفت سے یہ حضرت نے عبد القیس کے گروہ سے فرمایا

ف اوسوقت مین شراب کے چار طرح کے برتن رائج تھے ایک تو کدوا درتونبا دوسرے سبز گھڑا جیسے سبز مرتبان تیسرے نقیر یعنے کھجور کی لکڑی کا کریدا برتن چوتھے مزفت یعنے روغن دار برتن جسمین روغن قیر ملا ہو جب شراب حرام ہوئی تو حضرت نے اون سب برتنوں کا بھی استعمال کرنا منع کیا تاکہ شراب نوشی نہ یاد پڑے جب شراب کی عادت چھٹ گئی تو آخر کو ان برتنون کے استعمال کی اجازت دی چنانچہ اوپر حدیث مین آیا ہی

م اِبْنُ عَبَّاسٍ اَبْکِیْ لِلَّذِیْ عَرَضَ عَلَیَّ اَصْحَابُكَ مِنْ اَخْذِهِمُ الْفِدَاءَ لَقَدْ عُرِضَ عَلَیَّ ۲۸۵
عَذَابُهُمْ اَدْنٰی مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ قَالَهٗ لِعُمَرَ بَعْدَ یَوْمِ بَدْرٍ مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین روتا ہون اوس سبب سے جو میرے آگے لائے تیرے ساتھی اپنے فدیہ لینے سے میرے سامنے ہوا تھا اونکا عذاب اس درخت سے قریب تر یہ حضرت نے عمر فاروق سے فرمایا جنگ بدر کے بعد

ف جنگ بدر مین ستر کافر قریش کے گرفتار ہوئے حضرت نے اصحاب سے اونکے مقدمے مین صلاح پوچھی صدیق اکبر نے کہا یا رسول یہ لوگ تیری قوم ہین انکو چھوڑ دیجیے شاید کہ مسلمان ہون یا ان سے مسلمان اولاد پیدا ہو اور انسے فدیہ لیجیے چھوڑنے کے عوض یہ لوگ دلوین تا حضرت کے اصحاب سامان کرکے قوت پکڑین اور فاروق اعظم نے کہا کہ یا حضرت ان لوگون نے آپکو جھٹلایا اور آپکو وطن سے نکالا آپ ان سبکی گردن ماریے جب اکثر اصحاب کی صلاح حضرت نے فدیہ لینے پر دیکھی تو حضرت نے فدیہ لیکر اونکو چھوڑ دیا پھر اس مضمون کی آیت اتری کہ پیغمبر کو فدیہ لینا لائق نہ تھا تو حضرت اور ابی بکر صدیق ایک درخت کے

قریب رونے لگے فاروق اعظم نے کہا کہ یا حضرت آپ کیون روتے ہین مجھکو بھی بتلائیے تاکہ مین بھی روؤن تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ اگر عذاب آتا تو سوائے عمر کے کوئی سلامت نرہتا اسواسطے کہ مال لینے کی اونکی مرضی نہ تھی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ کہ جس مقدمے مین وحی نہ ہوتی تھی تو حضرت اوسمین اجتہاد کرتے تھے اگر اوسمین کچھ چوک ہوتی تھی تو حق تعالے جلد خبردار کر دیتا تھا

ق ابن عمر اری رؤیاکم قد تواطأت فی السبع الاواخر فمن کان ٣٨٦
متحریہا فلیتحرہا فی السبع الاواخر بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین دیکھتا ہون تمہارے خوابونکو کہ موافق پڑ گئے پچھلی سات راتونمین سو جو شب قدر کا تلاش کرنے والا ہو سو پچھلی سات راتونمین تلاش کرے ف شب قدر کو حضرت کے اصحاب نے خواب مین دیکھا کسینے ستائیسوین کسینے چھبیسوین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے رمضان کی پچھلی طاق راتونمین شب قدر ہے جسکو شوق ہو تلاش کرے یعنے سب طاق راتونمین بیدار رہے اور عبادت کرے انمین اگر کوئی ہو تو ہوگی

خ ابو ہریرة اراکم یا بنی حارثة قد خرجتم من الحرم ثم التفت فقال بل ٣٨٧
انتم فیہ وخرج مسلم عن ابی ہریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعل اثنا عشر میلا حول المدینة حمی بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھتا ہون تمکو اے حارثہ کی اولاد کہ تم نکل گئے حرم سے یعنے مدینے کی حرم سے پھر حضرت نے اونکی طرف التفات کیا اور فرمایا بلکہ تم اوسی حرم مین ہو اور مسلم نے ابو ہریرہ رض سے روایت کی کہ البتہ حضرت نے ٹھرایا بارہ کوس کا رسنہ مدینے کے گرد

م ابو ہریرة اشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ لا یلقی اللہ بہما عبد ٣٨٨
غیر شاک فیہما الا دخل الجنة مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گواہی دیتا ہون کہ سوائے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین اور مقرر مین خدا کا رسول ہون نہ ملیگا خدا کو کوئی بندہ اس کلمہ کے ساتھ نہ شک لانے والا ان دونومین مگر کہ داخل ہوگا

بہشت مین ف یعنے جو کلمہ شہادت پڑھے اور توحید اور رسالت مین اوسکو کچھ شک نہو سو وہ
بہشت مین داخل ہوگا اگرچہ بقدر گناہ کے سزا پاوے

۳۸۹ خ انس اوصیکم بالانصار فانهم کرشی وعیبتی وقد قضوا الذی علیهم
وبقی الذی لهم فاقبلوا من محسنهم وتجاوزوا عن مسیئهم بخاری مین انس سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمکو وصیت کرتا ہون انصار کے مقدمے مین اسواسطے کہ وے
میرے خاص لوگ اور میرے رازدار ہین اور البتہ وے ادا کر چکے جو اونپر فرض تھا یعنے
دین کی مدد اور باقی رہا ہی اونکا حق یعنے ثواب اور احسان سو قبول کرو اونکے نیکوکار سے
اور ٹال جاؤ اونکے بدکار سے ف یعنے سوائے حدود کے اونکی خطاؤن کو نہ پکڑو

۳۹۰ م عائشة تاخذ احداکن ماءها وسدرتها فتطهر فتحسن الطهور ثم
تصب علی راسها فتدلکه دلکا شدیدا حتی تبلغ شؤون راسها ثم تصب علیها
الماء ثم تاخذ فرصة ممسکة فتطهر بها قاله لاسماء بنت شکل حین سالته عن
غسل المحیض مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لیوے تم مین سے
کوئی عورت اپنے پانی اور بیری کی پتی کو یعنے بیری کی پتی پانی مین جوش کرکے طہارت کرے
سو اچھی طرح سے طہارت کرے پھر پانی ڈالے اپنے سر پر پھر خوب ملے یہان تک کہ اپنے
سر کی چوٹی پر پہنچے یعنے سر کو نیچے سے اوپر تک خوب ملے پھر اپنے بدن پر پانی ڈالے پھر
ایک چیتھڑا مشک آلودہ لیوے سو اوس سے پاکی حاصل کرے یعنے اندر رکھے تاکہ بدبو
دفع ہو اور رحم نطفہ قبول کرے یہ حضرت نے اسما بنت شکل سے فرمایا جب کہ اونسے حیض کے
غسل کی کیفیت پوچھی ف بیری کی پتی کو پانی مین جوش کرنے سے یہ فائدہ کہ میل خوب چھوٹ جاوے

سنیت غسل حیض

۳۹۱ ق جابر تبکیه او لا تبکیه ما زالت الملائکة تظله باجنحتها حتی رفعتموه
یعنی عبد الله ابا جابر بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اوسکو
رو یا مت رو ہمیشہ اوپر فرشتے اپنے پرون کا سایہ کیے رہے یہان تک کہ تمنے اوسکی لاش

کو اوٹھایا مراد عبد اللہ بن جابر کے باپ **ف** جابر باپ عبد اللہ جنگ احد مین شہید ہوئے
کافرون نے اونکی ناک اور کان اور ہاتھ کاٹ ڈالے تھے اونکی لاش حضرت کے سامنے
کپڑے سے ڈہپی رکہی تھی جابر نے کپڑا اوٹھاکر دیکہنے کا ارادہ کیا اونکو لوگون نے منع کیا اتنے
مین عبد اللہ کی بہن روتی چلاتی آئی تب حضرت نے اوس عورت سے یہ حدیث فرمائی معلوم
ہوا کہ شہید پر جتنی مصیبت اور ظاہر کی ذلت گذرے اوتنی ہی اوسکی خدا کے نزدیک عزت بڑہتی ہی

٣٩٢ م ابو ہریرۃ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ مسلم مین ابو ہریرہ رضسے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا پہنچے گا مومن کا زیور جہان تک پہنچتا ہی وضو کا پانی **ف** یعنے جہان
تک وضو کا پانی لگتا ہی وہان تک قیامت مین آفتاب کی سی روشنی ہوگی

٣٩٣ م ابو ہریرۃ تَبْلُغُ الْمَسَاكِنُ إِهَابَ أَوْ يَهَابَ مسلم مین ابو ہریرہ رضسے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پہنچ جاوینگے گہر اہاب تک یا یون فرمایا کہ یہاب تک **ف**
اہاب ایک مقام کا نام ہی مدینے کے پاس یعنے مدینے کی آبادی وہان تک ہو جاوے گی

٣٩٤ **ف** ابو ہریرۃ تَجِدُوْنَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَأْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ
وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم پاؤگے
بدترین مردم و دوزخی آدمی کو جو آوے ان لوگون پاس ایک مُنہہ لیکر اور جاوے اون لوگو
پاس دوسرا مُنہہ لیکر **ف** مراد منافق ہی جو مسلمانون مین مسلمان بنے اور کافرون
مین کافر اسیطرح وہ شخص بھی جو شیعون مین شیعہ بنے اور سنیون مین تقیہ کرکے سنی بنے
اور اسیطرح وہ شخص بھی جو دو دشمنون سے ملے ایسکے آگے اسکی سی کہی اوسکے آگے اوسکی سی

٣٩٥ **ف** فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ
إِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنَّ تَمِيْمًا الدَّارِيَّ كَانَ
رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِيْ حَدِيْثًا وَافَقَ الَّذِيْ كُنْتُ
أُحَدِّثُكُمْ عَنِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِيْ أَنَّهُ رَكِبَ فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلٰثِيْنَ رَجُلًا

مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ أَرْفَئُوا إِلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ
حَتَّى مَغْرِبَ الشَّمْسِ فَجَلَسُوا فِي أَقْرُبِ السَّفِينَةِ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعْرِ
لَا يَدْرُونَ مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ فَقَالُوا وَيْلَكِ مَا أَنْتِ قَالَتْ
أَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ أَيُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوا إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ فِي
الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ قَالُوا لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ
شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتَّى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ
قَطُّ خَلْقًا وَأَشَدُّهُ وِثَاقًا مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ
قُلْنَا وَيْلَكَ مَا أَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلَى خَبَرِي فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ قَالُوا نَحْنُ أُنَاسٌ
مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِينَ اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ
شَهْرًا ثُمَّ أَرْفَأْنَا إِلَى جَزِيرَتِكَ هٰذِهِ فَجَلَسْنَا فِي أَقْرُبِهَا فَدَخَلْنَا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْنَا
دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعْرِ لَا نَدْرِي مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ فَقُلْنَا وَيْلَكِ
مَا أَنْتِ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قُلْنَا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتِ اعْمِدُوا إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ
فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا وَفَزِعْنَا مِنْهَا وَلَمْ نَأْمَنْ
أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً فَقَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ قُلْنَا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ
قَالَ أَسْأَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا هَلْ تُثْمِرُ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّهَا تُوشِكُ أَلَّا تُثْمِرَ قَالَ أَخْبِرُونِي
عَنْ بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ قُلْنَا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِيهَا مَاءٌ قَالُوا هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ
قَالَ إِنَّ مَاءَهَا يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُغَرَ قَالُوا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا
تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ هِيَ كَثِيرَةُ
الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَائِهَا قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأُمِّيِّينَ مَا فَعَلَ قَالُوا
قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ
فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ فَأَطَاعُوهُ قَالَ لَهُمْ قَدْ كَانَ ذٰلِكَ

قلنا نعم قال اما ان ذاك خير لهم ان يطيعوه واني مخبركم عني اني انا المسيح
واني اوشك ان يؤذن لي في الخروج فاخرج فاسير في الارض فلا ادع قرية
الا هبطتها في الاربعين ليلة غير مكة وطيبة هما محرمتان علي كلتاهما كلما
اردت ان ادخل واحدة منهما استقبلني ملك بيده السيف صلتا
يصدني عنها وان على كل نقب منها ملائكة يحرسونها فطعن رسول الله صلى
الله عليه وسلم بمخصرته في المنبر هذه طيبة هذه طيبة الا هل كنت حدثتكم
ذلك فقال الناس نعم فانه اعجبني حديث تميم انه وافق الذي كنت احدثكم
عنه وعن المدينة ومكة الا انه في بحر الشام او بحر اليمن لا بل من قبل المشرق
ما هو من قبل المشرق ما هو من قبل المشرق ما هو واومأ بيده الى المشرق

بخاری اور مسلم مین فاطمہ بنت قیس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جانتے ہو کہ مینے تمکو کسواسطے جمع
کیا ہی اصحاب نے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر داناہی حضرت نے فرمایا البتہ قسم خدا کی نہین مینے جمع کیا
خوشی سنانے کو نہ ڈر سنانیکو ولیکن مینے جمع کیا تمکو اسواسطے کہ تمیم داری ایک نصرانی مرد تھا
سو آیا پھر اوسنے بیعت کی اور مسلمان ہوا اور مجھہ سے ایسی بات کہی جو موافق پڑی اوس بات کے
جو مین تمسے کہا کرتا تھا مسیح دجال کی خبر سے اوسنے مجھسے یون بات کہی کہ وہ شخص یعنے تمیم
سوار ہوا سمندر کے جہاز مین تیس آدمیونکے ساتھ جو لخم اور جذام کی قوم سے تھے سو اون سے
ایک مہینہ بھر لہر کہیلا کے سمندر مین یعنے شدت موج سے جہاز تباہ رہا پھر دیے لوگ جاکے
سمندر مین ایک ٹاپو کی طرف سورج ڈوبتے پھر دیے جہاز سے اوتر یعنے چھوٹی کشتی مین بیٹھے
سو ٹاپو مین داخل ہوئے تو ملا اونکو ایک جانور بھاری دم بہت بالون والا کہ اوسکا آگا پیچھا دریافت
نہ ہوتا تھا بالون کے ہجوم سے تو لوگون نے کہا اے کمبخت تو کیا چیز ہی اوسنے کہا مین جاسوس
ہون لوگون نے کہا جاسوس کیا اوسنے کہا اے لوگو اس مرد پاس چلو جو دیر مین ہی اسواسطے کہ وہ
تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہی تمیم نے کہا جب اوسنے مرد کا نام لیا تو ہم اوس جانور سے ڈرے کہ کہین

صاحب تمیم داری اور ... بیان قصہ دجال ... اور اوسکا دیکھنا

شیطان نہو تمیم نے کہا پھر ہم چلے دوڑتے یہان تک کہ دیر مین داخل ہوئے تو یکایک اوسمین بڑا قدآور
آدمی موجود ہوا کہ ہمنے ویسا مخلوق اور ویسا سخت جکڑا ہوا کبھی نہین دیکھا جکڑے ہوئے ہین ویسکے
دونون ہاتہ گردن کے ساتہ درمیان دونو زانو کے دونون ٹخنون تک لوہے سے ہمنے کہا اے
کمبخت تو کیا چیز ہی اوسنے کہا تم تو قابو پاگئے میری خبر پر یعنے میرا حال معلوم ہوجاویگا اب تم
مجھکو بتلاؤ کہ تم کون ہو لوگون نے کہا کہ ہم لوگ عرب ہین سوار ہوئے تھے سمندر کے جہاز مین تو ہمنے
پایا سمندر کو جب کہ وہ جوش مین تھا سو کھیلا کی لہر ہمسے ایک مہینہ بھر پھر ہم آلگے تیرے اس
ٹاپو سے پھر ہم بیٹھے چھوٹی کشتی مین پھر داخل ہوئے ٹاپو مین سو ملا ہمکو ایک بھاری دم کا جانور
بہت بالون والا ہم نجانتے تھے اوسکا اگاپیچھا بالون کی کثرت سے ہمنے اوس سے کہا اے کمبخت
تو کیا چیز ہے سو اوسنے کہا مین جاسوس ہون ہمنے کہا جاسوس کیا اوسنے کہا چلو اس مرد پاس جو دیر
مین ہی کہ البتہ وہ تمہاری خبر کا مشتاق ہی سو ہم تیری طرف دوڑتے آئے اور ہم اوس سے
ڈرے کہ کہین بھوت پریت نہو پھر اوس مرد نے کہا کہ مجھکو خبر دو بیسان کے نخلستان سے ہمنے
کہا کہ کونسا اوسکا حال تو پوچھتا ہی اوسنے کہا کہ مین اوسکے نخلستان سے پوچھتا ہون کہ پھلتا
ہی ہمنے اوس سے کہا کہ ہان پھلتا ہی اوسنے کہا خبردار ہو کہ مقرر عنقریب ہی کہ وہ نہ پھلیگا اوسنے
کہا کہ بتلاؤ مجھکو طبرستان کے دریا سے ہمنے کہا کونسا حال اوس دریا کا تو پوچھتا ہی اوسنے
کہا کہ کیا اوسمین پانی ہی لوگون نے کہا اوسمین بہت پانی ہی اوسنے کہا البتہ اوسکا پانی عنقریب
جاتا رہیگا اوسنے کہا خبر دو مجھکو زغر کے چشمے سے لوگون نے کہا کونسا حال اوس چشمے
کا پوچھتا ہی اوسنے کہا اوس چشمے مین کیا پانی ہی اور وہان کے لوگ اوس چشمے کے پانی سے
کیا کھیتی کرتے ہین ہمنے اوس سے کہا ہان اوسمین بہت پانی ہی اور وہان کے لوگ کھیتی کرتے
ہین اوسکے پانی سے اوسنے کہا مجھکو خبر دو عرب کے پیغمبر سے کہ اوسنے کیا کیا لوگون نے کہا وہ
مقرر نکلے مکے سے اور اترے مدینے مین اوسنے کہا کیا اوس سے عرب لڑے ہمنے کہا کہ ہان
اوسنے کہا کیونکر اوسنے اونکے ساتہ کیا ہمنے اوسکو خبر دی کہ وہ غالب ہوگیا اپنے گردپیش کے

عرب پر سوار ہوون سینے اونکی اطاعت کی اونسنے اون سے کہا کہ مقرر یہ بات کیا ہو چکی ہمینے
کہا ہان اونسینے کہا خبردار ہو کہ البتہ یہ بات اونکے حق مین بہتر ہی کہ اونکے تابعدار ہوون اور البتہ
مین تمکو اپنی خبر بتلاتا ہون کہ مین مسیح ہون یعنے دجال تمام زمین کا پھرنے والا اور البتہ
عنقریب ہی کہ مجھکو اجازت ہوے نکلنے کی سو مین نکلونگا تو سیر کرونگا سو نچھوڑونگا کسی گانو کو مگر کہ مین
اوسمین اترونگا چالیس رات کے اندر سوائے مکے اور مدینے سے کہ اونکا جانا مجھپر حرام ہی یعنے
منع ہی جب کہ مین چاہونگا کہ اون دونون مین سے کسی مین داخل ہوون تو میرے آگے بڑھ
اویگا ایک فرشتہ اور اوسکے ہاتھ مین ننگی تلوار ہوگی کہ مجھکو اوسکے جانے سے روکیگا اور البتہ
اوسکے ناکے ناکے پر فرشتے ہوون سے کہ اوسکی چوکیداری کرینگے پھر حضرت نے اپنی لکڑی سے
منبر پر ٹہوکا دیا اور فرمایا کہ یہی مدینہ ہی یہی مدینہ ہی خبردار ہو بھلا مین تمکو اس حال کی خبر دے چکا
ہوون تو اصحاب نے کہا کہ ہان حضرت نے فرمایا کہ مجھکو اچھی لگی تمیم کی بات کہ موافق پڑی اوس خبر کے
جو مین تمکو دجال اور مدینے اور مکے کے حال سے خبر دیا کرتا تھا خبردار ہو کہ البتہ دجال دریائے شام
یا دریائے یمن مین ہی نہین بلکہ وہ پورب کی طرف ہی وہ پورب کی طرف ہی وہ پورب کی طرف
ہی اور حضرت نے اشارہ کیا پورب کی طرف **ف** اول حضرت نے دجال کا مقام دریائے شام
یا دریائے یمن مین فرمایا پھر شاید اوسیوقت وحی سے معلوم ہوا کہ مشرق کی طرف ہی اسیواسطے
تین بار اس مضمون کو تاکید سے فرمایا چنانچہ اسکے آگے گیارہوین حدیث مین صاف حضرت نے فرمایا
ہی کہ دجال مشرق سے اویگا بیسان اور زغر دو شہر ہین شام کے ملک مین اور طبرستان شام کے
پاس ہی معلوم ہوا کہ دجال موجود ہی بالفعل اور قیدی ہی قیامت کے قریب باذن خدا نکلیگا اور عیسی مسیح کے
ہاتھ سے مارا جاویگا

۳۹۶ م انس تَدمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُولُ اِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا وَاللهِ يَا اِبْرَاهِيمُ
اِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُونَ۔ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا آنسو بہاتی ہی آنکھ اور غم
کرتا ہی دل اور نہین کہتے ہم مگر وہی جو ہمارے ربکو پسند آوے یعنے انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے

ہین قسم خدا کی اے ابراہیم ہم تیری جدائی سے غمناک ہین **ف** مشکوۃ مین انس رض سے
روایت ہی کہ حضرت ابراہیم یعنے حضرت کے فرزند کا جب دم نکلنے لگا تو حضرت کی دونو آنکھون
سے آنسو نکلے تو عبد الرحمن بن عوف نے حضرت سے عرض کی کہ یا حضرت آپ اور روتے
ہین حضرت نے فرمایا کہ اے عبد الرحمن یہ رونا رحمت کی نشانی ہی پھر حضرت دوسری بار آنسو بھر
لائے پھر یہ حدیث فرمائی یعنے آنکھ سے آنسو نکلنا اور دل کا غم کرنا صبر کے مخالف نہین بلکہ
یہ رحمت اور نرم دلی کی نشانی ہی نوحہ گری اور شکوہ کرنا البتہ صبر کے مخالف ہے اور حرام ہی

رونا نشان رحمت ہی وغم منافی صبر نہین

۳۹۷ **ف** ابن عمر تطعم الطعام وتقرء السلام علی من عرفت ومن لم تعرف قالہ
لرجل قال ای الاسلام خیر بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ تو کھانا کھلاوے اور سلام کرے اوسکو جسکو تو پہچانے اور جسکو نہ پہچانے یہ حضرت نے اوس
مرد سے کہا جسنے حضرت سے کہا کہ یا حضرت اسلام کی کون عمدہ خصلت ہی **ف** معلوم
ہوا کہ احسان کرنا خواہ مال سے خواہ زبان سے خلاصہ اسلام ہی اور معلوم ہوا کہ مسلمان سے
سلام کرنے مین آشنائی ضرور نہین مسلمان سے خواہ آشنا ہو خواہ اجنبی سلام کرنا افضل ہی کہ
حق ہی اسلام کا اور محبت کا سبب ہے

۳۹۸ **م** نافع بن عتبۃ تغزون جزیرۃ العرب فیفتحہا اللہ ثم تغزون فارس فیفتحہا اللہ
ثم تغزون الروم فیفتحہا اللہ ثم تغزون الدجال فیفتحہ اللہ مسلم مین نافع بن
عتبہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لڑوگے عرب کے ٹاپو سے سو خدا اوسکو فتح کرے
گا پھر تم لڑوگے ایران والون سے سو خدا اوسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے روم سے سو خدا اوسکو
فتح کریگا پھر تم لڑوگے دجال سے سو خدا اوسپر فتح دیگا **ف** جیسے حضرت نے خبر دی ویسا ہی ہوا
اول عرب فتح ہوا اوسکے بعد ایران اوسکے بعد روم اور دجال پر فتح امام مہدی ع کے وقت مین
ہوگی یہ عمدہ معجزہ ہی کہ آیندہ خبر مطابق ہوئے

پیشینگوئی فتح عرب و فارس و روم

۳۹۹ **خ** ام سلمۃ تقتل عمارا الفئۃ الباغیۃ بخاری مین حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ

حضرت نے فرمایا کہ عمار کو باغی گروہ قتل کریگا **ف** جنگ خندق مین حضرت نے عمار بن یاسر کا سر سہلا کر یہ حدیث فرمائی جب کہ علی مرتضی اور معاویہ بن ابی سفیان مین جنگ صفین ہوئی تب عمار شہید ہوئے عمار علی مرتضی کے لشکر مین تھے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ معاویہ کا لشکر باغی تھا اور اوس وقت مین امامت کا حق علی مرتضے کی ذات پاک پر منحصر تھا

م ابوهريرة تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ يَحْلُبُ اللِّقْحَةَ فَمَا يَصِلُ الْإِنَاءُ إِلَى فِيهِ حَتَّى تَقُومَ وَالرَّجُلَانِ يَتَبَايَعَانِ الثَّوْبَ فَمَا يَتَبَايَعَانِهِ حَتَّى تَقُومَ وَالرَّجُلُ يَلُوطُ حَوْضَهُ فَمَا يَصْدُرُ حَتَّى تَقُومَ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قایم ہو جاویگی اور حالانکہ مرد اونٹنی دوہتا ہوگا سو نہ پہنچا ہوگا برتن اوسکے منہہ تک کہ قیامت آجاویگی اور دو مرد خرید فروخت کرتے ہون گے کپڑے کی سو نے خرید فروخت نکر چکے ہون گے کہ قیامت آجاویگی اور کوئی مرد اپنا حوض درست کر رہا ہوگا سو اوسکو درست کرکے نہ پھرا ہوگا کہ قیامت آجاویگی **ف** اس حدیث مین امت کو قیامت سے آگاہ کردیا کہ اوس سے غافل نرہین اسواسطے کہ قیامت ہونے کی کوئی تاریخ مقرر نہین لوگ اپنے دنیا کے کامون مین مشغول ہون گے کہ اچانک قیامت آجاویگی انجیل مین عیسی علیہ السلام نے بھی اسی حدیث کے مطابق فرمایا ہی کہ قیامت ناگہان آجاویگی جب کہ لوگ اپنے کاروبار مین مشغول ہونگے

۴۰۱ **م** المستورد تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ مسلم مین مستورد رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی اوس حال مین کہ رومی لوگ یعنے نصاری سب لوگون سے بہت ہون گے **ف** اس حدیث مین اشارہ ہی کہ قیامت کے قریب نصاری اکثر زمین کے حاکم ہو جاوینگے

۴۰۲ **م** ابوهريرة تَقِيءُ الْأَرْضُ أَفْلَاذَ كَبِدِهَا أَمْثَالَ الْأُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيءُ الْقَاتِلُ فَيَقُولُ فِي هَذَا قَتَلْتُ وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُولُ فِي هَذَا قَطَعْتُ رَحِمِي وَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُولُ فِي هَذَا قُطِعَتْ يَدِي ثُمَّ يَدَعُونَهُ فَلَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگل دیویگی زمین اپنے جگر کے ٹکڑے

وعوت تکثیر عیسائی نصاری

ستونوں کے برابر سونے اور چاندی کے بسبب نکلنے زمین کے اندر کے خزانے اور چاندی سونے
کی کہانے قیامت میں زمین پر ظاہر ہو جاوینگی تو آویگا قاتل سو کہیگا کہ اسی کی محبت میں میں نے
فلانیکو قتل کیا اور آویگا برادری کا حق کاٹنے والا سو کہیگا کہ اسی کی محبت میں میں نے برادری
کا حق کاٹا اور آویگا چورانے والا سو کہیگا کہ اسی کی محبت میں میرا ہاتھ کاٹا گیا پھر اوس مال کو چھوڑ
دینگے سو نہ لیونگے اوسمیں سے کچھ بھی **ف** یہ قیامت کے قریب ہوگا خوف قیامت سے
فرصت کہاں کہ آدمی مال کو لیوے

۴۰۳ **ف** ابو سعید تکون الارض یوم القیمة خبزة واحدة یکفؤها الجبار
بیدہ کما یکفؤ احدکم خبزته فی السفر نزلا لاھل الجنة بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہو جاویگی زمین قیامت کے دن ایک روٹی اوسکو اولٹے پلٹیگا خدا
اپنی دست قدرت سے بہشتیوں کی مہمانی کے واسطے جیسے ہر ایک آدمی اولٹتا پلٹتا ہے اپنی روٹی
کو سفر کی حالت میں **ف** یعنے زمین کی صورت اوسکی منقلب ہوکر غذا کی صورت ہو جاوے
گی بہشتیوں کے واسطے اور یہ امر خدا کی قدرت سے کچھ بعید نہیں اسواسطے کہ اب بھی زمین سے
عجیب اور غریب مزے دار میوے نکلتے ہیں اگر تمام زمین کو شیریں میدہ کر ڈالے تو کون تعجب ہے

۴۰۴ **ف** ابو هريرة ننزل غدا ان شاء الله بخيف بني كنانة حيث تقاسموا على
الكفر يعني المحصب بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اتریں گے
کل انشاء اللہ بنی کنانہ کے ٹیلے پر جہاں کفار قریش وغیرہ آپسمیں ہمقسم ہوئے تھے کفر پر یعنے اوس مکان
میں جسکا محصب نام ہے **ف** قبل ہجرت کے جب حضرت مکے میں تھے تو قریش اور بنی کنانہ نے
محصب میں اس بات پر باہم قسم کی تھی کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب سے شادی بیاہ نکریں اور اون سے
کسی چیز کی خرید فروخت نکریں یہاں تک کہ وے تنگ ہوکر حضرت کو اونکے حوالے کر دیویں
چنانچہ تین برس حضرت اور حضرت کی برادری کے لوگ خواہ مسلمان خواہ کافر ایک مکان میں
گھیرے رہے آگ اور پانی تک وے لوگ نہ دیتے تھے کہانے کا تو کیا ذکر ہے آخر کو خدا نے اون میں

پہوٹ ڈالی اور کفار اسبنے عہد اور پیمان سے بار آپنے بعد اوسکے حضرت نے ہجرت کی مدینے
کی طرف آٹھوین سال مکہ فتح ہوا نوین سال حضرت حجۃ الوداع کے واسطے تشریف لائے جب مکے
کے قریب پہنچے تو اسامہ نے پوچھا کہ یا حضرت کل کہان سے مکے مین اترینگے تب حضرت نے یہ
حدیث فرمائی اوس مکان مین اترنے کا یہ فائدہ کہ تا خدا کا احسان یاد پڑے کہ جہان کفر کا فرون نے
کمر باندہی تہی وہین مسلمانون کو خدا نے کیسا غالب کیا اور تا کہ کافر شرمندہ ہون

۴۰۵ ف ابوهُرَيْرَةَ يَاْتِي الشَّيطَانُ اَحَدَكُمْ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا حَتّٰى
يَقُولُ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَاِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ وَلْيَنْتَهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آتا ہی شیطان تم مین سے کسی پاس تو کہتا ہی کسنے ایسا پیدا کیا
کسنے ویسا بنایا یہان تک کہ کہتا ہی کہ کسنے پیدا کیا تیرے رب کو پہر جب شیطان یہان تک
اوسکو پہنچاوے تو اوسکو چاہیے کہ خدا سے پناہ مانگے اور رکُ رہے ف یعنے جب اوسکو ایسا
خیال فاسد آوے تو خدا کی طرف رجوع کرے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہے اور اوس
خیال سے دلکو ہٹا دیوے اسواسطے کہ ذکر خدا شیطان کے وسواس کو دفع کر ڈالتا ہی جیسے آفتاب
کی روشنی سے ظلمت اور تاریکی دور ہو جاتی ہی

۴۰۶ م ابوهُرَيْرَةَ يَاْتِي الْمَسِيحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَهِمَّتُهُ الْمَدِينَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ ثُمَّ
تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ مسلم مین ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا دجال پورب کی طرف سے اور قصد اوسکا ہوگا مدینے کا
یہان تک کہ وہ احد کے پیچھے اتریگا پہر فرشتے اوسکا مونہہ پھیر دیوینگے شام کی طرف اور
وہین جا کر ہلاک ہو جاویگا

۴۰۷ م ابوهُرَيْرَةَ يَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَدْعُوا الرَّجُلُ ابْنَ عَمِّهِ وَقَرِيبَهُ هَلُمَّ اِلَى الرَّخَاءِ
هَلُمَّ اِلَى الرَّخَاءِ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَخْرُجُ
مِنْهُمْ اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللهُ فِيهَا خَيْرًا مِنْهُ اَلَا اِنَّ الْمَدِينَةَ كَالْكِيرِ

تُخْرِجُ الْخَبَثَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْفِيَ الْمَدِيْنَةُ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا لوگون پر ایسا وقت کہ بلاویگا مرد اپنے چچا کے بیٹے کو اور اپنے رشتہ دار کو کہ آؤ عیش و آرام کی طرف آؤ کشایش و ارزانی کی طرف اور حالانکہ مدینے کا رہنا بہتر ہی اون سب کے واسطے اگر وے ہون بوجھہ والے اوسکی قسم جسکے قبضے مین میری جان ہی کہ نہ نکلے گا مدینہ والا کوئی مدینے سے بیزار ہوکر مگر کہ خدا اوسکے عوض اوس سے بہتر مدینے مین بدل لاویگا خبردار ہو کہ مقرر مدینہ لوہار کی بھٹی کی طرح ہی کہ نکال ڈالتا ہی پلید کو قایم ہوگی قیامت یہان تک کہ دور کر ڈالیگا مدینہ اپنے بدلوگون کو جیسے دور کر ڈالتی ہی بھٹی لوہے کی میل کو **ف** یعنے شام اور عراق سے ملک مین کشایش رزق سب کے واسطے مدینے سے بعضے لوگ اپنے گہربار کو لیجاوینگے حالانکہ اونکے حق مین یہہ بہتر نہین کہ حضرت کی ہمسایگی چہوڑ دینا کیسے واسطے

۴۰۶ **ف** ابو سَعِیْدٍ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَیُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِیْكُمْ مَنْ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ یَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَیُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِیْكُمْ مَنْ رَاٰی مَنْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ یَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَیُقَالُ هَلْ فِیْكُمْ مَنْ رَاٰی مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُفْتَحُ لَهُمْ بخاری اور مسلم مین ابوسعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا لوگون پر ایسا وقت کہ جہاد کرینگے آدمیون کے جہنڈ تو اون سے پوچہینگے کہ کوئی تم مین وہ شخص ہی جسنے رسول اللہ کو دیکہا ہو تو لوگ کہینگے کہ ہان تو فتح ہوجاویگی اونکی پہر جہاد کرینگے لوگون کی گروہ تو اون سے پوچہینگے کہ کوئی ہی تم مین سے جسنے دیکہا ہو رسول اللہ کی صحبت والے کو یعنے تابعین کو تو لوگ کہینگے کہ ہان تو اونکی فتح ہوجاویگی پہر جہاد کرینگے آدمیون کے لشکر تو اون سے پوچہا جاویگا کہ ہی کوئی تم مین وہ شخص جسنے اصحاب کے اصحاب کی صحبت کی ہو یعنے تبع تابعین کو تو لوگ کہینگے کہ ہان تو اونکی فتح ہوجاویگی **ف** اس حدیث سے بڑی فضیلت اصحاب

اور تابعین اور تبع تابعین کی ثابت ہوئی کہ اونکی برکت سے فتح نصیب ہو گی

م عُمَر یَاْتِیْ عَلَیْکُمْ اُوَیْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اَمْدَادِ اَهْلِ الْیَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ ٣٠٩ .
کَانَ بِهٖ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهٗ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی
اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ یَسْتَغْفِرَ لَکَ مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نبی نے
فرمایا کہ آویگا تمہارے پاس اُویس بن عامر یمن والے گروہون کے ساتھ مراد کے قوم سے اور منجملہ
مراد کے قرن کے گروہ سے اوسکو سفید داغ کی بیماری تھی سو وہ اوس بیماری سے چنگا ہو گیا
مگر درم کے برابر ایک داغ باقی اوسکی ایک ماں ہی کہ اوسکا وہ بڑا خدمت گذار اور نیکوکار ہی اگر وہ
کسی چیز کی خدا کے بھروسے پر قسم کھاوے تو خدا اوسکو سچا کر دیوے سو اے عمر اگر یہ تجھسے ہو سکے
کہ وہ تیرے واسطے مغفرت مانگے تو کیجیو **ف** اس حدیث مین اُویس قرنی کی بڑی
عمدہ فضیلت ثابت ہوئی اُویس قرنی تابعین مین ہین صحابی نہین ہر چند حضرت کے وقت مین موجود
تھے لیکن ماں کی خدمت سے فرصت نہ پائی کہ حضرت کے حضور مین حاضر ہوتے اپنے سال وفات مین عمر
فاروق رض حج کو گئے وہان یمن کے لوگون سے پوچھا کہ اویس قرنی بھی تمہارے ساتھ ہین ایک پیر
مرد نے کہا کہ اُویس قرنی تو کوئی نامی باعزت آدمی ہم لوگون مین نہین ہی لیکن میرا ایک بھائی
ہی اوسکا نام بھی اویس ہی مگر وہ شخص تو نہایت ذلیل اور خستہ خراب ہی ہمارے اونٹ چرایا
کرتا ہی عمر فاروق رض نے کہا کہ تو ہمکو اون سے ملا دیگا اوسنے کہا ہان چلو کہ عرفات کے ٹیلو کے
جنگل مین اونٹ چراتا ہو گا چنانچہ عمر فاروق اور علی مرتضی اوسکے ساتھ روانہ ہوئے دیکھا کہ اویس
قرنی جنگل مین نماز مین مشغول ہین اور گرد اونٹ چرتے ہین عمر فاروق رض نے اونکو سلام کیا اونہون نے
جواب دیا عمر فاروق رض نے نام پوچھا اویس قرنی نے کہا کہ میرا نام عبد اللہ ہی عمر فاروق نے
کہا کہ جو لوگ اسمان اور زمین مین ہین سب عبد اللہ ہین اپنا وہ نام بتلاؤ جو تمہاری ماں نے رکھا ہی
اویس قرنی نے کہا کہ نام پوچھنے سے تمکو کیا غرض ہی عمر فاروق رض نے کہا کہ حضرت نے ہمکو تمہارا پتا
بتلایا ہی سو ہمنے تمکو پہچانا تب کہا کہ ہان اویس قرنی میرا نام ہی پھر عمر فاروق نے اپنی مغفرت کی دعا کی

قصہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ

واسطے کہا اُویس قرنی نے جواب دیا کہ کبھی مینے اپنی جان کے یا خاص کرکے کسی اور شخص کے واسطے
دعا نہین کی لیکن علی العموم تمام مومنین اور مومنات کے واسطے دعا کیا کرتا ہون اب خدا نے تمہارے
روبرو مجھکو مشہور کر دیا اور یہ بھید ظاہر کیا بھلا اب تم بتلاؤ کہ تم دونون آدمیون کا کیا نام ہی علی مرتضی نے
کہا کہ یہ امیر المومنین عمر ہی اور مین علی بن ابیطالب ہون تب تو اُویس قرنی تعظیم کے واسطے سہل
نہ بیٹھے پھر یون کہا کہ اسے امیر المومنین اسے علی بن ابیطالب السلام علیکم ورحمۃ اللہ خدا اس امت
کی طرف سے تمکو نیک بدلا دیوے پھر عمر فاروق رضی نے کچھہ لباس اور خوراک دینے کا ارادہ
کیا اُویس قرنی نے نہ قبول کیا اور کہا مینے سنا ہی کہ دوزخ مین بڑے بڑے غار ہین اونکو سوا ہے
دُبلے اور ہلکے لوگون کے نہ کوئی پھاند سکیگا سو مین نہین چاہتا کہ میرا پیٹ آسودہ
رہی بعد اوسکے عمر فاروق اور علی مرتضی اون سے رخصت ہوئے **ف** اس حدیث سے
اُویس قرنی کی عمر فاروق اور علی مرتضی پر فضیلت نہین ثابت ہو سکتی اسواسطے کہ تابعی اصحاب سے
افضل نہین ہو سکتا اور صرف دعا کرانے سے افضلیت ثابت نہین ہوتی اسواسطے کہ خود
حضرت نے امت کے واسطے بعضے لوگون سے دعا کروائی ہی بلکہ پانچون وقت کی اذان مین تمام امت سے
اپنے مقام محمود کے حاصل ہونے کے واسطے دعا کرنیکو فرمایا ہی

ہے جابر یاکل اھل الجنۃ فیھا ویشربون ولا یتغوطون ولا یمتخطون ولا یبولون ۲۴۱۰
ولکن طعامھم ذلک جشاء کرشح المسک یلھمون التسبیح والحمد
کما یلھمون النفس مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھایا کرینگے
بہشتی لوگ بہشت مین اور پیا کرینگے نہ پاخانہ جاوینگے نہ رینٹ جھاڑینگے
اور نہ پیشاب کرینگے لیکن اونکا یہ کھانا ڈکار ہو جاویگا جیسے مشک کی تراوت اونکو الہام
ہوا کریگی تسبیح اور خدا کی ستایش جیسا اونکو سانس کا الہام ہوتا ہی **ف** یعنے بہشت
عالم پاک ہی وہان سب کھانے کا فضلہ اس عالم کی طرح نہین بلکہ وہان کا فضلہ ڈکار اور خوشبودار
پسینہ ہوکر نکل جایا کریگا اور جیسے اس عالم کی زندگی ہوا کھینچنے اور سانس لینے پر موقوف ہی اسیطرح اوس

یعنی اس شرح کے صاحب بہت بہک گئے اور اوسے خیال ہوا کہ ... نہ دعا حضرت عمر ... [illegible]

عالم

عالم پاک ہین سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا دم سب لینے کے قائم مقام ہو کر روح کا راحت افزا ہوگا

م اَبُو مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ ٤١١
كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ
هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي
سُلْطَانِهٖ وَلَا يَقْعُدُ فِي بَيْتِهٖ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مسلم مین ابو مسعود انصاری رضی سے جنکا عقبہ بن عمرو
نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ امامت کرے قوم کی جو اون مین قرآن کا بڑا قاری ہو سو اگر
وے لوگ قرأت مین برابر ہون تو جو بڑا عالم حدیث اور فقہ کا ہو سو امامت کرے اور اگر حدیث
اور فقہ مین بھی سب برابر ہون تو امامت کرے جسنے اونمین سے اول ہجرت کی ہو سو اگر ہجرت
مین سب برابر ہون تو اون مین بڑی عمر والا امامت کرے اور نہ امامت کرے ایک مرد دوسرے
مرد کی حکومت کے مقام مین اور نہ بیٹھے اوسکے گھر مین اوسکی مسند پر بدون اوسکی اجازت کے

بیان ترتیب امامت

ف فقہ مین لکہا ہی کہ امامت مین افضل عالم ہی اوسکے بعد قاری اوسکے بعد متقی اوسکے
بعد بڑی عمر والا اور اس حدیث مین قاری کو عالم پر افضل فرمایا اسواسطے کہ حضرت کے وقت مین جو
قاری ہوتا تھا سو عالم بھی ہوتا تھا اور پچھلے زمانے مین اکثر لوگ قاری ہوتے ہین اور عالم نہین
ہوتے اسواسطے فقہ مین عالم کو قاری پر مقدم رکھا اور ہجرت کا ثواب اصحاب پر ختم ہوا اسواسطے
فقہ مین پرہیزگاری کو ہجرت کے قائم مقام کیا

م اَنَسٌ يَبْقٰى مِنَ الْجَنَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَبْقٰى ثُمَّ يُنْشِئُ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا مِمَّا يَشَاءُ اللّٰهُ ٤١٢
مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ باقی رہیگا بعضا مکان بہشت کا جس مدت تک
کہ خدا اوسکے باقی رہنے کو چاہیگا پھر خدا اوسکے واسطے ایک خلق کو پیدا کریگا جس قسم سے
کہ چاہیگا ف یعنے بہشت البساوسیع مقام ہی کہ باوجود بہشتیون سب کے داخل ہونے سبکے
کچھ مکان خالی رہ جاویگا پھر چند مدت کے بعد خدا اوسکو بھی کسی مخلوق سے آباد کریگا

م اَنَسٌ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُوْدِ اِصْبَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ ٤١٣

مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دجال کے تابع ہون گے اصفہان کے ستر ہزار یہودی اون پر سیاہ چادرین ہونگی

۴۱۴ ق انس يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلٰثَةٌ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اِثْنَانِ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ يَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیچھے لگے جاتی ہین مُردے کے تین چیزین آوسکے قرابتی لوگ اور مال اور عمل سو دو تو پلٹ آتے ہین اور ایک رہ جاتا ہی قرابتی لوگ اور مال تو پلٹ آتے ہین اور اوسکا عمل اوسکے ساتھ رہ جاتا ہی ف اس حدیث کا مطلب اس مثال سے خوب واضح ہوتا ہی کہ مثلاً ایک شخص کے تین دوست ہین اون مین سے ایک تو سب سے زیادہ پیارا معتمد دوست جسکے واسطے یہ شخص شب وروز جان نثار رہا کرتا تھا اور دوسرا دوست اوس سے کم مگر تیسرے سے زیادہ محبوب اور تیسرا دوست دونون سے کمتر سو جب اس شخص کی حاکم نے بنظر قہر طلبی کی تو یہ اول اپنے بڑے معتمد دوست پاس گیا کہ میری اس مصیبت مین ساتھ دیوے سو وہ نے گھر سے بھی باہر نہ نکلا اور اوسنے صاف جواب دیا تب یہ لاچار ہوکر دوسرے متوسط دوست پاس گیا اوسنے کہا کہ چل مین تیرے ساتھ حاکم کے دروازے تک چلتا ہون مگر اندر نہ جاون گا پھر یہ تیسرے دوست پاس گیا جس سے گاہ گاہ ملاقات ہوتی تھی اوسنے کہا خاطر جمع رکھہ مین تیرے ساتھ چلون گا اور تجھکو آفت سے بچاؤن گا سو آدمی کا سب سے بڑا محبوب مال ہی کہ مرنے کے بعد گھر مین رہ جاتا ہی اور متوسط دوست قرابتی لوگ ہین جو قبر تک مُردے کو پہچا دیتے ہین اور کمتر دوست اعمال ہین جو میت کے ساتھ قبر مین جاتے ہین اور اوسکو عذاب الٰہی سے بچاتے ہین سبحان اللہ عجب حیرت کا مقام ہی کہ جانی دوست تو وقت پڑے پر آنکھہ چرا وین اور صورت آشنا مصیبت مین کام آوین آدمی کیسا نادان ہی کہ دوست اور دشمن کو نہین پہچانتا اور انجام کار سے غافل ہوکر بے وفا اور بے مروتون کے پیچھے اپنی عمر عزیز کو تباہ کرتا ہی + شعر + مال اور اولاد تیرے قبر مین جانیکے نہین + تجھکو دوزخ کی مصیبت سے چھڑانے کے نہین جز عمل گور مین کوئی بھی ترا یار نہین

شعر مال و اولاد تیرے قبر مین جانیکے نہین تجھکو دوزخ کی مصیبت سے چھڑانیکے نہین

نہین + کیا قیامت سے ہے کہ نواومیں سے خبر نہین

ق ابُوهُرَيْرَةَ يَتْرُكُوْنَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا اِلَّا الْعَوَافِيْ وَ اٰخِرُ مَنْ يُحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيْدَانِ الْمَدِيْنَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وُحُوْشًا حَتّٰى اِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰى وُجُوْهِهِمَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑ جاوینگے مدینے کو اچھی حالت پر رہین گے وہان مگر وحشی جانور اور چڑیان اور پچھلے مجتمع ہونے والون مین دو گرویان چرانے والے ہونگے مزینہ کی قوم سے ارادہ کرینگے مدینہ کا کہ آواز دیے کر وہان کی بکریان ہانک لیجاوین سو وے مدینے مین وحشی جانورونکو پاوینگے یہان تک کہ جب وے ثنیۃ الوداع پاس پہنچینگے تو وے دونون منہ کے بل گر پڑینگے یعنے مرجاوینگے ف اس حدیث مین خبر ہی کہ قیامت کے قریب مدینہ اُجاڑ ہوجاویگا ثنیۃ الوداع ایک ٹیلے کا نام ہی مدینہ کے پاس

ق ابُوهُرَيْرَةَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَصَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین آگے پیچھے آیا جایا کرتے ہین فرشتے ہر ایک رات اور دن مین اور مجتمع ہوتے ہین عصر کی نماز اور فجر کی نماز مین پھر آسمان پر چڑھ جاتے ہین وے فرشتے جو رات کو تمہارے درمیان رہے تو خدا ان سے پوچھتا ہی حالانکہ وہ تمہارا حال ان سے زیادہ تر جانتا ہی کہ کس حال مین تمنے میرے بندونکو چھوڑا تو فرشتے کہتے ہین کہ ہم اونکو چھوڑ آئے نماز پڑھتے اور جاتے وقت پایا اونکو ہمنے نماز پڑھتے ف معلوم ہوا کہ ہر شب و روز اخبار نویس فرشتون کی دو بار بدلی ہوتی ہی اور بندون کا حال دو وقت دربار الٰہی مین عرض ہوتا ہے سبحان اللہ اگر حاکم کا ہرکارہ کسی شخص پر متعین ہو تو اوسکے خوف سے کوئی کام خلاف مرضی حاکم کے نہین کرسکتا اور یہان احکم الحاکمین کے

ہر کارون کا آدمی کو کچھہ خیال نہین آتا ضعف ایمان کا سبب ہی جو غفلت اور چین مین عمر گذرتی ہی

شعر + کرو زیراز خدا اتبر سیدی + ہیچنان کر نلک ملک بودے

۴۱۷ ف ابو ہریرۃ یتقارب الزمان وینقص العلم ویلقی الشح وتظہر الفتن و
یکثر الھرج قالوا یا رسول اللہ ایما ھو قال القتل القتل بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قریب ہوجاویگا زمانہ اور کم ہوجاویگا علم اور لوگون مین بخیلی
ڈالی جاویگی یعنے زکوۃ اور خیرات کی رسم جاتی رہیگی اور عالم مین فساد ظاہر ہونگے
اور کثرت سے ہرج ہوگا اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ ہرج کیا چیز ہی حضرت نے فرمایا کہ قتل قتل یعنے
خونریزی کثرت سے ہوگی ف قیامت کی نشانیان اس حدیث مین ارشاد فرمائین اور
یہ جو فرمایا کہ زمانہ قریب ہوجاویگا یعنے قیامت کا زمانہ متصل ہوجاویگا یا یہ مطلب کہ رات
اور دن چھوٹے چھوٹے معلوم ہونگے

۴۱۸ ف انس یجمع اللہ الناس یوم القیمۃ فیھتمون لذلک فیقولون لو استشفعنا
علی ربنا حتی یریحنا من مکاننا ھذا فیاتون ادم فیقولون انت ادم ابو الخلق
خلقک اللہ بیدہ ونفخ فیک من روحہ وامر الملائکۃ فسجدوا لک اشفع لنا عند
ربک حتی یریحنا من مکاننا فیقول لست ھناکم فیذکر خطیئتہ التی اصاب
فیستحیی ربہ منھا ولکن ائتوا نوحا اول رسول بعثہ اللہ فیاتون نوحا فیقول
لست ھناکم فیذکر خطیئتہ التی اصاب فیستحیی ربہ منھا ولکن ائتوا ابراھیم
الذی اتخذہ اللہ خلیلا فیاتون ابراھیم فیقول لست ھناکم ویذکر خطیئتہ التی
اصاب فیستحیی ربہ منھا ولکن ائتوا موسی الذی کلمہ اللہ واعطاہ التوراۃ فیاتون
موسی فیقول لست ھناکم ویذکر خطیئتہ التی اصاب فیستحیی ربہ منھا ولکن
ائتوا عیسی روح اللہ وکلمتہ فیاتون عیسی روح اللہ وکلمتہ فیقول لست ھناکم
ولکن ائتوا محمدا عبدا قد غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر فیاتونی فاستاذن

عَلٰى رَبِّيْ فَيُؤْذَنُ لِيْ فَاِذَا اَنَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَدَعَنِيْ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ قُلْ يُسْمَعْ سَلْ تُعْطَ اِشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاَحْمَدُ رَبِّيْ بِتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ رَبِّيْ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَقَعُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَدَعَنِيْ ثُمَّ يُقَالُ لِيْ اِرْفَعْ رَاْسَكَ يَا مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاَحْمَدُ رَبِّيْ بِتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ رَبِّيْ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ فَلَا اَدْرِيْ فِي الثَّالِثَةِ اَوْ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ اٰتِيْهِ الرَّابِعَةَ اَوْ اَعُوْدُ الرَّابِعَةَ وَذِكْرُ مُوْسَى الَّذِيْ تَقَدَّمَ هُوَ فِيْ بَعْضِ رِوَايَاتِ الْبُخَارِيْ

بخاری اور مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا جمع کریگا لوگون کو قیامت کے دن سو غمناک ہون گے اِس حشر کی مصیبت سے تو کہین گے کہ اگر ہم سفارش کراوین اپنے رب کے پاس تاکہ ہم اِس مکان سے راحت پاوین تو خوب بات ہی سو آدم کے پاس آوین گے تو یون کہینگے کہ تم آدم ہو سب آدمیون کے باپ تجھکو بنایا خدا نے اپنی دست قدرت سے اور تجھہ مین پہنی روح پھونکی اور حکم کیا فرشتونکو سو اونہون نے تجھکو سجدہ کیا ہماری سفارش کیجئے اپنے رب کے پاس تاکہ ہمکو راحت دیوے اس مکان کی تکلیف سے تو آدم کہیگا کہ مین اس مقام کے لائق نہین سو یاد کریگا اپنے اوس خطا کو جو اوس سے ہوئی سو شرماویگا اپنے رب سے اوس خطا کے سبب سے ولیکن تم جاؤ نوحؑ کے پاس کہ وہ پہلا رسول ہی کہ خدا نے اوسکو بہیجا سو ویے لوگ نوحؑ کے پاس آوین گے تو وہ کہیگا کہ مین اس مقام کے لائق نہین سو یاد کریگا اپنی خطا کو جو اوس سے ہوئی تو شرماویگا اپنے رب سے اوسکے سبب سے ولیکن تم جاؤ ابراہیمؑ پاس جسکو خدا نے اپنا دوست بنایا سو ویے لوگ ابراہیمؑ پاس آوینگے تو ابراہیمؑ کہینگے کہ مین اسمقام کے لائق نہین اور یاد کرینگے اپنی خطا کو جو اون سے ہوئی تو شرماوینگے اپنے رب سے اوسکے سبب سے ولیکن تم جاؤ موسی پاس جس سے خدا نے بلا واسطہ کلام کیا اور اوسکو توریت دی سو ویے لوگ موسی پاس آوین گے تو کہینگے

کہیگا کہ مین اس مقام کے لائق نہین اور یاد کریگا اپنی خطا کو جو اوس سے ہوئی سو شرماویگا اپنے رب سے
ادب کے سبب سے ولیکن تم جاؤ عیسی روح اللہ پاس جو خدا کے کلام سے پیدا ہوا یعنے صرف بلفظ
کُن موجود ہوا کوئی اوسکا باپ نہ تہا سو سب لوگ عیسی روح اللہ پاس آوینگے تو عیسی کہیگا کہ
مین اس مقام کے لائق نہین ولیکن تم جاؤ محمد صلعم کے پاس جو خدا کا خاص چیلہ ہی مقرر اوسکی اگلی پچہلی
بہول چوک سب معاف ہو گئی سو سب لوگ میرے پاس آوینگے سو مین اپنے رب سے اجازت
مانگونگا تو مجہکو اجازت ملیگی سو مین جب کہ اوسکو دیکہونگا تو سجدے مین گر پڑونگا سو مجہکو
خدا سجدہ مین رہنے دیگا جتنا کہ وہ چاہیگا پہر حکم ہوگا اے محمد اپنا سر اوٹہا لے کہہ سنا جاویگا
مانگ تجہکو دیا جاویگا سفارش کر تیری سفارش قبول ہوگی تو مین اپنا سر اوٹہاونگا تو مین تعریف
کرونگا اپنے رب کی ویسی تعریف کہ میرا رب مجہکو سکہلاویگا پہر مین سفارش کرونگا سو میرے واسطے
ایک انداز اور مقدار ٹہرائی جاویگی یعنے اتنے لوگون کی مغفرت ہوئی تو مین اون لوگونکو
دوزخ سے نکالونگا اور بہشت مین داخل کرونگا پہر مین پلٹ آونگا اور سجدہ مین گرونگا سو مجہکو
خدا سجدہ مین رہنے دیگا جتنا کہ چاہیگا پہر حکم ہوگا مجہکو کہ اپنا سر اوٹہا لے اے محمد اور بول
تیرا کہا سنا جاویگا اور مانگ تجہکو دیا جاویگا اور سفارش کر تیری سفارش مقبول ہوگی مین
اپنا سر اوٹہاونگا سو تعریف شروع کرونگا جیسی تعریف کہ مجہکو میرا رب سکہلاویگا پہر مین سفارش کرونگا
سو میرے واسطے ایک حد مقرر کی جاویگی تو مین اوتنے لوگون کو دوزخ سے نکالونگا اور بہشت
مین داخل کرونگا راوی کہتا ہی کہ مین نہین جانتا کہ تیسرے بار یا چوتہی بار مین حضرت نے فرمایا کہ پہر
مین کہونگا اے میرے رب اب تو دوزخ مین کوئی باقی نہین رہا مگر وہی شخص جسکو قرآن نے
بند کیا ہے یعنے جسکی مغفرت کا قرآن مین حکم نہین ہے یعنے مشرکین اور کافرین اور ایک روایت مین یون
ہی کہ حضرت نے فرمایا پہر مین چوتہی بار اپنے رب پاس آونگا یا یون فرمایا کہ چوتہی بار پہرونگا اور
موسی کا ذکر جو آگے ہو چکا سو بخاری کی بعضی روایات مین ہی ف معلوم ہوا کہ حشر مین سب
پیغمبر جواب دینگے اور اپنی اپنی بہول چوک یاد کرکے شرماوینگے آخر کو ہمارے حضرت دستگیر خلائق

مانگونسے گی

ہون سگے اورہم گنہگارون کو اوس قہر کے مقام سے بچاوینگے اوسوقت شوکت محمدی تمام عالم پر ظاہر ہوگی اسی مقام کو مقام محمود اور شفاعت کبری کہتے ہین ہمارے حضرت کو خاص ہی دوسرے پیغمبر کو اسمین کچھہ دخل نہین تسلیے حضرت سے اسواسطے شفاعت نہ شروع ہوئی تاکہ تمام خلق کو پیغمبرون کی زبان سے ثابت ہوجاوے کہ سوا حضرت کے کسیکو الیسا رتبہ نہین ہرچند انبیا اور اولیا اور علما کی بہی شفاعت ثابت ہی لیکن وہ شفاعت جزئی ہی شفاعت کلی نہین اول اس میدانمین سوائے ہمارے حضرت کے کوئی قدم نرکہہ سکیگا پھر جب شفاعت کا دروازہ کہلا اور تہرا بردی بسبب ملاحظہ محمدی کے فرو ہوا تو اور پیغمبر اور امام بہی بقدر اپنے مراتب کے شفاعت پر مستعد ہون سگے + شعر + اوس ناہ رو کا سب سے سزا الاہی حور ہی + دلبر سبہی ہین پر مرا دلبر کچھہ اور ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عَبْدِکَ وَحَبِیْبِکَ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَشَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ

۴۱۹ م اَبُو مُوْسیٰ یَجِیْئُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ بِذُنُوْبٍ اَمْثَالِ الْجِبَالِ یَغْفِرُھَا اللّٰہُ لَھُمْ وَیَضَعُھَا عَلَی الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی فِیْمَا اَحْسَبُ قَالَ اَبُوْ رَوْحٍ لَا اَدْرِیْ مِمَّنِ الشَّکُّ مسلم مین ابوموسی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لاوینگے کچھہ مسلمان لوگ اپنے گناہ پہاڑون کے برابر خدا اون گناہونکو اونکے معاف کردیگا اور اون گناہون کو یہود اور نصاری پر رکہہ دیویگا راوی کہتا ہی کہ میری دانست مین یون ہی ہی ابوروح نے کہا کہ مین نہین جانتا کہ یہ شک کسکی طرف سے ہی یعنے ابوموسی کو شک ہوئی اس حدیث کی یاد مین یا کسی اور کو ف اس حدیث مین وے مسلمان مراد ہین جنکو یہود اور نصاری سے سخت تکلیفات پہنچی اور انہون نے صبر کیا واللہ اعلم

۴۲۰ ف ابْنُ عَبَّاسٍ یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَۃِ مَا یَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح حرام ہوجاتا ہی دودہ پینے سے جو نکاح کہ حرام ہی رشتہ داری سے ف یعنے جیسے سگی مان اور بہن اور خالہ وغیرہ سے نکاح نہین درست ویسے ہی دودہ کے رشتے سے نکاح نہین درست باقی تفصیل فقہ مین دیکہنا چاہئے

٤٢١ ف ابوهريرة يخرب الكعبة ذو السويقتين من الحبشة بخاری اورمسلم مین
ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ڈہاویگا کعبہ کو ایک حبشی چہوٹی پتلی پنڈلیون والا
ف قیامت کے قریب جب کہ عابد بندے نرہین گے تو ایسے ناپاک ضعیف الخلقت کے
ہاتہہ سے کعبہ شریف خراب ہوگا اسکی حکمت خداہی خوب جانتا ہی کہ کیا ہے
٤٢٢ خ جابر يخرج قوم من النار بالشفاعة بخاری مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ نکلین گے ایک قوم دوزخ سے شفاعت کے سبب سے ف مراد اس قوم سے گنہگار مسلمان
ہین جو گناہون کے سبب سے دوزخ مین پڑین گے پہر ایمان کے سبب سے بواسطے انبیا اور شہدا
اور علما کی شفاعت کے آخر کو بہشت مین داخل ہونگے
٤٢٣ ف انس يخرج من النار من قال لا اله الا الله وكان في قلبه من الخير
ما يزن شعيرة ثم يخرج من النار من قال لا اله الا الله وكان في قلبه من الخير
ما يزن برة ثم يخرج من النار من قال لا اله الا الله وكان في قلبه من الخير
ما يزن ذرة زاد البخاري في رواية قتادة عن انس من ايمان مكان خير بخاری
اور مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نکلیگا دوزخ سے جسنے لا اله الا الله کہا
اور ہوگی اوسکے دلمین ایک جو کے برابر نیکی پہر نکلیگا دوزخ سے جسنے لا اله الا الله کہا او
ہوگی اوسکے دلمین ایک گیہون کے برابر نیکی پہر نکلیگا دوزخ سے جسنے لا اله الا الله کہا او
ہوگی اوسکے دلمین ایک ذرہ برابر نیکی بخاری نے قتادہ کی روایت مین انس سے بجائی نیکی کے
ایمان کی لفظ روایت کی ہی یعنے جسنے لا اله الا الله کہا اور اوسکے دلمین ایک جو کے برابر یا
گیہون کے برابر یا ذرہ بہی ایمان ہوگا وہ دوزخ سے آخر کو نجات پاویگا ف نیکی سے
مراد صفات حمیدہ ہین جیسے للہ محبت اور للہ بغض اور ذکر الہی کی محبت اور علم کی محبت اور شہید
ہونے کی اور برادر پروری اور ترک حسد اور ترک غرور وغیر ذلک
خ ابو سعيد يخلص المؤمنون من النار فيحبسون على قنطرة بين الجنة والنار

فیقتص لبعضهم من بعض مظالم کانت بینهم فی الدنیا حتی اذا هذبوا ونقوا اذن
لهم فی دخول الجنة فوالذی نفس محمد بیده لاحدهم اهدی بمنزله فی الجنة
منه بمنزله کان فی الدنیا بخاری مین ابوسعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ خلاصی پاوینگے ایماندار دوزخ سے تو پہر روکے جاوینگے اوس پل پر جو دوزخ اور بہشت کے
درمیان ہی تو وہان بدلا لیا جاویگا بعضون کا بعض سے اون حق تلفی اور ظلمون کا جو اونکے
درمیان دنیا مین ہوئے تھے یہان تک کہ جب وے پاک صاف ہو جاوینگے تو اونکو حکم ہوگا بہشت
مین داخل ہونے کا سو اوسکی قسم جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ اونمین سے ہر ایک شخص اپنے
بہشت کے مکان کو اپنے دنیا کے مقام سے زیادہ تر واقف اور شناسا ہوگا **ف**
اس حدیث مین وے ایماندار مراد ہین جو دوزخ پر سے ہوکر نکلینگے مگر دوزخ مین نہین پڑینگے اور حق العباد کے
سبب سے درمیان مین روکے گئے پہر جب عذاب اور عتاب سے حق تلفی اور ظلمون کا بدلا پاوینگے
اور حقدار راضی ہونگے تب وے بہشت مین داخل ہونگے

۴۲۵ م ابوہریرة یدخل الجنة اقوام افئدتهم مثل افئدة الطیر مسلم مین ابوہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت مین وے لوگ جنکے دل چڑیون کے
سے دل ہین **ف** مراد خوفناک نرم دل لوگ ہین جو خدا کے ڈر سے ڈرتے ہین جیسے چڑیان آدمیون سے
ڈرتی رہتی ہین کہ صرف آواز اور ہاتھ کے اشارے سے بھاگ جاتی ہین

۴۲۶ ق ابوہریرة یدخل الجنة من امتی زمرة هم سبعون الفا تضیء وجوههم
اضاءة القمر لیلة البدر بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل
ہوگا بہشت مین میری امت سے ایک گروہ کہ وے ستر ہزار ہونگے روشن ہونگے اونکے
منہ جیسے چاند روشن ہوتا ہے چودہوین رات کو

۴۲۷ م ابوہریرة یدخل الجنة من امتی سبعون الفا زمرة واحدة منهم علی صورة
القمر مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت مین میری

امت سے ستر ہزار دبے ایک ہی گروہ ہین میری اُمت سے چاند کی صورت پر **ف** متقی اور متوکل
لوگ مراد ہین جو ہر حال مین خدا پر نظر رکھتے ہین اسباب ظاہری کے گرفتار نہین چنانچہ اور حدیث
مین یہ مضمون صاف آیا ہی

۴۲۸ **ق** ابْنُ عُمَرَ يُدْخِلُ اللّٰهُ اَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُومُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ
فَيَقُولُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ كُلٌّ خَالِدٌ فِيمَا هُوَ فِيهِ بخاری اور مسلم مین
عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ داخل کریگا خدا بہشتیون کو بہشت مین اور
دوزخیونکو دوزخ مین پھر اوٹھیگا ایک پکارنے والا اونکے درمیان مین پھر پکاریگا اے بہشتیو
اب تمکو موت نہین اور اے دوزخیو اب تمکو موت نہین ہر ایک شخص ہمیشہ رہنے والا ہی
جس مکان مین کہ ہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتیون اور دوزخیون کی کبھی فنا
نہین جو جہان رہا سو رہا لیکن یہ آواز بعد مسلمان گنہگارون کے دوزخ سے نکلنے کے ہوگی
تاکہ بہشتی بے کھٹکے چین مین رہین اور دوزخی اپنی آس توڑین الٰہی تیرے غضب سے پناہ
۴۲۹ **م** اَبُو هُرَيْرَةَ يَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعُونَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت مین میری امت سے ستر ہزار بدون حساب
کے **ف** یعنے اونکے نامۂ اعمال صرف اونکو دکھلا دیئے جاوینگے زیادہ گفت وشنید نہوگی
۴۳۰ **خ** ابْنُ عَبَّاسٍ يَرْحَمُ اللّٰهُ اُمَّ اِسْمٰعِيلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ اَوْ قَالَ لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنْ زَمْزَمَ
لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِينًا بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ خدا رحم کرے اسمٰعیل کی ماں پر یعنے ہاجرہ پر اگر چھوڑ دیتی زمزم کو یا یون فرمایا کہ اگر نہ چلو بھرتی
زمزم سے تو زمزم ایک جاری چشمہ ہوجاتا **ف** حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجرہ
اور حضرت اسمٰعیل کو خدا کی مرضی سے کعبے پاس چھوڑ گئے وہان نہ کچھ آبادی تھی نہ دانہ
پانی حضرت جبرئیل نے وہان زمین پر اپنا پر مارا زمزم کا پانی زمین سے پھوٹ نکلا حضرت ہاجرہ نے
اوس پانی کے گرد پتھرون کی مینڈ بنائی تاکہ پانی نہ بہ جاوے اور چلو بھر بھر لینا شروع کیا سو

حسنم سینی

حضرت نے فرمایا کہ اگر اسمعیل کی ماں اوسکو نہ روکتین تو زمزم ایک دریا ہو جاتا اسواسطے کہ خزانہ غیبی سے جاری ہوا تھا

۷۳۱ **ف** ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى لَقَدْ اُوْذِيَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ قَالَهُ حِيْنَ سَمِعَ رَجُلًا قَالَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذِهٖ لَقِسْمَةٌ مَا عُدِلَ فِيْهَا وَلَا اُرِيْدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا رحمت کرے موسی پر البتہ وہ تو اس سے بھی زیادہ تر ایذا دیا گیا تھا پر اوسنے صبر کیا یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب ایک مرد کو سنا کہ جنگ حنین سے دن کہتا تھا کہ قسم خدا کی اس تقسیم مین کچھ انصاف نہوا اور نہ اس سے کچھ خدا کی رضامندی مقصود ہوئی **ف** جنگ حنین مین بہت مال غنیمت مین آیا تھا حضرت نے مکے کے نومسلمون کو بہت سا مال دیا تاکہ دنیا لیکر ایمان کی قدر سمجھین تو ایک مرد نے دین سے جسکا ذی الخویصرہ لقب تھا حضرت پر طعن کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت موسی پر تہمت ہوئی تھی کہ اونہون سے اپنے بھائی ہارون کو مار ڈالا زخمی کرکے سو خدا نے فرشتون کو حکم کیا کہ ہارون کی لاش کو اونکو دکھلا دیوین آخر کو بے زخم لاش دیکھکر وے ناپاک شرمندہ ہوئے خدا لعنت کرے بدگمانون پر نہ پیغمبرون کو تہمت سے چھوڑتے ہین نہ اونکے آل اور اصحاب کو

۷۳۲ **ف** عَائِشَةُ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَقَدْ اَذْكَرَنِيْ كَذَا وَكَذَا اٰيَةً كُنْتُ اُنْسِيْتُهَا وَيُرْوٰى اَسْقَطْتُهَا مِنْ سُوْرَةِ كَذَا وَكَذَا قَالَهُ حِيْنَ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ الْخَطْمِيَّ الْاَنْصَارِيَّ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ

بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا اوسپر رحمت کرے البتہ اوسنے تو مجھکو فلانی فلانی آیت یاد دلا دی جو مجھسے بھلائی گئی تھی اور دوسری روایت یون ہی کہ جس آیت کو مینے فلانی اور فلانی سورت سے نسیان کے سبب سے قطع کر ڈالا تھا یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ عبداللہ بن یزید انصاری کو سنا کہ وہ رات کو قران پڑھتا تھا

۷۳۳ **ف** اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سلام کرے سوار پیادے کو اور چلنے والا بیٹھے شخص کو اور تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو

م ابوذرؓ یُصْبِحُ عَلٰی کُلِّ سُلَامٰی مِنْ اَحَدِکُمْ صَدَقَةٌ فَکُلُّ تَسْبِیْحَةٍ صَدَقَةٌ وَکُلُّ تَحْمِیْدَةٍ صَدَقَةٌ وَکُلُّ تَهْلِیْلَةٍ صَدَقَةٌ وَکُلُّ تَکْبِیْرَةٍ صَدَقَةٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَةٌ وَیُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَکْعَتَانِ یَرْکَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰی مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک آدمی کی ہڈّی ہڈّی پر ہر صبح کو صدقہ اور خیرات واجب ہی سو ہر بار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہی اور ہر بار الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہی اور لوگون کو نیک بات بتلانا صدقہ ہی اور خلاف شرع کام سے روکنا صدقہ ہی اور ان سب کے عوض دو رکعتین پہر دن چڑہے کی کفایت کرتی ہین **ف** یعنے صحیح سالم رکہنا ہر روز خدا کی تازہ نعمت ہی تو آدمی پر اوسکی شکر گذاری بہی ضرور ہی پہر فرمایا کہ خیرات کرنا صرف مال ہی خرچ کرنے مین منحصر نہین بلکہ ذکر الہی کا بہی ثواب خیرات کے برابر ہی اور چاشت کی دو رکعتین تو اس شکر گذاری مین کفایت کرتی ہین

فصل ۳ ح ابو ہریرہؓ یُصَلُّوْنَ لَکُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَکُمْ وَاِنْ اَخْطَاُوْا فَلَکُمْ وَعَلَیْهِمْ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تمہارے امام تمہارے واسطے نماز پڑہتے ہین سو اگر اونہون نے ٹہیک نماز پڑہی تو تمکو نماز کا پورا ثواب ملا اور اگر اونہون نے کچہہ خطا کی تو تمکو اقتدا کا ثواب ہی اور اون پر اوسکا عذاب ہی **ف** یعنے جماعت کا ترک کرنا کسیطرح نہین درست اسواسطے کہ اگر امام نے نماز کی سب شرائط اور ارکان ادا کیئے تو تمہاری نماز پوری ہو گئی اور اگر اونہون نے نماز کی کسی شرط اور رکن کو ترک کیا تو تمکو ثواب ہی اسواسطے کہ تمکو اوسکی خبر نہین مگر اون پر عذاب ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر امام ناپاک یا بے وضو نماز پڑہا دیوے اور مقتدیون کو اسکی خبر نہو تو اونکی نماز ہو گئی لیکن امام پر اوسکا وبال پڑیگا

ق ابن عمرؓ یَطْوِی اللّٰهُ السَّمٰوَاتِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ثُمَّ یَاْخُذُهُنَّ بِیَدِهِ الْیُمْنٰی ثُمَّ یَقُوْلُ ۲۳۴
اَنَا الْمَلِكُ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ ثُمَّ یَطْوِی الْاَرَضِیْنَ بِشِمَالِهٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ وَاَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے

فرمایا

فرمایا کہ خدا لپیٹ دیگا آسمانون کو قیامت کے دن پھر انکو اپنے داہنے ہاتھہ مین لیویگا پھر فرماویگا
گا مین ہون بادشاہ سچا کدہر گئے بادشاہان گردن کش کہان ہین گھمنڈ کرنے والے پھر
زمینون کو لپیٹ کر اپنے بائین ہاتھہ مین لیویگا پھر فرماویگا کہ مین ہون بادشاہ کدہر گئے بادشاہان
گردن کش کہان ہین گھمنڈ کرنے والے **ف** حق تعالی داہنے اور بائین ہاتھہ سے پاک
ہی یہ اوسکی قدرت کی تمثیل ہی اس حدیث مین اشارہ ہی کہ سردارون بادشاہون کو غرور کرنا لازم نہین
کیا گھمنڈ کرے وہ بیچارہ جسکو اپنے مرنے جینے مین اختیار نہین تکبر اور گھمنڈ خدا ہی کی شان ہی

ق اَبُوْهُرَيْرَةَ يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْاَرْضِ سَبْعِيْنَ ۴۳۷
ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ اٰذَانَهُمْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ پسینہ نکلیگا لوگون سے قیامت کے دن یہان تک کہ اونکا پسینہ زمین سے ستر گز گھس
جاویگا اور لوگون کے منہہ مین داخل ہوگا یہان تک کہ اونکے کانون تک پہنچیگا
ف آفتاب قیامت مین بہت پاس آجاویگا کوس بہر اوسکی گرمی کی شدت سے بقدر اعمال
کے بعضون کے ٹخنے تک اور بعضون کے گٹھنون تک اور بعضون کے منہہ تک پسینہ پہنچیگا

ق عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ يَعَضُّ اَحَدُكُمْ يَدَ اَخِيْهِ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَكَ ۴۳۸
بخاری اور مسلم مین عمران بن حصین رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی چبا لیتا
ہی اپنے بھائی کا ہاتھہ جیسے اونٹ چبا لیتا ہی تجھکو خون بہا نہ ملیگا **ف** ایک شخص نے دوسرے
شخص کا ہاتھہ کاٹ کھایا اوسنے اپنا ہاتھہ اوسکے منہہ سے کھینچ لیا تو کاٹنے والے کا دانت
گر پڑا اوسنے اپنے دانت گرانے کی حضرت سے فریاد کی اور خون بہا چاہا تب حضرت نے یہ
حدیث فرمائی حضرت نے اوسکو الزام دیا کہ ایک تو اوسکا ہاتھہ چبا ڈالا اونٹ کی طرح پھر اوس سے
خون بہا چاہتا ہی اوسنے اپنے بچاؤ کے واسطے اپنا ہاتھہ کھینچا اگر تیرا دانت گر پڑا تو وہ کیا
کرے اور یہی مذہب ہی سب امامون کا کہ ایسی صورت مین کچھہ بدلا نہین

ق اَبُوْهُرَيْرَةَ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ اِلٰى جَمْرَةٍ مِّنْ نَّارٍ فَيَجْعَلُهَا فِيْ يَدِهٖ قَالَهٗ حِيْنَ رَاٰى خَاتَمًا ۴۳۹

مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ فَطَرَحَهُ فَقِيلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهِ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اٰخُذُهُ اَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ تم سے کوئی ارادہ کرتا ہی آگ کی چنگاری کا پھر اوسکو اپنے ہاتھہ مین رکہتا ہی سو حضرت نے
اوسوقت فرمایا جب کہ سونے کی انگوٹہی ایک مرد کے ہاتھہ مین دیکہی پھر حضرت نے اوسکو
اوتار لیا اور اوسکو پہینک دیا جب حضرت تشریف لیگئے تو لوگون سے کہا کہ اپنی انگوٹہی لے
اور اوسکو بیچ کے اپنا کام چلا تو اوسنے کہا خدا کی قسم مین اوسکو کبھی نہ لون گا اور حالانکہ حضرت نے
اوسکو پہینک دیا ہی ف معلوم ہوا کہ سونا پہننا مرد کو حرام ہی اور ثابت ہوا کہ حاکم اور جسکو قدرت
ہو وہ خلاف شرع کام کو اپنے ہاتھہ سے مٹا دالے

۴۴۰ ق عَائِشَةَ يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَاِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ
وَاٰخِرِهِمْ وَيُبْعَثُونَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑنے آویگا ایک لشکر کعبہ سے سو وے جب کہ زمین کے میدان مین
ہون سے گے تو خدا اون سب کے اگلے پچھلون کو زمین مین دہسا دیگا اور قیامت مین اوٹہینگے
اپنی اپنی نیت پر ف حضرت نے خبر دی کہ آخر زمانے مین ایک لشکر کا یہ حال ہوگا حضرت
عائشہ نے پوچھا کہ یا حضرت لشکر مین تو بازاری لوگ بھی ہون سے گے اونکا کیا قصور جو وے
بھی عذاب مین شریک ہون گے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ بدون کے ساتھہ
مین نیکون پر بھی دنیاوی عذاب ہوتا ہی لیکن آخرت مین جیسی نیت ہوگی ویسا عوض ملیگا

۴۴۱ خ اَبُو هُرَيْرَةَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِيْنِهِ ثُمَّ يَقُولُ اَنَا
الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوكُ الْاَرْضِ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قبضے مین
کر لیگا خدا زمین کو قیامت کے دن اور لپیٹ لیگا آسمان کو اپنے داہنے ہاتھہ مین پھر کہیگا
مین بادشاہ ہون کہان ہین زمین کے بادشاہ

٤٤٢ م ابو هريرة يقطع الصلوة الكلب والمرأة والحمار ويقي من ذلك مثل مؤخرة الرحل
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قطع کرتے ہین نماز کو کتا اور عورت اور گدہا
اور بچاتی ہی اس سے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر **ف** یعنے اگر نماز کے سامہنے
کتّا اور عورت اور گدہا آجاوے تو نماز جاتی رہتی ہی اور اگر ہاتہہ بہر لکڑی آگے کہڑی ہو تو
ان کے آگے آنے سے نماز مین کچہہ خلل نہین پڑتا علما کہتے ہین کہ یہ حدیث منسوخ ہی سوا اسکے
کہ اور حدیث مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نماز پڑہتے تہے اور مین حضرتؐ کے
آگے چارپائی پر لیٹی رہتی تہی تو معلوم ہوا کہ عورت کے آگے ہونے سے نماز نہین جاتی

٤٤٣ م عبد الله بن الشخير يقول ابن آدم مالي مالي وهل لك من مالك الا ما اكلت
فافنيت او لبست فابليت او تصدقت فامضيت مسلم مین عبد اللہ بن شخیرؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آدمی کہتا ہی یہ میرا مال ہی یہ میرا مال ہی اور تجہکو اپنے مال سے
کیا فائدہ مگر جتنا کہ تو نے کہایا سو مٹایا یا کہ تو نے پہنا سو گلایا یا کہ تو نے راہ خدا مین خیرات
کیا سو بچایا یعنے آخرت کا ذخیرہ کیا وہی کام آوے گا **ف** یعنے تیرا مال حقیقت مین
وہی ہی جو تیرے کام آوے خواہ دنیا مین خواہ آخرت مین مگر جو مال دنیا کے کہانے پہننے
مین خرچ ہوا وہ تو فنا ہوا صرف خیرات کو بقا ہی جو آخرت مین کام آوے گا تو عاقل کو لازم
ہی کہ خیرات کو مقدم جانے دنیا مین مال جمع کرنے کی نیت نہ رکہے کہ اوسکو غیر اوڑاتے ہین

٤٤٤ م ابو هريرة يقول العبد مالي مالي وانما له من ماله ثلث ما اكل فافنى او لبس فابلى
او اعطى فاقنى وما سوى ذلك فهو ذاهب وتاركه للناس مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بندہ کہتا ہی کہ یہ میرا مال ہی یہ میرا مال ہی اور اوسکو تو اپنے مال
مین تین ہی فائدے ہین جو کہایا سو مٹایا یا کہ پہنا سو گلایا یا کہ راہ خدا مین دیا سو آخرت کا ذخیرہ کیا
اور اسکے سوا اسے تو وہ جانے والا ہی اور لوگون کے واسطے چہوڑنے والا ہی **ف** یعنے باقی سے مال
سے اوسکو کچہہ فائدہ نہین

٤٤٥ عن ابو ذرٍّ يقول الله عزّ وجلّ من جاء بالحسنة فله عشر امثالها او ازيد ومن جاء
بالسيئة فجزاء سيئة سيئة مثلها او اغفر ومن تقرب منّي شبرًا تقربت منه
ذراعًا ومن تقرب منّي ذراعًا تقربت منه باعًا ومن اتاني يمشي اتيته هرولة ومن لقيني
بقراب الارض خطيئة لا يشرك بي شيئًا لقيته بمثلها مغفرة مسلم مین ابو ذر رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ اللہ عز وجل فرماتا ہی کہ جو ایک نیکی لاویگا تو اوسکو اوسکا دس گنا ثواب ہی یا چاہون
تو اس سے بھی بڑہا دون اور جو ایک بدی لاویگا تو بدی کا بدلا ایک ہی بدی ہی اوسکی
برابر یا چاہون تو بے بدلا لیے بخشدون اور جو مجھسے نزدیکی چاہیگا ایک بالشت برابر تو مین
اوسکا قرب ہاتھ بھر چاہونگا اور جو میرا قرب ہاتھ برابر چاہیگا تو مین اوس سے دو ہاتھ کی لنبائی
برابر قریب ہوجاؤنگا اور جو میرے پاس قدم قدم چلتا آویگا تو اوسکی طرف مین جھپٹتا آونگا
اور جو شخص تمام زمین کے برابر گناہ لیکر بشرطیکہ اوسنے میرے ساتھ کسی چیز کا شرک
نہ کیا ہو مجھسے ملیگا تو مین اوس سے ملونگا اوسکے گناہ کے برابر مغفرت اور بخشش لیکر ف
اس حدیث مین کمال رحمت کا بیان ہی جسکا کچھہ بیان نہین ہوسکتا

٤٤٦ عن ابو سعيدٍ يقول الله يا آدم فيقول لبّيك وسعديك والخير في يديك
فيقول اخرج بعث النار قال وما بعث النار قال من كل الف تسعمائة وتسعة و
تسعين قال فذلك حين يشيب الصغير وتضع كل ذات حمل حملها وترى الناس
سكارى وما هم بسكارى ولكنّ عذاب الله شديد قال فاشتدّ ذلك عليهم فقالوا
يا رسول الله اينا ذلك الرجل فقال ابشروا فانّ من يأجوج ومأجوج الفًا
ومنكم رجل ثم قال والذي نفسي بيده انّي لارجوا ان تكونوا ربع اهل الجنة قال
فحمدنا الله وكبّرنا ثم قال والذي نفسي بيده انّي لارجوا ان تكونوا ثلث اهل الجنة
قال فحمدنا الله وكبّرنا ثم قال والذي نفسي بيده انّي لارجوا ان تكونوا شطر اهل
الجنة انّ مثلكم في الامم كمثل الشعرة البيضاء في جلد الثور الاسود

أَوْ كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الْحِمَارِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماویگا اے آدم تو وہ کہیگا حاضر ہون تیری خدمت اور اطاعت مین اور سب بہتری تیرے ہی ہاتون مین ہی سو خدا فرماویگا کہ نکال دوزخ کا حصہ یعنے جو دوزخ مین ڈالے جاوینگے انکو جدا کر آدم کہینگے الٰہی کسقدر ہی دوزخ کا حصہ خدا فرماویگا کہ ہر ایک ہزار سے ۹۹۹ نو سو ننانوے یعنے ہزار آدمی مین ایک بہشتی اور باقی دوزخی حضرت نے فرمایا سو یہ اوسوقت ہوگا جب کہ بڈھا ہو جاویگا لڑکا اور ہر ایک پیٹ والی اپنے پیٹ کا بچہ گرادیوے گی اور تو دیکھے گا لوگونکو بیہوش اور دیوانے اور حالانکہ وے نہ دیوانے نہین ولیکن خدا کا عذاب سخت ہوگا راوی نے کہا سو یہ بات اصحاب پر بہت سخت گذری تو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم مین سے ایسا بہشتی مرد کون ہوگا یعنے جب ہزار مین ایک ہی شخص بہشتی ٹھہرا تو ہمکو نجات پانیکی کیا امید باقی رہی حضرت نے فرمایا کہ تم خاطر جمع رکھو خوش رہو اسواسطے کہ یاجوج اور ماجوج سے ہزار دوزخی ہونگے اور تم مین سے ایک مرد بہشتی ہوگا یعنے دوزخ کی بھرتی کے واسطے یاجوج ماجوج کیا کم ہین جو تم گھبراتے ہو پھر حضرت نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ مین اسکی امید رکھتا ہون کہ تم لوگ بہشتیون کے چوتھائی ہوگے راوی نے کہا تو ہم اصحاب نے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا پھر حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ مین اسکی امید رکھتا ہون کہ تم بہشتیون کے تہائی ہوگے راوی نے کہا تو ہمنے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا پھر حضرت نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ تم آدھے ہوگے تمام اہل بہشت کے البتہ تمہاری مثل اور امتون مین جیسے سفید بال کی مثل سیاہ بیل کی کہال مین یا کہ جیسے داغ کی مثل گدہے کے ہاتھہ مین ف یعنے امت محمدی بہ نسبت اگلی امتون کے نہایت کم ہی دوزخ کے واسطے یاجوج ماجوج اور اگلی امتون کے کافر بہت ہین معلوم ہوا کہ آدہے بہشت مین یہ امت مرحومہ ہوگی اور آدہے مین اور پیغمبرون کی امتین ہونگی اتنا کرم اس امت پر محض اس نبی کریم کے بدولت ہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ اس حدیث کا اول مضمون جگر کو سینے کرتا ہی اور پچھلا مضمون تسلین بخشتا ہی ایمان کے

ان بزرگ کا ... حاشیہ میں ... ہی

دو پر ہین خوف اور رجا نہ نرا خوف ہی بہتر کہ رحمت سے نا امید کر ڈالے نہ نیرے وعدہ امید ہی رکہنا چاہیے کہ خلاف شرع اور بے قید بنا ڈالے

۴۴۷ ق ابن عمر یَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ حَتَّى يَغِيبَ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کہڑے ہونگے لوگ رب العالمین کے واسطے یہان تک کہ ڈوب جاوینگا بعضا آدمی اپنے پسینے مین آدہے کانون تک

۴۴۸ ق جابر بن سمرۃ يَكُونُ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ أَمِيرًا قَالَ جَابِرٌ فَقَالَ كَلِمَةً لَمْ أَسْمَعْهَا فَقَالَ أَبِي إِنَّهُ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ بخاری اور مسلم مین جابر بن سمرۃ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہونگے میرے بعد بارہ سردار پہر حضرت نے کوئی لفظ کہی کہ مینے نہ سنی تو میرے باپ یعنے سمرۃ نے کہا کہ حضرت نے یہ لفظ فرمائی کہ وے سب سردار قریش کے قوم سے ہونگے ف ہرچند حضرت کے بعد بہت سردار ہوے لیکن مراد یہ ہی کہ بارہ سردار نہایت دیندار ہونگے سنت محمدی پر چلینگے چنانچہ حضرت کے چارو خلیفے اور امام حسن اور عمر بن عبد العزیز اور امام مہدی باقی تفصیل خدا ہی کو خوب معلوم ہی اور یہ جو شیعہ کہتے ہین کہ بارہ امام مراد ہین سو بے دلیل بات ہی اسواسطے کہ امیر سردار حاکم کو کہتے ہین سوائے علی مرتضیٰ اور امام حسن کے کسی امام کو ملک کی حکومت حاصل نہین ہوئی کمال اور بزرگی اور چیز ہے لیکن یہان حکومت کا بیان ہے

۴۴۹ ص ابن عمر يَكُونُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک شخص کا مال اور خزانہ قیامت کے دن گنجا اژدہا ہوجاوے گا ف وہ مال مراد ہے جسکی زکوۃ نہین ادا ہوئی

۴۵۰ م جابر يَكُونُ فِي أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا لَا يَعُدُّهُ عَدًّا مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہوگا میری امت مین ایک خلیفہ جو مال کو لپ لپ بہر کے دیویگا اوسکو نہ گنے گا شمار کر کے ف اس حدیث مین فتح اسلام اور کثرت مال کی خبر ہی یا کہ عمر فاروق رض مراد ہین کہ جب ایران کا خزانہ آیا تو اوہون نے ہاتون سے لپ بہر بہر بے شمار بانٹا

یا کہ امام مہدی مراد ہوں واللہ اعلم

ف عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ یَمُوْتُ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ وَھُوَ اٰخِذٌ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی ۱۲۵۱
بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن سلام سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مریگا عبد اللہ بن سلام
اس حالت پر کہ اسلام کی مضبوط رسی پکڑے ہوگا ف یعنے مسلمان مریگا یہ حضرت نے عبد اللہ بن
سلام کے خواب کی تعبیر کہی باقی خواب کا قصہ آچکا

ھر ابو ھریرۃ ینادی منادٍ اِنَّ لکم اَن تصحوا فلا تسقموا ابدًا وان لکم ان تحیوا
فلا تموتوا ابدًا وان لکم ان تشبوا فلا تھرموا ابدًا وان لکم ان تنعموا فلا تبتئسوا
ابدًا فذلک قولہ ونودوا ان تلکم الجنۃ اورثتموھا
بما کنتم تعملون مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پکاریگا پکارنے والا
کہ مقرر تمہارے واسطے یہ ٹھرچکا کہ تم چنگے رہوگے سو کبھی نہ بیمار پڑوگے اور مقرر تم زندہ
رہوگے سو کبھی نہ مروگے اور مقرر تم جوان بنے رہوگے سو کبھی بڈھے نہوگے اور مقرر تم عیش
چین میں رہوگے سو کبھی تمکو غم اور محتاجی نہوگی سو یہی مطلب ہے اس خدا کے قول کا کہ اور پکارے جاوینگے کہ یہ تمہاری بہشت ہی جسکے تم وارث ہوئے اس سبب سے کہ تم نیک کام
کیا کئے ف فرشتہ بہشت میں یہ پکاریگے بہشتیوں کو سنا دیوگا کہ بنے دغدغہ ہوجاویں

ف حذیفۃ ینام الرجل النومۃ فتقبض الامانۃ من قلبہ فیظل اثرھا مثل
الوکت ثم ینام النومۃ فتقبض الامانۃ من قلبہ فیظل اثرھا مثل المجل کجمر
دحرجتہ علی رجلک فنفط فتراہ منتبرًا لیس فیہ شیء فیصبح الناس یتبایعون
لا یکاد احد یؤدی الامانۃ حتی یقال ان فی بنی فلانٍ رجلًا امینًا حتی
یقال للرجل ما اجلدہ ما اظرفہ ما اعقلہ وما فی قلبہ مثقال حبۃ من خردلٍ
من ایمانٍ بخاری اور مسلم میں حذیفہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سوویگا مرد ایک نیند
سو اوٹھا لیجاوگی امانت اور دیانت اوسکے دل سے تو ہوجاویگا اوسکا نشان جیسے انکہہ کا

آبلہ یعنے نہ ہم داغ پہر سو ویگا ایک نیند تو اوٹہالیجاوے گی امانت اور دیانت اوسکے دل سے
تو ہوجاویگا اوسکا نشان آبلے کی طرح جیسے تو چنگاری کو اپنے پیر پر ڈہلکا دے سو اوس
پر آبلہ پڑ جاوے سو وہ تجہکو پہولا دیکہہ پڑیگا حالانکہ اوسمین کچہہ نہین پہر لوگ خرید فروخت کرینگے
پہ نہین لگتا کہ کوئی بہی امانت کو ادا کرے یہان تک کہ کہا جاویگا کہ فلانے کی اولاد مین ایک امانتدار
مرد ہی یہان تک نوبت پہنچے گی کہ کہا جاویگا آدمی کے حق مین کہ فلانا شخص کیا خوب دلاور ہی
کیا لطیف و ظریف ہی کیا خوب عقلمند ہی اور حالانکہ اوسکے دل مین ایک رائی کے دانے
کے برابر بہی ایمان نہین تہ یعنے امانت داری نہین **ف** خلاصہ مطلب حدیث کا یہ ہی
کہ امانت داری دمبدم کم ہوتی جاوے گی آخر کو یہ حال ہوجاویگا کہ نامی اور مشہور لوگ جنکی
لوگ تعریفین کرینگے اونکی بہی نیت بدل جاوے گی کچہہ امانت داری اونکے دلمین نرہیگی حذیفہ
سے روایت ہی کہ حضرت سے مینے دو باتین سنین سو ایک تو مین دیکہہ چکا اور دوسری بات کا
منتظر ہون پہلی بات تو یہ ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ امانت داری مردون کے دلون کے اندر
اتری سو انہون نے قران اور حدیث سے علم سیکہا یعنے ظاہر اور باطن سے امانت دار اور
دیندار ہوگئے اور دوسری بات حضرت نے ہم سے امانت کے جاتے رہنے کی کہی پہر یہ حدیث فرمائی
ف أَبُو هُرَيْرَةَ يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ ۴۷۴
يَقُوْلُ مَنْ يَدْعُوْنِيْ فَأَسْتَجِيْبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِيْ فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَأَغْفِرَ لَهُ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اترتا ہی ہمارا رب ہر رات کو
پہلے آسمان تک جب کہ پچہلی تہائی رات باقی رہتی ہی تو فرماتا ہی کہ کون مجہسے دعا مانگتا
ہی تا کہ مین اوسکی دعا قبول کرون کون مجہسے سوال کرتا ہی تا کہ مین اوسکو دون کون مجہسے گناہ
بخشواتا ہی کہ مین اوسکے گناہ بخشون **ف** خدا کے نزول سے مراد اوسکی رحمت کا نزول
ہی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ وقت نہایت مقبول ہی اوسوقت کی دعا مستجاب ہی
پر افسوس کہ ایسا عمدہ وقت خواب غفلت مین کٹتا ہی + شعر + ہر شبی از مجہر نوا می بو الفضول

میگذرد

میکند از اوج جباری نزول + تو ز جای خود جو صر و بے ادب + ہر بگیری گام سینے روز و شب

۴۵۵ ق ابوهريرة يوشك الفرات ان يحسر عن كنز من ذهب فمن حضره فلا يأخذ منه شيئا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب دریائی فرات سونیکے گنج سے کہل جاویگا سو جو کہ وہان حاضر ہوسو اوسمین سے کچہہ نہ لیوے ف یعنے قیامت کے قریب سونے کا خزانہ دریائے فرات سے ظاہر ہوگا، دینے کے لینے سے اسواسطے منع فرمایا کہ وہ قیامت کی نشانی ہی اوسوقت مین مسلمان کو اپنی عاقبت کی فکر لازم ہے دنیا لیکر کیا کریگا

۴۵۶ م ابوهريرة يوشك ان طالت بك مدة ان ترى قوما في ايديهم مثل اذناب البقر يغدون في غضب الله ويروحون في سخط الله مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب ہی اگر تیری عمر کی مدت نے طول کی تو دیکھے گا ایک قوم کو کہ اون کے ہاتون مین کوڑے ہون سے گے جیسے بیلون کی دم صبح کرین سے گے خدا کے غضب مین اور شام کرینگے خدا کے قہر مین ف مراد کوڑے والے اور چوبدار ہین جو حاکم پاس مظلوم کو نہین جانے دیتے اور مارتے ہین

۴۵۷ خ ابوسعيد يوشك ان يكون خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال ومواقع القطر يفر بدينه من الفتن بخاری مین ابوسعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ عنقریب ہی کہ مسلمان کا بہتر مال بکریان ہون گی جنکے پیچھے پھریگا چرانے کو پہاڑون کی چوٹیون پر اور پانی برسنے کے مقامون پر اپنا دین لیکر بہاگے گا فسادون کے سبب سے ف یعنے فساد کے وقت مین گوشہ گیری بہتر ہی کہ لوگون سے ملنے سے ایسے وقت مین ایمان سلامت نہین رہتا تو بکریان چرا کھانا بہتر ہے

۴۵۸ ق انس يهرم ابن ادم وتشب منه اثنتان الحرص على المال والحرص على العمر بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بڈہا ہوتا ہی آدمی اور جوان ہوتی ہین اوس

ہین بد خصلتین ایک تو مال پر حرص دوسرے عمر پر حرص **ف** یعنی پیری کی حالت مین مال اور زندگی کی نہایت حرص بڑھ جاتی ہی

ق اَبُوْهُرَيْرَةَ يُهْلِكُ النَّاسَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ قَالُوْا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ لَوْ اَنَّ النَّاسَ ۴۵۱

اَعْتَزَلُوْهُمْ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَوْ شِئْتُ اَنْ اُسَمِّيَهُمْ بَنِيْ فُلَانٍ وَبَنِيْ فُلَانٍ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہلاک کریگا لوگون کو یہ قریش کا قوم اصحاب نے کہا پھر ہمکو کیا ارشاد ہوتا ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ اون سے گوشہ گیری کرین تو بہتر ہی ابوہریرہ نے کہا کہ اگر مین چاہون تو اونکے نام لے دون کہ وے لوگ فلانے کی اولاد اور فلانے کی اولاد مین **ف** اس حدیث مین حکومت بنی امیہ کے فسادون کی خبر ہی چنانچہ امام حسین رض کی شہادت کے بعد سیکڑون اصحاب مدینے مین یزید کے لشکر نے شہید کیے

ق اِبْنُ عُمَرَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ الشَّامِ مِنْ جُحْفَةَ وَ ۴۶۰

يُهِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ احرام باندہین مدینے والے ذی الحلیفہ سے اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے **ف** یعنی جب حج اور عمرہ کی نیت سے ان تینون مقام پر پہنچے تو وہان سے احرام باندہے

فَصْلٌ فِيْمَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر مضارع مجہول ہے

ق اِبْنُ عُمَرَ اُرَانِيْ فِي الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِيْ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَنَاوَلْتُهُ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيْلَ لِيْ كَبِّرْ فَدَفَعْتُهٗ اِلَى الْاَكْبَرِ مِنْهُمَا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مجھکو خواب مین معلوم ہوا کہ مین ایک مسواک کرتا ہون پھر دو شخص آئے ایک اونمین دوسرے سے بڑا ہی سو مین نے وہ مسواک چھوٹے کو دی تو مجھسے کہا گیا کہ بڑے کو دے تو مین نے وہ مسواک بڑے کو دی **ف** اس حدیث سے بڑی عمر والے کی تعظیم اور تقدیم ثابت ہوئی

عن ابن عمر اُرانی لیلۃً عند الکعبۃ فرأیت رجلاً آدم کاحسن ما انت راءٍ من ۴۶۲
اُدم الرجال لہ لِمّۃٌ کاحسن ما انت راءٍ من اللمم قد رجّلہا فہی تقطر ماءً متّکیاً علیٰ
رجلین او علیٰ عواتق رجلین یطوف بالبیت فسألت من ہذا فقیل ہذا المسیح ابن
مریم ثم اذا انا برجلٍ جعدٍ قططٍ اعور العین الیمنیٰ کانّہا عنبۃٌ طافیۃٌ فسألت من
ہذا فقیل ہذا المسیح الدجّال بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ مجھکو خواب مین ایک رات معلوم ہوا کہ کعبے کے پاس ہون تو مینے ایک
مرد دیکھا گیہوان رنگ جیسے کہ تونے بہت اچھے گیہوان رنگ مرد دیکھے ہون اُسکے
کندھون تک بال ہین جیسے کہ تونے بہت اچھے کندھون تک بال دیکھے ہون سو اوس
مرد نے اون بالون مین کنگھی کی ہی تو اون سے پانی ٹپکتا ہی دو مردون پر تکیہ دیئے
یا یون فرمایا کہ دو مردون کے کندھون پر تکیہ دیئے وہی شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہی سو مینے
پوچھا کہ یہ کون شخص ہی تو کسینے کہا کہ یہ مسیح ہی مریم کا بیٹا پھر مینے یکایک اور مرد دیکھا نہایت
گھنگر والے بال والا داہنی آنکھ کا کانا اوسکی کانی آنکھ جیسے پھولا انگور سو مینے پوچھا کہ یہ
کون شخص ہی کسینے کہا یہ مسیح دجّال ہی ف حضرت عیسیٰؑ کا لقب اسواسطے مسیح ہوا
کہ انہون نے گھر نہین بنایا اکثر جنگل مین پھرا کرتے تھے اور اونکے ہاتھ لگانے سے بیمار
چنگے ہوتے تھے اور دجّال کا لقب اسواسطے مسیح ہوا کہ وہ چالیس دن مین تمام عالم کو
پھر ڈالیگا عیسیٰ علیہ السلام اور دجّال قیامت کے قریب آوینگے حضرتؐ نے اون دونون مسیحون
کی نشانیان بتلادین کہ مسلمان پہچان لیوین دہوکہا نکھاوین
عن المقداد تُدنی الشمس یوم القیٰمۃ من الخلق حتّیٰ تکون منہم کمقدار میلٍ فیکون الناس ۴۶۳
علیٰ قدر اعمالہم فی العرق فمنہم من یکون الیٰ کعبیہ ومنہم من یکون
الیٰ رکبتیہ ومنہم من یکون الیٰ حقویہ ومنہم من یلجمہ العرق الجاماً
مسلم مین مقدادؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ متصل کیا جاویگا آفتاب قیامت کے دن خلق سے

یہان تک کہ اون سے میل برابر ہو جاویگا تو لوگ بقدر اپنے اعمال کے پسینے مین ہون گے سو اونمین سے بعضا شخص ایسا ہوگا
کہ اوسکے دونون ٹخنون تک پسینہ ہوگا اور اونمین سے بعضے کے دونون گھٹنون تک ہوگا اور اونمین سے بعضے کی کمر تک
ہوگا اور اونمین سے بعضے لوگون کو پسینہ لگام دیویگا یعنے منہہ مین گھس جاویگا **ف** میل سے مراد یا کوس ہے یا سرمہ لگانیکی سلائی

۴۶۴ عن حذیفة تُعرَضُ الفِتَنُ عَلَى القُلُوبِ كَالحَصِيرِ عُودًا عُودًا فَأَيُّ قَلبٍ أُشرِبَهَا نُكِتَ فِيهِ
نُكتَةٌ سَودَاءُ وَأَيُّ قَلبٍ أَنكَرَهَا نُكِتَ فِيهِ نُكتَةٌ بَيضَاءُ حَتّٰى يَصِيرَ عَلٰى قَلبَينِ أَبيَضَ مِثلِ الصَّفَا
فَلَا تَضُرُّهُ فِتنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوَاتُ وَالأَرضُ وَالآخَرُ أَسوَدُ مُربَدًّا كَالكُوزِ مُجَخِّيًا
لَا يَعرِفُ مَعرُوفًا وَلَا يُنكِرُ مُنكَرًا إِلَّا مَا أُشرِبَ مِن هَوَاهُ الحديث مُتَّفَقٌ عَلَيهِ وَالسِّيَاقُ
لِمُسلِمٍ مسلم مین حذیفہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سامہنے آتے ہین فتنے دلون پر جیسے
چٹائی بنانے کے وقت ایک ایک لکڑی تنکے در پے سامہنے آتی ہی سو جو دل کہ ان
فتنون کو پلایا گیا تو اوس مین ایک سیاہ نکتہ ڈالا گیا اور جس دل نے ان فتنون سے انکار کی
تو اوسمین ایک سفید نکتہ ڈالا جاتا ہی تو دو قسم کے دل ہو گئے ایک دل سفید ہو گیا جیسے سنگ مرمر
سو اوسکو کسیطرح کا فتنہ ضرر نہین کرتا جبتک آسمان اور زمین کو قیام ہی اور دوسرا دل کالا
خاکستری رنگ ہی جیسے اوندہا کوزہ نہ نیکی کو پہچانے نہ بدی سے انکار کرے سوائے اپنی خواہش
نفسانی کے وہ کچہہ نہین جانتا یہ حدیث متفق علیہ ہی یعنے بخاری اور مسلم دونون مین موجود ہے
لیکن یہ خاص روایت مسلم کی ہی **ف** یعنے فاسد اعتقاد اور باطل خطرات کا دلون پر ہجوم
رہتا ہی سو جس دل مین واہیات جم گیا سو سیاہ ہو گیا اوسکو نیک بد کی تمیز نہین رہتی جیسے اوندہے
برتن مین پانی نہین ٹہیرتا اور جس دل نے اونکا کچہہ دہیان نہ کیا اور آنکو خطرات واہیہ سے
بچایا وہ دل روشن ہو جاتا ہی اوسکو نیک بد کی تمیز ہوتی ہے وہ گناہ سے بچتا رہتا ہی

۴۶۵ عن ابو هريرة تُفتَحُ أَبوَابُ الجَنَّةِ يَومَ الاِثنَينِ وَيَومَ الخَمِيسِ فَيُغفَرُ لِكُلِّ عَبدٍ لَا يُشرِكُ
بِاللهِ شَيئًا إِلَّا رَجُلٌ كَانَت بَينَهُ وَبَينَ أَخِيهِ شَحنَاءُ فَيُقَالُ أَنظِرُوا هٰذَينِ حَتّٰى يَصطَلِحَا
مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کہولے جاتے ہین بہشت کے دروازے دوشنبہ اور

پنجشنبہ کے دن تو گناہ معاف ہوتے ہین ہر ایک بندے کے جو خدا کے ساتھہ شرک نہین کرتا
مگر اوسکے گناہ نہین معاف ہوتے جسکے درمیان اور اوسکے مسلمان بھائی کے درمیان عداوت
اور کینہ ہوتا ہی سو حکم ہوتا ہی کہ مہلت دو ان دونون کو یہان تک کہ آپسمین صلح کرلیوین ف
معلوم ہوا کہ بغض اور کینہ مسلمان سے رکھنا ایسا سخت گناہ ہی کہ مغفرت کو روکتا ہی تین دن
سے زیادہ مسلمان سے رنج رکھنا ہرگز درست نہین

۴۶۶ ق سُفْيَانُ بْنُ اَبِي زُهَيْرِ الْاَزْدِيُّ تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَاتِي قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ
بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الشَّامُ فَيَاتِي قَوْمٌ
يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ
وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَاتِي قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ
لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ بخاری اور مسلم مین سفیان بن ابی زہیر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ فتح ہوگا یمن کا ملک تو آوینگے ایک قوم جلدی کرتے سواوٹھا لیجاوینگے اپنے گھر والون
کو اور جو اونکی اطاعت کرے گا اور حالانکہ مدینے کا رہنا اون سب کے حق مین بہتر ہی اگر اونکو
کچھہ دانست ہوتی اور فتح ہوگا شام کا ملک تو آوینگے قوم جلدی کرتے سو اوٹھا لیجاوینگے
اپنے گھر والون کو اور جو اونکی اطاعت کریگا اور حالانکہ مدینے کا رہنا اون سب کے حق مین
بہتر ہی اگر اونکو کچھہ دانست ہو اور فتح ہوگا عراق کا ملک تو آوینگے لوگ جلدی کرتے سو اوٹھا
لیجاوینگے اپنے گھر والون کو اور جو اونکی اطاعت کریگا اور حالانکہ مدینے کا رہنا اون کے
حق مین بہتر ہی اگر اونکو کچھہ دانست ہوتی ف یعنی بعد فتح اسلام کے لوگ مدینہ کا رہنا
چھوڑ کے یمن اور شام اور عراق مین مع اپنے گھر بار کے جا بسینگے حالانکہ حضرت کا جوار
چھوڑنا اور مدینے کی برکات سے محروم رہنا اونکے حق مین بہتر نہین

۴۶۷ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ
بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے

فرمایا کہ نکاح کیا جاتا ہی عورت کا چار سبب سے اوسکے مال کے سبب سے اور اوسکے حسب نسب کے سبب سے اور اوسکی خوبصورتی کے سبب سے اور اوسکی دینداری کے سبب سے سو تو دیندار عورت کو طلب کر تیرے ہاتھوں مین خاک اگر تو نے دیندار کو چھوڑا **ف** یعنی دستور ہی کہ عورت کے نکاح کی رغبت انہین چار چیزون کے سبب ہوتی ہی سو فرمایا کہ تو دیندار نیکبخت عورت کو سب پر مقدم رکھہ کہ زندگی آرام سے بسر ہو گی اور مال اور حسب نسب اور خوبصورتی پر نظر مکر کہ اکثر دہوکہا ہوتا ہی اور اوسکی بدخوئی کے سبب سے زندگی تلخ ہو جاتی ہی اور اگر دینداری کے ساتھہ مال اور نسب اور جمال بھی ہو تو سبحان اللہ نوراً علی نور

در نکاح زن دینداری را بر مال و جمال و نسب مقدم باید داشت

ق اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ بَطْنِهٖ فَيَدُوْرُ بِهَا كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِالرَّحٰى فَيَجْتَمِعُ اِلَيْهِ اَهْلُ النَّارِ فَيَقُوْلُوْنَ يَا فُلَانُ مَا لَكَ اَلَمْ تَكُنْ تَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُوْلُ بَلٰى كُنْتُ اٰمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ وَاَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ بخاری اور مسلم مین اُسامہ بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لایا جاویگا مرد قیامت کے دن سو ڈالا جاویگا دوزخ مین سو اوسکے پیٹ سے انتڑیان نکل پڑینگی سو اونکو لئے گہومتا پھریگا جیسے گدہا چکی کے گرد گہومتا ہی تو جمع ہونگے اوسکی طرف دوزخی لوگ سو کہینگے اے فلانے تجھکو کیا ہوا کیا تو نیک باتین نہ بتلاتا تھا اور بدکامون سے نہ منع کرتا تھا تو وہ کہیگا کہ کیون نہین مین نیک کام لوگون کو بتلاتا تھا اور خود اوسکو نہ کرتا تھا اور بدکام سے منع کرتا تھا لیکن خود کرتا تھا ٢٦٨

ف اس حدیث مین واعظ بے عمل کی سزا مذکور ہی

٢٦٩ **ص** اَنَسٍ يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ مَا مَرَّ بِيْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً

قط مسلم میں انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لایا جاویگا قیامت کے دن اہل دوزخ سے
جو دنیادار دن میں آسودہ تر اور خوش عیش تر تھا سو دوزخ میں ایکبار غوطہ دیا جاویگا پھر اوس سے
پوچھا جاویگا کہ اے آدم کے بیٹے کیا تونے کبھی آرام دنیا میں دیکھا تھا کیا تجھہ پر کبھی
چین بھی گذرا تھا تو وہ کہیگا قسم خدا کی کبھی نہیں اے میرے رب اور اہل جنت سے لایا جاویگا جو دنیا
میں سب لوگوں سے سخت تر تکلیف میں رہا تو اوس سے پوچھا جاویگا اے آدم کے بیٹے تونے
کبھی تکلیف بھی دیکھی ہی کیا تجھہ پر کبھی شدت اور رنج بھی گذرا تھا تو وہ کہیگا خدا کی قسم مجھہ پر
تو کبھی تکلیف نہین گذری اور میں نے تو کبھی شدت اور سختی نہین دیکھی ف یعنے دوزخ کی
شدت کے روبرو دنیا کے آرام بالکل بھول جاوینگے اگرچہ دنیا میں اوسنے سلطنت کی ہو
اور بہشت کے چین و آرام کے روبرو دنیا کی تکلیف ہرگز یاد نہ رہیگی اگرچہ تمام عمر بیماری اور فاقہ یعنی
میں گذری ہو

۴۷۰ م ابن مسعود یؤتی بجہنم یومئذ لها سبعون الف زمام مع کل زمام
سبعون الف ملک یجرونها مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ لائی جاویگی دوزخ اوس دن یعنے قیامت کو اوسکے ستر ہزار باگہین ہونگی ہر باگہہ
کے ساتھہ ستر ہزار فرشتے اوسکو کھینچینگے ف اس حساب سے سب فرشتے دوزخ کے
کھینچنے والے نوے کرور اور چار ارب ہوئے باقی کارخانجات کے فرشتوں کا شمار تو اسکے سوا ہے وما یعلم جنود ربک الا هو

۴۷۱ م جابر یبعث کل عبد علی ما مات علیه مسلم میں جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا حشر میں اوٹھایا جاویگا ہر ایک بندہ جس حالت پر کہ مرگیا ف یعنے کفر یا ایمان اخلاص یا نفاق پر

۴۷۲ ق انس یجاء بالکافر یوم القیمة فیقال له ارایت لو کان لک ملء الارض
ذهبا أکنت تفتدی به فیقول نعم فیقال له انک کنت سئلت ما هو ایسر
من ذلک بخاری اور مسلم میں انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لایا جاویگا کافر قیامت کے
دن تو اوس سے کہا جاویگا بھلا بتلا تو کہ اگر تیری ملکیت میں زمین کے برابر سونا ہوتا

تعداد فرشتگان کشندہ زمام دوزخ ۴۹۰۰۰۰۰۰۰۰

کیا تو عذاب کے عوض میں دنیا تو وہ کہیگا کہ ہاں تو اوس سے کہا جاویگا تجھسے تو اس سے بھی آسان تر مانگا گیا تھا ف یعنے دنیا میں تجھسے تو صرف ایمان کی خواہش اور شرک کرنے کی فرمایش تھی تجھسے تو اتنا بھی نہو سکا آج دنیا بھر سونا دینے کو طیار ہے

ق ابو ہریرۃ یحشر الناس علی ثلث طرائق راغبین وراھبین واثنان علی بعیر وثلثۃ علی بعیر واربعۃ علی بعیر وعشرۃ علی بعیر وتحشر بقیتھم النار تقیل معھم حیث قالوا وتبیت معھم حیث باتوا وتصبح معھم حیث اصبحوا وتمسی معھم حیث امسوا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگوں کا تین طرق پر ایک قسم امیدوار لوگ ہوں گے یعنے حساب اور ثواب سے امیدوار اپنے نیک اعمال کے سبب سے دوسری قسم خوفناک لوگ یعنے مسلمان تقصیروار دو شخص ایک اونٹ پر اور تین اور چار ایک اونٹ پر اور دس ایک اونٹ پر اور باقی ماندوں کو آگ ہانک لیجلے گی یعنے یہ تیسری قسم کے لوگ ہیں وہ کافر ہیں آگ اون کے ساتھ ٹھہر جاوے گی جہاں وے ٹھہرینگے اور رات بسر کرے گی اون کے ساتھ جہاں وے رات بسر کریں گے اور صبح کرے گی اون کے ساتھ جہاں وے صبح کریں گے اور شام کرے گی اونکے ساتھ جہاں وے شام کرینگے ف یہ حشر قیامت سے پہلے ہوگا کہ تمام ملکوں کے زندے لوگوں کو شام کے ملک میں آگ ہانک لاوے گی لیکن مسلمان سوار ہوں گے اور کافر پیادہ پا اور قیامت کا حشر قبروں سے ہوگا

ق سہل بن سعد یحشر الناس یوم القیمۃ علی ارض بیضاء عفراء کقرصۃ النقی لیس فیھا علم لاحد وقیل لیس فیھا علم من حدیث سھل او غیرہ بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگوں کا قیامت کے دن سفید زمین پر جو سرخی مارتی ہوگی جیسے میدے کی روٹی اوس میں کسیکا نشان نہ باقی رہیگا یعنے کوئی مکان اور معیار نرہیگا جیسے میدان ہو جاوے گا اور بعضوں نے کہا ہی کہ نشان نرہنے کا مضمون حضرت کی حدیث میں نہیں بلکہ سہل بن سعد کا یہ قول ہی اونکے سوا یا کسی اور شخص کا

م اَنَسٌ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ اَرْبَعَةٌ فَيُعْرَضُوْنَ عَلَى اللّٰهِ فَيَلْتَفِتُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ اَیْ رَبِّ اِذْ ۴۷۵
اَخْرَجْتَنِیْ مِنْهَا فَلَا تُعِيْدَنِیْ فِيْهَا فَيُنْجِيْهِ اللّٰهُ مِنْهَا مسلم مین انس رضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ نکالے جاوینگے دوزخ سے چار شخص تو سامھنے لاے جاوینگے خدا کے
سو ان مین سے ایک شخص مہنہ پھیر کے کہیگا اے میرے رب جب کہ تو نے مجھکو دوزخ سے
نکالا تو اب مجھکو اوسمین پھر نہ ڈالیو تو خدا اوسکو نجات دیگا

خ اَبُوْ سَعِيْدٍ يُدْعٰى نُوْحٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ هَلْ ۴۷۶
بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لِاُمَّتِهٖ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَتَانَا مِنْ نَذِيْرٍ فَيَقُوْلُ مَنْ
يَشْهَدُ لَكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَاُمَّتُهٗ فَتَشْهَدُوْنَ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا
كُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا
بخاری مین ابوسعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بُلایا جاویگا نوح قیامت کے دن تو کہیگا اے میرے
رب مین حاضر ہون تیری خدمت اور اطاعت مین تو خدا فرماویگا کہ کیا تو نے اپنی امت کو پیغام
بھیجا تھا یعنے عذاب سے ڈرایا تھا تو نوح کہیگا کہ ہان مینے پیغام سُنا دیا ہی تو اوسکی امت سے کہا
جاویگا کہ کیا نوح نے تمکو پیغام بھیجا تھا تو اوسکی اُمت کے لوگ کہینگے کہ ہمارے پاس تو کوئی
ڈرانے والا نہین آیا تو خدا نوح سے فرما دیگا کہ تیرے دعوے کا کون گواہ ہی جو تیری گواہی دے
تو نوح کہیگا کہ محمد ص اور اوسکی اُمّت میرے گواہ ہین سو تم لوگ گواہی دوگے کہ مقرر نوح نے انکو پیغام
بھیجا تھا سو یہی مطلب ہی خدا کے اس قول کا اور اسیطرح ہمنے بنایا تمکو عادل اور افضل امت
تاکہ تم گواہ ہو لوگون پر اور رسول تم پر گواہ ہووے ف اس حدیث اور اس آیت سے اُمّت
محمدی کی فضیلت سب اُمّتون پر خوب ثابت ہوئی اسواسطے کہ گواہی کی لیاقت ہر ایک شخص کو نہین
ہوتی گواہی کے واسطے عدالت اور صداقت شرط ہی بعضی روایت مین آیا ہی کہ نوح کی
امت کہیگی کہ امت محمدی ہمارے وقت مین کہان موجود تھی جو دیکھے انکی گواہی کیونکر سند
ہوگی تو امت محمدی جواب دیگی کہ ہرچند ہم تمہارے وقت مین نہ تھے لیکن ہمکو یہ حال قرآن

شریف سے معلوم ہوا کہ خدا کے کلام سے زیادہ تر کسیکے کلام کی سند نہین

۴۷۷ ق أَبُوهُرَيْرَةَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ رَبِّي فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک آدمی کی دعا اوسوقت تک مقبول ہوگی جبتک کہ وہ اسطرح سے جلدی نکرے کہ مینے اپنے رب سے دعا کی تھی سو اوسنے میری دعا نہ قبول کی **ف** دعا مین اسطرح شتابی کرنا ایسی بے ادبی ہی کہ اوسکا ثمرہ محرومی ہی آدمی کو خدا کی کارخانے کا بھید کیا معلوم ہی جو جلدی کرتا ہی خدا ہی خوب جانتا ہی کہ جلد نہ دعا قبول ہونے مین کیا حکمت ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ مسلمان کی دعا نامقبول نہین ہوتی خواہ دنیا مین اوسکا اثر ظاہر ہوتا ہی خواہ آخرت مین بہت چیزون کی تمنا آدمی دنیا مین کرتا ہی حالانکہ اوسکے حق مین بہتر نہین سو اسلیے حق تعالی اوسکے عوض آخرت مین ثواب دیگا اسواسطے کہ اپنے دروازے سے کریم کسیکو محروم نہین پھیرتا

۴۷۸ ص عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلَّا الدَّيْنَ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شہید کے سب گناہ معاف ہوجاتے ہین سوائے قرض کے **ف** یعنے قرض کا مواخذہ شہید سے بھی باقی رہتا ہی اس حدیث مین اشارہ ہی کہ قرض ادا کرنے مین سستی نکرے علمانے کہا ہی کہ قرض سے مراد جمیع حقوق العباد ہین یعنے شہید سے خدا کے گناہ سب معاف ہوجاتے ہین مگر بندون کے گناہ کا مواخذہ رہتا ہے

۴۷۹ خ أَبُوهُرَيْرَةَ يُقَالُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ خُلُودٌ وَلَا مَوْتَ وَلِأَهْلِ النَّارِ يَا أَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ وَلَا مَوْتَ بخاری مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بہشت والون سے کہا جاویگا کہ تمکو ہمیشگی ہی اور کبھی موت نہین اور دوزخ والون سے کہا جاویگا کہ اے دوزخیو تمکو ہمیشگی ہے اور کبھی تمکو موت نہین **ف** معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ کو فنا نہین

الباب التاسع

نوین باب مین پانچ فصلین ہین پہلی فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر فعل ماضی ہی

حج عمر اتانی اللیلة آت من ربی فقال صل فی هذا الوادی المبارک وقل ۴۸۰
عمرة فی حجة بخاری مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آیا میرے پاس ایک
آنیوالا میرے رب کی طرف سے سو اوسنے کہا کہ نماز پڑھ اس مبارک نالے مین اور کہہ عمرہ
داخل ہوا حج مین ف نوین سال حضرت حج کو چلے مدینے سے جب اوس نالے مین پہنچے
جسکا عقیق نام ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے حج اور عمرہ ساتھ ایک احرام سے ادا کر اسکو
قران کہتے ہین یہ حدیث امام اعظم کی دلیل ہی کہ قران افضل ہی نزدیک حج اور تمتع سے تمتع یہ کہ
عمرہ کرکے احرام اتارے پھر حج کے موسم مین دوسرا احرام باندہ کے حج ادا کرے

ف ابوذر اتانی جبرئیل فبشرنی انه من مات من امتک لا یشرک ۴۸۱
بالله شیئا دخل الجنة قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی
وان سرق بخاری اور مسلم مین ابوذر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل
آیا سو اوسنے مجھکو بشارت دی کہ جو مریگا تیری امت سے اس حالت پر کہ شرک نکرتا ہو اللہ سے
کسی چیز کا تو وہ بہشت مین داخل ہوگا ابوذر نے کہا مینے کہا کہ اگرچہ وہ زنا کرے اور چوری
کرے تو بھی بہشت مین داخل ہوگا حضرت نے فرمایا کہ ہان اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے ف
یعنے ایمان بہشت مین انجام کو لیجاویگا اگرچہ گناہون کے سبب سے سزا پاوے یا بدون سزا مغفور ہو جاوے

ف ابوهریرة احتج آدم وموسی فقال موسی یا آدم انت ابونا خیبتنا ۴۸۲
واخرجتنا من الجنة فقال له آدم انت موسی اصطفاک الله بکلامه وخط
لک التوراة بیده اتلومنی علی امر قدره الله علی قبل ان یخلقنی
باربعین سنة فحج آدم موسی بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ بحث کی آدم اور موسی نے سو کہا موسی نے اے آدم تو ہمارا باپ ہی تو نے ہمکو بے
نصیب کیا اور ہمکو تو نے بہشت سے نکالا یعنے اگر تم گیہون نہ کھاتے تو بہشت سے تم اور تمہارے
فرزند نہ نکالے جاتے تو آدم نے موسی سے کہا کہ تو موسی ہی کہ تجھکو خدا اپنے اتنے کلام سے

برگزیدہ کیا اور تجھکو توریت اپنے دست قدرت سے لکھہ دی کیا تجھکو ملامت کرتا ہی اور الزام دیتا
ہی اوس کام پر جو خدا نے میری تقدیر مین لکھا تھا چالیس برس میرے پیدا کرنے سے پہلے
تو جیت گئے آدمؑ موسیٰؑ سے **ف** پوری روایت مصابیح مین یون ہی کہ گفتگو کی آدم اور موسیٰ
نے اپنے رب کے پاس تو غالب ہوئے آدم موسیٰ پر کہا موسیٰ نے تو ہی آدم ہی کہ تجھکو خدا نے اپنے
دست قدرت سے بنایا اور اپنی روح تجھہ مین پھونکی اور فرشتون سے تجھکو سجدہ کرایا اور تجھکو اپنے
بہشت مین رکھا پھر تو نے اپنے گناہ سے لوگون کو زمین پر گرایا تو آدم نے کہا تو ہی موسیٰ ہے
کہ تجھکو خدا نے اپنی پیغمبری اور اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجھکو توریت دی جسمین ہر چیز کا مفصل
بیان ہی اور تجھکو مناجات کے واسطے اپنے نزدیک کر لیا سو بتلا تو کہ خدا نے توریت کو میرے پیدا
کرنے سے پہلے کی برس آگے لکھا تھا موسیٰؑ نے کہا چالیس برس آدم نے کہا کیا تو نے یہ مطلب
بھی دیکھا کہ آدم نے نافرمانی کی موسیٰ نے کہا کہ ہان آدم نے کہا پھر کیون مجھکو تو ملامت کرتا
ہی اوس کام کے کرنے پر جو میری تقدیر مین چالیس برس میری پیدائش سے اگے ٹھہر چکا تھا
حضرت نے فرمایا سو جیت گیا آدمؑ موسیٰؑ سے **ف** یہ گفتگو حضرت موسیٰؑ کے انتقال کے بعد
عالم ارواح مین ہوئی اور جب تک حضرت آدم اس عالم مین زندہ رہی قصور کو اپنی طرف نسبت
کرتے رہے اس حدیث سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ آدمی اپنے گناہون کو تقدیر کی طرف حوالہ کر کے
آپکو بے قصور سمجھے اسواسطے کہ عالم اجسام کا قیاس عالم ارواح پر صحیح نہین شیطان نے اپنا گناہ
اس عالم مین تقدیر کی طرف نسبت کیا اور آپکو بے قصور جانا اسی سبب سے ملعون اور مردود ہوا اور
حضرت آدم نے قصور کو اپنی طرف نسبت کیا اسی سبب سے مقبول اور محبوب ہوئے ادب اور
بندگی ادب کا نام ہی اور بے ادبی شیطانی کام ہی + شعر + بندگی نبود بجز عجز و ادب +
بے ادب محروم شد از فضل رب

عن ابن عَبَّاسٍ أَحْسَنْتُمْ وَأَجْمَلْتُمْ كَذَا فَاصْنَعُوا قَالَهُ لِبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حِيْنَ سَقَوْهُ النَّبِيْذَ ۳۸۳
عَلَى زَمْزَمَ م مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمنے یہ بہت اچھا کیا

اور بہا مین

اور نہایت خوب کیا سو کیا کر و حضرت نے عبد المطلب کی اولاد سے یہ فرمایا جب کہ اونہوں نے حضرت
کو زمزم پر کہجور کو پانی مین گہول کے پلایا **ف** روایت ہی عبد اللہ بن عباس رض سے کہ حضرت حجۃ الوداع
مین زمزم پاس اونٹ پر سوار آئے اور حضرت کے پیچہے اُسامہ بن زید سوار تہے ہمسے حضرت نے
پانی مانگا ہمنے حضرت کو کہجور کا بہیگا ہوا پانی پلایا حضرت نے خود پیا اور باقی اُسامہ کو دیا پہر حضرت نے
یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ نیک کام کی تعریف کرنا اور اوسپر ترغیب دلانا مستحب ہی

۴۸۴ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِخْتَتَنَ اِبْرَاهِيْمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَدُوْمِ بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنا ختنہ کیا ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم نے قدوم مین
ف قدوم ایک مکان کا نام ہی شام کے ملک مین اور یہ جو مشہور ہی کہ حضرت ابراہیم نے
اپنا ختنہ تیشے سے کیا سو غلط ہی قدوم سے مراد تیشہ نہین بلکہ مکان مراد ہی روایت ہی کہ حضرت
ابراہیم نے ننانوے برس کی عمر مین اپنا ختنہ کیا تہا اور یہ سنت اول وہین سے جاری ہوئی
توریت کی کتاب الخلقت مین ۱۷ فصل کے اندر مرقوم ہے کہ خدا نے ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا کہ میرے عہد کو تو یاد رکہہ
اور تیری نسل یاد رکہے ہمیشہ قیامت تک یعنی ہر مرد کا ختنہ ہوا کرے یہی نشان ہی میرے عہد کا
تمہارے بدنون مین عہد دائمی ابدی جو ختنہ نہ کریگا وہ قوم ابراہیمی سے جدا ہو گیا اوسنے خدا کا
عہد توڑا فقط بارے الحمد للہ کہ اہل اسلام اس عہد پر قائم ہین اور نصاری نے ختنہ کرنا بالکل موقوف
کر دیا حالانکہ توریت کو حق جانتے ہین اور منسوخ ہونے کے قائل نہین چنانچہ متّی کی انجیل مین
عیسی علیہ السلام نے صاف فرمایا ہی کہ مین توریت کے احکام منسوخ کرنے نہین آیا بلکہ خود عیسی
علیہ السلام کا بہی ختنہ ہوا تہا تو موجب حکم توریت کے صاف ثابت ہوا کہ نصاری قوم ابراہیمی سے
بالکل جدا ہو گئے اونہون نے دائمی عہد خدا کا توڑ ڈالا

بیان سبب ترک ختنہ نصاری

۴۸۵ **خ** اَنَسٌ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ مِنْ غَيْرِ اِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهُ بخاری مین انس رض سے روایت
کہ حضرت نے فرمایا کہ لیا علم کو زید نے سو وہ شہید ہو گیا پہر علم لیا جعفر نے سو وہ بہی شہید ہوا

پھر علم لیا عبد اللہ بن رواحہ نے سو وہ بھی شہید ہوا پھر علم لیا خالد بن ولید نے مدون سرداری کے سو خدا نے
اوسکو فتح نصیب کی **ف** حضرت نے جنگ موتہ مین لشکر بھیجا اور اوسکے تین سردار مقرر کیے اور
فرمایا کہ اگر زید شہید ہو تو جعفر طیار سردار ہی اور اگر جعفر بھی شہید ہو تو عبد اللہ بن رواحہ سردار ہے
چنانچہ جب جنگ ہوئی تو سب تینون سردار شہید ہو گئے پھر اصحاب نے صلاح مشورہ کر کے خالد بن ولید
کو اپنا سردار بنایا تو فتح ہوئی حضرت کو وہان کی خبر اوسی دن بطریق وحی کے معلوم ہوئی مدینے
مین لوگون سے فرمائی پھر اوسکے موافق خبر بھی آئی اور یہ جو فرمایا کہ خالد نے بے سرداری
فتح کی یعنے حضرت نے اونکو سردار نہین بنایا تھا بلکہ اصحاب نے اونکو بنایا تھا معلوم ہوا کہ اجماع اصحاب
حجت ہی صدیق اکبر کی بھی خلافت اصحاب کے اجماع سے ہوئی تو بے شک درست ہوئی

۴۸۶ **ف** اَبُو هُرَيْرَةَ اَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى
اَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا عَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ
اَيْ رَبِّ اغْفِرْلِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَبْدِي اَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ
الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ اغْفِرْلِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ
وَتَعَالٰى اَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ اِعْمَلْ مَا
شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ قَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰى اَحَدُ رُوَاةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَا اَدْرِيْ اَقَالَ فِي
الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ گناہ کیا کسی بندے نے کوئی گناہ کیون نہو پھر اوسنے کہا کہ الٰہی میرے گناہ کو معاف
کردے تو حق تعالی فرماتا ہی کہ میرے بندے نے گناہ کیا اور اوسنے جانا کہ اوسکا ایسا رب ہی کہ
گناہ کو معاف کرتا ہی اور گناہ کو پکڑتا ہی پھر اوسنے توبہ توڑی سو گناہ کیا تو اوسنے کہا اے میرے
رب میرا گناہ معاف کر تو حق تعالی فرماتا ہی کہ میرے بندے نے گناہ کیا سو اوسنے جانا کہ اوسکے
کہ گناہ کو معاف کرتا ہی اور گناہ کو پکڑتا ہی پھر اوسنے توبہ توڑی سو اوسنے گناہ کیا تو اوسنے
کہا کہ اے میرے رب میرا گناہ بخش دے سو حق تعالی فرماتا ہی گناہ کیا میرے بندے نے تو اوسنے

جانا کہ اوسکا ایک رب ہی کہ گناہ بخشتا ہی اور گناہ کو پکڑتا ہی کر جو تیرا جی چاہی سو مقرر سینے تجھکو بخشا عَبْدًا اَلْاَعْلٰی اس حدیث کے ایک راوی سینے کہا کہ مین نہین جانتا کہ حضرت نے تیسرے بار یا چوتھے بار فرمایا کہ کر جو تیرا جی چاہی **ف** یعنے جتنے بار گناہ کرے آدمی توبہ کرے گا اوسکی توبہ مقبول ہوگی آدمی کا قصور اگر کیجئے تو دو تین بار مین تنگ ہوجاتا ہی یہان کریمی کی شان ہی تنگی کا کیا امکان ہی + **نظم** + باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ + گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ + این درگہ ما درگہ نومیدی نیست + صد بار اگر توبہ شکستی باز آ + لیکن شرط یہ ہی کہ توبہ کے وقت ندامت ہو اور اوس گناہ کے کرنے کا قصد نہو اور اگر اوس گناہ کرنے کا قصد دل مین موجود ہو تو صرف زبان سے توبہ کرنا گویا مسخراپن کرنا ہی اور یہ جو فرمایا کہ تو کر جو تیرا جی چاہی یعنے جس گناہ کے بعد توبہ ہی ہو تو ایسا گناہ مغفرت کو نہین روکتا اور یہ مطلب نہین کہ توبہ کے بعد آدمی سینے قید ہو جاوے جو جی چاہے سو کرے ۔

۴۹۷ **م** عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ اَرْسَلَنِیْ بِصِلَةِ الْاَرْحَامِ وَکَسْرِ الْاَوْثَانِ وَاَنْ نُوَحِّدَ اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا قَالَہٗ لَہٗ حِیْنَ سَاَلَہٗ بِاَیِّ شَیْءٍ اَرْسَلَکَ یَعْنِی اللّٰہُ مسلم مین عمرو بن عبسہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجھکو بھیجا ہی برادر پروری بتلانیکو اور بتون کے توڑنے کو اور اسو اسطے کہ ہم سب لوگ خدا کو اکیلا مالک جانین اور اوسکے ساتھہ کسی چیز کو شریک نہ سمجھین حضرت نے عمرو بن عبسہ سے فرمایا جب کہ اوسینے پوچھا حضرت سے کہ خدا نے تمکو کس کام کے واسطے بھیجا ہی **ف** ابتداء اسلام مین جب کہ اسلام بہت ضعیف تھا یہ شخص یعنے عمرو بن عبسہ مکے مین آیا حضرت سے اوسینے پوچھا کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا مین پیغمبر ہون اوسینے کہا پیغمبر کیا حضرت نے فرمایا خدا نے مجھکو بھیجا ہی اوسینے کہا کسواسطے بھیجا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اوسینے کہا کسنے کسنے تمہارا ساتھہ دیا ہی حضرت نے فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام سینے یعنے ابوبکر صدیق اور بلال نے پھر اوسینے کہا مین بھی تمہارا ساتھہ دیتا ہون حضرت نے فرمایا ابھی تو میرا ساتھہ نہ دے سکیگا تو نہین دیکھتا میری ناتوانی اور کافرونکا غلبہ آب تو اپنے گھر پلٹ جا

جب تو ہماری نفع نسنو تو آنیو

ق حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ قَالَهُ بخاری اور مسلم مین حکیم بن حزام سے ۴۰۰
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو مسلمان ہوا اوس نیکی پر جو تجھسے آگے ہوئی ف حکیم بن
حزام سے روایت ہی کہ مینے مسلمان ہونے کے وقت عرض کی کہ یا رسول اللہ حالت کفر مین
جو مینے نیکیان کی ہین جیسے برادر پروری اور گردن ازاد کرنا سو اوسکا بھی ثواب مجھکو ملیگا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے اسلام کی برکت سے اگلی نیکی کا ثواب ضائع نہوگا

ق الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي قَالَهُ لِجَعْفَرَ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بخاری اور مسلم ۴۶۶
مین براء ابن عازب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو میری صورت اور سیرت مین مشابہ ہے
یہ حضرت نے جعفر بن ابی طالب سے فرمایا ف اس حدیث سے بڑی فضیلت جعفر طیار کی ثابت ہوئی
حضرت کے ظاہر اور باطن کے ساتھ مشابہت ہونا نہایت عمدہ کمال ہے

ق أَبُو هُرَيْرَةَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوا بِنَبِيِّهِ يُشِيرُ إِلَى رَبَاعِيَتِهِ اشْتَدَّ ۴۹۰
غَضَبُ اللهِ عَلَى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُولُ اللهِ فِي سَبِيلِ اللهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سخت غضب ہوا خدا کا اوس قوم پر جنہون نے خدا کے پیغمبر سے ایسا کیا
حضرت اشارہ کرتے تھے اپنے دندان مبارک کے شہید ہونے پر نہایت غضب ہے خدا کا اوس
مرد پر جسکو رسول اللہ قتل کرے راہ خدا مین ف جنگ احد مین کافرون نے پتھر مارے حضرت
کا دانت شہید ہوا اور چہرہ شریف پر کھر ونچا لگا اور اوسپر زخم آیا علی مرتضی رض پانی سے حضرت
کا خون دہوتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اوسی لڑائی مین حضرت نے اُبی بن خلف
کو برچھے سے زخمی کیا چنانچہ وہ ملعون مکے مین جاکر اوسی زخم کے صدمے سے مرگیا

ق أَبُو هُرَيْرَةَ اشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَهُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ ۴۹
فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ
مِنْكَ الْأَرْضَ وَلَمْ أَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ الَّذِي اشْتَرَى الْأَرْضَ إِنَّمَا بِعْتُكَ الْأَرْضَ

وَمَا فِيهَا فَتَحَاكَمَا اِلَى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا اِلَيْهِ اَلَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِي غُلَامٌ
وَقَالَ الْاٰخَرُ لِي جَارِيَةٌ فَقَالَ اَنْكِحَا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَاَنْفِقَا عَلٰى اَنْفُسِكُمَا
مِنْهُ وَتَصَدَّقَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مول لی ایک مرد نے
دوسرے مرد کی زمین سو زمین کے مول لینے والے نے اوسکی زمین مین ایک گھڑا پایا جسمین
سونا تھا تو بیچنے والے سے زمین کے مول لینے والے نے کہا کہ اپنا سونا مجھسے لے مینے
تو تجھسے زمین مول لی تھی اور تجھسے مینے سونا نہین مول لیا تو بیچنے والے نے زمین کے مول
لینے والے سے کہا کہ مینے تو تجھسے زمین اور جو اوسکے اندر تھا سب بیچ ڈالا یعنے وہ
بھی تیرا حق ہی میرا حق نہین سو وے دونون اپنا جھگڑا فیصل کروانے گئے ایک اور مرد کے پاس
تو جسکے پاس فیصلہ کروانے کو گئے اوسنے کہا کہ تم دونون کے اولاد بھی ہی تو ایک نے کہا کہ میرے
ایک لڑکا ہی دوسرے نے کہا کہ میری ایک لڑکی ہی تو اوسنے کہا تم دونون اوس لڑکی کا لڑکے
کے ساتھہ نکاح کر دو اور اوس مال کو اون دونون پر خرچ کرو اور اون پر خیرات کرو ف
اس حدیث مین خوش نیتی اور دیانتداری کا بیان ہی اور حاکم نے جب کہ اونکو خوش نیت دیکھا
تو اون مین رشتہ داری مناسب جانی اور اوس مال کے خرچ کرنے کا کیا خوب طریقہ نکالا
وعن ابن عَبَّاسٍ اَصَبْتَ بَعْضًا وَاَخْطَاْتَ بَعْضًا قَالَهُ لِاَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۴۹۲
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے بعضی جگہہ ٹھیک
تعبیر کہی اور بعضے مقام پر تو چوک گیا یہ حضرت نے ابی بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا ف ایک
شخص حضرت کے پاس آیا اوسنے کہا یا رسول اللہ مینے خواب مین دیکھا کہ بدلی سے گھی اور
شہد ٹپکتا ہی لوگ اوسکو اپنے اونجلون مین بھرتے ہین بعضا زیادہ لیتا ہی اور بعضا کم اور مینے
آسمان سے ایک رسی لٹکی دیکھی سو حضرت اوسکو پکڑ کے چڑھ گئے پھر حضرت کے بعد ایک اور مرد اوسکو
پکڑ کے چڑھ گیا پھر ایک اور مرد چڑھ گیا پھر ایک اور مرد نے اوسکو پکڑا سو وہ رسی ٹوٹ گئی پھر جوڑی
گئی سو وہ بھی چڑھ گیا تو صدیق اکبر نے کہا کہ میرے ماں باپ حضرت پر قربان اگر اجازت ہو تو مین اس خواب

کی تعبیر کہون حضرت نے فرمایا تو ہی اسکی تعبیر کہہ صدیق اکبر نے کہا وہ بدلی تو اسلام کی بدلی ہی اور گہی اور شہد جو ٹپکتا ہی سو قران ہی اور اوسکی شیرینی اور جو لوگ اوسکو لون مین سمیٹتے ہین سو قران خوان ہین کسیکو بہت قران یاد ہی اور کسیکو کم اور وہ رسّی جو آسمان سے لگی ہی سو وہ دین حق ہی جسپر تو قائم ہی سو خدا تجہکو اوسیکے سبب سے اپنی طرف چڑہا لیگا پہر آپکے بعد آپکا خلیفہ اوسیطرح چڑہ جاویگا پہر دوسرا خلیفہ چڑہ جاویگا پہر تیسرا خلیفہ چڑہنے کا ارادہ کریگا تو کچہہ خلل پڑجاویگا آخر کو وہ خلل مٹ جاویگا سو وہ بہی چڑہ جاویگا حضرت اب فرمائی کہ مینے ٹہیک تعبیر کہی یا کہین چوک گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ف** بعضے علما نے کہا کہ ہرچند تعبیر سب ٹہیک تہی لیکن خطا یہ ہوئی کہ حضرت سے تعبیر کی اجازت مانگی اگر صدیق اکبر صبر کرتے اور حضرت خود تعبیر کہتے تو خوب ہوتا اور بعضے عالم یون کہتے ہین کہ بعضی عبارت کی تعبیر مین خطا ہوئی شہد کی تعبیر تو قران کی خوب ہوئی لیکن گہی کی تعبیر حدیث کو کہنا تہا واللہ اعلم

۴۹۳ عَنْ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَضَلَّ اللّٰهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْيَهُوْدِ يَوْمُ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارٰى يَوْمُ الْاَحَدِ فَجَاءَ اللّٰهُ بِنَا فَهَدَانَا اللّٰهُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَكَذٰلِكَ هُمْ تَبَعٌ لَنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا وَالْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ وَيُرْوٰى بَيْنَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہکا دیا خدا نے جمعہ سے اونکو جو ہمسے پہلے تہے تو یہودیون کے واسطے ہفتے کا دن ہوا اور نصاریٰ کے واسطے یکشنبہ کا دن ہوا پہر خدا ہمکو لایا سو خدا نے ہمارے واسطے جمعہ کا دن بتلایا سو خدا نے جمعہ اور ہفتہ اور یکشنبہ بنایا یعنے جمعہ کو مقدم کیا ہفتے اور یکشنبے پر اور اسیطرح وے لوگ ہمارے پس رو ہونگے قیامت کے دن ہم دنیا مین تو پچہلے ہین اور قیامت مین پہلے ہین جنکا اول فیصلہ ہوگا سب خلق سے پہلے اور ایک روایت یون ہی کہ ہم اون لوگون مین مقدم ہین جنکا فیصلہ سب خلق سے اول ہوگا **ف** انسان سب کے واسطے خدا کے نزدیک جمعہ کا دن تعظیم اور عبادت کے لائق نہایت مناسب تہا اسواسطے کہ حضرت آدم اسی دن پیدا ہوئے

اور دنیا مین

اور قیامت بھی اسی دن ہوگی تو انسان سے اسی دن کو خوب مناسبت ٹھہرے لیکن یہود اور نصاری سے کے فہم مین یہ بات نہ آئی یہود سے ہفتے کی تعظیم کی اس خیال سے کہ خدا اپنے اسی دن پیدائش سے فراغت کی اور نصاری سے یکشنبے کی تعظیم کی اس شعور سے کہ عیسی علیہ السلام اون سے کے گمان مین سولی پانے سے کے بعد قبر سے اسی دن نکلے اور آسمان پر سے گئے حضرت نے فرمایا کہ جیسے ہمارا دن اون سے کے دن پر دنیا مین مقدم ہی اسیطرح قیامت مین اُمت محمدی اون پر مقدم ہوگی کہ اول ہی امت حساب کتاب سے فراغت پا جاویگی چنانچہ ایسے مطابق ہی تیکی انجیل باب ۲ مین امت محمدی کی صفت موجود ہے کہ پچھلی امت اگلی جاویگی اگلے پچھلے ہونگے

ق جابر م انس اِهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بخاری اور مسلم مین جابر سے ۴۹۴
اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جنبش کی خدا کے عرش نے سعد بن معاذ کے کی موت سے ف سعد بن معاذ مدینے سے کے سردار تھے جنگ اُحد مین شہید ہوئے اون کی فضیلت مین حضرت نے یہ حدیث فرمائی عرش کو جنبش سعد کی روح سے کے سبب سے ہوئی اسواسطے
که کاملین کی روحین موت کے بعد عرش کے نیچے جا کر ٹھہرتی ہین

ق انس بَارَكَ اللّٰهُ فِي لَيْلَتِكُمَا دَعَا بِهِ لِاَبِي طَلْحَةَ وَاُمِّ سُلَيْمٍ بخاری اور مسلم مین ۴۹۵
انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا برکت دیوے تم دونون کی رات مین یہ دعا حضرت نے ابوطلحہ اور اُمّ سُلَیم سے کے حق مین کی ف اُمّ سُلَیم ابوطلحہ کی بی بی کا نام تھا سو ابوطلحہ کا لڑکا مرگیا تھا ابوطلحہ گھر مین نہ تھے جب ابوطلحہ گھر مین آئے تو اُمّ سُلَیم سے نے لڑکے مرنے کی خبر نہ کی ابوطلحہ کے آگے کھانا رکھا اونہون سے نے بخوبی کھانا کھایا اور پانی پیا پھر صحبت کی فجر سے کے قریب اُمّ سُلَیم سے نے کہا اے ابوطلحہ اگر ایک قوم دوسری قوم سے کوئی چیز عاریت مانگین پھر وے لوگ اگر اپنی چیز طلب کرین تو دیوین یا نہ دیوین ابوطلحہ سے نے کہا کہ بیگانی چیز دینے مین کچھ عذر نہ چاہیے تب اُمّ سُلَیم سے نے کہا تمہارا بیٹا مرگیا صبر کرو تا کہ ثواب پاؤ ابوطلحہ سے نے یہ قصہ حضرت سے کہا تب حضرت نے اون سے کے حق مین یہ دعا کی یعنی خدا انکو اولاد دیوے بعضی روایت مین آیا ہی کہ اوسی رات اُمّ سُلَیم کو حمل رہا پھر لڑکا پیدا ہوا حضرت نے اوسکا عبد اللہ نام رکھا حضرت کو اُمّ سُلَیم کی مضبوطی اور ایسے غم مین خاوند

کی آرام رسانی پسند آئی

۴۱۶ ق ابو هریرۃ تحاجت وَیُرْوَی احتجت النار والجنۃ فقالت هٰذِهٖ یدخلنی الجبارون والمتکبرون وقالت هٰذِهٖ یدخلنی الضعفاء والمساکین فقال اللہ لهٰذِهٖ انت عذابی اعذب بک من اشاء وقال لهٰذِهٖ انت رحمتی ارحم بک من اشاء ولکل واحدۃ منکما ملؤها بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا آپسمین حجت کی دوزخ اور بہشت نے تو دوزخ سے کہا کہ مجھہ مین گردن کش اور مغرور لوگ داخل ہون گے اور بہشت نے کہا کہ مجھہ مین غریب اور مسکین لوگ داخل ہون گے تو حق تعالی نے دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہی تیرے سبب سے عذاب دونگا جسکو چاہونگا اور بہشت سے فرمایا کہ تو میری رحمت ہی رحم کرونگا تیرے سبب سے جسپر کہ چاہونگا اور تم دونو مین ہر ایک کو اسیطے بھرتی ہی ف دوزخ اور بہشت مین افضلیت کی بحث ہوئی دوزخ نے آپکو بہشت سے افضل جانا اس دلیل سے کہ خدا کے نافرمانون کو وہی سزا دیویگا اور بہشت نے آپکو افضل سمجھا اس دلیل سے کہ خدا کے مطیع اور نیک بندونکو وہی ثواب اور جزا دیویگا حق تعالی نے فیصلہ کر دیا کہ تم دونون برابر ہو دوزخ مظہر قہر الٰہی ہی اور بہشت مظہر رحمت الٰہی ہی

۴۹۷ م ابن مسعود تربت یداک اتشهد انی رسول اللہ قالہ لابن صیاد مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرے ہاتھہ خاک مین بھین کیا تو اسکی گواہی دیتا ہی کہ مین خدا کا رسول ہون یہ حضرت نے ابن صیاد سے فرمایا ف اسکا قصہ ہو چکا کہ ابن صیاد مدینے مین یہودی کا لڑکا تھا جنون سے اوسکو کچھہ حال معلوم ہو جاتا تھا جب حضرت نے اوس سے یہ حدیث فرمائی اوسنے کہا کہ ہان مین جانتا ہون کہ تم عرب کے رسول ہو

۴۹۸ خ ابو هریرۃ تعس عبد الدینار وعبد الدرهم وعبد الخمیصۃ ان اعطی رضی وان لم یعط سخط تعس وانتکس واذا شیک فلا انتقش طوبی لعبد اخذ بعنان فرسه فی سبیل اللہ اشعث راسه مغبرۃ قدماه ان کان فی الحراسۃ کان فی

الحراسۃ

الْحِرَاسَةِ وَاِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ اِنِ اسْتَاذَنَ لَمْ يُوْذَنْ لَهُ وَ
اِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ منہہ کے بہل گر پڑا اشرفی
کا بندہ اور روپے کا بندہ اور سیاہ کمل دہاری دار کا بندہ اگر اوسکو دیجئے تو راضی رہی اور
اگر نہ دیجئے تو ناخوش ہوا اوندہا گرا اور اولٹا ہوگیا اور اگر اوسکے کانٹا چبہے تو نہ نکال سکے خوشی
ہو جیو اوس بندیکو جو اپنے گہوڑے کی باگہہ راہ خدا مین تہامہتی ہی اوسکے سر کے بال بکہرے
اور اوسکے دونون قدم گرد مین بہرے اگر اوسکو چوکیداری مین رکہئے تو چوکیداری مین رہی
اور اگر اوسکو لشکر کے پیچہے حفاظت کے واسطے مقرر کیجئے تو وہین رہی اگر وہ سردار پاس آنے
کی اجازت مانگے تو اوسکو اجازت نہ ملے اور اگر کسیکی سفارش کرے تو نہ قبول ہو **ف**
اس حدیث مین لالچی کی نہایت مذمت اور گمنام غازی کی کمال فضیلت کا بیان ہی لالچی کو بندہ
دینار اور بندہ درہم اور بندہ پوشاک اسواسطے فرمایا کہ لالچ کے سبب سے اوس سے دینداری اور خدا کی بندگی
نہین ہوسکتی شب و روز اوسکی عمر دنیا حاصل کرنے مین بسر ہوتی ہی تو حقیقت مین وہ خدا کا بندہ
نرہا دنیا کا بندہ ہوگیا عرب لوگ سیاہ کمل دہاری دار کو بہت پسند کرتے تہے اسواسطے حضرت نے
اوسکو ذکر کیا لیکن مراد ہر قسم کا عمدہ لباس ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دینداری کے ساتہہ
اگر گمنامی اور لوگون مین بے قدری ہو خدا کو نہایت پسند ہے

۴۹۹ ح ابُوْهُرَيْرَةَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِهِ لَا يُخْرِجُهُ مِنْ بَيْتِهِ اِلَّا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِهِ
وَتَصْدِيْقُ كَلِمَاتِهِ اَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرُدَّهُ اِلَى مَسْكَنِهِ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ بخاری
مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ضامن ہوگیا ہی خدا اوسکا جسنے اوسکی راہ
مین جہاد کیا نہ نکالا ہو اوسکو اپنے گہر سے مگر راہ خدا مین جہاد کی نیت نے اور آیات اور احادیث
کی تصدیق نے خدا اس بات کا ضامن ہوا ہی کہ یا اوسکو بہشت مین داخل کریگا یا اوسکو اوسکے
وطن مین ثواب یا مال غنیمت کے ساتہہ پہر لاویگا **ف** یعنے خالص نیت والے غازی کا خدا
ضامن ہی کہ اگر وہ شہید ہوا تو بہشت مین گیا اور اگر زندہ رہا تو ثواب یا غنیمت کا مال لیکر آیے

گهر مین آیا دونون صورت مین اوسکا بہلا ہی

ق اَبُو هُرَيْرَةَ جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى فَقَالَ لَهُ أَجِبْ رَبَّكَ فَلَطَمَ مُوسَى عَيْنَ
مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَأَهَا فَرَجَعَ الْمَلَكُ إِلَى اللّٰهِ فَقَالَ إِنَّكَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَكَ لَا يُرِيدُ
الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَأَ عَيْنِي فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ إِلَى عَبْدِي فَقُلِ الْحَيٰوةَ
تُرِيدُ فَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْحَيٰوةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا وَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ
فَإِنَّكَ تَعِيشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْآنَ مِنْ قَرِيبٍ رَبِّ أَدْنِنِي
مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَوْ أَنِّي عِنْدَهُ
لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَنْبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ملک لموت موسیٰ پاس آیا تو اوسنے کہا اپنے رب کا حکم مان یعنے
موت قبول کر تو موسی سنے ملک الموت کی آنکہہ پر طمانچہ مارا تو اوس آنکہہ کو پہوڑ ڈالا تو فرشتہ خدا کی
طرف پلٹ گیا سو اوسنے کہا الہی تو نے مجہکو اپنے ایسے بندے پاس بہیجا جو موت کو نہین چاہتا
اور اوسنے تو میری آنکہہ پہوڑ ڈالی سو خدا نے اوسکی آنکہہ بنا دی اور فرمایا کہ پلٹ جا میرے بندے کے
پاس اور یہ کہہ کہ تو زندگی چاہتا ہی سو اگر تو زندگی چاہتا ہو تو اپنا ہاتہہ بیل کی پیٹہہ پر رکہہ سو جسقدر ترا
ہاتہہ بالون کو ڈہک لیگا تو جی بال ہون سگے اوستے برس تو زندہ رہیگا موسی سنے کہا پہر کیا ہوگا
فرشتے سنے کہا پہر آخر کو موت ہی موسی سنے کہا اگر یہی حال ہی تو ابہی سہی اے میرے رب
مجہکو قریب کر دے پاک زمین سے یعنے بَیْتُ الْمَقْدِسْ سے پتہر پہینک مارنے کی مسافت کے
برابر پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا خدا کی قسم اگر مین اوس مکان پاس ہوتا تو تمکو دکہلا دیتا موسیٰ کی قبر جو راہ سے
کنارے کی طرف ہی سرخ ٹیلے کے پاس **ف** اس حدیث مین سے دین لوگ طعنہ
کرتے ہین کہ فرشتے کی آنکہہ پہوڑنا آدمی سے نہین ہو سکتا اور ملک لموت تو بموجب حکم الہی کی
آیا تہا موسی سنے کیون مارا اطاعت کیون نہ کی تو معلوم ہوا کہ موسی کو دنیا کی زیست بہت پیاری تہی
اوسکا جواب یہ ہی کہ فرشتہ آدمی کی صورت پر آیا تہا تو آدمی سب کے خواص اوسپر ظاہر ہو جاتے ہین لوس

صورت سے آنکھ کا صدمہ سے بیہوش ہونا کچھ تعجب نہین اور حضرت موسی نے ملک الموت کو نہ پہچانا
تھا بلکہ جانا تھا کہ یہ کوئی آدمی ہی روح نکالنے کا جھوٹھا دعوی کرتا ہی کیونکہ روح نکالنا سوا
فرشتے کے آدمی کا کام نہین اسواسطے اوسکو اپنے پاس سے ڈھکیلا اتفاقاً آنکھہ پر ہاتھ پڑگیا
آنکھہ پھوٹ گئی اور یہ گمان غلط ہی کہ حضرت موسی کو زندگی بہت پیاری تھی اسواسطے کہ دوسری
بار زیادتی عمر کا خدا نے پیغام دیا اور حضرت موسی نے نہ قبول کیا

٥٠١ ف ابوہریرۃ جَعَلَ اللّٰہُ الرَّحْمَۃَ مِائَۃَ جُزْءٍ فَاَمْسَکَ عِنْدَہٗ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ
وَاَنْزَلَ فِی الْاَرْضِ جُزْءًا وَّاحِدًا فَمِنْ ذٰلِکَ الْجُزْءِ یَتَرَاحَمُ الْخَلَائِقُ حَتّٰی تَرْفَعَ الدَّابَّۃُ
حَافِرَهَا عَنْ وَّلَدِهَا خَشْیَۃَ اَنْ تُصِیْبَہٗ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ خدا نے رحمت کے سو حصے کیے سو اپنے پاس ننانوے ٩٩ حصے رکھے اور ایک حصہ زمین
مین اوتارا سو اوسے ایک حصے سے سب مخلوقات آپسمین رحمت کرتے ہین اور ایک دوسرے
پر ترس کھاتے ہین یہان تک کہ جانور اپنا کھر اوٹھا لیتا ہی اپنے بچے پر سے اس خوف سے کہ
کہین اوسکے نہ لگ جاوے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رحمت الہی بندون پر بہت
ہی اسی سبب سے کافرون کو جلد نہین پکڑتا اور آخرت مین ہمارے حضرت کی شفاعت سے ہم گنہگارون
کی مغفرت ہوگی بلکہ حضرت کو جو اپنی امت پر بے حد رحمت ہی سو بھی حقیقت مین اَرْحَمُ الرّاحِمِین کی رحمت کا اثر ہے

٥٠٢ ح ابوہریرۃ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ وَتَمَامُہٗ فَاخْتَصِ عَلٰی ذٰلِکَ اَوْ ذَرْ بخاری
مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خشک ہوچکا قلم اوسپر جسکا تو ملنے والا ہی اور
اس حدیث کی تمامی یہ ہی سو خصی بن اس بات پر یا چھوڑ دے خصی ہونے کو ف ابوہریرہ نے
کہا کہ یا حضرت مین جوان ہون اور مجرد اگر اجازت ہو تو فوطے کاٹ کر خصی ہوجاؤن تاکہ زنا اور حرام سے
بچون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے جو تیری قسمت مین ہونا ہی سو قلم تقدیر اوسکو لکھ چکا یہ تیرا
خیال بیفائدہ ہے تقدیر کے آگے تدبیر نہین چلتی

٥٠٣ ح ابوقتادۃ حَفِظَکَ اللّٰہُ بِمَا حَفِظْتَ بِہٖ نَبِیَّہٗ قَالَہٗ لَہٗ سَحَرَ لَیْلَۃَ التَّعْرِیْسِ حِیْنَ دَعَمَہٗ

ثالثۃً مسلم مین ابو قتادہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا تیری محافظت کرے اوسکے بدلے کہ تو نے خدا کے پیغمبر کی محافظت کی یہ حضرت نے ابو قتادہ سے فرمایا لیلۃ التعرس کی صبح کو جب کہ ابو قتادہ نے تیسرے بار حضرت کو ٹیک دیکر سنبہالا **ف** حضرت نے خیبر کو فتح کر کے رات کو کوچ کیا صبح کے قریب حضرت پر نیند کا غلبہ ہوا حضرت سوار تھے نیند کے سبب جہک جہک جاتے تھے اور ابو قتادہ انصاری حضرت کو تہام لیتے تھے تیسرے بار حضرت کو معلوم ہوا کہ ابو قتادہ تہامتے آتے ہین تب حضرت نے اونکے حق مین یہ دعا کی

ف ابو هُرَيْرَةَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰئِكَ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ قَالَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ حَتَّى الْاٰنَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیدا کیا خدا نے آدم کو اور اوسکا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا پھر خدا نے کہا آدم سے کہ جا سو ان فرشتون کو سلام کر پھر سُن کہ تجھکو سلام کا کیا جواب دیتے ہین سو وہی سلام اور جواب تیرا اور تیری اولاد کا ہی تو آدم نے فرشتون سے کہا کہ السلام علیکم سو فرشتون نے کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ اور فرشتون نے آدم کے سلام کے جواب مین رحمۃ اللہ کی لفظ زیادہ کی سو جو بہشت مین داخل ہوگا آدم کی صورت پر ہوگا یعنے ساٹھ ہاتھ کا قد ہوگا حضرت نے فرمایا سو ہمیشہ لوگون کے قد گھٹتے گئے اب تک **ف** حضرت آدم سے جتنا زمانہ بعید ہوتا گیا آدمیون کے قد بھی گھٹتے گئے بہشت مین سب برابر ہو جاوینگے ہر چند ساٹھ ہاتھ کا قد اسوقت مین خوشنما نہین معلوم ہوتا اسواسطے کہ ہمارے قد چہوٹے چہوٹے ہین لیکن بہشت مین خوشنما معلوم ہوگا اسواسطے کہ سب برابر ہوجاوینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ السلام علیک کرنا اور جواب مین وعلیک السلام ورحمۃ اللہ کہنا حضرت آدم کی سنت ہی جو سلام علیک چہوڑ کے بندگی یا مجرا یا آداب یا کورنش کرے وہ حقیقت مین ناخلف ہی کہ اوسنے اپنے قدیمی

اسلام علیک سنت آدم علیہ السلام ہی

خاندان کی راہ چھوڑ دی بلکہ جیسے آدم کا طریقہ چھوڑا سو آدمی نہیں

۵۰۵ ص ابو هریرة خَلَقَ اللهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْأَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوهَ يَوْمَ الثُّلَثَاءِ وَخَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِيهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَخَلَقَ آدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِي آخِرِ الْخَلْقِ فِي آخِرِ سَاعَةٍ مِنَ النَّهَارِ فِيمَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے پیدا کیا زمین کو ہفتے کے دن اور پیدا کیا اوسمین پہاڑون کو یکشنبہ کے دن اور پیدا کیا درختون کو دوشنبہ کے دن اور پیدا کیا رنج اور مصیبت کو سہ شنبہ کے دن اور پیدا کیا روشنی کو چہارشنبہ کے دن اور زمین پر جانور پہیلا یے پنجشنبہ کے دن اور آدم کو پیدا کیا عصر کے بعد جمعہ کے دن پچہلے پیدایش مین دن کی پچہلی ساعت مین مابین عصر سے رات تک **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انسان اشرف المخلوقات ہی اسواسطے کہ سب مخلوقات کے بعد پیدا ہوا دستور ہے کہ اول خیمہ اور فرش اور نوکر چاکر حاضر ہو لیتے ہین پیچہے بادشاہ کی سواری آتی ہی اور جمعہ کی پچہلی ساعت جسمین حضرت آدم پیدا ہوے خدا کو ایسی محبوب ہی کہ اوسوقت جو دعا کرے سو مقبول ہوتی ہے چنانچہ یہ مضمون اوراحادیث مین ثابت ہے،

۵۰۶ م العَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا مسلم مین عباس بن عبدالمطلب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسنے ایمان کا مزہ چکھا جو راضی ہو گیا خدا کی خدائی پر اور اسلام کے دین پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری پر **ف** خدا کی خدائی پر راضی ہونے کی یہ نشانی ہی کہ اوسکی قضا اور قدر پر راضی رہی رنج اور تکلیف اور مصیبت مین اوسکا گلہ شکوہ نکرے اور دین اسلام پر راضی ہونے کی یہ علامت ہی کہ اسلام کے احکام پر مضبوط ہو جاوے کفر کی رسومات کے گرد نہ پہٹکے اور حضرت کی پیغمبری پر راضی ہونے کی یہ پہچان ہی کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے عداوت رکہے اور جسکو یہ بات حاصل نہین اوسکو ایمان کے مزے سے خبر نہین

۵۰۷ خ اَنَسٌ ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ بخاری مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آج روزہ کہولنے والے ثواب کو لیگئے ف مصابیح مین انس رضی سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتہہ سفر مین تہے سو بعضے اصحاب روزہ دار تہے اور بعضے نے روزہ نہ رکہا تہا موسم گرمی کا تہا کہ جب منزل پر پہنچے تو روزہ دار لوگ گر پڑے اور بے روزہ لوگون نے خیمے قائم کیئے اور اونٹون کو پانی پلایا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے حد سے کا ثواب آج بے روزہ والوں کو نصیب ہوا

۵۰۸ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ رَاٰى عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ اَسَرَقْتَ فَقَالَ كَلَّا وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيْسَى اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ عَيْنِيْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکہا عیسی بن مریم نے ایک مرد کو چوری کرتے تو اوس سے کہا کیا تو نے چوری کی سو اوس نے کہا نہین صاحب مین قسم کہاتا ہون اوسکی جسکے سوا کوئی معبود نہین تو عیسی نے کہا کہ مین اللہ کا ایمان لایا اور اپنی آنکہہ کو مینے جہوٹہا جانا ف یعنے واقعی ایمان دار چوری نہین کرتا میری آنکہہ نے خطا کی سبحان اللہ حسن ظن کے یے معنی ہین ایک وے لوگ ہین جو بدون دیکہے تہمت لگاتے ہین اور غل مچاتے ہین اور ایک یے پاک لوگ ہین کہ آنکہہ سے دیکہہ کر بہی بدگمان نہین ہوتے جب اوسنے خدا کی قسم کہا کر چوری کی انکار کی تو حضرت عیسی علیہ السلام یہ سمجہے ہونگے کہ شاید اس مال مین اسکا کچہہ حق ہوگا یا کہ بطور خوش طبعی کے اسنے لیا ہی آخر کو یہ مال مالک کو دیویگا یا بہ نیت قرض لیا ہوگا قرض کو ادا کریگا غرضکہ حسن ظن کے واسطے بہت احتمالات ممکن ہین اور اسیطرح بدگمانی کے واسطے بہی مسلمان کو بہی مناسب ہے کہ حسن ظن کیا کرے اور بدگمانی سے بچے

۵۰۹ م اَبُوْهُرَيْرَةَ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خاک مین ملا پہر خاک مین ملا جسنے اپنے ماباپ کو ضعیفی اور بڑہاپے مین پایا ایک کو یا دونون کو سو بہشت مین نہ داخل ہوا ف

یعنے وہ

یعنے وہ شخص بڑا بے نصیب ہی جو ضعیف ماباپ کی خدمت کرکے بہشت نہ حاصل کرے اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ ماباپ کی خدمت بہشت کا عمدہ وسیلہ ہی اور اونکو تکلیف رسانی اور بے خدمتی دوزخ کا سبب ہے
خ ابو بکرۃ زادک اللہ حرصا ولا تعد قالہ لہ بخاری مین ابوبکرہ رضی سے روایت ہے ۵۱۰
کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا تیری حرص کو زیادہ کرے اور یہ کام پھر نکرنا یہ حضرت نے ابوبکرہ سے فرمایا
ف حضرت رکوع مین تھے ابوبکرہ اس خیال سے کہ رکوع کا ثواب نہ جاتا رہے جلدی سے
صف کے پیچھے نیت کرکے رکوع مین شریک ہوگئے جب حضرت کو یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنے عبادت کی حرص عمدہ بات ہی خدا زیادہ کرے لیکن پھر ایسی جلدی نکرنا کہ
صف مین ملنا افضل ہی اور صف کے پیچھے کھڑے ہونا مکروہ ہی اور یہی مذہب ہے امام اعظم اور امام شافعی
اور امام مالک کا کہ صف کے پیچھے نماز پڑہنا مکروہ ہی لیکن نماز نہین باطل ہوتی اور اگر نماز باطل ہوتی
تو حضرت پھر پڑہنے کو فرماتے

م ابو ہریرۃ سمعتم بمدینۃ جانب منہا فی البر وجانب منہا فی البحر قالوا نعم ۵۱۱
یا رسول اللہ قال لا تقوم الساعۃ حتی یغزوہا سبعون الفا من بنی اسحق فاذا جاؤوہا
نزلوا فلم یقاتلوا بسلاح ولم یرموا بسہم قالوا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر فیسقط
احد جانبیہا الذی فی البحر ثم یقولون الثانیۃ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر فیسقط
جانبہا الاخر ثم یقولون الثالثۃ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر فیفرج لہم فیدخلونہا
فیغنمون فبینما ہم یقتسمون المغانم اذ جاءہم الصریخ فقال ان الدجال قد
خرج فیترکون کل شیء ویرجعون مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تمنے
سنا ہی ایسا شہر جسکے ایک جانب خشکی ہی اور ایک جانب سمندر ہی اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ
ہمنے سنا ہی یعنے قسطنطنیہ ہی حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ لڑینگے
اوس شہر سے ستر ہزار حضرت اسحق ع کی اولاد سو جب اوس شہر کے پاس اوینگے تو اوتر پڑینگے
سو ہتھیار سے نہ لڑینگے اور نہ تیر مارینگے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو اوسکی ایکطرف

جو دریا مین ہی گر پڑینگے پھر دوسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو اوسکے دوسری طرف
گر پڑیگے پھر تیسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو ہر طرف سے کھل جاویگا سو اوس شہر مین
گھس پڑینگے تو لوٹینگے سو جب کہ لوٹ کے مالون کو بانٹ رہی ہونگے کہ اچانک
ایک چیخ نے والا آویگا سو کہیگا کہ البتہ دجّال تو نکلا سو وے لوگ ہر چیز کو چھوڑ دیوینگے اور
دجال کی طرف پلٹ کھڑے ہونگے ف اس حدیث مین قُسْطَنْطِیْنِیَّہ کی فتح لکھی ہی کہ
کہ قیامت کے قریب امام مہدیؑ کے وقت مین ہوگی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ بدون ہتھیار کے چلے
صرف کلمہ کی برکت سے فتح ہوگی اور تیسرے باب مین حدیث گذری کہ ہتھیار رکھی و ہان چلے
گا تو مطلب یہ کہ اول کچھ ہتھیار چلے گا لیکن آخر کو فتح کلمہ کی برکت سے ہوگی

۵۱۲ ق عَلِیٌّ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللّٰہُ قُبُوْرَھُمْ وَبُیُوْتَھُمْ
نَارًا قَالَہٗ یَوْمَ الْخَنْدَقِ بخاری اور مسلم مین علیؓ مرتضیؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمکو
باز رکھا بیچ والی نماز سے یعنے عصر کی نماز سے خدا اونکی قبرون اور گھرون کو آگ سے بھر دیوے یہ
حضرتؐ نے جنگ خندق کے دن فرمایا ف جنگ خندق مین کافرون نے نہایت ہجوم
کیا بڑی دھوم کی لڑائی ہوئی حضرتؐ نے فرصت نہ پائی عصر کی نماز قضا ہوگئی تب حضرتؐ نے یہ بد دعا
فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صَلٰوۃِ وُسْطٰی جسکے محافظت کی قرآن شریف مین بڑی تاکید ہے
عصر کی نماز ہی اسواسطے کہ وہ فجر اور ظہر اور مغرب و عشا کے بیچ مین پڑی ہی

۵۱۳ خ اَبُوْسَعِیْدٍ صَدَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ زَوْجُکِ وَوَلَدُکِ اَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِہٖ
عَلَیْھِمْ بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سچا ہی عبد اللہ بن مسعود تیرا خاوند اور
تیرا بیٹا زیادہ تر حقدار ہی اور محتاجون سے جن پر تو خیرات کرے ف زینب عبد اللہ بن
مسعود کی بی بی نے حضرتؐ سے کہا کہ یا حضرت آج آپ نے خیرات کرنے کو فرمایا سو مینے چاہا کہ
اپنا زیور محتاجون کو خیرات کرون سو عبد اللہ بن مسعود یون کہتا ہی کہ مین اور میرا بیٹا اور محتاجون سے
زیادہ تر حقدار ہون تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر جورو مالدار ہو اور خاوند

محتاج ہو تو خانہ تمہی کو خیر آ دینا افضل ہے

٥١٤ ف أَبُوْ سَعِيْدٍ صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيْكَ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے سچ فرمایا ہی تیرے بہائی کا پیٹ جہوٹہا ہی ف ایک شخص حضرت کے پاس آیا اوسنے کہا کہ میرے بہائی کا پیٹ چلتا ہی حضرت نے فرمایا اوسکو شہد پلا اوسنے شہد پلایا پیٹ نہ بند ہوا پھر اوسنے اسہال کا شکوہ کیا حضرت نے پھر شہد پلانیکو فرمایا اسیطرح تین بار فرمایا چوتھے بار اوسنے کہا کہ یا حضرت شہد سے تو اور زیادہ دست آتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور چوتھے بار بھی شہد پلانیکو فرمایا چنانچہ چوتھے بار پیٹ بند ہو گیا یہ جو فرمایا کہ خدا سچا ہی یعنی خدا نے جو قران مین خبر دی ہی کہ شہد مین صحت اور شفا ہی سو سچ ہی یا اوس شخص کی شفا شہد سے حضرت کو وحی سے معلوم ہوئی ہوگی اس شخص کا اسہال مواد کی کثرت سے ہوگا اسواسطے حضرت نے شہد تجویز کیا تا کہ مواد کو نکال دیوے جب مواد نکل گیا تو پیٹ بند ہو گیا اس حکمت کو اوسکا بہائی نہ جانتا تھا دست آنے سے گہبرایا تھا

٥١٥ ف عَائِشَةُ صَدَقَتَا إِنَّهُمْ يُعَذَّبُوْنَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ كُلُّهَا يَعْنِي عَجُوْزَيْنِ مِنْ عُجُزِ يَهُوْدِ الْمَدِيْنَةِ دَخَلَتَا عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتَا إِنَّ أَهْلَ الْقُبُوْرِ يُعَذَّبُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دونون عورتون نے سچ کہا کہ مقرر مُردون پر ایسی مار پڑتی ہی کہ اوسکو سب جانور سنتے ہین یہود مدینے والونکی دو بڑہیان مراد ہین جو حضرت عائشہ پاس آئین سو اونہون نے کہا کہ قبر والونکو اون کی قبرون مین عذاب ہوتا ہے ف حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ میرے پاس یہود کی دو بڈہیان آئین اونہون نے مجھکو عذاب قبر کی خبر دی سو مینے اونکی بات نمانی جب وے چلی گئین تب مینے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور حضرت ایسی کوئی نماز نہ پڑہتے تھے کہ جسمین عذاب قبر سے پناہ نمانگتے ہون

٥١٦ خ أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عجب معاملہ کیا خدا نے اون لوگون سے جو بہشت کو جاوین سب زنجیرون مین

ف یعنے اکثر کافر بندی مین گرفتار ہوتے ہین پھر اسلام کی ہدایت پاکر بہشت مین داخل ہونگے
اور بعضے کہتے ہین کشش الہی کی زنجیر مراد ہی یعنے جسکو خدا اپنے اپنی طرف کھیچ لیا بہشت مین داخل ہوا

۵۱۷ ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ عَمِلَ هٰذَا يَسِيْرًا وَيُرْوٰى قَلِيْلًا وَاُجِرَ كَثِيْرًا قَالَهُ فِيْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي النَّبِيْتِ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسنے آسان عمل کیا اور دوسری روایت یون ہی کہ اسنے تھوڑا عمل کیا اور بہت ثواب پایا یہ حضرت نے اوس مرد کے حق مین فرمایا جو بنی نبیت کی قوم سے تھا اوسنے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ سوا اسکے خدا کے کوئی لائق عبادت کے نہین پھر آگے بڑہ گیا اور لڑنے لگا یہان تک کہ مارا گیا ف بنی نبیت انصار کی ایک قوم ہی اوس قوم کا ایک آدمی حضرت پاس آیا اوسنے کہا کہ مین اول کافرون سے لڑون پھر مسلمان ہون یا جو حکم ہو حضرت نے فرمایا بلکہ اول مسلمان ہو لے پھر قتال کر سو وہ شخص مسلمان ہوکر لڑنے لگا آخر کو شہید ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے بعد اسلام کے نماز روزہ حج زکوۃ کچھ نہین کیا صرف گھڑی بھر کے جہاد سے بہشت مین داخل ہوا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلام سب عبادتون پر مقدم ہی بدون اسلام کے کوئی عبادت اور نیکی قبول نہین۔

۵۱۸ خ اَنَسٌ غَارَتْ اُمُّكُمْ بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رشک کیا تمہاری مانے ف حضرت اپنی کسی بی بی کے گھر مین بیٹھے دوسری بی بی نے ایک پیالے مین کہانا بھیجا گھر والی بی بی نے اپنا ہاتھ مارا پیالہ گر پڑا اور ٹوٹ گیا حضرت اوس کہانے کو پیالے مین سمیٹ کر رکہتے جاتے تھے اور یہ حدیث فرماتے تھے پھر حضرت نے اوسکے عوض مین دوسرا ثابت پیالہ دیا بعضی روایت مین آیا ہی کہ حضرت عائشہ کے گھر مین حضرت بیٹھے اور حضرت زینب نے حضرت کو کہانا بھیجا رشک کرنا عورتون مین بیدائشی چیز ہی خصوصاً سوتون مین شرع مین اسپر پکڑ نہین اسیواسطے حضرت سے نے بھی اون پر کچھ غصہ نکیا

۵۱۹ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهٖ لَا يَتْبَعُنِيْ رَجُلٌ قَدْ مَلَكَ بُضْعَ

امرأةٍ وهو يريد ان يبني بها ولما يبن بها ولا آخر قد بنى بنيانا ولما يرفع سقفها ولا آخر قد اشترى غنماً او خلفات وينتظر ولادها فغزا فدنا في القرية حين صلوة العصر او قريباً من ذلك فقال للشمس انت مأمورة وانا مامور اللهم احبسها على شيئاً فحبست عليه حتى فتح الله عليه قال فجمعوا ما غنموا فاقبلت النار لتأكله فابت ان تطعمه فقال فيكم غلول فليبايعني من كل قبيلة رجل فبايعوه فلصقت يد رجل بيده فقال فيكم الغلول فلتبايعني قبيلتك فبايعته فلصقت يده بيد رجلين او ثلثة فقال فيكم الغلول انتم غللتم فاخرجوا له مثل راس بقرة من ذهب فوضعوه في المال وهو بالصعيد فاقبلت النار فاكلته فلم تحل الغنائم لاحد من قبلنا ذلك بان الله راى ضعفنا وعجزنا فطيبها لنا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت سے فرمایا کہ جہاد کیا پیغمبرون مین سے ایک پیغمبر نے تو اپنے لوگون سے کہا کہ میرے ساتہہ وہ مرد نہ چلے جسنے نکاح کیا اور وہ چاہتا ہو کہ اپنی عورت سے صحبت کرے اور ہنوز اوسنے صحبت نہین کی اور نہ دوسرا شخص میرے ساتہہ چلے جسنے مکان بنایا ہو اور ہنوز اوسکی چہت نہ بلند کی ہو اور نہ وہ شخص میرے ساتہہ چلے جسنے بکریان اور گابہن اونٹنیان مول لین ہون اور وہ اون کے جننے کا امیدوار ہو پھر وہ پیغمبر جہاد کو چلا تو عصر کے وقت یا قریب عصر کے اوس گانون مین پہچا تو پیغمبر نے سورج سے کہا تو بھی حکم بردار ہی اور مین بھی حکم بردار ہون الہی سورج کو میرے اوپر تہوڑا سا روک رکھہ تو سورج ڈوبنے سے رک گیا یہان تک کہ لڑائی فتح ہو گئی حضرت نے فرمایا تو لوگون نے جمع کی جو غنیمت پائی تھی پھر آگ متوجہ ہوئی کہ غنیمت کے مال کو جلا دے تو اوسنے نہ جلایا تو پیغمبر نے کہا کہ تم لوگون مین چوری ہی تو چاہیے کہ مجھسے بیعت کرے ہر گروہ کا ایک ایک آدمی سو اون لوگون نے بیعت کی تو چمٹ گیا ایک مرد کا ہاتہہ پیغمبر کے ہاتہہ سے پیغمبر نے کہا کہ تمہارے گروہ مین چوری ہی تو چاہیے کہ تیرا تمام گروہ مجھسے بیعت کرے سو اوس گروہ نے بیعت کی تو پیغمبر کا ہاتہہ دو مرد یا تین مردون کے ہاتہہ سے چمٹ گیا سو پیغمبر نے کہا تم لوگون مین چوری

ہی تمنے چورایا ہی سو اونہون نے بیل کے سر کے برابر سونا نکالا تو اوسکو غنیمت کے مال مین رکہا
اور وہ مال زمین پر رکہا تھا تو آگ متوجہ ہوئی اور اوسکو جلا گئی سو غنیمت کسیکو ہمسے پہلے حلال نہ
تھی اور ہمکو اسواسطے حلال ہوئی کہ خدا نے ہماری ضعیفی اور عاجزی دیکہی تو غنیمت کو ہمارے واسطے
پاک اور حلال کر دیا **ف** یہ پیغمبر حضرت یوشع بن نون تھے حضرت موسیٰ کے خلیفہ شام کے
ملک مین اریحا شہر مین لڑائی ہوئی تہی جمعہ کے دن خدا نے اونکی دعا سے آفتاب کو لڑائی کے
فتح ہونے تک روک رکہا تھا حضرت یوشع نے نئی شادی والے کو اور تازہ مکان بنانے
والے کو اور بیانے والے جانورون کے مالکون کو اسواسطے ساتھ نہ لیا کہ انکا دل لگا رہیگا
تو ان سے جہاد بخوبی نہو سکیگا معلوم ہوا کہ جہاد کرنا فارغ البال بے تعلق لوگون سے خوب
ہو سکتا ہی اگلی امتون مین معمول تھا کہ قربانی اور غنیمت کے مال کو آسمانی آگ جلا دیتی تھی اور یہی
نشانی تھی قبول ہونے کی غنیمت کا مال لینا اونکو حلال نہ تھا امت محمدی کو حلال ہوگیا

٥١ عن جابر قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ مسلم مین جابر رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہود کو اونہون نے پیغمبرون کی قبرون کو سجدہ گاہ بنایا

٥١ خ ابن عباس قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَمَا وَاللّٰهِ قَدْ عَلِمُوْا اَنَّهُمَا لَمْ يَسْتَقْسِمَا بِهَا قَطُّ بخاری
مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے مشرکین مکہ پر قسم ہے
خدا کی قسم البتہ اونکو معلوم تھا کہ مقرر ابراہیم اور اسمعیل نے کبہی تیرون سے فال نہین لی **ف**
مشرکین مکہ پاس تین تیر تھے ایک پر لکہا تھا کہ خدا نے اجازت دی دوسرے پر لکہا تھا کہ خدا نے
منع کیا تیسرا تیر خالی تھا سو جب اونکو کوئی کام درپیش ہوتا جیسے سفر یا نکاح تو اون تیرون سے فال
لیتے اگر اجازت کا تیر اول ہاتھ مین آتا تو وہ کام کرتے اور اگر منع کا تیر نکلتا تو اوس کام سے باز رہتے
اور اگر خالی تیر نکلتا تو چند روز ٹھہر جاتے پھر اسیطرح فال دیکہتے جب مکہ فتح ہوا تو حضرت نے دیکہا کہ
حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل کی دو تصویرین ہین اور اون کے ہاتھ مین بہی فال کے تیر ہین تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے باوجودیکہ مشرکین کو خوب معلوم ہی کہ وے بزرگ یہ کام ہرگز نہ کرتے

[illegible]

ستے لیکن کچھ بھی سنتے نہ لوگ اپنے کفر اور افترا سے نہ باز آتے اسیطرح اس امت کے جاہل لوگ
علی مرتضیٰ کی تصویر بدون ڈارہی کے بناتے ہین اور امام قاسمؑ کی ساچق اور غوث الاعظم کی مہندی
نکالتے ہین حالانکہ انکو خوب معلوم ہے کہ یہ صریح افترا ہی وے بزرگ ان خرافاتون سے پاک تھے

٥٢٢ ق اَبُو هُرَیْرَةَ قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ اللَّیْلَةَ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا
فِیْ یَدِ زَانِیَةٍ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَةَ عَلٰی زَانِیَةٍ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰی زَانِیَةٍ
لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِ غَنِیٍّ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ
عَلٰی غَنِیٍّ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰی غَنِیٍّ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ
یَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰی سَارِقٍ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰی زَانِیَةٍ
وَّعَلٰی غَنِیٍّ وَّعَلٰی سَارِقٍ فَاُتِیَ فَقِیْلَ لَهٗ اَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدْ قُبِلَتْ اَمَّا الزَّانِیَةُ فَلَعَلَّهَا
تَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ زِنَاهَا وَلَعَلَّ الْغَنِیَّ یَعْتَبِرُ فَیُنْفِقُ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ وَلَعَلَّ السَّارِقَ یَسْتَعِفُّ
بِهَا عَنْ سَرِقَتِهٖ۔ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک مرد نے
کہا کہ مین مقرر آج کی رات خیرات دونگا سو اپنی خیرات لیکر نکلا تو اوسکو حرام کار عورت کے ہاتھ
مین رکھہ آیا تو فجر کو لوگ گفتگو کرنے لگے کہ رات کو حرام کار عورت کو خیرات ملی سو اوس مرد نے کہا
الٰہی تیرا شکر ہی حرام کار کی خیرات پر مقرر اب اور خیرات کرونگا سو وہ اپنی خیرات لیکر نکلا سو اوسکو
مالدار کے ہاتھہ مین رکھہ آیا تو فجر کو لوگ باتین کرنے لگے کہ مالدار کو صدقہ ملا سو اوس مرد نے کہا الٰہی
تیرا شکر ہی مالدار کی خیرات پر مقرر اب اور صدقہ دونگا سو اپنا صدقہ لیکر نکلا تو اوسکو چور کے ہاتھہ مین
رکھہ آیا تو فجر کو لوگ ذکر کرنے لگے کہ چور کو صدقہ ملا تو اوس مرد نے کہا کہ الٰہی تیرا شکر ہی
حرام کار اور مالدار اور چور کی خیرات پر تو اوس سے خواب مین کہا گیا کہ تیری خیرات تو قبول
ہوگئی حرام کار کی خیرات تو اسواسطے قبول ہوئی کہ شاید وہ خیرات کا مال پاکر اپنی حرام کاری سے
باز رہے اور شاید کہ مالدار سوچے اور شرماوے سو وہ بھی خیرات کرے اوس مال سے جو خدا نے
دیا ہی اور شاید کہ چور اوسکے سبب سے چوری سے باز رہے ف معلوم ہوا کہ خیرات اور صدقے

[illegible]

کا ثواب کسیطرح ضایع نہین ہوتا اگرچہ بادرفقی سے بے موقع خرچ ہو نیت خالص چاہیے

ق أَبُوهُرَيْرَةَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِأَهْلِهِ إِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوهُ ثُمَّ اذْرُوا ٥٢٢

نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا

مِنَ الْعَالَمِينَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوا مَا أَمَرَهُمْ فَأَمَرَ اللّٰهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَأَمَرَ الْبَحْرَ

فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَغَفَرَ اللّٰهُ

لَهُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد نے کبھی کوئی نیک

کام نہ کیا تھا اپنے لوگون سے کہا کہ جب وہ شخص مرجاوے تو اوسکو جلا ڈالیو پھر اوسکی آدہی راکھ

خشکی مین بکھیریو اور آدہی دریامین سو قسم خدا کی اگر خدا نے اوسکو تنگ کیا اور عذاب مقدر کیا تو البتہ

اوسپر ایسی مار ماریگا کہ تمام عالم مین کسی پر ولیسا عذاب نہوگا پھر جب وہ مرد مرگیا تو اوسکے لوگون نے

وہی کیا جو اوسنے اون سے کہا تھا سو خدا نے خشک جنگل سے حکم کیا تو جتنی اوسمین خاک تھی اوسنے

جمع کردی اور دریا سے حکم کیا اوسنے بھی جمع کردی پھر خدا نے اوس شخص سے فرمایا کہ تونے یہ کام

کیون کیا تھا اوسنے کہا اے رب تیرے خوف سے اور تو زیادہ تر داناہی سو خدا نے اوسکو بخشدیا

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خوف آلہی اور اپنے قصور کا اقرار مغفرت کا سبب ہے

ق أَبُوهُرَيْرَةَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ بِمِائَةِ امْرَأَةٍ تَلِدُ كُلُّ امْرَأَةٍ ٥٢٤

مِنْهُنَّ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَأَطَافَ

بِهِنَّ وَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ نِصْفَ إِنْسَانٍ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ أَرْجَى

لِحَاجَتِهِ وَيُرْوَى تِسْعِينَ وَيُرْوَى سَبْعِينَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت

ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سلیمان بن داود علیہ نے کہا کہ آج کی رات سو عورتون پر گہومونگا یعنے اون سے

صحبت کرونگا کہ اون مین سے ہر ایک عورت لڑکا جنے گی جو راہ خدا مین جہاد کریگا تو فرشتے نے

اوس سے کہا کہ کہیے کہ اگر اللہ چاہے گا سو انشاء اللہ نہ کہا اور کہنا بھول گیا پھر اون سو عورتون

پر گہوما سو اونمین سے کوئی نہ جنی مگر ایک عورت آدہا آدمی جنی اگر سلیمان انشاء اللہ کہتا تو اوسکی بات

پوری ہوتی اور اپنے مطلب کا امیدوار تر ہوتا اور ایک روایت میں عورت کے بدلے لونڈی عورت
کا ذکر ہی اور دوسری روایت مین نشر ف جب لوگون نے جہاد مین سستی کی تب حضرت
سلیمان ؑ نے کثرت اولاد کی آرزو کی کہ جہاد مین غیرون کی حاجت نہ رہے مگر انشاء اللہ کہنا
بہول گئے مراد نہ پوری ہوئی معلوم ہوا کہ جب کسی کام کا ارادہ کرے تو انشاء اللہ ضرور کہہ لیوے اسواسطے
کہ بدون خدا کی مدد کے آدمی سے کوئی کام نہین ہو سکتا پیغمبر ہو یا ولی حکیم ہو یا بادشاہ
۵۲۵ ق ابو ھریرۃ قَتَلَ سَبْعَۃً ثُمَّ قَتَلُوْہُ ھٰذَا مِنِّیْ وَاَنَا مِنْہُ ھٰذَا مِنِّیْ وَاَنَا مِنْہُ یَعْنِیْ جُلَیْبِیْباً
ابو برزہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ جُلَیْبِیْبْ نے قتل کیا سات کافرون کو پھر کافرون نے اوسکو
قتل کیا یہ میرا ہی مین اسکا یہ میرا ہی مین اسکا ف جُلَیْبِیْبْ ایک صحابی کا نام تھا حضرت ؐ نے
کسی لڑائی مین دیکھا کہ کافرون کے سات لاشون کے پاس اونکی لاش پڑی ہی تب حضرت ؐ نے
اون کی فضیلت مین یہ حدیث فرمائی پھر حضرت ؐ نے کمال مہربانی سے اونکے سر کو اپنی گود مین
رکھا بعد اوسکے قبر مین دفن کیا
۵۲۶ ق ابو ھریرۃ قَرَصَتْ نَمْلَۃٌ نَبِیًّا مِنَ الْاَنْبِیَاءِ فَاَمَرَ بِقَرْیَۃِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَی
اللّٰہُ اِلَیْہِ اَنْ قَرَصَتْکَ نَمْلَۃٌ اَحْرَقْتَ اُمَّۃً مِنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت
ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا ایک چیونٹی نے کسی پیغمبر کو کاٹا تو اونہون نے حکم کیا سو چیونٹیونکا مکان جلا دیا گیا
تو خدا نے اوس پیغمبر سے فرمایا کہ تجھکو ایک چیونٹی نے کاٹا تو نے مخلوقات کی ایک گروہ کو جلا دیا جو تسبیح
کرتا تھا ف حضرت موسیٰ ؑ نے جناب الٰہی مین عرض کی کہ الٰہی تو گنہگارونکی بستیونکو ہلاک کرتا ہے
حالانکہ اون مین نیک لوگ بھی ہوتے ہین خدا نے حضرت موسیٰ کی تفہیم چاہی تو حضرت موسیٰ ؑ
کو گرمی بہت معلوم ہوئی ایک درخت کے سایہ مین جا کر لیٹے وہان ایک چیونٹی نے اونکو کاٹا حضرت
موسیٰ ؑ نے چیونٹیون کا مکان جلوا دیا تب خدا نے فرمایا کہ تو نے ایک چیونٹی کے قصور مین سب چیونٹیون
کو جو یاد خدا کرتی تہین کیون جلوا دیا
۵۲۷ خ عمران بن حُصَیْنٍ کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ شَیْءٌ غَیْرُہٗ وَکَانَ عَرْشُہٗ عَلَی الْمَاءِ وَکَتَبَ فِی

الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضَ بخاری مین عمران بن حصین رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ خدا ہی تھا اور اوسکے سوا کوئی چیز نہ تھی اور اوسکا عرش پانی پر تھا اور خدا نے لکھا لوح محفوظ
مین ہر چیز کو بعد اوسکے آسمانون اور زمین کو پیدا کیا **ف** عمران بن حصین سے روایت ہی
کہ مین حضرتؐ کے پاس تھا اتنے مین یمن کے لوگ آئے سو اونہون نے کہا کہ یا حضرت ہم دین
کو پوچھنے آئے ہین اور ہم یہ بات پوچھتے ہین کہ اس عالم سے پہلے کیا تھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث
فرمائی اتنے مین کسی نے مجھسے کہا کہ تیرا اونٹ چھوٹ گیا مین اونٹ کے پیچھے گیا وہ مجلس ہوگئی اگر مین
وہین رہتا تو اس سے زیادہ تر حال معلوم ہوتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک وقت ایسا تھا کہ
سوائے ذات پاک کے کوئی چیز نہ تھی نہ عرش نہ پانی نہ لوح محفوظ نہ آسمان نہ زمین بعد اوسکے خدا نے
عرش کو پانی پر رکھا اور لوح محفوظ مین جو جو کہ اس عالم مین کرنا منظور تھا سو لکھا اوسکے بعد آسمان اور
زمین کو بنایا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ جو یونانی حکیم کہتے ہین کہ آسمان اور زمین قدیم ہین
سو غلط بات ہی آدمی کی عقل ناقص اسکو نہین سمجھہ سکتی نبی معصوم کے فرمانے پر اعتقاد کرنا چاہیے ۵۲۸
ف اَبُوْهُرَيْرَةَ كَانَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدٰهُمَا
فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْاُخْرٰى اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَا
اِلٰى دَاوٗدَ فَقَضٰى بِهٖ لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ
بِالسِّكِّيْنِ اَشُقُّهٗ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ
لِلصُّغْرٰى بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دو عورتین تہین اون کے
ساتہہ اون کے دو بیٹے تھے بہیڑیا آیا سو ایک عورت کے بیٹے کو لیگیا تو وہ عورت اپنی ساتھی عورت سے
کہنے لگی کہ تیرے ہی بیٹے کو بہیڑیا لیگیا اور دوسری عورت نے کہا کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لیگیا سو
دونون داؤدؑ کے پاس قصہ فیصل کروانے کو آئین سو اونہون نے وہ لڑکا بڑی عورت کو
دلوایا سو وے دونون نکلین سلیمان بن داؤد پاس آئین اور اون سے یہ حال کہا تو سلیمانؑ نے
کہا کہ چھری مجھکو دو تا کہ مین اس لڑکے کو آدھا آدھا کاٹ کر ان دونون عورتون کو دون تو چھوٹی عورت نے

کہا حذا بچہ پر رحم کرے یہ نہ کر وہ لڑکا اوس بڑی عورت کا ہی یعنے اب مین دعوی نہین کرتی دوسری کو دیجیئے تو سلیمان نے وہ لڑکا چھوٹی عورت کو دلایا **ف** حضرت سلیمان نے چھوٹی عورت کو اسواسطے دلایا کہ اوسکو درد آیا اوسنے لڑکے کا کاٹنا گوارا نکیا تو معلوم ہوا کہ وہ لڑکا اوسیکا تھا اور اگر بڑی عورت کا لڑکا ہوتا تو وہ اوسکے کاٹنے پر راضی نہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب گواہ نہون تو حاکم کو لازم ہی کہ قرائن اور قیاس پر عمل کرے

٥٢٩ م ابو سعید کانت امرأۃ من بنی اسرائیل قصیرۃ تمشی مع امرأتین طویلتین فاتخذت رجلین من خشب وخاتما من ذھب مطبقا ثم حشتہ مسکا وھو اطیب الطیب فمرت بین المرأتین فلم یعرفوھا فقالت بیدھا ھکذا ونفض شعبۃ یدہ مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قوم مین ایک ٹھگنی عورت تھی چلا کرتی تھی دو لمبی عورتون کے ساتھ سو اوسنے لکڑی کی دو کھڑاون بنا کر پہنی اور سونے کی خول دار انگوٹھی بنائی پھر اوسکو مشک سے بھرا اور وہ تو بڑی عمدہ خوشبو ہی سو چلی دو عورتون کے درمیان تو لوگون نے اوسکو نہ پہچانا سو اوسنے اپنے ہاتھ سے یون اشارہ کیا اس حدیث کے ایک راوی نے جسکا شعبہ نام ہی اوسنے اپنا ہاتھ جھاڑا یعنے اوس عورت کے اشارہ کرنے کی مثال دی **ف** عورت نے کھڑاون اسواسطے پہنی تا کہ لمبی معلوم ہو اور مشک کو اسواسطے لوگون کی طرف جھاڑا تا کہ خوشبو سے لوگ اوسکی طرف متوجہ ہون اس حدیث مین اشارہ ہے کہ جب باطن خراب ہو تو ظاہر کی بناوٹ کچھ حقیقت نہین

٥٣٠ خ ابو ھریرۃ کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون قالوا فما تامرنا قال فوا ببیعۃ الاول فالاول اعطوھم حقھم فان اللہ سائلھم عما استرعاھم بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تھے بنی اسرائیل کہ اون مین حکومت اور ریاست کرتے تھے پیغمبر جب کہ ایک پیغمبر وفات پاتا تھا دوسرا پیغمبر اوسکے مقام پر قائم ہوتا تھا اور میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہین اور عنقریب خلیفے اور بادشاہ ہون

ے گے تو بہت ہون گے اصحاب نے کہا سو ہمکو آپ کیا حکم کرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ قول پورا کرو اوّل حاکم سے پہر دوسرے سے اونکا حق ادا کرو سو مقرر خدا اون سے پوچھنے والا ہی اون کی رعیت کے حال سے **ف** یعنے انتظام اور اصلاح عالم بدون حاکم کے نہین ہو سکتی اگلی امتون مین تو پیغمبرون سے انتظام ہوتا تھا اس امت مین خلیفون سے ہوگا اسواسطے اون کی اطاعت سب مسلمانون پر واجب ہوئی اگر حاکم کچہہ رعیت کے حقمین قصور کریگا تو اوس سے خدا سمجہیگا

۵۳۱ **ف** اَبُوْهُرَيْرَةَ كَانَتْ بَنُوْاِسْرَائِيْلَ يَغْتَسِلُوْنَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى سَوْءَةِ بَعْضٍ وَكَانَ مُوْسٰى يَغْتَسِلُ وَحْدَهٗ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ لَا يَمْنَعُ مُوْسٰى اَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا اِلَّا اَنَّهٗ اٰدَرُ قَالَ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهٗ عَلٰى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهٖ قَالَ فَجَمَحَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاَثَرِهٖ يَقُوْلُ ثَوْبِيْ حَجَرُ ثَوْبِيْ حَجَرُ حَتّٰى نَظَرَتْ بَنُوْاِسْرَائِيْلَ اِلٰى سَوْاَةِ مُوْسٰى فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَاْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ حَتّٰى نُظِرَ اِلَيْهِ قَالَ فَاَخَذَ ثَوْبَهٗ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تھے بنی اسرائیل کہ ننگے نہاتے تھے ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکہتا تھا اور موسی نہا نہاتے تھے تو بنی اسرائیل نے کہا کہ موسی ہمارے ساتھ اسواسطے نہین نہاتا ہی کہ اوسکو باد خایہ کی بیماری ہی حضرت نے فرمایا تو موسی ایکبار نہانے کو گئے تو اپنے کپڑے پتھر پر رکہے تو لے بہاگا پتھر اون سب کپڑے کو تو موسی علیہ السلام اوسکے پیچہے دوڑے کہتے ہوئے میرے کپڑے چہوڑ اے پتھر میرے کپڑے چہوڑ اے پتھر یہان تک کہ بنی اسرائیل نے موسی کی شرمگاہ کو دیکہہ لیا تو کہنے لگے کہ موسی کو تو کوئی عیب اور بیماری نہین پہر پتھر کہڑا ہو گیا یہان تک کہ موسی کی طرف خوب نظر کر چکے حضرت نے فرمایا پہر موسی نے اپنا کپڑا لیا پہر پتھر کو مارنے لگے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو اہل حق پر تہمت باندہتا ہے خدا اوسکو شرمندہ کرتا ہی اور معلوم ہوا کہ ننگے نہانا علیحدہ درست ہے

۵۳۲ **ف** اَبُوْهُرَيْرَةَ كَانَ جُرَيْجٌ رَجُلًا عَابِدًا فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً وَكَانَ فِيْهَا فَاَتَتْهُ اُمُّهٗ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ اُمِّيْ وَصَلٰوتِيْ فَاَقْبَلَ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا

كَانَ مِنَ الْغَدِ اَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ اُمِّيْ وَصَلٰوتِيْ فَاَقْبَلَ عَلٰى
صَلٰوتِهٖ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَتَتْهُ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ اُمِّيْ وَصَلٰوتِيْ
فَاَقْبَلَ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فَقَالَتْ اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتّٰى يَنْظُرَ اِلٰى وُجُوْهِ الْمُوْمِسَاتِ فَتَذَاكَرَ
بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ جُرَيْجًا وَعِبَادَتَهٗ وَكَانَتِ امْرَاَةٌ بَغِيٌّ يُتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا فَقَالَتْ اِنْ شِئْتُمْ لَاَفْتِنَنَّهٗ
لَكُمْ قَالَ فَتَعَرَّضَتْ لَهٗ فَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيْهَا فَاَتَتْ رَاعِيًا كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى صَوْمَعَتِهٖ فَاَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا
فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَحَمَلَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَتْ هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَاَتَوْهُ فَاسْتَنْزَلُوْهُ وَهَدَمُوْا صَوْمَعَتَهٗ
وَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَهٗ فَقَالَ مَا شَاْنُكُمْ فَقَالُوْا زَنَيْتَ بِهٰذِهِ الْبَغِيِّ فَوَلَدَتْ مِنْكَ فَقَالَ
اَيْنَ الصَّبِيُّ فَجَاءُوْا بِهٖ فَقَالَ دَعُوْنِيْ حَتّٰى اُصَلِّيَ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ اَتَى بِالصَّبِيِّ
فَطَعَنَ فِيْ بَطْنِهٖ وَقَالَ يَا غُلَامُ مَنْ اَبُوْكَ قَالَ فُلَانٌ الرَّاعِيْ قَالَ فَاَقْبَلُوْا عَلٰى جُرَيْجٍ
فَجَعَلُوْا يُقَبِّلُوْنَهٗ وَيَتَمَسَّحُوْنَ بِهٖ وَقَالُوْا نَبْنِيْ لَكَ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ
لَا اَعِيْدُوْهَا مِنْ طِيْنٍ كَمَا كَانَتْ فَفَعَلُوْا وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ اُمِّهٖ فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ
عَلٰى دَابَّةٍ فَارِهَةٍ وَشَارَةٍ حَسَنَةٍ فَقَالَتْ اُمُّهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَ هٰذَا فَتَرَكَ الثَّدْيَ
وَاَقْبَلَ اِلَيْهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهٗ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى ثَدْيِهٖ فَجَعَلَ يَرْتَضِعُ قَالَ
فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْكِيْ اِرْتِضَاعَهٗ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ
فِيْ فَمِهٖ فَجَعَلَ يَمُصُّهَا قَالَ وَمَرُّوْا بِجَارِيَةٍ وَهُمْ يَضْرِبُوْنَهَا وَيَقُوْلُوْنَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ وَهِيَ
تَقُوْلُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَقَالَتْ اُمُّهٗ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهَا فَتَرَكَ الرَّضَاعَ وَنَظَرَ اِلَيْهَا
فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا فَهُنَاكَ تَرَاجَعَا الْحَدِيْثَ فَقَالَتْ اُمُّهٗ حَلْقٰى مَرَّ رَجُلٌ حَسَنُ
الْهَيْئَةِ فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهٗ فَقُلْتَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهٗ وَمَرُّوْا بِهٰذِهِ الْاَمَةِ
وَهُمْ يَضْرِبُوْنَهَا وَيَقُوْلُوْنَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهَا فَقُلْتَ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا قَالَ اِنَّ ذَالِكَ الرَّجُلَ كَانَ جَبَّارًا فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهٗ وَاِنَّ
هٰذِهٖ يَقُوْلُوْنَ لَهَا زَنَيْتِ وَلَمْ تَزْنِ وَسَرَقْتِ وَلَمْ تَسْرِقْ فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا

بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جُرَیج ایک عابد مرد تھا سو اوسنے ایک
عبادت خانہ بنایا اوسی مین رہتا تھا سو اوسکے پاس اوسکی ما آئی اور وہ نماز پڑہ رہا تھا سو اوسکی ما نے
پکارا کہ اے جُرَیج تو اوسنے کہا کہ اے رب میرے ما پکارتی ہی اور مین نماز مین ہون سو وہ اپنی
نماز ہی مین متوجہ رہا تو اوسکی ما پھر گئی جب دوسرا دن ہوا تو اوسکی ما پہر اوسکے پاس آئی اور وہ نماز مین تھا سو اوسنے
پکارا کہ اے جُرَیج تو اوسنے کہا اے رب میرے ما پکارتی ہی اور مین نماز مین ہون سو وہ نماز ہی
مین متوجہ رہا تو اوسکی ما پلٹ آئی جب تیسرا دن ہوا تو اوسکے پاس پہر آئی سو اوسنے پکارا کہ اے جُرَیج
تو اوسنے کہا کہ اے رب میری ما پکارتی ہی اور مین نماز مین ہون سو وہ اپنی نماز ہی مین متوجہ رہا
تو اوسکی ما نے یون کہا کہ الٰہی اوسکو مت ماریو جب تک کہ بدکار عورتون کا منہہ کو نہ دیکھہ لیوے
سو بنی اسرائیل جُرَیج کے اور اوسکی عبادت کے آپسمین ذکر کرنے لگے اور ایک بدکار عورت تھی جسکی
خوبصورتی ضَرْبُ الْمَثَل تھی سو اوسنے بنی اسرائیل سے کہا کہ اگر تم چاہو تو مین جُرَیج کو بلا مین تمہاری
خاطر سے گرفتار کر دون سو وہ عورت اوسکے سامنے آئی تو جُرَیج نے اوسکی طرف کچھہ التفات نکیا
تو وہ چرانے والے پاس آئی اور وہ اوسکے عبادت خانہ پاس ٹھیرتا تھا سو اوس عورت نے اوسکو
اپنی ذات پر قادر کیا سو اوس نے اوس سے صحبت کی تو اوسکے پیٹ رہ گیا سو جب وہ جنی
تو اوس عورت نے کہا کہ یہ لڑکا جُرَیج کا ہی تو لوگ اوسکے پاس آئے اور اوسکو اوسکے عبادت خانے سے
اُتارا اور اوسکا عبادت خانہ ڈہا دیا اور اوسکو مارنے لگے سو جُرَیج نے کہا کہ کیا حال ہی تمہارا یعنے
کیون مجھے مارتے ہو سو اونہون نے کہا کہ تو نے اس بدکار سے زنا کیا سو وہ تیرے نطفے سے لڑکا
جنی ہی تو اوسنے کہا وہ لڑکا کہان ہی سو اوسکو وے لے آئے تو جُرَیج نے کہا مجھے چھوڑو کہ
مین نماز پڑہ لون پھر جب وہ نماز پڑہ چکا وہی لڑکا سامہنے لایا گیا سو جُرَیج نے اوسکے پیٹ مین
ٹہوکا دیا اور کہا اے لڑکے تیرا کون باپ ہی لڑکے نے کہا کہ فلانا چرانے والا میرا باپ ہی حضرت
نے فرمایا پہر تو لوگ جُرَیج پر جُہکے تو اوسکو چومنے چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرے واسطے تیرا عبادت خانہ
سونے سے بنا دین گے جُرَیج نے کہا کہ نہین اوسیطرح کا مٹی سے بنا دو جیسے آگے تھا سو

اونہون نے

ونہون سے نے بنایا اور کسی زمانے مین ایک لڑکا اپنی ماکا دودہ پیتا تھا تو ایک مرد نکلا عمدہ سواری پر
سنہری پوشاک والا سو اوسکی ماںنے کہا کہ الہی میرے بیٹے کو اس مرد کے برابر کردیجیو تو لڑکے نے
چھاتی چھوڑ دی اور اوس مرد کی طرف متوجہ ہوا سو اوسکو دیکھا تو یون کہا کہ الہی مجھکو ایسا نکیجیو پھر اپنی
ماکی چھاتی پر جھکا سو دودہ پینے لگا ابوہریرہ سے نے کہا کہ گویا مین حضرت کو دیکھہ رہا ہون اور حضرت
اوس لڑکے کے دودہ پینے کی نقل کرتے تھے اسطرح پر کہ کلمے کی انگلی اپنے مہنہ مین ڈال لیے
چوستے تھے حضرت نے فرمایا اور لوگ ایک لونڈی کو لیکر نکلے اور اوسکو مارتے تھے اور کہتے تھے تونے
حرام کیا تونے چوری کی اور وہ کہتی تھی کہ مجھکو اللہ کفایت کرتا ہی اور وہی اچھا وکیل ہی تو اوس
لڑکے کی ماںنے کہا الہی میرے بیٹے کو اس لونڈی کے برابر نکیجیو سو اوس لڑکے نے دودہ پینا چھوڑا
اور اوس لونڈی کی طرف دیکھا تو کہا الہی مجھکو ایسا ہی کیجیو تو اوسی جگہہ ما اور بیٹے مین گفتگو ہوئی تو
اوسکی سر مونڈی ماںنے کہا کہ اچھی صورت کا ایک مرد نکلا سو تونے کہا کہ الہی میرے بیٹے کو ایسا کر دے
سو تونے کہا کہ الہی مجھکو ایسا نکرنا اور لوگ ایک لونڈی کو لیکر نکلے اور وے اوسکو مارتے
تھے اور کہتے تھے تونے حرام کیا چوری کی تو تونے کہا کہ الہی میرے بیٹے کو ایسا نکیجیو سو تونے
کہا کہ الہی مجھکو ایسا ہی کیجیو لڑکے نے کہا کہ مقرر وہ مرد ظالم تھا سو مینے کہا کہ الہی مجھکو ویسا نکرنا اور
البتہ اس لونڈی کو کہتے ہین کہ تونے حرام کیا اور حالانکہ اوسنے حرام نہین کیا اور کہتے ہین کہ تونے
چوری کی اور حالانکہ اوسنے چوری نہین کی تو اسواسطے مینے کہا کہ الہی مجھکو ایسا ہی کرنا **ف**
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سوائے تین لڑکون کے کوئی لڑکا گود مین نہین
بولا ایک عیسی بن مریم پھر یہ حدیث فرمائی اور دو لڑکون کا ذکر فرمایا تو تینون لڑکون بولنا ثابت ہوا
ف سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ كَانَ خَيْرُ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ أَبُو قَتَادَةَ وَخَيْرُ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ
قَالَهُ مُنْصَرَفَهُ مِنْ ذِي قَرَدٍ بخاری اور مسلم مین سلمہ بن الکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ ہمارے سوارون مین بہتر سوار آج ابوقتادہ ہی اور ہمارے پیادون مین بہتر پیادہ سلمہ ہی یہ حضرت نے ذی
قرد سے پلٹتے ہوئے فرمایا **ف** ذِي قَرَدٍ ایک چشمہ ہی یا گانون کا نام ہی ابوقتادہ اور سلمہ انصاری

صحابی ہین حضرت سے اونکی سپہ گری اور اوستادی کی تعریف فرمائی

۵۳۴ ف ابو هریرة كان رجل يداين الناس فكان يقول لفتاه اذا اتيت معسرا فتجاوز عنه لعل الله يتجاوز عنا قال فلقي الله فتجاوز عنه بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد تھا کہ لوگون کو قرض دیا کرتا تھا تو اپنے غلام سے یون کہا کرتا تھا کہ جب تو محتاج پاس جاتا تو اوس سے درگذر کرنا یعنے سختی سے تقاضا کرنا شاید کہ خدا ہم سے بھی درگذر کرے حضرت نے فرمایا پھر وہ مرد خدا سے ملا تو خدا اپنے اوس سے درگذر کی ف یعنے بعد موت کے اوسپر عذاب نکیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خلقت کو تنگ نہین کرتا خدا اوسکو نہین تنگ کرتا

ص ابو هريرة كان زكريا نجارا مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ زکریا بڑھئی کا کام کرتے تھے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسب اور پیشہ کرنا کچھہ عیب کی بات نہین بلکہ پیشہ وری مرد کے حق مین ہنر ہی تاکہ اپنے اہل وعیال کی خبرگیری کرے اور سوال کی ذلت سے بچے

۵۳۵ ف عائشة كان عذابا يبعثه الله على من يشاء من عباده فجعله الله رحمة للمؤمنين ما من عبد يكون في بلدة يكون فيه ويمكث فيه لا يخرج من البلدة صابرا محتسبا يعلم انه لا يصيبه الا ما كتب الله له الا كان له مثل اجر شهيد قاله لعائشة حين سألته عن الطاعون بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا عذاب تھا کہ خدا اوسکو بھیجتا تھا جسپر کہ چاہتا تھا اپنے بندون سے سو خدا نے اوس وبا کو ایمان دارون کے واسطے رحمت کرڈالا جو بندہ کہ کسی شہر مین ہوا اور اوسمین وبا پڑی ہو اور وہ وہین ٹھرا رہے نہ نکلے شہر سے مضبوط رہے ثواب کی امید رکھے جانتا ہو کہ وبا کا صدمہ بدون تقدیر الہی کے اوسکو نہ پہنچے گا تو اوسکو شہید کے برابر ثواب ملیگا حضرت نے یہ حدیث حضرت عائشہ رضی سے فرمائی جب کہ اونہون نے حضرت سے وبا کا حال پوچھا ف یعنے اگلی امت پر وبا عذاب تھی اور امت محمدی پر رحمت ہی جو کوئی وبا مین صبر کرے شہر سے نہ نکلے تقدیر کا اعتقاد رکھے اور وبا کے صدمے سے وہ مرجاوے تو وہ شخص شہیدون مین لکھا جاوےگا جس شہر مین

وبا پڑے وہاں کے لوگوں کو وہاں سے نکلنا درست نہیں اور غیر شہر والوں کو اوس شہر میں آنا نہ چاہئے

ق جُندُبُ بنُ عبدِ اللهِ كانَ فيمن كانَ قبلَكُم رجلٌ بهِ جرحٌ فجزِعَ فاخذَ ۵۳۶
سِكِّينًا فحزَّ بها يدَهُ فما رقأَ الدمُ حتّى ماتَ قالَ اللهُ تعالى بادرني عبدي بنفسِهِ
فحرَّمتُ عليهِ الجنّةَ. بخاری اور مسلم میں جُندب بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
تمسے اگلی امت میں ایک مرد تہا اوسکے ایک زخم تہا سو وہ نہ سہ سکا تو اوسنے چہری کو لیا اور اوس سے
اپنا ہاتہ کاٹ ڈالا تو خون نہ بند ہوا یہاں تک کہ مرگیا حق تعالی نے فرمایا کہ میرے بندے نے
اپنی جان دینے میں مجہہ پر جلدی کی سو میں نے اوسپر بہشت حرام کی

ق ابو سعيدٍ كانَ فيمن كانَ قبلَكُم رجلٌ قتلَ تسعةً وتسعينَ نفسًا ۵۳۷
فسألَ عن اعلمِ اهلِ الارضِ فدُلَّ على راهبٍ فاتاهُ فقالَ انّهُ قتلَ تسعةً وتسعينَ نفسًا
فهل لهُ من توبةٍ فقالَ لا فقتلهُ فكمَّلَ بهِ مائةً ثمّ سألَ عن اعلمِ اهلِ الارضِ فدُلَّ
على رجلٍ عالمٍ فقالَ انّهُ قتلَ مائةَ نفسٍ فهل لهُ من توبةٍ فقالَ نعم ومن يحولُ بينهُ
وبينَ التوبةِ انطلِقْ الى ارضِ كذا وكذا فانّ بها اناسًا يعبدونَ اللهَ فاعبدِ اللهَ
معهم ولا ترجعْ الى ارضِكَ فانّها ارضُ سوءٍ فانطلقَ حتّى اذا نصفَ الطريقَ اتاهُ الموتُ
فاختصمتْ فيهِ ملائكةُ الرحمةِ وملائكةُ العذابِ فقالتْ ملائكةُ الرحمةِ
جاءَ تائبًا مقبلًا بقلبِهِ الى اللهِ وقالتْ ملائكةُ العذابِ انّهُ لم يعملْ خيرًا قطُّ فاتاهُم
ملكٌ في صورةِ آدميٍّ فجعلوهُ بينهم فقالَ قيسوا ما بينَ الارضينِ فالى ايّتهما
كانَ ادنى فهوَ لهُ فقاسوا فوجدوهُ ادنى الى الارضِ التي ارادَ فقبضتهُ ملائكةُ الرحمةِ
وفي روايةٍ فاوحى اللهُ الى هذهِ ان تباعدي والى هذهِ ان تقرّبي وقالَ البخاريُّ
فنأى بصدرِهِ نحوَها بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے اگلی امت
میں ایک مرد تہا کہ اوسنے ننانوے جان کو قتل کیا تہا تو اوسنے لوگوں سے پوچہا کہ روے
زمین پر بہت بڑا عالم کون ہی سو اوسکو درویش بتلایا گیا یعنے لوگوں نے کہا کہ فلانا درویش بڑا عالم ہی تو اوسکے

ہو گیا سو اوسنے کہا کہ اوس شخص نے ننانوے جان کو قتل کیا ہی کیا اوسکی توبہ قبول ہو گی تو اوس
درویش نے کہا کہ تیری توبہ مقبول نہین تو اوسنے اوس درویش کو قتل کیا سو اوسینے اوسکو قتل
کرکے سو کو پورا کیا پہر اوس شخص نے لوگون سے پوچہا کہ جہان مین بڑا عالم کون ہی تو اوسکو ایک
عالم مرد بتا دیا گیا یعنے لوگون نے کہا کہ فلانا مرد بڑا عالم ہی سو اوسنے کہا کہ اوس شخص نے سو جان کو مارا ہے
سو کیا اوسکی توبہ مقبول ہوسکتی ہی تو اوس عالم نے کہا کہ ہان اور کون شخص گنہگار اور توبہ کے درمیان حائل
ہوسکتا ہی یعنے توبہ کا کوئی مانع نہین تو فلانی فلانی زمین کی طرف جا مقرر وہان چند لوگ ہین کہ خدا کی عبادت
کرتے ہین سو تو بہی خدا کی عبادت کر اون کے ساتہہ اور نہ پلٹیو اپنی زمین کی طرف اسواسطے کہ وہ بُری زمین ہے
سو وہ شخص اوسطرف کو چلا یہان تک کہ جب آدہی راہ چل گیا تو اوسکو موت نے لیا تو جہگڑنے لگے اوس مین رحمت
کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے سو رحمت کے فرشتے کہنے لگے کہ یہ شخص توبہ کرکے آیا ہی اپنے دل سے خدا
کی طرف متوجہ ہوکر اور عذاب کے فرشتون نے کہا کہ اسنے کبہی ایک نیک کام ہی نہین کیا تو اون کے پاس ایک فرشتہ
آدمی کی صورت پر آیا تو فرشتون نے اوسکو اپنے درمیان پنچ مقرر کیا تو اوسنے کہا کہ دونون زمینون
کی مسافت کو ناپو سو یہہ شخص جس زمین کی طرف زیادہ تر نزدیک ہو سو اوسیکے لائق ہی تو فرشتون نے
ناپا تو اوسکو اوسی زمین کی طرف نزدیک تر پایا جدہر کا اوسنے ارادہ کیا تہا تو اوسکو رحمت کے فرشتون نے
لیا اور دوسری روایت یون ہی کہ خدا نے گناہ کی زمین کی طرف حکم بہیجا کہ تو دور ہوجا اور عبادت
کی زمین کو حکم ہوا کہ تو قریب ہوجا اور بخاری نے روایت کی ہی کہ وہ شخص اپنی چہاتی کے بل توبہ
کی زمین کی طرف جہکا یعنے مرنے کے وقت دونون زمین کے بیچ مین برابر تہا چہاتی سے جہک کر
اودہر قریب ہو گیا ف اس حدیث سے کئی عمدہ فایدے ثابت ہوئے ایک یہ کہ گناہ کبیرہ سے
توبہ کرنا مقبول ہی دوسرے یہ کہ جہان گناہ کیا ہو اوس سے ہجرت کرنا مستحب ہی تاکہ بدیارون کی صحبت
پہر اوسکو بلا مین نہ ڈالے تیسرے یہ کہ فرشتونکو علم غیب نہین اگر اونکو علم غیب ہوتا تو عذاب کے فرشتے
نہ بحث کرتے چوتہے یہ کہ مدعی اور مدعا علیہ کو پنچایت کرنا درست ہی پانچوین یہ کہ رحمت الہی کی
کچہہ حد نہین جب بندے نے خالص دل سے توبہ کی اودہر دریاے رحمت اور مغفرت جوش مین آیا

م صهيب كان ملك فيمن كان قبلكم وكان له ساحر فلما كبر قال للملك إني قد
كبرت فابعث إلي غلاما أعلمه السحر فبعث إليه غلاما يعلمه فكان في طريقه إذا
سلك راهب فقعد إليه وسمع كلامه فأعجبه فكان إذا أتى الساحر مر بالراهب
وقعد إليه فإذا أتى الساحر ضربه فشكى ذلك إلى الراهب فقال إذا خشيت الساحر
فقل حبسني أهلي وإذا خشيت أهلك فقل حبسني الساحر فبينما هو كذلك إذ
أتى على دابة عظيمة قد حبست الناس فقال اليوم أعلم الساحر أفضل أم الراهب
أفضل فأخذ حجرا وقال اللهم إن كان أمر الراهب أحب إليك من أمر الساحر
فاقتل هذه الدابة حتى يمضي الناس فرماها فقتلها ومضى الناس فأتى الراهب
فأخبره فقال له الراهب أي بني أنت اليوم أفضل مني قد بلغ من أمرك ما أرى وإنك
ستبتلى فإن ابتليت فلا تدل علي وكان الغلام يبرئ الأكمه والأبرص ويداوي
الناس سائر الأدواء فسمع جليس للملك كان قد عمي فأتاه بهدايا كثيرة فقال ما ههنا
لك أجمع إن أنت شفيتني فقال إني لا أشفي أحدا إنما يشفي الله فإن آمنت بالله
دعوت الله فشفاك فآمن بالله فشفاه الله فأتى الملك فجلس إليه كما كان يجلس
فقال له الملك من رد عليك بصرك قال ربي قال ولك رب غيري قال
ربي وربك الله فأخذه فلم يزل يعذبه حتى دل على الغلام فجيء بالغلام فقال
له الملك أي بني قد بلغ من سحرك ما تبرئ الأكمه والأبرص وتفعل وتفعل
قال فقال إني لا أشفي أحدا إنما يشفي الله فأخذه فلم يزل يعذبه حتى دل على الراهب
فجيء بالراهب فقيل له ارجع عن دينك فأبى فدعا بالمنشار فوضع المنشار
في مفرق رأسه فشقه به حتى وقع شقاه ثم جيء بالغلام فقيل ارجع
عن دينك فأبى فدفعه إلى نفر من أصحابه فقال اذهبوا به إلى جبل كذا وكذا
فاصعدوا به الجبل فإذا بلغتم ذروته فإن رجع عن دينه وإلا فاطرحوه

نَذَهَبُوا بِهِ فَصَعِدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَ شِئْتَ فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوا وَجَاءَ يَمْشِي اِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ اَصْحَابُكَ قَالَ كَفَانِيهِمُ اللّٰهُ فَدَفَعَهُ اِلٰى نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهِ فَقَالَ اذْهَبُوا بِهِ فَاحْمِلُوهُ فِي قُرْقُورٍ فَتَوَسَّطُوا بِهِ الْبَحْرَ فَاِنْ رَجَعَ عَنْ دِيْنِهِ وَاِلَّا فَاقْذِفُوهُ فَذَهَبُوا بِهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَ شِئْتَ فَانْكَفَأَتْ بِهِمُ السَّفِينَةُ فَغَرِقُوا وَجَاءَ يَمْشِي اِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ اَصْحَابُكَ قَالَ كَفَانِيهِمُ اللّٰهُ فَقَالَ لِلْمَلِكِ اِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِي حَتّٰى تَفْعَلَ مَا اٰمُرُكَ بِهِ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ تَجْمَعُ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَتَصْلُبُنِي عَلٰى جِذْعٍ ثُمَّ خُذْ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِي ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ ارْمِنِي فَاِنَّكَ اِنْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَتَلْتَنِي فَجَمَعَ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَصَلَبَهُ عَلٰى جِذْعٍ ثُمَّ اَخَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ فِي صُدْغِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي صُدْغِهِ فِي مَوْضِعِ السَّهْمِ فَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ فَاُتِيَ الْمَلِكُ فَقِيلَ لَهُ اَرَاَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ وَاللّٰهِ نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ قَدْ اٰمَنَ النَّاسُ فَاَمَرَ بِالْاُخْدُودِ بِاَفْوَاهِ السِّكَكِ فَخُدَّتْ وَاُضْرِمَ النِّيرَانُ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَنْ دِيْنِهِ فَاَحْمُوهُ فِيهَا اَوْ قِيلَ لَهُ اقْتَحِمْ فَفَعَلُوا حَتّٰى جَاءَتِ امْرَاَةٌ وَمَعَهَا صَبِيٌّ فَتَقَاعَسَتْ اَنْ تَقَعَ فِيهَا فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ يَا اُمَّهْ اصْبِرِي فَاِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ مسلم میں صہیب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے آگے ایک بادشاہ تھا اور اوسکا ایک جادوگر تھا سو جب وہ بڈھا ہو گیا اوسنے بادشاہ سے کہا کہ میں بڈھا ہو گیا ہون سو میرے پاس ایک لڑکا بھیج کہ اوسکو مین جادو سکھلاؤن تو بادشاہ نے اوسکے پاس ایک لڑکا بھیجا کہ اوسکو وہ جادو سکھلاتا تھا تو اوس لڑکے کی آمد و رفت کی راہ مین حضرت عیسیٰ کے دین کا ایک درویش تھا تو وہ لڑکا اوسکے پاس بیٹھتا اور اوسکا کلام سنتا سو اوسکو بھلا معلوم ہوتا سو جب جادوگر

پاس

بیان قصہ درویش و جادوگر ... حضرت عیسی

پاس جاتا تو درویش کی طرف ہوکر نکلتا اور اوسکے پاس بیٹھتا پھر جب جادوگر پاس جاتا تو جادوگر اوسکو
مارتا سو لڑکے نے جادوگر کے مارنے کا درویش سے گلہ کیا تو درویش نے کہا کہ جب تو جادوگر سے خوف
کہا دے تو کہا کر کہ میرے گھر والون نے مجھکو روکا تھا اور جب تو اپنے گھر والون سے ڈرے
تو کہا کر کہ جادوگر نے مجھکو روکا سو اسی حال مین وہ رہا کرتا تھا کہ ناگاہ وہ ایک بڑے قدآور جانور
پر گذرا کہ اوسنے لوگون کو آمدورفت سے روکا تھا سو لڑکے نے کہا کہ آج مین دریافت کرتا ہون
کہ جادوگر افضل ہے یا درویش افضل ہے سو اوسنے ایک پتھر لیا اور کہا الہی اگر درویش کا طریقہ تیرے
نزدیک پسندیدہ ہو جادوگر کے طریقے سے تو اس جانور کو قتل کرتا کہ لوگ چلین پھرین پھر اوسکو مارا سو
اوسکو قتل کیا اور لوگ چلنے پھرنے لگے پھر وہ لڑکا درویش پاس آیا اور اوسکو یہ حال بتلایا تو درویش
نے اوس سے کہا اے بیٹا تو مجھسے افضل ہے مقرر تیرا مرتبہ یہان تک پہونچا کہ مجھکو نظر پڑا اور مقرر
عنقریب تو آزمایا جاویگا سو اگر تو آزمایا جاوے تو مجھکو نہ بتلائیو اور اوس لڑکے کا یہ حال تھا کہ اندہے
اور کوڑہی کو چنگا کرتا تھا اور لوگون سے علاج کرتا تھا ہر قسم کی بیماری سے تو یہ حال بادشاہ کے
ایک مصاحب نے سنا اور وہ اندہا ہوگیا تھا تو اوسکے پاس بہت سے تحفے لایا اور کہا کہ جو مال کہ یہان ہے
وہ سب تیرے واسطے ہے اگر تو مجھکو چنگا کر دیوے لڑکے نے کہا کہ مین کسیکو چنگا نہین کرتا چنگا
کرنا تو خدا ہی کا کام ہے سو اگر تو خدا کا ایمان لاوے تو مین خدا سے دعا کرونگا تو وہ تجھکو چنگا کر دیگا
سو وہ مصاحب خدا کا ایمان لایا تو خدا نے اوسکو چنگا کر دیا پھر وہ مصاحب بادشاہ پاس گیا اور
اوسکے پاس بیٹھا جیسا کہ بیٹھا کرتا تھا تو اوس سے بادشاہ نے کہا کہ کسنے تیری آنکھ روشن کر دی
مصاحب نے کہا کہ میرے مالک نے بادشاہ نے کہا میرے سوا بہی کوئی تیرا مالک ہے مصاحب نے کہا
میرا مالک اور تیرا مالک خدا ہے سو بادشاہ نے اوسکو پکڑا پھر ہمیشہ اوسکو مارا کرتا تھا یہان تک کہ اوس
لڑکے کو بتلا دیا سو وہ لڑکا بلایا گیا تو بادشاہ نے اوس سے کہا اے بیٹا تیرے جادو کا مرتبہ پہونچا
کہ تو اندہے اور کوڑہی کو چنگا کرنے لگا اور تو ایسا کرتا ہے اور ویسا کرتا ہے حضرت نے فرمایا سو اوس
لڑکے نے کہا کہ مین کسیکو چنگا نہین کرتا چنگا تو خدا ہی کرتا ہے سو بادشاہ نے اوس لڑکے کو پکڑا اور ہمیشہ

اوسکو مارا کرتا تھا یہان تک کہ اوسنے درویش کو بتلادیا سو وہ درویش پکڑا آیا اور اوس سے کہا گیا کہ تو پلٹ
جا اپنے دین سے سو اوسنے انکار کی سو بادشاہ نے ایک ارہ منگوایا اور درویش کی چاندپر رکھا
اور اوسکو چیر ڈالا یہان تک کہ دو ٹکڑے ہوکر گر پڑا پھر بادشاہ کا مصاحب بلایا گیا اور اوس سے کہا کہ اپنے
دین سے پھر جا سو اوسنے نمانا سو اوسکی چاندپر ارہ رکھا اور اوسکو چیر ڈالا یہان تک کہ دو ٹکڑے ہوکر
گر پڑا پھر وہ لڑکا بلایا گیا تو اوس سے کہا کہ اپنے دین سے پلٹ جا سو اوسنے نمانا سو بادشاہ نے
اوسکو اپنے چند مصاحبون کو دیا اور کہا کہ اسکو فلانے پہاڑ کی طرف لیجاؤ اور اوسکو پہاڑ
پر چڑہاؤ پھر جب تم پہاڑ کی چوٹی پر پہنچو سو اگر یہ لڑکا اپنے دین سے پھر جاوے تو بہتر ہے اور نہین تو
اوسکو ڈھکیل دو سو وے اوسکو لیگئے اور پہاڑ پر اوسکو چڑہایا تو لڑکے نے کہا کہ الٰہی مجھکو ان کے شر سے
بچا جسطرح چاہے کہ تو چاہے سو پہاڑ نے اونکو خوب ہلایا اور وے لوگ گر پڑے اور وہ لڑکا بادشاہ
پاس چلا آیا سو بادشاہ نے اوس سے کہا کہ کیا حال ہوا تیرے ساتھیون کا اوسنے کہا خدا نے
مجھکو اون کے شر سے بچایا سو بادشاہ نے اوسکو اپنے اور چند مصاحبون کے حوالہ کیا اور
کہا اسکو لیجاؤ اور اسکو ناؤ پر چڑہاؤ اور اوسکو دریا کے اندر لیجاؤ سو اگر یہ اپنے دین سے پھر جاوے
تو خوب ہے اور نہین تو اسکو دریا مین ڈال دو سو وے لوگ اوسکو لیگئے سو لڑکے نے کہا کہ الٰہی مجھکو
ان کے شر سے بچا جسطرح چاہے کہ تو چاہے سو اونکو لیکر ناؤ اوندہی ہوگئی تو وے لوگ ڈوب گئے
اور وہ لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا تو بادشاہ نے اوس سے کہا کہ تیرے ساتھیونکا کیا حال ہوا اوسنے
کہا خدا نے مجھکو اون کے شر سے بچایا پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا کہ تو مجھکو نہ مار سکیگا یہان
تک کہ تو وہ کام کرے جو مین تجھکو بتلاؤن بادشاہ نے کہا وہ کیا چیز ہے اوسنے کہا کہ تو سب لوگون کو
ایک میدان مین جمع کر اور ایک کھنبے پر مجھکو سولی دے پھر میرے ترکش سے ایک تیر لے پھر تیر
کو کمان کے اندر رکھ پھر کہہ کہ خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہے مارتا ہون پھر مجھکو
تیر مار سو اگر تو یہ کام کریگا تو مجھکو قتل کر سکیگا سو بادشاہ نے سب لوگونکو ایک میدان مین جمع
کیا اور اوس لڑکے کو ایک کھنبے پر سولی دیا پھر اوسنے اوسکے ترکش سے تیر لیا پھر تیر کو کمان کے

اندر پر کہا پھر کہا خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہے مین مارتا ہون پھر اوسکو تیر مارا سو
اوسکی کنپٹی پر تیر لگا یا سو لڑکے نے اپنا ہاتھ اپنی کنپٹی پر تیر کے مقام پر رکہا سو مر گیا تو لوگون نے
کہا کہ ہم لڑکے کے مالک کا ایمان لائے ہم لڑکے کے رب کا ایمان لائے ہم لڑکے کے
مالک کا ایمان لائے پھر خواب مین بادشاہ سے کسی نے کہا کہ تو نے دیکھا جسکا تجہکو ڈر تھا خدا
کی قسم مقرر تجہہ پر تیرا پرہیز اور تیرا ڈر گر پڑا البتہ لوگ تو ایمان لا چکے سو بادشاہ نے خندق کہودنے
کا حکم دیا کوچون کے ناکون پر حکم دیا سو خندقین کہودے گئے اور اوسنے اونکے اندر خوب آگ بھڑکا دی
اور کہا کہ جو شخص اپنے دین سے نہ پھرے سو اوسکو خندق مین ڈہکیل دو یا کہ یون کہا جاوے اوسے
کہا جائے کہ گر پڑ سو لوگون نے ایسا ہی کیا یہان تک کہ ایک عورت آئی اور اوسکے ساتھہ اوسکا ایک
لڑکا تھا سو وہ عورت پیچہے ہٹی تا کہ خندق مین نہ گرے تو لڑکے نے اوس سے کہا اے
ماں تو صبر کر اسواسطے کہ تو حق دین پر ہے **ف** اس حدیث مین اہل حق اور اہل باطل اور
صبر کی فضیلت اور ہدایت الہی کا بیان ہی چنانچہ اس قصے کو حق تعالی نے سورہ والسماء ذات
البروج مین مجمل بیان فرمایا ہی حضرت نے اوسکو مفصل بیان کیا

م معاویۃ بن الحکم السلمی کان نبی من الانبیاء یخط فمن وافق خطہ فذالک

مسلم مین معاویہ بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیغمبرون مین ایک پیغمبر تھے کہ لکیرین بناتے تھے
سو جسکی لکیر اونکی لکیر سے موافق پڑے سو وہی ٹہیک ہے **ف** معاویہ بن حکم سے روایت ہے
کہ مینے حضرت سے پوچھا کہ ہم کفر کی حالت مین علم غیب بتانے والون پاس جاتے تھے حضرت نے فرمایا کہ آپ اونکے
پاس مت جایا کرو پھر مینے کہا کہ بعضے لوگ لکیرین کہینچتے ہین کچھہ حال بتلاتے ہین تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ کفار عرب کا دستور تھا کہ جب کچھہ کام کرنا
منظور ہوتا تو جلد جلد بہت لکیرین بیشمار کہینچتے پھر دو دو لکیرین ملا کر کاٹتے جاتے آخر کو اگر دو لکیرین رہ جاتین
تو اوس کام کو نیک جانتے اور اگر ایک لکیر رہتی تو اوسکو بد جانتے علما حدیث نے کہا ہی کہ اس حدیث
سے ثابت ہوا کہ خط کشی درست نہین اسواسطے کہ خط کشی اون پیغمبر کا معجزہ تھا تو اوسکے موافق اور کون

سے بڑا محال ہے بعضے نادان اس حدیث کو علم رمل کی دلیل جانتے ہین سو غلط بات ہے اسواسطے کہ اوس پیغمبر کی خط کشی بالیقین معلوم نہین ہوسکتی تاکہ اس خط اور اوس خط کی موافقت اور عدم ثبوت معلوم ہو اور بہت آیات اور احادیث سے ثابت ہے کہ آیندہ کی بات بالیقین کوئی نہین جان سکتا اور اوسکے دریافت کا کوئی قاعدہ مقرر نہین کیا تو صاف معلوم ہوا کہ علم رمل اور جفر اور نجوم شرع مین ہرگز درست نہین

۵۴۰ م عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ مسلم مین عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حق تعالی نے مخلوقات کی تقدیرین اور اندازے لکھے آسمانون اور زمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار برس آگے فرمایا کہ عرش خدا کا پانی پر تھا ف جو کچھ خدا کو کرنا منظور تھا اوسکو اول لوح محفوظ مین لکھا پھر اوسکے موافق عالم کو بنایا اور معلوم ہوا کہ پانی کا وجود آسمان زمین سے مقدم ہے

۵۴۱ م جَابِرٌ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَاِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ قَالَهٗ لِعَبْدٍ لِحَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ جَاءَ لِيَشْكُوَ حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو جھوٹا ہی حاطب دوزخ مین نہ جاویگا اسواسطے کہ وہ جنگ بدر اور حدیبیہ مین حاضر تھا یہ حضرت نے حاطب بن ابی بلتعہ کے غلام سے فرمایا وہ غلام حضرت کے پاس حاطب کا شکوہ کرتا آیا سو اوسنے کہا کہ یارسول اللہ مقرر حاطب تو دوزخ مین جاویگا ف اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ جو حضرت کے اصحاب جنگ بدر اور جنگ حدیبیہ مین موجود تھے اون پر دوزخ حرام ہی وے مقرر بہشتی ہین جنگ بدر مین تین سو تیرہ ۳۱۳ اصحاب تھے اور جنگ حدیبیہ مین پندرہ سو تھے

۵۴۲ خ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ كَذَبَ سَعْدٌ وَلٰكِنْ هٰذَا يَوْمٌ يُعَظِّمُ اللّٰهُ فِيْهِ الْكَعْبَةَ وَيَوْمٌ يُكْسٰى فِيْهِ الْكَعْبَةُ يَعْنِيْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ لَمَّا قَالَ لِاَبِيْ سُفْيَانَ اَلْيَوْمَ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ اَلْيَوْمَ تُسْتَحَلُّ

الْكَعْبَةُ فَاَخْبَرَ اَبُوْ سُفْيَانَ بِذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَقَعَ مُرْسَلًا وَهُوَ
مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بخاری میں عروہ بن زبیر رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ غلط کہا سعد نے ولیکن یہ دن تو وہ ہی جسمیں خدا کعبے کی تعظیم کروا دیگا
اور اس دن میں کعبہ پر غلاف چڑھایا جاویگا یعنے سعد بن عبادہ نے ابوسفیان سے کہا
کہ آج قتل کا دن ہی آج کعبہ میں لڑنا حلال ہوگا سو ابوسفیان نے یہ خبر حضرت سے کی یہ حدیث
مرسل ہی یعنے تابعی نے صحابی کا نام روایت میں نہیں ذکر کیا اور اس حدیث کی حضرت عائشہ رضی سے
ہی وے حضرت سے روایت کرتین ہین **ف** بخاری میں پورا قصہ یون ہی کہ جب حضرت نے
فتح مکہ کے واسطے مدینے سے کوچ کیا تو یہ خبر قریش کو پہنچی تو ابوسفیان اور حکیم اور بُدیل حضرت کی
خبر دریافت کرنے کو نکلے حضرت کے جاسوس انکو پکڑ لیگئے ابوسفیان مسلمان ہوا جب حضرت نے کوچ
کیا تو عباس سے فرمایا کہ تم ابوسفیان کو ایک جگہہ لیکر کھڑے ہو تاکہ وہ مسلمانون کی فوج کو دیکھے
تو عباس اوسکو لیکر کھڑے ہوئے اور حضرت کا لشکر نکلنے لگا ابوسفیان ہر ایک گروہ کا نام پوچھتا
جاتا تھا عباس رضی بتلاتے جاتے تھے ابوسفیان کہتا تھا مجھکو ان لوگون سے کیا کام جب ایک بڑا جھنڈا
آیا ابوسفیان نے پوچھا یہ کون لوگ ہین عباس نے کہا یے انصاری لوگ ہین اون کے سردار
اور علمدار سعد بن عبادہ تھے سعد نے ابوسفیان سے کہا کہ آج خوب خونریزی کا دن ہے
آج کعبے میں لڑنا حلال ہوگا پھر حضرت کا جھنڈا آیا اور حضرت کا علم زبیر کے پاس تھا ابوسفیان نے
حضرت سے کہا کہ آپ نے سعد کا قول نہین سنا حضرت نے فرمایا کیا اونے کہا ابوسفیان نے وہ
قول بیان کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور نومسلم لوگون کو دلاسا دیا

ف سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ كَذَبَ مَنْ قَالَهُ اِنَّ لَهُ لَاَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ اِنَّهُ
لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشٰى بِهَا مِثْلَهُ يَعْنِيْ عَامِرَ بْنَ الْاَكْوَعِ اَخَا سَلَمَةَ وَقَدْ اَصَابَ رُكْبَتَهُ
ذُبَابُ سَيْفِهٖ فَمَاتَ مِنْهُ. بخاری اور مسلم میں سلمہ بن اکوع رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
غلط کہا جسنے وہ قول کہا مقرر اوسکے واسطے تو دو ثواب ہین اور حضرت نے اپنی دو انگلیون کو ملا

مقرر وہ غازی تھا اور محنت کش عرب کا آدمی کم تر اوسکے برابر لڑائی مین چلا پھر حضرت سے یہ حضرت
عامر بن اکوع سلمہ کے بھائی سے کے حق مین فرمائی اور اونکی تلوار کا پھیلہ اون کے زانو پر لگ گیا تھا
سو وہے اوسی صدمے سے مر گئے ف جنگ خیبر مین عامر نے کسی کافر پر تلوار ماری
سو اوس تلوار کا پھیلہ اوہین کے زانو پر پڑا اوسی صدمے سے وے مر گئے بعضے لوگون نے
کہا کہ عامر حرام موت اپنے ہاتھ سے مرے اونکو جہاد کا ثواب نہ ملیگا جب حضرت نے یہ کلام سنا
تب یہ حدیث فرمائی عامر کو دو ثواب فرماتے یعنے ایک جہاد کا ثواب دوسرے زخم کی تکلیف کا ثواب
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر بے قصد اپنے ہاتھ سے اپنے بدن پر زخم لگ جاوے اور اوس سے
آدمی مر جاوے تو اوسکی موت حرام نہین

۵۴۴ م ابو ہریرۃ کَفٰی بِالْمَرْءِ کَذِبًا اَنْ یُّحَدِّثَ بِکُلِّ مَا سَمِعَ وَرِوَایَۃُ الْقُضَاعِیِّ اِثْمًا مسلم مین
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد کو اتنا جھوٹھ کفایت کرتا ہے کہ جو سنے اوسکو ذکر کرے
اور قضاعی کی روایت مین یون ہے کہ آدمی کو اتنا گناہ کفایت کرتا ہے کہ جو سنے اوسکو بیان کرے
ف یعنے اکثر اخبار اور حکایات جھوٹھ سے خالی نہین ہوتے تو اگر ہر بات کو بیان کرنے لگا
تو یہ شخص بھی مقرر دروغگو ٹھہرا یعنے دروغ کا مددگار ہوا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جب تک بات
کو خوب تحقیق نہ کرلیوے ہرگز زبان پر نہ لاوے

۵۴۵ ف ابو موسیٰ کَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ کَثِیْرٌ وَّلَمْ یَکْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ غَیْرُ مَرْیَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ
وَاٰسِیَۃَ امْرَاَۃِ فِرْعَوْنَ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مردون
بہت لوگ کمال کو پہنچے اور عورتون سے مریم عمران کی بیٹی اور آسیہ فرعون کی جورو کے سوائے
کوئی عورت باکمال نہین ہوئی ف یعنے اگلی امت مین یہی دو عورتین باکمال ہوئین اسواسطے
کہ امت محمدی مین حضرت خدیجہؓ اور حضرت فاطمہؓ اور حضرت عائشہؓ کا کمال بہت احادیث سے ثابت ہے

۵۴۶ م ابو ہریرۃ مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْھَمَھَا وَقَفِیْزَھَا وَمَنَعَتِ الشَّامُ مُدْیَھَا وَدِیْنَارَھَا
وَمَنَعَتْ مِصْرُ اِرْدَبَّھَا وَدِیْنَارَھَا وَعُدْتُّمْ مِّنْ حَیْثُ بَدَاْتُمْ وَعُدْتُّمْ مِّنْ حَیْثُ بَدَاْتُمْ

وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ ثُمَّ قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ شَهِدَ عَلَى ذٰلِكَ لَحْمُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَدَمُهُ

مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عراق کا ملک اپنے درم اور قفیز کو روکیگا اور شام کا ملک اپنے مُدی اور دینار کو روکیگا اور مصر کا ملک اپنے اردب کو روکیگا اور ہوجاؤگے تم جیسے آئے تھے اور ہوجاؤگے تم جیسے آئے تھے اور ہوجاؤگے تم جیسے آئے تھے پھر ابوہریرہ نے کہا کہ اس حدیث پر گواہی دیتا ہی ابوہریرہ کا گوشت اور خون یعنے اسمین کچھ شک نہین **ف** قفیز اور مُدی پیمانے کا نام ہی جسمین ناج کو ناپتے ہین اور اردب چوبیس سیر کا ہوتا ہے اس حدیث مین آخر زمانہ کے فتنے فساد کی خبر ہے کہ ان ملکون کا محصول امام کو نہ ملیگا رعیت سردار کی اطاعت نکریگی جیسے اسلام سے پہلے سب سردار ملک تھا ویسا ہی ہوجاویگا

م أَنَسٌ نَزَلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُورَةٌ فَقَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ثُمَّ قَالَ تَدْرُونَ مَا الْكَوْثَرُ فَقُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ هُوَ حَوْضٌ يَرِدُ عَلَيْهِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ فَيُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ فَأَقُولُ رَبِّ إِنَّهُ مِنْ أُمَّتِي فَيُقَالُ مَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ بَعْدَكَ

مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ابھی مجھہ پر ایک سورت اتری پھر حضرت نے انا اعطینا کی سورت پڑھی یعنے اے محمد ہمنے تجھکو کوثر دیا تو نماز پڑھ اپنے رب کی اور قربانی کر مقرر تیرا دشمن بے نام و نشان ہے پھر حضرت نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ کوثر کیا چیز ہے سو ہمنے کہا کہ خدا اور اوسکا رسول ہی خوب جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ کوثر نہر ہی کہ میرے رب نے اوسکا مجھہ سے وعدہ کیا ہی اوسپر بہت خیر ہی کوثر حوض ہے جسپر میری امت گذریگی اوسکے برتن جتنے آسمان کے تارے تو ایک بندہ میری امت کا حوض سے روکا جاویگا تو مین کہونگا اے رب یہ تو میری امت سے ہی تو حکم ہوگا کہ تو نہین جانتا کہ تیرے بعد اسنے کیا نئی راہ نکالی یعنے مرتد ہوگیا **ف** عرب کے چند گروہ حضرت کے بعد مرتد ہوگئے صدیق اکبر نے اون کو مارا وہی لوگ حوض کوثر سے روکے جاوینگے

ق أَبُومَسْعُودٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ نَزَلَ جِبْرِئِيلُ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ

تین رات تجھکو میرے پاس فرشتہ لے آتا تھا ریشمی کپڑے مین سو یون کہتا تھا کہ یہ تیری عورت ہے
سو مین تیرا چہرا کھولا تو کیا دیکھتا ہون کہ وہ صورت تیری ہی ہی تو مین کہتا تھا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف
سے ہی تو خدا یون ہی کریگا یعنے تو میرے نکاح مین آوے گی **ف** یہ جو حضرت نے فرمایا کہ اگر
یہ خواب خدا کی طرف سے ہے یعنے اس خواب کی اگر کوئی اور تعبیر ہوئی تو مقرر نکاح ہوگا اسواسطے
کہ پیغمبر کے خواب مین کچھہ شک اور تردد نہین ہوتا

م ابو هريرة اُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ اَيْقَظَنِي بَعْضُ اَهْلِي فَنُسِّيتُهَا وَيُرْوَى فَنَسِيتُهَا
فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شب قدر
مجھکو خواب مین معلوم ہوئی پھر میرے بعضے اہلبیت نے مجھکو جگا دیا تو مین اوسکو بھول گیا اور دوسری
روایت یون ہے کہ مین شب قدر کو بھول گیا تو اوسکو رمضان کی اخیر دس راتوں مین تلاش کرو **ف** یعنے طاق راتون مین

ق جابر اُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ
مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا فَاَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِي اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ
فَلْيُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِي وَاُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ
اِلٰى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مجھکو پانچ نعمتین ملین کہ مجھسے پہلے کسی پیغمبر کو نہین ملین مجھہ کو فتح نصیب ہوئی ڈر سے مہینہ بھر
کی راہ تک اور ساری زمین میرے واسطے سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی مقرر ہوئی یعنے ہر جگہہ نماز
اور تیمم درست ہے سو جس مرد کو میری امت سے جہان نماز کا وقت ملے وہان نماز پڑہ لیوے اور حلال
ہوئے میرے واسطے غنیمت کے مال اور مجھسے پہلے کسیکو حلال نہ تھی اور مجھکو شفاعت کا رتبہ عنایت
ہوا اور پیغمبر فقط اپنی قوم پر بھیجا جاتا تھا اور مین تمام عالم کے لوگون پر بھیجا گیا **ف** یعنے ان پانچ چیزون
سے حضرت سب پیغمبرون سے افضل ہوئے حضرت کا رعب یہ تھا کہ بادشاہ روم خوف کہا تا تھا اور
نصاریٰ کو سوائے عبادت خانہ کے اور جگہہ نماز پڑھنا درست نہ تھا اور تیمم کا حکم نہ تھا امت محمدیہ
کو تمام زمین پر نماز اور تیمم کا حکم ہوا اور غنیمت کا مال بہی اسی امت کو درست ہوا اور قیامت مین شفاعت

کے سوا کوئی پیغمبر شفاعت نہ کر سکیگا اور صفت انکی یہ ہی نبوت کا ختم کرنیکو جیسا مثل نہین ہوا کوئی

ف ابن عباس اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ عَلَی الْجَبْهَةِ وَالْیَدَیْنِ وَالرُّکْبَتَیْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَیْنِ وَلَا نَکْفِتَ الثِّیَابَ وَلَا الشَّعْرَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو حکم ہوا ہی سجدہ کرنے کا سات ہڈیون پر ماتھے پر اور دونون ہاتھون پر اور دونون گھٹنون پر اور دونون قدمون کے سرے پر اور یہ حکم ہوا ہی کہ نماز مین کپڑے اور بالونکو نہ سمیٹون ف نماز مین بالونکا جوڑا باندھنا اور کپڑے کو جانکے ایسے بچانا مکروہ ہے

ف ابوبکر وعمر وجابر اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَی اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رض اور جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو لوگون سے لڑنے کا حکم ہوا یہان تک کہ وے لا الہ الا اللہ کہین سو جسنے کہ لا الہ الا اللہ کہا اوسنے اپنا مال اور جان بچایا مگر دین کی حق یعنی کا بدلا ہی اور اوسکا حساب خدا کے ذمے پر رہے ف یعنی جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا تو اوسکی جان اور مال لینا حرام ہے لیکن اگر ناحق خون کریگا تو مارا جاویگا یا مال کسیکا ہوگا تو اوسکے مال دلایا جاویگا اور اگر وہ خوف سے ظاہر مین مسلمان ہوا اور دل مین کافر رہا تو اوس سے خدا حساب کریگا پر لوگون کے جان رعایت کرنے کا حاکم اور قاضی کو حکم نہین

ف ابوهریرة اُمِرْتُ بِقَرْیَةٍ تَاْکُلُ الْقُرٰی یَقُوْلُوْنَ یَثْرِبُ وَهِیَ الْمَدِیْنَةُ تَنْفِی النَّاسَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مجھکو اوس بستی مین رہنے کا حکم ہوا جو سب بستیون کو کھا دیوے گی یعنی فتح اسلام ہوگی سب شہر مدینے کے تابع ہون گے لوگ اوسکو یثرب کہتے ہین اور اوسکا عمدہ نام تو مدینہ ہی برے لوگون کو مدینہ نکال دیتا ہی جیسے بھٹی لوہے کا میل نکال ڈالتی ہی ف مدینہ کا نام اول یثرب تھا حضرت نے نام بدل ڈالا

ف انس وسهل بن سعد الساعدي بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ کَهَاتَیْنِ یَعْنِیْ اِصْبَعَیْهِ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰی بخاری اور مسلم مین انس اور سہل بن سعد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ

میں اور قیامت

مین اور قیامت متصل ہوا جیسے سب سے دونون حضرت نے اپنی دو انگلیون کی طرف اشارہ کیا یعنے کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی **ف** حضرت خاتم النبین ہین حضرت کے بعد کوئی پیغمبر نہین قیامت تک حضرت کا دین قائم رہیگا تو حضرت مین اور قیامت مین کوئی حائل نہ ٹھہرا

۵۵۸ **ف** اَبُوهُرَيْرَةَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِىْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِىْ كُنْتُ مِنْهُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین پیدا ہوا بنی آدم کے عمدہ زمانے والون سے ایک زمانے والون کے بعد دوسرے زمانے والون سے یہان تک کہ مین اون زمانے والون سے ہوا جنسے ہوا **ف** یعنے حضرت آدم کے زمانے سے حضرت کے زمانے تک حضرت کے باپ دادے شریف اور عمدہ خاندان تھے اور یہ مطلب نہین کہ سب مسلمان تھے

۵۵۹ **م** جَابِرٌ بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّيْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ مسلم مین جابر رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ آندھی چلائی گئی منافق کے مرنے سے **ف** مصابیح مین جابر رضسے روایت ہی کہ حضرت سفر سے آئے تھے جب مدینے کے نزدیک پہنچے تو آندھی چلی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی جب مدینے مین آئے تو معلوم ہوا کہ ایک بڑا منافق مرگیا یہ حدیث معجزہ ہے کہ آئندہ کی خبر دی

۵۶۰ **ق** اِبْنُ عُمَرَ بُنِىَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ عَلٰى اَنْ يُّوَحَّدَ اللّٰهُ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ الْحَجِّ وَصِيَامِ رَمَضَانَ قَالَ لَا صِيَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ هٰكَذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَيُرْوٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیز پر ہی خدا کو ایک جاننے پر اور نماز قائم کرنے پر اور زکوۃ دینے پر اور رمضان کے روزے پر اور حج پر سو ایک مرد نے عبداللہ بن عمر رضسے کہا حج اور رمضان کے روزے پر عبداللہ نے کہا نہین رمضان کے روزے اور حج یون ہی مینے حضرت سے سنا ہی یعنے اول روزہ بعد اوسکے حج اور دوسری روایت یون ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیز پر ہی اسکی گواہی کہ سوائے خدا کے کوئی معبود برحق نہین اور محمد اوسکا بندہ

اور اوسکا رسول ہے اور نماز کا قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکہنا

ق ابو هريرة حُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَرِوَايَةُ الْقُضَاعِي حُفَّتْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ روکی گئی اور ڈہونپی گئی بہشت مشقت اور تکلیفات سے اور دوزخ خواہش نفسانی اور لذات سے ف یعنے بہشت بدون عبادت اور پرہیزگاری کے میسر نہین اور عبادت اور تقوی مشقت اور تکلیف سے خالی نہین اور معصیت اور دنیا کے چین کا دوزخ انجام ہی

ق عائشة حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِي الْخَمْرِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شراب کا بیوپار حرام ہوا ف شراب کی خرید و فروخت مسلمان کو ہرگز درست نہین

خ ابو هريرة حُرِّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ عَلَى لِسَانِي بخاری مین ابوہریرہ رضے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حرام ہوگیا میری زبان پر مدینے کے دو سنگستان کے اندر ف یعنے علما کے نزدیک جیسے مکہ حرم ہی ویسے ہی مدینہ یہ حدیث اوسکی دلیل ہی

م ابو مسعود عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيُّ حُوسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَكَانَ مُوسِرًا وَكَانَ يَأْمُرُ غِلْمَانَهُ أَنْ يَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُعْسِرِ قَالَ اللَّهُ نَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْهُ فَتَجَاوَزُوا عَنْهُ مسلم مین ابومسعود رضے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے اگلی امت مین سے ایک مرد کا حساب ہوا تو اوسکی نیکی کچہہ بہی نپائی مگر وہ لوگون سے ملا جلا کرتا تہا اور مالدار تہا اور اپنے غلامون کو حکم کرتا تہا کہ محتاج سے قرض مانگنے مین سختی نکرین خدا نے فرمایا کہ ہم اوسکے نسبت زیادہ تر کرم اور احسان کے سزاوار ہین سو اے فرشتو اوس سے درگذر کرو

خ ابو هريرة خُفِّفَ عَلَى دَاوُدَ الْقُرْآنُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهِ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهُ وَلَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهِ بخاری مین ابوہریرہ رضے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہلکا اور سہج ہوگیا تہا داود پر قران سو وے اپنے سواریون پر کسنے کا حکم کرتے تہے تو قران کو کسنے سے پہلے پڑہ چکتے تہے اور نہ کہاتے تہے مگر اپنے ہاتہہ کی کمائی سے ف قران سے

مراد زبور ہے ایسی جلدی زبور کا تمام کرنا حضرت داؤد کا معجزہ تھا اور باوجودکہ بادشاہ تھے لیکن اپنے کسب
اور محنت سے کہاتے تھے

م عائشة خُلِقَتِ الملائكةُ مِن نُورٍ وَخُلِقَ الجانُّ مِن مارِجٍ مِن نارٍ وَخُلِقَ آدمُ مِمّا وُصِفَ
لَكُم مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پیدا کیے گئے فرشتے نور سے اور جن آگ ٦٩٥
کی لو سے اور آدم پیدا ہوئے اوس سے جسکا تم سے قرآن مین بیان ہوا یعنے مٹی سے

خ انس دُفِعتُ إلى السِّدرةِ فإذا أربعةُ أنهارٍ نهرانِ ظاهرانِ ونهرانِ باطنانِ فأمّا
الظاهرانِ فالنيلُ والفراتُ وأمّا الباطنانِ فنهرانِ في الجنّةِ وأُتيتُ بثلاثةِ أقداحٍ قدحٌ ٧٠٩٥
فيه لبنٌ وقدحٌ فيه عسلٌ وقدحٌ فيه خمرٌ فأخذتُ الذي فيه اللبنُ فقيل لي أصبتَ الفطرةَ بخاری
مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین سدرۃ المنتہی کی طرف گیا تو وہان چار نہرین ہین دو
نہرین ظاہر اور دو باطن ظاہر نہرین تو نیل اور فرات اور باطن نہرین بہشت مین جاری ہین اور میرے
سامہنے تین پیالے آئے ایک پیالے مین دودہ اور ایک پیالے مین شہد اور ایک پیالے مین شراب
تو مین نے دودہ کا پیالہ لیا تو مجہکو حکم ہوا کہ تو نے پیدا ایشی دین پایا **ف** معراج کی حدیث مین اسکا مفصل بیان ہو چکا

م ابو هريرة عُذِّبَتِ امرأةٌ في هِرّةٍ رَبَطَتْها لم تُطعِمها ولم تَسقِها ولم تَترُكها تأكلُ
مِن خَشاشِ الأرضِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عذاب ہوا ایک عورت ٨٦٩
پر بلّی کے مقدمے مین اوسنے بلّی کو باندہ رکہا تھا نہ اوسکو کہلایا نہ پلایا اور نہ اوسکو چہوڑا کہ زمین کے جانور کہاتی

م ابو ذر عُرِضَت عَلَيَّ أعمالُ أُمّتي حَسَنُها وسَيِّئُها فوجدتُ في مَحاسِنِ أعمالِها الأذى
يُماطُ عَنِ الطَّريقِ ووجدتُ في مَساوي أعمالِها النُّخاعةَ تكونُ في المسجدِ لا تُدفَنُ ٩١٠
مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری امت کے اعمال میرے سامہنے لائے گئے
نیک بہی اور بد بہی تو مینے امت کے نیک اعمال مین پایا تکلیف کی چیز کو جو راہ سے علیحدہ ڈالی جاوے
اور امت کے بد اعمال مین سے مینے پایا کہنکہار کو جو مسجد مین ہو اور زمین مین نہ دالی جاوے
راہ مین تکلیف کی چیز جیسے کانٹا اور پتہر

ق ابن عباس عرضت علی الامم فاخذ النبی یمر معه الامة والنبی یمر معه النفر والنبی یمر معه العشرة والنبی یمر معه الخمسة والنبی یمر وحده فنظرت فاذا سواد کثیر فقلت یا جبرئیل هؤلاء امتی قال ولکن انظر الی الافق فنظرت فاذا سواد کثیر قال هؤلاء امتک وهؤلاء سبعون الفا قدامهم لا حساب علیهم ولا عذاب قلت ولم قال کانوا لا یکتوون ولا یسترقون ولا یتطیرون وعلی ربهم یتوکلون الحدیث متفق علیه والسیاق للبخاری بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ میرے سامنے کی گئین اگلی امتین تو ایک پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھہ ایک گروہ تھا اور بعضا پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھہ بارہ تیرہ لوگ تھے اور بعضا پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھہ دس آدمی تھے اور بعضا پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھہ پانچ آدمی تھے اور بعضا پیغمبر اکیلا ہی چلا پھر مینے دیکھا تو ایک بڑی جماعت ہے سو مینے کہا اے جبرئیل یہ لوگ میری امت ہین جبرئیل نے کہا نہین ولیکن تو آسمان کے کنارے کی طرف دیکھہ سو مینے دیکھا تو بڑا جھنڈ ہی جبرئیل نے کہا کہ یہ لوگ تیری امت ہین اور یہ ستر ہزار جو آگے ہین نہ اون پر حساب ہے اور نہ عذاب مینے کہا اسکا کیا سبب ہی جبرئیل نے کہا نہ بیماری مین بدن داغتے تھے نہ جھاڑ پہونک کرتے تھے اور نہ شگون لیتے تھے اور اپنے رب پر توکل اور بہروسا کرتے تھے یہ حدیث بخاری اور مسلم دونون مین ہی لیکن یہ خاص روایت بخاری کی ہی ف جتنے لوگ جس پیغمبر کا ایمان لائے ہونگے وہی قیامت مین اوسکے ساتھہ ہونگے اور بعضے پیغمبر کا کوئی ایمان نہ لایا ہوگا اوسکے ساتھہ کوئی نہوگا معلوم ہوا کہ ہمارے حضرت کی امت سب سے زیادہ ہوگی ترک دوا توکل نہین اسواسطے کہ حضرت نے اکثر دوا کی ہی بلکہ داغ اور جھاڑ پہونک اور شگون لینا توکل کے مخالف ہی لیکن جب کوئی علاج داغنے کے سوا باقی رہی تو اوس وقت مین داغنا بھی درست ہے

ص جابر عرض علی الانبیاء فاذا موسی ضرب من الرجال کانه من رجال شنوءة ورایت عیسی بن مریم علیه السلام فاذا اقرب من رایت به شبها عروة بن مسعود ورایت ابراهیم علیه السلام فاذا اقرب من رایت به شبها صاحبکم یعنی نفسه ورایت جبرئیل

عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا دِحْيَةُ بْنُ خَلِيفَةَ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامہنے کئے گئے پیغمبر سو موسیٰ تو دُبلا پتلا مرد جیسے قوم شنوءۃ کے مرد اور
دیکہا مینے عیسی بن مریم علیہ السلام کو تو میرے دیکہے لوگون مین عیسی سے زیادہ تر مشابہ عُروہ بن
مسعود ہین اور مینے ابراہیم علیہ السلام کو دیکہا تو میرے دیکہے لوگون مین ابراہیمؑ سے زیادہ تر مشابہ
تمہارا صاحب ہی یعنے خود حضرت اور مینے جبرئیل علیہ السلام کو دیکہا تو میرے دیکہے لوگون مین جبرئیل
سے زیادہ تر مشابہ دحیہ بن خلیفہ ہے

م أَبُوهُرَيْرَةَ فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتَّةٍ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ ۵۷۰
لِيَ الْمَغَانِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا وَأُرْسِلْتُ عَلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ
النَّبِيُّونَ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجہکو فضیلت حاصل ہوئی اور پیغمبرون
پر چہہ چیزون کے سبب سے مجہکو جوامع الکلم عطا ہوئے اور مجہکو رعب سے فتح ملی اور میرے واسطے غنیمت
کے مال حلال ہوئے اور میرے واسطے تمام زمین پاک کرنے والی اور سجدہ گاہ مقرر ہوئی اور
مین تمام عالم کا پیغمبر ہوا اور مین خاتم النبیین ہوا **ف** جوامع الکلم اوسکو کہتے ہین جسمین تہوڑی لفظ
اور مطلب بہت ہون جوامع الکلم سے مراد قران اور احادیث ہین جنکے معانی اور مطالب کی کچہہ
حد نہین جتنا غور کیجئے اوتنے مطالب کہلتے ہین باقی مفصل مضمون اس حدیث کا بارہوین حدیث مین
گذرا لیکن اسمین چہہ چیز کو فرمایا اور اوسمین پانچ چیز سو اسکا سبب یہ ہے کہ اول حضرت کو پانچ چیز کا حال
معلوم ہوا پہر چہٹی چیز بہی عنایت ہوئی

ق أَبُوهُرَيْرَةَ فُقِدَتْ أُمَّةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا يُدْرَى مَا فَعَلَتْ وَإِنِّي لَا أُرَاهَا إِلَّا الْفَارَ إِذَا ۵۷۱
وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الْإِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ وَإِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْ بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہوگیا نہین معلوم کون صورت
ہوگئی اور مقرر سوائے چوہے کے کوئی میرے خیال مین نہین آتا جب چوہے کے آگے اونٹ
کا دودہ رکہئے تو نہ پیئے اور جب اوسکے آگے بکریون کا دودہ رکہئے تو پیجاوے **ف** یعنے بنی اسرائیل او

کا دودھ نہ پیتے تھے تو اوس تو سبھنے یہ فرمایا کہ وے لوگ چوہے کی صورت پر مسخ ہوئے گئے اسواسطے کہ چوہا بھی اونٹ کا دودھ نہیں پیتا

۵۷۲ ق ابو ھریرۃ قیل لبنی اسرائیل ادخلوا الباب سجدا وقولوا حطۃ نغفر لکم فبدلوا فدخلوا الباب یزحفون علی استاھھم وقالوا حبۃ فی شعرۃ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو حکم ہوا کہ پیٹھو دروازے مین سجدہ کرتے اور کہو مغفرت ہم چاہتے ہین تاکہ ہم تمکو بخشین سو اونہون سے نے حکم بدل ڈالا تو دروازے مین داخل ہوئے چوتڑون کو گھسلتے اور کہا دانہ بال مین بہتر ہی ف بیت المقدس یا اریحا کے دروازے مین داخل ہونے کا حکم ہوا تھا سو وے لوگ ایسے بے ادب تھے کہ مسخراپن کرنے لگے سجدے کے بدلے چوتڑون سے گھسلے اور مغفرت کے بدلے اناج مانگنے لگے اسواسطے غضب الٰہی مین گرفتار ہوئے

۵۷۳ ق ابن عباس نصرت بالصبا واھلکت عاد بالدبور بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو فتح نصیب ہوئی پورب کی ہوا سے اور ہلاک ہوئی عاد کی قوم پچھم کی ہوا سے

۵۷۴ م انس ولد لی اللیلۃ غلام فسمیتہ باسم ابی ابراھیم مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رات کو میرا لڑکا پیدا ہوا تو مینے اوسکا نام اپنے باپ ابراہیم کے نام پر رکھا ف ہجری اٹھوین سال ماریہ قبطیہ سے صاحبزادہ پیدا ہوا حضرت نے اونکا ابراہیم نام رکھا سترہ مہینے کے بعد اونکا انتقال ہوا

فصل فی الحکایۃ عن نفس المتکلم

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر ماضی متکلم کی لفظ ہے

۵۷۵ ق انس اتیت علی نھر حافتاہ قباب اللؤلؤ المجوف فقلت ما ھذا یا جبریل قال الکوثر بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین ایک نہر پر گیا اوسکے دونون کنارون پر ایسے موتیون کے خیمے ہین تو مینے جبرئیل سے کہا کہ یہ کیا ہی جبرئیل نے کہا کہ یہ حوض کوثر ہی

م ابو هريرة استاذنت ربي ان استغفر لامي فلم ياذن لي واستاذنته ان ٥٧٦
ازور قبرها فاذن لي مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مینے اپنے رب سے
اجازت مانگی کہ اپنی ماکی مغفرت مانگون سو مجھکو اجازت نہ دی اور مینے اجازت مانگی کہ اوسکی قبر کی زیارت
کرون سو مجھکو زیارت کی اجازت دی ف حضرتؐ نے جب اپنے مان کی قبر کی زیارت کی تو
حضرت روئے اور ساتھہ والے روئے اور فرمایا کہ زیارت کیا کرو قبرون کی کہ اس سے موت
یاد پڑتی ہی اگر کوئی کہے کہ قران مین مشرکون کے واسطے مغفرت مانگنا منع ہی پھر حضرتؐ نے اپنی ماکی
مغفرت مانگنے کا کیون ارادہ کیا اوسکا جواب یہ ہی کہ حضرت کو اسکے اختصاص کی امید ہوگی یعنے
ہرچند اورون کو مشرکون کے واسطے مغفرت مانگنا درست نہین مگر شاید مجھکو درست ہو علی الخصوص
کہ حضرت کے سبب سے ابوطالب کے عذاب مین تخفیف ہوئی تھی یا کہ یہ اجازت مانگنا منع ہونے سے قبل ہوا ہو

ف ابن عباس اطلعت في الجنة فرايت اكثر اهلها الفقراء واطلعت في النار فرايت ٥٧٧
اكثر اهلها النساء بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین بہشت
جھانکا تو مینے وہان کے اکثر لوگ محتاج دیکھے اور مین دوزخ مین جھانکا تو وہان کے اکثر لوگ عورتین
دیکھین ف محتاج ایماندار اکثر تکلیفات مین رہتے ہین تو صبر کرتے ہین اس سبب سے بہشت مین جاتے
ہین اور عورتین اکثر بدخو اور بد اعتقاد ہوتی ہین اسی جہت سے دوزخی ہوتی ہین ۱۱

ح انس اكثرت عليكم في السواك بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے کہا کہ مینے مسواک کرنے
کی خوبی بارہا کہی ف غرض یہ کہ مسواک مین غفلت اور سستی نکرو مسواک کی عادت ڈالو

ف جابر جاورت بحراء شهرا فلما قضيت جواري نزلت فاستبطنت بطن الوادي ٥٧٨
فنوديت فنظرت امامي وخلفي وعن يميني وعن شمالي فلم ار احدا ثم نوديت فنظرت فلم ار احدا
ثم نوديت فرفعت راسي فاذا هو على العرش في الهواء يعني جبريل فاخذتني رجفة شديدة فاتيت
خديجة فقلت دثروني فدثروني فصبوا علي ماء فانزل الله يا ايها المدثر قم فانذر بخاری اور مسلم
مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حرا کے پہاڑ مین مینے ایک مہینے کا اعتکاف کیا جب

مین نے اعتکاف پورا کرچکا تو مین نالے کے اندر اترا تو مجھکو کسینے پکارا تو مینے اپنے آگے اور پیچھے داہنے اور بائین دیکھا تو مینے کسیکو نہ پایا پھر مجھکو کسینے پکارا تو مین دیکھنے لگا سو مینے کسیکو نہ دیکھا پھر مجھکو کسینے پکارا تو مینے اپنا سر اوٹھایا تو وہی فرشتہ یعنے جبرئیل ہوا مین تخت پر بیٹھا ہے سو مجھکو سخت کپ کپی سی لیا تو مین خدیجہ پاس آیا سو مینے کہا مجھکو اوڑھاؤ تو اونہون نے مجھکو اوڑھایا اور مجھپر پانی چھڑکا پھر خدا نے سورہ مدثر اتار یعنے اے جھرمٹ مارنے والے اٹھ اور لوگون کو عذاب الہی سے خوف دلا **ف** حضرت پر اول اقرأ کی سورت اتری پھر تین برس وحی بند رہی اوسکے بعد سورہ مدثر اترا

٥٧٩ **ق** اَلْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ قَالَهُ لِاَبِيْهِ مَخْرَمَةَ يَعْنِيْ قَبَاءً مِنْ دِيْبَاجٍ مُزَرَّدًا بِالذَّهَبِ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ رضسے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ قبا مینے تیرے واسطے چھپا رکھی یہ قبا مینے تیرے واسطے چھپا رکھی یہ حضرت نے مسور کے باپ مخرمہ سے فرمایا مراد ریشمی قبا ہی جسمین سونے کا تکمہ لگا تھا **ف** جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور قبا دی اوسوقت تک ریشمی کپڑا حرام نہوا تھا یا سو اسیطے دیا ہو کہ اوسکو بیچ لیوین

٥٨٠ **م** اَنَسٌ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذِهِ الْغُمَيْصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ اُمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مسلم مین انس رضسے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بہشت مین داخل ہوا تو مینے جوتے کی چپ سنی سو مینے پوچھا یہ کون ہے فرشتون نے کہا کہ یہ غمیصا ہی ملحان کی بیٹی انس بن مالک کی ما

٥٨١ **خ** سَمُرَةُ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ فَصَعِدَا بِيَ الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا هِيَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ لَمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهَا قَالَا اَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ بخاری مین سمرہ رضسے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے آج کی رات دو مردون کو دیکھا سو وے مجھکو ایک درخت پر چڑھا لیگئے پھر مجھکو اونہون نے ایک گھر مین داخل کیا کہ بہت اچھا اور بہتر تھا مینے اوس سے بہتر کبھی نہین دیکھا اون دونون مردون نے کہا کہ یہ گھر تو شہیدون کا گھر ہی **ف** یہ حضرت نے خواب مین دیکھا

٥٨٢ **خ** اِبْنُ عُمَرَ رَاَيْتُ اِمْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى نَزَلَتْ

مَهْيَعَةَ فَتَاَوَّلْتُهَا اَنَّ وَبَاءَ الْمَدِيْنَةِ نُقِلَ اِلٰى مَهْيَعَةَ بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت
ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سینے خواب مین دیکھا کہ ایک سیاہ عورت جسکے سر کے بال پریشان تھے مدینے
سے نکلی یہان تک کہ مہیعہ مین جا کر اُتری سو مینے اوسکی یہ تعبیر کہی کہ مدینے کی وبا مہیعہ مین ڈالی
گئی **ف** مہیعہ جحفہ کا نام جو مدینے سے چھہ کوس ہی وہان یہود رہتے تھے مدینے مین اکثر
وبا رہتی تھی جب سے کہ حضرتؐ نے دعا کی اور یہ خواب دیکھا تو وہان سے وبا جاتی رہی اور جحفہ جا پڑی

٥٨٣ **خ** عَائِشَةُ رَاَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَرَاَيْتُ عَمْرًا يَجُرُّ قُصْبَهٗ وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ
السَّوَائِبَ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سینے دوزخ کو دیکھا کہ اوسکا بعضا
کُراب یعنے ٹکڑے کو کچلی ڈالتا تھا اور سینے عمرو کو دیکھا کہ اپنی انتڑیان گھسیٹے پھرتا تھا اور اوسی نے اول
سانڈ چھوڑنے کی رسم نکالی **ف** عمرو بن عامر حضرت سے تین سو برس آگے تھا تون کے
نام پر سانڈ چھوڑنے کی اوسی نے رسم نکالی تھی اسواسطے ایسے سخت عذاب مین گرفتار ہوا

٥٨٤ **م** اَنَسٌ رَاَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ كَاَنَّا فِيْ دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَاُتِيْنَا بِرُطَبٍ مِنْ
رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَاَوَّلْتُ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ دِيْنَنَا قَدْ
طَابَ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سینے ایک رات کو دیکھا جس حالت مین کہ
سوتا آدمی دیکھتا ہی جیسے کہ ہم عقبہ بن رافع کے گھر مین ہین سو ہمارے آگے تر چھوارے لائے گئے
اوس قسم کے جس قسم کا ابن طاب نام ہی تو سینے اس کی تعبیر کی کہ رفعت یعنے ہمکو بلندی ہی دنیا مین اور
نیک انجام ہی آخرت مین اور البتہ ہمارا دین بہتر اور عمدہ ہی **ف** حضرتؐ نے یہ تعبیر لفظون سے
نکالی رفعت رافع سے اور عاقبت عقبہ سے اور بہتری طاب سے معلوم ہوا کہ تعبیر کا یہ بھی ایک
طریقہ ہی کہ صرف لفظون سے بطور فال کے مطلب سمجھئے

٥٨٥ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِي النَّارِ كَانَ اَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ
السَّوَائِبَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سینے عمرو بن عامر خزاعی کو
دیکھا کہ اپنی انتڑیان گھسیٹتا پھرتا ہی دوزخ مین اوسی نے سانڈون کا چھوڑنا اول نکالا تھا

٥٨٦ ف ابو موسی رأیت فی المنام انی اہاجر من مکۃ الی ارض بہا نخل فذہب وہلی
الی انہا الیمامۃ او ہجر فاذا ہی المدینۃ یثرب ورأیت فی رؤیای ہذہ انی ہززت
سیفا فانقطع صدرہ فاذا ہو ما اصیب من المؤمنین یوم احد ثم ہززتہ اخری فعاد
احسن ما کان فاذا ہو ما جاء اللہ بہ من الفتح واجتماع المؤمنین اسندہ مسلم وا
علقہ البخاری بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے خواب مین دیکہا
کہ مین ہجرت کرتا ہون مکے سے اوس زمین کی طرف جہان کہجور کے درخت ہین تو میرا گمان یمامہ
اور ہجر کی طرف گیا سو حقیقت مین ہجرت کا مقام تو مدینہ نکلا جسکا یثرب بہی نام ہی اور مینے اپنے
اسی خواب مین دیکہا کہ مینے تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی تو اوسکا انجام مسلمانون کی شہادت
ہوئی جنگ احد مین پھر مینے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو ویسی ہی ثابت ہوگئی آگے سے اچھی تو اوسکا
انجام یہ تہا کہ خدا نے فتح نصیب کی اور مسلمانون کی جماعت قائم ہوئی یعنے جنگ احد کے بعد خیبر
اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کے لشکر نے زور پکڑا اس حدیث کی مسلم نے پوری سند بیان کی اور بخاری
نے سند حذف کی ف یمامہ اور ہجر عرب مین دو ملک ہین وہان کہجور کے درخت بہت
ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبرون کے خواب سچ ہوتے ہین لیکن تعبیر مین کبہی چوک پڑجاتی ہی ہجرت کا
مقام تو حقیقت مین مدینہ تہا لیکن حضرت کا خیال اور طرف گیا اسیطرح اولیا کے خواب اور کشف
اکثر حق ہوتا ہی لیکن تعین مین بہول چوک ہوجاتی ہے

٥٨٧ خ ابن عمر رأیت عیسی وموسی وابراہیم فاما عیسی فاحمر جعد عریض الصدر واما
موسی فآدم جسیم سبط کانہ من رجال الزط بخاری مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مینے عیسی اور موسی اور ابراہیم کو دیکہا سو عیسی تو سرخ رنگ گہنگرالے بال والا سینہ کشادہ
ہی اور موسی تو گندم گون اور جسیم سیدہے بال والا جیسے زط کی قوم کے مرد ف حضرت نے
ان بزرگون کو معراج مین دیکہا یا خواب مین

٥٨٨ ف جابر رأیتنی دخلت الجنۃ فاذا بالرمیصاء امرأۃ ابی طلحۃ وسمعت خشفۃ

فقلت من ھذا فقال ھذا بلال ورأیت قصرا بفنائه جاریة فقلت لمن ھذا قالوا لعمر بن الخطاب فاردت ان ادخله فانظر الیه فذکرت غیرتك فولیت مدبرا فبکی عمر وقال اعلیك اغار یا رسول اللہ بخاری اورمسلم نے جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے اپنے تئین دیکھا کہ مین بہشت مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان رُمیصا ابوطلحہ کی جورو نظر پڑی اور مینے جوتے کی چپ سنی تو مینے کہا یہ کون ہے تو فرشتے نے کہا کہ یہ بلال ہی اور ایک مینے محل دیکھا کہ اوسکے صحن مین ایک عورت ہی تو مینے کہا کہ یہ کسکا محل ہے فرشتون نے کہا یہ محل عمر بن خطاب کا ہے سو مینے چاہا کہ اوسکے اندر جاؤن تو اوسکو دیکھون پھر مجھکو تیرا رشک یاد پڑا لیے ئمر سو مین پھر آیا پشت دیکر تو عمر فاروق رض روئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا آپ پر رشک کرتا **ف** اس حدیث مین اُم سلیم جنکا رُمیصا اور غمیصا لقب ہے اور بلال اور عمر فاروق رض کو بہشت کی بشارت ہے

۵۸۹ ص سعد بن ابی وقاص سالت ربی ثلثا فاعطانی اثنتین ومنعنی واحدة سالت ربی الا یھلك امتی بالسنة فاعطانیھا وسالته الا یھلك امتی بالغرق فاعطانیھا وسالته الا یجعل باسھم بینھم فمنعنیھا مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے اپنے رب سے تین چیز کا سوال کیا سو دو سوال تو میرے قبول ہوئے اور ایک سے مجھکو منع کیا ایک سوال تو مینے اپنے رب سے یہ کیا کہ میری امت کو قحط سے نہ ہلاک کرے سو اوسکو قبول کیا اور دوسرا سوال مینے یہ کیا کہ میری امت کو نہ ڈبا دیوے سو اوسکو بھی قبول کیا اور تیسرا سوال مینے یہ کیا کہ اون کے آپسمین لڑائی اور خون ریزی نہ ڈالے سو اسکے سوال سے مجھکو منع کیا **ف** قحط اور غرق امت محمدی مین ایسا نہوا ہی اور نہوگا کہ تمام امت یکبارگی ہلاک ہوجاوے جیسے اگلی امتین ہلاک ہوگئین لیکن جنگ اور قتال مقدر مین ہمیشہ رہا ہی اور رہے گا

۵۹۰ ص ابن عمر عجبت لھا فتحت لھا ابواب السماء یعنی قول رجل دخل معھم فی الصلوة فقال اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرة واصیلا قال ابن عمر فما ترکتھن منذ سمعت

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجھکو اس سے تعجب آیا کہ اوسکے واسطے آسمان کے دروازے کھولے گئے اس
مرد کا قول مراد ہی جو اصحاب کے ساتھ نماز مین داخل ہوا پھر اوس نے اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ
بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا کہا ابن عمرؓ نے کہا کہ مین نے ان کلمات کو کبھی نہین چھوڑا جب سے کہ مین نے حضرتؐ کو یہ کہتے
سُنا ف یعنی یہ کلام خدا کو ایسا پسند آیا جسکے واسطے آسمان کے دروازے کھولے گئے

٥٩١ ق سَعْدُ بْنُ اَبِىْ وَقَّاصٍ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِىْ كُنَّ عِنْدِىْ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ
اِبْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَهٗ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجھکو تعجب آیا ان عورتون سے جو میرے پاس تہین سو اونہون نے
جب تیری آواز سُنی تو پردے مین ہو گئین یہ حضرتؐ نے عمر فاروقؓ سے فرمایا ف اسکا مفصل
قصہ آٹھوین باب مین گذرا کہ چند عورتین حضرتؐ کے پاس باتین کر رہین تہین جب عمر فاروقؓ آئے تو اون کے خوف
سے چھپ گئین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی

ق اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنُ وَاَصْحَابُ
الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَيْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰى بَابِ النَّارِ فَاِذَا
عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین کھڑا
ہوا بہشت کے دروازے پر سو اوسکے اکثر داخل ہونے والے محتاج لوگ تھے اور دولتمند
عیش والے بہشت کے داخل ہونے سے روکے گئے ہین مگر دوزخ کے لوگون کو دوزخ کی طرف
جانے کا حکم ہوا اور مین دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اکثر اوسکی داخل ہونے والی عورتین
تہین ف دولتمند اگرچہ ایماندار ہون لیکن محتاجون کے بعد بہشت مین داخل ہونگے حساب کے
واسطے بہشت کے دروازے پر روکے جاوینگے

٥٩٢ ق عَائِشَةُ كُنْتُ لَكِ كَاَبِىْ زَرْعٍ لِاُمِّ زَرْعٍ قَالَهٗ لَهَا وَخَبَرُ اَبِىْ زَرْعٍ مَا حَكَتْ عَائِشَةُ
رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ جَلَسَ اِحْدٰى عَشَرَةَ امْرَاَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ اَنْ لَّا يَكْتُمْنَ

من اخبار ازواجهن شيئا قالت الاولى زوجي لحم جمل غث على راس جبل لا سهل
فيرتقى ولا سمين فينتقل قالت الثانية زوجي لا ابث خبره اني اخاف ان لا اذره
ان اذكره اذكر عجره وبجره قالت الثالثة زوجي العشنق ان انطق اطلق وان
اسكت اعلق قالت الرابعة زوجي كليل تهامة لا حر ولا قر ولا مخافة ولا سامة
قالت الخامسة زوجي ان دخل فهد وان خرج اسد ولا يسئل عما عهد قالت السادسة
زوجي ان اكل لف وان شرب اشتف وان اضطجع التف ولا يولج الكف ليعلم البث
قالت السابعة زوجي عياياء او غياياء طباقاء كل داء له داء شجك او فلك او جمع
كلا لك قالت الثامنة زوجي المس مس ارنب والريح ريح زرنب قالت التاسعة
زوجي رفيع العماد طويل النجاد عظيم الرماد قريب البيت من الناد قالت العاشرة
زوجي مالك وما مالك مالك خير من ذلك له ابل كثيرات المبارك قليلات المسارح
اذا سمعن صوت المزهر ايقن انهن هوالك قالت الحادية عشرة زوجي ابو زرع فما ابو زرع
اناس من حلي اذني وملأ من شحم عضدي وبجحني فبجحت الى نفسي وجدني في
اهل غنيمة بشق فجعلني في اهل صهيل واطيط ودائس ومنق فعنده اقول فلا اقبح
وارقد فاتصبح واشرب فاتقنح ويروى اتقمح ام ابي زرع فما ام ابي زرع عكومها رداح
وبيتها فساح ابن ابي زرع فما ابن ابي زرع مضجعه كمسل شطبة وتشبعه ذراع الجفرة
بنت ابي زرع فما بنت ابي زرع طوع ابيها وطوع امها وملء كسائها وغيظ جارتها
جارية ابي زرع فما جارية ابي زرع لا تبث حديثنا تبثيثا ولا تنقث ميرتنا
تنقيثا ولا تملأ بيتنا تعشيشا خرج ابو زرع والاوطاب تمخض فلقي امراة معها
ولدان لها كالفهدين يلعبان من تحت خصرها برمانتين فطلقني ونكحها
فنكحت بعده رجلا سريا ركب شريا واخذ خطيا واراح علي نعما ثريا واعطاني
من كل رائحة زوجا وقال كلي ام زرع وميري اهلك قالت فلو جمعت كل شيء اعطانيه

مَابَلَغَ اَصْغَرُ اَبْنِيَةِ اَبِيْ زَرْعٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین
تیرے حق مین ایسا ہون جیسے اَبُوزَرْع تھا اُمِّ زَرْع کے حقمین یہ حضرتؐ نے حضرت عائشہ رضؓ سے فرمایا اور
حکایت اَبُوزَرْع کی حضرت عائشہ کی روایت سے یون ہی کہ گیارہ عورتین بیٹھین سو اونہون نے آپسمین اسکا
قول قرار کیا اپنے خاوندن کی خبرین کچھ بھی نہ چھپا دین پہلی عورت نے کہا کہ میرا خاوند جیسے دُبلا گوشت
اونٹ کا پہاڑ پر نہ زمین برابر ہی کہ چڑھ جاسیے نہ موٹا گوشت ہی کہ اوسکو لے آئے یعنے نالائق اور
بے حقیقت ہی دوسری عورت نے کہا کہ مین اپنے خاوند کی خبر نہ ظاہر کرونگی مین ڈرتی ہون خبر کے چھوٹ
رہنے سے یعنے بڑا قصہ ہی مجھسے بیان نہو سکیگا اگر بیان کرون تو اوسکے ظاہر باطن کے عیب
بیان کرون تیسری عورت نے کہا کہ میرا خاوند لنبا دُبلا ہی اگر بولون تو طلاق پاؤن اور اگر چپ رہون تو
ادہر ڈالی جاؤن نہ رنڈی رہوے نہ کبڑا چوتہی عورت نے کہا کہ میرا خاوند جیسے تہامہ کے ملک کی رات
نہ گرمی نہ سردی نہ خوف نہ اداسی تہامہ عرب مین اوس زمین کا نام ہی جسمین مکہ ہی وہان کی رات
مشہور ہی پانچوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند اگر گہر مین آوے تو چیتے کی طرح سو رہی اور اگر باہر نکلے تو
شیر بن جاوے اور نہ پوچھی عہد شکنی سے یعنے حلیم اور کریم ہی عہد شکنی کا مواخذہ نہین کرتا چھٹی عورت نے
کہا کہ میرا خاوند اگر کہاوے تو سب سمیٹ جاوے اور اگر پیئے تو بالکل پی جاوے اور اگر لیٹے تو اپنا بدن
لپیٹ ڈالے اور نہ میرے غلاف کے اندر ہاتھ ڈالے کہ میرے دکھہ درد کو جانے یعنے بیل کی
طرح سوائے کہانے اور پینے اور سونے کے کچھہ خبر نہین ہوتا عورت کی بات نہین پوچھتا ساتوین
عورت نے کہا کہ میرا خاوند نامرد ہی یا شریر نہایت احمق ہی کہ کلام نہین کر جانتا سب جہان کے عیب
اوسمین موجود ہین ایسا ظالم ہی کہ تیرا سر پہوڑے یا ہاتہ توڑے یا سر اور ہاتہ دونون مروڑے آٹھوین
عورت نے کہا کہ میرا خاوند چہونے مین نرم جیسے خرگوش اور اوسکی خوشبو جیسے زَرْنَب کی خوشبو زرنب
ایک خوشبودار گہاس کا نام ہی یعنے میرا خاوند ظاہر کا بھی اچھا باطن کا بھی اچھا نوین عورت نے کہا کہ
میرا خاوند اونچے محل والا یعنے بڑے تلے والا یعنے قد اور بڑی راکھہ والا یعنے سخی ہی اوسکا باورچی خانہ
ہمیشہ گرم رہتا ہی اور راکھہ بہت نکلتی ہی اوسکا گہر نزدیک ہی مجلس اور مسافر خانہ سے یعنے سردار اونچی

ہی اوسکا لنگر جاری ہی دسوین عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام مالک ہی اور کیا خوب مالک ہی مالک
افضل ہی میری اس تعریف سے اوسکے اونٹون سے بہت شتر خانے ہین اور کمتر چراگاہین ہین
یعنے ضیافت مین اوسکے یہان اونٹ بہت ذبح ہوا کرتے ہین اس سبب سے شتر خانون سے جنگل مین کم
چرنے جاتے ہین جب کہ اونٹ باجے کی آواز سنتے ہین اپنے ذبح ہونے کا یقین کر لیتے
ہین ضیافت مین راگ اور باجے کا معمول تھا اس سبب سے باجے کی آواز سنکے اونٹون کو اپنے
ذبح ہونے کا یقین ہو جاتا تھا گیارہوین عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام اُبُوزَرع ہی سو واہ کیا خوب
ابوزرع ہی اوسنے زیور سے میرے دونون کان جھلائے اور چربی سے میرے دونون بازو بھرے
یعنے مجھکو موٹا کیا اور مجھکو بہت خوش کیا سو میری جان بہت چین مین رہی مجھکو اوسنے بھیڑ بکری والون
مین پایا جو پہاڑ کے کنارے رہتے تھے سو اوسنے مجھکو گھوڑے اور اونٹ اور کھیت اور خرمن کا
مالک کر دیا یعنے مین نہایت ذلیل اور محتاج تھی اوسنے مجھکو باعزت اور مالدار کر دیا سو اوسکے پاس مین
بات کرتی ہون تو مجھکو برا نہین کہتا اور سوتی ہون تو فجر کر دیتی ہون یعنے کچھ کام نہین کرنے پڑتا اور
پیتی ہون تو سیراب ہو جاتی ہون مان اُبُوزَرع کی سو کیا خوب ہی ماں ابوزرع کی اوسکی بڑی بڑی گٹھریان اور
کشادہ گھر بیٹا اُبُوزَرع کا سو کیا خوب ہی بیٹا اُبُوزَرع کا اوسکی خوابگاہ جیسے تلوار کا میان یعنے نازنین بدن
ہی اوسکو آسودہ کر دیتا ہی حلوان کا ہاتھ یعنے کم خور ہی بیٹی ابوزرع کی سو کیا خوب ہی بیٹی ابوزرع کی
اپنے ماباپ کی تابعدار اپنے لباس کی بھرنے والی یعنے جسیم ہی اور اپنی سوت کی رشک یعنے
اپنے خاوند کی پیاری ہی اسواسطے اوسکی سوت اوس سبب سے جلتی ہی لونڈی اُبُوزَرع کی کیا خوب ہے
لونڈی اُبُوزَرع کی ہماری بات مشہور نہین کرتی ظاہر کر کے اور ہمارا کھانا نہین لیجاتی اوٹھا کر اور ہمارا
گھر آلودہ نہین رکھتی کوڑے سے اُبُوزَرع باہر نکلا جب کہ مشکون مین دودھ متھا جاتا تھا گھی نکالنے
کے واسطے سو وہ ملا ایک عورت سے جسکے ساتھ اوسکے دو لڑکے تھے جیسے دو چیتے اوسکی گود مین
دو اناردن سے کھیلتے تھے سو ابو زرع نے مجھکو طلاق دیا اور اوس عورت سے نکاح کیا پھر مینے اوسکے
بعد ایک سردار مرد سے نکاح کیا عمدہ گھوڑے کا سوار اور نیزہ باز اوسنے مجھکو چوپائے جانور بہت دیے

اور اوسنے مجھکو ہر ایک مواشی سے جوڑا جوڑا دیا اور اوسنے مجھسے کہا کہ کہا اے اُمّ زرع اور کھلا اپنے
لوگونکو اُمّ زرع نے کہا سو اگر مین جمع کرون جو دوسرے خاوند نے دیا تو ابو زرع کے چھوٹے
برتن کے برابر بھی نہ پہنچے یعنے دوسرے خاوند کا احسان پہلے خاوند کے احسان سے نہایت
کمتر ہی **ف** جب حضرت عائشہؓ نے گیارہ عورتون کا یہ قصہ حضرتؐ کے روبرو کہا تب حضرتؐ نے
فرمایا کہ اے عائشہ مین بھی تیرا ایسا محسن ہون جیسے اَبُو زَرع اُمّ زَرع کا مُحسن تھا

۵۹۳ **ق** اَبُو مُوسیٰ لَسْتُ اَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلٰكِنَّ اللهَ حَمَلَكُمْ قَالَہٗ لِنَفَرٍ مِّنَ الْاَشْعَرِیِّیْنَ بخاری اور
مسلم مین ابو موسیٰ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مینے تمکو سواری نہین دی لیکن تمکو خدا نے سواری
دی یہ حضرتؐ نے قوم اَشعریہ کے چند لوگون سے فرمایا **ف** ابو موسیٰ اُشعری سے روایت ہے
کہ ہم لوگون نے جہاد کے واسطے سواری مانگی حضرتؐ نے فرمایا کہ واللہ مین تمکو سواری نہ دونگا
اور میرے پاس سواری بھی نہین بعد چند روز کے حضرتؐ کے پاس اونٹ غنیمت مین آئے حضرتؐ نے
پانچ اونٹ ہمکو بلاکر دیے ہماری قوم کے بعضے لوگون نے عرض کی کہ یا حضرت آپنے ہمارے
سواری نہ دینے کی قسم کہائی تھی کیا آپ بھول گئے جو ہم کو سواری عنایت ہوئی حضرتؐ نے
فرمایا کہ اگر مین کسی چیز پر قسم کہاتا ہون پھر اوسکے خلاف کو بہتر جانتا ہون تو کفارہ دیکر قسم توڑ
ڈالتا ہون چلو مینے تم کو سواری نہین دی خدا نے تمکو سواری دی

۵۹۴ **ق** اِبْنُ عُمَرَ لَسْتُ بِاٰكِلِهٖ وَلَا مُحَرِّمِهٖ يَعْنِي الضَّبَّ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین سوسمار کا کہانے والا نہین اور نہ اوسکا حرام کرنے والا **ف**
بحقنہ سوسمار بھنے گوشت حضرتؐ کے سامنے آئی حضرتؐ نے اوسکو نہ کہایا لوگون نے پوچھا کہ کیا یہ حرام ہے
جو حضرت نہین کہاتے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنے ہر چند یہ حرام نہین لیکن ہماری طبیعت کو
پسند نہین امام اعظم کے نزدیک گوشت حلال نہین مکروہ ہی امام شافعی کے نزدیک حلال ہی

۵۹۵ **ھ** اَنَس مَرَرْتُ عَلٰی مُوسٰی لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فِيْ
قَبْرِهٖ مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین موسیٰؑ پاس سرخ ٹیلے کے نزدیک ہوکر

نکلا

نکلا جس رات کہ مجھکو معراج ہوئی اور موسی اپنی قبر مین نماز پڑہ رہے تھے **ف** سرخ ٹیلا بیت
المقدس سے ایک منزل ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبر اپنی قبر مین زندہ ہین جیسے شہید
م بُرَیْدَۃُ نَهَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَیْتُکُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ فَوْقَ
٥٩٦ ثَلٰثٍ فَاَمْسِکُوْا مَا بَدَا لَکُمْ وَنَهَیْتُکُمْ عَنِ النَّبِیْذِ اِلَّا فِیْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِی الْاَسْقِیَۃِ
کُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْکِرًا مسلم مین بریدہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے تمکو منع کیا
تھا قبرون کی زیارت سے سو اب زیارت کیا کرو اور منع کیا تھا مینے تمکو تین روز سے زیادہ قربانی کے
گوشت رکھنے کو سو اب رکھو جتنا تمہارا جی چاہے اور منع کیا تھا مینے تمکو چہارے سے نبیذ پینے
سے مگر چمڑے کے برتن مین سو اب سب برتنون مین پیو اور مت پیو نشے والی چیز کو **ف** ابتدا
اسلام مین لوگ بت پرستی چھوڑ کے مسلمان ہوئے تھے اسواسطے حضرت نے زیارت قبور سے منع کیا
کہ مبادا شرک مین پہر گرفتار ہو جاوین جب لوگون کے دلونمین اسلام اور توحید کا عقیدہ مضبوط ہو گیا
تو اجازت دی اور بعضی حدیث مین زیارت قبور کا فایدہ بتلایا کہ اوس سے دنیا سرد ہو تی ہی موت او
آخرت یاد پڑتی ہی حضرت نے یہ فایدہ اسواسطے تبلایا کہ تا لوگ اہل قبور سے اپنی حاجت روائی نہ چاہین
اور شرک مین گرفتار نہون اور جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتنون کا استعمال کرنا بہی منع ہوا تا کہ شراب
نہ یاد پڑے جب کہ اوسکے برائی دلون مین بیٹھ گئی اور عادت بالکل چھوٹ گئی تو اون برتنون کے استعمال کی اجازت دی
م اَبُوْهُرَیْرَۃَ وَدِدْتُ اَنَّا قَدْ رَاَیْنَا اِخْوَانَنَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَسْنَا اِخْوَانَکَ قَالَ
٥٩٧ اَنْتُمْ اَصْحَابِیْ وَاِخْوَانُنَا الَّذِیْنَ لَمْ یَاْتُوْا بَعْدُ فَقَالُوْا کَیْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ یَاْتِ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِکَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَرَاَیْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَهٗ خَیْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَۃٌ بَیْنَ ظَهْرَیْ خَیْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ
اَلَا یَعْرِفُ خَیْلَهٗ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهُمْ یَاْتُوْنَ غُرًّا مُحَجَّلِیْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَاَنَا
فَرَطُهُمْ عَلَی الْحَوْضِ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمکو یہ تمنا ہی کہ ہم اپنے بہائیون
کو دیکہتے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم آپکے بہائی نہین حضرت نے فرمایا کہ تم تو میرے اصحاب
ہو یعنے ہم صحبت اور رفیق ہو تمہارے برابر کون ہو سکتا ہی اور ہمارے بہائی وے لوگ ہین جو ابہی

نہین آئے یعنے اس زمانے مین موجود نہین تو اصحاب نے کہا کہ آپ یا رسول اللہ قیامت مین شفاعت کے واسطے کیونکر پہچانینگے اون لوگونکو جو ہنوز موجود نہین سو حضرت نے فرمایا کہ بہلا بتلاؤ تو کہ اگر ایک مرد کی پنج کلیان گہوڑے ہون یکرنگ مشکی گہوڑون کے اندر کیا وہ اپنے گہوڑون کو نہ پہچان لیویگا اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیون نہ پہچانیگا حضرت نے فرمایا تو ویسے لوگ بہی قیامت مین آوینگے مونہہ اور ہاتہہ پانو روشن کئے وضو کے اثر سے اور مین حوض کوثر پر اونکا پیشوا ہون سامان تیار کرنے والا

ف اس حدیث مین حضرت نے اپنے محرومان دیدار کو اپنا اشتیاق اظہار کرکے دلاسا دیا اور حوض کوثر کا وعدہ کیا مسلمانون کو اس سے زیادہ ترکون فخر ہوگا کہ حضرت نے اونکو اپنا بہائی فرمایا مصرعہ معشوق کہ عشاق نوازست ہمین ست

۵۹۸ ف جَرِیْرٌ هَلْ اَنْتَ مُرِیْحِیْ مِنْ ذِی الْخَلَصَةِ اَیِ الْکَعْبَةِ الْیَمَانِیَةِ الشَّامِیَةِ بخاری اور مسلم مین جریر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہلا تو مجہکو راحت دینے والا ہی ذی الخلصہ کے ڈہانے سے یعنے یمن کے کعبے سے ف جریر سے روایت ہی کہ یمن مین ایک بت خانہ تہا ذی الخلصہ اوسکو کہتے تہے حضرت نے مجہکو اوسکے ڈہانے کا حکم دیا اور یہ حدیث فرمائی مین ڈیڑہ سو سوار سے وہان گیا اور اوسکو ڈہایا اور اوسکے پاس جن کا فرون کو پایا مار ڈالا پہر آکر اسکی حضرت سے خبر کی حضرت نے ہمارے واسطے دعاء خیر کی

۵۹۹ هر اَنَسٌ هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَكُ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهٗ قَالَ یَا رَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِیْ مِنَ الظُّلْمِ قَالَ یَقُوْلُ بَلٰی قَالَ فَیَقُوْلُ فَاِنِّیْ لَا اُجِیْزُ عَلٰی نَفْسِیْ اِلَّا شَاهِدًا مِنِّیْ فَیَقُوْلُ کَفٰی بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ شَهِیْدًا وَبِالْکِرَامِ الْکَاتِبِیْنَ عَلَیْكَ شُهُوْدًا قَالَ فَیُخْتَمُ عَلٰی فِیْهِ فَیُقَالُ لِاَرْکَانِهٖ اِنْطِقِیْ قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهٖ ثُمَّ یُخَلّٰی بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْکَلَامِ فَیَقُوْلُ بُعْدًا لَّکُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْکُنَّ کُنْتُ اُنَاضِلُ مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ مین کسواسطے ہنستا ہون ہمنے کہا کہ اللہ اور اوسکا رسول ہی خوب جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ بندے کی گفتگو سے جو اپنے رب سے کریگا مجہکو ہنسی آتی ہی بندہ کہیگا کہ اے میرے رب

کیا تو

کیا تو مجھکو پناہ نہین دے چکا ہی ظلم سے یعنی تو نے وعدہ کیا ہی کہ ظلم نہ کرونگا حضرت نے فرمایا خدا
جواب دیگا کہ ہان ہم ظلم نہین کرتے حضرت نے فرمایا پھر بندہ کہیگا کہ مین اجازت نہین دیتا اپنی جان
پر مگر اپنے ذات سے گواہ کی یعنی مجھپر اوسوقت الزام ثابت ہوگا کہ جب میری ذات مین کوئی
قصور کی دلیل ظاہر ہو اور گواہی دے غیر کی گواہی دینے کا مجھکو اعتماد نہین تو حق تعالی فرماویگا
کہ تیری ذات ہی تجھپر گواہ ہونے مین کفایت کرتی ہی اور تجھپر کرام کاتبین کا گواہ ہونا کافی
ہی حضرت نے فرمایا پھر مُہر ہوگی اوسکے مُنھہ پر پھر حکم ہوگا اوسکے ہاتھہ پانو سے کہ بولو حضرت نے فرمایا
تو اوسکے بدکامون کو ظاہر کرینگے پھر بندے کو کلام کی اجازت ہوگی تو بندہ اپنے ہاتھہ پانو سے
کہیگا کہ تم پر خدا کی مار پڑے مین تو تمہارے ہی طرف سے جھگڑا کرتا تھا یعنی تمہارا ہی بچانا دوزخ
سے مجھکو منظور تھا سو تم آپ ہی گناہ کا اقرار کرکے دوزخ مین گرتے ہو

ق اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ هَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِیلٌ مَنْزِلًا بخاری اور مسلم مین اُسامہ بن زید رضی
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہمارے واسطے عقیل نے گھر چھوڑا ہی **ف** اُسامہ بن زید سے
روایت ہی کہ جب حضرت حجۃ الوداع مین مکے کے قریب پہنچے تو مینے عرض کی کہ آپنے مکانات
مے کس مکان مین حضرت اُترینگے اپنے مکان مین یا علی رض کے یا جعفر طیار رض کے تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی ابوطالب کے چار بیٹے تھے عقیل اور طالب اور جعفر طیار اور علی مرتضی رض جب حضرت نے
مکے سے مدینے مین ہجرت کی تو علی مرتضی اور جعفر طیار نے حضرت کا ساتھہ دیا اسواسطے کہ
مسلمان ہوچکے تھے اور عقیل اوسوقت تک ایمان نہ لائے تھے اس سبب سے مکے مین رہ گئے اور اپنے
باپ کے وارث ہوئے اور مکانات بیچ ڈالے امام اعظم کے نزدیک مکے کے مکانات کا
بیچنا درست ہے اور یہ حدیث اونکی دلیل ہے

م اَبُوْهُرَیْرَةَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِیْ هٰهُنَا وَاللّٰهِ مَا یَخْفٰی عَلَیَّ رُکُوْعُکُمْ وَلَا خُشُوْعُکُمْ
وَاِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِیْ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے
ہو کہ میرا سامہنا ادہر ہی ہی خدا کی قسم مجھپر تمہارا رکوع اور خشوع چھپا نہین رہتا اور مقرر مین تمکو دیکھتا

ف جماعت مین سے بعضے نومسلم ادب سے نماز نہ پڑھتے رکوع اور سجود اور مثل اوسکے
ہوتا اپنی پیٹھ کے پیچھے
مین برابر کھڑے ہونے سے غفلت کرتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تاکہ اس حرکت سے
باز رہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت جیسے سامنے سے دیکھتے تھے ویسے ہی پیٹھ پیچھے یہ معجزہ حضور کا

۲۱ ق اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰى قَالُوا لَا قَالَ فَاِنِّي لَاَرٰى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ قَالَ لَمَّا اَشْرَفَ عَلٰى اُطُمٍ مِنْ اٰطَامِ الْمَدِيْنَةِ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو جو مین دیکھتا ہون لوگون نے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا
کہ مین دیکھتا ہون تمہارے گھرون کے اندر فتنہ فساد کے مقامات کو جیسے مینہ گرنے کے مقامات
معلوم ہوتے ہین یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ مدینے کے کسی قلعے پر سے جھانکا تھا ف
اس حدیث مین اون فسادون کی خبر ہے جو مدینے مین حضرت کے بعد ہوئے جیسے حضرت
عثمان کی شہادت اور یزید کے وقت کا قتال

۴۰۲ ح اَبُوْ هُرَيْرَةَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ اَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُوْمَ وَلَا تَفْتُرَ وَتَصُوْمَ وَلَا تُفْطِرَ قَالَهُ لِرَجُلٍ قَالَ لَهُ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ کیا تجھسے ہوسکتا ہی جب غازی جہاد کو نکلے کہ تو اپنی مسجد مین داخل ہو سو نماز مین کھڑا رہے
اور کسی دم نماز نہ چھوڑے اور روزہ رکھے اور کبھی نہ توڑے یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسنے
حضرت سے کہا کہ مجھکو وہ عمل بتلایئے جو جہاد کے برابر ہو ف یعنے اگر تو ہر وقت شب و روز فضیلت جہاد
نماز پڑھا کرے اور ہمیشہ بلاناغہ روزہ رکھا کرے تو البتہ جہاد کے برابر ثواب پاوے لیکن آدمی
سے یہ نہین ہوسکتا تو جہاد کے برابر کوئی عبادت نہین ممکن

۴۰۳ هم اَبُوْ هُرَيْرَةَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ قَالَهُ لِرَجُلٍ اَعْمٰى حِيْنَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ يَقُوْدُنِيْ اِلَى الْمَسْجِدِ وَسَاَلَهُ اَنْ يُّرَخِّصَ لَهُ فَيُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِهِ فَرَخَّصَ لَهُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نماز کی اذان
سنتا ہی سائل نے کہا کہ ہان حضرت نے فرمایا تو مسجد مین حاضر ہوا کر یہ حضرت نے اندھے مرد سے کہا

جب کہ اوسنے کہا یا رسول اللہ میرے پاس کوئی لانے والا آدمی نہین جو مجھکو مسجد مین لے آوے اور اوسنے چاہا کہ حضرت اوسکو اجازت دین تو اپنے گھر مین نماز پڑھ لیا کرے تو حضرت نے اوسکو اجازت دی جب وہ پھر چلا تو حضرت نے اوسکو بلایا پھر یہ حدیث فرمائی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ جماعت واجب ہی جب اندھے کو باوجود عذر کے ترکِ جماعت کی اجازت نہوئی تو صحیح سالم کو کیونکر ہوگی امام اعظم کے نزدیک جماعت سنت موکدہ ہے یعنے واجب کے قریب ہی اور امام شافعی کے نزدیک فرض کفایہ ہی

۱۰۵ م ابُوهُرَيْرَةَ وَأَبُوسَعِيدٍ هَلْ تُضَارُّونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللهِ
قَالَ فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذٰلِكَ يَجْمَعُ اللهُ النَّاسَ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ
وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ الطَّوَاغِيتَ
وَتَبْقَى هٰذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا فَيَأْتِيهِمُ اللهُ فِي صُورَةٍ غَيْرِ صُورَتِهِ الَّتِي
يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا
فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيهِمُ اللهُ فِي صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ
أَنْتَ رَبُّنَا فَيَتَّبِعُونَهُ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُونُ أَنَا وَأُمَّتِي أَوَّلَ مَنْ
يُجِيزُ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ وَدَعْوَى الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِي جَهَنَّمَ
كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ
قَالَ فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا قَدْرُ عِظَمِهَا إِلَّا اللهُ تَخْطَفُ
النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمُ الْمُوبَقُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ حَتّٰى يُنَجّٰى حَتّٰى إِذَا فَرَغَ اللهُ
مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ بِرَحْمَتِهِ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ
الْمَلٰٓئِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا مِمَّنْ أَرَادَ اللهُ أَنْ يَرْحَمَهُ مِمَّنْ
يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ فَيَعْرِفُونَهُمْ فِي النَّارِ يَعْرِفُونَهُمْ بِأَثَرِ السُّجُودِ تَأْكُلُ النَّارُ مِنِ ابْنِ آدَمَ

إِلَّا أَثَرَ السُّجُوْدِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُوْدِ فَيَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتَحَشُوْا فَيُصَبُّ
عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيٰوةِ فَيَنْبُتُوْنَ مِنْهُ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ ثُمَّ يَفْرُغُ اللّٰهُ مِنَ
الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَبْقٰى رَجُلٌ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهٖ عَلَى النَّارِ وَهُوَ اٰخِرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا
الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِيْ عَنِ النَّارِ فَاِنَّهٗ قَدْ قَشَبَنِيْ رِيْحُهَا وَاَحْرَقَنِيْ ذَكَاؤُهَا
فَيَدْعُو اللّٰهَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَدْعُوَهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ هَلْ عَسَيْتَ اِنْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ بِكَ
اَنْ تَسْاَلَ غَيْرَهٗ فَيَقُوْلُ لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهٗ فَيُعْطِيْ رَبَّهٗ مِنْ عُهُوْدٍ وَّمَوَاثِيْقَ مَا شَاءَ اللّٰهُ
فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ فَاِذَا اَقْبَلَ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَاٰهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ
يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رَبِّ قَدِّمْنِيْ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ
عُهُوْدَكَ وَمَوَاثِيْقَكَ لَا تَسْاَلُنِيْ غَيْرَ الَّذِيْ اَعْطَيْتُكَ وَيْلَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا اَغْدَرَكَ
فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ يَدْعُو اللّٰهَ حَتّٰى يَقُوْلَ لَهٗ فَهَلْ عَسَيْتَ اِنْ اَعْطَيْتُكَ ذٰلِكَ اَنْ تَسْاَلَ
غَيْرَهٗ فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِيْ رَبَّهٗ مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنْ عُهُوْدٍ وَّمَوَاثِيْقَ فَيُقَدِّمُهٗ اِلٰى بَابِ
الْجَنَّةِ فَاِذَا قَامَ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَرَاٰى مَا فِيْهَا مِنَ الْحَبْرَةِ وَالسُّرُوْرِ
فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ اَلَيْسَ
قَدْ اَعْطَيْتَ عُهُوْدَكَ وَمَوَاثِيْقَكَ اَنْ لَّا تَسْاَلَ غَيْرَ مَا اُعْطِيْتَ وَيْلَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ
مَا اَغْدَرَكَ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ لَا اَكُوْنَنَّ اَشْقٰى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو اللّٰهَ حَتّٰى
يَضْحَكَ اللّٰهُ مِنْهُ فَاِذَا ضَحِكَ اللّٰهُ مِنْهُ قَالَ اُدْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِذَا دَخَلَهَا قَالَ اللّٰهُ تَمَنَّهْ
فَيَسْاَلُ رَبَّهٗ وَيَتَمَنّٰى حَتّٰى اِنَّ اللّٰهَ لَيُذَكِّرُهٗ يَقُوْلُ مِنْ كَذَا وَكَذَا حَتّٰى اِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ
الْاَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ اور ابوسعید سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تمکو شک پڑتی ہی چودہوین رات کے چاند دیکھنے مین اصحاب نے
کہا کہ نہین یارسول اللہ فرمایا بہلا تمکو کچہہ تردد اور اختلاف اور ازدحام ہوتا ہی سورج کے دیکھنے
مین جسوقت کہ آسمان صاف ہو اور بدلی نہو اصحاب نے کہا کہ نہین فرمایا سو مقرر تم خدا کو بہی اسیطرح

[illegible]

دیکھوسگے

دیکہو گے حق تعالی لوگون کو قیامت کے دن جمع کریگا تو فرماویگا کہ جو جس چیز کی بندگی کرتا ہو تو اوسکا
ساتہہ ہووے یعنی اپنے معبود کے ساتہہ دوزخ مین جاوے سو جو شخص کہ آفتاب کو پوجتا
ہوگا تو آفتاب کے ساتہہ جاویگا اور جو چاند کو پوجتا ہوگا سو چاند کا ساتہہ دیویگا اور جو بتون اور دیو بہوت
کو پوجتا ہوگا وہ اون کے ساتہہ جاویگا اور یہ امت محمدی باقی رہ جاوے گی اوسمین منافق لوگ
بہی ہونگے تو حق تعالی مسلمانون پر ظاہر ہوگا اوس صفت مین جو اون کے اعتقاد کے مخالف
ہی سو فرماویگا کہ مین تمہارا رب ہون تو مسلمان کہینگے کہ نعوذ باللہ خدا ہمکو تجہسے پناہ مین رکہے
ہم اس مکان مین منتظر ہین یہان تک کہ ہمارا رب ہم پر ظاہر ہو سو جب کہ ظاہر ہوگا ہم اپنے رب کو پہچان
جاوینگے پہر حق تعالی اوس صفت مین ظاہر ہوگا جو اون کے اعتقاد کے موافق ہی سو فرماوے
گا کہ مین تمہارا رب ہون تو مسلمان کہینگے ہان تو ہمارا رب ہے سو اوسکا اتباع کرینگے اور دوزخ
کی پشت پر پلصراط رکہا جاویگا تو مین اور میری امت سب سے پہلے عبور کرینگے اور سوائے پیغمبرون
کے اوس دن کوئی نہ بول سکیگا اور پیغمبرون کا قول اوس دن یہ ہوگا کہ الہی پناہ پناہ اور دوزخ مین
آنکڑے ہین جیسے سعدان کے کانٹے سعدان ایک جہاڑ کا نام ہی اوسکے کانٹے سرکج ہوتے
ہین حضرت نے فرمایا کیا تمنے سعدان کے کانٹے دیکہے ہین اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ حضرت نے
فرمایا تو وے دوزخ کے آنکڑے بہی سعدان کے کانٹون کی طرح ہین مگر یہ کہ سوائے خدا کے
کوئی نہین جانتا کہ کتنے کتنے بڑے ہین فرشتے اون آنکڑون سے لوگون کو دوزخ کے اندر
پلصراط سے کہینچ لیوینگے اون کے براعمال کے سبب سو بعضا آدمی تو اپنے عمل سے ہلاک
ہوجاویگا اور بعضا آدہ موا نجات پاوے تک یہان تک کہ جب حق تعالی بندون کے فیصلے سے
فراغت کریگا اور چاہے گا کہ نکالے دوزخ والون مین سے اپنی رحمت سے جسکو کہ چاہے تو فرشتونکو
حکم کریگا کہ دوزخ سے اوسکو نکالین جسنے خدا کے ساتہہ کچہہ شرک نہ کیا ہو جسپر خدا نے رحمت کا
ارادہ کیا ہو جو کہ لا الہ الا اللہ کہتا ہو تو فرشتے اونکو دوزخ مین پہچان لیوینگے اونکو سجدے کے
نشان سے پہچانینگے آگ آدمی کو جلا ڈالے گی مگر سجدے کے نشان کو خدا نے دوزخ پر

سجدے کا مکان جلانا حرام کیا ہی تو دوزخ سے نکالے جاوین گے جلے بھنے پھر اون پر آب حیات
چھڑکا جاویگا تو اوس سے وے جم اوٹھین گے جیسے پانی کے بہاؤ کے کوڑے مین خودرو دانہ
جم اوٹھتا ہی پھر حق تعالی بندون کا فیصلہ کر چکیگا اور ایک مرد باقی رہ جاویگا دوزخ کا سامھنا کئے
ہوئے اور وہ اہل بہشت مین سب سے پیچھے بہشت مین داخل ہوگا تو وہ کہیگا اے میرے رب
میرا منہہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے کہ اوسکی ہوا بو نے مجھکو تنگ کر دیا اور اوسکی لپٹ نے مجھکو جلا دیا
سو خدا سے دعا کیا کریگا جہان تک کہ خدا اوسکا دعا کرنا چاہیگا پھر حق تعالی فرماویگا کہ اگر مین یہ تیرا
سوال پورا کرون تو اسکے سوائے تو کچھہ اور بھی سوال کریگا سو وہ شخص کہیگا مین اسکے سوائے کچھہ
نہ مانگونگا سو اپنے رب سے نہ مانگنے کے قول قرار کریگا جسطرح کہ خدا چاہیگا تو خدا اوسکے
منہہ کو دوزخ کی طرف سے پھیر دیگا سو جب کہ بہشت کا سامنا کریگا اور اوسکو دیکھے گا جتنا کہ خدا چاہے
گا پھر کہے گا اے میرے رب مجھکو آگے بڑھا دے بہشت کے دروازے تک تو حق تعالی اوس سے
فرماویگا کہ کیا تو قول قرار نہین کر چکا ہی پہلے سوال کے سوائے مجھہ سے اور سوال نکریگا تیرا برا ہو
اے آدمی تو کیا ہی دغاباز ہی تو وہ مرد کہیگا اے میرے رب اور خدا سے دعا مانگیگا یہان
تک کہ حق تعالی اوس سے فرماویگا اگر مین تیرا یہ مطلب پورا کر دون تو اوسکے سوائے تو اور کچھہ
بھی مانگیگا تو وہ کہیگا تیری عزت کی قسم ہی کہ نہ مانگونگا سو اپنے رب سے نہ مانگنے کے قول قرار کریگا
تو خدا اوسکو بہشت کے دروازے پر کر دیگا سو جب بہشت کے دروازے پر کھڑا ہوگا تو تمام بہشت
اوسپر نمود ہو جاویگی سو اسکو نظر آویگا جو کچھہ اوسمین نعمت اور فرحت سے ہی تو چپ رہیگا جتنا کہ خدا
چاہیگا پھر کہیگا اے میرے رب اب مجھکو بہشت مین داخل کر تو حق تعالی اوس سے فرماویگا کیا
تو قول قرار نہین کر چکا ہی کہ اب مین نہ مانگونگا تیرا برا ہو اے آدمی کیا ہی تو دغاباز ہی تو وہ کہیگا
اے میرے رب مین تیرے خلق مین بدبخت سب سے نصیب نہین ہونے کا سو ہمیشہ دعا کیا کرے
گا یہان تک کہ خدا اوس سے راضی ہو جاویگا سو جب کہ خدا راضی ہوگا تو فرماویگا کہ جا بہشت مین سو جب
وہ بہشت مین جاویگا تو حق تعالی اوس سے فرماویگا کہ کسی چیز کی آرزو کر تو وہ مانگیگا اپنے رب سے اور تمنا

خاہر کریگا یہان تک کہ وسپر کرم ہوگا کہ حق تعالی اوسکو یاد دلاویگا تو کہیگا کہ فلانی چیز اور فلانی چیز مانگ یہان تک کہ جب اوسکی سب ہوس اور خواہشین ہوچکین گی حق تعالی فرماویگا تیرے سب سوال پورے ہوئے اور اوسکے ساتھہ اوتنا اور بھی **ف** اس حدیث سے بتفصیل تمام رویت الہی قیامت مین ثابت ہوئی اور یہی مذہب ہے اہل سنت وجماعت کا جن لوگون کی قسمت مین نعمت دیدار نہین وہ اسکا انکار کرتے ہین لیکن یہ اعتقاد ضرور کرنا چاہیے کہ حق تعالی شکل اور جسم سے پاک ہے اور سکے دیدار کی کیفیت ہمکو نہین معلوم جسطرح کہ حق سبحانہ ہمکو دیکھتا ہے اور جہت کا مقید نہین اوسیطرح اپنی ستے جہت دکھلانے پر بھی قادر ہے ہرچند آدمی کی عقل یہان حیران ہے لیکن اوسکی قدرت سے اسبابہے

ص ابو ہریرۃ هل تضارون في رؤية الشمس في الظهيرة ليست في سحابة قالوا لا ۶۰۶
قال فهل تضارون في رؤية القمر ليلة البدر ليس في سحابة قالوا لا قال فوالذي نفسي بيده لا تضارون في رؤية ربكم الا كما تضارون في رؤية احدهما فيلقى العبد فيقول اي فل الم اكرمك واسودك وازوجك واسخر لك الخيل والابل واذرك ترأس وتربع فيقول بلى قال فيقول افظننت انك ملاقي فيقول لا فيقول فاني قد انساك كما نسيتني ثم يلقى الثاني فيقول اي فل الم اكرمك واسودك وازوجك واسخر لك الخيل والابل واذرك ترأس وتربع فيقول بلى اي رب فيقول افظننت انك ملاقي فيقول لا فيقول فاني انساك كما نسيتني ثم يلقى الثالث فيقول له مثل ذلك فيقول يا رب امنت بك وبكتابك وبرسلك وصليت وصمت وتصدقت ويثني بخير ما استطاع فيقول ههنا اذن قال ثم يقال الان نبعث شاهدنا عليك ويتفكر في نفسه من ذا الذي يشهد علي فيختم على فيه ويقال لفخذه انطقي فتنطق فخذه ولحمه وعظامه بعمله وذلك ليعذر من نفسه وذلك المنافق وذلك الذي يسخط الله عليه مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تمکو شک پڑتا ہے آفتاب کے دیکھنے مین ٹھیک دوپہر کو جب کہ بدلی نہو اصحاب نے

کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا سو کیا تمکو ضرر ہوتا ہی چاند کے دیکہنے مین چودہوین رات کو جب کہ بدلی نہو اصحاب نے کہا کہ نہین فرمایا حضرت نے سو قسم ہی اوسکی جسکے قبضے مین میری جان ہی کہ تمکو اپنے رب کی دیدار مین شبہہ اور خلاف نہوگا مگر جیسے سورج یا چاند کے دیکہنے مین ہے جیسے چاند سورج کی رویت مین اشتباہ نہین ویسے ہی خدا کی رویت مین اشتباہ نہوگا پہر حق تعالی حساب کریگا بندے سے سو کہیگا کہ اے فلانے بندے بہلا مینے تجہکو کیا افضل المخلوقات نہین کیا اور تجہکو سردار نہین بنایا اور تجہکو تیرا جوڑا نہین دیا اور گہوڑون اور اونٹون کو تیرا تابع نہین کیا اور تجہکو چہوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تہا اور چوتہہ لیتا تہا تو بندہ کہیگا کہ سچ ہی حضرت نے فرمایا تو حق تعالی فرمائیگا بہلا تجہکو معلوم تہا کہ تو مجہسے ملیگا سو بندہ کہیگا کہ نہین تو حق تعالی فرمائیگا کہ اب ہم بہی تجہکو بہولتے ہین جیسے تو ہمکو بہولا پہر خدا دوسرے بندے سے حساب کریگا تو کہیگا کہ اے فلانے بہلا مینے تجہکو کیا افضل المخلوقات نہین کیا اور تجہکو سردار نہین بنایا اور تجہکو تیرا جوڑا نہین دیا اور گہوڑون اور اونٹون کو تیرا تابع نہین کیا اور تجہکو چہوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تہا اور چوتہہ لیتا تہا تو بندہ کہیگا کہ سچ ہی اے میرے رب پہر خدا فرمائیگا بہلا تجہکو معلوم تہا کہ تو مجہسے ملیگا تو بندہ کہیگا کہ نہین پہر خدا فرمائیگا سو مقرر مین تجہکو اب بہولتا ہون جیسے تو مجہکو بہولا پہر تیسرے بندے سے حساب کریگا تو اوس سے بہی اسیطرح کہیگا سو بندہ کہیگا اے رب کہ مین تیرا ایمان لایا اور تیری کتاب کا اور تیرے پیغمبرونکا اور مینے نماز پڑہی اور روزہ رکہا اور زکوۃ اور صدقہ دیا اسیطرح اور نیک اعمال کو اپنی طرف نسبت کریگا جتنا کہ اوس سے ہوسکیگا تو حق تعالی فرمائیگا دیکہہ نہین تیرا جہوٹہ ظاہر ہوا جاتا ہی حضرت نے فرمایا پہر حکم ہوگا کہ اب ہم تیرے اوپر گواہ کہڑا کرتے ہین بندہ اپنے جی مین سوچیگا کہ کون مجہہ پر گواہی دیگا پہر اوسکے منہہ پر مہر ہوگی اور حکم ہوگا اوسکی ران سے کہ بول تو اوسکی ران اور اوسکا گوشت اور اوسکی ہڈیان اوسکے عمل پر بولین گی اور یہ گواہی اسواسطے ہوگی تاکہ اوسکا عذر باقی نرہے اوسیکی ذات کی گواہی سے اور یہ شخص منافق ہے جہوٹہا مسلمان ہوگا اور اسی پر خدا زیادہ تر غضب کریگا ف اس حدیث مین اول دیدار خدا کا ذکر کیا پہر دو کافرونکا جو قیامت کے حساب کتاب کے منکر ہین پہر منافق کا جو زبان سے اسلام کا اقرار کرے اور

دل سے انکار یا شک رکھے

۶۰۷ ف ابو ہریرۃ ہل تفقدون من احد قالوا نعم فلانا و فلانا و فلانا و فلانا اربعۃ ثم قال و ہل تفقدون من احد قالوا نعم فلانا و فلانا و فلانا و فلانا ثم قال فہل تفقدون من احد قالوا لا قال لکنی افقد جلیبیبا فاطلبوہ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسیکو تلاش کرتے ہو اصحاب نے کہا کہ ہان ہم فلانے اور فلانے اور فلانے اور فلانے چار شخصون کو تلاش کرتے ہین پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسیکو تلاش کرتے ہو اصحاب نے کہا کہ ہان ہم فلانے اور فلانے اور فلانے اور فلانے کو تلاش کرتے ہین پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسی اور کو بھی تلاش کرتے ہو اصحاب نے کہا کہ اون کے سوائے ہم کسیکو تلاش نہین کرتے حضرت نے فرمایا ولیکن مین تو جُلَیبیب کو تلاش کرتا ہون سو تم بھی اوسکو تلاش کرو ف کسی جنگ مین لڑائی کے بعد اصحاب اپنے عزیز اور دوستون کی لاشین تلاش کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جب جُلَیبیب کی لاش ملی تو حضرت نے اون کا سر اپنے زانو پر رکہا اور فرمایا کہ یہ میرا ہی اور مین اسکا

۶۰۸ خ سعد بن ابی وقاص ہل تنصرون و ترزقون الا بضعفائکم بخاری مین سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو فتح اور روزی نہین ملتی مگر اپنے ناچار اور غریبون کے سبب سے ف یعنے اپنی قوت اور تدبیر پہ نہ گھمنڈ کرو تمکو فتح اور روزی غریبون ہی کی برکت سے ملتی ہی تو اونکی خدمت اور خاطرداری اپنے حق مین غنیمت سمجھو اون کو ناچیز اور ذلیل مت جانو

۶۰۹ ق سمرۃ بن جندب ہل رای منکم احد رؤیا قلنا لا قال لکنی رایت اللیلۃ رجلین اتیانی فاخذا بیدی فاخرجانی الی ارض مقدسۃ فاذا رجل جالس و رجل قائم بیدہ کلوب من حدید یدخلہ فی شدقہ حتی یبلغ قفاہ ثم یفعل بشدقہ الآخر مثل ذلک و یلتئم شدقہ فیعود فیصنع مثلہ فقلت ما ہذا قالا انطلق فانطلقنا حتی اتینا علی رجل مضطجع علی قفاہ و رجل قائم علی راسہ بفہر او بصخرۃ فیشدخ بہ راسہ فاذا ضربہ تدہدہ الحجر فانطلق الیہ لیاخذہ فلا یرجع الی ہذا حتی یلتئم

رَاسَهُ وَعَادَ رَاسَهُ كَمَا هُوَ فَعَادَ اِلَيْهِ فَضَرَبَهُ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا اِلٰى نَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّوْرِ اَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَاَسْفَلُهُ وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارًا فَاِذَا اُوْقِدَتْ اِرْتَفَعُوْا حَتّٰى كَادُوْا يَخْرُجُوْنَ فَاِذَا اُخْمِدَتْ رَجَعُوْا فِيْهَا وَفِيْهَا رِجَالٌ وَّنِسَاءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى نَهْرٍ مِنْ دَمٍ فِيْهِ رَجُلٌ قَائِمٌ وَعَلٰى شَطِّ النَّهْرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِيْ فِي النَّهْرِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِيْ فِيْهِ فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمٰى فِيْ فِيْهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى انْتَهَيْنَا اِلٰى رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فِيْهَا شَجَرَةٌ عَظِيْمَةٌ وَفِيْ اَصْلِهَا شَيْخٌ وَصِبْيَانٌ وَاِذَا رَجُلٌ قَرِيْبٌ مِنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوْقِدُهَا فَصَعِدَا بِيَ الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا لَمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ وَاَفْضَلَ مِنْهَا فِيْهَا رِجَالٌ شُيُوْخٌ وَشَبَابٌ وَنِسَاءٌ وَصِبْيَانٌ ثُمَّ اَخْرَجَانِيْ مِنْهَا فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا هِيَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ لَمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ وَاَفْضَلَ فِيْهَا شُيُوْخٌ وَشَبَابٌ فَقُلْتُ لَهُمَا اِنَّكُمَا قَدْ طَوَّفْتُمَانِي اللَّيْلَةَ فَاَخْبِرَانِيْ عَمَّا رَاَيْتُ قَالَا نَعَمْ اَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ رَاَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكَذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتّٰى تَبْلُغَ الْاٰفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَالَّذِيْ رَاَيْتَهُ يُشْدَخُ رَاسُهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ فِيْهِ بِالنَّهَارِ يُفْعَلُ بِهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَالَّذِيْ رَاَيْتَهُ فِي النَّقْبِ هُمُ الزُّنَاةُ وَالَّذِيْ رَاَيْتَهُ فِي النَّهْرِ اٰكِلُ الرِّبٰوا وَالشَّيْخُ الَّذِيْ رَاَيْتَ فِيْ اَصْلِ الشَّجَرَةِ اِبْرَاهِيْمُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهُ فَاَوْلَادُ النَّاسِ وَالَّذِيْ يُوْقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَالدَّارُ الْاُوْلَى الَّتِيْ دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ وَاَنَا جِبْرِيْلُ وَهٰذَا مِيْكَائِيْلُ فَارْفَعْ رَاسَكَ فَرَفَعْتُ رَاسِيْ فَاِذَا فَوْقِيْ مِثْلُ السَّحَابِ وَيُرْوٰى مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ قَالَا ذَاكَ مَنْزِلُكَ فَقُلْتُ دَعَانِيْ اَدْخُلْ مَنْزِلِيْ قَالَا اِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَهُ اَتَيْتَ مَنْزِلَكَ بخاری اور مسلم میں سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ

حضرت نے فرمایا کیا تم مین سے کسی نے خواب دیکھا ہی ہمنے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا مگر مینے تو آج
کی رات خواب مین دیکھا دو مردون کو کہ میرے پاس آئے سو اونہون نے میرے دونون
ہاتھہ پکڑے سو مجھکو پاک زمین کی طرف لیگئے تو وہان ایک مرد تو بیٹھا ہی اور ایک مرد کھڑا ہی اوسکے
ہاتھہ مین لوہے کا آنکڑا ہی اوسکو بیٹھے مرد کے گل پہڑے مین ڈالتا ہی کہ اوسکی گدی تک پہنچ
جاتا ہی پھر اوسکے دوسرے گل پھڑے سے اسیطرح کرتا ہی یعنے جبتک دوسرے گل پھڑے کو
چیرتا ہی پہلا گل پھڑا جڑ جاتا ہی پھر دوبارہ اسیطرح کرتا ہی تو مینے کہا کہ یہ کیا ہی اون دونون مردون نے
کہا آگے چل سو ہم آگے چلے یہان تک کہ چت لیٹے مرد پاس آئے اور ایک مرد اوسکے سر پر پتہر لئے کہڑا
ہی سو اوس سے اوسکے سر کو کچلتا ہی تو اوسکو جب مارتا ہی پتہر ڈہلک جاتا ہی تو اوسکی طرف وہ
چلا جاتا ہی کہ لیوے اوسے سو یہان تک پلٹ کر نہین پہنچتا ہی کہ اوسکا سر جڑ جاتا ہی اور درست ہو جاتا ہی
جیساکہ تھا سو وہ مرد اوسکی طرف پلٹ آتا ہی اور مارتا ہی سو مینے کہا کہ یہ کیا ہی اونہون نے کہا
کہ آگے چل سو ہم چلے تو ایک گڑھے پر جو مثل تنور تھا پہنچے اوسکا منہہ تنگ اور اندر کشادہ اور
اوسکے نیچے آگ جل رہی ہی سو جب کہ آگ بھڑکتی تھی اوسکے اندر کے لوگ اوپر کو آتے تھے
یہان تک کہ قریب تھا کہ نکل پڑین پھر جب بجھتی تھی تو اوسکے اندر ہو جاتے تھے اور اوسمین ننگے مرد
اور عورتین تہین سو مینے کہا کہ یہ کیا ہی اونہون نے کہا کہ آگے چل تو ہم چلے یہان تک کہ خون کی
نہر پر پہنچے اوسمین ایک مرد کھڑا ہی اور نہر کے کنارے پر ایک مرد ہی اوسکے دونون ہاتون مین پتہر ہین
سو وہ سامھنے چلا جو نہر مین تھا سو جب کہ اوسنے چاہا کہ نکلے کنارے والے مرد نے اوسکے منہہ
مین پتہر مارا سو اوسکو ہٹایا جہان کہ وہ تھا سو جب وہ نکلنے لگتا تھا اوسکے منہہ مین پتہر مارتا تھا سو
وہ پلٹ جاتا تھا اپنے مقام پر سو مینے کہا کہ یہ کیا ہی اونہون نے کہا کہ آگے چل تو ہم چلے یہان
تک کہ ایک سبز باغ تک پہنچے اوسمین ایک بڑا درخت تھا اور اوسکی جڑ مین ایک پیر مرد اور لڑکے ہین اور
درخت کے قریب ایک مرد ہی اوسکے آگے آگ ہی وہ اوسکو بھڑکا رہا ہی سو میرے ساتھی دونون
مرد مجھکو اوس درخت پر چڑہا لیگئے اور ایک گھر مین مجھکو داخل کیا کہ مینے کبھی اوس سے بہتر اور افضل

گہر نہین دیکہا اوسمین مرد ہین بڈہے اور جوان اور عورتین اور لڑکے پہر مجہکو اونہون نے اوس سے
نکالا تو درخت پر مجہکو چڑہا لیگئے سو ایک گہر مین مجہکو داخل کیا کہ نہایت بہتر اور افضل تہا مینے کبہی
اوس سے بہتر اور افضل نہین دیکہا اوسمین بڈہے اور جوان ہین سو مینے اون سے کہا کہ تم دونون
نے مجہکو رات بہر گہمایا تو اب تبلاؤ مجہکو جو کہ مینے دیکہا ہی اونہون نے کہا کہ ہان ہم تبلاتے ہین
اوس مرد کو جو تو نے دیکہا تہا جسکے گل پہاڑے چیرے جاتے تہے سو جہوٹہا آدمی تہا کہ جہوٹہی باتین
بنا کر لوگون سے کہتا تہا لوگ اوس سے سیکہہ کر اور ون سے نقل کرتے تہے یہان تک کہ سارے
جہان مین جہوٹہہ مشہور ہو جاتا تہا تو اوسپر یہ عذاب ہوا کریگا روز قیامت تک اور جسکو تو نے دیکہا
تہا کہ اوسکا سر کچلا جاتا تہا سو وہ مرد ہی جسکو خدا نے قرآن سکہلایا سو قرآن سے غافل ہو کر رات
کو سو رہا یعنے تہجد مین قرآن نہ پڑہا اور دنکو اوسپر عمل کیا ہی عذاب اوسپر ہوا کریگا روز قیامت تک
اور جن کو تو نے گڑہے مین دیکہا وے حرام کار لوگ ہین اور جسکو تو نے نہر مین دیکہا وہ سود
خور ہی اور جس پیر مرد کو کہ تو نے درخت کی جڑ پاس دیکہا سو ابرہیم علیہ السلام ہین اور یہ جو لڑکے کہ
اون کے گرد ہین سو لوگون کی اولاد ہین اور جو کہ آگ پہرکاتا ہی سو مالک ہی دوزخ کا داروغہ اور پہلا
گہر جسمین تو داخل ہوا تہا وہ عوام ایماندارون کا مقام ہی اور یہ گہر تو شہیدونکا گہر ہی اور مین جبرئیل
ہون اور یہ میکائیل ہی اب اپنے سر کو تو اوٹہا سو مینے اپنے سر کو اوٹہایا تو کیا دیکہتا ہون کہ میرے
اوپر بدلی ہی اور دوسری روایت یون ہی کہ میرے اوپر تہ بتہ سفید بدلی کی طرح کوئی چیز ہی اونہون
نے کہا کہ یہ تیرا مقام ہی تو مینے کہا مجہے چہوڑ دو کہ مین اپنے مکان مین جاؤن اونہون نے کہا کہ
ابہی تیری عمر باقی ہی کہ تو نے ابہی اوسکو پورا نہین کیا سو جب کہ تو عمر کو پورا کر چلیگا تو اپنے مکان
مین آویگا ف اس حدیث مین جہوٹہہ اور قرآن کی غافلی اور زنا و سود خوری کی سزا کا بیان ہے
حفظ قرآن کا یہ حق ہی کہ اوسکو ادب سے تلاوت کیا کرے خصوصاً رات کو تہجد مین اور اوسکے
احکام پر عمل کرے اور معلوم ہوا کہ مسلمانون کے لڑکے بعد مرنے کے حضرت ابراہیم علیہ السلام
کو سپرد ہوتے ہین اور ثابت ہوا کہ حضرت کے سوا شہیدون کا رتبہ اور مسلمانون سے نہایت افضل ہی

سلم

خ اَنَسٌ هَلْ فِيكُمْ مِنْ اَحَدٍ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ يَعْنِي الذَّنْبَ فَقَالَ اَبُو طَلْحَةَ اَنَا قَالَ فَانْزِلْ ٦١٠
فِي قَبْرِهَا يَعْنِي قَبْرَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بخاری مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کوئی تم مین ایسا شخص ہی جسنے آج رات کو گناہ نکیا ہو سو ابو طلحہ نے کہا کہ مین ہون حضرت نے فرمایا تو اسکی قبر مین اُترو یعنے حضرت کی بیٹی کی قبر مین **ف** انس سے روایت ہی کہ ہم حضرت کی بیٹی کے جنازے پر حاضر ہوئے اور حضرت قبر پر بیٹھے تھے اور آنسو جاری تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ جو حضرت نے فرمایا کہ جسنے رات کو حرکت نہ کی ہو یعنے عورت سے صحبت نکی ہو معلوم ہوا کہ قبر مین داخل ہونا اوسکا افضل ہی جسنے اوس رات کو صحبت نکی ہو

ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ هَلْ مَعَكَ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَهُ لِرَجُلٍ اَرَادَ اَنْ يَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ ٦١١
الَّتِي عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تجھکو کچھ قران یاد ہی یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسنے اوس عورت سے نکاح کا ارادہ کیا تھا جسنے چاہا تھا کہ حضرت پاس رہے **ف** اسکا قصہ مفصل ہو چکا کہ حضرت نے اوس عورت کو نہ قبول کیا پھر اوسکا نکاح دوسرے شخص سے کر دیا اور مہر یہ مقرر کیا کہ مرد عورت کو قرآن سکھلا دیوے

م اَلشَّرِيدُ بْنُ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيُّ هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ اُمَيَّةَ بْنِ اَبِي الصَّلْتِ قَالَهُ لَهُ مسلم ٦١٢
مین شرید بن سوید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تجھکو کچھ اُمیّہ بن صلت کی شعر یاد ہی یہ حضرت نے شرید بن سوید سے فرمایا **ف** مصابیح مین شرید سے روایت ہی کہ مین ایک روز حضرت کے پیچھے سوار تھا حضرت نے فرمایا کہ تجھکو اُمیّہ کا شعر یاد ہی سو مینے کہا کہ ہان یاد ہی سو مینے ایک شعر پڑہا حضرت نے فرمایا اور پڑہ سو مینے دوسری شعر پڑہا فرمایا اور پڑہ سو مینے تیسری پڑہا اسیطرح سو شعر مین پڑہین معلوم کیا چاہیے کہ اُمیّہ زمانہ کفر مین ایک شاعر تھا اوسکی شعر مین حمد الٰہی اور مذمت دنیا کا مضمون تہا اسواسطے حضرت نے اونکو سنا پھر فرمایا کہ اوسکی زبان ایمان لائی اور دل کافر رہا یعنے زبان سے مضمون تو اچھے نکلے لیکن دل سے کفر اور حُبِّ دنیا نہ گئی اور یہی حال ہی اکثر شاعرونکا کہ اشعار مین

یعنے مضمون تو نہایت خوب اور راست زبان سے نکلتے ہین لیکن دل سیاہ ہے شعر گو زبان
تیری نور افشان ہوئی ہے ہائے پہ دل کی سیاہی نہ گئی ہے

۶۱۳ عن ابو هریرة هل نظرت الیها فان فی عیون الانصار شیئا قال لرجل اخبره انه تزوج امرأة من الانصار فقال قد نظرت الیها قال له علی کم تزوجتها قال علی اربع اواق فقال له علی اربع اواق کانما تنحتون الفضة من عرض هذا الجبل ما عندنا ما نعطیک ولکن عسی ان نبعثک فی بعث تصیب منه قال فبعث بعثا الی بنی عبس وبعث ذلک الرجل فیهم مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے اوسکو دیکھہ لیا ہی اسواسطے کہ انصار کی آنکھون مین کچھہ ہی یعنے چھوٹی یا کرنجی آنکھہ ہوتی ہی یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے حضرت کو خبر دی کہ مینے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا تو اوسنے کہا مین اوس عورت کو دیکھہ چکا ہون حضرت نے فرمایا کہ کتنی مہر پر تو نے اوس سے نکاح کیا اوسنے کہا ایک سو ساٹھہ درم پر تو حضرت نے فرمایا کہ ایک سو ساٹھہ درم پر مہر باندھا گویا کہ تم لوگ اس پہاڑ کی طرف سے چاندی کھود لیتے ہو ہمارے پاس تو نہین جو ہم تجھکو دیوین ولیکن عنقریب ہی کہ تجھکو ہم کسی فوج مین بھیجین سو وہان تجھکو فائدہ ہوگا راوی نے کہا پھر حضرت نے بنی عبس کی قوم پر فوج بھیجی اور اوس مرد کو اوسمین بھیجا ف معلوم ہوا کہ جس عورت سے نکاح کا ارادہ کرے اوسکو دیکھہ لیوے تاکہ آخر کو افسوس نہ کرنی پڑے اور طلاق کی نوبت نہ پہنچے اور راسی سبب سے نقصان بیان کر دینا بھی درست ہی اور معلوم ہوا کہ آدمی اپنے مقدور سے زیادہ مہر باندھے اسی واسطے حضرت نے اوسپر عتاب کیا لیکن ازراہ کرم پھر اوسکا نباہ کر دیا

۶۱۴ ق ابن عمر هل وجدتم ما وعد ربکم حقا ثم قال انهم الان یسمعون ما اقول قاله لما وقف علی قلیب بدر بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہلا تمنے سچ پایا جو تمسے تمہارے رب نے وعدہ کیا پھر حضرت نے فرمایا کہ وے لوگ ابہی سنتے ہین جو مین کہتا ہون یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ بدر کے کوئے پر کھڑے ہوئے ف

جب جنگ بدر مین اسلام کی فتح ہوئی تو ستر کافر گرفتار ہوئے اور ستر مارے گئے حضرت نے اونکی لاشون کو کوئے مین ڈلوادیا پھر یہ حدیث فرمائی۔

فصل فی فعل الامر

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر فعل ہی امر کا

ح ابو سعید اِئتَمُّوا بِی وَلْیَأتَمَّ بِکُم مَن بَعدَکُم بخاری مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میری اقتدا کرو اور چاہیے کہ تمہاری اقتدا کرین جو تمہارے بعد ہین ف بعضے اصحاب صف سے پیچھے کہڑے تھے حضرت نے فرمایا کہ آگے بڑہو پھر یہ حدیث فرمائی یعنے اول صف کے لوگ نماز مین میری پیروی کرین اور دوسری صف والے پہلی صف والون کی اقتدا کرین اسیطرح سب آخر تک حضرت کا معمول تھا کہ ہوشیار اور دانا اصحاب کو صف اول مین کھڑا کرتے تھے تاکہ حضرت سے آداب نماز کے سیکھین اور غیرون کو سکھلاوین

ق عَلِیٌّ اِئتُوا رَوضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِینَةً مَعَهَا کِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنهَا قَالَهُ لِعَلِیٍّ وَالزُّبَیرِ وَالمِقدَادِ وَیُروٰی اِنطَلِقُوا حَتّٰی تَاتُوا رَوضَةَ خَاخٍ قَالَهُ لِعَلِیٍّ وَاَبِی مَرثَدٍ الغَنَوِیِّ وَالزُّبَیرِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جاؤ شفتالو کے باغ مین سو البتہ وہان ایک عورت شتر سوار ہی اوسکے پاس خط ہی سو اوس سے اوس خط کو لے لو یہ حضرت نے علی مرتضی اور زبیر اور مقداد رضی سے فرمایا اور دوسری روایت یون ہی کہ حضرت نے علی مرتضی اور ابو مرثد اور زبیر رضی سے فرمایا چلو یہان تک کہ شفتالو کے باغ مین جاؤ ف یہ عورت جاسوسی کا خط مدینے سے مکے کے لئے جاتی تھی حضرت کو وحی سے معلوم ہوا اسواسطے اصحاب کو بہیج کر خط پکڑوا لیا باقی قصہ مفصل ہوچکا

ق ابنُ عَبَّاسٍ اِئتُونِی بِکِتَابٍ اَکتُبُ لَکُم کِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعدَهُ اَبَدًا قَالَهُ فِی مَرَضِهِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس کاغذ لاؤ کہ مین تمہارے واسطے نوشتہ لکھہ دون تاکہ اوس تحریر کے بعد تم کبھی نہ بھٹکو یہ حضرت نے

اپنی مرض الموت مین فرمایا **ف** بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ پنجشنبے کے دن حضرت کی بیماری سخت ہوئی اور درد غالب ہوا تو حضرت نے فرمایا لاؤ مین تمکو کاغذ لکھہ دون کہ اوسکے بعد تم ہرگز مختلف اور حیران نہو تو اصحاب نے کاغذ لانے نہ لانے مین گفتگو کی پھر اصحاب نے کہا کہ حضرت کا کیا حال ہی درد سے زبان کیا بے قابو ہوگئی ہی اسکو حضرت سے تحقیق کرو پھر حضرت سے اس بات کو تحقیق کرنے لگے تو حضرت نے فرمایا اب مجھکو نہ چھیڑو جسمین اب مین مشغول ہون اوس سے بہتر ہی جسکو تم پوچھتے ہو اور حضرت نے اونکو تین چیز کی وصیت کی ایک تو یہ کہ مشرکین کو عرب سے نکال دیجیو اور دوسرے یہ کہ ایلچیون سے سلوک کرنا جیسے مین کرتا تھا راوی نے کہا تیسری چیز مجھکو یاد نہین رہی بعضے علمانے کہا ہی کہ تیسری بات یہ تھی کہ اسامہ کا لشکر تیار کرکے شام مین بھیجو اور بخاری مین ابن عباس رضی سے دوسری روایت یون ہی کہ جب حضرت نے کاغذ مانگا تو بعضے اصحاب نے کہا کہ حضرت پر درد کی شدت ہی اور تمہارے پاس قران موجود ہی ہمکو خدا کی کتاب کفایت کرتی ہی یعنے لکہنا چندان ضرور نہین اور بعضون نے کہا کہ کاغذ لاؤ **ف** شیعہ اس مقام مین عمر فاروق رضی پر طعنہ کرتے ہین کہ اونہون نے کاغذ حضرت کو نہ لکہنے دیا نا فرمانی کی اور کہا کہ ہمکو قران کفایت کرتا ہی اوسکا یہ جواب ہی کہ تمہارے فہم کا قصور ہی عمر فاروق رضی پر کوئی طعن کا مقام نہین اسواسطے کہ اوسوقت حضرت کی کوٹھری مین اکثر اصحاب موجود تھے علی مرتضی رضی بھی اونمین شامل تھے اور حضرت نے سب حاضرین سے کاغذ مانگا تھا اگر عمر رضی کاغذ نہ لائے تھے تو علی رضی کا ہاتھہ کسنے پکڑا تھا حضرت کے یہان سوا لکہنے قران کے اور کسی چیز کے لکہنے کا دستور نہ تھا اور قران سب پورا ہوچکا تھا اسواسطے اصحاب کو تامل ہوا تھا اور بعد گفتگو کے حضرت سے پوچھا تھا لیکن حضرت نے نہ فرمایا اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ کوئی امر واجب نہ تھا اگر واجب ہوتا تو حضرت سکوت نہ کرتے اسواسطے کہ تبلیغ احکام کی حضرت پر واجب تھی علاوہ اسکے حضرت بعد اس گفتگو کے پانچ دن زندہ رہے اگر لکہنا واجب ہوتا تو دوسرے وقت اسکو ضرور لکہوا دیتے بلکہ صاف معلوم ہوتا ہی کہ جن تین چیزون کی حضرت نے وصیت کی اونہین کو لکہوا لیتے اور یہ جو عمر فاروق رضی نے کہا کہ ہمکو قران کفایت کرتا ہی

یہ تیسری بات چھپا لیا
صاف صاف کہنا [illegible]
حضرت علی کی خلافت کی
تاکید یعنی غدیر خم کی
بیعت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اور حضرت عمر [illegible]
بیعت کے [illegible] الیوم اکملت لکم دینکم [illegible]

اوسکا یہ

اوسکا یہ مطلب نہین کہ سوائے قران کے حضرت کی حدیث کی بھی حاجت نہین بلکہ اوسکا یہ مطلب
ہی کہ سکے بعد قران مین اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کی ایت اُتری یعنے تمہارے دین کو پورا کر چکا یعنے اب
کوئی تازہ حکم دین کا باقی نہین رہا قران اور حدیث مین دین کی تفصیل ہو چکی اسواسطے عمر فاروق رضی
حضرت کو عین شدت بیماری مین لکھوانے کی تکلیف دینا مناسب نہ دیکھا اسکو نافرمانی نہین کہتے
بلکہ یہ عین محبت اور خیر خواہی ہی اسواسطے کہ دستور ہی کہ بیماری مین اپنے بزرگ اور عزیز کو
مشقت سے بچاتے ہین چنانچہ اگر استاد بیمار ہو اور شاگرد کو سبق پڑھانے کے واسطے بلاوے
تو شاگرد بخیال اوسکی تکلیف کے سبق سے انکار کرتا ہی یہ نافرمانی نہین یہ سراسر محبت اور دلسوزی ہی

شعر چشم بد اندیش کہ برکندہ باد * عیب نماید ہنرش در نظر *

ق عَائِشَةَ اِئْذَنُوْا لَهُ فَلَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِیْرَةِ اَوْبِئْسَ رَجُلُ الْعَشِیْرَةِ وَیُرْوٰی بِئْسَ
٦١٨ اَخُ الْقَوْمِ وَابْنُ الْعَشِیْرَةِ یَعْنِیْ رَجُلًا اِسْتَاذَنَ عَلَیْهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے
روایت ہی کہ ایک مرد نے حضرت پاس آنے کی اجازت مانگی حضرت نے فرمایا اوسکو آنے دو سو
برا بیٹا ہی اپنی قوم کا یعنے اپنی قوم مین برا آدمی ہی یا یون فرمایا کہ اپنی قوم مین برا مرد ہی اور دوسری
روایت یون ہی کہ اپنی قوم کا برا بھائی اور برا بیٹا ہی ف حضرت عائشہ رضی سے پوری روایت
یون ہی کہ ایک شخص نے خدمت مین حاضر ہونے کی اجازت مانگی حضرت نے اوسکو اجازت دی
اور فرمایا کہ برا آدمی ہی جب وہ حضرت پاس بیٹھا تو حضرت نے اوس سے خوش خلقی کی اور کشادہ پیشانی
سے کلام کیا تب مین نے کہا کہ یا حضرت آپ نے تو اوسکو برا کہا تھا پھر جب وہ آیا تب حضرت نے اوس سے
اخلاق سے کئے تو حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ مجھکو تو نے بد خلق اور فحش گو کب پایا تھا بدترین خلق
خدا کے نزدیک وہ شخص ہی قیامت کے دن جسکی لوگ تعظیم تواضع کرین اوسکی بدی اور فحش گوئی
کے ڈر سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بد ذات آدمی کی عزت اور توقیر کرنا اپنی حفظ آبرو کے واسطے
درست ہی اور فاسق کی جو کہ پردہ فسق کرتا ہو غیبت کرنا درست ہی تا کہ لوگ اوسکا حال سنکر عبرت پکڑین
ق عَائِشَةَ اِئْذَنِیْ لَهُ فَاِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ یَمِیْنُكِ یَعْنِیْ اَفْلَحَ اَخَا اَبِی الْقُعَیْسِ ٦١٩

بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ افلح ابو قعیس کے بہائی کے حق مین حضرت نے مجہسے فرمایا کہ اوسکو آنے دے اسواسطے کہ وہ تیرا شیر نوشی کے رشتے سے چچا ہی تیرا داہنا ہاتھ ہو یا کہ الودہ ہوا گر تو حکم نمانے **ف** حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ مینے ابو قعیس کی جورو کا دودہ پیا تھا جب عورتون کو پردیکا حکم ہوا تو افلح ابو قعیس کا بہائی میرے دروازے آیا اور اوسنے گہر مین آنیکی اجازت مانگی مینے کہا واللہ مین اوسکو اجازت نہ دون گی جب تک کہ حضرت نہ اجازت دین گے اسواسطے کہ مجہکو ابو قعیس نے دودہ نہین پلایا بلکہ اوسکی جورو نے پلایا جب حضرت گہر مین تشریف لائے تب مینے یہ حال حضرت سے عرض کیا اوسوقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی اسیواسطے حضرت عائشہ فرماتی تہین کہ جو نسب سے حرام ہی وہ شیر خوارگی سے بہی حرام ہی معلوم ہوا کہ دایہ کے خاوند اور اوسکے بہائی اور دایہ کی اولاد سے عورت کو پردہ کرنا ضرور نہین کہ وے محرم ہو گئے

۶ **ف** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِبْدَءْ بِمَنْ تَعُوْلُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اول اپنے اہل وعیال سے دینا شروع کر **ف** یعنے اہل وعیال کا دینا فرض ہی اور غیرونکا دینا نفل اور فرض نفل سے مقدم ہے چنانچہ اگلی حدیث مین اسکی تفصیل موجود ہے

۷ **م** جَابِرٌ اِبْدَءْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِاَهْلِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ اَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِيْ قَرَابَتِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ ذِيْ قَرَابَتِكَ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا قَالَهُ لِاَبِيْ مَذْكُوْرٍ الْاَنْصَارِيْ حِيْنَ اَعْتَقَ غُلَامًا لَّهُ عَنْ دُبُرٍ يُقَالُ لَهُ يَعْقُوْبُ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اول اپنی ذات سے شروع کر سو اوسپر خرچ کر پھر اگر کچھہ بچے تو اپنے اہل وعیال کو دے پھر اگر اہل وعیال سے بچے تو اپنے رشتے دارون کو دیے سو اگر تیرے رشتے دارون سے بہی بچے تو اسطرح اور اسطرح سے یعنے داہنے اور بائین ہر ایک محتاج کو دیے یہ حضرت نے ابو مذکور انصاری سے فرمایا جب کہ اوسنے اپنے یعقوب غلام کو ازاد کیا اپنے مرنے کے بعد یعنے اوسنے یون کہا تھا کہ جب مین مرجاون تو میرا غلام آزاد ہی ایسے غلام کو مُدَبَّر کہتے ہین **ف** مصابیح مین جابر رضی سے روایت ہی کہ ایک انصاری نے اپنے غلام کو مُدَبَّر کیا اور اوسکے پاس

اوس غلام

اوس غلام کے سواے کچھہ مال نہ تھا جب حضرت کو یہ خبر پہنچی تو حضرت نے تو اوسکا ازاد کرنا نہ درست رکہا اور فرمایا کہ اسکو کون مول لیتا ہی ایک شخص نے آٹھہ سو درم کو مول لیا پھر حضرت نے وے درم اوس انصاری کو دین اور یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ محتاج کے خیرات کرنے سے اپنے اہل و عیال کا دینا مقدم ہے اول خویش بعدہٗ درویش

ق اُمِّ عَطِیَّۃَ اِبْدَءْنَ بِمَیَامِنِھَا وَ مَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْھَا قَالَہٗ لِلنِّسَاءِ اللَّاتِیْ غَسَلْنَ
۶۲۲ اِبْنَتَہٗ وَھِیَ زَیْنَبُ زَوْجَۃُ اَبِی الْعَاصِ بْنِ الرَّبِیْعِ وَکَانَتْ اَکْبَرَ بَنَاتِہٖ بخاری اور مسلم مین اُمّ عطیہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکے داہنی طرفون سے اور وضو کے مقامون سے غسل دینا شروع کرو یہ حضرت نے اون عورتون سے فرمایا جو حضرت کی بیٹی کو غسل میت دیتی تہین اونکا نام زینب تھا ابو العاص بن ربیع کی بی بی حضرت کی بیٹیون مین بھی سب سے بڑی تہین ف معلوم ہوا کہ میت کا داہنے طرف سے غسل شروع کرنا سنت ہے اور داہنی طرف مین وضو کے مقامون کو یعنے منہ اور ہاتہہ کو مقدم کرے

ق ابُوْذَرٍّ اَبْرِدْ اَبْرِدْ اَوْقَالَ اِنْتَظِرْ اِنْتَظِرْ قَالَہٗ لِلْمُؤَذِّنِ بِالظُّھْرِ بخاری اور مسلم مین ابو ذر رض
۶۲۳ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھنڈا ہو نے دے ٹھنڈا ہو نے دے یا کہ یون فرمایا کہ انتظار کر انتظار کر یہ حضرت نے ظہر کی اذان دینے والے سے فرمایا ف یعنے گرمی کے موسم مین ٹھنڈے وقت اذان دینا اور نماز پڑھنا مستحب ہے

ق ابُوْھُرَیْرَۃَ اَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوۃِ فَاِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَھَنَّمَ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے
۶۲۴ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھنڈے وقت نماز پڑہا کرو اسواسطے کہ گرمی کی شدت دوزخ کے جوش سے ہی ف یعنے گرمی کے موسم مین ظہر کی نماز مین تاخیر مستحب ہے تا کہ جماعت زیادہ ہو اور یہ دونون حدیثین امام اعظم کے مذہب کی کامل دلیلین ہین

ق کَعْبُ بْنُ مَالِکٍ اَبْشِرْ بِخَیْرِ یَوْمٍ مَرَّ عَلَیْکَ مُنْذُ وَلَدَتْکَ اُمُّکَ قَالَہٗ لَہٗ بخاری
۶۲۵ اور مسلم مین کعب بن مالک رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خوش ہو افضل دن کے جو تجھہ پر گذرا جب سے کہ تجھکو

تیری ماں نے جنا یہ حضرت نے کعب سے فرمایا **ف** کعب جنگِ تبوک مین حضرت کے ساتھ نہ گئے
تھے خدا اور رسول کا اون پر پچاس دن عتاب رہا جب اونکی توبہ قبول ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی معلوم ہوا کہ مسلمان سب کے حق مین بہتر دن وہی ہی جس دن اوس سے خدا راضی ہو

۶۲۶ **ق** عمرو بن عوف أَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنِّي
أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا
وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ وَيُرْوَى وَتُلْهِيَكُمْ كَمَا أَلْهَتْهُمْ بخاری اور مسلم مین عمرو بن عوف رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خوش ہو اور امید رکھو اوسکی جو تمکو خوش کریگی یعنے فتح اسلام کی سو
قسم خدا کی مجھکو محتاجی کا تم پر ڈر نہین ولیکن مین تم پر خوف کہاتا ہون دنیا کی کشایش اور بہتایت سے
جیسے اگلی امتون پر کشایش ہوئی سو تم دنیا مین حرص اور حسد کرو جیسے اونہون نے کیا اور تمکو جب
دنیا ہلاک کرے جیسے اونکو ہلاک کیا اور دوسری روایت یہ ہی کہ دنیا تمکو غفلت مین ڈالے جیسا اونکو
غفلت مین ڈالا **ف** بحرین کے ملک سے حضرت کے پاس مال آیا اوسکو سنکے انصار لوگ
صبح کی نماز پڑھ کے حضرت کے سامنے ہوئے حضرت مسکرائے اور فرمایا شاید کہ تم مال کی خبر سنکے
آئے ہو انصار نے کہا ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فتح اسلام اور کثرتِ مال کی بشارت
دی پہر کثرتِ مال کا فساد ارشاد فرمایا

۶۲۷ **ق** عَائِشَةُ أَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ أَمَّا اللَّهُ فَقَدْ بَرَّأَكِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خوش ہو اے عائشہ خدا نے تو تیری پاکدامنی بیان کر دی **ف**
جب کہ حضرت عائشہ پر تہمت ہوئی اور اونکی پاکدامنی مین قران اترا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۶۲۸ **خ** أَبُو هُرَيْرَةَ ابْغِنِي أَحْجَارًا أَسْتَنْفِضْ بِهَا وَلَا تَأْتِنِي بِعَظْمٍ وَلَا رَوْثٍ بخاری مین ابوہریرہ
رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تلاش کر لا میرے واسطے پتھر کہ مین اوس سے استنجا کرون
اور نہ لانا میرے پاس ہڈی اور گوبر کو **ف** معلوم ہوا کہ ڈھیلے سے پاک کرنا پاخانے کے
بعد سنت ہی اور ہڈی اور گوبر سے استنجا کرنا درست نہین اور اسیطرح کوئلے سے

۶۲۹ م اَنَسٌ اَبْصِرُوْهَا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَبْيَضَ سَبِطاً قَضِيَّ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَكْحَلَ جَعْدًا اَحْمَشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ بْنِ السَّحْمَاءِ مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھتے رہو اوس عورت کو کہ اگر وہ جنے سفید رنگ لڑکا سیدہے بال معیوب آنکھون والا تو وہ ہلال بن امیہ کا لڑکا ہی اور اگر وہ عورت جنے سیاہ چشم لڑکا گھنگرالے بال پتلی پنڈلیون والا تو وہ لڑکا شریک بن سحما کا ہی **ف** ہلال بن امیہ نے اپنی جورو کو شریک بن سحما سے عیب لگایا چنانچہ حضرت نے اون دونومین جدائی کر دادی اوسکی جورو حاملہ تہی اسواسطے حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی جب اوسکے لڑکا پیدا ہوا تو حضرت کو خبر ہوئی کہ شریک بن سحما سے مشابہ ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر قران کا حکم اوسپر جاری نہوگیا ہوتا تو مین اوس عورت پر کچہ حکم کرتا یعنے سزا دیتا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ مشابہت بھی حجت ہی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا لیکن امام اعظم کے نزدیک قیافہ اور مشابہت حجت نہین اور حضرت کو یہ حال وحی سے معلوم ہوا ہوگا

۶۳۰ خ اُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَقِيْلَ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ ثُمَّ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ ثُمَّ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ بخاری مین ام خالد سعید بن عاص یا خالد بن سعید کی بیٹی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کرے تو ہن پہاڑے پہر خدا کرے تو ہن پہاڑے پہر خدا کرے تو ہن پہاڑے **ف** ام خالد سے روایت ہی کہ حضرت کے پاس بہت کپڑے آئے اونمین ایک چہوٹی سیاہ لوئی تھی حضرت نے فرمایا تم جانتے ہو کہ یہ مین کسکو پہناونگا اصحاب چپ رہے پہر حضرت نے مجہکو بلا کر اسکو اپنے ہاتہہ سے پہنائی پہر یہ دعا دی

۶۳۱ م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو بخیلی سے اسواسطے کہ بخیلی نے تم سے اگلے لوگونکو ہلاک کیا **ف** جب آدمی پر بخل غالب ہوا تو زکوۃ بہی نہ دے سکیگا تو فرض کو ترک کیا اسواسطے لائق عذاب کے ہوا

۶۳۲ ق عَائِشَةُ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ

حضرت نے فرمایا کہ بچو دوزخ سے کھجور کی پھانک ہی دیکر سہی ف یعنے کمتر خیرات بھی دوزخ سے بچاتی ہے

٦٣٣ م ابوهريرة اِتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ قَالُوْا وَمَا اللَّاعِنَانِ قَالَ الَّذِيْ يَتَخَلّٰى فِيْ طَرِيْقِ النَّاسِ
اَوْ فِيْ ظِلِّهِمْ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو دو لعنت کرانے والے کامون
سے اصحاب نے کہا کہ وہ کام لعنت کروانے والے کون ہین حضرت نے فرمایا جو آدمی کہ لوگون کی
راہ مین جا ضرور پھرے یا اون کے سایے کے مقام مین ف راہ اور سایہ دار درخت
کے نیچے جا ضرور پھرنا رنج رسانی کا سبب ہے اسواسطے لوگ اوسپر لعنت کرتے ہین اور بد کہتے ہین

٦٣٤ خ انس اَتِمُّوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِيْ اِذَا
مَا رَكَعْتُمْ وَاِذَا مَا سَجَدْتُّمْ بخاری مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پورا رکوع
اور سجدہ کیا کرو سو قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ مین اپنی پس پشت سے
دیکھتا ہون تمکو جب کہ رکوع کرتے ہو اور سجدہ کرتے ہو ف بعضے دیہات کے لوگ نو مسلم
رکوع اور سجدے مین جلدی کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

٦٣٥ خ انس اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ وَيُرْوٰى فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ
اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ وَكَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمْ بخاری مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تھم جا اے اُحُد تجھپر تو پیغمبر ہی ہے
اور صدیق اور دو شہید اور دوسری روایت مین یون ہے کہ تجھپر تو سوا پیغمبر یا صدیق یا شہید کے کوئی نہین
اور اُحُد کے پہاڑ پر حضرت تھے اور ابوبکر صدیق رض اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم ف حضرت
ان اصحاب کے ساتھ اُحُد کے پہاڑ پر تھے سو اوسکو جنبش ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ
پہاڑ تھم گیا یہ معجزہ ہے کہ جیسا حضرت نے فرما دیا ویسا ہی ہوا کہ حضرت عمر رض اور حضرت عثمان رض شہید ہوئے
چنانچہ مشہور ہے جنبش پہاڑ کی از راہ افتخار تھی کہ ایسے بزرگوارون نے اوسکو شرف کیا

٦٣٦ ق ابوهريرة اَجِبْ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَهُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ بخاری
اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جواب دے میری طرف سے الٰہی

اوسکی جبرئیل سے مدد کریہ حضرت نے حسان بن ثابت سے فرمایا **ف** کفار قریش نے حضرت کی ہجو کی تھی تب حضرت نے اوسکا جواب حسان سے دلوایا

۴۳۷ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰوا وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ بخاری اورمسلم مین ابوہریرہ رضے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو سات کبیرہ گناہون سے جو ایمان کو ہلاک کرڈالتی ہین اصحاب نے کہا کہ یارسول اللہ وسے کون گناہ ہین فرمایا کہ خدا کے ساتہہ شرک کرنا اور جادو اور اوس جان کو مارنا جسکا مارنا خدا نے حرام کیا ہی لیکن حق پر مارنا درست ہی اور بیاج کہانا اور یتیم کا یعنے بے باپ کے لڑکے کا مال کہانا اور لڑائی کے دن کافرون کے سامہنے سے بہاگنا اور خاوندوالی ایماندار عورتون کو جو بدکاری سے واقف نہین اونکو عیب لگانا **ف** ہرچند اس حدیث مین گناہ کبیرہ سات ہی فرمائے لیکن اور حدیثون مین زیادہ بہی ثابت ہین اوسوقت اتنے ہی گناہون کا ذکر کرنا مصلحت ہوگا

۴۳۸ **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا بخاری اورمسلم مین عبداللہ بن عمر رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنی رات کی نماز مین پچھلی نماز وتر کو کرو **ف** یعنے تہجد کے بعد وتر چاہیے اور جو شخص کہ کبہی رات کو اوٹہتا ہو اور کبہی سو جاتا ہو اوسکو لازم ہی کہ وتر کو عشا کے وقت پڑہ لیا کرے لیکن حضرت کے فعل سے ثابت ہی کہ وتر کے بعد دو رکعت بیٹہہ کر پڑہتے تہے

۴۳۹ **ق** اِبْنُ عُمَرَ اَجِيْبُوْا هٰذِهِ الدَّعْوَةَ اِذَا دُعِيْتُمْ لَهَا بخاری اورمسلم مین عبداللہ بن عمر رضے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اس دعوت کو قبول کیا کرو جب کہ اوسکے واسطے بلائے جاؤ **ف** یعنے شادی کا کہانا قبول کرنا ضرور ہے

۴۴۰ **خ** عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَحْبِسْ اَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ حَطْمِ الْجَبَلِ حَتّٰى يَنْظُرَ اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ قَالَهُ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَوْمَ الْفَتْحِ كَذَا وَقَعَ مُرْسَلًا وَهُوَ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ عَنْ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بخاری مین عُروہ بن زُبیرؓ سے روایت ہی کہ حضرت
فرمایا کہ روک رکھہ ابوسفیان کو پہاڑ کے تنگ جاپس یا گھوڑون کے ازدحام پاس تاکہ مسلمانون سبکے
لشکر کو دیکھے یہ حضرت نے عباس بن عبدالمطلب سے فرمایا فتح مکہ کے دن یہ روایت تو اسیطرح مُرسل ہی
نسلیے عُروہ تابعی نے بدون صحابی کے نام سے حدیث روایت کی لیکن حقیقت مین یہ روایت
حضرت عائشہؓ سے ہی **ف** باقی قصہ اس حدیث کا اسی باب مین ہوچکا

۴۴۱ مر اَلْمِقْدَادُ اُحْثُوْا فِیْ وُجُوْہِ الْمَدَّاحِیْنَ التُّرَابَ مسلم مین مقدادؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ تعریف کرنے والونکی مُنھون مین خاک جھونکو یعنے کچھہ نہ دو **ف** یعنے مدح
اور تعریف اکثر مبالغہ اور جھوٹھہ سے خالی نہین ہوتی تو اونکو کچھہ مت دو تاکہ دوبارہ جھوٹھہ بولنے
کا قصد نکرین اور تاکہ تم اپنی مدح سُنکر مغرور نہو اگر کوئی سے کہے کہ حضرت نے اپنے مدّاحون کو انعام دیا
اوسکا جواب یہ ہی کہ حضرت کی جو مدح تھی سو سب سچ تھی اور اوسمین ثواب تھا بخلاف اورون کی
مدح کے کہ ہرگز مبالغے سے خالی نہین اس حدیث مین اوس مداح کی مذمت ہی جسنے مدّاحی کو
اپنی روزی کا پیشہ مقرر کیا اور اگر کوئی شخص کسی دیندار شخص کی سچی مدح بلے طمع دنیا کے کرے
تو درست ہے تاکہ اور لوگ ممدوح کے نیک عمل مین اقتدا کرین غرضکہ وہی مدح درست نہین جسمین طمع دنیا ہو جھوٹھہ

۴۴۲ مر اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِحْشِدُوْا فَاِنِّیْ سَاَقْرَءُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ
خَرَجَ فَقَرَاءَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
تم لوگ یکجا ہو کہ مین اب قرآن کی تہائی پڑہون گا سو جمع ہوئے جسکو جمع ہونا تھا پھر حضرت گھر سے نکلے قل ہو اللہ احد پڑہا

۴۴۳ مر اَبُوْ قَتَادَةَ اِحْفَظْ عَلَيْكَ مِيْضَاَتَكَ فَسَيَكُوْنُ لَهَا نَبَاءٌ قَالَهٗ سَحَرَ لَيْلَةَ
التَّعْرِيْسِ مسلم مین ابوقتادہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تہانبھے رہ اپنے وضو کے
برتن کو اسکا کچھہ حال ظاہر ہونا ہی یہ حضرت نے اوس رات کے صبح کے وقت فرمایا جس رات کے
پچھلے وقت مقام ہوا تھا **ف** صبح کو حضرت نے یہ فرمایا اور دن کو پیاس غالب ہوئی اور پانی نہ تھا
اوسی برتن سے پانی اوبلنے لگا اور ابوقتادہ پلانے لگے یہان تک کہ تمام لشکر آسودہ ہوگیا اس

حدیث سے دو معجزے ثابت ہوئے ایک تو پانی کا جوش کرنا دوسرے آیندہ کی خبر دینا

٦٤٤ خ جَابِرٌ اَخْبِرْ ذٰلِكَ ابْنَ الْخَطَّابِ قَالَهُ لِجَابِرٍ لَمَّا اَخْبَرَهُ بِقَضَاءِ دَيْنِهِ

[illegible]

بخاری میں جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکی خبر دے خطاب کے بیٹے سے یعنے عمر فاروقؓ کو یہ حضرت نے جابر سے فرمایا جب کہ جابر نے اپنے قرض ادا ہوجانے کی حضرت کو خبر دی ف جابر کے باپ جنگِ اُحد میں شہید ہوئے اون پر بہت قرض تھا جتنا خرما اون کے باغ میں ہوا اونہیں چاہا کہ قرض خواہوں کو دیں قرض بہت تھا اور خرما کم اونہوں نے نہ قبول کیا جابر نے حضرت سے سفارش کرائی قرض خواہ یہودی تھے اونہوں نے نمانا حضرت نے جابر سے فرمایا کہ تو ہر قسم کے خرموں کے علیحدہ علیحدہ ڈھیر کر جب جابر نے ڈھیر لگائے تو حضرت ایک بڑے ڈھیر کے گرد گہومے اور اوسکے اوپر جا کر بیٹھے پھر جابر سے فرمایا کہ قرض خواہوں کو تول تول کے دینا شروع کر جابر نے دینا شروع کیا یہان تک کہ سب قرض ادا ہوگیا جابرؓ سے روایت ہی کہ باوجودیکہ سب قرض ادا ہوا لیکن وہ ڈھیر سب اوسیطرح پر تھا کچھہ کمی اوسمین نہوئی جابر نے کہا یا حضرت سب قرض میں ادا ہوچکا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ یعنے عمر فاروق کو اس حال کی خبر کردے اسواسطے کہ عمر فاروقؓ کو جابر کے قرض ادا ہونے کی بڑی فکر تھی جب جابر نے عمر فاروق کو خبر دی اونہوں نے کہا کہ جب حضرت تشریف لیگئے تھے اوسی وقت مین جان گیا تہا کہ اب ضرور برکت ہوگی

٦٤٥ ق عَائِشَةُ اُدْعِيْ لِيْ اَبَا بَكْرٍ اَبَاكِ وَاَخَاكِ حَتّٰى اَكْتُبَ كِتَابًا فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَيَقُوْلَ قَائِلٌ اَنَا اَوْلٰى وَيَاْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ بخاری

اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بلا لا میرے پاس اپنے باپ ابوبکر اور اپنے بہائی کو تا کہ مین اونکو نوشتہ لکھہ دون یعنے خلافت نامہ اسواسطے کہ مین خوف کرتا ہون کہ آرزو کرے کوئی آرزو کرنے والا یا کہے کوئی کہنے والا کہ مین لائق ترہون خلافت کا اور نمانے گا خدا اور مسلمان لوگ مگر ابوبکر کو ف اول حضرت نے چاہا تہا کہ صدیق اکبرؓ کو خلافت نامہ لکھہ دین تاکہ دوسرے کو دعوی نرہے پہر تقدیر اور اجماع مومنین پر چہوڑا یعنے تقدیر مین تو یہی ہی کہ صدیق اکبر خلیفہ ہونگے

اور اجماع مومنین بہی اونہین کی خلافت پر ہوگا پھر لکہنا کیا ضرور ہی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ سوائے صدیق اکبر کے کسیکی خلافت حضرت کو منظور نہ تھی

۶۴۶ ق عَائِشَةَ اُذْكُرُوا اَنْتُمْ اِسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوْا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم ذکر کر لیا کرو خدا کے نام کو اور کہایا کرو ف حضرت عائشہ رضی نے کہا کہ یا رسول اللہ چند قوم ہین کہ تازہ ایمان لائے ہین ہمارے پاس گوشت لاتے ہین ہم نہین جانتے کہ ذبح کے وقت خدا کا نام لیتے ہین یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے اہل اسلام پر خیر گمان کیا چاہئے ویسے لوگ خدا کے نام کو ذبح کے وقت نہ ترک کرتے ہونگے تم اپنے رفع شبہے کے واسطے خدا کا نام لے لیا کرو اور یہ مطلب نہین کہ اگرچہ اونہون نے ذبح کے وقت خدا کا نام نہ لیا ہو تو بہی تمہاری بسم اللہ کہنے سے پاک ہو جاویگا اسواسطے کہ بسم اللہ کہنا ذبح کے وقت شرط ہی

۶۴۷ ق اَنَسٌ اُذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلْيَاكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيْهِ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کہانے کے وقت بسم اللہ کہا کرو اور چاہئے کہ ہر شخص اپنے قریب طرف سے کہایا کرے ف یعنے رکابی کے بیچ سے نہ کہاوے اور نہ دوسرے طرف سے بلکہ اپنی طرف سے

۶۴۸ ق عَائِشَةَ اِذْهَبْ فَاحْثُ فِيْ اَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ يَعْنِيْ نِسَاءَ جَعْفَرَ بْنِ اَبِيْطَالِبٍ حِيْنَ اَكْثَرْنَ الْبُكَاءَ عَلَيْهِ قَالَهُ لِرَجُلٍ قَالَ لَقَدْ غَلَبْنَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جا اور اون کے منہہ مین خاک جہونک دیکے یعنے جعفر بن ابیطالب کی عورتون کے جب کہ اونہون نے بکثرت زور زور سے جعفر پر رونا شروع کیا تہا حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسنے کہا تہا یا رسول اللہ عورتین ہم پر غالب ہوگئین یعنے کہنا نہین مانتی اور رونے سے باز نہین رہتی ہین ف جعفر طیار کو حضرت نے لڑائی پر بہیجا تہا جب اونکی شہادت کی خبر آئی تو حضرت کو بہت غم ہوا اور جعفر کے گہر کی عورتین نوحہ کرکے رونے لگین ایک شخص نے حضرت کو اس حال کی خبر دی حضرت نے فرمایا کہ اونکو جا کر باز رکہہ اوسنے جا کر منع کیا عورتون نے نہ مانا اوسنے پھر حضرت سے عرض کی کہ نہین مانتی ہین حضرت نے فرمایا پھر جا اور منع کر اسیطرح

تعین بار

تین بار حضرت نے اوسکو بہیجا اوسنے کہا کہ یا حضرت عورتین نہین مانتی ہین اور ہم پر غلبہ کرتی ہین تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور عورتون پر غصہ کیا اس حدیث سے نوحہ گری اور چلاکر رونیکی حرمت بتاکید تمام ثابت ہوئی
۴۴۹ ق ابُوهُرَيْرَةَ اِذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ يَعْنِي عَرَقًا فِيهِ تَمْرٌ قَالَهُ لِلَّذِي اَصَابَ
اَهْلَهُ فِي رَمَضَانَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جا اور اپنے
گہر والون کو کہلا یعنے اون کہجورونکو جو ٹوکرے مین تہین یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسنے اپنی
جورو سے رمضان مین صحبت کی تہی ف ایک مرد آیا اوسنے کہا کہ یا حضرت مین ہلاک ہوا حضرت نے
فرمایا کیا ہوا اوسنے کہا کہ مینے رمضان مین اپنی عورت سے صحبت کی اور مین روزہ دار تہا حضرت نے فرمایا
غلام آزاد کر اوسنے کہا مجہکو مقدور نہین حضرت نے فرمایا تو دو مہینے برابر روزے رکہہ اوسنے کہا مجہکو
طاقت نہین حضرت نے فرمایا تو ساٹہہ محتاجونکو کہانا دے اوسنے کہا کہ مجہکو مقدور نہین حضرت نے فرمایا
تو بیٹہہ جا پہر تہوڑی دیر کے بعد حضرت کے پاس بڑا ٹوکرا بہرکے کہجورین آئین حضرت نے اوس سے فرمایا
کہ اسکو لیجا اور محتاجون کو دے اوسنے کہا کہ یا حضرت مدینے مین مجہہ سے زیادہ تر کوئی محتاج نہین حضرت نے
تبسم کیا پہر یہ حدیث فرمائی کفارہ غیر کو دینا چاہئے خود کہانا درست نہین اسواسطے بعضے علما نے
کہا ہی کہ یہ حدیث منسوخ ہی اور بعضون نے کہا کہ اوسی شخص کو یہ حکم خاص ہی اور بعضون نے کہا
کہ حضرت نے اوسکی محتاجی دیکہہ کر اوسکو بطور قرض دیا تہا یعنے جب کہ مقدور ہو تو کفارہ ادا کرنا چاہئے
ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اِذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بخاری اور مسلم مین
۴۵۰ سہل بن سعد رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جا مینے تجہکو اوس عورت کا مالک کردیا قران یاد
کرانے کے بدلے پر ف یعنے عورتکو قران یاد کرادینا ہی اوسکا مہر ہی باقی قصہ مفصل ہو چکا
ق عَائِشَةُ اِذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هٰذِهِ اِلَى اَبِي جَهْمٍ وَاْتُونِي بِاَنْبِجَانِيَّةِ اَبِي جَهْمٍ
۴۵۱ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِي اٰنِفًا عَنْ صَلٰوتِي بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ میری اس سیاہ لوئی دہاری دارکو ابوجہم پاس لیجاؤ اور میرے پاس ابوجہم کی موٹی کملی لے
آؤ اسواسطے کہ اوسنے مجہکو ابہی نماز مین غافل کردیا ف ابوجہم نے باریک سیاہ کملی جو کہ تہی

جسکے دونون کنارون پر دہاریان تہین حضرت کو تحفہ بہیجی حضرت نے اوسکو اوڑہ کے نماز پڑہی پہر نماز کے
بعد یہ حدیث فرمائی سبب اسکی عمدگی اور نقش کاری سے خشوع اور خضوع مین خلل ڈالا اسواسطے حضرت نے
اوسکو پہیر دیا اور اوسکے عوض موٹی کملی منگوائی تاکہ اونکی خاطر شکنی نہو معلوم ہوا کہ جو لباس کہ نماز
مین خلل ڈالے اوسے اور دہیان بٹا دیوے اوسکا پہننا مکروہ ہی اور اسیطرح مسجد اور جانماز کی نقش کاری
مکروہ ہے کہ مقرر دہیان بٹتا ہے

۶۵۲ ق عمران بن حصین اذھبی فاطعمی ھذا عیالک واعلمی انا لم نرزأ من ماءک
زاد البخاری شیئا ولکن اللہ اسقانا قالہ ضحاء لیلۃ التعریس لذات المزادتین
بخاری اور مسلم مین عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جا اور اس طعام کو اپنے گہر والون
کو کہلا اور دریافت کر لے کہ ہمنے تیرا پانی کچہہ بہی نہین کم کیا ولیکن خدا نے ہمکو پانی پلایا یہ حضرت نے
لیلۃ التعریس کے پہر دن چڑہے دو پکہال والی عورت سے فرمایا ف حضرت کسی سفر مین تھے گرمی
کی شدت ہوئی اور پیاس لوگون پر غالب ہوئی پانی کہین نہ تہا اصحاب نے یہ حال حضرت سے کہا حضرت نے
دو شخص کو پانی تلاش کرنے کے واسطے بہیجا اونہون نے دیکہا کہ ایک عورت شتر سوار پانی کی
پکہال لادے چلی جاتی ہی اوسکو حضرت پاس لے آئے حضرت نے پکہال سے پانی لیکر لوگونکو
پلانا شروع کیا یہان تک کہ لوگ آسودہ ہوگئے اور وے پکہالین اوسیطرح پانی سے لبریز تہین پہر
حضرت نے فرمایا کہ اس عورت کو کچہہ دو کسینے کہجور کسینے آٹا کسینے ستو اوسکو دئے تب حضرت نے اوس عورت سے یہ حدیث فرمائی
۶۵۳ م المسور بن مخرمۃ ارجع الی ثوبک فخذہ ولا تمشوا عراۃ قالہ لہ مسلم مین مسور بن مخرمہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا پلٹ جا اپنے کپڑے کی طرف سو اوسکو لے اور نہ چلا کرو ننگے یہ حضرت
نے مسور سے فرمایا ف مسور سے روایت ہی کہ مین بہاری پتہر اوٹہا کے لئے جاتا تہا مرا
تہمد کہل پڑا مین اوسکو نہ باندہ سکا اور برہنہ اوسکو لے گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے
ثابت ہوا کہ ستر عورت فرض ہے
۶۵۴ م عمر ارجع فاحسن وضوءک قالہ لرجل توضأ فترک موضع ظفر علی قدمہ

فی جم

فرجع فتوضأ ثم صلى مسلم مین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پلٹ جا سو اچہی طرح
سے اپنا وضو کر یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے وضو کیا اور ایک ناخن برابر اپنے قدم کو
خشک چہوڑا پہر وہ شخص پلٹا سو اوسنے وضو کیا پہر نماز پڑہی **ف** معلوم ہوا کہ اعضاء وضو کی ایک
خشکی بہی وضو کو باطل کرتی ہے

ق ابن عباس ارجع فحج مع امرأتك قاله لرجل قال اني كتبت ويروى اكتتبت ٤٥٤
في غزوة كذا وكذا وامرأتي حاجة بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پلٹ جا اور اپنی جورو کے ساتہ حج کر یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا
جسے کہا تہا کہ یا حضرت میرا نام فلانی اور فلانی لڑائی مین لکہا گیا اور میری جورو حج کو جاتی ہی **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو بدون اپنے خاوند یا محرم کے حج کرنا درست نہین

ق ابو هريرة ارجع فصل فانك لم تصل بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ٤٥٥
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پلٹ جا پہر نماز پڑہ اسواسطے کہ تیری نماز نہین ہوئی **ف** حضرت مسجد مین
تہے ایک شخص نماز پڑہ کے چلا حضرت کو سلام کیا حضرت نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ تو اپنی نماز
پہر پڑہ تیری نماز نہین ہوئی اوس شخص نے پہر جلدی جلدی نماز پڑہی اور سلام کر کے چلا حضرت نے فرمایا
پہر نماز پڑہ تیری نماز نہین ہوئی اسیطرح تین بار اوسنے نماز پڑہی پہر اوسنے کہا خدا کی قسم مجہکو اس سے زیادہ
بہتر نہین پڑہ آتی تب حضرت نے فرمایا کہ جب نماز کے واسطے کہڑا ہوا کر تو اللہ اکبر کہا کر پہر پڑہا کر جو کچہہ کہ
تجہکو قران سے یاد ہو پہر رکوع کیا کر آرام اور تسکین سے پہر سر اوٹہایا کر یہانتک کہ خوب سیدہا
کہڑا ہو جاوے پہر سجدہ کیا کر اطمینان سے پہر سر اوٹہایا کر اطمینان سے پہر بیٹہا کر پہر اسیطرح ہر رکعت
مین کیا کر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعدیل ارکان نماز مین واجب ہی نہایت جلدی کرنے
سے یا نماز باطل ہوتی ہے یا مکروہ

ق عائشة ارضعيه تحرمي عليه ويذهب الذي في نفس ابي حذيفة قاله ٤٥٦
لسهلة بنت سهيل بن عمرو حين قالت يا رسول الله اني ارى في وجه ابي حذيفة

مِنْ دُخُوْلِ سَالِمٍ فَقَالَ اَرْضِعِيْهِ قَالَتْ وَكَيْفَ اُرْضِعُهٗ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيْرٌ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّهٗ رَجُلٌ كَبِيْرٌ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو اپنا دودہ پلادیے سالم کوتا کہ تو اوس پر حرام ابدنا جابر ہوجاوے اور وہ کاہنکا ہی جاتا رہیگا جو ابو حذیفہ کے جی مین آتا ہی یہ حضرتؐ نے سہلہ سہیل بن عمرؓ کی بیٹی سے فرمایا جب کہ اوسنے کہا کہ یارسول اللہ مین ابو حذیفہ کے منہہ پر کچہہ کراہت سی دیکہتی ہون سالم کے اندر آنے سے تب حضرتؐ نے فرمایا تو اوسکو اپنا دودہ پلادیے اوسنے کہا اور کیونکر اوسکو پلاؤن اور حالانکہ وہ بڑا مرد ہی یعنے اپنی چہاتی سے جوان مرد کو کیونکر پلاؤن تو حضرتؐ نے تبسم کیا اور فرمایا البتہ مینے جانا ہی کہ وہ جوان مرد ہی یعنے چہاتی سے پلانا ضرور نہین جو تجہکو حیرانی ہی کسی برتن مین کرکے پلادیے **ف** ابو حذیفہ کا سالم آزاد غلام تہا اونکو اوسکے اندر جانے سے گمان بد آتا تہا اسواسطے حضرتؐ نے یہ تدبیر بتلائی شیر خوارگی سے حرمت طفلی مین ثابت ہوتی ہے جوانی مین نہین چنانچہ اور احادیث مین ظاہر ہے تو اس حدیث کا حکم سالم کو خاص ہی یا کہ یہ حکم منسوخ ہی

٦ **ص** ابو ہریرۃ اِرْكَبْ اَيُّهَا الشَّيْخُ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكَ وَعَنْ نَذْرِكَ مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سوار ہوسیلے اسے بڈہے اسواسطے کہ خدا تجہسے اور تیری نذر سے بے پرواہ ہی **ف** حضرتؐ نے ایک بڈہے کو دیکہا کہ پیدل جاتا ہی اور دونون طرف اوسکے دو نوں بیٹے اوسکو تہامے جاتے ہین حضرتؐ نے پوچہا اسکا کیا سبب ہی لوگون نے کہا کہ اسنے پیادہ چلنے کی بیت اللہ تک نذر کی ہی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنے کیون اسنے تئین مصیبت مین ڈالتا ہے خدا کو اسکی کچہہ پرواہ نہین معلوم ہوا کہ جب طاقت نہو تو نذر کا ادا کرنا واجب نہین

٥ **ص** جابر اِرْكَبْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اِذَا اُلْجِئْتَ اِلَيْهَا حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا يَعْنِي الْبَدَنَةَ قَالَهٗ حِيْنَ سُئِلَ عَنْ رُكُوْبِ الْهَدْيِ مسلم مین جابر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سوار ہوسیلے قربانی کے اونٹ پر دستور سے یعنے حاجت سے زیادہ اوسکو تکلیف مت دیے سوار ہونا اوسوقت ہی جب کہ تو مضطر ہو اوسکی طرف یہان تک کہ تجہکو دوسری سواری نملے یہ حضرتؐ نے اوسوقت

فرمایا جب کہ کسینے بیت اللہ جانیوالی قربانی کا مسئلہ پوچھا

ق اُمِّ سَلَمَۃَ اِسْتَرْقُوا لَھَا فَاِنَّ بِھَا النَّظْرَۃَ قَالَہٗ حِیْنَ رَأٰی جَارِیَۃً فِی بَیْتِ
٦٦٠ اُمِّ سَلَمَۃَ فِی وَجْھِھَا سَفْعَۃٌ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ اسکے واسطے جھاڑ پھونک کراو کہ اسکو نظر لگی ہی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ حضرت
ام سلمہ کے گہر مین ایک لڑکی کے منہہ پر زردی دیکھی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نظر کی تاثیر
درست ہی اور قران اور اسماء الٰہی سے جھاڑ پھونک کرنا جائز ہی لیکن جسمین شرک کا مضمون ہو یا اوسکے
معنی غیر معلوم ہون تو ہرگز درست نہین

م جَابِرٌ اِسْتَکْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَایَزَالُ رَاکِبًا مَا انْتَعَلَ مسلم مین جابرؓ سے روایت
٦٦١ ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جوتیان پہننے کی زیادہ تر عادت کرو اسواسطے کہ آدمی جب تک جوتے پہنے رہتا
ہی سوار بنا رہتا ہے ف عرب مین دیہات کے لوگون کو جوتے پہننے کی کم عادت تہی اسواسطے
حضرت نے اونکو یہ تعلیم کی خصوصاً اونکو جہاد اور سفر اکثر رہتا تھا تو اس سبب سے زیادہ تر حاجت تھی کہ
جوتے پہن کے آدمی سوار کی طرح چلنے پہرنے مین مضبوط ہو جاتا ہے

ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ فَاِنَّ الْمَرْأَۃَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ
٦٦٢ مَا فِی الضِّلَعِ اَعْلَاہُ فَاِنْ ذَھَبْتَ تُقِیْمُہٗ کَسَرْتَہٗ وَاِنْ تَرَکْتَہٗ لَمْ یَزَلْ اَعْوَجَ
فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری
وصیت قبول کرو عورتون کے مقدمے مین اسواسطے کہ عورت پیدا ہوئی ہی پسلی سے اور مقرر
پسلی مین زیادہ ترکجی اوپر کی طرف مین ہی سو اگر تو اوسکا سیدہا کرنا چاہیگا توڑ دیگا اور اگر اوسکو چہوڑ دیگا
تو ہمیشہ کج ہی رہے گی سو میری نصیحت مانو عورتون کے مقدمے مین ف حضرت حوا حضرت
آدم کی پسلی سے پیدا ہوئین تو عورت کی اصل پسلی ٹہری اور پسلی کا بالکل سیدہا ہونا ممکن نہین تو عورت
کا بہی بالکل راستہ ہونا اور اوسکی سب عادتین بدلنا محال ہے اسواسطے حضرت نے اون کے حق مین اپنی
امت کو وصیت کی کہ مرد عاقل کو لازم ہی کہ عورت سے اپنا مطلب نکالے اور اوسکی بدمزاجی پر صبر کرے

اوٹال جایا کرے حکمت کی چال چلے نہ اوس سے بالکل غافل ہو جاوے کہ ناہموار ہی رہے نہ ہر بات
مین مواخذہ کرے کہ زندگی تلخ ہو اور آخر کو طلاق کی نوبت پہنچے خلاصہ یہ کہ مقدمات خانہ داری مین
عورت کی رعایت رکھے لیکن شرک اور کفر اور ترک فرائض مین اور کبیرہ گناہون مین اوسکی رعایت ہرگز نکیا کرے

۶۶۲ ق ابو ھریرۃ اسرعوا بالجنازۃ فان کانت صالحۃ قربتموھا الی الخیر وان کانت
غیر ذلک کان شرا تضعونہ عن رقابکم بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جلد لیجایا کرو جنازے کو سوا اسواسطے کہ اگر مردہ نیک ہی تو اوسکو تمنے بہتری
سے نزدیک کردیا یعنے قبر مین جاکر ثواب پاویگا اور اگر نیک نہین تو تمنے اپنی گردن سے شر کو
اوتارا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفن اور دفن مین جلدی کرنا مستحب ہے

۶۶۳ ق الزبیر اسق یا زبیر ثم ارسل الماء الی جارک بخاری اور مسلم مین زبیر رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اے زبیر تو اپنے کہیت کو سینچ لے پہر چہوڑ دے پانی کو اپنے ہمسائے کی طرف
ف خلاصہ یہ کہ جسکا کہیت پانی کے قریب ہو وہ پہلے اپنا کہیت سینچے اوسکے بعد جو اوسکے پاس ہو وہ سینچے

۶۶۴ م ابو ھریرۃ اسکن حراء فما علیک الا نبی او صدیق او شھید وعلیہ النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم وابوبکر وعمر وعثمان وطلحۃ والزبیر وسعد بن ابی وقاص وفی روایۃ
اھدأ وعلیہ ابوبکر وعمر وعثمان وعلی وطلحۃ والزبیر مسلم مین ابوہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹہیرجا اے حرا سو تجہہ پر تو سوا ے نبی اور صدیق اور شہید کے کوئی
نہین اور اوس پہاڑ یعنے حرا پر حضرت تھے اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی
وقاص تھے اور دوسری روایت یون ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تہم جا اور اوسپر ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی
اور طلحہ اور زبیر تھے ف ابوبکر کا صدیق ہونا عالم پر ظاہر ہی باقی بزرگوار شہید ہین سوائے سعد بن
ابی وقاص کے کہ وے اسہال کی بیماری سے مرے تو وے بھی شہیدون مین داخل ہوئے
چنانچہ اور حدیث مین آیا ہی کہ جو اسہال سے مرے وہ بہی شہید ہے

۶۶۵ م ابو ھریرۃ اسمعوا الی ما یقول سیدکم انہ لغیور وانا اغیر منہ واللہ اغیر

مِنِّی یَعْنِی بِسَیِّدِکُمْ سَعْدَبْنَ عُبَادَۃَ مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سنو اپنے سردار کے قول کو مقرر وہ غیرت دار ہی اور مین اوس سے زیادہ غیرت دار ہون اور خدا مجھہ سے بہی زیادہ غیرت دار ہی سردار سے مراد سعد بن عُبَادَہ ہی **ف** سعد بن عبادہ انصاریون کے سردار تھے اونہون نے حضرت سے کہا یا رسول اللہ اگر مین اپنی جورو کے پاس اجنبی مرد کو پاؤن تو اوسکو چہوڑ کے چار گواہ تلاش کر لاؤن حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان یعنے زنا کا دعوی اوسی وقت ثابت ہوگا جب چار گواہ ہون سعد نے کہا یہ کیونکر ہو قسم کہاتا ہون اوس ذات پاک کی جسنے مجھکو دین حق پر بہیجا کہ اگر اوس حالت مین میں ہون تو تلوار ہی مارون تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنے یہ قول غیرت کے سبب سے ہی اور غیرت خدا اور رسول کو پسند ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدکاری کے وقت قتل کرنے سے عند اللہ گناہ نہین لیکن اگر گواہ نہون گے تو حاکم قصاص لیگا

۶۶۷ **م** وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ اِسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَیْھِمْ مَاحُمِّلُوْا وَعَلَیْکُمْ مَاحُمِّلْتُمْ قَالَہٗ لِسَلَمَۃَ بْنِ یَزِیْدَ الْجُعْفِیِّ مسلم مین وائل بن حُجر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کہنا سنو اور اطاعت کرو اپنے بادشاہون کی اسواسطے کہ اون پر فرض ہی جسکا بوجہہ اون پر ہے اور تم پر فرض ہی جسکا تم پر بوجہہ ہی یہ حضرتؐ نے سَلَمہ بن یزید سے فرمایا **ف** سلمہ نے کہا کہ یا حضرت اگر ہمارے ایسے سردار ہون کہ ہم سے اپنی اطاعت لیوین اور ہمارا حق نہ دیوین تو اوسوقت مین ہم کیا کرین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنے اگرچہ وے ظلم کرین تو بہی تم پر اطاعت واجب ہی اگر وے عدالت نہ کرینگے تو خدا اون سے سمجہیگا

۶۶۸ **ف** اُمُّ الْحُصَیْنِ اِسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ حَبَشِیٌّ کَاَنَّ رَاْسَہٗ زَبِیْبَۃٌ بخاری اور مسلم مین اُمُّ الحُصَین رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کہنا مانو اور اطاعت کرو اگرچہ حبشی غلام تم پر سردار ہووے گویا کہ اوسکا سر سیاہ منقی ہے **ف** غلام حبشی کا خلیفہ اور بادشاہ ہونا درست نہین تو اس حدیث مین ریاست جزی مراد ہی یعنے اگر حبشی تمہارا جمعدار یا صوبہ دار ہو تو اوسکی بہی اطاعت ضرور ہی اگرچہ بظاہر ادنی اور کم لیاقت ہو اسواسطے کہ اوسکی اطاعت درحقیقت

خلیفہ کی اطاعت ہی جسنے اوسکو سردار بنایا

۶۶۸ ق عَائِشَۃُ اِشْتَرِیْھَا فَاَعْتِقِیْھَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اوس لونڈی کو مول لیے پھر اوسکو آزاد کردیے اسواسطے کہ آزاد لونڈی غلام کے مال کا وہی وارث ہوتا ہی جو آزاد کریے ف ایک لونڈی کو حضرت عائشہ رضی نے چاہا کہ مول لیوین اور آزاد کرین اوسکے مالکون نے کہا کہ ہم اس شرط پر بیچتے ہین کہ اسکی وراثت کا حق ہمکو ملے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے وراثت کا حق آزاد کرنے والے کو چاہیے اوسکے مالک نا حق شرط کرتے ہین

۶۶۹ ق اَبُوْ مُوْسٰی اِشْرَبَا مِنْہُ وَاَفْرِغَا عَلٰی وُجُوْھِکُمَا وَنُحُوْرِکُمَا وَاَبْشِرَا یَعْنِیْ مِمَّا اجْتَمَعَ مِنْ وَضُوْئِہٖ بَعْدَ مَا مَجَّ فِیْہِ قَالَہٗ لِاَبِیْ مُوْسٰی وَبِلَالٍ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون اس پانی کو پیو اور اپنے منھہ اور سینون پر ڈالو اور خوش ہو یعنے اوس پیالے کا پانی جسمین حضرت نے مانھہ دہوئے اور کلی ڈالی تھی یہہ حضرت نے ابو موسیٰ اور بلال رضی سے فرمایا ف حضرت کے لعاب سے پانی متبرک ہوگیا زہے قسمت ابو موسیٰ اور بلال کی جسنے پیا

۶۷۰ خ اَبُوْ مُوْسٰی اِشْفَعُوْا تُوْجَرُوْا بخاری مین ابو موسیٰ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفارش کیا کرو لوگون کی ثواب پاؤ گے ف یعنے سعی سفارش سے اہل حاجت کا کام نکال دینا ثواب کا موجب ہے

۶۷۱ ق اِبْنُ عُمَرَ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ اِشْھَدُوْا اِشْھَدُوْا وَیُرْوٰی اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ قَالَہٗ عِنْدَ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا لوگون سے کہ گواہ رہنا گواہ رہنا اور دوسری روایت یون ہی کہ الٰہی تو گواہ رہیو یہ حضرت نے چاند کے پھٹنے کے وقت فرمایا ف عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ ہم منا مین تھے جب کہ چاند دو ٹکڑے ہوگیا ایک ٹکڑا پہاڑ پر تھا اور دوسرا پہاڑ کے نیچے تب حضرت نے ہم سے فرمایا کہ دیکھو اور شاہد رہو اور بخاری مین انس سے روایت ہی کہ کفار مکہ نے حضرت سے معجزہ مانگا تو حضرت نے ٹکڑے شق قمر دکھلایا قاضی عیاض کی شفا مین ابن مسعود رضی سے روایت ہی کہ کفار قریش نے کہا کہ ہم پر محمد نے

جادو کی

جادو کیا جو ہمکو چاند دو ٹکرے دکہلائی دیتا ہی ایکشخص نے کہا کہ اگر تمکو سحر کیا ہی تو سارے جہان کو
تو نہین سحر کیا ہوگا پھر ہر طرف کے مسافرون سے دریافت کیا سب نے گواہی دی اور ابو جہل نے
ہر طرف آدمی تحقیق کے واسطے بہیجے سو ہر طرف سے یہی ثابت ہوا تو قریش نے کہا یہ سحر مستمر ہے
شق قمر کی حدیث نہایت مشہور ہی بہت اصحاب سے اسکی روایت ثابت ہی چنانچہ عبد اللہ بن مسعود سے
اور عبد اللہ بن عمر اور علی مرتضیٰ اور حذیفہ اور عبد اللہ بن عباس اور انس اور جبیر بن مطعم وغیرہ سے حدیث کی
کتابون مین بکثرت روایت ہی اور قران مین بہی اسکی خبر ہی چنانچہ سورہ قمر مین حق تعالیٰ نے
فرمایا کہ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ
مُّسْتَمِرٌّ یعنی پاس آگئی قیامت اور دو ٹکرے ہوگیا چاند اور اگر دیکہین کفار کچھ معجزہ تو ٹالدین اور کہین
یہ مضبوط دائمی جادو ہی حق تعالیٰ نے شق القمر کی خبر بلفظ ماضی دی ہے یعنی یہ امر ہو گیا اگر آئندہ حال
کی خبر ہوتی تو کفار اسکو جادو نہ کہتے چنانچہ جمہور مفسرین کا اسپر اتفاق ہی ہے یعنی جاہل سے دین اور بدکفار
اعتراض کرتے ہین کہ اگر شق القمر ہوا ہوتا تو اکثر اہل زمین پر مخفی نرہتا اسواسطے کہ آسمانی حال سے کلی اہل نظر
ہو جاتا ہی اور نقل عجائبات انسان کی جبلی چیز ہی اوسکا جواب یہ ہی کہ اہل زمین سے یہ ہی منقول
نہین کہ اوس رات کو سب لوگ بتامل دیکہتے رہے اور کسی نے نہ دیکہا اور اگر یہ امر منقول بہی ہوتا
تو معتبر نہوتا اسواسطے کہ تمام زمین پر قمر کا حال یکسان نہین بعضے ملک مین قبل طلوع ہوتا ہی اور بعضے
ملک مین گہڑی کے بعد اسواسطے کہ سطح زمین برابر نہین بلکہ کرّی شکل ہی یعنی گول صورت ہی سب
روئے زمین پر ایک وقت مین طلوع غروب کیونکر ہو سکے اور یہ بہی ہوتا ہی کہ بعضے وقت بعضے ملک
مین ابر اور پہاڑ حائل ہو جاتا ہی انہین وجہون سے کسوف اور خسوف مختلف محسوس ہوتے ہین
کسی ملک مین کسوف جزئی معلوم ہوتا ہی کسی ملک مین کلی اور کہین مطلق نہین پہر جب قمر اور اہل زمین
کا یہ حال ہوا تو اگر اون پر شق القمر مخفی رہا ہو تو کچھ تعجب نہین حالانکہ کسوف اور خسوف مقرری چیزین
ہین اور اہل ہیئت اور اہل نجوم کے نزدیک اون کے وقت ٹہرے ہوئے ہین بخلاف شق القمر کے
کہ اوسکا وقت کوئی قاعدے سے معین نہ تھا جسکے لوگ منتظر رہتے اور دیکہا کرتے اور چونکہ شق القمر

خارق عادات اور نرالا امر تہا کہ نہ کبہی کسینے دیکہا نہ سُنا اگر اوس رات کو کسی ملک مین کسی شخص نے
اتفاقا دیکہا بہی ہوگا تو اسنے غلطُ الحِس اور خطاے بصری سمجہہ کر اوسکے کہنے اور لکہنے کو نامناسب
سمجہا ہوگا علاوہ اسکے شق القمر رات کو واقع ہوا تہا اور تہوڑی دیر رہا تہا اور رات سونے اور
آرام کا وقت ہی اکثر لوگ مکانون کے اندر رہتے ہین ایسے وقت مین آسمانی حال قلیل المکث سے
غافل رہنا کچہہ بعید نہین اور اکثر یہ ہوتا ہی کہ معتمد لوگ عجائب آسمانی امور بعضے وقت دیکہتے ہین
جیسے ظہورِ انوار اور شہاب ثاقب وغیرہ کائنات الجو اور حالانکہ اکثر عالم اون سے غافل رہتے
ہین غرضکہ شق القمر ہمارے حضرت کا معجزہ عظیم الشان ہے قرآن اور حدیث اور اون لوگون کی
روایت جو اوسوقت مین حاضر تہے اور بچشم خود دیکہہ چکے تہے بتواتر ثابت ہی عاقل کو ہرگز محل
شک اور تردد نہین بعضے خام حکیم کہتے ہین کہ چاند کا دو ٹکڑے ہونا ہماری عقل مین نہین آتا اوسکا
جواب یہ کہ تم کیا اور تمہاری عقل کیا + مصرعہ + آیا توجہ مرغی وکرامت پروبال است + تمام انبیا کے معجزے
کا بہی حال ہی کہ عقل ناقص سے باہر ہین عصا کا اژدہا ہوجانا مُردے کا زندہ ہونا پہاڑ سے اونٹنی کا نکلنا کب
تمہاری عقل خام مین آتا ہی جو شق القمر مین متردد ہو بلکہ حقیقت مین معجزہ اوسکا نام ہی جہان عقل
حیران ہی مولانا رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شق القمر اور دفع شبہات منکرین مین عجیب
رسالہ لکہا ہی جسکو اس سے زیادہ تحقیق کا شوق ہووہ اوسکو تلاش کرکے دیکہے

خ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ أَشِيرُوا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيَّ أَتَرَوْنَ أَنْ أَمِيلَ ۶۷۲
إِلَى عِيَالِهِمْ وَذَرَارِيِّ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَصُدُّونَا عَنِ الْبَيْتِ فَإِنْ يَأْتُونَا
كَانَ اللّٰهُ قَدْ قَطَعَ عُنُقًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَإِلَّا تَرَكْنَاهُمْ مَحْرُوبِينَ بخاری مین
مسور بن مخرمہ سے اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجہکو صلاح دو اے لوگو
بہلا تم یہ بتلاتے ہو کہ مین اون کے اہل وعیال کی طرف جہک پڑون اور ان لوگون کے لڑکے
بالون کو گرفتار کرون جو کہ ہمکو خانۂ خدا سے روکتے ہین پہر اگر وے ہم سے لڑنے آوینگے
تو حق تعالی نے مشرکین کی جماعت کو توڑدیا اور نہین تو ہم اونکو مفلس کرکے چہوڑدینگے یعنے

دونون

دونون صورت مین اوکا نقصان ہی ف حضرت جنگ حدیبیہ مین پندرہ سو آدمی سے احرام
باندھ کے عمرہ کرنے چلے اور جاسوس خبر کے واسطے بھیجے جاسوسون نے حضرت کو خبر دی کہ کفار
قریش نے بڑا جماؤ کیا ہی حضرت سے لڑینگے اور حضرت کو خانہ کعبہ مین عمرہ کرنے نہ جانے دینگے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اصحاب سے مشورہ پوچھا ابوبکر صدیق نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ تو بیت اللہ
کا قصد کرکے نکلے ہین لڑنے کا حضرت کو قصد نہ تھا سو آپ بیت اللہ کی طرف چلئے اگر کفار ہمکو روکینگے
تو ہم اونکو مارینگے حضرت نے فرمایا تو بسم اللہ چلو چنانچہ کافرون نے حضرت کو روکا حضرت
اون سے صلح کرکے پلٹ آئے دوسرے سال عمرہ قضا کیا

۶۷۳ م انس اِصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا النِّكَاحَ يَعْنِي بِالْحَائِضِ مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے حیض والی عورت کے حق مین فرمایا کہ صحبت کے سوا سب کچھ کرو ف یعنی حیض کی
حالت مین صحبت حرام ہے بوسہ اور مساس درست ہے

۶۷۴ ق انس اِعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ
بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ درست اور ٹھیک ہوجایا کرو اپنے سجدے
مین اور تم مین سے کوئی اپنے دونو ہاتھون کو نہ بچھایا کرے کتے کی طرح ف سجدے
مین کہنیون کو زمین سے اور پیٹ کو زانون سے ملانا مکروہ ہے علیحدہ رکھے

۶۷۵ ق ابو هريرة اَعْتِقِيهَا فَاِنَّهَا مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيلَ قَالَهُ لِعَائِشَةَ فِي سَبِيَّةٍ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ اوس لونڈی کو آزاد
کردے اسواسطے کہ وہ حضرت اسمعیل کی اولاد سے ہی یہ حضرت نے قوم بنی تمیم کی قیدی عورت کے حق مین فرمایا

۶۷۶ خ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ اُعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتِي ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ
الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوتَانٌ يَأْخُذُ فِيكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ
مِائَةَ دِينَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقٰى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُونُ
بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْاَصْفَرِ فَيَغْدِرُونَ فَيَاْتُونَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا

بخاری مین عوف بن مالک سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا گن رکھہ چھہ چیزون کو قیامت سے پہلے اول تو میری موت پھر بیت المقدس کا فتح ہونا پھر تم مین مری کا پڑنا جیسے بہیڑ بکری مین مری پڑتی ہی پھر مال کی ریل پیل ہوگی یہانتک کہ ایک مرد کو سو اشرفیان دی جاوینگی پھر بھی وہ ناخوش رہیگا یعنے کم سمجھہ کر پھر فساد ہوگا کہ عرب کا کوئی گہر نرہیگا جسمین وہ داخل نہو گا پھر تمہارے اور روم والون کے درمیان صلح کا ہونا سو وے دغا کرینگے تو وے تم سے لڑنے آوینگے اسّی علم کے نیچے ہر علم کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہونگے یعنے نو لاکھہ ساٹھہ ہزار کا لشکر ہوگا **ف** عمر فاروق کی خلافت مین بیت المقدس فتح ہوا اور وبا شام مین پڑی کہ ستر ہزار آدمی تین دن مین مر گئے اور مال کی کثرت حضرت عثمان کی خلافت مین ہوئی اور زیادہ تر امام مہدی کے وقت مین ہوگی اور عرب مین فساد حضرت عثمان کی شہادت سے شروع ہوا اور رومیون سے یعنے نصاری سے صلح اور جنگ قیامت کے قریب ہوگی یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا

۴۷۷ **ق** اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ اِعْدِلُوْا فِيْ اَوْلَادِكُمْ وَرِوَايَةً اَلَا قَلِّيْسٌ بَيْنَ اَبْنَائِكُمْ

بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ برابری کیا کرو اپنی اولاد مین اور ایک روایت یون ہی کہ برابری کرو اپنے لڑکون مین **ف** یعنے برابر سب کو دیا کرو بعضون کو زیادہ اور بعضون کو کم دینا شفقت پدری کے مناسب نہین

۴۷۸ **م** عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ نِ الْاَشْجَعِيُّ اِعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَاْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ

مسلم مین عوف بن مالک سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم اپنے منتر میرے آگے ظاہر کرو کچھہ مضائقہ نہین منتر مین جبتک کہ اوس مین شرک کا مضمون نہو **ف** مالک نے کہا ہے حضرت سے عرض کی کہ ہم زمانہ کفر مین جہاڑ پہونک کیا کرتے تہے اب کیا حکم ہوتا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہندی منتر اکثر حرام ہین بلکہ صاف کفر ہین کہ اونمین شرک کا مضمون ہوتا ہی جیسے گلو بیر اور لونا چماری اور باسکہہ دیو اور ہنومان کی دُہائی ہوتی ہی اور اسی طرح وے منتر بہی حرام ہین جنکے معانی نہ معلوم ہون کہ شاید اونمین بہی شرک ہو

ف زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ اِعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ لَمْ تُعْرَفْ ٦٧٩
فَاسْتَنْفِقْهَا وَلْتَكُنْ وَدِيْعَةً عِنْدَكَ فَاِنْ جَاءَ طَالِبُهَا يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ فَاَدِّهَا اِلَيْهِ
يَعْنِيْ لُقَطَةَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بخاری اورمسلم مین زید بن خالد رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے لقطہ
سونے اور چاندی کے مقدمے مین فرمایا کہ اوسکی تھیلی اور باندھنے کے تاگے کو مشہور کر پھر اوسکو
ایک برس شہرت دی سو اگر کوئی اوسکو نہ پہچانے تو اپنے خرچ مین لا اور چاہیے کہ وہ مال تیرے
پاس امانت کے طور پر رہے سو اگر عمر بھر مین کبھی کسی دن اوسکا مالک طلب کرتا آوے تو اوسکو
دیدے ف یعنے جو شخص روپیہ یا اشرفی پاوے تو اوسکی تھیلی اور تاگے کو پہچنوایا کرے اگر مالک
ملے تو اوسکو حوالہ کرے اور نہین تو سال بھر کے بعد اپنے خرچ مین لاوے لیکن اوسکو قرض جانے جب مالک
مانگے تو دیوے

م ابو بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيُّ اِعْزِلِ الْاَذٰى عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَهُ حِيْنَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ
٦٨٠ شَيْئًا اَنْتَفِعُ بِهٖ مسلم مین ابو برزہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تکلیف دینے والی چیز کو
مسلمانون کی راہ سے ہٹا دیا کر یہ حضرت نے ابو برزہ سے فرمایا جب کہ اوسنے کہا کہ یا حضرت مجھکو کچھ
ایسا بتلائیے جس سے مجھکو فائدہ ف یعنے کانٹا اور پتھر اور نجاست راہ سے دور کر دیا کر تاکہ
مسلمانون کو آرام ہو تجھکو ثواب ہوگا معلوم ہوا کہ نفع رسانی مسلمین نجات کا عمدہ وسیلہ ہے

م جَابِرٌ اِعْزِلْ عَنْهَا اِنْ شِئْتَ فَاِنَّهُ سَيَاْتِيْ مَا قُدِّرَ لَهَا مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے تو انزال کے وقت اپنی لونڈی سے علیحدہ ہو جایا کر سو بات
تو یہ ہی کہ جو اوسکے مقدر مین ہی سو ہونا ہی یعنے اگر اوس سے اولاد ہونی ہی تو ضرور ہوگی یہ تدبیر کچھ
کام نہ آوے گی ف ایک شخص نے عرض کی کہ میرے پاس ایک لونڈی ہی مین نہین چاہتا
کہ اوس سے اولاد ہو اگر اجازت ہو تو انزال کے وقت اوس سے علیحدہ ہو جایا کرون تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی بعد اوسکے وہ شخص پھر آیا اور اوسنے کہا کہ یا حضرت اوسکو حمل رہ گیا حضرت نے
فرمایا مینے تو یہ ہی کہہ دیا تھا

ایذا نفع رسانی مسلمین

٦٨١ خ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَعْطُوْنِيْ رِدَائِيْ فَلَوْ كَانَ لِيْ عَدَدَ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ
ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيْلًا وَلَا كَذَّابًا وَلَا جَبَانًا قَالَهُ مَقْفَلَهُ مِنْ حُنَيْنٍ بخاری مین جبیر بن مطعم
رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مجھکو میری چادر دو سو اگر میرے پاس اس جنگل کے درختون کے
شمار برابر اونٹ ہوتے تو سب مین تمکو بانٹ دیتا پھر تم مجھکو بخیل اور جھوٹھا اور نامرد نہ پاتے یہ حضرت نے
حنین سے پلٹتی فرمایا ف حنین کی لڑائی مین ہزارون اونٹ اور گھوڑے اور بھیڑ بکریان حضرت
کو ملین حضرت نے سب تقسیم کردین جب حضرت وہان سے پلٹے تو راہ مین گنوار لوگ حضرت کو لپٹے
اور مانگنے لگے یہان تک کہ حضرت کی چادر اتار لی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے
کمال سخاوت اور نہایت حلم حضرت کا ثابت ہوا کہ سوا نبی کے بشر سے ممکن نہین

٦٨٢ م عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ
اِنَّ اللّٰهَ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلٰى هٰذَا الْغُلَامِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ
فَقَالَ لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ اَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ مسلم مین عقبہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
مجھسے فرمایا کہ اے ابو مسعود دریافت کر اے ابو مسعود دریافت کر اے ابو مسعود دریافت کر کہ جتنا
تو اپنے اس غلام پر قادر ہی اوس سے زیادہ تر خدا تجھپر قادر ہی تو مینے کہا یا رسول اللہ یہ غلام
آزاد ہی رضاء الٰہی کے واسطے تو حضرت نے فرمایا کہ اگر تو آزاد نہ کرتا تو مقرر تجھکو دوزخ کی آگ جلاتی
ف ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مین اپنے غلام کو کوڑے مارتا تھا مینے اپنے پیچھے سے
آواز سنی کہ کوئی کہتا ہی اے ابو مسعود دریافت کر مینے غصے کے سبب سے خیال نکیا پھر حضرت نے
قریب آکے فرمایا کہ اے ابو مسعود دریافت کر تو کیا دیکھتا ہون کہ حضرت ہین مینے اپنے ہاتھ سے
کوڑا ڈال دیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے تو بھی خدا کا گنہگار غلام ہی اور خدا کو عذاب
کرنے کی تجھپر زیادہ قدرت ہی اس حدیث مین ارشاد ہی کہ لونڈی غلام کو حد سے زیادہ نہ مارے
کہ اوسکا انجام دوزخ ہے

٦٨٣ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُجْلِيَكُمْ فَمَنْ وَجَدَ

مِنكُم بِمَالِهِ شَيْئاً فَلْيَبِعْهُ وَاِلَّا فَاعْلَمُوا اَنَّمَا الْاَرْضُ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ قَالَهُ لِلْيَهُودِ بخاری اور
مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے یہود سے فرمایا کہ جان لو کہ تمہاری زمین اللہ اور اوسکے رسول
کی ہی اور مین چاہتا ہون کہ تمکو وطن سے نکالون سو جو شخص کہ تم لوگون مین سے اپنا مال پاوے سو چاہیے
کہ بیچ ڈالے اور نہین تو جان رکھو کہ زمین تو خدا اور اوسکے رسول کی ہی **ف** یہود بنی نضیر مدینے
کے قریب رہتے تھے اونہون نے حضرت سے دغا کا ارادہ کیا حضرت نے اونکو چہہ روز تک گہیرا پہر یہ حدیث
فرمائی یعنی اوٹہانے کا اسباب اوٹہا لیجاؤ زمین اور باغات کے تم مالک نہین رہے چنانچہ وے
لوگ شام کے ملک مین نکل گئے اور اون کے مکانات اور باغات حضرت کے تصرف مین آئے
خ ابْنُ عَبَّاسٍ اِعْمَلُوا فَاِنَّكُمْ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ لَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوا لَنَزَلْتُ حَتّٰى اَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰى
٦٨٤ هٰذِهٖ يَعْنِيْ عَاتِقَهٗ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کئے جاؤ سوا سطے
کہ تم نیک عمل پر ہو اگر تمہارے مغلوب ہونے کا ڈر نہوتا تو مین بہی اوترتا یہان تک کہ رسّی کو اپنے
کندہے پر رکہتا **ف** حضرت عباس زمزم کی سبیل پر حاجیون کو پانی پلاتے تھے حضرت نے اوسکی
تعریف کی اور فرمایا کہ پانی نکالنے مین مین بہی تمہارا شریک ہوتا لیکن مجہکو یہ ڈر ہی کہ اگر مین یہ کام کرونگا
تو مجہکو دیکہہ کر سب لوگ اس پر ہجوم کرینگے پہر تم کو پانی پلانا مشکل پڑیگا
م سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اِعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے
٦٨٥ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عمل کئے جاؤ کہ ہر ایک شخص پر وہی آسان معلوم ہوگا جسکے واسطے وہ
پیدا ہوا **ف** اصحاب نے کہا کہ یا حضرت جب ہر چیز مقدر ٹہیری تو عمل اور عبادت کیا ضرور تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عمل کو تقدیر کے مخالف نہ سمجہو بلکہ تمہارا یہ نیک عمل بہی اوسی تقدیر کا
خ اَنَسٌ اَعِيْدُوْا سَمْنَكُمْ فِيْ سِقَائِهٖ وَتَمْرَكُمْ فِيْ وِعَائِهٖ فَاِنِّيْ صَائِمٌ قَالَهٗ حِيْنَ دَخَلَ
٦٨٦ عَلٰى اُمِّ سُلَيْمٍ فَاَتَتْهُ بِسَمْنٍ وَتَمْرٍ بخاری مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پہیر ڈالو
اپنے گہی کو اوسکے برتن مین اور خرما کو اوسکے برتن مین اسواسطے کہ مین روزہ دار ہون یہ حضرت نے
فرمایا اوسوقت جب کہ ام سلیم کے گہر مین گئے تو وے حضرت کے آگے خرما اور گہی لائین **ف**

معلوم ہوا کہ نفل روزہ دار کو دعوت میں روزہ افطار کرنا ضرور نہیں لیکن اگر افطار کرے تو درست ہے پر اوسکی قضا لازم ہے

۴۸۷ ق جابر اغتسلی واستثفری بثوب واحرمی قاله لاسماء بنت عميس حين ولدت محمد بن ابی بكر فی حجة الوداع بذی الحليفة بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ غسل کر اور کپڑے کا لنگوٹ باندھ اور احرام کر یہ حضرت نے اسماء بنت عمیس سے فرمایا جب کہ وے محمد بن ابی بکر کو جنی حجۃ الوداع میں ذوالحلیفہ کی منزل پر ف معلوم ہوا کہ نفاس اور حیض میں احرام باندھنا درست ہے اور وقوف عرفہ بھی جائز ہے لیکن بیت اللہ کا طواف بدون پاک ہوئے جائز نہیں

۴۸۸ م بريدة بن الحصيب اغزوا بسم الله فی سبيل الله قاتلوا من كفر بالله اغزوا فلا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا وليدا واذا لقيت عدوك من المشركين فادعهم الى ثلث خصال او خلال فايتهن ما اجابوا لك فاقبل منهم وكف عنهم ثم ادعهم الى الاسلام فان اجابوك فاقبل منهم وكف عنهم ثم ادعهم الى التحول من دارهم الى دار المهاجرين واخبرهم انهم ان فعلوا ذلك فلهم ما للمهاجرين وعليهم ما على المهاجرين فان ابوا ان يتحولوا منها فاخبرهم انهم يكونون كاعراب المسلمين يجری عليهم حكم الله الذی يجری على المؤمنين ولا يكون لهم فی الغنيمة والفیء شیء الا ان يجاهدوا مع المسلمين فان هم ابوا فسلهم الجزية فان هم اجابوك فاقبل منهم وكف عنهم فان هم ابوا فاستعن بالله وقاتلهم واذا حاصرت اهل حصن فارادوك ان تجعل لهم ذمة الله وذمة نبيه فلا تجعل لهم ذمة الله وذمة نبيه ولكن اجعل لهم ذمتك وذمة اصحابك فانكم ان تخفروا ذممكم وذمة اصحابكم اهون من ان تخفروا ذمة الله وذمة رسوله واذا حاصرت اهل حصن فارادوك ان تنزلهم على حكم الله فلا تنزلهم على حكم الله ولكن انزلهم على حكمك فانك لا تدری اتصيب حكم الله فيهم ام لا مسلم میں بریدہ بن حصیب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بسم اللہ لڑو خدا کی راہ میں اور مارو جو خدا کو نہ مانے لڑیو تو غنیمت میں چوری نہ کیجیو اور

قول نہ توڑیو اور ناک کان نہ کاٹیو اور لڑکے کو نہ ماریو اور جب کہ تو اپنے مشرک دشمن سے ملے تو اون سے تین چیز کی درخواست کر سو ادنمین سے جس بات کو مانین تو اون سے قبول کر اور اون کے قتال سے باز رہ ایک تو یہ کہ اون سے اسلام کی درخواست کر اگر وے مانین تو اون سے قبول کر اور اون کے قتال سے باز رہ پہر اون سے درخواست کر کہ اپنے وطن کو چہوڑ کر مہاجرین کے مقام مین یعنے مدینے مین آرہین اور اون سے خبر کر دے کہ اگر وے یہ کام کرینگے تو اون کو ملیگا جو مہاجرین کو ملتا ہی یعنے ثواب اور غنیمت اور اون پر واجب ہوگا جو مہاجرین پر واجب ہی یعنے جہاد سو اگر وے لوگ ایمان لا کر وطن چہوڑنا قبول نہ کرین تو اون سے خبر کر دے کہ وے جنگلی مسلمانون کی طرح ہونگے اون پر حکم خدا جاری ہوگا جیسے مومنین پر جاری ہوتا ہی اور اون کو غنیمت اور صلح کے مال سے کچھ حصہ نہ ملیگا مگر اوس صورت مین کہ مسلمانون کے ساتھ ہو کر جہاد کرین سو اگر وے لوگ مسلمان ہونے سے انکار کرین تو اون سے جزیہ مانگ سو اگر وے مانین تو اون سے قبول کر اور اون کے قتال سے باز رہ اور اگر وے جزیہ دینا بہی نہ قبول کرین تو خدا سے مدد مانگ اور اونکو قتل کر اور جب کہ تو قلعہ والون کو گہیرے اور وے تجہسے چاہین کہ تو اون سے خدا کا اور اوسکے رسول کا عہد کرے تو اون سے خدا کا اور خدا کے رسول کا عہد نہ کر و لیکن اون سے اپنا قول اور اپنے ساتہی لشکر والونکا قول قرار کر اسواسطے کہ اگر تم سے اپنی اور اپنے ساتہیون کی عہد شکنی ہو جاوے تو خدا اور خدا کے رسول کی عہد شکنی سے گناہ مین کمتر اور آسان تر ہی اور جب کہ تو کسی قلعہ والون کو گہیرے سو وے تجہسے چاہین کہ تو اون کو خدا کے حکم پر اتارے تو اونکو خدا کے حکم پر نہ اوتار و لیکن تو اپنے حکم پر اُتار اسواسطے کہ تو نہین جانتا کہ اون کے مقدمے مین تو خدا کی مرضی جان سکیگا یا نہین **ف** حضرت کا دستور تہا کہ جب لشکر کو کہین روانہ کرتے تو اوسکے سردار سے یہ حدیث فرماتے اور جہاد کے احکام تعلیم کرتے ہر چند عہد شکنی ہر صورت سے درست نہین لیکن اپنی عہد شکنی کا گناہ خدا کے عہد شکنی سے کمتر ہی اسواسطے حضرت نے خدا کی طرف سے عہد کرنا منع کیا اور صلح کرنا بہی اپنی مرضی پر رکہا اسواسطے کہ خدا کی مرضی نہین معلوم ہو سکتی

ف اُمُّ عَطِيَّةَ وَاسْمُهَا نُسَيْبَةُ بِنْتُ كَعْبٍ اِغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ ۴۸۹

رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْشَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ بخاری اور مسلم مین ام عطیہ رضی سے جسکا نسیبہ بنت کعب نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکو غسل دو تین بار یا پانچ بار یا اس سے بہی زیادہ اگر تم اسکو بہتر دیکھو اور آخر غسل مین کافور ڈالو یا حضرت سے یون فرمایا کہ تہوڑا سا کافور ڈالو پہر جب تم غسل دینے سے فراغت پاؤ تو مجھکو خبر کرو۔ ف حضرت کی بیٹی کا انتقال ہوا تہا عورتین اونکو غسل دیتی تہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ غسل تین بار پر موقوف نہین جہان تک کہ طہارت اور صفائی حاصل ہو غسل دینا درست ہے اور آخر غسل مین کافور ڈالنا سنت ہے

490 ف اِبْنُ عَبَّاسٍ اِغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ غسل دو اوسکو پانی اور بیر کے پتون سے اور اوسکو دو کپڑون مین کفن دو اور اوسکے خوشبو نہ لگاؤ اور اوسکے سر کو نہ ڈہانکو اسواسطے کہ خدا اوسکو قیامت مین اٹہا دیگا لبیک لبیک پکارتے ہوئے ف ایک مرد حضرت کے ساتھ حج مین تھا احرام باندہے مر گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام شافعی کے نزدیک محرم اگر مر جاوے تو اوسکے خوشبو لگانا اور اوسکا سر چہپانا درست نہین اور یہی حدیث اونکی دلیل ہی لیکن امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک محرم اور غیر محرم سب برابر ہین

491 خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اِقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً قَالَهٗ لِثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قبول کر لے باغ کو اور اوسکو چہوڑ دے طلاق دیکر یہ حضرت نے ثابت بن قیس بن شماس سے فرمایا ف ثابت بن قیس کی جورو نے کہا کہ یا حضرت مین ثابت کی دینداری اور خوش خلقی کی بدگوئی نہین کرتی لیکن مین اسلام مین خاوند کو تکلیف دینا برا جانتی ہون یعنے میرے اور اوسکے موافقت نہین ہو سکتی حضرت نے فرمایا کہ جو باغ اوسنے تیرے مہر مین دیا ہی اوسکو پہیر دیگی اوسنے کہا ہان تب حضرت نے ثابت بن قیس سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خلع درست ہے یعنے عورت سے طلاق دینے کے عوض مین مال لینا

492 م اِبْنُ عُمَرَ اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَالْكِلَابَ وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ

دو کرکا مرکجہہ

البصر

الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَالٰی مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مار ڈالو
سانپون کو اور کتون کو اور مار ڈالو دو لکیر والے سانپ کو اور دم بریدہ سانپ کو کہ وے دونون
انکہہ پہوڑ ڈالتے ہین اور حاملہ عورتون کے پیٹ گرا دیتے ہین **ف** یعنے اون دونون سانپون
مین یہ خاصیت ہی کہ جب اونکی آنکہہ آدمی کی آنکہہ پر پڑے اور مقابل ہو تو آنکہہ کی روشنی جاتی رہے
اور حمل ساقط ہو جاوے تو ایسے موذیکو مارنا ہی چاہئے

ق ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِقْرَأْ عَلَیَّ الْقُرْاٰنَ قَالَ لَهٗ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَأُ عَلَیْكَ ۳
وَعَلَیْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَیْرِیْ فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتّٰی اِذَا بَلَغْتُ فَكَیْفَ
اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِیْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰی هٰؤُلَاءِ شَهِیْدًا رَفَعْتُ رَاْسِیْ اَوْ غَمَزَنِیْ
رَجُلٌ اِلٰی جَنْبِیْ فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فَرَاَیْتُ دُمُوْعَهٗ تَسِیْلُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ
بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ میرے آگے قرآن پڑہ سو مینے کہا کہ یا رسول اللہ
مین آپکے آگے قرآن پڑہون اور حالانکہ قرآن آپ پر اترا ہی حضرت نے فرمایا کہ مجھکو یہ بہلا معلوم ہوتا ہے
کہ قرآن کو غیر آدمی سے سنون تو مینے سورۂ نسا پڑہا یہان تک کہ مین جب اس آیت پر پہنچا کہ کیا حال
ہوگا اوس وقت جب کہ ہم ہر امت کے گواہ یعنے پیغمبر کو لاوینگے اور تجھکو اس امت پر گواہ لاوینگے
تو مینے اپنا سر اٹہایا یا یون کہا کہ ایک مرد نے میرے پہلو مین ہاتہہ لگایا تو مینے اپنا سر اٹہایا سو مینے
دیکہا کہ حضرت کے آنسو جاری ہین **ف** حضرت اس آیت سے قیامت کی شدت یاد کرکے رو دئے
اور مزید شفقت سے اپنی امت پر رو دئے کہ ان کے افعال کا مین کیا بیان کرونگا اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ غیر سے قرآن سننا اور مطلب کو غور کرکے رونا مستحب ہے اور ثابت ہوا کہ اپنے پڑہنے سے غیر کے سننے
مین تاثیر زیادہ ہوتی ہے

م اَبُوْ اُمَامَةَ اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شَفِیْعًا لِاَصْحَابِهٖ اِقْرَؤُا الزَّهْرَاوَیْنِ ۱۹۴
الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا یَاْتِیَانِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ غَیَابَتَانِ
اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَیْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا اِقْرَؤُا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ

فَاِنَّ اَخْذَ هَا بَرَكَةٌ وَ تَرْكُهَا حَسْرَةٌ وَ لَا يَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ
مسلم مین ابو امامہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پڑھو قران کو کہ یہ بخشا دیگا اپنے پڑھنے والون کو قیامت کے دن پڑھو نورانی سورتون کو یعنے سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کو وے دونون سورتین قیامت مین آوینگے جیسے دو ابر یا جیسے دو سائبان یا جیسے دو قطارین صف بستہ چڑیون کے عذاب کو ہٹاوینگی اپنے پڑھنے والون سے پڑہا کرو سورۂ بقرہ کو اسواسطے کہ اوسکا لینا برکت ہے اور اوسکا چھوڑنا پچتاوا ہی اور اوسپر قابو نہین جاتا جادوگرون کا یعنے اس کی برکت سے جادو نہین اثر کرتا

۶۹۵ ق جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوْبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ بخاری اور مسلم مین جندب بن عبد اللہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پڑھو قران کو جب تک تمہارے دل اور زبانین موافقت کرین اور جب تمہارے دل اور زبان مین اختلاف پڑے تو اوس سے اٹھ کھڑے ہو ف یعنے قرات قران حضور دل سے چاہیے اور جب دل پریشان ہوا تو صرف زبان سے پڑہنا لطف نہین بلکہ عجب نہین کہ کثرت خیالات سے کچھ کا کچھ پڑھ جاوے

۶۹۶ م ابو ہریرۃ اَقِيْمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّ اِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سیدہا کرو صف کو نماز مین اسواسطے کہ سیدہا کرنا صف کا نماز کی خوبصورتی ہی ف راستی صف کی یہ کہ برابر لوگ کہڑے ہون اور درمیان مین فرق نہو

۶۹۷ خ حُذَيْفَةُ اُكْتُبُوْا لِيْ مَنْ يَلْفِظُ بِالْاِسْلَامِ وَيُرْوٰى اَحْصُوْا لِيْ كَمْ يَلْفِظُ الْاِسْلَامَ فَكَانُوْا خَمْسَمِائَةٍ وَيُرْوٰى مَا بَيْنَ سِتِّمِائَةٍ اِلٰى سَبْعِمِائَةٍ وَيُرْوٰى اَلْفًا وَخَمْسَمِائَةٍ بخاری مین حذیفہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لکھ لاؤ میرے واسطے اونکو جو اسلام کا کلمہ پڑھتے ہون اور دوسری روایت یون ہی کہ شمار کرو کتنے لوگ اسلام کا کلمہ کہتے ہین تو پانچ سو تھے اور ایک روایت یون ہی کہ چھ سو اور سات سو کے اندر تھے اور ایک روایت یون ہی کہ پندرہ سو تھے

۶۹۸ ق انس اِلْتَمِسْ لَنَا غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدِمُنِيْ قَالَهُ لِاَبِيْ طَلْحَةَ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تلاش کر لا ایک لڑکے کو اپنے لڑکون مین سے تا کہ میری خدمت

کیا ہے یہ حضرت نے ابوطلحہ سے فرمایا **ف** سبکئے ہے مدینے مین آکر یا خیبر کے جانیکے وقت یہ حدیث فرمائی

ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِاَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ بخاری اور ۶۹۹
مسلم مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ملاؤ فرائض کو فرائض والون سے پہر جو
مال باقی رہے سو قریب تر رشتہ دار مرد کا ہی **ف** فرائض مقرری حصون کو کہتے ہین جو
قران مین مفصل مذکور ہین جیسے آدہا حصہ لڑکی کا اور چھٹا حصہ ماں کا اور آٹھوان حصہ جورو کا سو فرمایا کہ میت
کے مال سے اول فرائض والون کو دیجیئے اور اونکو دیکر اگر کچھ مال باقی رہے اوسکو عصبہ پاویگا چنانچہ
اسکی تفصیل علم فرائض مین موجود ہی

خ مَيْمُونَةُ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوا سَمْنَكُمْ بخاری مین حضرت میمونہ رضی سے روایت ہے کہ ۷۰۰
حضرت نے فرمایا کہ نکال پھینکو اوس چوہے کو اور اوسکے پاس کے گہی کو اور اپنے باقی گہی کو کہاؤ
ف چوہا گہی مین گر پڑا اور مر گیا حضرت سے مسئلہ پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ اوس صورت
مین ہی کہ گہی جما ہوا اور اگر گہی پتلا اور پگہلا ہو تو تمام گہی ناپاک ہو گیا

ق كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَهُ لَهُ ۷۰۱
بخاری اور مسلم مین کعب بن مالک رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رکھہ لے اپنے تہوڑے مال کو بہتر
حق مین بہتر ہے یہ حضرت نے کعب سے فرمایا **ف** کعب رضی جنگ تبوک مین حضرت کے ساتھہ نہ گئے تھے
خدا اور رسول کا اونپر پچاس دن تک عتاب رہا جب اونکی توبہ قبول ہوئی تو خوشی کے مارے اونہون نے
چاہا کہ اپنا تمام مال خیرات کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

خ اَنَسٌ اَمِيطِي عَنَّا قِرَامَكِ فَاِنَّهُ لَا تَزَالُ تَصَاوِيرُهُ تَعْرِضُ فِي صَلٰوتِي بخاری مین انس رضی سے ۷۰۲
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دور کر اپنے نقش دار پردے کو ہمارے آگے سے اسواسطے کہ
اوسکی تصویرین ہمیشہ میرے سامہنے آیا کرتی ہین **ف** حضرت عائشہ رضی نے رنگین پردہ جسمین
تصویرین تہین گہر مین لٹکایا تہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

مر اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنْحَرْهَا ثُمَّ اصْبَغْ نَعْلَيْهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ اجْعَلْهُ عَلٰى صَفْحَتِهَا وَلَا تَاْكُلْ مِنْهَا ۷۰۳

اَنْتَ وَلَا اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ رُفْقَتِكَ يَعْنِيْ مَا اَبْدَعَ مِنَ الْبُدْنِ مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت
ہی کہ قربانی کا اونٹ راہ مین تہک جاوے اور بیت اللہ تک نہ جاسکے اوسکے حق مین حضرت نے فرمایا
کہ اوسکو ذبح کر پہر اوسکے خون مین جوتیون کو رنگ پہر اوسکو اونٹ کے کوہان پر رکہہ دیے اور تو اوسکا
گوشت مت کہا اور نہ کوئی تیرے ساتہیون سے کہاوے **ف** حضرت جب حج کو چلے سولہ اونٹ
قربانی کے ایک شخص کو حوالہ کئے کہ ہانکے چلے اوسنے کہا کہ یا حضرت اگر کوئی اونٹ راہ
مین ماندہ ہو جاوے اور نہ چل سکے تو ہم کیا کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ تدبیر حضرت نے
اسواسطے بتلائی کہ مالدار لوگ اوسکو قربانی جانکے نہ کہاوین اور محتاج لوگ کہاوین

۷۰۴ م جَابِرٌ اِنْزِعُوْا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا اَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ
مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پانی کہینچو اے عبد المطلب کی اولاد سو اگر مجہکو یہ
خوف نہوتا کہ لوگ تمہاری آبکشی پر غلبہ اور ہجوم کرینگے تو مین بہی تمہارے ساتہہ پانی نکالتا **ف**
یہ حضرت نے زمزم کی سبیل پر حضرت عباس رضی سے فرمایا

۷۰۵ خ اَنَسٌ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْصُرُهٗ اِذَا كَانَ مَظْلُوْمًا
اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ اَنْصُرُهٗ قَالَ تَحْجُزُهٗ اَوْ تَمْنَعُهٗ مِنَ الظُّلْمِ فَاِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُهٗ بخاری
مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدد کر اپنے بہائی مسلمان کی ظالم ہو یا مظلوم تو ایک مرد نے
کہا یا رسول اللہ اوسکی مدد کرونگا جب کہ وہ مظلوم ہوگا بہلا یہ تو بتلائیے کہ اگر وہ ظالم ہو تو کیونکر اوسکی مدد
کرون حضرت نے فرمایا کہ اوسکو ظلم سے روک یہی اوسکی مددگاری ہے

۷۰۶ م حُذَيْفَةُ اِنْصَرِفَا نَفِيْ لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَنَسْتَعِيْنُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ قَالَهٗ لَهٗ وَلِاَبِيْهِ مسلم مین حذیفہ
رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون پلٹ جاؤ ہم اون کافرون سے قول کو پورا کرینگے اور
اون پر فتح پانے کی خدا سے مدد مانگینگے یہ حضرت نے حذیفہ اور اونکے باپ سے فرمایا **ف**
حذیفہ رضی سے روایت ہے کہ کفار قریش اور حضرت سے دس برس کی صلح ہوئی تہی اوسی مدت مین مین اور میرا
باپ مکے تک سے مدینے کو چلا کافرون نے ہمکو پکڑا اور پوچہا کہ تم کہان جاتے ہو ہمنے کہا کہ ہم مدینے

جاتے

جاتے ہین کافرون سے نے کہا کہ تم ہماری صلح کو توڑا یا چاہتے ہو تم ہمسے خدا کا قول کرو کہ ہم مدینے
جا کر پلٹ آوین گے اور پیغمبر کے ساتھ ہو کر نہ لڑین گے ہمنے اون سے اسیطرح عہد کیا اور حضرت سے
اسکی خبر کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ قول پورا کرنا ضرور ہی اگرچہ کافرون سے کیا ہو

ق ابو ہریرۃ اُنظُرُوا اِلٰی مَن ھُوَ اَسفَلَ مِنکُم وَلَا تَنظُرُوا اِلٰی مَن ھُوَ فَوقَکُم فَاِنَّہٗ اَجدَرُ ٧٠٧
اَن لَّا تَزدَرُوا نِعمَۃَ اللہِ عَلَیکُم بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ نظر کیا کرو اونکو جو تمسے کمتر ہین اور نہ دیکھا کرو اونکو جو تمسے اونچے ہین اسواسطے کہ یہ تمہارے
حق مین بہتر ہی کہ نہ حقیر جانو گے خدا کی نعمت کو جو تم پر ہی ف یعنے جو لوگ تمسے مال اور صورت
اور تندرستی اور ریاست مین کمتر ہون اونکو خیال کیا کرو تا کہ خدا کا شکر تمہارے دل سے نکلے اور جو لوگ
دنیا مین تم سے افضل ہون اونکو نہ دیکھا کرو نہین تو ناشکری زبان سے نکلیگی اور ناحق رنج ہوگا

ق سہل بن سعد اُنفُذ عَلٰی رِسلِکَ حَتّٰی تَنزِلَ بِسَاحَتِہِم ثُمَّ ادعُہُم اِلَی الاِسلَامِ ٧٠٨
وَاَخبِرھُم بِمَا یَجِبُ عَلَیہِم مِن حَقِّ اللہِ فِیہِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ چلا جا اپنے طور پر یہان تک کہ جب تو اون کے ڈانڈے پر پہنچے پھر اون سے اسلام
درخواست کر اور بتلا اون کو جو اون پر خدا کا حق واجب ہے دین اسلام مین یعنے کلمہ اور شریعت کے احکام
ف جب حضرت نے علی مرتضے کو فتح خیبر کے واسطے بھیجا تب یہ حدیث فرمائی

ق عمر اَوفِ بِنَذرِکَ قَالَہٗ لَہٗ حِینَ قَالَ یَا رَسُولَ اللہِ اِنِّی کُنتُ نَذَرتُ فِی الجَاھِلِیَّۃِ ٧٠٩
اَن اَعتَکِفَ لَیلَۃً وَفِی رِوَایَۃٍ فِی المَسجِدِ الحَرَامِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنی نذر کو پورا کر یہ حضرت نے عمر فاروق رضی سے فرمایا جب کہ اونہون نے کہا
کہ یا رسول اللہ مینے کفر مین نذر مانی تھی کہ مین ایک رات اعتکاف کرون گا اور دوسری روایت یون ہے
کہ مسجد الحرام یعنے بیت اللہ مین اعتکاف کرونگا ف معلوم ہوا کہ حالت کفر کی نذر کو ادا کرنا واجب ہے
بشرطیکہ خلاف شرع نہو

ق انس اَولِم وَلَو بِشَاۃٍ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شادی کا ٧١٠

کہاناکرایک ہی بکری کا سہی ف عبدالرحمن بن عوف رضی کے زردی لگی تہی حضرت نے پوچہاکہ یہ کیا
ہی اونہون سے کہاکہ مینے نکاح کیاہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے اگر میسر نہو تو ایک ہی بکری ولیمہ ہوسکتا ہے

٧١١ م عَائِشَةُ اُهْجُوا قُرَيْشًا فَاِنَّهُ اَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کفار قریش کی ہجو کرو اسواسطے کہ قریش پر ہجو تیرمارنے سے بھی سخت تر ہے
ف یہ حضرت نے شاعر اصحاب سے فرمایا جیسے حسّان اور عبداللہ بن رواحہ

٧١٢ ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اُهْجُهُمْ اَوْهَاجِهِمْ وَجِبْرَئِيْلُ مَعَكَ قَالَهُ لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ
بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہجو کر کفار قریش کی اور جبرئیل تیرے ساتھ
ہے یعنے اوسکی طرف سے مضمون کا فیضان ہوگا یہ حضرت نے حسّان بن ثابت سے فرمایا

٧١٣ م اِبْنُ عُمَرَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فجر
سے آگے وتر پڑہ لیاکرو ف یعنے صبح صادق سے پہلے اور جب صبح نمود ہوئی تو وتر کا وقت گیا لیکن قضا پڑہنا ہے

٧١٤ م اَبُوْهُرَيْرَةَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا
وَيُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيْعُ دِيْنَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک اعمال کو شتابی کرلو فسادون سے پہلے ایسے فساد ہون سے گے جیسے اندہیری
رات کی اندہیری سے یعنے اندہادہند زمانہ ہوجاویگا حق باطل کی تمیز نرہیگی صبح کے وقت مرد مسلمان
ہوگا اور شام کو کافر ہوجاویگا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کے وقت کافر ہوجاویگا اپنے دین کو بیچے
کا دنیا کے مال سے ف اس حدیث مین اون فسادون کی خبر ہی جو یزید اور سلطنت مروانیہ
مین واقع ہوئی اس حدیث مین ارشاد ہی کہ فرصت کو آدمی غنیمت جانے اور پریشانی سے پہلے جو نیک عمل ہوسکین ہو کر لیوے

٧١٥ م اَبُوْهُرَيْرَةَ بَادِرُوْا بِالْعَمَلِ سِتًّا اَلدَّجَّالَ وَالدُّخَانَ وَدَابَّةَ الْاَرْضِ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا
وَاَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَيْصَّةَ اَحَدِكُمْ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی
کرلو نیک عمل کو چہہ چیز سے پہلے ایک دجّال دوسرے دہوان تیسرے زمین کا جانور چوتہے آفتاب
کا پچہم سے نکلنا پانچوین قیامت جو سارے عالم کو گہیرے گی چہٹے اپنی موت جو اپنی ذات کو خاص ہے

ف یعنی آثار قیامت اور اپنی موت سے پہلے جو کرنا ہو سو کر لو قیامت سب سے پہلے سارے عالم میں دہوان ظاہر ہوگا اور زمین سے ایک عجیب شکل کا جانور نکلے گا

م ابو ذر بَشِّرِ الكانزين بِكَيٍّ فِي ظُهُورِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جُنُوبِهِمْ وَبِكَيٍّ مِنْ ٧١٦
قِبَلِ أَقْفَائِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جِبَاهِهِمْ ق وَيُرْوَى بَشِّرِ الْكَانِزِينَ
بِرَضْفٍ يُحْمَى عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُوضَعُ عَلَى حَلَمَةِ ثَدْيِ أَحَدِهِمْ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ
كَتِفِهِ وَيُوضَعُ عَلَى نُغْضِ كَتِفِهِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيَيْهِ يَتَزَلْزَلُ
مسلم میں ابو ذرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بشارت دے مال جمع کر رکہنے
والون کو داغنے کی اونکی پیٹہون مین داغا جاویگا پسلیون سے نکلے گا اور اونکی
گدیون کی طرف سے داغا جاویگا اونکے متہون سے نکلے گا بخاری اور مسلم مین دوسری روایت
یون ہی کہ بشارت دے مال جمع کر رکہنے والونکو گرم پتہر کی جو دوزخ کی آگ مین خوب گرم کیا جاویگا ٦١٦
پہر وہ اونکی چہاتی کی نوک پر رکہا جاویگا یہان تک کہ مونڈہے کے اوپر والی ہڈی سے نکل جاویگا
اور وہ اونکی مونڈہے کے اوپر والی ہڈی پر رکہا جاویگا یہان تک کہ اوسکے دونون چہاتیون کی
نوک سے نکل جاویگا اور بخیل تہرتہرا دے گا ف یہہ عذاب مالدار بخیل زکوۃ نہ دینے والے پر ہوگا
مخ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ بخاری ٧١٧
میں عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پہنچاؤ لوگون کو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت
ہو اور بنی اسرائیل سے باتین سنکر نقل کرو اسمین کچہہ مضائقہ نہین ف یعنی لوگون کو شریعت
محمدی پہنچانا واجب ہی اگر کچہہ نہ یاد ہو تو ایک آیت قرآن کی آیت ہی تعلیم کر دے ابتدا اسلام میں بنی اسرائیل ٦١٧
کی کتابون کے دیکہنے سے حضرت نے منع کیا تہا اس واسطے کہ اون کی روایات پر اعتماد نہین مبادا
نومسلمون کے اعتقاد بگڑ جاوین پہر جب دلون مین اسلام کا عقیدہ مضبوط ہو گیا اور دین حق پر یقین کامل
حاصل ہو چکا تو بنی اسرائیل کی روایات نقل کرنیکی اجازت دی گویا حق بات کی اور تائید ہوئی لیکن
یہہ بات ضرور ہے کہ جو روایات بنی اسرائیل کی عقائد اسلام کے مخالف ہون اونکو خرافات جاننا چاہیے

٧١٨ م ابن عمر تحروا ليلة القدر في السبع الأواخر مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا تلاش کرو شب قدر کو پچھلی سات راتون مین ف یعنے رمضان کے عشرۂ آخیرہ مین

٧١٩ م عائشة تحروا ليلة القدر في العشر الأواخر من رمضان مسلم مین حضرت عائشہ
رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تلاش کرو شب قدر کو رمضان کی پچھلی دس راتون مین ف یعنے طاق راتون مین

٧٢٠ م ابن عمر تحينوا ليلة القدر في العشر الأواخر أو قال في السبع الأواخر
مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ طلب کرو شب قدر کو پچھلی دس راتون مین یا یون
فرمایا کہ پچھلی سات راتون مین

٧٢١ ق ابن مسعود تسحروا فان في السحور بركة بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سحری کھایا کرو اسواسطے کہ سحر کھانے مین برکت ہی یعنے ثواب اور قوت صوم

٧٢٢ ق حارثة بن وهب الخزاعي تصدقوا فيوشك الرجل يمشي بصدقته فيقول
الذي أعطيها لو جئتنا بها بالأمس قبلتها فأما الآن فلا حاجة لي بها
فلا يجد من يقبلها بخاری اور مسلم مین حارثہ بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ صدقہ دو اور خیرات کرو قریب ہی کہ مرد اپنا صدقہ لیجاویگا تو فقیر کہیگا کہ اگر تو اسکو کل لاتا تو مین اسکو
قبول کرتا اور اب تو مجھکو اوسکی حاجت نہین تو نپاویگا کسیکو جو صدقہ قبول کرے ف امام مہدی
کے وقت مین مال کی کثرت ہوگی سب لوگ مالدار ہوجاوینگے کوئی محتاج نہ ملیگا جو صدقہ لیے سو
فرمایا کہ اس وقت کو غنیمت جانو جو دینا ہو سو محتاجون کو دو

٧٢٣ ق ابو موسی تعاهدوا هذا القرآن فوالذي نفس محمد بيده لهو أشد تفلتا
من الإبل في عقلها بخاری اور مسلم مین ابو موسیؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ پڑھا
کرو اس قرآن کو سو قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ البتہ قرآن زیادہ چھوٹ بھاگنے والا
ہی اون اونٹون سے جو اپنی رسیون مین بندھے ہین ف اونٹ جہان اپنی رسی سے چھوٹا بھاگا اسیطرح
جب حافظ قرآن نے دور چھوڑا بھولا اسواسطے حضرت نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ دور چلا جاوے تا کہ قابو مین بنا رہے

ف ابوہریرۃ تعوذوا باللہ من جہد البلاء ودرک الشقاء وسوء القضاء وشماتۃ ٧٢٤
الاعداء بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی پناہ مانگو بلاکی مشقت
سے اور بدبختی کے ملنے سے اور تقدیر کی برائی سے اور دشمنون کی خوشنودی سے ف
بلاکی مشقت یہ کہ مال تھوڑا ہو اور اولاد بہت
م ابوموسی توبوا الی اللہ فانی اتوب الی اللہ فی الیوم مائۃ مرۃ مسلم مین ابوموسی رضہ سے ٧٢٥
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ توبہ کیا کرو خدا کی جناب مین اسواسطے کہ مین خدا کی جناب مین
توبہ کرتا ہون ہر روز سو بار ف یعنی جب پیغمبر معصوم ہر روز سو بار کرے تو اورونکو زیادہ تر توبہ کرنا لازم ہے
ق ابن عمر توضأ واغسل ذکرک ثم نم بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے ٧٢٦
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وضو کر اور اپنی الت کو دہو ڈال پھر سو رہا کر ف عمر فاروق رضہ نے
کہا کہ رات کو غسل کی حاجت ہو تو کیا کرے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر اوسوقت
غسل نہو سکے تو نجاست کو دہو کر وضو کرکے سو رہے تاکہ روح کو صفائی حاصل ہوجاوے
م ابوہریرۃ وعائشۃ توضؤا مما مست النار مسلم مین ابوہریرہ اور حضرت عائشہ رضہ سے ٧٢٧
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وضو کرو آگ کی پکی چیز سے ف یہ حدیث منسوخ ہی اول
یہی حکم تھا اب اسپر حکم نہین اسواسطے کہ عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
بکری کا پختہ گوشت کہایا اور پہلے وضو سے نماز پڑہی بعد کہانیکے وضو نکیا
م ابوہریرۃ جزوا الشوارب واعفوا اللحی مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے ٧٢٨
فرمایا کہ خوب کتراؤ موچھون کو اور رکھو داڑہیون کو ف موچھ کترانا اور داڑہی رکھنا واجب ہے
اور موچھ نہ کترانا اور داڑہی مونڈانا یا نہایت کترانا کبیرہ گناہ ہی مسلمانون کو خدا توفیق دے اور عبرت دے
خ ابن عباس حجی عنہا ارایت لو کان علی امک دین اکنت قاضیۃ قالت نعم ٧٢٩
قال اقضوا اللہ فاللہ احق بالقضاء بخاری مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
ایک عورت سے فرمایا کہ حج کر اپنی ماں کی طرف سے بہلا بتلا تو کہ اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتی اوسنے

کہ ہاں حضرت نے فرمایا کہ خدا کا قرض ادا کرو اسواسطے کہ خدا کا قرض زیادہ تر ادا کرنیکے لائق
ہی ف ایک عورت نے کہا یا حضرت میری ماں نے حج کی نذر مانی تھی سو وہ بدون حج کئے مرگئی
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف امام اعظم کے نزدیک اگر میت کا مال ہو اور اوسنے حج کی
وصیت کی ہو تو وارث پر حج کروانا اوسکی طرف سے واجب ہے اور اگر مال نہو یا میت نے وصیت نہ کی ہو تو مستحب ہے

٧٣٠ ق عَائِشَةَ حُجِّي وَاشْتَرِطِي وَقُولِي اللّٰهُمَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي قَالَهُ لِضُبَاعَةَ بِنْتِ
الزُّبَيْرِ لَمَّا اَرَادَتْ اَنْ تَحُجَّ وَكَانَتْ وَجِعَةً بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ حج کر اور شرط کر اور یون کہہ کہ الٰہی جہان تو مجھکو روک دیگا یعنے جہان بیماری غالب
ہو جاویگی وہین مین احرام اوتارونگی یہ حضرت نے ضباعہ زبیر کی بیٹی سے فرمایا جب کہ اونے
حج کرنیکا ارادہ کیا اور وہ بیمار تہی ف جب احرام باندہ کے حج کو جاوے اور راہ مین
بیمار ہو جاوے یا دشمن کے خوف سے نہ جا سکے تو احرام اتارے اور دوسرے سال حج کو قضا کرے

٧٣١ ص عَائِشَةَ حَوِّلِي هٰذَا فَاِنِّي كُلَّمَا دَخَلْتُ فَرَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا يَعْنِي سِتْرًا كَانَ فِيهِ
تِمْثَالُ طَائِرٍ قَالَهُ لَهَا مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ پردہ اتار ڈال
اسواسطے کہ جب مین اندر آتا ہون اور اوسکو دیکھتا ہون تو دنیا مجھے یاد آتی ہی مراد وہ پردہ ہی جسمین چڑیون
کی تصویرین تہین یہ حضرت نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا ف یہ پردہ اوسوقت مین تھا جب تصویر کہنا حرام نہ ہوا تھا

٧٣٢ ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ خُذُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَالِمٍ وَمُعَاذٍ
وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ سَالِمٌ هُوَ مَوْلَى اَبِي حُذَيْفَةَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن کو یعنے چار شخصون سے سیکھو عبد اللہ بن مسعودؓ سے اور سالمؓ سے
اور معاذؓ سے اور ابی بن کعبؓ سے سالم وے ہین جو ابو حذیفہ کے آزاد غلام اور متقی تھے ف حضرت کے
وقت کے تئین یہ چار اصحاب قرآن کے بڑے واقف تھے اسواسطے حضرت نے اون کی استادی
سند کر دی تاکہ لوگ اون سے سیکھین

٧٣٣ ص عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ خُذُوا عَنِّي خُذُوا عَنِّي فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا اَلْبِكْرُ

البکر

بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ مسلم مین عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سیکہو مجھسے سیکہو مجھسے مقرر خدا نے اون عورتون کی راہ کر دی کواری کو کوارے کے ساتھہ سو کوڑے اور برس بھر شہر بدر کرنا اور نکاح والی کو نکاح والے کے ساتھہ سو کوڑے اور سنگساری **ف** قرآن مین اول یہ حکم تھا کہ بدکار عورتون کو قید کرو یہان تک کہ مرجاوین یا اون کے مقدمے مین خدا کچھہ راہ نکالے پھر خدا نے یہ راہ نکالی جو حضرت نے فرمائی امام شافعی کے اور امام احمد کے مذہب مین یہی ہی کہ اگر کوارا مرد یا کواری عورت حرام کاری کرے تو اونکی حد یہ ہی کہ کوڑے بھی مارے اور شہر بدر بھی کیجئے اور امام اعظم کے نزدیک کواری کی حد صرف سو کوڑے اور نکاح والی کی حد صرف سنگساری ہی کوڑون کے ساتھہ شہر بدر کرنا اور سنگساری کے ساتھہ کوڑے مارنا درست نہین جمع کرنا دو سزاؤن کا اون کے نزدیک حدیث یہ منسوخ ہی اسواسطے کہ حضرت نے کئی شخصون کو سنگسار کیا اور حالانکہ اون کو کوڑے نہین مارے

٧٣٤ عن عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوهَا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ مسلم مین عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اتار لو جو کہ اوس اونٹنی پر ہو اور اوسکو چھوڑ دو اسواسطے کہ وہ لعنتی ہے **ف** حضرت سفر مین تھے لعنت کی لفظ سنی پوچھا کہ یہ کیا ہی لوگون نے کہا کہ فلانی عورت نے اپنی اونٹنی کو لعنتی کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے جب وہ لعنتی ٹھہری تو اوسپر چڑھنا کیا ضرور اوسپر سے اوسکا اسباب اتار لو اور اوسکو چھوڑ دو اس کلام سے حضرت نے اوس عورت کو جھڑکی دی تاکہ دوسرے بار پھر ایسی حرکت نہ کرے معلوم ہوا کہ جانور پر لعنت کرنا درست نہین

٧٣٥ عن أَبِي سَعِيدٍ خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذَٰلِكَ يَعْنِي مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى مُصَابٍ فِي ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَلَمْ يَبْلُغْ ذَٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ قَالَهُ لِغُرَمَائِهِ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لے لو جو تمنے پایا اور اوسکے سوا کچھہ تمکو نہ ملیگا **ف** ایک شخص نے اپنے باغ کے پھل لوگون سے بیچے اور قیمت لی پھر پھلون پر کوئی آفت پڑی کہ نکمے ہوگئے مول لینے والون نے اپنے مال کا دعوی کیا حضرت نے اصحاب سے کہا کہ اسکو خیرات دو کہ اپنا قرض ادا کرے

اصحاب نے خیرات دی لیکن اتنی خیرات نہ ہی جس سے تمام قرض ادا ہوتا تب حضرت نے قرض خواہوں کو یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم کو درست ہے کہ محتاج قرض دار کی طرف سے کچھہ قرض دلوا کے باقی قرض کو معاف کرادیوے

۷۳۶ ق عَائِشَةُ خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک عمل اوتنے کرو جتنے تمسے ہوسکین اسواسطے کہ خدا ثواب دینے سے نہین اُداس ہوتا جبتک تم عمل کرنے سے نہ اُداس ہو ف یعنے عبادت وہی بہتر جو ہمیشہ ہوسکے جس سے دل نہ اُداس ہو

۷۳۷ ق زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ يَعْنِي ضَالَّةَ الْغَنَمِ بخاری اور مسلم مین زید بن خالد رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے بہولی بہنکی بکری کے حق مین فرمایا کہ لیلے اوسکو سو وہ تیرے واسطے ہی یا کسی اور تیرے بہائی کے واسطے ہی یا بہیڑیے کے واسطے ہی ف یعنے اگر تو اوسکو نہ پکڑلیگا تو اور کوئی آدمی لیویگا اور اگر کوئی نہ لیویگا تو بہیڑیا کہا جاویگا

۷۳۸ ق جَابِرٌ خُذْ يَا جَابِرُ فَصُبَّ عَلَيَّ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ يَعْنِي مَاءً كَانَ فِي عَزَالَاءِ الْأَنْصَارِيِّ بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لیلے اے جابر اور پانی ڈال مجہہ پر اور بسم اللہ کہہ مراد وہ پانی ہے جو انصاری کے چہوٹی مشک مین تہا

۷۳۹ ق عَائِشَةُ خُذِي فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ وَيُرْوَى مُمَسَّكَةً فَتَطَهَّرِي بِهَا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لیلے ٹکڑا کپڑے کا مشک سے آلودہ پہر اوس سے پاکی حاصل کر ف ایک عورت نے پوچہا کہ یا حضرت مین حیض کے بعد کسطرح طہارت کیا کرون حضرت نے فرمایا کہ غسل کے بعد لتّے مین مشک لگاکر رکہہ لیا کر یعنے تا کہ خون کی بدبو دفع ہو

۷۴۰ ق عَائِشَةُ خُذِي مِنْ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ مَا يَكْفِيكِ وَيَكْفِي وَلَدَكِ وَيُرْوَى خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ قَالَهُ لِهِنْدٍ بِنْتِ عُتْبَةَ امْرَأَةِ أَبِي سُفْيَانَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا لے لیا کر خاوند کے مال سے دستور کے موافق

جبتا

جتنا تجھکو اور تیری اولاد کو کفایت کریے یہ حضرت نے ہندہ عتبہ کی بیٹی سفیان کی جورو سے کہا **ف** ہندہ نے کہا کہ یا حضرت سفیان مرد بخیل ہی اتنا خرچ نہین دیتا جو مجھکو اور میری اولاد کو کفایت کریے مگر یہ ہوسکتا ہی کہ اوسکی نا دانستگی مین بقدر حاجت لے لون یعنی اسطرح لینا درست ہے یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ عورت خاوند کے مال سے اگر بقدر حاجت ضروری ہے بدون اوسکے اجازت لیوے تو درست ہی اسواسطے کہ اوسکا حق خاوند پر فرض ہے

۷۴۱ **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ دَعُوْنِیْ فَالَّذِیْ اَنَا فِیْهِ خَیْرٌ وَاُوْصِیْکُمْ بِثَلٰثٍ اَخْرِجُوا الْمُشْرِکِیْنَ مِنْ جَزِیْرَةِ الْعَرَبِ وَاَجِیْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا کُنْتُ اُجِیْزُهُمْ قَالَ وَسَکَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ اَوْ قَالَهَا فَاُنْسِیْتُهَا هٰذَا مِنْ قَوْلِ سُلَیْمَانَ بْنِ اَبِیْ مُسْلِمٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ چہیڑو مجھکو جس مین کہ مین ہون بہتر ہی اور مین تمکو تین چیز کی وصیت کرتا ہون کہ نکال دیجیو مشرکین کو عرب سے تا پو سے اور انعام دیا کرنا ایلچیون کو جسطرح مین اونکو انعام دیتا تھا آدمی نے کہا کہ تیسری چیز سے حضرت نے سکوت کیا یا کہ اوسکو فرمایا مگر مین بہول گیا یہ قول ہے سلیمان بن ابی مسلم کا جو اس حدیث کا راوی ہی **ف** اسکا پورا قصہ حدیث قرطاس مین اسی باب مین ہوچکا

۷۴۲ **خ** اَبُوْهُرَیْرَةَ دَعُوْنِیْ مَا تَرَکْتُکُمْ اِنَّمَا اَهْلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ سُؤَالُهُمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلٰی اَنْبِیَائِهِمْ فَاِذَا نَهَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ وَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِاَمْرٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھسے سوال کرنا چہوڑ و جبتک کہ تمکو چہوڑون اور نہ بتلاؤن تم سے اگلی امتون کو تو اون کے سوال اور اختلاف ہی نے غارت کیا کہ اپنے پیغمبرون پر اختلاف کرتے تھے سو جب کہ مین تمکو کسی چیز سے منع کرون تو اوس سے بچا کرو اور جب کہ مین کسی چیز کرنے کا حکم کرون تو اوسکو کیا کرو جتنا کہ تمسے ہوسکے **ف** حضرت نے خطبہ پڑہا اور فرمایا کہ اے لوگو تم پر حج فرض ہوا سو تم حج کو ادا کرو تو ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت کیا ہر سال حج فرض ہے حضرت چپ رہے یہان تک کہ اوسنے تین بار پوچھا پھر حضرت نے فرمایا کہ اگر مین ہان کہتا تو تم پر ہر

سال مج کرنا زمین ہو جانا اور تبھی کبھی ہو سکتا پہر یہ حدیث فرمائی یعنی بیہودہ سوال نکیا کرو جو تمہارے
حق مین بہتر ہی اوسکو مین خود بیان کر دیتا ہون تمکو اوسکی کاوش کرنا کیا ضرور ہے

٧٤٣ ق جابرٌ دَعُوهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ يَعْنِي دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ اَيْ قَوْلَ الْاَنْصَارِ يَا لَلْاَنْصَارِ
ر ا كَسَعَةَ الْمُهَاجِرِيِّ يَا لَلْاَنْصَارِي بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چہوڑو
اوس بات کو کہ وہ بات گندی ہی ف حضرت سفر مین تھے ایک انصاری اور مہاجر مین کچھ
گفتگو ہو گئی مہاجر نے انصاری کے چوتڑ پر لات ماری انصاری نے چیخ ماری کہ بلاے انصار کو
دوڑو اور مہاجر نے اسیطرح مہاجرین کو بلایا دونون طرف کے لوگ جمع ہو گئے حضرت نے یہ شور
سنکر فرمایا کہ یہ کفر کا قول ہے یعنی پکار بلانا کسواسطے ہوا اصحاب نے اون دونون شخصون کا حال عرض کیا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

٧٤٤ خ ابو هريرة دَعُوهُ وَاَرِيْقُوا عَلَى بَوْلِهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِنْ مَاءٍ فَاِنَّمَا
بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ چہوڑ دو اوسکو اور اوسکے پیشاب پر چہوٹا ڈول پانی کا یا بڑا ڈول پانی کا بہا دو اسواسطے کہ
تم تو بھیجے گئے آسانی کرنے والے اور نہین بہیجے گئے سختی کرنے والے ف ایک
گنوار نے حضرت کی مسجد مین پیشاب کر دیا اصحاب نے اوسکو للکارا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پہر حضرت نے
اوسکو بلا کر کہا کہ مسجد عبادت کا مقام ہی یہان پیشاب کرنا مناسب نہین معلوم ہوا کہ نادان کے
قصور پر سختی کرنا بیجا ہے اور ثابت ہوا کہ زمین کی نجاست پانی ڈالنے اور خشک ہونے سے دور ہو جاتی ہے

٧٤٥ ق ابن عمر دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ قَالَهُ لِرَجُلٍ كَانَ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اوسکو نہ چہیڑ اسواسطے کہ شرم تو
ایمان کی نشانی ہی یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جو اپنے بہائی سے نصیحت کرتا تھا کہ زیادہ
شرم نکیا کر ف یعنی حیا صفت ایمانی ہی ہر حالت مین بہتر ہی اور بیجا ہی ہر طرح معیوب ہے

٧٤٦ ق ابو سعيد دَعْهُ فَاِنَّ لَهُ اَصْحَابًا يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلٰوتَهُ مَعَ صَلٰوتِهِمْ وَصِيَامَهُ

مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ
الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ اِلٰى نَصْلِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ اِلٰى رِصَافِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ
اِلٰى نَضِيِّهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ اِلٰى قُذَذِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ
اٰيَتُهُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْاَةِ اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ يَخْرُجُوْنَ
عَلٰى خَيْرِ فِرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ وَيُرْوٰى عَلٰى حِيْنِ فُرْقَةٍ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکو چھوڑ اور دور کر سو مقرر اوسکے چند ساتھی ہون سے گے کہ تم مین سے ہر ایک
آدمی اپنی نماز کو اونکی نماز کے ساتھہ حقیر جانے گا اور اپنے روزے کو اون کے روزے کے
ساتھہ ناچیز سمجھے گا وے لوگ قرآن پڑہین گے اون کے گلے کی ہنسلیون سے نیچے نہ اترے
گا یعنے دلین قرآن کا کچھہ اثر نہوگا وے لوگ اسلام سے نکل جاوینگے جیسے جانور کے تیر پار
ہوجاتا ہی اوسکے گانسے کو دیکھے تو کچھہ خون کا اثر نپاوے پھر اوسکے پارہ کو دیکھے تو کچھہ اثر نپاوے
پھر اوس تیر کی لکڑی کو دیکھے تو کچھہ اثر نپاوے پھر تیر کے پر کو دیکھے تو کچھہ اثر نپاوے تیر نکل
گیا پیٹ کے گوبر اور خون سے یعنے جیسے پار ہوئے تیر مین جانور کا کچھہ اثر نہین لگا رہتا اسیطرح
اوس قوم مین اسلام کا کچھہ اثر نہ باقی رہیگا اوس قوم کی پہچان یہ ہی کہ اونمین ایک سیاہ مرد ہوگا
جسکے ایک بازو جیسے عورت کی چہاتی یا جیسے گوشت کا لوتہڑا کہ جنبش کیا کریگا آدمیون کے عمدہ تر
گروہ پر خروج کرینگے یعنے علی مرتضی رضی سے باغی ہونگے اور دوسری روایت یون ہے
کہ وے لوگ اختلاف اور پہوٹ کے زمانے مین ظاہر ہونگے ف حضرت نے کچھہ مال تقسیم کیا
ایک شخص جسکا ذو الخویصرہ نام تھا اوسنے حضرت سے کہا کہ انصاف سے تقسیم کرو عمر فاروق رضی نے
کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اس کافر کو مار ڈالون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور خارجی قوم
کی خبر دی علی مرتضی رضی نے اوس قوم کو قتل کیا اس حدیث مین جس نشانی کا مرد حضرت نے فرمایا تھا
اوسی نشان کا آدمی اوس قوم مین موجود تھا باقی قصہ اس حدیث کا دوسرے باب مین ہوچکا
ق جَابِرٌ دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ اَصْحَابَهٗ قَالَهٗ لِعُمَرَ حِيْنَ قَالَ دَعْنِيْ ۷۴۴۷

اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ یَعْنِیْ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ اُبَیٍّ ۔ بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکو چھوڑ اور مت مار کہ لوگ یہ گفتگو نہ کرین کہ محمد اپنے ساتھیون کو قتل کرتا ہی
یہ حضرت نے عمر فاروق رضی سے فرمایا جب کہ عمر نے حضرت سے کہا کہ مجھکو حکم ہو تو مین اس منافق کی گردن
مارون یعنی عبداللہ بن اُبی کی **ف** مدینے مین عبداللہ بن اُبی بڑا منافق تھا اوسنے حضرت کی
خدمت مین سے اذیٰ کی عمر فاروق رضی نے اوسکے قتل کی اجازت مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی لوگ حقیقت حال نہ سمجھین گے مجھکو سفاک اور خون ریز جانین گے مسلمان ہونے سے
وحشت کرین گے سبحان اللہ حضرت مین کیا حکمت اور حلم تھا

۷۴۸ **ف** اَلْمُغِیْرَۃُ بْنُ شُعْبَۃَ دَعْھُمَا فَاِنِّیْ اَدْخَلْتُھُمَا طَاھِرَتَیْنِ یَعْنِی الْخُفَّیْنِ قَالَہٗ بخاری
اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ انکو رہنے دے اور مت اُتار اسواسطے
کہ مینے پاک پہنے ہین یعنے دونو موزے انکو یہ حضرت نے مغیرہ رضی سے فرمایا **ف** مُغیرہ رضی سے روایت
ہی کہ مین سفر مین حضرت کے ساتھ تھا حضرت نے فرمایا کہ تیرے پاس پانی ہی مینے کہا کہ ہان پھر
حضرت سواری سے اُترے مینے پانی ڈالا حضرت نے وضو کیا منہہ اور ہاتھ دہوئے اور سر پر
مسح کیا حضرت موزے پہنے تھے مین جھکا کہ موزے اُتار دون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
اُتارنے کی کچھ حاجت نہین مینے وضو کرکے انکو پہنا تھا

۷۴۹ م عَائِشَۃُ دَعِیْھَا وَھَلْ یَکُوْنُ الشَّبَہُ اِلَّا مِنْ قِبَلِ ذٰلِکَ وَاِذَا عَلَا مَاءُھَا مَاءَ الرَّجُلِ
اَشْبَہَ الرَّجُلَ اَخْوَالَہٗ وَاِذَا عَلَا مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَھَا اَشْبَہَ اَعْمَامَہٗ مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس سے تکرار مت کر اور مشابہت نہین ہوتی مگر اسی کے سبب سے
اور جب غالب ہوئی عورت کی منی مرد کی منی پر تو لڑکا اپنے مامو‌ؤن سے مشابہ ہوتا ہے اور اگر مرد
کی منی غالب ہوئی عورت کی منی پر تو لڑکا مشابہ ہوتا ہی اپنے چچون سے **ف** حضرت
عائیشہ رضی سے روایت ہے کہ ایک عورت نے پوچھا کہ اگر عورت کو احتلام ہو اور منی کا پانی دیکھے
تو غسل کرے حضرت نے فرمایا کہ ہان غسل کرے حضرت عائشہ نے اوس عورت سے کہا تیرا بُرا ہو کیا عورت

کو بھی

کو بہی احتلام ہوتا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہے یعنی اگر عورت کی منی نہوتی تو لڑکا ماں کی صورت سے
کسطرح مشابہ ہوتا

خ سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ اِرْمُوْا بَنِيْ اِسْمٰعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا بخاری مین سلمہ بن اکوع ٧٥٠
رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیراندازی سیکہو اے اسمعیل کی اولاد اسواسطے کہ تمہارا باپ
تیرانداز تھا ف چند انصار تیراندازی کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ ہم
فلانے قوم کے ساتھہ ہین تو دوسری قوم نے تیراندازی سے توقف کی حضرت نے فرمایا کہ تم کیون نہین
تیراندازی کرتے اونہون نے کہا یا رسول اللہ ہم کیونکر تیر لگاوین اور آپ تو اوس قوم کے ساتہہ ہین
اور ہمارے ساتہہ نہین حضرت نے فرمایا کہ تیر لگاؤ مین تم سبکے ساتہہ ہون اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انصار
حضرت اسمعیل کی اولاد ہین تیراندازی کی اسواسطے تاکید فرمائی کہ جہاد کا وسیلہ ہے

ق جابر سَمُّوْا ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَهُ لَهُ بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے ٧٥١
فرمایا کہ اپنے بیٹے کا عبد الرحمن نام رکھہ ف جابر رضی سے روایت ہے کہ ہماری قوم مین ایک شخص
کے بیٹا پیدا ہوا اوسنے قاسم نام رکہا پھر اوسنے حضرت کو خبر دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

ق عمر بن اَبِيْ سَلَمَةَ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ بخاری اور مسلم مین عمر بن ابی سلمہ ٧٥٢
رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بسم اللہ کہہ اور اپنے داہنے ہاتہہ سے کہا اور اوس طرف سے
کہا جو تیرے قریب ہو ف عمر بن ابی سلمہ رضی سے روایت ہے کہ مین لڑکا تھا اور رکابی کے ہر طرف سے
کہاتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑکون کو ادب سکہلانا سنت ہے

ق انس تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہے کہ ٧٥٣
حضرت نے فرمایا کہ نام رکہا کرو میرے نام پر اور نہ کنیت رکہو میری کنیت کو ف کنیت اوسکو
کہتے ہین جسمین اب کی لفظ ہو جیسے ابو القاسم اور ابو الحسن حضرت کی کنیت ابو القاسم تہی سو فرمایا
کہ اپنی اولاد کا محمد نام رکہو ابو القاسم اونکو نہ کہو مصابیح مین روایت ہے کہ حضرت بازار مین تھے ایک
شخص نے پکارا یا ابا القاسم حضرت اوسکی طرف متوجہ ہوئے اوسنے کہا کہ یا حضرت آپکو نہین پکارا

فلانے شخص کو پکارا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کے نام اور کنیت رکھنے مین علما کے
بہت قول ہین لیکن صحیح قول یہی ہی کہ حضرت کا نام رکھنا تو درست ہے لیکن کسیکو ابو القاسم کہنا
بہتر نہین چنانچہ اسکا مفصل بیان شرح سفر السعادت مین موجود ہے

٧٥٤ ق اَنَسٌ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ بخاری اور
مسلم مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا برابر کیا کرو اپنی صفون کو اسواسطے کہ صفونکو برابر کرنا نماز کا کمال ہے

٧٥٥ م اَبُو هُرَيْرَةَ سِيرُوا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ قَالُوا وَمَا الْمُفَرِّدُونَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
قَالَ الذَّاكِرُونَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
چلو جمدان پہاڑ ہی بڑھ گئے اسکے اصحاب نے کہا یا حضرت اسکے کون ہی حضرت نے فرمایا کہ خدا کے بہت
یاد کرنے والے مرد اور عورتین ف حضرت مکے کی راہ مین سے چلے جاتے تھے وہان ایک پہاڑ
نمود ہوا جسکا جمدان نام ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اوس پہاڑ کے پاس کوئی پہاڑ نہین یعنی جیسے
یہ پہاڑ تنہا ہی اسیطرح خدا کی یاد کرنے والے بھی اوسکی یاد مین تنہائی دوست اور گوشہ گیر رہتے
ہین ترمذی مین روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایسے لوگ وے ہین جو خدا کی یاد پر حریص اور فدا
ہین یاد الٰہی اون سے گناہون کے بوجھ کو اتار ڈالے گی سو وے لوگ قیامت مین ہلکے پھلکے آوینگے

٧٥٦ م عَلِیٌّ شَقِّقْهُ خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ يَعْنِي ثَوْبَ حَرِيرٍ اَهْدَاهُ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُكَيْدِرُ دُومَةَ قَالَهُ لَهُ وَالْفَوَاطِمُ اِحْدٰهُنَّ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ وَالثَّانِيَةُ فَاطِمَةُ بِنْتُ
اَسَدٍ اُمُّ عَلِيٍّ وَالثَّالِثَةُ فَاطِمَةُ بِنْتُ حَمْزَةَ مسلم مین علی مرتضیٰ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس
ریشمی کپڑے کو پھاڑ ڈال اور اوڑھنیان بنا کر اون عورتون مین تقسیم کر جنکے فاطمہ نام ہین مراد وہ ریشمی کپڑا
تھا جو اکیدر دومہ کے بادشاہ نے حضرت کو تحفہ بھیجا تھا یہ حضرت نے علی مرتضیٰ سے فرمایا اور فاطمہ
کے نام کی تین عورتین تھے ہین ایک تو فاطمہ زہرا اور دوسرے فاطمہ بنت اسد علی مرتضیٰ کی ماں تیسرے
فاطمہ امیر حمزہ کی بیٹی ف ہرچند ریشمی کپڑا مرد کو حرام ہے لیکن اگر کوئی تحفہ دیوے تو قبول
کرے اور عورتون کو حوالہ کرے کہ اونکو حلال ہے

۷۵۸ م عمرو بن عبسة صلّ صلوة الصبح ثم اقصر عن الصلوة حين تطلع الشمس حتى ترتفع
فانها تطلع حين تطلع بين قرني شيطان وحينئذ يسجد لها الكفار ثم صلّ فان
الصلوة مشهودة محضورة حتى يستقل الظل بالرمح ثم اقصر عن الصلوة فانه
حينئذ تسجر جهنم فاذا اقبل الفيء فصلّ فان الصلوة مشهودة محضورة حتى تصلي
العصر ثم اقصر عن الصلوة حتى تغرب الشمس فانها تغرب بين قرني الشيطان وحينئذ
يسجد لها الكفار مسلم مین عمرو بن عبسہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ صبح کی نماز پڑھ پھر نماز کو موقوف
کر جب کہ آفتاب نکلے یہان تک کہ اونچا ہو جاوے اسواسطے کہ آفتاب جب کہ نکلتا ہی تو شیطان کے
دونون سینگون کے اندر نکلتا ہی اور اوسوقت کافر آفتاب کو سجدہ کرتے ہین پھر جب آفتاب
بلند ہو تو نماز پڑھ اسواسطے کہ اوسوقت نماز مین عبادت والے موجود اور حاضر ہوتے ہین یہان
تک کہ سایہ نیزہ کے ساتھ قائم ہو جاوے یعنے دوپہر ہوا اور زمین پر سایہ نرہے پھر اوسوقت
نماز موقوف کر اسواسطے کہ اوسوقت دوزخ بھڑکائی جاتی ہی پھر جب سایہ دوپہر کا ہلے اور ڈھلے
تو نماز پڑھ اسواسطے کہ اوسوقت عبادت والے نماز مین موجود اور حاضر ہوتے ہین یہان
تک کہ عصر کی نماز سے تو فراغت پاوے پھر نماز کو موقوف کر یہان تک کہ آفتاب ڈوب جاوے
اسواسطے کہ آفتاب شیطان کے دونون سینگون کے اندر ڈوبتا ہی اور اوسوقت آفتاب کو
کافر سجدہ کرتے ہین ف عمرو بن عبسہ سے روایت ہی کہ حضرت مدینے مین تشریف لائے تو
مین نے حضرت سے نماز کے وقت پوچھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی لیکنے ہر وقت نماز پڑھنا درست ہے
لیکن تین وقت درست نہین طلوع غروب کے وقت تو اسواسطے منع ہی کہ اوسوقت آفتاب کو کافر
سجدہ کرتے ہین تو مسلمانون کو اونکی مشابہت نہ چاہئے اور دوپہر کو دوزخ بھڑکائی جاتی ہے جلال کا وقت ہے
۷۵۹ خ عمران بن حصين صلّ قائما فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلى جنب قال له
بخاری مین عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھ کھڑے ہوکر اور اگر تجھ سے نہو سکے
تو بیٹھ کے پڑھ سو اگر بیٹھ کے بھی نہو سکے تو لیٹ کے پڑھ یہ حضرت نے عمران سے فرمایا ف عمران نے

روایت ہے کہ مجھکو بواسیر کی بیماری تھی سو مینے حضرت سے اسکا مسئلہ پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بیمار کو ہر طرح نماز پڑھنا درست ہے خواہ کھڑے خواہ بیٹھے خواہ لیٹے

۷۵۹ ق عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُغَفَّلٍ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِی الثَّالِثَۃِ لِمَنْ شَاءَ کَرَاہِیَۃَ اَنْ یَّتَّخِذَہَا النَّاسُ سُنَّۃً بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مُغَفَّل سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھو مغرب سے پہلے نماز پڑھو مغرب سے پہلے حضرت نے تیسرے بار مین فرمایا کہ جو چاہے سو نماز پڑھے یہ اس خوف سے فرمایا کہ لوگ اوسکو سنت سو کر نہ جانین ف لوگون نے پوچھا کہ مغرب کے پہلے نماز درست ہے یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند مغرب سے پہلے نماز درست ہے لیکن تاکید اور التزام نہ چاہیے کہ ادا فرض مین تاخیر ہو گی

۷۶۰ ق خَبَّابُ بْنُ الْاَرَتِّ ضَعُوْہَا مِمَّا یَلِیْ رَاْسَہٗ وَاجْعَلُوْا عَلٰی رِجْلَیْہِ مِنَ الْاِذْخِرِ یَعْنِیْ مُصْعَبَ بْنَ عُمَیْرٍ حِیْنَ اسْتُشْہِدَ بِاُحُدٍ بخاری اور مسلم مین خَبَّاب بن اَرَت سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس کملی کو اوسکے سر کی طرف ڈالو اور اوسکے دونون پانون پر گھاس رکھو یعنی مُصْعَب بن عُمَیر کے جب کہ وے جنگ اُحد مین شہید ہوئے ف جب مُصْعَب شہید ہوئے تو سوائے ایک کملی کے کفن میسر نہ آیا اور کملی بھی ایسی چھوٹی تھی کہ اگر سر پر ڈالتے تھے تو پانون کھلے رہتے تھے اور اگر پانون پر ڈالتے تھے تو سر کھلتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جب کچھ میسر نہ آوے تو کفن مین ایک ہی کپڑا کفایت کرتا ہے

۷۶۱ م سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ ضَعْہُ مِنْ حَیْثُ اَخَذْتَہٗ قَالَہٗ لَہٗ یَعْنِیْ سَیْفًا اِسْتَوْہَبَہٗ مِنَ الْغَنَائِمِ مسلم مین سعد بن ابی وقّاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکو رکھ دے جہان سے تو نے اوسکو لیا ہے ف غنیمت کے مال سے سعد بن ابی وقاص نے ایک تلوار اٹھائی اور حضرت سے مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی غنیمت کے مال مین سب تمہارےیون کا حق ہے بے تقسیم تجھکو کیون کر دیجے

۷۶۲ م عُثْمَانُ بْنُ اَبِی الْعَاصِ ضَعْ یَدَکَ عَلَی الَّذِیْ یَاْلَمُ مِنْ جَسَدِکَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ ثَلٰثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ قَالَهٗ لَهٗ مسلم مین عثمان بن ابی
العاص رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ وہان اپنا ہاتھ رکھہ جہان تیرے بدن مین درد ہوتا ہے
اور بسم اللہ تین بار کہہ اور سات بار کہہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ
یعنے مین پناہ مانگتا ہون خدا کی اور اوسکے قدرت کی اوس چیز کے شر سے جسکا مجھکو غم اور خوف ہے
ف مصابیح مین عثمان بن ابی العاص رضی سے روایت ہے کہتے ہین مینے اپنے درد اور بیماری کی حضرت
سے شکایت کی تب حضرت نے یہ دعا فرمائی سو مینے اوسپر عمل کیا مجھکو شفا حاصل ہوئی

دعا ہی شفا کی مرض

ق اُمُّ سَلَمَةَ طُوْفِیْ مِنْ وَرَآءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ قَالَهٗ لَهَا لَمَّا قَالَتْ اِنِّیْ اَشْتَكِیْ 763
بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو طواف کر لوگون کے پیچھے سوار
ہوکر یہ حضرت نے ام سلمہ سے فرمایا جب کہ اونہون نے کہا تھا کہ مین بیمار ہون ف معلوم ہوا
کہ حج مین بیمار کو سوار ہوکر طواف کرنا درست ہے

م ابوہریرة عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوْذُوْا 764
بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پناہ مانگو خدا کی خدا کے عذاب سے پناہ مانگو خدا کی قبر کے عذاب سے
پناہ مانگو خدا کی دجال کے فتنے سے پناہ مانگو خدا کی زندگی اور موت کے فتنے اور فساد سے

م جابر غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ فَاِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيْهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِاِنَاءٍ 765
لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ اَوْ سِقَاءٍ لَيْسَ وِكَاءٌ اِلَّا نَزَلَ فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَاءِ قَالَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ 822
فَالْاَعَاجِمُ عِنْدَنَا يَتَّقُوْنَ ذٰلِكَ فِيْ كَانُوْنِ الْاَوَّلِ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ بند کرو برتن کو اور دہانہ باندہا کرو مشک کا اسواسطے کہ تمام سال مین ایک ایسی رات
ہی کہ اوسمین وبا اترتی ہی جس برتن اور مشک کو کہلا پاتی ہی اوسکے اندر وبا گہس جاتی ہی لیث بن
سعد مصر کے محدث نے کہا کہ عجم کے لوگ ہمارے پاس ہین کانون اول مین اسکا بچاؤ کرتے
ہین ف کانون اول رومی مہینہ ہی خریف کی آخر فصل مین ہوتا ہی خلاصہ مطلب یہ کہ حدیث مین اس رات

سبب کہنے بند کرنے

کو معین نہین فرمایا کہ کب ہوتی ہی لیکن عجم کے لوگ کانون اوّل مین جانتے ہین شاید یون ہی ہو کہ اوس فصل مین ہوا بگڑ جاتی ہی لیکن اسپر یقین نہین تو برتنون کو ہر رات بند رکہنا چاہیے

۷۶۶ ق جابر غطوا الاناء واوکوا الاسقیة واغلقوا الباب واطفئوا السراج فان الشیطان لا یحل سقاء ولا یفتح بابا ولا یکشف اناء فان لم یجد احدکم الا ان یعرض علی انائه عودا ویذکر اسم الله علیه فلیفعل فان الفویسقة تضرم علی اهل البیت بیتهم بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ڈہانک رکہو برتن کو اور منہہ باندہو مشکون کا اور بند کرو دروازے کو اور گل کیا کرو چراغ کو اسواسطے کہ شیطان مشک اور دروازے اور برتن کو نہین کہولتا اور اگر کوئی برتن ڈہانکنے کو کچہ نہ پاوے تو لکڑی کو برتن پر آڑا رکہہ دیوے اور بسم اللہ کہے مقرر چوہا گہر والون کو جلا دیتا ہی یعنی اگر سوتے وقت چراغ روشن رہے تو چوہا بتی لیجاتا ہی تو گہر مین آگ لگ جاتی ہے ف حضرتؐ نے اس حدیث مین آداب سکہلائے کہ بسم اللہ کہہ کے رات کو یہ کام کرنا چاہیے اسمین برکت ہے فائدے ہین

۷۶۷ م جابر غیروا هذا الشیب واجتنبوا السواد مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ رنگ بدل ڈالو اسکا کسی چیز سے اور بچو سیاہی سے ف فتح مکے مین ابو قحافہ صدیق اکبرؓ کے باپ مسلمان ہوئے اونکی ڈاڑہی اور سر کے بال نہایت سفید تہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ خضاب کرنا درست ہی لیکن سیاہ خضاب کرنا مکروہ ہی نعمان کہتے ہین کہ وسمے کا خضاب درست ہی اسواسطے کہ بعضے اصحاب کرتے تہے سوا اسکے خضاب سیاہ رنگ درست نہین واللہ اعلم

۷۶۸ خ ابو هریرة فر من المجذوم کما تفر من الاسد لم یصل سنده بهذا الحدیث بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بہاگ کوڑہی سے جیسے تو شیر سے بہاگتا ہی بخاری نے اس حدیث کی پوری سند نہین بیان کی ف اس بیماری سے آدمی کو نفرت آتی ہی بات یہ ہے کہ بیمار کو زیادہ ضرر آتا ہی اسواسطے اوسکی صحبت سے منع فرمایا

۷۶۹ خ ابو موسی فکوا العانی واطعموا الجائع وعودوا المریض بخاری مین ابو موسیؓ سے روایت ہے

کہ حضرتؐ نے

کہ حضرت نے فرمایا کہ چھڑاؤ قیدی کو اور کھانا کھلاؤ بھوکے کو اور خبر عافیت پوچھو بیمار کی **ف** دشمن سے مظلوم کو چھڑانا فادر پر فرض ہی اور اطعام اور عیادت فرض کفایہ ہی

۷۷۰ **م** ابُوهُرَيْرَةَ قَاتِلْهُمْ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَقَدْ مَنَعُوْا مِنْكَ دِمَائَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ قَالَهُ لِعَلِيٍّ يَوْمَ خَيْبَرَ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قتل کرو اونکو یہان تک کہ وے گواہی دین کہ خدا کے سوائے کوئی معبود برحق نہین اور محمد خدا کا رسول ہی پھر جب اونہون نے یہ کیا تو تجھسے اپنے خون اور مال بچائے مگر حق بات پر اور حساب اونکا خدا پر ہی یہ حضرت نے علی مرتضی رضی سے فرمایا جنگ خیبر کے دن **ف** یعنے جب کافر نے کلمہ پڑہا تو اوسکی جان مارنا اور مال لوٹنا درست نہین لیکن خون سے بدلے خون ہوگا اور اگر مال ہوگا زکوۃ لیجاویگی اور اگر دے اپنی جان اور مال بچانے کے واسطے کلمہ پڑہ لیوینگے اور دل سے کافر رہینگے تو خدا اون سے حساب کریگا ہمکو ظاہر کا حکم ہی

۷۷۱ **م** ابُوهُرَيْرَةَ قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میانہ روی اختیار کرو اور راہ راست پر چلو **ف** یعنے عبادت بلکہ ہر چیز مین افراط اور تفریط سے بچو نہ عبادت مین ایسی کثرت بہتر جو افسردہ اور ملول کر ڈالے نہ ایسی قلت اچھی کہ دل پر اوسکی کچھہ تاثیر نہو

۷۷۲ **م** جُوَيْرِيَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَرِّبِيْهِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا يَعْنِيْ عَظْمًا مِنْ شَاةٍ اُعْطِيَتْهُ مَوْلَاتُهَا مِنَ الصَّدَقَةِ مسلم مین حضرت جویریہ رضی حضرت کی بی بی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس گوشت کو میرے پاس لاؤ اسواسطے کہ زکوۃ یا خیرات اپنے مقام کو پہنچ گئی **ف** حضرت نے کھانا مانگا حضرت جویریہ رضی نے کہا کہ یا حضرت اسوقت کچھہ حاضر نہین لیکن میری آزاد لونڈی کو خیرات کا گوشت ملا ہی وہ حاضر ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے جسپر زکوۃ اور خیرات ہمکو درست نہ تھی لیکن اول جب محتاج کو ملے اور محتاج نے دوسرے شخص کو دی تو اسکو درست ہوگئی

۷۷۳ **م** طَارِقُ بْنُ اَشْيَمَ قُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ تَجْمَعُ

لَكَ دُنْيَاكَ وَاٰخِرَتَكَ قَالَهُ لِرَجُلٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ اَقُولُ حِيْنَ اَسْاَلُ رَبِّي
مسلم مین طارق بن اشیم رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا یہ دعا پڑھ کہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي
وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي یعنے الہی مجھکو بخش اور مجھپر رحم کر اور مجھکو عافیت اور چین مین رکھہ اور مجھکو
روزی دیے سو مقرر یے لفظین تیری دین اور دنیا کی بہتری کی جامع ہین یہ حضرت نے اوس مرد سے
فرمایا جسنے کہا کہ یا رسول اللہ مین کیون کر کہا کرون جب کہ اپنے رب سے سوال کیا کرون
٧٧٤ م سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
كَثِيْرًا سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ قَالَ فَهٰؤُلَاءِ لِرَبِّي
فَمَا لِي قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي شَكَّ الرَّاوِيُّ فِي عَافِنِي
قَالَهُ لِاَعْرَابِيٍّ جَاءَهُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِي كَلَامًا اَقُولُهُ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ یون کہا کر کہ سوا اے خدا کے کوئی پرستش کے لائق نہین وہ اکیلا مالک ہی
اوسکا کوئی شریک نہین خدا سب سے بزرگ تر بڑائی والا اور سب تعریفین بہت سی خوبیان خدا ہی کے
واسطے ہین پاک ہی خدا جہان کا مالک نہ گناہ سے بچاؤ نہ بندگی کی طاقت بدون خدا کی مدد کے
جو سب پر غالب حکمت والا ہی اوس جنگلی آدمی نے کہا کہ یے تو خدا کی تعریفین ہوئین پھر مجھکو کیا اسنے یعنے
میرے فائدے کی چیز کچھہ فرمائے حضرت نے فرمایا یون کہا کر کہ الہی مجھکو بخش اور مجھپر
رحم کر اور مجھکو ٹھیک راہ پر چلا اور مجھکو روزی دے اور مجھکو عافیت مین رکھہ راوی کو شک ہے
کہ حضرت نے عافیت کی لفظ فرمائی یا نہین یہ حضرت نے اوس جنگلی آدمی سے فرمایا جو حضرت پاس آیا
تو اوسنے کہا کہ اے خدا کے پیغمبر مجھکو کوئی ایسا کلام سکھلائیے جسکو مین کہا کرون
٧٧٥ م حُذَيْفَةُ قُمْ يَا حُذَيْفَةُ فَأْتِنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ قَالَهُ لَيْلَةَ الْاَحْزَابِ مسلم مین حذیفہ رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اٹھہ اے حذیفہ اوس قوم کی ہمارے پاس خبر لے آ یہ حضرت نے جنگ خندق کی رات فرمایا
٧٧٦ م حُذَيْفَةُ قُمْ يَا نَوْمَانُ قَالَهُ صَبِيْحَةَ لَيْلَةِ الْاَحْزَابِ مسلم مین حذیفہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ اٹھہ او سونے والے حضرت نے حذیفہ رضی سے فرمایا جنگ خندق کی فجر کو ف جنگ خندق مین کفار نے

کئی دن

کئی دن تک مدینہ گہیرا ایک رات نہایت سرد ہوا چلی لوگ بدحواس ہوگئے تب حضرت نے حذیفہ کو خبر کو بہیجا
بہیجا پہر حذیفہ کو اپنا کمل اوڑہایا اونکو خوب نیند غفلت کی آگئی تب حضرت نے حدیث فرمائی اپنی فضل نفسہ جو پہلے
باب مین گذرا

۷۷۷ خ ابو سعيد قولوا اللهم صل على محمد عبدك ورسولك كما صليت على ابراهيم وبارك
على محمد وال محمد كما باركت على ابراهيم وال ابراهيم بخاری مین ابوسعید رضی سے روایت
کہ حضرت نے فرمایا کہ یون درود پڑہو کہ الہی اپنی مہر کر محمد پر جو تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہی جیسے تونے ابراہیم
پر مہر کی اور برکت کر محمد پر اور محمد کے آل پر جیسے تونے برکت کی ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر

۷۷۸ ق ابو حميد الساعدي قولوا اللهم صل على محمد وعلى ازواجه وذريته كما
صليت على ابراهيم وبارك على محمد وعلى ازواجه وذريته كما باركت على ابراهيم
انك حميد مجيد بخاری اور مسلم مین ابو حمید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ درود
یون کہا کرو کہ الہی اپنی مہر کر محمد پر اور اوسکی بی بیون پر اور اوسکی اولاد پر جیسے تونے مہر کی ابراہیم پر
اور برکت کر محمد پر اور اوسکی بی بیون پر اور اوسکی اولاد پر جیسے تونے برکت کی ابراہیم پر بیشک
تو سب خوبیون سراہا بڑائی والا ہے

۷۷۹ م ام سلمة قولي اللهم اغفر لي وله واعقبني منه عقبى حسنة قالت لها حين مات
ابو سلمة مسلم مین حضرت ام سلمہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یون کہہ کہ الہی مجہکو بخش
اور اوسکو یعنی خاوند کو اور اوسکے بعد مجہکو اوسکا نیک بدلا دے یہ حضرت نے حضرت ام سلمہ
رضی سے فرمایا جب کہ ابو سلمہ کا انتقال ہوا ف حضرت ام سلمہ کے اول خاوند یعنی ابو سلمہ کا جب انتقال ہوا
تب حضرت نے اون کو یہ تعلیم کی حق تعالی سے دعا قبول کی حضرت سے اونکا نکاح ہوا

۷۸۰ ق ابو سعيد قوموا الى سيدكم او الى خيركم يعني سعد بن معاذ فقعد عند النبي
صلى الله عليه واله وسلم فقال ان هؤلاء نزلوا على حكمك بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اٹہو اپنے سردار کی طرف یا یون فرمایا کہ اپنے سے افضل اور بہتر کی

مدینے یعنے سعد بن معاذ کی طرف پھر سعد حضرت پاس بیٹھے تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہ یہودی یہ تجویز پر راضی ہوکر اترے ہین **ف** بنی قریظہ ایک قوم تھی یہود کی حضرت سے اونہون نے عہد شکنی کی تھی حضرت نے اونکا قلعہ گھیر لیا تھا وے لوگ اس بات پر راضی ہوئے کہ سعد بن معاذ ہمارے حق مین تجویز کرین سو ہمکو قبول ہی سعد زخمی تھے حضرت نے اونکو مدینے سے بلایا جب وے آئے تب حضرت نے انصار سے یہ حدیث فرمائی سعد نے اون سب کے قتل کرنے کا حکم دیا چنانچہ اوس قوم کے مرد قتل ہوئے اور عورتین اور لڑکے لونڈی غلام ہوئے بعضے علما نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار اور علما کی تعظیم کے واسطے قیام کرنا درست ہی اور بعضون نے جواب دیا ہی کہ یہ قیام تعظیم کے واسطے نہ تھا بلکہ سعد زخمی تھے اون کے سنبھالنے کے واسطے حضرت نے قیام کا حکم کیا تھا چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ ایک دوسرے کے واسطے نہ قیام کیا کرو جیسے عجم کے لوگ کرتے ہین اور بعضے علما نے فرمایا ہی کہ قیام افراط تعظیم کے واسطے مکروہ ہی اور اہل علم اور دین کی تکریم کے واسطے درست ہے

م اَنَسٌ قُوْمُوْا اِلٰی جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰاتُ وَالْاَرْضُ قَالَهٗ حِیْنَ دَنَا الْمُشْرِکُوْنَ یَوْمَ بَدْرٍ

صحیح مسلم مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اٹھو اوس بہشت کی طرف جسکا پھیلاؤ آسمان اور زمین کے برابر ہے یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جسوقت جنگ بدر مین مشرک نزدیک آگئے **ف** یعنے اونکو قتل کرو اسواسطے کہ انکا قتل کرنا یا شہید ہونا ہر طرح بہتر ہی کہ اوسکا عوض بہشت ہے

ق اِبْنُ عَبَّاسٍ قُوْمُوْا عَنِّیْ وَلَا یَنْبَغِیْ عِنْدِی التَّنَازُعُ وَیُرْوٰی عِنْدَ نَبِیٍّ تَنَازُعٌ

بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اٹھو میرے پاس سے اور لائق نہین میرے پاس جھگڑا کرنا اور دوسری روایت یون ہی کہ پیغمبر پاس جھگڑا مناسب نہین **ف** حضرت نے مرض الموت مین دوات قلم مانگا بعضون نے کہا لاؤ بعضون نے کہا کچھ ضرور نہین کہ حضرت کو لکھانے مین تکلیف ہوگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا قصہ اسی باب مین مفصل ہو چکا

ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ کَخْ کَخْ اِرْمِ بِهَا اَمَا عَلِمْتَ اَنَّا لَا نَاْکُلُ الصَّدَقَةَ وَیُرْوٰی لَا تَحِلُّ لَنَا

الصدقة

الصَّدَقَةُ قَالَہٗ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حِيْنَ اَخَذَ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چھی چھی اسکو پہینک دے کیا تو نہین جانتا کہ ہم لوگ زکوة نہین کہاتے اور دوسری روایت یون کہ ہمکو زکوة حلال نہین یہ حضرت نے امام حسن علیہ سے فرمایا جب کہ اونہون نے زکوة کی کہجورون سے ایک کہجور اُٹھالی اور اپنے مُنہہ مین رکہہ لی **ف** حضرت امام حسن اوسوقت مین لڑکے تھے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سادات کو زکوة کا مال حرام ہے

۷۸۴ **ق** جَابِرٌ كُلْ فَاِنِّيْ اُنَاجِيْ مَنْ لَا تُنَاجِيْ يَعْنِي الثُّوْمَ الْمَطْبُوْخَ قَالَہٗ لِرَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ بخاری اور مسلم مین جابر رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو کہا اسواسطے کہ مین کانا پہوسی کرتا ہون اوس سے جس سے تو کانا پہوسی نہین کرتا **ف** حضرت کے روبرو دیگ ساگ آیا اوسمین لہسن کی بو آئی حضرت نے اوسکو نہ کہایا کسی صحابی سے فرمایا کہ تو کہا صحابی نے دیکہا کہ حضرت نہین کہاتے مین تو اوسنے بھی ہاتہہ کہینچا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے پکا لسن کہانا ہرچند حلال ہے مگر مین اس عذر سے نہین کہاتا کہ مجہسے اور جبرئیل سے کلام ہوا کرتا ہی اور اونکو اسکی بو سے نفرت ہے

۷۸۵ **ق** اِبْنُ عُمَرَ كُلُوْا فَاِنَّهٗ حَلَالٌ وَلٰكِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ طَعَامِيْ يَعْنِي الضَّبَّ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کہاؤ اوسکو یعنے سوسمار یعنے گوہ حلال ہی ولیکن وہ ہماری خوراک نہین **ف** حضرت ایک مجلس مین تھے سوسمار کا گوشت پختہ آیا کسینے کہا کہ یا حضرت یہ سوسمار کا گوشت ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے ہرچند یہ حلال ہی لیکن قریشی لوگ اسکو نہین کہاتے ہین یعنے شرعی کراہیت نہین طبیعی کراہت ہی امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک سوسمار حلال ہی اور یہی حدیث اونکی دلیل ہی اور امام اعظم کے نزدیک حلال نہین اون کے نزدیک یہ حکم ابتداء اسلام مین تھا

۷۸۶ **ق** اِبْنُ عُمَرَ كُلُوْا مِنَ الْاَضَاحِيْ ثَلٰثًا هٰذَا الْحَدِيْثُ مَنْسُوْخٌ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ قَبْلُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن تک کہاؤ اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے چنانچہ اسکا ذکر ہم آگے کر چکے ہین

ف ابن عمر كن في الدنيا كانك غريب او كانك عابر سبيل وعد نفسك في اصحاب القبور بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا مین رہ مسافر کی طرح یا کہ جیسے راہ چلتا اور اپنی جان کو قبر والے مُردون مین گن رکھہ ف عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے میرے دونون مونڈھون کو پکڑا پھر یہ حدیث فرمائی اور عبد اللہ بن عمر یون کہا کرتے تھے کہ جب تو صبح کرے تو شام کا منتظر مت رہ اور جب شام ہو تو صبح کی توقع مت رکھہ اور صحت کی حالت مین بیماری کے خیال سے جو عمل کرنا ہو سو کر لے یعنے صحت کو غنیمت جان بیماری مین کچھہ نہین ہو سکتا اور زندگی مین موت کا سامان کر حدیث مین یہ جو فرمایا کہ مسافر اور راہ چلنے والے کی طرح گذران کر یعنے جیسے مسافر سفر مین زیادہ بکھیڑا نہین کرتا اور ہردم اپنا وطن یاد کرکے زاد راہ کی فکر مین رہتا ہے اسیطرح مومن کو لازم ہی کہ دنیا کو سرائے جان کی بیہودہ حرص کو مار کر اپنے اصلی وطن سے غافل نہو ہردم وہان کا سامان کرتا رہے اور یہ جو فرمایا کہ آپکو مُردون مین شمار کر یعنے پریشانی اور تشویش دنیا کا سبب موت کی غفلت ہے اور جب موت یاد رکھی تو سب مشکل آسان ہی + شعر + چو آہنگ رفتن کند جان پاک + چہ بر تخت مردن چہ بر روی خاک + یہ حدیث زہد اور درویشی کی جڑ ہے اللہ ہماری آنکھین کھولے اور اسپر عمل نصیب کرے آمین

٧٨٨ خ ابو ايوب كيلوا طعامكم يبارك لكم فيه بخاری مین ابو ایوب رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تولا کرو اپنے ناج کو تمہارے لیئے اوسمین برکت ہوگی ف یعنے مول لیکر تولنا چاہیے کہ اگر کم ہو تو طلب کیجیئے اور اگر زیادہ ہو تو غیر کا حق پھیر دیجیئے اور ہر روز تول کر گھر مین خرچ کرنا بھی حکمت سے خالی نہین کہ حساب سے خرچ ہو ضرورت سے نہ زیادہ ہو نہ کم

٧٨٩ م ابو سعيد لقنوا موتاكم لا اله الا الله مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سکہلاؤ اپنے مُردون کو لا اله الا الله ف یعنے مرنے کے وقت لا اله الا الله پکار کے کہو تاکہ مرنے والا بھی سنکے سیکھے اور یون نہ اوس سے کہنا چاہیے کہ لا اله الا الله کہہ کہ شاید بدحواسی سے انکار کر بیٹھے

م ابُوهُرَيرَةَ لِيَاخُذْ كُلُّ رَجُلٍ بِرَاسِ رَاحِلَتِهٖ فَاِنَّ هٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيْهِ الشَّيْطَانُ ۷۹۰
قَالَهُ غَدَاةَ لَيْلَةَ التَّعْرِيْسِ مسلم مین ابوہریرہ رضؓسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چاہئے کہ پکڑے رہے ہر ایک مرد اپنے اونٹ کے سر کو سو مقرر یہ منزل ہی کہ اسمین ہمارے پاس شیطان آیا یہ حضرت نے لیلۃ التعریس کی فجر کو فرمایا **ف** جنگ خیبر سے پلٹتے آخر شب حضرت اور تمام سو گئے فجر کی نماز قضا ہو گئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے یہ مکان ہی شیطان کا ایسا نہو کہ شیطان کسیکے اونٹ کو بہگا دیوے تو ہوشیاری کرنا چاہئے

ف عَائِشَةُ لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهٗ فَاِذَا كَسَلَ اَوْ فَتَرَ قَعَدَ وَيُرْوٰى فَلْيَقْعُدْ ۷۹۱
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضؓسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چاہئے کہ نماز پڑہا کرے ہر ایک شخص جب تک خوش دل اور چست رہے پہر جب کاہل یا سست ہو تو بیٹھہ رہے اور دوسری روایت یون ہی کہ اوسکو بیٹھہ رہنا چاہئے **ف** انس رضؓسے روایت ہی کہ حضرت نے مسجد مین رسی لٹکی دیکھی پوچھا یہ کیا ہی لوگون نے کہا کہ حضرت زینب کا دستور ہی کہ جب تہجد کی نماز مین سست ہو جاتی ہین تو اسکو تہا بہہ لیتی ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے سستی مین نفل نماز پڑہنا لطف نہین

م جَابِرٌ لِيُصَلِّ مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فِيْ رَحْلِهٖ قَالَهٗ فِيْ يَوْمٍ مَطِيْرٍ فِيْ سَفَرٍ مسلم مین جابر رضؓسے روایت ۷۹۲
کہ حضرت نے فرمایا چاہئے کہ نماز پڑہ لیوے جو شخص کہ تم مین سے چاہے اپنے بستر پر یہ حضرت نے مینہہ برسنے کے دن سفر مین فرمایا **ف** معلوم ہوا کہ مینہہ کے عذر سے جماعت مین نہ حاضر ہونا درست ہی

م ابْنُ مَسْعُوْدٍ لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ وَاِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ ۷۹۳
الْاَسْوَاقِ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضؓسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چاہئے کہ تم مین سے عقلمند اور ہوشیار لوگ میرے قریب ہوا کرین پہر اون سے بعد وے لوگ ہوا کرین جو اون سے میل رکہتے ہون اور تم بچو بازارون کے بک بک سے یعنے مسجد اور جماعت مین بازار کی طرح شور اور ہجوم نکرو **ف** عبد اللہ بن مسعود رضؓسے روایت ہی کہ حضرت کا دستور تہا کہ جماعت کے وقت ہمارے مونڈہون کو ملاتے تہے اور فرماتے تہے کہ برابر ہو جاؤ اور قیام مین مختلف نہو

نہین تو تمہارے دلون مین اختلاف پڑ جاویگا پہر حضرت یہ حدیث فرماتے تھے اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ امام کے قریب اہل علم اور عقل کہڑے ہون تاکہ مسائل کو سیکہین اور اگر امام کو سہو واقع ہو تو
اوسکو خبردار کرین اور علما کے بعد درجہ بدرجہ لوگ صف مین کہڑے ہون ابوبکر صدیقؓ کا دستور تھا
کہ نماز مین حضرت کے پیچھے برابر کہڑے ہوتے تھے اوس جگہہ دوسرا شخص نہین کہڑا ہوتا تھا

۷۹۴ م ابو سعید لینبعث من کل رجلین احدھما والاجر بینھما یعنی فی الجھاد قالہ لبنی
لحیان حین بعث الیھم بعثا مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چاہئے کہ دو آدمیون
مین سے ایک آدمی جہاد کو جاوے اور ثواب دونون مین برابر ہے یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا
جب قوم بنی لحیان پر لشکر بہیجا ف یعنے ہر قوم سے آدہے آدمی جہاد کو جاوین اور آدہے
آدمی مجاہدین کے جورو لڑکون کی خبرگیری کرین گے ثواب دونونکو برابر ملیگا

۷۹۵ ق عائشۃ مروا ابابکر یصل بالناس بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ
فرمایا حضرت نے کہ کہو ابوبکرؓ سے کہ لوگون کو نماز پڑہاوے ف حضرت نے مرض الموت مین یہ حدیث
فرمائی اور پانچ دن اون سے امامت کروائی چنانچہ اسکا مفصل قصہ دوسرے باب مین گذرا جو عہدہ
حضرت کو خاص تھا یعنے امامت کا سو اپنی حیات مین ابوبکر صدیقؓ کو دیا اسمین صاف اشارہ ہے خلافت کا
گویا حضرت نے اون کو اپنا ولیعہد کیا

۷۹۶ خ ابن عباس مرہ فلیتکلم ولیستظل ولیقعد ولیتم صومہ یعنی ابا اسرائیل
بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس سے کہہ دے کہ بولے اور اپنے
اوپر سایہ کرے اور بیٹھے اور اپنا روزہ تمام کرے ف حضرت نے ایک شخص کو دیکھا کہ دہوپ
مین چپکا کہڑا ہے اسکا سبب پوچھا لوگون نے کہا کہ یہ ابو اسرائیل ہے اسنے نذر مانی ہے کہ روزہ رکھے
دہوپ مین کہڑا رہے اور کسی سے کلام نہ کرے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی روزہ عبادت تھا اوسکی
اجازت دی اور نہ بولنا اور دہوپ مین کہڑا ہونا عبادت نہ تھا اوسکو منع فرمایا معلوم ہوا کہ غیر مشروع نذر کا ادا کرنا نہ چاہئے

۷۹۷ م ابن عمر مرہ فلیراجعھا ثم لیدعھا حتی تطھر ثم تحیض حیضۃ اخری فاذا طھرت

فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ اَنْ يُجَامِعَهَا اَوْ يُمْسِكَهَا فَاِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَآءُ

مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس سے کہہ دے کہ اپنی جورو سے رجعت کرے سے اپنے طلاق کو باطل کرے پہر اوسکو اپنی جورو بنا دے پہر اوسکو حیض سے پاک ہونے دے پہر دوسرا حیض اوسکو آ دے پہر جب دوسرے حیض سے پاک ہو تو صحبت کرنے سے پہلے چاہے اوسکو طلاق دیوے اور چاہے اوسکو اپنے گہر مین رکہے سو مقرر یہی عدت ہے جسکا خدا نے حکم کیا ہی کہ عورتون سے طلاق مین ہوا کرے **ف** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہون نے اپنی جورو کو حیض مین طلاق دی عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ حال حضرت سے کہا حضرت خفا ہوئے پہر یہ تنبیہ فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض مین طلاق دینا بشدت مکروہ ہے اسکو فقہ مین طلاق بدعی کہتے ہین سنت یہ ہی کہ جب عورت حیض سے پاک ہو تو بدون صحبت کے اوسکو طلاق دیوے

۷۲۱ **ف** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مُرِيْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلْ لِيْ اَعْوَادًا اُكَلِّمُ النَّاسَ عَلَيْهَا

بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے انصاری عورت سے فرمایا کہ اپنے بڑہئی غلام سے کہہ دے کہ میرے واسطے لکڑیون کا منبر بنا دے کہ اوسپر مین لوگون سے کلام کیا کرون **ف** ایک انصاری عورت کا رومی غلام بڑہئی کا کام کرتا تھا حضرت نے اوس سے منبر کی فرمایش کی چنانچہ اوسنے بنایا تہا حضرت اوسپر خطبہ پڑہا کرتے تھے اور جب منبر نہ تہا تو ایک پر ستون کو ٹیک دیکر خطبہ پڑہتے تھے حضرت کو اوسمین تکلیف ہوتی تھی ایک صحابی نے جنکا نام تمیم تھا عرض کی کہ یا حضرت منبر بنوائیے جیسا شام کے ملک مین ہوتا ہے تب حضرت نے منبر بنوایا

۷۴۹ **ف** عَائِشَةَ نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ لَهَا مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ چٹائی لا دے مسجد سے **ف** گہر مین ایک مکان تھا وہان عورتین نماز پڑہتی تہین اوسکو مسجد فرمایا اس حدیث مین حضرت کی مسجد مراد نہین اسواسطے کہ حضرت عائشہ اوسوقت حائض تہین اور حائض کو مسجد مین جانا درست نہین اور یا یہ مطلب کہ حائض عورت ہاتہ بڑہا کے مسجد سے اگر کوئی چیز اٹھا لیوے تو درست ہے حائضہ کو مسجد کے اندر جانا منع ہے

۸۰۰ خ عائشة هريقوا علي من سبع قرب لم تحلل اوكيتهن لعلي اعهد الى الناس قالت
حين اشتد وجعه في مرضه الذي مات فيه بخاری مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ انڈیلو میرے اوپر سات مشکین جنکے دہانے نہ کھلے ہون تا کہ مین لوگون کو وصیت کرون یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ حضرت کو درد کی شدت ہوئی اوس بیماری مین جسمین حضرت کا انتقال ہوا **ف** حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ہمنے حضرت کو ایک تغار مین بٹھلایا اور اون مشکون سے پانی ڈالنا شروع کیا یہان تک کہ حضرت نے اشارہ کیا کہ بس پھر حضرت باہر نکلے اور نماز پڑہائی اور خطبہ پڑہا معلوم ہوا کہ حضرت کو بیماری مین گرمی کی کمال شدت تہی یہ زہر کا اثر تہا جو خیبر مین یہودی عورت سے دیا تہا

۸۰۱ ق انس يسروا ولا تعسروا وسكنوا ولا تنفروا بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگون سے نرمی اور آسانی کرو اور سخت نہ پکڑو اور تسکین اور دلاسا دو اور نہ بہڑکا دو **ف** یعنے نرمی چاہیے تاکہ لوگ دین سیکہین بدخلقی اور سختی لازم نہین کہ لوگ وحشت کرین

الباب العاشر

یہ دسوان باب ہے اسکے اول مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لام تاکید ہے

۸۰۲ م عمر لاخرجن اليهود والنصارى من جزيرة العرب حتى لا ادع فيها الا مسلما
مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مقرر نکال دونگا یہود اور نصاری کو عرب کے ٹاپو سے یہان تک کہ سوائے مسلمان کے اوسمین کسیکو نہ چہوڑونگا **ف** عرب مبدا اسلام ہی تو حکمت یہی تہی کہ وہان سوا اسکے مسلمانون کے کوئی نرہے چنانچہ فاروق اعظم نے بموجب اس حدیث کے یہود کو خیبر وغیرہ سے نکالا اور شام مین رکہا

۸۰۳ ق سهل بن سعد لاعطين الراية غدا رجلا يفتح الله على يديه يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله يعني عليا رضي الله عنه قاله يوم خيبر بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین کل علم دونگا اوس مرد کو جسکے ہاتون پر خدا فتح

کرنگا وہ خدا اور رسول کو چاہتا ہی اور خدا اور رسول اوسکو چاہتے ہین سبنے علی مرتضی کو حضرت نے
جنگ خیبر کے دن فرمایا **ف** جنگ خیبر مین حضرت نے شب یہ فرمایا تو رات کو اصحاب چرچا کیا
کئے کہ دیکھئے یہ دولت کسکو نصیب ہو صبح کے وقت حضرت کی خدمت مین اصحاب حاضر ہوئے
ہر ایک شخص اسکا امیدوار تھا سو حضرت نے فرمایا کہ علی مرتضی کہان ہین لوگون نے کہا کہ یا حضرت
اونکی آنکھین آتی ہین حضرت نے اونکو بلایا اور لب مبارک اونکی آنکھہ پر لگائے اوسی وقت صحت ہوگئی
پھر حضرت نے اونکو علم دیا خدا اسنے اون کے ہاتھ فتح نصیب کی اس حدیث سے علی مرتضی کی بڑی
عمدہ فضیلت ثابت ہوئی

۸۰۴ خ اَبُوْسَعِیْدِ بْنِ الْمُعَلّٰی لَاُعَلِّمَنَّکَ سُوْرَۃً ھِیَ اَعْظَمُ السُّوَرِ فِی الْقُرْاٰنِ قَالَہٗ لَہٗ
بخاری مین ابو سعید بن معلی سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ البتہ مین تجھکو ایک سورت سکھلاؤن گا
جو قران کی سب سورتون سے بزرگ اور افضل ہے **ف** مراد سورہ فاتحہ ہے چنانچہ پہلے مذکور ہو چکا

۸۰۵ م اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَحَبُّ اِلَیَّ
مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ اور الحمد للہ
اور لا الہ الا اللہ کا کہنا میرے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ پیارا ہے جس پر آفتاب کی چمک پڑتی ہے

۸۰۶ م اَلزُّبَیْرُ لَاَنْ یَاْخُذَ اَحَدُکُمْ اَحْبُلَہٗ ثُمَّ یَاْتِیَ الْجَبَلَ فَیَاْتِیَ بِحُزْمَۃٍ مِنْ حَطَبٍ عَلٰی ظَھْرِہٖ
فَیَبِیْعُھَا فَیَکُفَّ اللّٰہُ بِھَا وَجْھَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَیَسْتَغْنِیَ بِثَمَنِھَا خَیْرٌ لَہٗ مِنْ اَنْ یَسْاَلَ النَّاسَ
اَعْطَوْہُ اَوْ مَنَعُوْہُ مسلم مین زبیر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی اپنی رسیان لیوے
پھر پہاڑ مین جاوے سو اپنے پیٹھہ پر لکڑیون کا گٹھا لاوے پھر اوسکو بیچے تا کہ خدا اوسکے سبب
سے اوسکی آبرو رکھے اور دوسری روایت ہی کہ اوسکی قیمت سے اپنا کام چلاوے تو یہ اوسکے حق
مین لوگون سے سوال کرنے سے بہتر ہی اوسکو دیوین یا نہ دیوین **ف** یعنے لکڑیان بیچ کھانا
سوال سے بہتر ہی اسواسطے کہ سوال مین ایک تو ذلت ہے دوسرے حصول مطلب کا یقین نہین ملے یا نہ ملے

۸۰۷ م اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَاَنْ یَجْلِسَ اَحَدُکُمْ عَلٰی جَمْرَۃٍ فَتُحْرِقَ ثِیَابَہٗ فَتَخْلُصَ اِلٰی جِلْدِہٖ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ

اَنْ یَجْلِسَ عَلٰی قَبْرٍ مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا بیٹھنا چنگاری پر کہ اوسکا کپڑا جلا کر کہال کو سے لگے یہ بہتر ہی اوسکے حق مین قبر پر بیٹھنے سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر پر بیٹھنا یا قبرون پر چلنا پھرنا سخت گناہ ہے

۸۰۸ م اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ لَاَنْ یَمْتَلِیَ جَوْفُ اَحَدِکُمْ قَیْحًا حَتّٰی یُرِیَہٗ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَمْتَلِیَ شِعْرًا مسلم مین ابوہریرہ اور سعد بن ابی وقاص رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا پیٹ بہرنا پیپ سے یہان تک کہ اوسکے پہیپڑے تک پہنچے یہ اوسکے حق مین بہتر ہے اپنے پیٹ کو شعر کے بہرنے سے ف یعنے شعر گوئی یا شعر خوانی کا شغل غالب رکہنا اور قرآن اور علوم شرعی پر کم متوجہ ہونا سخت قبیح ہی اسواسطے کہ اکثر اشعار مدح بیہودہ اور ہجو مذموم اور مبالغہ سے خالی نہین تو شعر گوئی اور شعر خوانی گویا کذب اور افترا پردازی کی ورزش ہی اور پریشان خاطری تو نقد وقت ہے کہ تلاش مضمون تازہ مین شاعر و کج کیا کیا کونین جہانکنے پڑتے ہین لیکن اگر گاہ گاہ شعر سخن سے دل لگا وے مگر اکثر اوقات علوم دین مین صرف کرے تو منع نہین کہ حضرتؐ نے بھی اشعار گاہ گاہ سنے ہین لیکن حق مضمون کے

۸۰۹ ق اِبْنُ عَبَّاسٍ لَاَنْ یَّمْنَحَ الرَّجُلُ اَخَاہُ اَرْضَہٗ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَاْخُذَ عَلَیْھَا خَرَاجًا مَّعْلُوْمًا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مفت دینا مرد کا اپنی زمین اپنے بہائی مسلمان کو بہتر ہی اوسکے حق مین اوس سے معین محصول لینے سے ف باب اول مین زمین سے محصول لینے کا مسئلہ مذکور ہو چکا

۸۱۰ خ سَھْلُ بْنُ سَعْدٍ لَاَنْ یَّھْدِیَ اللّٰہُ بِکَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَیْرٌ لَّکَ مِنْ اَنْ تَکُوْنَ لَکَ حُمْرُ النَّعَمِ بخاری مین سہل بن سعد رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کا ہدایت کرنا ایک مرد کو تیرے سبب سے تیرے واسطے بہتر ہی تجہکو سرخ اونٹ ملنے سے ف عرب کے نزدیک سرخ اونٹ عمدہ مال ہی یعنے تیرے سبب سے اگر ایک آدمی مسلمان ہووے تو یہ دنیا کے مال سے بہتر ہی اسواسطے کہ ثواب کو بقا اور دنیا کو فنا ہی یہ حضرتؐ نے علی مرتضی رضؓ سے فرمایا جب کہ اونکو جنگ خیبر مین علم دیا

م ابوہریرۃ لتؤدن الحقوق الی اھلھا یوم القیمۃ حتی یقاد للشاۃ الجلحاء من الشاۃ القرناء۔ مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر حق دارون کو حق دلائے جاوینگے قیامت کے دن یہانتک کہ بدلا لیا جاویگا منڈی بکری کا سینگ دار بکری سے

ف یعنے ظلم اور حق تلفی سے بچو کہ قیامت مین انصاف ہوگا آدمی تو یکطرف جانورون کی بھی زیادتی کا عوض ہوگا کہ اگر سینگ دار بکری نے منڈی بکری کو مارا ہوگا تو منڈی کو حکم ہوگا کہ سینگ دار کو اپنے

۴۱۳ ق ابوسعید لتتبعن سنن من کان قبلکم شبرا بشبر وذراعا بذراع حتی لو دخلوا جحر ضب لتبعتموہ قلنا یا رسول اللہ الیھود والنصاری قال فمن۔ بخاری اور مسلم مین ابوسعید رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ تم چلوگے اگلے لوگون کے چالون پر بالشت بالشت بہر اور ہاتھ ہاتھ بہر یہانتک کہ اگر وے سوسمار کے سوراخ مین گھسے ہون گے تو تم بھی اونکی پیروی کروگے ہمنے کہا یا رسول اللہ کہ کیا یہود اور نصاری کی چال پر چلین گے حضرتؐ نے فرمایا اگر یہی نہین تو پہر کون سے یعنے یہود نصاری ہی مراد ہین انہین کی چال پر چلوگے ف فی الحقیقت جیسا حضرتؐ نے فرمایا ویسا ہی ہوا کہ اس امت کے عوام خلقت مین شرک اور بدعت نہایت رائج ہوگئی قبر پرستی اور پیر پرستی اور بد اعتقادی علی العموم ظاہر ہے یہود نصاری کے قدم بقدم ہوگئے بلکہ تعزیہ دارون اور پیر پرستون نے ایسے اختراعات کئے ہین کہ یہود اور نصاری کو بھی مات کرگئے ہین

۴۱۳ ق النعمان بن بشیر لتسون صفوفکم او لیخالفن اللہ بین قلوبکم۔ بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیر رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ برابر کرو اپنی صفون کو نہین تو خدا پہوٹ ڈالدیگا تمہارے دلون مین ف یعنے جماعت کے صف برابر نہونے کا یہ اثر ہے کہ آپسمین اختلاف پڑجاوے گا اور تکرار ہوگی تو رنج ہوگا

۴۱۴ ق ابن مسعود للہ افرح بتوبۃ عبدہ المؤمن من رجل نزل فی ارض دویۃ مھلکۃ معہ راحلتہ علیھا طعامہ وشرابہ فوضع راسہ فنام نومۃ واستیقظ وقد ذھبت راحلتہ فطلبھا حتی اذا اشتد علیہ الحر والعطش او ما شاء اللہ

قَالَ ارْجِعْ إِلَى مَكَانِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ فَأَنَامُ حَتَّى أَمُوتَ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى سَاعِدِهِ لِيَمُوتَ فَاسْتَيْقَظَ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَشَرَابُهُ فَاللّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِهِ وَزَادِهِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق تعالی اپنے ایماندار بندے کے توبہ کرنے سے اوس مرد سے بہی زیادہ تر فرحت ناک ہوتا ہی جو جنگل بیدان ہلاکی کے مکان مین اُترا اور اوسکے ساتہہ سواری تہی اوپر اوسکا کہانا اور پانی تہا سو اوس مرد نے اپنے سر کو زمین مین رکہا پہر ایک نیند سوکر اس حال مین جگا کہ اوسکی سواری جا چکی تہی سو اوسنے اوسکی تلاش کی یہان تک کہ جب اوسپر گرمی اور پیاس وغیرہ کی شدت ہوئی اوسنے کہا اب دل پلٹ چل اوسی مکان مین جہان مین تہا سو وہین سورہون تا اینکہ مرجاؤن سو اوسنے اپنا سر اپنی کلائی پر رکہا تا کہ مرجاوے پہر جاگ پڑا تو کیا دیکہتا ہی کہ اوسکی سواری موجود ہی اوسپر اوسکا زادراہ اور پانی ہی تو حق تعالی اپنے مومن بندے کی توبہ کے سبب اس مرد سے بہی زیادہ تر خوش ہوتا جو اپنی سواری اور زادراہ پاکر خوش ہوگیا **ف** یعنی مومن کی توبہ سے کمال رضاے الہی حاصل ہوتی ہی اسواسطے کہ توبہ سے گناہ مٹ جاتے ہین بندہ عذاب سے بچ جاتا ہے

۸۱۵ خ أَبُو هُرَيْرَةَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ بِمَا أَخَذَ الْمَالَ أَمِنْ حَلَالٍ أَمْ مِنْ حَرَامٍ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگون پر ایسا زمانہ آوے گا کہ آدمی کچہہ پرواہ نکریگا کہ اوسنے کہان سے مال کو لیا حلال سے یا حرام سے **ف** یعنے سے وہی رائج ہوگی مال حاصل کرنے مین شدت حرص اور ضعف ایمان کے سبب سے حلال اور حرام کی کچہہ تمیز باقی نرہے گی خواہ رشوت سے ملے خواہ چوری سے خواہ خرچی خواہ سود خوری خواہ ظلم خواہ دغابازی سے چنانچہ اس زمانے کا حال ہی کہ جسطرح پاتے ہین سمیٹتے ہین گویا موت اور قیامت سے خبر نہین

۸۱۶ م أَبُو هُرَيْرَةَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُولُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ قُتِلَ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگون پر ایک زمانہ آویگا کہ نہ جانے گا قاتل کہ کس بات مین اوسنے قتل کیا اور نہ مقتول جانے گا کہ کس بات پر مارا گیا **ف** یعنے ایسا

زمانہ بگڑیگا کہ بلا سبب اور بے جہت خونریزی ہوگی ایسا بڑا گناہ لوگون کو آسان معلوم ہوگا چنانچہ جنگ اکثر بے سبب ہوجاتی ہی دہلی اور لکہنؤ کے بانکون مین حرف آنکہہ ملانے پر تلوار چلتی ہی آدمی کی جان کو چیونٹی برابر بھی نہین جانتے گویا بھی انسان کو بناتے ہین جو ناحق حلال کر ڈالتے ہین

۸۱۷ خ ابُوسَعِیْدٍ لَیُحَجَّنَّ الْبَیْتُ وَلَیُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوْجِ یَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ بخاری مین ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر کعبے کا حج اور عمرہ ہوگا یاجوج ماجوج کے نکلنے کے بعد **ف** معلوم ہوا کہ یاجوج ماجوج کی ہلاکی کے بعد اسلام قائم رہے گا حج اور عمرہ ادا ہوگا بعضے علما نے کہا ہی کہ اون کے ہلاک ہونے کے بعد بیس برس تک آدمیون کا قیام رہیگا واللہ اعلم

۸۱۸ ق سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ لَیَدْخُلَنَّ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا اَوْ سَبْعُمِائَۃِ اَلْفٍ اَلشَّکُّ مِنْ اَبِیْ حَازِمٍ مُتَمَاسِکُوْنَ اٰخِذٌ بَعْضُہُمْ بَعْضًا لَا یَدْخُلُ اَوَّلُہُمْ حَتّٰی یَدْخُلَ اٰخِرُہُمْ وُجُوْہُہُمْ عَلٰی صُوْرَۃِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین داخل ہونگے میری امت کے ستر ہزار یا یون فرمایا کہ ستر لاکہہ یہ شک ابو حازم تابعی کو پڑی جو اس حدیث کا ایک راوی ہی حضرت نے فرمایا وے لوگ بہشت مین جاوینگے ملے ہوئے ایک دوسرے کو تہامے ہوئے اون کے اگلے نہ داخل ہونگے جبتک کہ اون کے پچھلے نہ داخل ہونگے یعنے ایک قطار ہوکر برابر یکبارگی اندر جاوینگے اون کے چہرے چودہوین رات کے چاند کی صورت پر ہونگے

۸۱۹ ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَیُرْفَعَنَّ اِلَیَّ رِجَالٌ مِّنْکُمْ حَتّٰی اِذَا اَہْوَیْتُ اِلَیْہِمْ لِاُنَاوِلَہُمْ اُخْتُلِجُوْا دُوْنِیْ فَاَقُوْلُ اَیْ رَبِّ اَصْحَابِیْ فَیُقَالُ اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے لائے جاوینگے تم مین سے چند لوگ یہان تک کہ جب مین اونکی طرف جہکونگا کہ حوض کوثر کا پانی اونکو دون تو وے لوگ میرے پاس سے ہٹا دیے جاوینگے تو مین کہونگا کہ اے میرے رب یہ تو میرے ساتھی ہین تو حکم ہوگا تو نہین جانتا کہ اونہون نے تیرے بعد کیا بدعتین نکالین **ف** عرب کے چند گروہ مسلم

حضرت کے بعد مرتد ہوگئے تھے جنکو صدیق اکبر نے قتل کیا وے لوگ اس حدیث مین مراد ہین

۹۲۰ خ لَيُصِيبَنَّ أَقْوَامًا سَفْعٌ مِنَ النَّارِ بِذُنُوبٍ أَصَابُوهَا عُقُوبَةً ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ فَيُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّونَ بخاری مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چند لوگون کو سوختگی دوزخ کا اثر لگ جاویگا گناہون کے سبب جو اون سے ہوگئے یہ عذاب ہوگا بدکاری کا بدلا پھر خدا اونکو بہشت مین داخل کریگا اپنی مزید رحمت سے اور اونکا لقب جہنمی ہوگا

ف نوادر الاصول مین روایت ہی کہ یے لوگ جناب الہی مین عرض کرینگے کہ الہی جیسے تونے اپنے کرم سے ہمکو دوزخ سے نکالا ویسی ہی یہ لقب بھی دور کردیجئے تو حق تعالی ایک فرشتے کو بھیجیگا وہ اون کے ہاتہون سے اس لقب کو مٹا ڈالیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان بدکار ہمیشہ دوزخ مین نرہینگے ایمان کی برکت سے آخر کو نجات پاوینگے

۹۲۱ م أَبُو هُرَيْرَةَ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ أَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مقرر باز رہین لوگ اپنی آنکھہ اوٹھانے سے نماز مین دعا کے وقت آسمان کی طرف نہین تو اونکی نظرین چہین لی جاوینگی ف نماز مین دعا کے وقت آسمان کی طرف آنکھہ اٹھانا درست نہین اسواسطے کہ حقتعالے مکان سے پاک ہی

۹۲۲ م أَبُو هُرَيْرَةَ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُونُنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ضرور باز رہین لوگ جمعہ چہوڑنے سے نہین تو خدا اون کے دلون پر مُہر کردیگا پھر بیشک وے غافلون مین ہوجاوینگے

ف یعنے جمعہ چہوڑنے کی یہ سزا ہی کہ دل پر غفلت کی مُہر ہوجاتی ہی اور جب غفلت ہوئی تو رحمت الہی سے دور پڑا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمعہ کی نماز فرض ہے بدون شرعی عذر کے اوسکا ترک کرنا ہرگز درست نہین

۹۲۳ م أَبُو هُرَيْرَةَ لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ لَيَثْنِيَنَّهُمَا مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لبیک کہیگا عیسی بن مریم روحا کی راہ مین خواہ حج کرتے خواہ عمرہ کرتے یا عمرہ اور حج ساتھہ ہی کریگا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت کے قریب

جب حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے اتریں گے تو شریعت محمدی پر عمل کرین گے اور کعبے کا حج یا عمرہ کرین گے روحا ایک مقام کا نام ہے مدینے اور مکے کے درمیان

فَصْلٌ فِي اَنْوَاعٍ شَتّٰى

اس فصل مین بہت قسم کی حدیثین ہین

٨٢٤ ف ابوہریرۃ اٰیَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ منافق کی تین نشانیان ہین کہ جب بات کہے تو جھوٹھ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب اوسکے پاس امانت رکھیے تو چوری کرے

٨٢٥ ف انس اِبْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر قوم کا بہانجا اوسی قوم مین داخل ہی ف یعنے جب کوئی قریب وارث نہ باقی رہے تو بہانجا اپنے ماموں کا وارث ہے اور ماموں بہانجے کا وارث ہے

٨٢٦ ف ابن مسعود اَجَلْ اِنِّیْ اُوْعَكُ کَمَا یُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَهٗ فِیْ مَرَضِهٖ حِیْنَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِیْدًا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مجھکو تپ کی شدت ہوتی ہی جیسے کہ تم مین سے دو مردون کو ہوتی ہی یہ حضرت نے اپنی بیماری مین فرمایا جب کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ یارسول اللہ آپ کو تپ مین نہایت تڑپ اور سخت بیتابی ہوتی ہی ف یعنے جتنی تکلیف دو مردون کو ہوتی ہی اوتنی مجھ پر ہوتی ہی تو زیادہ بیقراری ہوا جاہے حضرت پر زیادتی تکلیف کا یہ سبب ہے کہ تا ثواب زیادہ ہو اسواسطے کہ جتنی تکلیف زیادہ اوتنا ثواب زیادہ

٨٢٧ ف ابوہریرۃ اُحُدٌ جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ احد ایسا پہاڑ ہی کہ ہمسے محبت رکہتا ہی اور ہم اوس سے محبت رکھتے ہین

٨٢٨ ف عائشۃ اَحْیَانًا یَاْتِیْنِیْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّ عَلَیَّ فَیُفْصَمُ عَنِّیْ وَقَدْ وَعَیْتُ مَا قَالَ وَاَحْیَانًا یَتَمَثَّلُ لِیَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَیُکَلِّمُنِیْ فَاَعِیْ مَا یَقُوْلُ قَالَهٗ حِیْنَ

سَاَلَہُ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ کبھی مجھکو وحی آتی ہی جیسے گھنٹے کی جھنکار اور وہ مجھپر نہایت سخت گذرتی ہے
پھر موقوف ہوجاتی ہی جب کہ مین یاد کرچکتا ہون اور کبھی میرے پاس فرشتہ مرد کی صورت بن کے آتا ہی
سو مجھسے کلام کرتا ہی تو مین یاد کرلیتا ہون جو کہ مجھسے کہتا ہی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ حارث
بن ہشام نے حضرت سے پوچھا کہ آپ کو وحی کسطرح آتی ہی **ف** بخاری مین حضرت عائشہ
رضی سے روایت ہے کہ حضرت کو دیکھا گرگر اسنے جاڑے مین وحی آتے کہ حضرت کی پیشانی سے پسینہ پھوٹ نکلتا تھا

۸۲۹ م اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِذْنُكَ عَلَيَّ اَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَتَسْتَمِعَ سِوَادِيْ حَتّٰى اَنْهَاكَ قَالَ لَهٗ
مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھکو اجازت میرے پاس آنیکی یہی
ہی کہ تو پردہ اُٹھا دے اور میرے بھید کی بات سنے جبتک کہ مین تجھکو منع نکرون یہ حضرت نے عبداللہ
بن مسعود سے فرمایا **ف** عبداللہ بن مسعود حضرت کے خادم تھے جب قران مین یہ حکم ہوا کہ حضرت
کے گھر مین لوگ بے اجازت نہ آوین تب حضرت نے عبداللہ سے یہ حدیث فرمائی یعنے تجھکو بار بار
اجازت مانگنے کی حاجت نہین کہ کام خدمت مین حرج ہوگا تیرا اندر آنا اور میرا منع نکرنا یہی دلیل ہی
اجازت کی اور جب کہ مین تجھکو منع کرون اوسوقت آنا درست نہین

۸۳۰ خ اَبُوْ اَيُّوْبَ اَرِبَ مَا لَهٗ **ف** تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَ
تُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ دَعِ النَّاقَةَ قَالَهٗ لِاَعْرَابِيٍّ اَخَذَ بِخِطَامِ نَاقَتِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يُدْنِيْنِيْ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ صرف بخاری مین ابوایوب رضی سے
اتنی روایت ہی کہ حضرت نے جنگلی آدمی کو فرمایا کہ نامراد ہوجیو کیا اسکو ہوا ہی اور بخاری اور مسلم دونون
مین متفق یون روایت ہے کہ تو عبادت کرے خدا کی اور اوسکے ساتھ کسیکو شریک نہ کرے اور
نماز کو قائم کرے اور زکوۃ دیوے اور برادری کا حق ادا کرے چھوڑ دے میری اونٹنی کو یہ حضرت
نے اوس جنگلی آدمی سے فرمایا جسنے حضرت کی اونٹنی کی مہار پکڑ کے کہا کہ یا رسول اللہ مجھکو وہ
عمل بتلا دے جو بہشت سے مجھکو قریب کردیوے اور دوزخ سے مجھکو دور ڈالے **ف** حضرت کو

اوسکے سوال سے تعجب آیا کہ احکام اسلام کے ظاہر ہو چکے صریح بات کو اس دلیری سے کیون پوچھتا ہی پہر فرمایا کہ توحید اور نماز اور زکوٰۃ اور برادر پروری بہشت کا قرب اور دوزخ سے دوری حاصل ہوتی

۸۳۱ م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَقُلْهَا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَالَهَا وَفِيْ رِوَايَةِ خُفَافِ بْنِ اِيْمَاءٍ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِيْ لِحْيَانَ وَالْعَنْ رِعْلًا وَذَكْوَانَ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلم سے خدا راضی ہوا اور غفار کو خدا نے بخشا خبردار ہو کہ مین نے یہ کلام نہین کہا ولیکن خدا نے یہ کہا ہی یعنے بحکم خدا مین نے یہ کہا اور خفاف بن ایما کی روایت مین یون ہی کہ غفار کو خدا نے بخشا اور اسلم سے خدا راضی ہوا اور عصیہ نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی الٰہی لعنت کر بنی لحیان پر اور لعنت کر رعل اور ذکوان پر **ف** اسلم اور غفار دو قوم تھے اپنے اپنے ایمان لائے حضرت نے اون سب کے واسطے بشارت اور دعا دی اور عصیہ اور بنی لحیان اور رعل اور ذکوان چار قوم تھے اونہون نے آنحضرت کے اصحاب کو دغا سے قتل کیا اسواسطے حضرت نے اون کو بد دعا دی

۸۳۲ م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَكْلُ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ حَرَامٌ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب نکیلے دانت والے درندے جانورون کا کہانا حرام ہی **ف** یعنے جس جانور کے نوک دار دانت ہون اور وہ درندہ بھی ہو یعنے دوسرے جانور کو چیر پہاڑ کے کہاتا ہو سو حرام ہی جیسے شیر اور چیتا اور بہیڑیا اور کتا اور بلی اور لومڑی اور گیدڑ وغیرہ اور یہی مذہب ہے امام اعظم اور امام شافعی اور امام احمد کا لیکن امام مالک کے مذہب مین دو روایتین ہین ایک حرمت کی دوسری کراہت کی اور جسکے نوک دار دانت ہون لیکن درندہ نہو جیسے اونٹ سو حلال ہے

۸۳۳ م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ اِلَامَ يَجْلِدُ اَحَدُكُمُ امْرَاَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهَا مسلم مین عبداللہ بن زمعہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنی جورو کو غلام کی طرح کب تلک اور کسواسطے کوڑے ماریگا اور شاید کہ وہی شخص اوسی دن کے اخیر مین اوسکو

اسپنے پاس سُلاویگا ف یعنے شرعاً اور عقلاً مناسب نہین کہ جسکو اسپنے پاس لٹا سیئے اوسکو ایسی
سخت مار دیسے صبح کو مارنا اور شام کو پاس لٹانا آدمیت سے بعید ہے

۸۳۴ م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ اِلَامَ يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ مسلم مین عبد اللہ بن زمعہ رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس سے کب تک ہنسے گا آدمی جس چیز کو خود کرتا ہی ف ایک شخص نے
گوز کیا دوسرا ہنسا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے جو خود کیجئے اوس پر کیا ہنسے معلوم ہوا کہ
گوز پر ہنسنا درست نہین کہ بے ادبی ہے اور دوسرے کو شرمندگی

۸۳۵ م اَبُوْحُمَيْدِنِ السَّاعِدِيُّ اَلَّاخَمَّرْتَهُ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُوْدًا قَالَ لَهُ حِيْنَ اَتَاهُ
بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ مسلم مین ابوحمید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے اسکو کیون نہ ڈہک
دیا اگرچہ اوس پر ایک آڑی لکڑی ہی رکہہ دیتا یہ حضرت نے ابوحمید سے فرمایا جب کہ وہ حضرت پاس دودہ
کا پیالہ لایا ف حضرت نے یہ ادب سکہلایا کہ برتن کو کہلا رکہنا نہ چاہئے تاکہ کوئی چیز اوسمین نگرے
اگرچہ کچہہ نہ ملے تو اوس پر لکڑی کو رکہہ دیوے

۸۳۶ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اُمَّتِي الْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ
رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کے مُنہہ اور ہاتہہ پانو روشن ہون سگے قیامت کے دن
وضو کے اثر سے ف یعنے جس جس مقام پر وضو کا پانی لگتا ہے سو قیامت مین روشن ہو جاویگا

۸۳۷ ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا قَالَهُ لِزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ بخاری اور مسلم مین
براء بن عازب رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے زید بن حارثہ سے فرمایا کہ تو ہمارا بہائی اور ہمارا ازاد کردہ ہی

۸۳۸ خ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنْتَ اَخِيْ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَكِتَابِهِ وَهِيَ لِيْ حَلَالٌ قَالَهُ لِاَبِيْ بَكْرٍ لَمَّا
خَطَبَ عَائِشَةَ فَقَالَ لَهُ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّمَا اَنَا اَخُوْكَ كَذَا وَقَعَ مُرْسَلًا وَهُوَ مِنْ حَدِيْثِ
عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ بخاری مین عروہ بن زبیر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ تو میرا بہائی ہی خدا کے دین اور خدا کی کتاب مین اور وہ یعنے عائشہ مجہکو حلال ہی یہ حضرت
نے ابی بکر صدیق رضی سے فرمایا جب کہ اسپنے ساتہہ حضرت عائشہ رضی کے نکاح کا پیغام دیا تو ابی بکر صدیق نے

کہا کہ یا حضرت مین تو آپکا بہائی ہون یہ حدیث اسیطرح مرسل آئی ہی یعنے عُروہ تابعی سے
صحابی کا نام نہین ذکر کیا اور حقیقت مین یہ حدیث حضرت عائشہؓ کی روایت سے ہی وے حضرت
نقل کرتی ہین **ف** ابی بکر صدیق رضؓ نے حضرت عائشہ کی منگنی کے وقت یہ عُذر کیا کہ حضرت
مجہکو بہائی فرمایا کرتے ہین سو بہائی کی بیٹی سے نکاح کیونکر درست ہوگا حضرت نے جواب دیا کہ ہمارا
اور تیرا یہ دینی برادری ہی اس سے حرمت نہین ثابت ہوتی حرمت کا سبب تو نسبی برادری ہے

ف جابرٌ اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ اَهْلِ الْاَرْضِ قَالَهُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَكَانُوا اَلْفًا وَاَرْبَعَمِائَةٍ ۵۳۹
بخاری اور مسلم مین جابر رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم آج افضل ہو تمام اہل زمین سے یہ حضرت نے
جنگ حُدَیبیہ کے دن فرمایا اور اوس دن اصحاب ایک ہزار چار سو تھے **ف** اوس روز اصحاب
نے موت پر بیعت کی تھی یعنے میدان مین کھڑے ہو جاوینگے مگر قدم نہ ہٹاوینگے تب حضرت
نے اونکو یہ بشارت دی اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ پندرہ سو اصحاب تھے ۵۴۰

ف انسٌ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ بخاری اور مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ تو اوس کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت رکہتا ہی **ف** انس رضؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے
پوچھا کہ یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ تو نے قیامت کا کیا سامان کیا ہی جو پوچھتا ہے
اوسنے کہا کچھ سامان نہین نہ زیادہ نماز ہی نہ روزہ لیکن مین خدا اور اوسکے رسول سے محبت رکھتا ہون
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے قیامت مین تو محبت کے سبب سے ہمارے ساتھ ہوگا اس حدیث کے
راوی یعنے انس یون کہا کرتے تھے کہ قیامت مین میرا وسیلہ حضرت کی محبت اور صدیقؓ اور
فاروقؓ کی محبت ہے معلوم ہوا کہ انبیا اور اولیا کی صادق محبت نجات کا عمدہ وسیلہ ہی اور یہ بھی
اس حدیث سے ثابت ہوتا ہی کہ کفار اور فجار کی محبت شامت کی علامت ہی اسواسطے کہ ہر شخص کا
حشر اپنے دوست کے ساتھ ہوگا

ف اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ قَالَهُ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم ۵۴۱
مین براء بن عازب رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا علی مرتضیٰ رضؓ سے کہ تو میرا ہی مین تیرا ہون **ف**

یعنی کمال اتحاد اور بے تکلفی ہی اس حدیث سے کمال قرب اور فضیلت مرتضوی ثابت ہوئی

۸۴۲ م انس اَنْتِ هِيَهْ لَقَدْ كَبِرْتِ لَا كَبِرَتْ سِنُّكِ قَالَهُ لِيَتِيمَةٍ كَانَتْ عِنْدَ اُمِّ سُلَيْمٍ اُمِّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مسلم مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو وہی ہی البتہ تو بڑی ہوگئی تو عمر دراز نہو جیو یہ حضرت نے اوس یتیم لڑکی سے فرمایا جو ام سلیم انس کی ماکے پاس رہتی تھی ف یہ حضرت نے خوش طبعی سے فرمایا بد دعا دینا منظور نہ تھا چنانچہ اسکا مفصل بیان پانچوین باب مین ہوچکا

۸۴۳ م ابن مسعود اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي الدِّمَاءِ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اول فیصلہ آدمیون کے درمیان قیامت کے دن خونون مین ہوگا ف معلوم ہوا کہ ناحق خون کرنا خدا کو نہایت ناپسند ہے اور ایسا سخت گناہ ہی کہ قیامت مین پہلے خون ریزی کے مقدمات رجوع ہوکر فیصلہ ہونگے عبادات مین اول نماز سے سوال ہوگا اور معاملات مین خون کا فیصلہ ہوگا

۸۴۴ ق ابو سعید اَوَّهْ عَيْنُ الرِّبٰوا لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَشْتَرِيَ التَّمْرَ فَبِعْهُ بِبَيْعٍ اٰخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهٖ قَالَهُ لِبِلَالٍ حِيْنَ جَاءَهُ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ وَقَالَ كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِيٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِمَطْعَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ اَوَّهْ اَوَّهْ مَرَّتَيْنِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ واہ یہ تو عین سود ہی ایسا نکیا کرو لیکن جب کہ تو عمدہ خرما خرید کرنا چاہی تو ناکارے خرمون کو بیچ دوسری بیع سے پھر اوسکی قیمت سے عمدہ خرما مول لیا کر یہ حضرت نے بلال رضی سے فرمایا جب کہ وے حضرت کے پاس عمدہ قسم کا خرما لائے جسکو عرب برنی کہتے ہین اور بلال رضی نے کہا کہ ہمارے پاس ناکارے خرما تھے سو مینے اون کے دو صاع ایک صاع سے بیچے حضرت کے کہانے کے واسطے اور بخاری کی روایت مین یون ہے کہ حضرت نے دوبار واہ واہ فرمایا ف یعنے ایک جنس کو زیادہ اور کم کرکے بیچنا اور بدلنا اسیکا نام سود ہے بلکہ ناکارہ چیز کو عمدہ چیز سے بدلا چاہی تو اوسکی یہ تدبیر ہے کہ ناکارہ کو بیچ ڈالے پھر اوسکی قیمت سے عمدہ چیز کو مول لیوے کہ یہ بیاج نہین اسواسطے کہ جنس بدل گئی اس صورت مین

زیادتی کمی کا کچھ مضایقہ نہین

۸۴۵ م نُبَیْشَۃُ الْھُذَلِیُّ اَیَّامُ التَّشْرِیْقِ اَیَّامُ اَکْلٍ وَشُرْبٍ وَذِکْرِ اللّٰہِ مسلم مین نبیشہ رضی سے
روایت ہی کہ ایام تشریق کے کھانے پینے اور یاد الٰہی کے دن ہین ف عید قربانی کے
بعد تین دن کو یعنے گیارہوین بارہوین تیرہوین کو ایام تشریق کہتے ہین یعنے کہانے پینے کے دن
ہین انمین روزہ رکھنا درست نہین سال مین پانچ دن روزہ رکھنا حرام ہی عید الفطر اور عید اضحی اور ایام تشریق مین
۸۴۶ ق عَائِشَۃُ اَیْنَ اَنَا غَدًا اَیْنَ اَنَا غَدًا قَالَہٗ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْہِ بخاری اور
مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین کل کہان ہون گا مین کل کہان ہون گا
یہ حضرت نے اوس بیماری مین فرمایا جسمین انتقال ہوا ف حضرت کا دستور تھا کہ ایک ایک دن
سب بی بیون کے گھر رہتے تھے ولیکن حضرت عائشہ کو سب سے زیادہ چاہتے تھے جب مرض
الموت مین بیمار ہوئے تب یہ حدیث فرمائی یعنے کل کس بی بی کی باری ہوگی اس کلام سے بی بیان
سمجھین کہ حضرت کا دل بھی چاہتا ہی کہ حضرت عائشہ کے گھر مین رہین سب نے خوشی سے اجازت
دی کہ آپ عائشہ کے گھر مین رہین ہمنے اپنی باری معاف کی حضرت نہایت خوش ہوگئے پھر وہین
رہے اور وہین انتقال کیا اور وہین دفن ہوئے اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عائشہ رض کی ثابت ہوئی
۸۴۷ م اَبُوْ قَتَادَۃَ بُؤْسَ ابْنِ سُمَیَّۃَ تَقْتُلُکَ فِئَۃٌ بَاغِیَۃٌ مسلم مین ابو قتادہ رضی سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ اے سمیہ کے بیٹے بہادر بڑی سختی ہونا ہی تجھکو باغی گروہ قتل کریگا ف
عمار کی ماکا نام سمیہ تھا عمار علی مرتضی رضی کے فریق سے تھے جب معاویہ اور علی مرتضی رض سے لڑائی ہوئی تب
عمار شہید ہوئے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ امام بحق علی مرتضی رض تھے اور معاویہ کا لشکر باغی تھا
۸۴۸ م اِبْنُ مَسْعُوْدٍ بِحَسْبِ الْمُؤْمِنِ الْکَذِبُ اَنْ یُّحَدِّثَ بِکُلِّ مَا سَمِعَ مسلم مین عبد اللہ
بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار کو اتنا جھوٹھ کفایت کرتا ہی کہ جو بات سنی اوسکو
کہنے لگے ف یعنے جھوٹھ صرف اسی چیز کا نام نہین کہ اپنی طرف سے بات بناوے اور جھوٹھ
باندھے بلکہ یہ بھی جھوٹھ مین داخل ہے کہ جو خبر سنی بدون تحقیق کئے اوسکو کہنے لگے اسواسطے

که اکثر اخبار جھوٹھہ مشہور ہو جاتے ہین تو مومن عاقل کو اوسکی تحقیق لازم ہی سننے تحقیق کسی بات
کو زبان سے نہ نکالے اسیواسطے علمائے اہل حدیث نے حدیث کی تحقیق مین بڑی محنت کی ہی اور
خوب چھانٹ پچھوڑ کرکے صحیح حدیث کو ضعیف اور موضوع سے جدا کر دیا ہی حق تعالی اون کے
درجے بلند کرے تو عاقل مسلمان کو لازم ہی که جو کسی سے حدیث سنی یا کسی کتاب مین دیکھی تو
اوسکو نہ مانے جبتک کہ علم حدیث کی معتبر کتابون مین اوسکی سند نہ پاوے

٨٤٩ ف انس بخ ذلك مال رابح بخ ذلك مال رابح وقد سمعت ما قلت وانى
ارى ان تجعلها فى الاقربين قاله لابى طلحة بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہے
که حضرت نے فرمایا که شاباش یہ مال تو فائدہ دینے والا ہی شاباش یہ مال تو فائدہ دینے والا ہی اور مین نے سنا جو تو نے کہا اور مجھکو یہ
معلوم ہوتا ہی که تو اوسکو اپنے قرابت والون مین تقسیم کر دے یہ حضرت نے ابو طلحہ سے فرمایا ف
قرآن مین جب اس مضمون کی اتری کہ نیکوکاری نہ حاصل کر سکوگے جبتک اپنے پسندیدہ اور
محبوب مال کو راہ خدا مین نہ خرچ کروگے تو ابو طلحہ انصاری نے کہا کہ خدا یون فرماتا ہی اور میرے
سب قسم کے مال سے مجھکو وہ باغ بہت پیارا ہی جسکا بیرحا نام ہی اوسکو مین نے خدا کی راہ مین دیا سو آپ
اوسکو جہاں چاہیے سو خرچ کیجئے اور جسکو مناسب دیکھیے اوسکو دیجئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت
نہایت خوش ہوئے اون کی تعریف کی اور اوس باغ کو ابو طلحہ کے رشتہ دارون کو دلایا معلوم
ہوا کہ خیرات دینے مین غیرون سے نسبت برادری کے لوگ مقدم ہین یہ باغ مدینے مین نہایت
عمدہ تھا حضرت کی مسجد کے سامہنے تھا اوسکا پانی نہایت شیرین تھا حضرت اکثر اوس مین تشریف
لیجاتے تھے اور اوسکا پانی پیتے تھے ایمان کامل کی یہی علامت ہے کہ اپنی نہایت پیاری چیز کو راہ خدا مین نثار کرے

٨٥٠ ھ جابر بلى فجدى نخلك فانك عسى ان تصدقى او تفعلى معروفا قاله لخالة جابر
وقد طلقت فارادت ان تجد نخلها فزجرها رجل ان تخرج مسلم مین جابر رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیون نہین سو توڑ لے اپنے خرمون کو شاید تو خیرات کرے یا اور کوئی
نیک بات کرے یہ حضرت نے جابر کی خالہ سے فرمایا اور اوسکو طلاق ملا تھا سو اوسنے چاہا کہ اپنے

خرمون کو درخت سے توڑے تو ایک مرد نے باہر نکلنے سے ڈانٹا **ف** امام شافعی کا یہی مذہب
ہی کہ عورت کو بضرورت عدت مین گہر سے باہر نکلنا درست ہے

م عَائِشَةُ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے ۸۵۱
فرمایا کہ جس گہر مین خرما نہین اوسکے لوگ بہوکہے ہین اونکو آسودگی نہین **ف** یہ حضرت نے اہل
مدینہ کے حق فرمایا اسواسطے کہ اونکی غذا اکثر خرما تھا

م جَابِرٌ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے ۸۵۲
فرمایا کہ بندے اور کفر کے درمیان نماز ترک کرنے سے کچہہ فرق باقی نہین رہتا **ف** یعنے ایمان
کی علامت نماز ہی جب آدمی نے عمداً نماز چہوڑی تو کفر مین اور اوس مین کچہہ فاصلہ نرہا کافر ہوگیا
اور یہی مذہب ہی امام احمد اور اسحق اور عبد اللہ بن مبارک کا اور امام مالک اور شافعی کے مذہب
مین کافر نہین ہوا لیکن واجب القتل ہوگیا اور زہری اور امام اعظم کے مذہب مین عمداً ترک نماز سے
نہ کافر ہی نہ واجب القتل بلکہ جبتک کہ نماز نہ پڑہے اوسکو مارنا اور قید کرنا چاہیے تو امام اعظم کے
نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہی کہ اگر انکار سے نماز ترک کرے تو کافر ہی بہرصورت ترک نماز کفر
ہی یا مشابہہ کفر ہی مسلمان کو لازم ہی کہ اسکو آسان نہ سمجہے فرصت کو غنیمت جانکے جلد توبہ کرے اور نماز پڑہنے مین مستعد ہوجاوے

م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ ۸۵۳
لِمَنْ شَاءَ مسلم مین عبد اللہ بن مغفل رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہر اذان اور اقامت کے
درمیان نماز ہی ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہے پہر حضرت نے تیسرے بار فرمایا کہ جو چاہے سو پڑہے یعنے واجب نہین

ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ تِلْكَ الرَّوْضَةُ رَوْضَةُ الْإِسْلَامِ وَذٰلِكَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ ۸۵۴
**الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقٰى وَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوْتَ قَالَهُ لَهُ حِيْنَ
قَصَّ رُؤْيَاهُ عَلَيْهِ** بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن سلام رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا وہ باغ
تو اسلام کا باغ ہی اور وہ ستون اسلام کا ستون ہی اور وہ حلقہ مضبوط حلقہ دین کا ہی اور تو
اسلام قائم رہے گا مرتے دم تک یہ حضرت نے عبد اللہ بن سلام سے فرمایا جب کہ اونہون نے اپنا خواب

حضرت سے بیان کیا ف خواب مین باغ اور ستون اور حلقہ دیکہا تھا حضرت نے اوسکی تعبیر کہی چنانچہ اسکا مفصل بیان ساتوین باب مین ہوچکا

۸۵۵ ق البراء بن عازب تلك الملائكة كانت تستمع لك ولو قرأت لأصبحت يراها الناس ما تستتر منهم قاله لأسيد بن حضير حين قرأ سورة الكهف بالليل وعنده فرس مربوط بشطنين فتغشته سحابة فجعلت تدنو وتدنو وجعل فرسه ينفر منها

بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وے فرشتے تھے تیرا قران پڑہنا سنتے تھے اور اگر تو پڑہے جاتا تو فجر کو لوگ فرشتون کو دیکہتے فرشتے اون سے نہ چھپتے یہ حضرت نے اسید بن حضیر سے فرمایا جب کہ وے سورۂ کہف پڑہتے تھے اور اون کے پاس گہوڑا دو رسیون مین بندہا تھا تو اسید کو ایک بدلی نے چہا لیا اور اوسمین چراغ روشن سے تھے تو دمبدم بدلی قریب ہوتی جاتی تھی اور اونکا گہوڑا اوس سے بہڑکتا تھا ف بخاری مین پورا قصہ یون ہے کہ اسید بن حضیر کا لڑکا اون کے پاس سوتا تھا گہوڑے کے بہڑکنے سے ڈرے کہ کہین لڑکا نہ کچل جاوے قران پڑہنا موقوف کیا بدلی بہی غایب ہوگئی صبح کو یہ حال حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ قران کی سننے کو فرشتے حاضر ہوتے ہین ہر کسیکو نظر نہین آتے

۸۵۶ م عائشة تلك الكلمة الحق يخطفها الجني فيقذفها في أذن وليه فيزيد فيها مائة كذبة قاله لها حين قالت إن الكهان كانوا يحدثوننا بالشيء فنجده حقا

مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس سچ بات کو فرشتون سے جن لے بہاگتا ہی سو اوسکو اپنے دوست کے کان مین ڈال دیتا تو وہ اوسمین اور سو جہوٹہ زیادہ کرتا ہی یہ حضرت نے حضرت عائشہ رضہ سے کہا جب کہ اونہون نے کہا کہ کاہن لوگ ہمکو کسی چیز کی خبر دیتے تھے تو اوسکو ہم سچ پاتے تھے ف عرب مین چند لوگ تھے جنون سے راہ رکہتے تھے اون سے دریافت کرکے آیندہ خبرین لوگون کو بتلاتے تھے دین اسلام مین حکم ہوا کہ سوائے خدا کے غیب کوئی نہین جانتا کاہن جہوٹے تھے اور بے حقیقت ہین اون سے حال دریافت کرنا درست نہین حضرت عائشہ نے پوچہا کیا

حضرت نے

حضرت اگر کاہن جہوٹے ہین تو اسکا کیا سبب ہے کہ اونکی بات سچ بھی ہوتی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے جو اس عالم مین ہوتا ہی اوسکا حکم فرشتون کو ہوتا ہی فرشتے اول آسمان پر آپسمین اوسکی گفتگو کرتے ہین شیطان اور جن وہان جاکر سن آتے ہین اور اپنے پوجنے والے دوستون کو بتلاتے ہین وے لوگ ایک سچ کے ساتہہ سو جہوٹہہ ملاکر لوگون سے کہتے ہین وہی ایک بات تو سچ ہوتی ہی اور باقی واہیات نادان لوگ اوسی ایک سچ بات کو دلیل پکڑکے معتقد ہوتے ہین اور اونکی اکثر جہوٹی باتون کو اپنی نادانی اور حماقت سے یاد نہین رکہتے

م ابْنُ مَسْعُوْدٍ تِلْكَ مَحْضُ الْاِيْمَانِ يَعْنِي الْوَسْوَسَةَ قَالَهُ حِيْنَ سُئِلَ عَنْهَا وَهِيَ ۸۵۷
مَا يَجِدُ الْاِنْسَانُ فِيْ نَفْسِهِ مَا يَتَعَاظَمُ اَنْ يَتَكَلَّمَ وَيُرْوٰى ذٰلِكَ صَرِيْحُ الْاِيْمَانِ رَوَاهُ اَبُوْهُرَيْرَةَ تَفَرَّدَ بِهِ مُسْلِمٌ اَيْضًا مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس وسوسے کو بد جاننا تو محض ایمان ہی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ وسوسے کا حضرت سے سوال ہوا وسوسہ اوسکو کہتے ہین جسکا خیال آدمی اپنے دلمین پاتا ہی اور اوسکے کہنے کو برا جانتا ہی اور دوسری روایت ابوہریرہ رضی سے یون ہی کہ یہ تو صریح ایمان ہی اس حدیث کو بھی صرف مسلم نے روایت کیا **ف** مشکوۃ مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ چند اصحاب نے حضرت پاس آکر پوچھا کہ یا حضرت ہمارے دلون مین نہایت برے برے خیال آتے ہین کہ ہم دنکو زبان پر لانا بڑا گناہ جانتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے برے خیال کو برا جاننا اور زبان پر نہ لانا ایمان کی نشانی ہی اگر دلمین ایمان نہوتا تو کون روکتا اور یہ مطلب نہین کہ برے خیالات آنا صریح ایمان ہی چنانچہ ابوداود مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرت سے کہا کہ میرے دل مین بعضا ایسا برا خیال آتا ہی کہ اگر مین جل کے کوئلا ہوجاؤن تو بھی زبان سے نہ نکالون حضرت نے فرمایا شکر خدا کو جسنے شیطان کا کام وسوسے ہی پر ٹالا یعنے شیطان کافرون سے تو شرک اور بت پرستی کروا تا ہی لیکن مومن پر سوائے برے خیال ڈالنے کے اوسکا کچھ زور نہین چلتا وسوسے کا علاج یہ ہے کہ اوسکی طرف دہیان نکرے اور التجا کرے پناہ مانگے لاحول پڑھے اور لا الہ الا اللہ کی کثرت کرے کہ اکسیر ہے

بیان وسوسہ [illegible]

۸۵۸ م رافع بن خدیج ثمن الکلب خبیث ومھر البغی خبیث وکسب الحجام خبیث مسلم مین رافع بن خدیج رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیمت کتے کی حرام ہی اور خرچی حرام کار عورت کی حرام ہی اور پچھنے لگانے والے کا کسب پلید ہے ف امام شافعی کے نزدیک بموجب اس حدیث کے کتے کی قیمت حلال نہین اور امام اعظم کے نزدیک حلال ہی تو اون کے نزدیک حدیث کا یہ مطلب ہے کہ اگر کتا شکاری اور حفاظت کے واسطے نہو تو اوسکی قیمت حرام ہی اور خرچی بالاتفاق حرام ہی اور پچھنے لگانے کا کسب بموجب اس حدیث کے امام احمد کے نزدیک حرام ہے اور اماموں کے نزدیک حرام نہین مکروہ ہے کہ نجاست سے خالی نہین

۸۵۹ خ انس حبک ایاھا ادخلک الجنۃ یعنی سورۃ الاخلاص بخاری مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سورۂ اخلاص کی محبت تجھکو بہشت مین داخل کرے گی ف ایک شخص نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت مین سورۂ اخلاص سے یعنے قل ہو اللہ سے بہت محبت کرتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۸۶۰ م بریدۃ بن الحصیب حرمۃ نساء المجاھدین علی القاعدین کحرمۃ امھاتھم ومامن رجل من القاعدین یخلف رجلا من المجاھدین فی اھلہ فیخونہ فیھم الا وقف لہ یوم القیمۃ فیاخذ من عملہ ما شاء ثم التفت الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال فما ظنکم مسلم مین بریدہ بن حصیب رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غازیون کی بی بیون کی حرمت خانہ نشین لوگون پر ایسی ہی جیسے اون کے ماؤن کی حرمت ہے اور جو خانہ نشین مرد مجاہدین مرد کے گھر بار کے کام خدمت مین رہے پھر اونمین خیانت کرے تو قیامت کے دن کھڑا کیا جاوے گا پھر مجاہد اوسکے نیک عمل سے جو چاہے گا سو لے گا پھر حضرت ہم اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تمہارا کیا گمان ہی ف یعنے اسکو حق جانتے ہو یا کچھ تردد ہے

۸۶۱ ق ابن عمر حسابکما علی اللہ احدکما کاذب لا سبیل لک علیھا قالہ للمتلاعنین بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونو کا حساب خدا پر ہی تم دونون مین ایک نو جھوٹھا ہی تجھکو اوس عورت پر کچھ قابو نہین ف ایک شخص نے اپنی بی بی کو بدکاری کا

عیب لگایا

سبب لگایا اوسنے انکار کیا دونون الیمین قسم کہا جہوٹے کو بد دعا کرکے جدا ہوگئے تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنے دو مین ایک مقرر جہوٹھا ہی اگرچہ شرع مین کسی پر جہوٹ ثابت ہو لیکن قیامت
مین خدا احساب کریگا پہر مرد نے اپنا مال مانگا جو جورو کو دیا تھا حضرت نے فرمایا تجہکو اب اوسکے
مال پر کیا اختیار نہین اگر تو سچا ہے تو مال صحبت داری کے بدلے گیا اور اگر عورت سچی ہے تو مال کا لینا اوس سے بعید ہے

ف اَبُو هُرَيْرَةَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ ۸۶۲
الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا مسلمان کے حق دوسرے مسلمان پر پانچ ہین سلام کا جواب دینا اور بیمار کو پوچہنا اور
جنازون کے پیچہے چلنا اور دعوت کو قبول کرنا اور چہینکنے والے کو دعا دینا یعنے یرحمک اللہ کہنا

م اَبُو هُرَيْرَةَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيلَ وَمَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا لَقِيتَهُ ۸۶۳
فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَاِذَا دَعَاكَ فَاَجِبْهُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ
اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ حق مسلمان کے مسلمان پر چہہ ہین لوگون نے پوچہا کہ وے حق کون ہین یا رسول اللہ
حضرت نے فرمایا کہ جب تو اوس سے ملے تو اوسکو سلام کر اور جب تجہکو بلاوے تو اور دعوت کرے تو قبول کر
اور جب تجہسے کسی کام مین نصیحت چاہے تو اوسکو نیک نصیحت دے اور جب کہ وہ چہینکے اور الحمد للہ
کہے تو اوسکا جواب دے یعنے یرحمک اللہ کہہ اور جب کہ وہ بیمار پڑے تو اوسکو جا کر پوچہہ اور جب کہ
مرجاوے تو اوسکے جنازے کے ساتہہ چل **ف** پہلی حدیث مین پانچ حق فرمائے اور
اس حدیث مین چہہ تو مطلب یہ ہی کہ پانچ یا چہہ مین منحصر نہین بلکہ اسلام کے حق بہت ہین مگر جسکی
زیادہ ضرورت دیکہی اوسکو فرمادیا کبہی پانچ کبہی چہہ کبہی کم زیادہ

خ اَبُو هُرَيْرَةَ حَقُّ اللّٰهِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَغْتَسِلَ فِي سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَغْسِلُ رَاْسَهُ وَجَسَدَهُ ۸۶۴
وَيُرْوَى لِلّٰهِ عَلَى مُسْلِمٍ حَقٌّ اَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا بخاری مین ابوہریرہ رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کا حق ہر مسلمان پر یہ ہی کہ ہر ہفتے مین غسل کرے اپنے سر اور بدن

کو دہووے۔ اور دوسری روایت یون ہے کہ ہر مسلمان پر خدا کا حق ہے کہ ہر ہفتے مین غسل کرے ایک دن
جیسے جمعے کے دن غسل کرنا مستحب ہے

م جابر حَلَبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا وَإِعَارَةُ فَحْلِهَا وَمَنِيحَتُهَا وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ ۸۸۵
اللّٰهِ قَالَهُ لِرَجُلٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا حَقُّ الْإِبِلِ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اونٹنیون کا دودہ دوہنا پانی پر اور اون کے ڈول کو اُسکے دینا اور نر اونٹ
کو عاریت دینا یعنے اونٹنی گابہن کرنے کے واسطے اور محتاجون کو اونٹ دینا دودہ پینے کے
واسطے اور اونٹون پر بوجہہ رکہنا جہاد مین یعنے غازی کو سوار کرانا یہ اسباب لا فرمایا حضرت نے اون
مرد سے فرمایا جسنے کہا یا رسول اللہ اونٹ رکہنے کا کیا حق اور کون کون چیز مالک کو مناسب ہے
ف عرب کا دستور تہا کہ جب تالاب یا کوئے پر اونٹون کو پانی پلاتے تو دودہ دوہتے اور محتاجون کو دیتے

ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ مَاؤُهُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيحُهُ أَطْيَبُ ۸۸۶
مِنَ الْمِسْكِ وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَا يَظْمَأُ أَبَدًا بخاری
اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرا حوض کوثر مہینے بہر کی راہ ہے
پانی اوسکا زیادہ تر سفید دودہ سے ہے اور اوسکی بو مشک سے زیادہ تر خوشبودار ہے اور اوسکے
کوزے اور آبخورے جیسے آسمان کے تارے ہین یعنے بیشمار جو اوس حوض سے پانی پئے کبہی اوسکو
پیاس نہ لگے ف ہر چند پیاس تو کبہارگی سے پینے مین پانی کی نہ ہوگی لیکن اہل جنت لذت کے واسطے اوسکو پیا کرینگے

م ام الدرداء دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ ۸۸۷
مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ
مسلم مین ام الدردا رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان مرد کی دعا اپنے بہائی مسلمان کے
واسطے پس پشت مقبول ہے اوسکے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر رہتا ہی کہ جب وہ اپنے
بہائی مسلمان کے واسطے نیک دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہی کہ آمین اور تجہکو بہی اس دعا کے
برابر فائدہ ہے یعنے جو تو نے نیک چیز اوسکے واسطے مانگی اوسکو بہی ملے گی اور تجہکو بہی ملیگی

م ابو ہریرۃ دینار انفقتہ فی سبیل اللہ تعالی ودینار انفقتہ فی رقبۃ ودینار ٨٦٨
تصدقت بہ علی مسکین ودینار انفقتہ علی اھلک اعظمھا اجرا الذی انفقت علی اھلک
مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک دینار تو نے جہاد مین خرچ کی اور ایک دینار
تو نے گردن چھڑانے مین یعنے بردہ آزاد کرنے مین خرچ کیا اور ایک دینار تو نے محتاج کو خیرات
دی اور ایک دینار تو نے اپنے گھر والون پر خرچ کیا ان سب مین بڑا ثواب اوسمین ہی جو تو نے
اپنے گھر والون پر خرچ کیا ف جہاد اور آزادی اور خیرات سے اہل وعیال کا خرچ اسواسطے
افضل ہوا کہ یہ فرض عین ہی فرض کا ثواب نفل وغیرہ سے زیادہ ہوا چاہیے اپنے اہل وعیال پر ہر شخص
خرچ کرتا ہے لیکن اگر اوسکو خدا کا حکم جان کر خرچ کرے تو نیت کے سبب سے زیادہ تر ثواب پاوے

ف واسطے بیان افضل نفقہ اہل وعیال از خرچ جہاد و عتق و صدقہ

م عثمان بن ابی العاص الثقفی ذاک شیطان یقال لہ خنزب فاذا احسستہ ٨٦٩
فتعوذ باللہ منہ واتفل علی یسارک ثلثا قالہ لہ حین قال ان الشیطان قد حال بینی وبین
صلوتی وقراءتی یلبسھا علی مسلم مین عثمان بن ابی العاص رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ وہ شیطان ہی اوسکو خنزب کہتے ہین سو جب کہ تو اوسکا کھٹکا پاوے تو خدا کی پناہ مانگ اوسکے
شر سے اور اپنے بائین طرف تین بار تھکب تھکا دے یہ حضرت نے عثمان بن ابی العاص سے فرمایا
جب کہ اوسنے کہا کہ شیطان حائل ہوتا ہی میرے اور میری نماز اور قرات کے اندر مجھکو قرآن کے
پڑھنے مین شبہہ ڈال دیتا ہی ف یعنے جو شیطان کہ نماز مین شبہہ ڈالتا ہی اوسکا خنزب لقب
ہی پھر اوسکے علاج بتلائے اور حدیث مین آیا ہی کہ جو شیطان وضو مین شبہہ ڈالتا ہی اوسکا ولہان لقب ہے

خ عائشۃ ذاک لو کان وانا حی فاستغفر لک وادعو لک بخاری مین حضرت ٨٧٠
عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یون ہی ہوگا اگر تیرا انتقال ہوا اور مین زندہ رہا تو تیرے
واسطے مغفرت مانگونگا اور تیرے حق مین دعا کرونگا ف حضرت عائشہ رضی نے عرض کی
کہ یا حضرت میرے انتقال کے بعد میرے واسطے دعا کیجئے گا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

ق ابو ہریرۃ راس الکفر نحو المشرق والفخر والخیلاء فی اھل الخیل والابل ٨٧١

وَالْفَدَّادِيْنَ اَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِيْ اَهْلِ الْغَنَمِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ چوٹی کفر کی مشرق کی طرف ہے اور بڑائی مارنا اور گھمنڈ کرنا گھوڑے والے اور اونٹ
والون مین ہی اور شور کرنے والون مین جو اونٹ والے ہین اور غریبی اور غم خوری بکری والون
مین ہی ف اکثر فساد مشرق کی طرف سے ہوئی اور دجال بھی اوسطرف سے نکلیگا پھر فرمایا کہ جانورون
کی صحبت کی بھی تاثیر ہوتی ہی سائیس اور شتربان اکثر بدخلق ہوتے ہین اور بکری چرانے والے بیشتر
مسکین ہوتے ہین اسیواسطے پیغمبرون نے بکریون کو چرایا

۸۷۲ هر اَبُوْهُرَيْرَةَ رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْاَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ مسلم مین ابوہریرہ
رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا بہت لوگ پریشان مو غبار آلودہ دروازون پر سے دھکیلے ہوئے
اگر خدا کے اعتماد پر کسی بات کی قسم کھا بیٹھین تو خدا اون کی قسم کو سچا کر دیوے ف یعنے
بعضے بندگان خدا ظاہر میں تو ایسے بُرے کہ کوئی دروازے پر نہ کھڑا ہونے دیوے اور باطن
ایسے صاف کہ خدا کو اونکی خاطرداری منظور رہتی ہی اس حدیث سے دو فایدے معلوم ہوئے
اول یہ کہ کسی مسلمان بد ظاہر کو حقیر نہ جانے + شعر + خاکساران جہان را بحقارت منگر + توچہ
دانی کہ درین گرد سوارے باشد + مگر یہ بھی نہ چاہئے کہ خلاف شرع فقیرون کو ولی اور قطب عوام
کی طرح اعتقاد کرے اسواسطے کہ حضرت نے اس حدیث مین بعضے پریشان مو خاکسارون کو مقبول
فرمایا اور یہ نہین فرمایا کہ شراب خوار ڈاڑھی منڈے بھی ایسے ہوتے ہین دوسرا فایدہ یہ کہ ایمان
کے ساتھ خاکساری اور گمنامی حق تعالے کو پسند ہے

۸۷۳ خ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ
اَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوْحُهَا الْعَبْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا بخاری مین سہل بن سعد رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ راہ خدا مین دار الاسلام کے سرحد پر چوکیداری کرنا بہتر ہی تمام دنیا اور دنیا کی آرایش سے اور بہشت
مین تمہارے کوڑے رکھنے کا مکان بہتر ہی تمام دنیا اور دنیا کی آرایش سے اور جہاد مین اول دن

یا آخر روز

یا آخرت کے بندے کا کوشش کرنا بہتر ہی تمام دنیا اور دنیا کی ورایش سے ف آخرت کا ثواب
اور آخرت کا کمتر مکان تمام دنیا سے اسواسطے بہتر ہوا کہ دنیا فانی ہے اور آخرت عمدہ اور باقی

۹۷۴ م سلمان رباط یوم ولیلة خیر من صیام شهر وقیامه وان مات جری علیه عمله
الذی کان یعمله واجری علیه رزقه وامن الفتان مسلم مین سلمان رضی سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا سرحد اسلام پر ایک رات اور دن جو کی دینا بہتر ہی ایک مہینے کے روزے اور شب بیداری
سے اور اگر مرگیا تو جو نیک عمل کہ کیا کرتا تھا اوسکا ثواب ہمیشہ جاری رہیگا اور اوسکی روزی اوپر
جاری رہے گی اور منکر نکیر کے خوف سے نڈر ہو جاویگا ف مدت سے شہید کا رزق اور عمل کا
ثواب موقوف نہین ہوتا اور قبر کے سوال جواب کا کچھ کھٹکا نہین رہتا

۹۷۵ م عائشة رکعتا الفجر خیر من الدنیا وما فیها مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ دو رکعتین فجر کی بہتر ہین تمام دنیا سے اور جو چیز کے دنیا مین ہی نماز فجر سے کمتر ہے
ف یہ سنت فجر کی فضیلت ہے حضرت کا دستور تھا کہ تمام سنت اور نفل سے فجر کی سنت کو
نہایت مقدم جانتے تھے اور کمال رعایت رکھتے تھے

۹۷۶ م المغیرة بن شعبة ساقی القوم آخرهم شربا مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ قوم کا پانی پلانے والا اونکا پچھلا ہی پانی پینے مین ف یعنے ساقی کو لازم
ہی کہ اول اور پیاسے مسلمانون کو پلا دیوے پھر سبکے بعد آپ پیوے اسیطرح ہر حاکم اور
رئیس اور داروغہ کو لازم ہی کہ جسمین اختیار رکھتا ہو اول اور مسلمانون کو مقدم رکھے سرداری اسکا نام

۹۷۷ ف ابن مسعود سباب المسلم فسوق وقتاله کفر بخاری اور مسلم مین حضرت
عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا گناہ ہی اور اوسکو ناحق قتل کرنا
ناانصافی اور ناشکری ہی ف اگر قتل حلال جان کر مسلمان کو قتل کرے تو صریح کفر ہے اور نہین تو کبیرہ گناہ ہے

۹۷۸ م انس سبحان الله لا تطیقه او لا تستطیعه دیروی لا طاقة لك بعذاب الله افلا
قلت اللهم آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار قاله لرجل

عَادَهُ فَدَعَا اللهَ بِهٖ فَشَفَاهُ مسلم مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ تو عذاب الہی کو نہ اوٹھا سکیگا اور دوسری روایت یون ہی کہ تجھکو عذاب خدا کی طاقت نہین تو نے یون کیون نہ کہا کہ الہی ہمکو دنیا مین بہلائی دے اور آخرت مین بھی بہلائی اور ہمکو بچا لے دوزخ کے عذاب سے یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسکے بیمار پرسی کو تشریف لیگئے تھے پہر اوسنے یہی دعا مانگی سو خدا نے اوسکو شفا بخشی ف حضرت ایک مسلمان کے بیمار پرسی کو تشریف لیگئے وہ نہایت ناتوان ہوگیا تھا جیسے مرغی کا چوزہ سو حضرت نے اوس سے فرمایا کہ تو نے کچھہ دعا تو نہین کی ہی اوسنے کہا ہان مین صحت مین یہ دعا کیا کرتا تھا کہ الہی جو تجھکو آخرت مین میرے اوپر عذاب کرنا ہو سو دنیا مین جلد مجھہ پر کر لے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے آدمی کو عذاب الہی کی طاقت نہین نہ دنیا مین طاقت ہے نہ آخرت مین دنیا کی تکلیف تو نے اپنے منہہ سے کیون مانگی پہر اوسکو دین اور دنیا کی حضرت کی دعا تعلیم کی چنانچہ اوسکو اسی دعا سے صحت ہوگئی

۸۷۹ خ اُمِّ سَلَمَةَ سُبْحَانَ اللهِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجَرِ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْاٰخِرَةِ بخاری مین حضرت اُمّ سلمہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ آج کی رات کیا ہی رحمت کے گنج سے گنج اُترے ہین اور آج کی رات کیا ہی فتنے اور فساد نازل ہوئے ہین کوئی ہی کہ کوٹہریون والی عورتون کو جگادے یعنے تاکہ تہجد پڑہین بہت عورتین دنیا مین پوشاک دار ہین اور آخرت مین برہنہ ہین یعنے دنیا مین باعزت اور آخرت مین گناہ سے فضیحت ف حضرت اُمّ سلمہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت ایک رات سو کر جاگے پہر یہ حدیث فرمائی فتوح اسلام اور اس امت کے فساد ہونے والے حضرت کو خواب مین نمود ہوئے

۸۸۰ ق ابُوْهُرَيْرَةَ سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ كُلٌّ مِنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سیحون اور جیحون اور فرات اور نیل ہر ایک بہشت کی نہرین ہین ف سیحون اور جیحون ترکستان مین ہین اور فرات عراق مین اور نیل مصر مین ہے یعنے ان نہرون کا پانی بہشت کے پانی سے مشابہ ہی یا کہ ان نہرون کی امداد وہان سے ہوتی ہو

خ شَدَّادُ بْنُ اَوْسٍ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ يَقُوْلَ الْعَبْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ ۸۲۱
اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
اِلَّا اَنْتَ مَنْ قَالَهَا فِي النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّمْسِيَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ
وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُّصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ
بخاری مین شداد بن اوس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ استغفار یہ ہی کہ بندہ یون کہے
کہ الہی تو میرا مالک ہی کوئی لائق بندگی کے نہین سوا تیرے تو نے مجھکو پیدا کیا اور مین تیرا بندہ
ہون اور مین تیرے قول اور تیرے وعدے پر ہون اپنے مقدور کے موافق مین تیری پناہ مانگتا ہون
اپنے کرتب کی برائی سے مین تجھسے اقرار کرتا ہون تیرے احسان کا جو مجھپر ہی اور اپنے
گناہ کا تجھسے اقرار کرتا ہون سو مجھکو بخش دے مقرر یہی ہی کہ کوئی گناہ کو نہین بخش سکتا سوا تیرے
جو یقین سے اسکو دن مین کہے پھر اوسی دن شام سے پہلے مرجاوے تو وہ شخص بہشتی ہی اور
جو اسکو رات مین کہے یقین کرکے پھر مرجاوے فجر سے پہلے تو وہ شخص بہشتی ہی ف
اَللّٰهُمَّ سے اِلَّا اَنْتَ تک صبح شام پڑھا کرے رات اور دن دونون آگئے رات یا دن مین جب
مریگا اس عمدہ بشارت مین داخل ہے اس دعا کو سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَار کہتے ہین
ق اَبُوْبَكْرَةَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ بخاری اور مسلم مین ابوبکرہ رضی سے ۸۲۲
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دو مہینے عید کے کم نہین ہوتے رمضان اور ذی الحج ف
امام احمد نے اس حدیث کا مطلب یون کہا کہ ایک سال مین سے دونون مہینے ساتھی کم نہین
ہوتے اگر ایک انتیس دن کا ہوگا تو دوسرا تیس دن کا ہوگا اور اسحق نے کہا کہ ان دونون مہینے
کا ثواب کم نہین ہوتا پورا ملتا ہی اگرچہ دونون شمار مین کم ہون اور یہی قول ٹھیک ہے واللہ اعلم
م عُمَرُ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهٗ يَعْنِي الْقَصْرَ فِي السَّفَرِ مَعَ الْاَمْنِ ۸۲۳
مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نماز کا قصر صدقہ ہی کہ خدا نے تم پر تصدق کیا ہے

سوا اوسکے صدقے کو قبول کرو یعنے امن کی حالت مین بہی نماز کا قصر سفر مین چاہیے ف سفر مین چار رکعت نماز کو دو رکعت پڑہنے کا حکم ہی یہ خدا کی طرف سے تخفیف اور رخصت ہے تو مناسب نہین کہ خدا کی رخصت کو نمانیئے اور پوری پڑہیئے اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا کہ سفر مین پوری نماز پڑہنا درست نہین

۸۸۴ م زید بن ارقم صلٰوۃ الاوابین اذا رمضت الفصال مسلم مین زید بن ارقم رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ صلوۃ الاوابین اوسوقت ہی جب کہ اونٹ کے بچون کے تلوے جلنے لگین ف یعنے چاشت کے وقت ریتیل گرم ہوتی ہی بچون کے تلوے جلنے لگتے ہین وے ہر طرف سے بہاگ کے اونٹون کے گرد ہو جاتے ہین مشائخ لوگ مغرب کے بعد چھہ رکعت نماز کو صلوۃ الاوابین کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوۃ الضحی اور نماز چاشت کا نام صلوۃ الاوابین ہی اوابین اون عابدون کو کہتے ہین جنکا دل عبادت الٰہی کی طرف جہکا رہتا ہے

۸۸۵ م ابو ہریرۃ صلوۃ الجماعۃ افضل من صلوۃ احدکم وحدہ بخمسۃ وعشرین جزءا مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ جماعت کی نماز تنہا کی نماز سے پچیس حصے افضل ہے

۸۸۶ خ ابن عمر و ابو سعید صلوۃ الجماعۃ تفضل صلوۃ الفذ بخمسۃ وعشرین درجۃ ہذہ روایۃ ابی سعید وفی روایۃ ابن عمر بسبع وعشرین بخاری مین عبد اللہ بن عمر اور ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جماعت کی نماز تنہا آدمی کی نماز سے پچیس حصے افضل ہی یہ ابو سعید کی روایت ہے اور عبد اللہ بن عمر کی روایت مین ستائیس درجے کا ذکر ہے

۸۸۷ ق ابو ہریرۃ صلوۃ الرجل فی جماعۃ تزید علی صلوتہ فی بیتہ وصلوتہ فی سوقہ بضعا وعشرین درجۃ وذلک ان احدہم اذا توضاء فاحسن الوضوء ثم اتی المسجد لا ینہزہ الا الصلوۃ لم یخط خطوۃ الا رفعہ اللہ بہا درجۃ وحط عنہ بہا خطیئۃ حتی یدخل المسجد فاذا دخل المسجد کان فی الصلوۃ ما کانت الصلوۃ تحبسہ والملائکۃ یصلون علی احدکم ما دام فی مجلسہ الذی صلی فیہ یقولون

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد کی نماز جماعت مین اوسکے گہر اور بازار کی نماز سے بیس اور چند درجے زیادہ ہی یعنے پچیس یا ستائیس اور اسکا سبب یہ ہے کہ جب آدمی نے وضو کیا بخوبی پہر مسجد مین آیا اس حالت سے کہ سوا اسے نماز کے اوسکی جنبش کا کوئی سبب نہو تو ایسا شخص کوئی ڈگ نہ چلیگا مگر کہ خدا اوس ڈگ کے سبب سے اوسکا ایک درجہ بلند کریگا اور اوسکی جہت سے اوسکا گناہ دور کریگا یہان تک کہ مسجد مین آوے پہر جب مسجد مین آیا تو نماز مین داخل ہوا جب تک کہ اوسکو نماز روکے رہے یعنے جو مدت نماز کی انتظار مین گذریگی وہ نماز مین شمار ہوگی نماز پڑہنے کے برابر انتظار کا ثواب ملیگا اور فرشتے اوسکو دعا کرتے ہین جب تک کہ اوس مکان مین بیٹہا رہیگا جسمین نماز پڑہ چکا فرشتے کہتے ہین الہی اوسپر رحم کر الہی اوسکی مغفرت کر الہی اوسکی توبہ قبول کر اوسپر رحمت متوجہ ہو یہ وعدہ اوس شرط پر ہی جب تک کہ مسجد مین کسیکو تکلیف نہ دیوے جب تک مسجد مین دنیا کی بات نہ کہے یا وضو نہ ٹوٹے **ف** ان تینون حدیثون سے معلوم ہوا کہ جماعت کی نماز تنہا کی نماز سے پچیس درجے افضل اور ثواب مین زیادہ ہی اور اگر نیت زیادہ خالص ہوئی تو ستائیس درجے تک بھی نوبت پہنچتی ہی پہر حضرت نے اسکا سبب ارشاد کیا کہ کامل وضو کرنا اور مسجد مین صرف نماز ہی کے واسطے جانا مسجد تک ہر قدم پر ثواب پانا اور مسجد کا توقف اور انتظار نماز مین داخل ہونا اور فرشتون کا دعا دینا اور مسجد مین طاہر اور باادب رہنا فضول کلام اور تکلیف انام سے بچنا اس فضیلت اور ترقی کا سبب ہے تنہا نماز پڑہنے مین یہ امور حاصل نہین

۸۸۸ **ق** ابْنِ عُمَرَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رات کی نماز دو دو رکعتین ہین پہر جب تو فجر ہونے سے ڈرے تو ایک رکعت کی وتر کر **ف** امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد کے نزدیک تہجد کی نماز دو دو رکعت افضل ہی اور یہی حدیث اونکی دلیل ہے

۸۸۹ **م** ابُوْهُرَيْرَةَ صِيَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِيْنَ يَقَعُ نَزْغَةٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ چیخنا لڑکے کا جب کہ پیدا ہوتا ہی اور زمین پر گرتا ہی شیطان کے ٹھوکے کے سبب سے ہی

۸۹۰ م ابو ہریرۃ ضِرسُ الکافِرِ مِثلُ اُحُدٍ وَغِلَظُ جِلدِہٖ مَسِیرَۃُ ثَلٰثٍ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر کا دانت اُحُد کے پہاڑ برابر ہوگا اور اوسکے کہال کی دبازت اور گندگی تین دن کی راہ برابر ہوگی ف یعنے دوزخ مین کافر کا قد نہایت لمبا چوڑا ہوگا تا کہ عذاب زیادہ ہو اور آگ بدن پر بہت سی لپٹے

۸۹۱ م جابر طَعَامُ الوَاحِدِ یَکفِی الاِثنَینِ وَطَعَامُ الاِثنَینِ یَکفِی الاَربَعَۃَ وَطَعَامُ الاَربَعَۃِ یَکفِی الثَّمَانِیَۃَ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص کا کہانا دو کو کفایت کرتا ہی اور دو کا کہانا چار کو کفایت کرتا ہی اور چار کا کہانا آٹھ کو کفایت کرتا ہی ف یعنے مومن کو حرص نچاہیے اپنے کہانے مین دوسرے بہوکہے بہائی مسلمان کو شریک کرلے ایک روز آسودگی نہ سہی بقدر ضرورت پر کفایت کرے انصاف سے بعید ہے کہ اپنا تو پیٹ بہر لیوے اور دوسرا مسلمان بہوکہا رہے اور دیکہا کرے

۸۹۲ م صُہَیب بن سِنَانٍ عَجَبًا لِاَمرِ المُؤمِنِ اِنَّ اَمرَہٗ کُلَّہٗ لَہٗ خَیرٌ وَلَیسَ ذٰلِکَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلمُؤمِنِ اِن اَصَابَتہُ سَرَّآءُ شَکَرَ فَکَانَ خَیرًا لَہٗ وَاِن اَصَابَتہُ ضَرَّآءُ صَبَرَ فَکَانَ خَیرًا لَہٗ مسلم مین صُہَیب بن سِنان رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ طرفہ ماجرا ہی مومن کا مقرر اوسکا حال اوسکے واسطے بہتر ہی اور یہ بات کسیکو حاصل نہین سوائے مومن کے اگر اوسکو خوشی ہو شکر کرے تو شکر گذاری اوسکے حق مین بہتر ہو اور اگر اوسکو رنج اور تکلیف ہو صبر کرے تو بہی اوسکے حق مین بہتر ہو ف یعنے مومن کا کسیطرح نقصان نہین خوشی مین شکر گذاری سے نعمت زیادہ ملے اور ثواب پاوے اور غم مین صبر کے سبب خدا کا مقبول ہوا اور بےحساب ثواب ملے اور کافر کو یہ بات حاصل نہین نہ خوشی مین اوسکی خدا کی طرف نظر ہوتی ہے نہ غم مین

۸۹۳ م جابر بن سَمُرَۃَ عَلَامَ تُومِئُونَ بِاَیدِیکُم کَاَنَّہَا اَذنَابُ خَیلٍ شُمسٍ وَاِنَّمَا یَکفِی اَحَدَکُم اَن یَّضَعَ یَدَہٗ عَلٰی فَخِذِہٖ ثُمَّ یُسَلِّمَ عَلٰی اَخِیہِ مَن عَلٰی یَمِینِہٖ وَشِمَالِہٖ مسلم مین جابر بن سمرہ

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کس پر اشارہ کرتے ہو اپنے ہاتھوں سے گویا کہ تمہارے ہاتھ چنچل گھوڑوں
کی دُمیں ہیں یعنے جیسے شریر گھوڑا ہر دم اپنی دُم ادہر اودہر ہلاتا ہے ویسے تم ہلاتے ہو اور آدمی کو تو
اتنا کفایت کرتا ہے کہ اپنے ہاتھ کو ران پر رکہے رہے پہر اپنے مسلمان بہائی کو سلام کرے جو اوسکے
داہنے اور بائیں پر ہوں **ف** نماز کے اخیر میں بعضے لوگ ہاتھ اٹہا کر داہنے بائیں کے
لوگوں کو سلام کرتے تہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور نماز میں سلام کے وقت ہاتھ اٹہانا منع کیا

ق أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ عَلَامَ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا
الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ
مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بخاری اور مسلم میں اُمِّ قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے عورتوں سے
فرمایا کہ کیوں تالو اور حلق ملتی ہو اپنی اولاد کا اس گہانٹی سے تم لازم پکڑو اس گوٹ کو اسواسطے
کہ اسمیں سات بیماری کی شفا ہے ان میں سے ایک ذات الجنب ہے یعنے پانجر کا درد حلق کے ورم میں
ناک میں ڈالیئے اور ذات الجنب میں حلق کے اندر ڈالئے **ف** عرب کی عورتیں ورم
حلق میں جو اسے لڑکوں کو گہانٹی دیتی تہیں حضرت نے اوس سے منع کیا اور فرمایا کہ گوٹ کی گہانٹی
دیا کرو پہر فرمایا کہ گوٹ میں سات بیماریوں کی شفا ہے دو کو بیان کیا یعنے ورم حلق اور ذات الجنب
کو پانچ بیماریوں کو نہیں مذکور کیا ہے لیکن معلوم کیا جاتا ہے کہ گوٹ گرم خشک ہے حیض اور پیشاب کو جاری
کرتا ہے اور زہر کو دفع کرتا ہے اور جماع کی قوت زیادہ کرتا ہے اور پیٹ کے کیڑوں کو قتل کرتا ہے جب کہ شہد کے
ساتھ پیجئے اور جگر اور معدہ کے ضعف کو دفع کرتا ہے اور تجاری سے کے بخار کو شفا دیتا ہے لڑکوں
کو اکثر سردی کا خلل ہوتا ہے اسواسطے حضرت نے یہ دوا تجویز کی اہل حدیث عود ہندی کو قسط یعنے
گوٹ کہتے ہیں لیکن اطبا عود ہندی کو اگر کہتے ہیں اگر بھی گرم خشک ہے دماغ اور دل اور معدہ اور
جگر کو قوت دیتا ہے اور ریح کو تحلیل کرتا ہے اور کہانسی اور دمہ اور غشی اور سرد خفقان کو اور
اسہال اور استسقا کو دور کرتا ہے

ق ابْنُ عُمَرَ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيْمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ

فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مرد مسلمان
پر امام کی اطاعت اور فرمان برداری واجب ہے خواہ اوسکو اچھا لگے یا بُرا مگر اوس صورت مین کہ
جب گناہ کا مامور ہو پھر جب گناہ اور خلاف شرع کا اوسکو حکم ہو تو اوسوقت مین اطاعت اور فرمان برداری
نچاہیے **ف** خوشی اور ناخوشی مین حاکم کی اطاعت واجب ہے لیکن خلاف شرع کام مین اطاعت نہین
٨٩٦ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَلَى اَنْقَابِ الْمَدِيْنَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنَ وَلَا الدَّجَّالُ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مدینے کی راہون پر فرشتے مقرر ہین اوسمین وبا اور دجال نہ داخل ہوگا
٨٩٧ **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَمْرُو بْنُ لُحَيِّ بْنِ قَمَعَةَ بْنِ خِنْدِفٍ اَبُوْ خُزَاعَةَ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت
ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عمرو لحی کا بیٹا قمعہ کا پوتا خندف کا پرپوتا خزاعہ کا باپ ہے **ف** یعنی خزاعہ کا قوم
عمرو بن لحی کی اولاد مین سے ہے لوگ یمنی نہین مضر کے گروہ مین داخل ہین خزاعہ کے قوم مین کچھہ
٨٩٨ اختلاف تھا حضرتؐ نے اوسکو بیان کر دیا عرب مین بت پرستی اور سائبہ چھوڑنا عمرو بن لحی سے شروع ہوا
م اَبُوْ اَيُّوْبَ غَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ
مسلم مین ابو ایوبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ راہِ خدا یعنی جہاد مین صبح یا شام کو کوشش کرنا
بہتر ہے اوس سے جسپر آفتاب نے طلوع اور غروب کیا یعنی تمام دنیا سے افضل ہے کہ اوسکا ثواب باقی ہے اور دنیا فانی
٨٩٩ **م** جَابِرٌ غِلَظُ الْقُلُوْبِ فِيْ اَهْلِ الْمَشْرِقِ وَالْاِيْمَانُ فِيْ اَهْلِ الْحِجَازِ مسلم مین جابرؓ سے روایت
ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دلون کی سختی مشرقی لوگون مین ہے اور ایمان حجاز کے لوگون مین ہے
ف مدینے کے جانب مشرق مضر کے قوم رہتے تھے نہایت سخت لوگ تھے عرب مین
حجاز اوس ملک کا نام ہے جسمین مکہ اور مدینہ ہے
٩٠٠ **م** اَلنَّوَّاسُ بْنُ سِمْعَانَ غَيْرُ الدَّجَّالِ اَخْوَفُنِيْ عَلَيْكُمْ اِنْ يَّخْرُجْ وَاَنَا فِيْكُمْ فَاَنَا حَجِيْجُهٗ دُوْنَكُمْ
وَاِنْ يَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِيْكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيْجُ نَفْسِهٖ وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اِنَّهٗ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهٗ
طَافِيَةٌ كَاَنِّيْ اُشَبِّهُهٗ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ اَدْرَكَهٗ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَاْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ
اِنَّهٗ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِيْنًا وَّعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوْا قُلْنَا

يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا لُبْثُهُ فِي الْاَرْضِ قَالَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ
كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ اَيَّامِهِ كَاَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَسَنَةٍ اَتَكْفِيْنَا فِيْهِ
صَلٰوةُ يَوْمٍ قَالَ لَا اُقْدُرُوْا لَهٗ قَدْرَهٗ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَمَا اِسْرَاعُهٗ فِي الْاَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ
اِسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ فَيَاْتِيْ عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوْهُمْ فَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَجِيْبُوْنَ لَهٗ فَيَاْمُرُ السَّمَاءَ
فَتُمْطِرُ وَالْاَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ اَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَاَسْبَغَهٗ
ضُرُوْعًا وَاَمَدَّهٗ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَاْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهٗ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ
فَيُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِيْنَ لَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ مِّنْ اَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُوْلُ لَهَا اَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ
فَتَتْبَعُهٗ كُنُوْزُهَا كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُوْ رَجُلًا مُّمْتَلِيًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهٗ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهٗ
جِزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوْهُ فَيُقْبِلُ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهٗ وَيَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ
اللهُ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْدَتَيْنِ وَاضِعًا
كَفَّيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ اِذَا طَاْطَاَ رَاْسَهٗ قَطَرَ وَاِذَا رَفَعَهٗ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ
فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيْحَ نَفَسِهٖ اِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهٗ يَنْتَهِيْ حَيْثُ يَنْتَهِيْ طَرْفُهٗ فَيَطْلُبُهٗ حَتّٰى
يُدْرِكَهٗ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهٗ ثُمَّ يَاْتِيْ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ
وُجُوْهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَوْحَى اللهُ اِلٰى عِيْسٰٓى اِنِّيْ
قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّيْ لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِيْ اِلَى الطُّوْرِ وَيَبْعَثُ اللهُ
يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ فَيَمُرُّ اَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُوْنَ
مَا فِيْهَا وَيَمُرُّ اٰخِرُهُمْ فَيَقُوْلُ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى يَنْتَهُوْا اِلٰى جَبَلِ
الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْاَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ
فِي السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللهُ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوْبَةً وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ رَاْسُ
الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا مِّنْ مِّائَةِ دِيْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللهِ
عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ فَيُرْسِلُ اللهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ

نفس واحدة ثم يهبط نبي الله عيسى واصحابه الى الارض فلا يجدون في الارض
موضع شبر الا ملاءه زهمهم ونتنهم فيرغب نبي الله عيسى واصحابه الى الله فيرسل
الله عليهم طيرا كاعناق البخت فتحملهم فتطرحهم حيث شاء الله ثم يرسل الله مطرا
لا يكن منه بيت مدر ولا وبر فيغسل الارض حتى يتركها كالزلفة ثم يقال للارض
انبتي ثمرتك وردي بركتك فيومئذ تاكل العصابة من الرمانة ويستظلون بقحفها
ويبارك في الرسل حتى ان اللقحة من الابل لتكفي الفئام من الناس واللقحة من البقر
لتكفي القبيلة من الناس واللقحة من الغنم لتكفي الفخذ من الناس فبينما هم كذلك
اذ بعث الله ريحا طيبة فتاخذهم تحت آباطهم فتقبض روح كل مؤمن
وكل مسلم ويبقى شرار الناس يتهارجون فيها تهارج الحمر فعليهم تقوم الساعة

مسلم میں نواس بن سمعان رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے اوپر دجال کے سوائے نئے
مجھکو ڈرایا ہی یعنے دجال کے سوائے مجھکو تمہارے حق میں اور فساد دن کا خوف ہے اگر دجال نکلا
اور میں تم لوگوں میں موجود ہوا تو تمسے پہلے میں اوسکو الزام دونگا اور تمکو اوسکے شر سے بچاؤں گا
اور اگر وہ نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود نہوا تو ہر فرد مسلمان اپنی طرف سے اوسکو الزام دیگا اور حق تعالی
میرا خلیفہ اور نگہبان ہی ہر مسلمان پر البتہ دجال تو جوان گھنگرالے بالوں والا ہی اوسکی آنکھ میں ٹینٹ
ہی گویا کہ میں اوسکی مشابہت دیتا ہوں عبد العزی بن قطن کے ساتھ عبد العزی ہی ایک کافر تھا سو
جو شخص کہ تم میں سے اسکو پاوے تو چاہیے کہ سورہ کہف کی شروع کی آیتیں اوسپر پڑھے مقرر
وہ نکلیگا شام اور عراق کے درمیان کی راہ سے تو خرابی ڈالیگا داہنے اور فساد اوٹھا دیگا بائیں
اے خدا کے بندو ایمان پر ثابت رہو اصحاب بولے یا رسول اللہ اور کسقدر اسکو زمین پر درنگی اور
اقامت ہوگی حضرت نے فرمایا چالیس دن اون میں سے ایک دن تو سال کے برابر اور دوسرا دن جیسے
مہینا اور تیسرا دن جیسے ہفتہ اور باقی دن جیسے کہ یہ تمہارے دن ہین اصحاب بولے یا رسول اللہ
سو وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا ہمکو ایک ہی دن کی نماز کفایت کریگی حضرت نے فرمایا کہ نہیں تم

اندازه

اندازہ کر لینا اوس دن مین بقدر اوسیکے یعنی جتنی دیر کے بعد ان دنون مین نماز پڑھتے ہو اوسیطرح
اوس دن بھی اٹکل کرکے پڑھیو اصحاب بولے یا رسول اللہ اور اوسکی شتابی وی زمین مین کیونکر
کر ہوگی حضرت نے فرمایا جیسے وہ مینہہ جسکو ہوا پیچھے سے اوڑاتی ہی سو وہ ایک قوم پاس آویگا
گا تو اونکو کفر کی طرف بلاویگا سو وے اوسکا ایمان لاوینگے اور اوسکی بات مانینگے تو
آسمان کو حکم کریگا سو وہ پانی برساویگا اور زمین کو حکم کریگا سو وہ گہاس اور اناج جماویگی
گی تو شام کو اون کے مواشی آوینگے بنسبت سابق کے دراز کوہان ہوکر اور کشادہ تہن ہوکر
اور کوکہین خوب تن کر یعنی موٹے تازے ہو جاوینگے پہر دجال دوسری قوم پاس آویگا تو اونکو
کفر کی طرف بلاویگا تو وے اوسکے قول کو اوسپر رد کرینگے یعنی اوسکی بات نمانینگے
تو اونکی طرف سے ہٹ جاویگا تو اون پر قحط اور خشکی پڑیگی اون کے ہاتون مین اون کے مالون
مین سے کچھہ نہ باقی رہیگا اور دجال ویران زمین پر نکلیگا تو اوس سے کہیگا کہ اے زمین اپنے خزانے
نکال تو وہان کے مال اور خزانے ظاہر ہوکر اوسکے پاس جمع ہو جاوینگے جیسے شہد کی مکھیان
بڑے مکھیئے کے گرد ہجوم کرتی ہین پہر دجال ایک جوان مرد کو بلاویگا تو اوسکو تلوار سے مارے گا
سو اوسکو قتل کر کے دو ٹکڑے کر ڈالیگا جیسا نشانہ دور لوک ہو جاتا ہی پہر اوسکو زندہ کر کے بلاویگا
سو وہ جوان سامہنے آویگا چہرہ دمکتا ہوا اور ہنستا سو دجال اسی حال مین ہوگا کہ ناگاہ حق تعالی عیسی
بن مریم کو بہیجیگا تو عیسیٰ اترینگے سفید منار پاس شہر دمشق کے مشرق کی طرف زرد رنگین جوڑا پہنے
اپنے دونون ہاتھہ دو فرشتون کے پرون پر رکھے ہوئے تو جب کہ عیسیٰ اپنا سر جھکاوینگے
تو پسینا ٹپکیگا اور جب کہ اپنا سر اٹہاوینگے تو موتی سے بوند بہینگے سو جس کافر پاس عیسیٰ اترینگے
اور اوسکو اون کے دم کی بابہہ لگیگی سو وہ مر جاویگا اور اونکا دم پہنچیگا جہان تک اون کی نظر پہنچیگی
پہر عیسی دجال کو تلاش کرینگے یہان تک کہ اوسکو باب لد پر پاوینگے لد شام مین ایک پہاڑ کا نام
سو اوسکو قتل کرینگے پہر عیسی بن مریم اون لوگون کے پاس آوینگے جنکو خدا نے دجال سے
بچایا سو شفقت سے اون کے چہرون کو سہلاوینگے اور اونکو اون کے بہشت کے درجات کی خبر دینگے

سو ایسی حال مین ہون سے گے کہ ناگاہ حق تعالی عیسیٰ کو حکم کریگا کہ مینے اپنے ایسے بندے نکالے ہین کہ کسیکو اون سے لڑنے کی طاقت نہین سو پناہ مین لیجا میرے مسلمان بندون کو طور کی طرف اور خدا بہیجیگا یاجوج ماجوج کو اور وے ہر ایک بلندی سے نکل پڑین سے گے تو اون سے پہلے لوگ طبرستان سے دریا پر گذرین سے گے تو پی جاوین سے گے جتنا پانی کہ اوسمین ہوگا اور اون سے پچھلے لوگ جب وہان آوین سے گے تو کہین سے گے کبہی اس دریا مین بھی پانی تھا پہر چلین سے گے یہان تک کہ اس پہاڑ تک پہنچین سے گے جہان درختون کی کثرت ہی یعنے بیت المقدس کا پہاڑ تو وے کہین گے البتہ ہم زمین والون کو تو قتل کر چکے آؤ اب آسمان والون کو قتل کرین تو اپنے تیرون کو آسمان پر مارین سے گے سو خدا اون سے تیرون کو خون آلودہ کرکے ڈالدیگا اور خدا کا پیغمبر عیسیٰ اور اون سے اصحاب گہرے رہین سے گے یہان تک کہ اون سے نزدیک بیل کا سر افضل ہوگا سو اشرفی سے آج تمہارے نزدیک یعنے کہانے کی نہایت تنگی ہوگی پہر خدا کا رسول عیسیٰ اور اوسکے اصحاب دعا کرین سے گے سو خدا اون یاجوج ماجوج پر عذاب بہیجیگا اونکی گردنون مین کیڑا پیدا ہوگا تو صبح تک سب مرجاوین سے گے ایک جان کا سا مرنا پہر خدا کا رسول عیسیٰ اور اوسکے اصحاب زمین پر اُترین سے گے تو زمین مین ایک بالشت برابر جگہہ اونکی سڑاہند اور گندگی سے خالی نہ پاوین سے گے یعنے تمام زمین پر اون کی سڑی لاشین پڑی ہون گی پہر خدا کا رسول عیسیٰ اور اوسکے اصحاب خدا سے دعا کرین سے گے تو حق تعالی یاجوج ماجوج پر چڑیان بہیجیگا جیسے بڑے اونٹون کی گردنین سو وے اونکو اٹہا لیجاوین گی اور اونکو پہینک دیوین گی جہان خدا کو منظور ہوگا پہر خدا ایسا پانی برساویگا کہ کوئی گہر مٹی کا اور اون کا اوس پانی سے باقی نہ رہیگا سو خدا زمین کو دہو ڈالیگا یہان تک کہ زمین کو مثل حوض یا باغ یا صاف عورت کی طرح کردیگا پہر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پہل جما اور اپنی برکت کو پہر دے تو اوس دن ایک انار کو ایک گروہ کہا دیگا اور اوسکے چہلکے کو بنگلہ سا بنا کر اوسکے سایہ مین بیٹھین سے گے اور دودہ مین برکت ہوگی یہان تک کہ دودہار اونٹنی آدمیون کے بڑے گروہ کو کفایت کرے گی اور دودہار گائے ایک بردری کے لوگون کو کفایت کرے گی اور دودہار بکری ایک جدی لوگونکو کفایت کرے گی سو اسی حالت مین لوگ ہون سے گے کہ یکایک حق تعالی ایک پاک ہوا بہیجے گا کہ اونکی بغلون

کے نیچے لگی گی اور اثر کر جاوے گی تو ہر مومن اور ہر مسلم کی روح کو قبض کرے گی اور برے بد ذات لوگ باقی رہ جاوینگے ایسمین بھڑین سے گدہون کی طرح سو اون پر قیامت قایم ہوگی **ف** ایک روز حضرت نے دجال کا بہت ذکر کیا اصحاب کو اوسکا بہت خوف غالب ہوا حضرت کو یہ حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی اصحاب کو تسکین دی کہ اگر میری زندگی مین دجال آیا تو مین کفایت کرتا ہون اور نہین تو خدا میرا خلیفہ ہی اہل ایمان کو بچا دیوے گا پہر اوسکی نشانیان بتلائین اور سورۂ کہف کا پڑہنا ارشاد کیا سورۂ کہف کے سرے کی دس آیتون مین دفع شر دجال کی تاثیر ہی پہر دجال کا تمام قصہ اور حضرت عیسی کا نزول اور اوسکا حضرت عیسی کے ہاتہ سے قتل ہونا اوسکے بعد یاجوج ماجوج کا نکلنا اور اونکی کثرت اور شوکت پہر اونکا مرجانا اور بعد چندے کفار بد ذات کے وقت مین قیامت کا قایم ہونا ارشاد کیا دجال اور یاجوج ماجوج کو خدا اتنی طاقت دیگا اہل ایمان کی امتحان کے واسطے کہ کون اونکے داؤمین آتا ہی اور کون ایمان پر ثابت رہتا ہی اہل ایمان کو لازم کہ جب کسی کافر یا خلاف شرع فقیر سے خرق عادت دیکہے تو اوسکا ہرگز اعتقاد نکرے اوسکو دجال کا نایب جانے ایمان اور تقوی پر نظر رکہے شعبدہ بازی پر خیال نکرے کرامات اوسکا نام ہی جو ولی سے یعنے متقی مومن سے ہو اور جو کافر اور بے دین فاسق سے ہو اوسکو استدراج کہتے ہین ۔

۹۰۱ **ف** حُذَیْفَةُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِیْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ یُكَفِّرُهَا الصِّیَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْكَرِ بخاری اور مسلم مین حذیفہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قصور مرد کا اوسکے گہر والون کے حق مین اور اوسکے مال اور جان اور لڑکے اور ہمسایہ مین اوسکو روزہ اور نماز اور صدقہ اور نیک بات بتلانا اور برے کام سے روکنا دور کر ڈالتا ہی **ف** یعنے اگر آدمی سے جان مال جورو لڑکے ہمسایے کے حق مین کچہہ قصور یا نا انصافی ہو جاوے گی تو ان عبادتون سے معاف ہو جاوے گی

۹۰۲ م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَاَتِهٖ وَالثَّالِثُ لِلضَّیْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّیْطٰنِ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بچہونا مرد کا اور دوسرا بچہونا اوسکی جورو

کا اور تیسرا بچھونا مہمان کا اور چوتھا بچھونا شیطان کا **ف** یعنے حاجت سے زیادہ فرش رکھنا نام و
فخر کو شیطانی کام ہی اور اگر مہمانون کے واسطے چار یا چار سے زیادہ فرش رکھے تو درست ہے منع وہی جو حاجت سے ہو

۹۰۳ مر ابو موسیٰ وانس فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ
مسلم مین ابو موسیٰ اور انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عائشہ کی فضیلت عورتون پر جیسے
ثرید کی فضیلت باقی کہانون پر **ف** ثرید اوس کہانے کو کہتے ہین کہ روٹی کو شوربے مین بہگو یا ہو عرب
کو یہ کہانا نہایت پسند تہا سب کہانون سے زیادہ حضرت عائشہ رضی نے علم اور آداب حضرت سے
بہ نسبت اور عورتون کے زیادہ سیکہے تہے اسواسطے اونکی فضیلت حضرت نے بیان فرمائی

۹۰۴ مر جابر فَكُلُّكُمْ مَغْفُورٌ لَهُ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ قَالَهُ عَلَى ثَنِيَّةِ الْمِرَارِ مسلم مین جابر رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سو تم مین ہر ایک شخص بخشا گیا مگر سرخ اونٹ والا یہ حضرت نے ثنیۃ المرار
پر فرمایا **ف** ثنیۃ المرار ایک ٹیلا تہا حضرت نے فرمایا جو اس پر چڑہ جاوے اوسکا گناہ بخشا جاوے
سب اصحاب اوسپر چڑہ گئے ایک گنوار نہ چڑہا اپنا سرخ اونٹ تلاش کیا کیا اور اوسنے کہا کہ اونٹ
کا ملنا میرے نزدیک مغفرت سے زیادہ پیارا ہے تب حضرت نے یہ فرمائی معلوم ہوا کہ دنیا کی محبت آخرت کو بگاڑتی ہے

۹۰۵ **ق** ابو هريرة فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامُ بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کلونجی مین ہر بیماری کی دوا ہی سوا ئے موت کے
ف یعنے سب سرد بیماریون کی کلونجی دوا ہی باقی اسکی تفصیل ساتوین باب مین گذر ہی

۹۰۶ **ق** ابو هريرة فِي كُلِّ كَبِدٍ حَرَّى اَجْرٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ ہر تشنہ جگر کے پانی پلانے مین ثواب ہے **ف** سراقہ بن مالک نے پوچہا کہ یا حضرت اگر کسیکا
بہولا جانور میرے حوض پر آوے اور مین اوسکو پانی پلاؤن مجہکو اسمین کچہہ ثواب ہوگا تب حضرت
نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہر جاندار کے احسان مین ثواب ہے آدمی ہو یا جانور مسلمان ہو یا کافر

۹۰۷ مر جابر فِيمَا سَقَتِ الْاَنْهَارُ وَالْغَيْمُ الْعُشُورُ وَفِيمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ
مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس کہیت کو دریا اور بدلی سینچے اوسمین دسوان

حصہ زکوۃ ہی اور جو کہیت اونٹون پر پانی لا کر سینچا جاوے اوس مین بیسوان حصہ زکوۃ ہی ف
جسمین کم محنت تھی اوسکی زکوۃ زیادہ مقرر ہوئی اور جسمین محنت زیادہ تھی اوسکی کم زکوۃ مقرر ہوئی حکمت کا کام ہے

۹۰۸ م جابرؓ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ مسلم مین جابر رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہودیون پر اونہون سے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو مسجد
ٹہرایا ف اسمین اشارہ ہے کہ امت محمدی ایسا نکرے

۹۰۹ ق انسؓ قَدْرُ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ اَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ وَاِنَّ فِيْهِ مِنَ الْاَبَارِيْقِ
كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے حوض کوثر کا اندازہ
اتنا ہی جتنا فرق ہی ایلہ اور یمن کے صنعا مین اور البتہ اوسمین آبخورے ہین آسمان کے تارون سے
شمار برابر ف ایلہ شام مین ایک بستی کا نام ہی اور صنعا یمن کا بڑا مشہور شہر ہے

۹۱۰ ق ابوهريرةؓ قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَاَشْجَعُ وَغِفَارُ مَوَالِيَّ
لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ قریش اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور اشجع اور غفار میرے دوست اور مددگار ہین اونکا کوئی مددگار
نہین سوائے خدا اور رسول کے ف یہ قوم حضرت کا ایمان لائے اور حضرت پر جان نثار رہے
اسواسطے حضرت نے اونکی فضیلت بیان کی

۹۱۱ خ ابن عباسؓ كَاَنِّيْ بِهِ اَسْوَدَ اَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا بخاری مین عبداللہ بن عباس رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا گویا کہ مین اوس کعبہ ڈہانے والے سیاہ پہٹے کو دیکھتا ہون
کہ اوسکے پتہر پتہر کو اوکہاڑتا ہی ف قیامت کے قریب ایک حبشی کے ہاتہ سے کعبہ منہدم ہوگا

۹۱۲ م عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ مسلم مین عقبہ بن عامر رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ نذر کا کفارہ وہی ہی جو قسم کا کفارہ ہی ف یعنے اگر نذر نہ ادا کی ہو تو قسم کا کفارہ
دیوے قسم کا کفارہ یہ ہی کہ دس محتاجون کو دونون وقت کہانا کہلاوے یا لباس دیوے یا
غلام آزاد کرے اور اگر مقدور نہو تو تین روزے رکھے

۹۱۳ ف عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ كِلَاكُمَا قَتَلَهٗ يَعْنِيْ اَبَا جَهْلٍ قَالَهٗ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
الْجَمُوْحِ وَمُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ بخاری اور مسلم مین عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ تم دونون نے اوسکو قتل کیا یعنے ابو جہل کو یہ حضرت نے معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفرا
سے فرمایا ف ان دونون نے حضرت کو خبر دی کہ ہمنے ابو جہل کو مارا حضرت نے دونونکی تلوارون کو خون آلودہ
دیکھکر یہ حدیث فرمائی

۹۱۴ ف اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَلَّا وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنَّ الشَّمْلَةَ لَتَلْتَهِبُ عَلَيْهِ نَارًا
اَخَذَهَا مِنَ الْغَنَائِمِ يَوْمَ خَيْبَرَ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ قَالَهٗ لِعَبْدٍ لَهٗ اِسْمُهٗ رِفَاعَةُ وَ
يُقَالُ لَهٗ مِدْعَمٌ قُتِلَ بِوَادِي الْقُرٰى مَقْفَلَهٗ مِنْ خَيْبَرَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یون نہین اوسکی قسم جسکے قابو مین محمد کی جان ہے کہ مقرر کملی تو اوسکے
بدن پر بھڑک رہی ہے آگ سے اوسنے کملی کو جنگ خیبر مین تقسیم ہونے سے پہلے سے لیا تھا
یہ حضرت نے اپنے غلام کے حق مین فرمایا جسکا رفاعہ نام تھا اور لقب اوسکا مدعم تھا وہ قتل ہوا تھا
وادی القری مین خیبر سے پلٹتے ف وادی القری یہودیون کی ایک بستی کا نام تھا جب
خیبر فتح کرکے حضرت کا لشکر وہان پہنچا تو حضرت کے غلام یعنے مدعم کے تیر لگا وہ مرگیا اصحاب نے
اوسکی تعریف کی کہ اوسکو شہادت نصیب ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے شہادت کہان
وہ غنیمت کی چوری سے دوزخ مین جل رہا ہے جب لوگون نے یہ سنا تو بہت گھبرائے ایک مرد
چمڑے کا تسمہ لیا تھا وہ حضرت کے پاس لایا حضرت نے فرمایا آگ کا تسمہ ہے یعنے اگر تو نہ دیتا تو آگ ہوکر یہ تسمہ تجھکو جلاتا

۹۱۵ ف جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ كَمْ مِنْ عِذْقٍ مُعَلَّقٍ اَوْ مُدَلًّى وَيُرْوٰى مُذَلَّلٍ فِي الْجَنَّةِ لِاَبِي
الدَّحْدَاحِ مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہتیرے خرماے کے گچھے لٹک رہے
یا جھک رہے ہین ابو دحداح کے واسطے اور دوسری روایت یون ہے کہ بہشت مین ایسے گچھے
جھک رہے ہین کہ اونکا توڑنا نہایت آسان ہے ف ایک یتیم اور ابو لبابہ نے ایک خرماے کے
درخت مین جھگڑا تھا یتیم رونے لگا حضرت نے ابو لبابہ سے فرمایا کہ اگر تو اسکو درخت دیے ڈالے

تو بہشت مین اوسیکے عوض خرماسیکے گچھّے پا دیے اَبُو لُبَابَہ سے نے درخت نہ دیا ابو دحداح سے نے وہ درخت اَبُو لُبَابَہ سیے مول لیکر اوس یتیم کو دیا جب اَبُو دحداح مرگیے حضرتؐ نے اون سیکے جنازے کی نماز پڑہی کے یہ حدیث فرمائی اس حدیث مین اشارہ ہے کہ یتیم سیے سلوک اور احسان کرنا خدا کو نہایت پسند ہے

خ اَبُو ذَرٍ كَيْفَ اِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ اُمَرَاءُ يُمِيتُوْنَ الصَّلٰوةَ اَوْقَالَ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ قَالَ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَاِنْ اَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَاِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ قَالَہ لَہٗ بخاری مین ابو ذرؓ سیے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مجہسیے فرمایا کہ تو کیا کریگا اوسوقت جب کہ تجہپر ایسیے حاکم ہون سیگے جو نماز کو مار ڈالین سیگے یا یون فرمایا کہ نماز کو مستحب وقت سیے تاخیر کرین سیگے یعنے مکروہ وقت مین پڑہین سیگے مینے کہا اوسوقت مین مجہکو آپ کیا حکم کرتے ہین حضرتؐ نے فرمایا تو نماز کو مستحب وقت مین پڑہ لیا کیجیو پہر اگر تو جماعت کی نماز اون سیکے ساتہہ پاوسیے تو اون سیکے ساتہہ بھی پڑہ لیجیو کہ یہ دوسری نماز تیرے حق مین نفل ہوجاوسیے گی یہ حضرتؐ نے ابو ذرؓ سیے فرمایا ف اسلام مین نماز کی سستی اول سلطنت مروانیہ سیے شروع ہوئی ٩١٦

خ اِبْنُ عُمَرَ اَوْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو كَيْفَ اَنْتَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اِذَا بَقِيْتَ فِيْ حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ قَدْ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَاَمَانَاتُهُمْ وَاخْتَلَفُوْا فَصَارُوْا هٰكَذَا وَشَبَّكَ اَصَابِعَهٗ قَالَ فَكَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تَاْخُذُ مَا تَعْرِفُ وَتَدَعُ مَا تُنْكِرُ وَتُقْبِلُ عَلٰى خَاصَّتِكَ وَتَدَعُهُمْ وَعَوَامَّهُمْ بخاری مین عبد اللہ بن عمر یا عبد اللہ بن عمروؓ سیے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسیے عبد اللہ بن عمرو تو کیا کریگا جب کہ تو باقی رہ جاویگا کوڑہ مغز لوگون مین جنکیے عہد پیمان اور امانت داریان بگڑ جاوین گی اور اون مین پہوٹ پڑجاوسیے گی تو وسیے لوگ اسطرح ہوجاوین سیگے اور حضرتؐ نے اون سیکے اختلاف کی مثال دی اپنے دونون ہاتہون کی انگلیان قینچی کرسیکے عبد اللہ بن عمروؓ نے کہا سو اوسوقت مین یا رسول اللہ مین کیا کرون حضرتؐ نے فرمایا جو تیری دانست مین اچہی بات ہو اوسکو لیجیو اور بُری کو چہوڑیو اور خاص اپنے حال پر متوجہ ہونا اور اون کو اون سیکے حالات پر چہوڑنا ف یعنے جب زمانہ بگڑ جاوسیے اور سنیے دیانی کے سبب ٩١٧

لوگون مین اختلاف پڑے اور ہر شخص اپنی عقل پر مغرور ہو تو ایسے وقت مین دیندار کو لازم ہی کہ اپنی اصلاح اور درستی پر کمر باندھے اور عوام سے خبر نہو

۹۱۸ مر عُمَرُ كَيْفَ بِكَ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُو بِكَ قَلُوصُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ قَالَهُ لِأَحَدِ بَنِي أَبِي الْحُقَيْقِ مِنْ يَهُودِ خَيْبَرَ فَأَجْلَاهُمْ عُمَرُ إِلَى تَيْمَاءَ وَأَرِيحَاءَ مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیسا تیرا حال ہوگا جسوقت تو خیبر سے نکالا جاویگا تجھکو لیے دوڑے گی تیری اونٹنی راتون کو یعنے سوار ہوکر سفر کریگا یہ حضرت نے ابو حقیق یہودی کے کسی بیٹے سے فرمایا پہر عمر فاروق رضی نے اونکو تیما اور اریحا کی طرف نکال دیا **ف** خیبر مین یہودی رہتے تھے جب خیبر فتح ہوا تو حضرت نے وہان کے یہودیون کو بطریق محنت مزدوری کے رہنے دیا عمر فاروق نے اپنی خلافت مین چاہا کہ اون کو خیبر سے باہر کرین یہودیون نے کہا تم ہمکو کیون نکالو گے حالانکہ تمہارے پیغمبر نے ہمکو یہان قایم رکہا تب عمر فاروق رضی نے یہ حدیث پڑہی یعنے حضرت نے اس حدیث مین تمہارے نکالنے کا اشارہ کیا ہی یہودی نے کہا کہ ابو القاسم نے یہ کلام ٹھٹھے کی راہ سے کہا فاروق نے کہا اے دشمن خدا کے تو جھوٹا ہی یعنے ٹھٹھا کرنا پیغمبرون کی شان نہین پہر اون کو شام کی طرف نکال دیا اون بستیون مین جا کر بسے جنکا تیما اور اریحا نام ہے

۹۱۹ مر عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ كَيْفَ وَقَدْ زَعَمَتْ أَنْ قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا وَيُرْوَى كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ دَعْهَا عَنْكَ قَالَهُ لَهُ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ يَحْيَى بِنْتَ أَبِي إِهَابِ بْنِ عَزِيزٍ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا مسلم مین عقبہ بن حارث رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ کیونکر ہوگا اور حالانکہ وہ کہتی ہی کہ مینے تم دونون کو دودہ پلایا اور دوسری روایت یون ہے کہ یہ کیونکر ہوگا اور حالانکہ شیرخوارگی کی گفتگو ہوئی اوس عورت کو اپنے نکاح سے چہوڑدے یہ حضرت نے عقبہ سے فرمایا جب کہ اوسنے ام یحیی ابی اہاب بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا پہر ایک سیاہ عورت آئی اوسنے کہا کہ مینے تم دونو جورو خاوند کو دودہ پلایا تھا **ف** جب اوس عورت نے یہ کہا تو عقبہ نے کہا کہ مجہکو معلوم نہین کہ تینے مجھے دودہ پلایا ہو پہر اپنی جورو کے لوگون سے پوچھا اونہون نے بھی انکار

کی پھر عقبہ نے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام مالک کا بھی مذہب ہے کہ فقط ایک عورت کے قول سے رضاعت یعنے شیرخوارگی ثابت ہوجاتی ہے لیکن اور اماموں کے مذہب میں ایک عورت کے قول کا کچھ اعتبار نہیں یا دو مرد کہیں یا ایک مرد اور دو عورتیں تو اون کے نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ حضرت نے یہ حکم از راہ احتیاط اور تقوی فرمایا نہ از راہ فتوی

٩٢٠ ق اَنَسٌ کَیْفَ یُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا نَبِیَّھُمْ وَکَسَرُوْا رَبَاعِیَتَہٗ وَھُوَ یَدْعُوْھُمْ قَالَہٗ یَوْمَ اُحُدٍ عَلَّقَہُ الْبُخَارِیُّ وَاَسْنَدَہٗ مُسْلِمٌ بخاری اور مسلم میں انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیونکر بھلا ہوگا اوس قوم کا جنہوں نے اپنے پیغمبر کا سر زخمی کیا اور دانت توڑا اور حالانکہ وہ اونکو ٹھیک راہ پر بلاتا ہے یہ حضرت نے جنگ احد میں فرمایا بخاری نے اس حدیث کی سند نہیں مذکور کی اور مسلم نے پوری سند بیان کی

٩٢١ ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ وَاَنَسٌ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِقَدْرِ غَدْرَتِہٖ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا قیامت کے دن ہر عہدشکن دغاباز کا ایک جھنڈا ہوگا بقدر اوسکی دغابازی کے ف یہ اسواسطے ہوگا تاکہ وہ فضیحت ہو

٩٢٢ م اِبْنُ عَبَّاسٍ لِمَ اَلِلصَّلٰوۃِ وَیُرْوٰی لِمَ اُصَلِّیْ فَاَتَوَضَّاءُ وَیُرْوٰی اُرِیْدُ اَنْ اُصَلِّیَ فَاَتَوَضَّاءُ قَالَہٗ حِیْنَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَاُتِیَ بِطَعَامٍ فَقِیْلَ اَلَا تَتَوَضَّاءُ مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیوں میں وضو کروں کیا نماز کے واسطے اور ایک روایت یوں ہے کس واسطے کیا مجھکو نماز پڑھنا ہے جو وضو کروں اور دوسری روایت یوں ہے کہ کیا میں نماز کا ارادہ کرتا ہوں جو وضو کروں یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ آپ پاخانے سے نکلے تو آپ کے آگے کھانا رکھا گیا سو لوگوں نے کہا کہ آپ وضو نہیں کرتے ف پورا قصہ یوں ہے کہ پھر حضرت نے کھایا اور ہاتھ میں پانی لگایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو کرنا نماز کے واسطے واجب ہے کھانے کے واسطے واجب نہیں ہرچند کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا مستحب ہے لیکن حضرت نے اسواسطے ہاتھ نہ دھوئے تاکہ لوگوں کو معلوم ہوجاوے کہ اگر ہاتھ پاک ہوں تو دھونا واجب نہیں

٩٢٣ ق اِبْنُ عَبَّاسٍ لَوْ لَمْ یَکُنْ لَھُمْ یَوْمَئِذٍ حَسَبٌ وَلَوْ کَانَ لَھُمْ لَدَعَا لَھُمْ فِیْہِ یَعْنِیْ لِاَھْلِ مَکَّۃَ

حِيْنَ دَعَا لَهُمْ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مکے والون پاس اوس زمانے مین اناج نہ تھا اور اگر اناج ہوتا تو ابراہیم
علیہ السلام اون کے واسطے اناج مین بھی دعا مانگتے ف حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
مکے والون کے واسطے کثرت میوجات کی دعا کی اوسوقت وہان زراعت نہ تھی اگر ہوتی تو اسکی بھی دعا کرتے

۹۲۳ ق عَائِشَةُ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ اَصْحَابِيْ يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ بخاری
اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کاش کوئی نیک مرد میرے اصحاب سے آج
کی رات میری نگہبانی کرے ف یہ حضرت نے لیلۃ التعریس مین فرمایا پھر سعد بن ابی وقاص ہتھیار
باندھے آے حضرت نے پوچھا تو کیون آیا ہی سعد نے کہا کہ یا حضرت مین آپ کی محافظت کے
واسطے آیا ہون پھر حضرت نے اون کے حق مین دعاء خیر کی معلوم ہوا کہ محافظت اور نگہبانی کرنا توکل کے خلاف نہین

۹۲۴ ق اَبُوْ قَتَادَةَ مَتٰى كَانَ هٰذَا مَسِيْرُكَ مِنِّيْ قَالَهُ لِاَبِيْ قَتَادَةَ سَحَرَ لَيْلَةِ التَّعْرِيْسِ حِيْنَ
دَعَمَهُ ثَالِثَةً مسلم مین ابوقتادہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کب سے یہ تیری چال میرے ساتھ
تھی یہ حضرت نے ابوقتادہ سے لیلۃ التعریس کی فجر کو فرمایا جب کہ اونہون نے تیسرے بار حضرت
کو تھام لیا ف حضرت رات بھر نیند کے غلبے سے جھکنے لگے ابوقتادہ نے
تین بار حضرت کو تھام لیا تیسرے بار حضرت جاگ پڑے تب یہ حدیث فرمائی جب کہ ابوقتادہ سے
یہ حال معلوم ہوا تو حضرت نے ابوقتادہ کے حق مین یون دعا کی کہ خدا تیری محافظت کرے جیسے تو نے اپنے پیغمبر کی محافظت کی

۹۲ ق اِبْنُ عَبَّاسٍ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى قَالَهُ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ
حِيْنَ قَالَ لَهُمْ مَنِ الْقَوْمُ اَوْ مَنِ الْوَفْدُ فَقَالُوْا رَبِيْعَةُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس
رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خوشا بحال قوم یا یون فرمایا کہ خوشا بحال ایلچیان نہ ذلیل ہوئین نہ
شرمندے یہ حضرت نے عبد القیس کے ایلچیون سے فرمایا جب کہ اون سے پوچھا کہ تم کون قوم یا کون ایلچی ہو
تو اونہون نے جواب دیا کہ ہم ربیعہ کی قوم سے ہین ف عبد القیس ربیعہ کی قوم سے گروہ کا نام
ہے جب وے حضرت کی خدمت مین مسلمان ہونے کو آئے تب حضرت نے یہ خوشخبری سنا کر اونکی توقیر کی

۴۲۷ ف ابو قتادہ الحارث بن ربعی مُستریحٌ وَمُستراحٌ منہ قالوا یا رسول اللہ
ما المستریح والمستراح منہ فقال العبد المؤمن یستریح من نصب الدنیا والعبد
الفاجر یستریح منہ العباد والبلاد والشجر والدواب بخاری اور مسلم میں ابو قتادہ سے
جنکا حارث بن ربعی نام ہی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ مُردہ آرام پانیوالا ہی یا آرام دینے
والا اصحاب نے کہا یا رسول اللہ آرام پانیوالا اور آرام دینیوالا کیسا تو حضرت نے فرمایا کہ ایماندار
بندہ دنیا کے رنج اور مصیبت سے آرام پاتا ہی اور ظالم فاسق بندے سے آدمی اور بستیاں اور درخت
اور جانور آرام پاتے ہین ف حضرت کے سامنے ایک جنازہ نکلا تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنے مومن متقی کے حق مین دنیا قیدخانہ ہی جہان وہ مرگیا عذاب سے چھوٹا ایمان اور عبادت
کی برکت سے قبر ہی سے بہشت کی لذت کا نمونہ پانے لگا اور ظالم فاسق سے قید ہوتا ہے
ہر ایک مخلوق کو ناحق تکلیف دیتا ہی تو اوسکی موت سے عالم کو آرام ہے
۴۲۸ ف ابو ہریرۃ مطل الغنی ظلم واذا اتبع احدکم علی ملیٍ فلیتبع بخاری اور مسلم
مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مالدار کا ٹالنا ستم ہی اور جب قرضدار تمہارے
قرض کو کسی مالدار پر اتارے تو اوس سے لینا چاہئے ف یعنے مالدار ہوکر قرض نہ ادا کرے
اور ٹالے تو بڑا ستم ہی اور اگر محتاج قرضدار کسی مالدار سے اپنا قرض دلادے تو لازم ہے کہ اوسکو زیادہ تنگ نکرے
۴۲۹ م جابر معاذ اللہ ان یتحدث الناس انی اقتل اصحابی ان ھذا واصحابہ یقرؤن
القرآن لا یجاوز حناجرھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ
مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین خدا کی پناہ مانگتا ہون اس سے کہ لوگ یہ چرچا
کرین کہ مین اپنے ساتھیون کو قتل کرتا ہون البتہ یہ شخص اور اوسکے ساتھی قرآن پڑھتے ہین کہ اونکے
نرخرون سے نیچے نہین اترتا یعنے قرآن کی دلمین تاثیر نہین ہوتی یہ لوگ دین سے نکلے جیسے تیر جانور کے
پار ہوجاتا ہی ف ذی الخویصرہ ایک منافق تھا اوسنے حضرت سے کہا کہ آپ انصاف سے
نہین تقسیم کرتے حضرت نے فرمایا کہ اگر مین نہ انصاف کرونگا تو کون کریگا عمر فاروق نے کہا حضرت اگر حکم

ہو تو مین اس منافق کو مارڈالون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے ہر چند یہ بہی دین لائق قتل کے
ہی لیکن اسمین بدنامی ہو گی کہ پیغمبر اپنے ساتہیون کو قتل کرتا ہی تو لوگ ملاقات سے وحشت کرین گے
اسلام سے محروم رہین گے معلوم ہوا کہ حاکم کو مصلحت کا لحاظ بہی ضرور ہے یعنی جگہہ ٹال جانا چاہیے

۹۳۰ م سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّیِّ مَعَ الْغُلَامِ عَقِیْقَتُهٗ فَاهْرِیْقُوْا عَنْهُ دَمًا وَّاَمِیْطُوْا عَنْهُ
الْاَذٰی مسلم مین سلمان بن عامر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑکا پیدا ہوے اوسکے ساتہہ عقیقہ اوسکا
سنت ہے تو بہاؤ اوسکے عوض خون اور دور کرو اوس لڑکے سے تکلیف اور نجاست کو یعنے سر کے
بال مونڈوا اور غسل دو ف جب لڑکا پیدا ہو تو ساتوین دن عقیقہ کرے لڑکا ہو تو دو بکریان اور لڑکی ہو تو
تو ایک بکری ذبح کرے

۹۳۱ م کَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ مُعَقِّبَاتٌ لَا یَخِیْبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ کُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ
تَسْبِیْحَةً وَّثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَحْمِیْدَةً وَّاَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَکْبِیْرَةً مسلم مین کعب بن عجرہ رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ذکر کے چند الفاظ ہین کہ ہر نماز کے بعد آتے ہین اونکا کہنے والا
یا کرنے والا نقصان نہین پاتا وے الفاظ یہ ہین تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ اور تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر

۹۳۲ خ اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ مَعِیَ مَنْ تَرَوْنَ وَاَحَبُّ الْحَدِیْثِ اِلَیَّ اَصْدَقُهٗ فَاخْتَارُوْا اِحْدَی
الطَّائِفَتَیْنِ اِمَّا الْمَالَ وَاِمَّا السَّبْیَ وَقَدْ کُنْتُ اسْتَاْنَیْتُ بِکُمْ قَالَهٗ لِوَفْدِ هَوَازِنَ حِیْنَ
جَاؤُوْهُ مُسْلِمِیْنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ یَّرُدَّ اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْیَهُمْ بخاری مین مسور بن
مخرمہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا میرے ساتہہ کے لشکر کو تم دیکہتے ہو اور میرے نزدیک سچی بات
پسند ہے سو تم دو باتون سے ایک بات اختیار کرو یا مال لو یا جورو لڑکے اور مین نے تمہاری انتظار
کی تہی یہ حضرت نے ہوازن کے ایلچیون سے فرمایا جب کہ وے حضرت پاس مسلمان ہو کر آئے
پہر اونہون نے یہ سوال کیا کہ اے حضرت ہمارے مال اور جورو لڑکے پہیر دین ف جنگ حنین مین
ہوازن کے قوم پر فتح ہوئی اون کے جورو لڑکے گرفتار ہوئے اول حضرت نے اون کی انتظار کی کہ اگر
مسلمان ہووین تو اون کے مال اور اسیرون کو پہیر دیوین جب اون کے آنے مین دیر ہوئی تب حضرت نے

اون سے کے مال اور آدمی لشکر کو تقسیم کر دیئے بعد اوسکے وے لوگ مسلمان ہو کر آئے اور اپنے
مال اور آدمی مانگنے لگے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی پہر اونہون نے مال چھوڑا اپنے آدمی
لینا اختیار کیا حضرتؐ نے لشکر کو راضی کرکے اون کے جورو لڑکے پہیر دیئے

۹۳۳ خ ابْنُ عُمَرَ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللّٰهُ لَا يَعْلَمُ أَحَدٌ مَا يَكُونُ فِي غَدٍ إِلَّا
اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ أَحَدٌ مَا يَكُونُ فِي الْأَرْحَامِ وَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي
نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ وَمَا يَدْرِي أَحَدٌ مَتَى يَجِيءُ الْمَطَرُ بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کنجیان غیب کی پانچ ہین اونکو کوئی نہین جانتا سوا ئے خدا کے کوئی
نہین جانتا کہ کل کیا ہوگا سوائے خدا کے اور کوئی نہین جانتا کہ عورت کے پیٹ مین کیا ہی لڑکی یا لڑکا
اور کوئی جی نہین جانتا کہ کل کیا کریگا اور کوئی جی نہین جانتا کہ کس زمین مین مریگا اور کوئی نہین جانتا کہ
مینہہ کب آویگا ف یعنے غیب کی بات بالیقین سوائے خدا کے کوئی نہین جانتا غیب کا دروازہ
سارے عالم پر بند ہی اسکی کنجی کسیکے پاس نہین کہ کہولے جب چاہی بے تردد دریافت کرلے پیغمبرون کو
وحی سے اور اولیا کو الہام سے علم حاصل ہوتا ہی لیکن یہ غیب ذاتی نہین خدا کے بتلانے سے
معلوم ہوتا ہی علاوہ اسکے وحی اور الہام ہر وقت قابو مین نہین کہ جب چاہین دریافت کرلین نجوم
اور رمل اور جفر مین یقین نہین حاصل ہوتا صرف حساب اور اٹکل ہی ہزار بار مخالف ہوتا ہی کبھی موافق
بھی پڑ جاتا ہی اور ہرچند علم طب مین حاملہ عورت کی علامات لکھی ہین کہ پیٹ مین لڑکی ہی یا لڑکا
پہر جب علامات اور قراین پر مدار ٹہرا تو غیب ذاتی نہوئی علاوہ اسکے اکثر خطا بھی ہوتی ہی اور یہ تو
کبھی نہین معلوم ہوتا کہ لڑکا گورا ہی یا کالا اوسکے اعضا سب درست ہین یا ناقص خلاصہ یہ کہ علم غیب
خدا کو مخصوص ہی بالیقین بے تردد کسیکو نہین معلوم ہوسکتا اور یہی عقیدہ ہے اہل اسلام
کا جسکے اس اعتقاد مین خلل ہی بالیقین اوسکے ایمان مین خلل ہے

۹۳۴ م ابُو هُرَيْرَةَ مِنْ أَشَدِّ أُمَّتِي لِي حُبًّا نَاسٌ يَكُونُونَ بَعْدِي يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ رَآنِي
بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ. مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا میری امت سے زیادہ تر میری محبت مین

وے لوگ ہین جو میرے بعد ہونگے کوئی اون مین سے چاہیگا کہ کاش مجھکو دیکھتا اپنے اہل وعیال اور مال کے بدلے یعنے حضرت کی تمنائی دیدار مین اپنے اہل وعیال اور مال فدا کرنے کا آرزومند ہوگا + شعر + حب احمد ہے ہمارا ایمان ۞ جان ومال اوسکی جھلک پر قربان

۹۳۵۰ ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَسُبُّ اُمَّهُ فَيَسُبُّ اُمَّهُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ماباپ کو گالی دینا بڑے گناہون سے یہ گناہ ہی اصحاب نے کہا یارسول اللہ کوئی مرد اپنے ماباپ کو بھی گالی دیتا ہے حضرت نے فرمایا ہان یہ گالی دیتا ہی کسی اور مرد کے باپ کو تو وہ اسکے باپ کو گالی دیتا ہی اور یہ اور کسیکی ماکو گالی دیتا ہی تو وہ اسکی ماکو گالی دیتا ہی ف . یعنے جب کسیکے ماباپ کو گالی دی تو وہ بھی اسکے ماباپ کو گالی دیگا تو حقیقت مین اپنے ماباپ کے گالی دلانے کا بھی باعث ہوا

۹۳۶۰ بہشت م اَبُوْ هُرَيْرَةَ مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَطِيْرُ عَلٰى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً اَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهُ اَوْ رَجُلٌ فِيْ غُنَيْمَةٍ فِيْ رَاْسِ شَعَفَةٍ مِنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ اَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هٰذِهِ الْاَوْدِيَةِ يُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْيَقِيْنُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِيْ خَيْرٍ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب لوگون کی زندگانی سے اوس مرد کی زندگانی بہتر ہی جو جہاد مین اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے ہی دوڑایا پھرتا ہی اوسکے پیٹھ پر جب کہ شور یا گھبراہٹ سنتا ہی دوڑ پڑتا ہی اپنے قتل ہونے اور موت کو موت کے مقامون مین تلاش کرتا پھرتا ہی یا اوس مرد کی زندگانی بہتر ہی جو بکریان لیکر کسی پہاڑ کی چوٹی پر انہین پہاڑون کی چوٹیون سے یا پہاڑ کے کسی نالے مین انہین نالون مین سے رہتا ہی نماز کو قائم رکھتا ہی اور زکوۃ دیتا ہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہی مرتے دم تک آدمیون سے کوئی شخص خیر مین نہین سوا ایکے اسکے ف حضرت نے اس حدیث مین دو شخصون کو سب سے افضل فرمایا ایک مجاہد جان نثار کو دوسرے گوشہ گیر

مرید شد و نشر کرد

عابد کو

عابد کو گوشہ گیری مین ہزارون فائدے ہین غیبت اور حسد اور حق تلفی اور شر و فساد سے بچا ہے
فراغت سے عبادت ہو سکتی ہی لیکن گوشہ گیری اوسوقت مین بہتر ہی کہ اسلام ضعیف ہو جاوے
عالم مین شر و فساد پھیلے درستی کی توقع باقی نرہے اور اگر ایسا نہو تو لوگون سے اندر رہنا افضل ہے
چنانچہ اور حدیث مین آیا ہی کہ لوگون مین رہنا اور اون کی ایذائین سہنا گوشہ گیری سے افضل ہے

۹۳۲ ق ابن عباس من محمد رسول اللہ الی ہرقل عظیم الروم سلام علی من اتبع الہدی اما بعد فانی ادعوک بدعایۃ الاسلام ویروی بداعیۃ الاسلام اسلم تسلم واسلم یوتک اللہ اجرک مرتین وان تولیت فان علیک اثم الاریسیین ویا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم ان لا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا الی قولہ فقولوا اشہدوا بانا مسلمون کتبہ الی قیصر بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے روم کے بادشاہ کو اس مضمون کا خط لکھا کہ یہ خط ہی محمد خدا کے رسول کا ہرقل کی طرف جو روم کا سردار ہی اوسپر سلام ہی جو راہ راست پر چلا بعد اسکے مین تجھکو بلاتا ہون اسلام کی دعوت سے اسلام قبول کر تاکہ تو دین دنیا مین سلامت رہے اور تو مسلمان ہو جا خدا تجھکو دوہرا ثواب دیگا یعنے ایک ثواب عیسوی دین قبول کرنیکا اور دوسرا ثواب محمدی ہونیکا اور اگر تو نے اسلام نہ قبول کیا تو تیرے اوپر رعیت اور تابعدارون کا گناہ پڑیگا یعنے جب تو مسلمان نہوا تو رعیت بھی نہ مسلمان ہو گی تو اون کی گمراہی کا عذاب تجھ پر ہوگا اور اے کتاب والو آجاؤ اس بات پر جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہی وہ بات یہ ہی کہ ہم اور تم خدا کے سوا کسیکی عبادت اور پرستش نکرین اور کسی چیز کو اوسکے ساتھ شریک نہ ٹھہراوین اور ہم مین سے بعضے آدمی بعضون کو خدا کے سوا اپنا رب اور مالک نہ بناوین سو اگر اہل کتاب توحید سے منہ موڑین تو اون سے کہدو کہ تم گواہ رہو کہ ہم تو مسلمان ہین حکم الہی کے مطیع ہین ف صحیح بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ابو سفیان نے مجھسے قصہ نقل کیا کہ جب ہم سے اور حضرت سے حدیبیہ مین صلح ہوئی تو مین شام کے ملک مین

گیا اوسی زمانے مین حضرت نے دحیہ کلبی کے ہاتھ روم کے بادشاہ کو خط بھیجا سو دحیہ کلبی نے
شام کے سردار کو خط دیا اوسنے روم کے بادشاہ کو حوالہ کیا ہرقل یعنے روم کا بادشاہ اوس وقت
مین آیا تھا ہرقل نے کہا کہ اگر اس شخص کا جو اپنے کو پیغمبر جانتا ہے کوئی اہل قوم ہو تو بلاؤ سو میری طلبی ہوئی
معہ چند قریش کے ہرقل نے پوچھا کہ تم لوگون مین سے اس پیغمبر کا رشتے مین کون شخص زیادہ تر
قریب ہے مینے کہا کہ مین تو مجھکو لوگون نے بادشاہ کے سامنے بٹھلایا اور میرے ساتھی میرے
پیچھے بیٹھے پھر مترجم سے یعنے دو بھاشیا طلب ہوا بادشاہ نے کہا میرے ساتھیون سے کہ مین اس
شخص سے کچھ پوچھتا ہون اگر یہ جھوٹ بولے تو تم اسکو جھٹلاؤ تو ابوسفیان نے کہا کہ قسم خدا کی
اگر دروغگوئی مشہور ہونیکا ڈر نہوتا تو مین حضرت کے حال مین کچھ جھوٹھ بولتا بادشاہ نے پوچھا کہ اس
پیغمبر کا حسب اور نسب کیسا ہی تو مینے کہا ہم لوگون مین وہ نہایت شریف اور عمدہ خاندان سے ہے
بادشاہ نے پوچھا کہ اسکے باپ دادے مین کوئی بادشاہ بھی تھا مینے کہا کہ نہین بادشاہ نے
پوچھا کہ نبوت کے دعوی سے پہلے کبھی جھوٹھ بولنے کی تہمت بھی اسکو لگی ہی مینے کہا کہ نہین بادشاہ نے
کہا کہ سردار لوگ اوسکے تابع ہوئے ہین یا غریب لوگ مینے کہا غریب اوسکے تابع ہوئے ہین
بادشاہ نے کہا اوسکے ساتھی بڑھتے جاتے ہین یا گھٹتے ہین مینے کہا نہین بلکہ بڑھتے جاتے
ہین بادشاہ نے کہا کہ کوئی اونمین سے اوسکے دین سے پھر بھی جاتا ہی ناخوش ہوکر مینے کہا کہ نہین
بادشاہ نے کہا کہ تم سے اور اوس سے لڑائی بھی ہوتی ہی مینے کہا ہان بادشاہ نے لڑائی کا حال پوچھا
کہ کیا سبب ہے مینے کہا کبھی وہ ہم پر غالب ہوتا ہی کبھی ہم اوس پر غالب ہوتے بادشاہ نے کہا کبھی قول کرکے
دغا بھی کرتا ہی مینے کہا کہ نہین لیکن اب ہمسے اور اوس سے صلح ہوئی ہے ہمکو نہین معلوم کہ اب
کیا کرنے والا ہی ابوسفیان نے کہا واللہ اتنی بات کے سوائے کوئی اور بات کو مین نہ ملا سکا بادشاہ نے
کہا کہ تم لوگون مین اسطرح نبوت کا دعوی کسنے آگے بھی کیا ہی یا نہین مینے کہا کہ نہین پھر بادشاہ نے
دوبارہ اس سے کہہ دیے کہ مینے اوسکا حسب نسب پوچھا تو نے کہا کہ شریف اور عالی خاندان ہی پیغمبر
لوگ اسیطرح جیسے اپنی قوم مین شریف اور نجیب اور عمدہ خاندان ہوتے ہین اسی مین مینے پوچھا کہ اوسکے

باپ دادے مین کوئی بادشاہ تھا تونے کہا نہین سو اگر کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو مین کہتا کہ یہ شخص ہوسکے
پردے مین اپنے باپ دادے کی سلطنت چاہتا ہی اور مینے اوسکے تابعدارون کا حال پوچھا
کہ سردار ہین یا غریب تونے کہا غریب ہین سو یہی حال ہی پیغمبرون کا کہ اون کی اول غریب لوگ طاعت
کرتے ہین یعنے بڑے آدمی غرور سے نصیب رہتے ہین اور مینے پوچھا کہ نبوت سے قبل کبھی
اوسکی دروغگوئی بھی ثابت ہوئی ہی تونے کہا کہ نہین تو مینے جانا کہ جو کبھی آدمیون پر جھوٹھ نہ باندہے
گا پہلا وہ خدا پر کیونکر جھوٹھ باندہے گا اور مینے تجھسے پوچھا کہ اوسکے لوگ دین سے ناخوش ہوکر
پہر بھی جاتے ہین تونے کہا کہ نہین سو یہی حال ہے ایمان کے نور کا جب دل مین رچ گیا یعنے
ایمان کی یہی خاصیت ہے کہ اوسکو تغیر نہین ہوتا اور مینے تجھسے پوچھا کہ اوسکے لوگ زیادہ ہوتے جاتے
ہین یا کم تونے کہا زیادہ ہوتے ہین سو یہی حال ایمان کا ہی کہ اوسکو ترقی ہوتی ہی یہان تک کہ کمال
کو پہنچتا ہی اور مینے کہا کہ اوسکی لڑائی کا کیا حال ہے تونے کہا کہ کبھی وہ غالب ہوتا ہی اور کبھی ہم
سو یہی سنت ہے پیغمبرون کی کہ اول ایمان والون کی آزمایش ہوتی ہی پہر انجام کو فتح نصیب ہوتی ہین
اور مینے پوچھا کہ وہ دغا بھی کرتا ہی تونے کہا کہ نہین سو یہی عادت ہوتی ہی پیغمبرون کی کہ دے ہرگز دغا نہین
کرتے اور مینے پوچھا کہ ایسا دعویٰ اوسکی قوم مین کسی اور شخص نے بھی کیا تھا تونے کہا کہ نہین سو
اگر ایسا کسی نے دعوی کیا ہوتا تو مین یون جانتا کہ یہ شخص بھی اپنی قوم کی راہ پر چلا اگلون کی طرح اسکو
بھی ہوس نے لیا پہر بادشاہ نے کہا کہ کیا چیز تمکو بتلاتا ہی مینے کہا کہ ہمکو نماز اور زکوۃ اور برادر پروری
اور پرہیزگاری سکہلاتا ہی بادشاہ نے کہا کہ اگر یہ سب باتین سچی ہین تو بیشک وہ شخص پیغمبر ہی اور مین
آگے سے جانتا تھا کہ اسوقت مین پیغمبر ظاہر ہوا چاہتا ہی لیکن میرا یہ گمان نہ تھا کہ تم عرب لوگون مین
ہوگا اور اگر مین یہ جانتا کہ مین اوس تک پہنچ سکونگا تو مین اوسکے دیدار کا عاشق ہوتا اور اگر مین اوسکے
پاس ہوتا تو مین اوسکے قدم دہوتا اور البتہ اوسکی سلطنت اور حکومت میرے قدم کے نیچے تک
پہنچے گی پہر بادشاہ نے حضرت کا یہ خط مانگا اور پڑہا جب وہ خط پڑہ چکا تو اہل دربار مین بہت گفتگو
اور نہایت غل اور شور ہوا پہر ہم بموجب حکم کے دربار سے نکالے گئے ابوسفیان نے کہا کہ جب ہمارا

اخراج ہوا تو سفیان نے اپنے ساتھیون سے کہا کہ محمدؐ کا یہ رتبہ پہنچا کہ بادشاہ روم اوس سے ڈرتا ہے سو جبسے
مجھکو یقین ہوگیا تھا کہ حضرت سب پر غالب ہونگے یہان تک کہ خدا نے مجھکو اسلام مین داخل کیا راوی
نے کہا کہ پہر ہرقل نے روم کے سردار اپنے ایک مکان مین جمع کیے اور دروازون مین قفل دیے
پہر اون سے کہا کہ اے روم کے لوگو اگر قیامت تک اپنی ہدایت اور بہتری چاہتے ہو اور اپنی
سلطنت کا قیام چاہتے ہو تو اس پیغمبر کا ایمان لاؤ سو روم کے سردار سب بہڑکے اور گورخرون
کی طرح بہکے اور بھاگے لیکن دروازے بند پائے پہر بادشاہ نے اونکو بلایا اور کہا کہ مینے
تمہارے دین کی مضبوطی آزمائی تہی شاباش تم جو مجھکو پسند تہی وہی تمنے کی پہر تو اون لوگون نے
بادشاہ کو سجدہ کیا اور خوش ہوگئے **ف** ہرقل روم کا بادشاہ نصرانی تہا اپنے دین کا
بڑا عالم تہا اوسپر حضرت کی نبوت کی حقیقت ثابت ہوگئی تہی لیکن اپنے قوم کے خوف سے مسلمان
نہوسکا ہجری کے چہٹے سال حضرت نے بادشاہون کے خط لکہے اسلام کی دعوت کی سب بادشاہون
مین سے تین بادشاہ بدون لڑائی کے اسلام کو حق جان کر مسلمان ہوئے ایک حبش کا بادشاہ نجاشی
دوسرا یمن کا بادشاہ تیسرا عمان کا بادشاہ اور مقوقس اسکندریہ اور مصر کے بادشاہ نے جسکا دین
عیسوی تہا حضرت کے خط کا یون جواب لکہا کہ تمہارا کیا خوب دین ہے تم توحید الہی کی دعوت کرتے
ہو اور بت پرستی چہڑاتے ہو بلاشک ایک پیغمبر عیسیٰ ع کے بعد ہونے والا ہے میرا گمان یہ تہا
کہ شاید کہین اور ہوگا اور اوسنے کچہہ سونا اور ایک خچر جسکا دُلدُل نام تہا اور دو عورتین یعنی
ماریہ قبطیہ اور شیرین حضرت کو تحفہ بہیجا لگاوٹ کی لیکن مسلمان نہین ہوا اور ایران کے بادشاہ نے
خسرو نے حضرت کا نامہ پہاڑ ڈالا حضرت کی بددعا سے اوسکے بیٹے نے اوسکا پیٹ پہاڑا عمر فاروق
اور حضرت عثمان کی خلافت مین سب ملک فتح ہوئے کسی بادشاہ کا زور نرہا اسلام ہوگیا ہندوستان
مین نصاری یہ کہتے ہین کہ عیسیٰ ع کے بعد کسی پیغمبر کے ہونے کی خبر نہین سو غلط کہتے ہین اسواسطے
کہ خود انجیل مین خبر موجود ہے کہ عیسیٰ کے بعد فارقلیط یعنے ہمارے حضرت آوینگے دوسری
دلیل یہ کہ حضرت کے نصرانی بادشاہون نے عیسیٰ ع کے بعد نبی کے ہونیکا اقرار کیا چنانچہ ہرقل

اور متعرفین کے کلام سے صاف ثابت ہوا اور حبش کا بادشاہ تو کھل کر مسلمان ہوا اور کبھی نجاشی نے حضرت سے یہ نہیں کہا کہ عیسیٰ کے بعد کسی پیغمبر کا وجود نہیں تم کیوں پیغمبری کا دعوی کرتے ہو تو صاف ثابت ہوا کہ عیسیٰ کے بعد پیغمبر کی انکار کرنا صریح حق پوشی اور ناانصافی ہے

م حُذَيْفَةُ مِنْهُنَّ ثَلٰثٌ لَا يَكَدْنَ يَذَرْنَ شَيْئًا وَمِنْهُنَّ فِتَنٌ كَرِيَاحِ الصَّيْفِ مِنْهَا صِغَارٌ وَمِنْهَا كِبَارٌ يَعْنِي الْفِتَنَ مسلم مین حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فساد اور فتنون کے ذکر مین فرمایا کہ اون مین سے تین فتنے ایسے ہین کہ نہین لگتا کہ کچھ بھی چھوڑین اور اون مین سے ایسے فتنے جیسے گرمی کی آندہیان کہ بعضی اونمین سے چھوٹی ہین اور بعضی بڑی ہین **ف** یعنے تین فساد تو عالم گیر ہونگے اور باقی مختلف کوئی کم کوئی زیادہ معلوم نہین کہ تین فسادون سے کون فساد مراد ہین بعضے کہتے ہین کہ ایک فساد تو قوم ترک کی خونریزی ہے یعنے چنگیز خان اور ہلاکو کے وقت کا قتل عام دوسرے دجال کا نکلنا تیسرے یاجوج ماجوج کا ظاہر ہونا واللہ اعلم

۹۳۹ **ف** اَبُوْهُرَيْرَةَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قَالُوْا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فَاِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا زَادَ الْبُخَارِيُّ نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِي يُوْقِدُ ابْنُ آدَمَ - بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہاری آگ ایک حصہ ہے دوزخ کی آگ کے ستر حصے سے اصحاب نے کہا قسم خدا کی یا رسول اللہ جلانے کو تو یہی آگ کفایت کرنی تھی حضرت نے فرمایا کہ البتہ دوزخ کی آگ دنیا کی آگون سے انہتر حصے زیادتی رکھتی ہے ہر ایک حصے کی گرمی اس آگ کی گرمی کے برابر ہے بخاری نے اپنی روایت زیادہ کی کہ یہی تمہاری آگ جسکو آدمی جلاتا ہے ایک حصہ ہے دوزخ کی آگ کے ستر حصے سے **ف** یعنے دوزخ کی آگ کے روبرو دنیا کی آگ کی گرمی نہایت کمتر ہے پھر جب اس آگ کی گرمی کی آدمی کو تاب نہین تو دوزخ کا کیا حال ہوگا خدا کی پناہ

۹۴۰ **ف** اُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ بخاری اور مسلم مین ام حرام سے

کہ

ملحان رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چند لوگ میری امت کے میرے سامہنے کیے گئے لڑتے خدا کے
کی راہ مین اس سمندر کے اندر سوار بادشاہ بیٹے تختون پر یا جیسے بادشاہ تختون پر **ف** اُمّ حرام سے
روایت ہے کہ حضرت میرے گہر مین سوکر ہنستے جاگے سو مینے کہا یا رسول اللہ آپ کیون ہنستے ہین
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خدا نے خواب مین دکہلا دیا کہ تیری امت کی ایسی ترقی ہوگی کہ
جہازون پر سوار ہوکر جہاد کرینگے بادشاہون کی طرح اُمّ حرام نے کہا کہ یا حضرت میرے واسطے
دعا کیجیے کہ خدا مجھکو بھی اون غازیون مین شریک کرے حضرت نے دعا کی چنانچہ معاویہ کے زمانے
مین جہاز پر سوار ہوکر جہاد ہوا اُمّ حرام بھی غازیون مین داخل تہین پہر جہاز سے اُترنے سواری سے گر پڑین اور مر گئین

ف ابو ھریرۃ نحن احقّ بالشّکّ من ابراھیم اذ قال ربّ ارنی کیف تحیی الموتیٰ
قال اولم تؤمن قال بلیٰ ولکن لیطمئنّ قلبی ویرحم اللّٰہ لوطًا لقد کان یأوی الیٰ
رکنٍ شدیدٍ ولو لبثت فی السّجن طول لبث یوسف لاجبت الدّاعی

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ابراہیم سے زیادہ ہم شک کرنے
کے لائق ہین جب کہ ابراہیم نے کہا کہ اے رب مجھکو دکہلا دے کہ تو مُردون کو کیونکر زندہ
کرتا ہے خدا نے فرمایا کیا تجھکو اسکا یقین نہین ابراہیم نے کہا یقین کیون نہین ولیکن یہ تمنا اسواسطے
ہی کہ میرے دل کو اطمینان ہو جاوے اور خدا رحم کرے لوط پر اونے آرزو کی تھی کہ مضبوط مکان
مین پناہ پکڑے اور اگر مجھکو قید خانے مین دیر لگتی بقدر درازی درنگی یوسف کے تو مین بلانے والے
کی بات مان لیتا یعنے تکرار نکرتا اوسکے ساتھہ چلا جاتا **ف** حضرت نے حضرت ابراہیم کا ذکر کرکے
ایک شبہہ دفع کیا یعنے اگر کوئی کہے کہ حضرت ابراہیم کو مُردہ جلانے مین شک تھی اسیواسطے
دیکہنے کی درخواست کی اور ہمارے نبی نے کبھی ایسی درخواست نہین کی سو حضرت نے یہ شبہہ اسطرح
دفع کیا کہ مجھکو تو مُردہ زندہ ہونے مین کچھہ تردد اور شک نہین تو ابراہیم کو بطریق اولی نہ تھی اور اگر اونکو
شک ہوتی تو ہمکو بھی البتہ ہوتی اور حضرت لوط کا قصہ یہ ہی کہ جب کافرون نے حضرت لوط کے
مہمانون کی سے عزتی چاہی تو حضرت لوط نہایت غمگین ہوئے اور گہبرائے اور یہ تمنا اوسوقت کی

کہ کاش

کہ کاش مجھکو دفعِ کفار کا زور ہوتا یا پناہ سے کے واسطے کوئی محفوظ مکان ملتا حضرت نے اس قصے کیطرف
اشارہ کیا کہ خدا لوط پر رحم کرے کہ غیر خدا پر اعتماد کرنا یعنے محفوظ مکان کی تمنا کرنا شانِ نبوت کے
مناسب نہ تھا اور حضرت یوسف کا قصہ یہ ہی کہ جب زلیخا کی مطلب برآری حضرت یوسف سے نہوئی
تو اوسنے اونکو قید کروایا تہمت لگا کر چودہ برس قید رہے جب بادشاہ سے نزدیک حضرت یوسف
کا کمال خواب کی تعبیر کہنے سے معلوم ہوا تو بادشاہ نے اونکو بلایا حضرت یوسف بلانے والے
کے ساتھہ نہ گئے چاہا کہ اول اپنے قصوری ثابت ہو تب قید خانے سے نکلیں چنانچہ بعد تحقیق عصمت
اور پاکدامنی کے بادشاہ پاس گئے حضرت نے اس حدیث مین حضرت یوسف کے تامل اور صبر کی
تعریف کی کہ باوجود طول حبس کے بدون تحقیق قید خانے سے نہ نکلے مین اتنا توقف نکلنے مین نکرتا بلانے والے کے
ساتھہ چلا جاتا

۹۴۲ م أَبُوْ ذَرٍّ نُوْرٌ أَنّٰى أَرَاهُ قَالَهُ حِيْنَ سَأَلَهُ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ مسلم مین ابو ذر رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا خدا نور ہی مین اوسکو کیونکر دیکھتا یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ ابو ذر نے
پوچھا کہ حضرت نے اپنے رب کو کیا دیکھا تھا ف یعنے اوسکی ذات پاک پر نورِ جلال کے
پردے ہین دنیا مین آنکھہ کو اوسکے دیکھنے کی طاقت کہان
خ أَبُوْ سَعِيْدٍ وَيْحَ عَمَّارٍ يَدْعُوْهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَيَدْعُوْنَهُ إِلَى النَّارِ بخاری مین ابو سعید رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ افسوس ہے عمار پر وہ تو اونکو بہشت کی طرف بلاوے گا اور وے
لوگ اوسکو دوزخ کی طرف بلاوین گے ف جب علی مرتضیٰ اور معاویہ سے لڑائی ہوئی
تب عمار شہید ہوئے معلوم ہوا کہ امام برحق کی اطاعت دخول جنت کا سبب ہے اور بغاوت اور نافرمانی دخول دوزخ کا سبب ہے
۹۴۳ ق أَبُوْ سَعِيْدٍ وَيْحَكَ إِنَّ الْهِجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيْدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ
فَتُعْطِيْ صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا قَالَ نَعَمْ
قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا قَالَهُ لِأَعْرَابِيٍّ سَأَلَهُ
عَنِ الْهِجْرَةِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وائے بحال تو البتہ

ہجرت کا امر تو نہایت سخت ہے سو کیا تیرے پاس اونٹ ہین اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا تو اون کی
زکوۃ دیا کرتا ہی اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا بھلا اونکو دودہ پینے کے واسطے عاریت بھی دیتا ہی
اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا بھلا پلاتے کے دن اونکا دودہ دوہتا ہی یعنی محتاجون کو دیتا ہی
اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا تو اسیطرح کیا کر اپنے دیہات مین جو شہرون سے پرے ہے
سو بیشک خدا تیرے عمل سے کچھہ نہ گھٹا دیگا یہ حضرت نے ایک دیہاتی عرب سے فرمایا جب کہ اوسنے
ہجرت کا حال پوچھا **ف** قران حدیث مین مہاجرین کی فضیلت بہت مذکور ہی اوسکو بھی ہجرت
کا شوق ہوا حضرت نے اوسکی استعداد دیکھی کہ وطن چھوڑکے ہجرت کی تکلیفین اوٹھا سکیگا اسواسطے ہجرت
سے منع کیا اور فرمایا کہ اپنے وطن مین زکوۃ اور خیرات دیا کر حضرت نے نماز روزے کا اوس سے
ذکر نہین کیا اسواسطے کہ جو شخص زکوۃ اور خیرات دیتا ہے نماز روزہ کہ اسمین کچھہ مال نہین خرچ ہوتا ہے بطریق اولی کرتا ہوگا
ف اَبُوْبَکْرَۃَ وَیْحَکَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِکَ وَیْحَکَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِکَ ۹۴۴
قَالَہٗ مِرَارًا بخاری اور مسلم مین ابوبکرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہاے تونے اپنے
بھائی کی گردن کاٹی ہائے تونے تو اپنے بھائی کی گردن کاٹی یہ حضرت نے کئی بار فرمایا **ف**
ایک شخص نے دوسرے شخص کے سامنے تعریف کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے تعریف
آدمی کے حق مین زہر ہے کہ وہ غرور مین آجاتا ہی کہ مین ایسا ہون اور عجب و ریا تو کمالات حاصل کرنے سے
بے نصیب رہا
ف اَلْمِسْوَرُبْنُ مَخْرَمَۃَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَکَمِ وَیْلُ اُمِّہٖ مُسْعِرُ حَرْبٍ لَوْکَانَ لَہٗ اَحَدٌ یَعْنِیْ ۹۴۵
اَبَابَصِیْرٍ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی
ماکی کمبختی وہ تو لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہی کاش اوسکا کوئی مددگار ہوتا یعنے ابوبصیر کا **ف**
حضرت اور قریش مین یہ صلح ہوئی تھی کہ قریش کا آدمی اگر حضرت پاس جاوے تو حضرت اوسکو حوالہ کردین
اور اگر حضرت کا آدمی قریش پاس جاوے تو وے نہ دیوین چنانچہ اس صلح کے بعد ابوبصیر قریش
کی قوم سے بھاگ کے حضرت پاس مدینے مین آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے یہ شخص صلح

مٹڑایا چاہتاہے اور جنگ کرادیا چاہتاہے باقی قصہ ابو بصیر کا چھٹے باب مین گذرا

۹۴۶ م جابرؓ وَيْلَكَ مَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ لَقَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجہہ پر خرابی پڑے کون انصاف کریگا جب کہ مینے نہ انصاف کیا البتہ تجہہ پر نقصان اور ٹوٹا پڑا اگر مین منصف نہوا ف ایک منافق نے اذلی سے کہا کہ یا حضرت آپ تقسیم انصاف سے نہین کرتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اسکا قصہ کئی بار اس کتاب مین ہوچکا

۹۴۷ ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خرابی ہی ایڑیون کو دوزخ سے ف حضرت نے چند لوگون کو دیکہا کہ اونہون نے وضو کیا اور اون کی ایڑیان خشک رہ گیئن تہین وہان پانی نہ لگا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا وضو کیا کرو کہین خشک نرہنے پاوے

۹۴۸ ق ابو هريرةؓ وَيْلٌ لِلْعَرَاقِيبِ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خرابی ہی کوچون کو دوزخ سے یعنے اگر وضو مین کوچین خشک رہین گے تو دوزخ مین جلین گے ف ان دونون حدیثون سے صاف معلوم ہوا کہ تمام قدم کا دہونا وضو مین فرض ہے تہوڑا بہی خشک رہنا ایسا گناہ ہی کہ اوسکا انجام دوزخ ہی ان دونون حدیثون سے معلوم ہوا کہ وضو کی آیت سے شیعہ جو قدم کا مسح سمجہتے ہین سو غلط ہے قرآن کا مطلب حضرت سے بہتر کون سمجہہ سکتا ہے

۹۴۹ ق زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعَيْهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا فَقَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخُبْثُ بخاری اور مسلم مین حضرت زینب بنت جحشؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خرابی ہے عرب کو اوس بلا سے جو نزدیک ہو چلے یاجوج ماجوج کی دیوار سے آج کہل گیا اسکے برابر اور حضرت نے اپنے انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی کا حلقہ بنایا یعنے اس حلقے کے برابر اوس دیوار مین سوراخ ہوگیا تو حضرت زینب نے کہا کہ یا حضرت کیا ہم

مٹ جاوینگے اور حالانکہ ہم مین نیک لوگ ہونگے حضرت نے فرمایا ہان جب کہ بدکاری غالب
ہو جاویگی یعنے جب گناہ اور بدکاری عالم مین کثرت سے ہوئی اور نیک لوگ کم ہوگئے
تو نیک اور بد سب ہلاک ہو جاتے ہین **ف** حضرت زینب سے روایت ہے کہ حضرت سوتے سے
جاگ پڑے چہرۂ مبارک خوف سے سرخ تھا فرماتے تھے لا الہ الا اللہ پہر یہ حدیث فرمائی حضرت کے
وقت سے اوس دیوار مین سوراخ پڑا روز بروز اوسکی ترقی ہی یہان تک کہ قیامت کے قریب راہ ہو جاوے
گی یاجوج ماجوج نکل کر سارے عالم کو تباہ کرینگے ہرچند وہ بلا عالمگیر ہے لیکن حضرت نے عرب کا نام
خاص اسواسطے لیا کہ عرب سے یاجوج ماجوج کو حضرت کے سبب سے زیادہ تر عداوت ہوگی

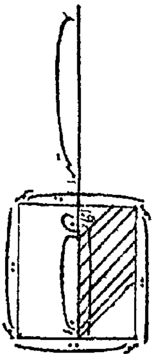
۹۵۰ م ابُوسَعِيدٍ هٰذَا اَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ يَعْنِي الرَّجُلَ الَّذِي يُجَادِلُ
الدَّجَّالَ مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص سب لوگون سے بڑا شہید ہے
رب العالمین کے نزدیک یعنے وہ شخص جو دجال سے جھگڑیگا **ف** صحیح مسلم مین روایت ہے
کہ جب دجال ظاہر ہوگا تو ایک مرد ایماندار اوسکے پاس آویگا اور لوگون سے کہیگا کہ یہ تو دجال ہے
جسکا ذکر حضرت کر چکے ہین سو دجال اوس مومن کو خوب زدوکوب کروا کے بلا دیگا اور کہیگا کہ اب
بھی تو میرا ایمان نہ لاویگا مومن کہیگا تو مسیح کذاب ہے پہر دجال اوسکے سر پر آرہ رکھوا کر چروا
ڈالیگا بعد اوسکے زندہ کریگا پہر کہیگا کہ تو میرا ایمان لا مومن کہیگا اب تو مجھکو زیادہ تر یقین ہوگیا تیرے
کذب اور کفر کا یعنے اسکی بھی حضرت خبر دے گئے ہین کہ دجال ایک شخص کو مارکے زندہ کریگا
گا سو معلوم ہوا کہ وہ شخص مین ہون پہر مومن کہیگا کہ اے لوگو اب میرے بعد اسکو کسیکے مارنے
جلانے کی طاقت نہوگی پہر دجال اوسکو لٹاویگا کہ ذبح کرے سو نہ ذبح کر سکیگا پہر اوسکو آگ مین
ڈالدیگا لوگ جانینگے کہ وہ آگ مین ہے اور حالانکہ وہ باغ مین ہوگا پہر حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنے خدا کے نزدیک اس مومن کی شہادت نہایت عمدہ ہے

۹۵۱ خ ابْنُ مَسْعُوْدٍ هٰذَا الْاِنْسَانُ وَهٰذَا اَجَلُهٗ مُحِيْطٌ بِهٖ اَوْ قَدْ اَحَاطَ بِهٖ وَهٰذَا الَّذِي
هُوَ خَارِجٌ اَمَلُهٗ وَهٰذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْاَعْرَاضُ فَاِنْ اَخْطَاَهٗ هٰذَا نَهَشَهٗ هٰذَا

لہ

وان

وَإِنْ أَخْطَأَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا قَالَهُ حِيْنَ خَطَّ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسْطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا إِلَى هٰذَا الَّذِيْ فِي الْوَسْطِ بخاری مین عبد الله بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ آدمی ہی اور یہ اوسکی موت ہے جو اوسکو گھیرے ہی اور یہ خط جو باہر نکلا ہی سو آدمی کی امید اور تمنا ہی اور یہ چھوٹی چھوٹی لکیرین مصیبت اور آفات ہین سو اگر یہ آفت چوکی تو اوس آفت نے آدمی کو کاٹا اور اگر وہ چوکے تو اسنے کاٹا یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ چوکھنٹی لکیر کھینچی اور ایک لکیر اوسکے اندر ایسی کھینچی کہ مربع سے باہر نکل گئی اور بیچ والی لکیر سے ملاکر چھوٹی چھوٹی لکیرین کھینچین اسطرح جیسے



ف اس حدیث مین حضرت نے آدمی کی حرص اور حماقت بیان کی کہ باوجودیکہ موت تو ہر طرف سے گھیرے ہی اور صدہا آفات اور مصائب درپیش ہین اگر ایک بلا سے بچا تو دوسری سے نہین بچ سکتا پھر بھی ترک دنیا اور قناعت نہین کرتا حرص کا یہ عالم ہے کہ پچاس برس کی عمر نہین لیکن صدہا برس کا سامان کرتا ہے آدمی کمال غافل اور نہایت ناعاقبت اندیش ہے

۹۵۲ **ق** عَائِشَةُ هٰذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ خَيْبَرَ هٰذَا أَبَرُّ رَبَّنَا وَأَطْهَرُ كَانَ يَتَمَثَّلُ بِهِ عِنْدَ نَقْلِهِ اللَّبِنَ فِي بُنْيَانِ الْمَسْجِدِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ بوجھ اٹھانا افضل ہے نہ کہ خیبر کا بوجھ اے ہمارے رب یہ نیکتر اور پاکتر ہی حضرت یہ فرماتے تھے اپنی مسجد کی تعمیر مین اینٹین لانے کے وقت **ف** مدینے کے لوگ خیبر سے خرمے لاولا تھے سو فرمایا کہ مسجد کے واسطے اینٹین لانا خیبر کے خرمے لا دینے سے بہتر اور افضل ہے کہ اسمین دنیا کی فلاح ہے اور اوسمین آخرت کی

۹۵۳ **خ** عَائِشَةُ هٰذَا إِنْ شَاءَ اللهُ الْمَنْزِلُ قَالَ حِيْنَ بَرَكَتْ نَاقَتُهُ عِنْدَ مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ بخاری مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا تو یہی رہنے کا مکان ہوگا یہ حضرت نے اُس وقت فرمایا جب کہ آپ کی اونٹنی مسجد کی جگہہ پاس بیٹھ گئی **ف** حضرت جب مکے سے ہجرت کی اور مدینے مین تشریف لائے تو مدینے کے ہر ایک

بیس نے درخواست کی کہ حضرت ہمارے مکان مین تشریف رکہین حضرت نے فرمایا مجھکو اسمین اختیار نہین جہان خدا کی مرضی ہوگی وہین یہ اونٹنی بیٹھہ جاویگی سو جہان حضرت کی اب مسجد ہی وہین اونٹنی بیٹھہ گئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ابو ایوب انصاری کا گہر وہان سے قریب تھا حضرت وہان چند مدت رہے پہر مسجد کی تعمیر کی اور وہین گہر بنایا اور وہین قبر مبارک ہوئی

۹۵۴ خ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذَا جِبْرِيْلُ اٰخِذٌ بِرَاسِ فَرَسِهٖ وَعَلَيْهِ اَدَاةُ الْحَرْبِ

بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ جبرئیل ہی اپنے گہوڑے کا سر تہامبھے ہی اور اوسپر لڑائی کے ہتہیار ہین ف حضرت نے جنگ خندق کے بعد جب کہ بنی قریظہ پر چڑہائی کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا قصہ تیسرے باب مین گذرا

۹۵۵ م اَلْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ هٰذَا حِيْنَ حَمِيَ الْوَطِيْسُ قَالَهٗ يَوْمَ حُنَيْنٍ مسلم مین حضرت عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ وقت ہے کہ تنور بہڑکا یعنے تنور جنگ جب گرم ہو بہت گہمسان کی لڑائی ہوئی یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا ف پہر حضرت نے چند سنگریزے کفار کی طرف پہینکے اور فرمایا کہ کفار بہاگے کعبے کے رب کی قسم پہر کفار کو شکست ہوئی

۹۵۶ ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ هٰذَا فُلَانٌ وَهُوَ مِنْ قَوْمٍ يُعَظِّمُوْنَ الْبُدْنَ فَابْعَثُوْهَا لَهٗ يَعْنِيْ رَجُلًا مِنْ كِنَانَةَ قَالَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ لِكُفَّارِ قُرَيْشٍ دَعُوْنِيْ اٰتِهٖ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَيْهِ قَالَ فَلَمَّا اَشْرَفَ مِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ هٰذَا مِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ وَهُوَ رَجُلٌ فَاجِرٌ وَكَانَ قَالَ اَيْضًا لَهُمْ دَعُوْنِيْ اٰتِهٖ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ فلانا شخص ہی اور یہ اوس قوم سے ہی جو قربانی کے جانورون کی تعظیم اور عزت کرتے ہین سو قربانی کے اونٹون کو اوسکے سامنے کردو یعنے قوم کنانہ کا وہ مرد جسنے حدیبیہ کے دن کفار قریش سے کہا کہ مجھکو جانے دو تو مین اوسکے پاس جاؤن یعنے حضرت کے پاس پہر جب کہ وہ شخص نمود ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پہر جب دوسرے بار مکرز بن حفص نمود ہوا

حضرت نے فرمایا یہ مکرز بن حفص ہی اور یہ شریر بد ذات مرد ہی اور مکرز نے نہی کفار قریش سے کہا تھا
کہ مجھکو جانے دو تو مین اوسکے پاس جاؤن یعنے حضرت کے پاس ف ہجری چھٹے سال
حضرت عمرہ کرنے کو مدینے سے چلے کفار قریش سے لڑنے کا ارادہ نہ تھا قربانی سے
اونٹ حضرت کے ساتھہ تھے اصحاب احرام باندہے تھے جب مکے کے قریب حدیبیہ کے مقام مین پہنچے
تو کفار قریش نے حضرت کو مکے مین داخل ہونے سے روکا کفار ڈرے کہ شاید حضرت عمرے کے بہانے
سے ہمکو مارنے آئے ہون تب کنانہ کی قوم سے ایک شخص نے کفار سے کہا کہ مین حضرت پاس خبر لینے
کو جاتا ہون جب وہ سامنے آیا تب حضرت نے فرمایا نبی کے اونٹ اوسکے روبرو کرو ائے تا کہ اوسکو یقین
ہو کہ سوائے عمرے کے اور کچھہ ارادہ نہین پہر جب کہ یہ شخص پلٹ گیا تو اوسنے کفار قریش سے کہا
کہ یہ لوگ تو زیارت ہی کرنے کو آئے ہین قربانیان اون کے ساتھہ ہین پہر کفار قریش نے مکرز
بن حفص کو خبر تحقیق کرنے کے واسطے بہیجا باقی اسکا قصہ کئی بار مذکور ہو چکا

ق مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ وَلَمْ يَكْتُبِ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ
صِيَامَهُ وَاَنَا صَائِمٌ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّصُوْمَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّفْطِرَ
فَلْيُفْطِرْ بخاری اور مسلم مین معاویہ بن ابی سفیان رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا یہ عاشورے
کا دن ہی اور خدا نے اسکا روزہ تم پر فرض نہین کیا اور مین روزہ ہون سو جو شخص کہ تم مین سے روزہ
رکھا چاہے سو رکھے اور جو شخص کہ تم مین سے نہ روزہ رکھا چاہے سو نہ رکھے ف
عاشورا محرم کی دسوین تاریخ کا نام ہی اوسکا روزہ فرض نہین سنت ہی حضرت نے اسکے روزہ رکھنے
نہ رکھنے کا اختیار دیا تاکہ معلوم ہو کہ سنت مؤکدہ نہین

ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ هٰذِهٖ صَدَقَاتُ قَوْمِيْ يَعْنِيْ بَنِيْ تَمِيْمٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ
رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ صدقے میری قوم کی ہین یعنے بنی تمیم کے ف جب
قوم بنی تمیم سے زکوٰۃ کے مال آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی بنی تمیم کو حضرت نے اپنا قوم
اسواسطے فرمایا کہ وے مُضَر کی اولاد ہین اور مضر حضرت کے اجداد مین سے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت کے

تا ہال سے بنی تمیم کو تقریباً ہی

٩٥٩ خ ابن عباس ہٰذِہٖ وَہٰذِہٖ سَوَآءٌ یعنی الخِنْصَرَ وَالْاِبْہَامَ بخاری
مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ یہ اور یہ برابر ہے یعنے
چھنگلی اور انگوٹھا خون بہا مین برابر ہے ف آدمی کا پورا خون بہا ہزار دینار یا دس ہزار
درم یا سو اونٹ اور انگلی کا خون بہا دسوان حصہ ہے پوری دیت کا یعنے سو دینار یا ہزار درم
یا دس اونٹ خلاصہ یہ کہ دیت سب انگلیون کی برابر ہے چھوٹی ہون یا بڑی ف
٩٦٠ ابن عباس ہَلَّا اَخَذْتُمْ اِہَابَہَا فَدَبَغْتُمُوْہُ فَانْتَفَعْتُمْ بِہٖ یعنی شَاۃً مَیْتَۃً
مَیْتَۃً بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ تمنے
اوسکی کہال کیون نہ لی سو اوسکو تم پاک صاف کرلیتے پہر اوسکو اپنے کام مین لاتے یعنے حضرت
میمونہ رضی کی مردہ بکری ف حضرت میمونہ کی بکری مر گئی اوسکو گہورے پر ڈال دیا تب حضرت صلعم نے
یہ حدیث فرمائی یعنے مردے جانور کی کہال صاف کرنیکے بعد کام مین لائے
ہی موت سے کہال حرام نہین ہوتی
٩٦١ خ ابو ہریرۃ ہَلَاکُ اُمَّتِیْ وَیُرْوٰی ہَلَکَۃُ اُمَّتِیْ عَلٰی یَدَیْ غِلْمَۃٍ مِنْ قُرَیْشٍ بخاری مین
ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ میری امت کی ہلاکی قریش کے لونڈون کے ہاتہہ سے
ہوگی ف صحیح بخاری مین روایت ہی کہ سنہ مین حضرت کی مسجد کے اندر مروان کے روبرو
ابو ہریرہ رضی نے یہ حدیث بیان کی مروان نے کہا خدا اون پر لعنت کرے کیا دیسے لونڈے ہونگے
ابو ہریرہ نے کہا اگر مین چاہون تو اون کے نام بہی لے دون کہ فلانا اور فلانا ف یعنے قریش
کی قوم سے چند نوجوان خدا ناترس بے عقل حاکم ہون گے مسلمانون کی بے عزتی اور خونریزی
ناحق کرینگے جیسے یزید پلید اور اکثر مروان کی اولاد اور بعضے عباسی بادشاہ یہ حدیث معجزہ ہی
کہ جیسا حضرت صلعم نے فرمایا ویسا ہی ہوا چنانچہ اسکا مفصل حال تاریخ مین مذکور ہے
٩٦٢ ف ابو ہریرۃ ہُمْ اَشَدُّ اُمَّتِیْ عَلَی الدَّجَّالِ یعنی بنی تمیم بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت میں وے نہایت سخت ہیں دجال پر یعنے بنی تمیم
سے یعنے جب کہ دجال نکلیگا تو بنی تمیم کی قوم پر اوسکا قابو نہ چلیگا

ف اَبُوْذَرٍّ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِدَاكَ اَبِيْ وَ ۱۱۳
اُمِّيْ مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ الْاَكْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ
خَلْفِهٖ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ وَقَلِيْلٌ مَا هُمْ مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّيْ
زَكٰوتَهَا اِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَاَسْمَنَهٗ تَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهٗ ۱۱۲۱
بِاَظْلَافِهَا كُلَّمَا نَفِذَتْ اُخْرَاهَا عَادَتْ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ بخاری اور مسلم
میں ابوذر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وے نہایت زیان کار اور بڑے ٹوٹے والے
ہیں قسم ہے رب کعبے کی تو میں نے کہا یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ قربان وے زیانکار کون
ہیں حضرت نے فرمایا وے بڑے مالدار مگر وہ زیانکار نہیں جو دیوے اسطرح اور اسطرح اور اسطرح
اپنے آگے سے اور پیچھے سے اور اپنے داہنے سے اور بائیں سے اور ایسے لوگ تو کم ہیں
جو اونٹ اور گاے اور بکری کا مالک اونکی زکوة نہ دیگا تو قیامت میں وے جانور دنیا سے بہت بڑے
اور نہایت موٹے ہو کر آوینگے اوسکو ماریں گے اپنے سینگوں سے اور اوسکو روندینگے
اپنی نلیوں اور کہروں سے جب پہلے جانور گذر چکینگے تو پچھلے جانور پہر پلٹ آوینگے
اسیطرح کو نچار وندا کرینگے یہانتک کہ آدمیوں میں فیصلہ ہو چکیگا **ف** ابوذر رضی سے روایت ہے
کہ حضرت کعبے کے سایہ میں بیٹھے تھے تو جب مجھکو حضرت نے دیکھا تب یہ حدیث فرمائی یعنے
سخی مالدار تو کم ہیں اکثر بخیل ہوتے ہیں نہ زکوة دیویں نہ محتاجوں کی خبر لیویں جب قیامت کے عذاب
میں گرفتار ہونگے تب اونکی زیانکاری ثابت ہوگی

خ اَبُوْهُرَيْرَةَ هُمَا مِنْ طَعَامِ الْجِنِّ وَاِنَّهٗ اَتَانِيْ وَفْدُ جِنِّ نَصِيْبِيْنَ وَنِعْمَ الْجِنُّ فَسَاَلُوْنِيْ ۱۱۳
الزَّادَ فَدَعَوْتُ اللّٰهَ لَهُمْ اَلَّا يَمُرُّوْا بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثَةٍ اِلَّا وَجَدُوْا عَلَيْهَا طَعَامًا قَالَهٗ لَهٗ
حِيْنَ قَالَ لَهٗ لَا تَاْتِنِيْ بِعَظْمٍ وَلَا رَوْثَةٍ فَقَالَ مَا بَالُ الْعَظْمِ وَالرَّوْثَةِ بخاری میں ابوہریرہ رضی سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وے دونون یعنے ہڈی اور لید جن کا کہانا ہی اور اسکا حال تو یون ہے کہ میرے پاس شہر نصیبین کے جنون سے ایلچی آئے اور وے خوب جن ہین سو اونہون نے مجھسے کہانا مانگا تو مینے اون کے واسطے خدا سے دعا مانگی کہ وے جس ہڈی اور لید پر ہو کر نکلین اوسپر اپنی خوراک پاوین یہ حضرت نے ابوہریرہ سے فرمایا جب کہ حضرت نے اون سے فرمایا کہ میرے پاس ہڈی اور لید نہ لانا تو ابوہریرہ نے کہا کہ ہڈی اور لید نہ لانے کا کیا سبب ہے **ف** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ میرے واسطے ڈہیلے لانا کہ مین طہارت کرون اور ہڈی اور لید مت لانا تب مینے اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی نصیبین ایک شہر کا نام ہی وہان سے جن مسلمان ہوئے تھے اسواسطے حضرت نے اون کی تعریف کی اور دعا کی حضرت کی دعا سے ہڈی پر گوشت جم جاتا ہی اوسکو جن کہاتے ہین اور لید گہاس ہو جاتی ہی اوسکو اون کے جانور کہاتے ہین تو اس سبب سے ہڈی اور لید سے استنجا منع ہوا

۹۶۵ ھ أبو عبيدة بن الجراح هو رزق أخرجه الله لكم فهل معكم من لحمه شيء فيطعمونا قال أبو عبيدة فأرسلنا إلى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم منه فأكل قاله في حوت ميت رماه البحر قال الصغاني مؤلف هذا الكتاب حقق الله بسلطانه أماله وصدق ببرهانه أقواله أخذت مضجعي ليلة الأحد الحادية عشرة من شهر الربيع الأول سنة اثنين وعشرين وستمائة وقلت اللهم أرني الليلة نبيك محمدا صلى الله عليه وآله وسلم في المنام فإنك تعلم اشتياقي إليه فرأيت بعد هجعة من الليل كأني والنبي صلى الله عليه وآله وسلم في مشربة ونفر من أصحابي أسفل منا عند درج المشربة فقلت يا رسول الله ما تقول في حوت ميت رماه البحر أحلال هو فقال وهو يتبسم إلي نعم فقلت وأنا أشير إلى من بأسفل الدرج فقل لأصحابي فإنهم لا يصدقونني فقال لقد شتمتني وعابوني فقلت كيف يا رسول الله فقال كلاما ليس يحضرني لفظه وإنما معناه عرضت قولي على من لا يقبله ثم أقبل

عَلَيْهِمْ يَلُوْمُهُمْ وَيَعِظُهُمْ فَقُلْتُ صَبِيْحَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةِ وَاَنَا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَنْ اَعْرِضَ حَدِيْثَهُ بَعْدَ لَيْلَتِيْ هٰذِهِ اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ يُحَكِّمُوْنَهُ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضٰى وَيُسَلِّمُوْنَ تَسْلِيْمًا مسلم مین ابُوعُبَیدَہ بن جرّاح رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ مُردہ مچھلی روزی ہی کہ خدا نے تمہارے واسطے نکالی سو کیا تمہارے ساتھہ اوسکے گوشت سے کچہہ باقی ہی تو ہمکو کہلاؤ ابُوعُبَیدَہ نے کہا تو ہمنے حضرت کے پاس کچہہ اوسکا گوشت بہیجا سو حضرت نے کہایا یہ حضرت نے اوس مُردہ مچھلی سے خوشی مین فرمایا جسکو سمندر نے باہر خشکی مین ڈال دیا تھا ف جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے ہمکو لڑائی پر بہیجا اور ابُوعُبَیدَہ کو ہم پر حاکم کیا ہمارے ساتھہ کا کہانا ہوچکا اور ہم پر بہوک غالب ہوئی تو سمندر نے ایک مُردہ مچھلی باہر ڈال دی ویسی بڑی مچھلی ہمنے کبھی نہ دیکھی تھی اوسکی پسلی کے تلے سے گہوڑے کا سوار گذر جاتا تھا اول اوسکے حلال ہونے مین متردد ہوا بعد اوسکے اضطرار کے سبب سے اوسکو کہانا شروع کیا ہم تین سو آدمی تھے مہینہ بہر وہان رہے اور کہایا کیے جب ہم مدینے مین آئے تو حضرت سے یہ قصہ نقل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام اعظم کے مذہب مین اگر مچھلی اپنے سبب مرجاوے اور پانی پر اُترا وے تو حلال نہین اور اگر کسی صدمے اور سبب سے مرجاوے تو حلال ہی ف حسن صنعانی اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ خدا اوسکی امید دونو کو اپنی قدرت سے بر لاوے اور اپنی حجت اور دلیل سے اوسکے قولون کو سچا کرے کہ مین اپنے فرش پر لیٹا اتوار کی رات شہر ربیع الاوّل کی گیارہوین تاریخ سن چہہ سو بائیس ۶۲۲ ہجری مین اور مینے کہا کہ الٰہی کاج کی رات اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دکہلا دے کہ اوسکے دیدار کو میرا اشتیاق تو جانتا ہی تو رات کو ایک نیند کے بعد مینے دیکھا کہ گویا مین اور حضرت ایک بالاخانے پر ہون اور چند لوگ میرے ساتھہ ہم سے نیچے بالاخانے کی سیڑہی پاس موجود ہین تو مینے کہا یارسول اللہ کیا فرماتے ہین مُردہ مچھلی کے مقدمے مین جسکو سمندر نے باہر ڈالا کیا وہ حلال ہی تو حضرت نے مسکرا کے فرمایا کہ ہان حلال ہے تو مینے عرض کی اور جو لوگ کہ سیڑہی کے نیچے ہین اون کی طرف اشارہ کیا کہ میرے ان ساتھیون سے فرما دیجئے کہ یہ لوگ مجھکو سچا

نہین جانتے تو حضرت نے فرمایا کہ تونے مجھکو گالی دی اور اون لوگون سے مجھکو عیب لگایا تو مینے عرض
کی کہ یا رسول اللہ یہ کیونکر ہی تو حضرت نے کچھہ کلام کیا کہ اوسکی لفظین مجھکو یاد نہین رہین ولیکن اوسکا مطلب
تو یہی تھا کہ تونے میری حدیث اون لوگون سے بیان کی جو اوسکو نہین قبول کرتے یعنے نا اہلون کے
روبرو حضرت کی حدیث نقل کرنا کمال سے بے ادبی ہے گالی دینے کے برابر پھر حضرت اون لوگون
کی طرف متوجہ ہوئے اونکو ملامت اور نصیحت کرنے لگے پھر مینے اس رات کی فجر کو کہا کہ مین
خدا کی پناہ مانگتا ہون اس سے کہ اس رات کے بعد مین حضرت کی حدیث کو کسی سے بیان کرون
مگر او نہین لوگون سے کہون گا کہ جو اپنے اختلافات مین حضرت ہی کو حکم اور فیصلہ کرنے
والا جانتے ہین پھر اپنے دلون مین حضرت کے حکم اور فیصلے سے کچھہ تنگی اور ناراضی نہین پاتے
اور اپنا کاروبار سب حضرت ہی کو سونپتے ہین دل سے مان کر **ف** مصنف کے خواب سے یہی
معلوم ہوا کہ ایسی مچھلی حلال ہے اور ثابت ہوا کہ حضرت کی حدیث نا اہلون سے روبرو بیان کرنا
سے بے ادبی ہے مشتاق دیندار سے کہے نا اہل کے روبرو ضائع نکرے

٩٦٦ **ف** اَلْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ هُوَ فِيْ ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ وَلَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ يَعْنِيْ أَبَا طَالِبٍ بخاری اور مسلم مین عباس بن عبد المطلب سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ یعنے ابو طالب دوزخ کی پایاب یعنے چھچھلی آگ مین ہی اور اگر مین نہوتا
تو دوزخ کی نیچی تہ مین ہوتا **ف** ابو طالب نے آنحضرت کو پرورش کیا اور ہمیشہ حضرت کے حامی اور
مددگار رہے اسواسطے دوزخ مین اون پر کمتر ہلکا عذاب ہوا

٩٦٧ **ف** اَنَسٌ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ يَعْنِيْ لَحْمًا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيْرَةَ بخاری اور
مسلم مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ گوشت اوسکے حق مین صدقہ ہی اور ہمارے واسطے
تحفہ ہی یعنے وہ گوشت جو بریرہ کو صدقہ ملا تھا **ف** بریرہ حضرت عائشہ رضہ کی خادمہ تھی اوسکو زکوٰۃ
کا گوشت ملا تھا حضرت نے اوسکو کہایا اور یہ فرمایا یعنے جب زکوٰۃ کا اول محتاج مالک ہوا پھر اوسنے
غنی یا ہاشمی کو دیا تو درست ہے

۹۶۸ م حمزۃ بن عمرو الاسلمی ھی رخصۃ من اللہ فمن اخذ بھا فحسن ومن احب ان
یصوم فلا جناح علیہ قالہ لہ حین قال یا رسول اللہ اجد بی قوۃ علی الصیام
فی السفر فھل علی جناح مسلم مین حمزہ بن عمرو رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر مین
افطار کرنا رخصت ہی خدا کی طرف سے سو جو اس رخصت کو لیوے تو اچھا ہی اور جو کہ روزہ رکھا چاہے
تو اوسپر کچھہ گناہ نہین یہ حضرت نے حمزہ سے کہا جب کہ اوسنے کہا تھا کہ یا رسول اللہ مین اپنے اندر سفر
مین روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہون سو کیا مجھہ پر گناہ ہی روزہ رکھنے مین ف یعنے تخفیف اور
آسانی کے واسطے خدا نے روزہ کہانے کی سفر مین اجازت دی ہے یہ حکم فرض نہین
سفر مین روزہ رکھنے نہ رکھنے مین آدمی کو اختیار ہے

۹۶۹ م ابو موسیٰ ھی ما بین ان یجلس الامام الی ان تقضی الصلوۃ یعنی ساعۃ الجمعۃ
مسلم مین ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جمعہ کی مقبول ساعت امام کے بیٹھنے سے
نماز کے ادا ہونے تک ہے ف بہت احادیث مین ثابت ہی کہ جمعہ مین ایک ایسی ساعت ہے کہ اوسمین
مسلمان جو دعا کرے سو قبول ہوتی ہی لیکن اسمین اختلاف ہے کہ وہ ساعت کون ہے سو دو قول اون مین
نہایت صحیح ہین ایک تو یہ کہ وہ ساعت وہ وقت ہے ہی کہ امام منبر پر بیٹھے یہان تک کہ نماز ہو چکے
اس قول کی سند بھی حدیث ہے دوسرا قول یہ کہ وہ ساعت جمعہ کی اخیر ساعت ہی جب آفتاب ڈوبنے
لگے چنانچہ عبد اللہ بن سلام سے اس مضمون کی حدیث منقول ہی اکثر علما کے نزدیک دوسرا قول بہت قوی ہی
چنانچہ اسکی تفصیل صراط المستقیم سفر السعادت کی شرح مین موجود ہی جسکو تحقیق کا شوق ہو اوسکو دیکھے

بیان تعیین ساعت مقبولہ روز جمعہ

۹۷۰ خ ابو ھریرۃ یمین اللہ ملأی لا تغیضھا نفقۃ سحاء اللیل والنھار ارایتم
ما انفق منذ خلق السموات والارض فانہ لم یغض ما فی یمینہ وعرشہ علی الماء وبیدہ
الاخری القبض او الفیض یرفع ویخفض بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قدرت کا داہنا ہاتھہ پر ہی خرچ کرنا اوسکو کم نہین کرتا دست قدرت شب و روز
انڈیلنے والا ہی یعنے ہر دم فیض کا ریلا جاری ہے بہلا دیکھو تو کہ جو کہ خدا نے خرچ کیا جبسے کہ آسمانون کو

اور زمین کو بنایا کہ اُسنے خرچ سے تو اوسکے داہنے ہاتھہ مین سے کچھہ نہین کم کیا اور حالانکہ یہ فیض اور سوت
سے ہی کہ عرش خدا پانی پر تھا یعنے ازل سے اور خدا کے دوسرے ہاتھہ مین روک ہی یا یون فرمایا کہ
فیض ہے کیسکو اوٹھاتا ہی اور کیسکو جھکاتا ہی **ف** یعنے کشایش اور تنگی دونون خدا کی صفتین ہین

971 **م** اَبُو هُرَيْرَةَ يَمِيْنُكَ عَلٰى مَا يُصَدِّقُكَ بِهٖ صَاحِبُكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ
مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیری قسم کا اعتبار تیرے ساتھی کے تصدیق پر ہے
اور دوسری روایت یون ہے کہ تیری قسم وہی معتبر ہی جسپر تیرا ساتھی تصدیق کرے **ف** یعنے مدعی
کی مراد پر قسم کہاوے تب معتبر ہے چنانچہ اسکا بیان ساتوین باب مین گذرا

اَلْبَابُ الْحَادِيْ عَشَرَ فِي الْكَلِمَاتِ الْقُدْسِيَّةِ الَّتِيْ اَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ رَبِّهٖ جَلَّ جَلَالُهٗ

باب ... حدیث قدسی

گیارہوین باب مین قدسی حدیثین ہین جنکی حضرت نے اپنے رب
کی طرف سے روایت کی اس باب مین مصنف صرف قدسی حدیثین لایا ہی قدسی حدیث اوسکو کہتے ہین
کہ حضرت یون کہین کہ خدا نے یون فرمایا قرآن اور قدسی حدیث مین فرق یہ ہے کہ قرآن کا مضمون اور لفظ دونون
خدا کی طرف سے ہین اور حدیث قدسی مین مضمون خدا کا اور لفظ حضرت کے خدا نے ایک مطلب بطور
الہام کے حضرت کے دل مین ڈالا حضرت نے اوسکو اپنی عبارت سے بیان کیا قرآن کا چھونا بے وضو درست
نہین اور حدیث قدسی کا چھونا درست ہے

972 **خ** اَنَسٌ اِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِيْ بِحَبِيْبَتَيْهِ ثُمَّ صَبَرَ عَوَّضْتُهٗ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ بخاری مین انس رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہی کہ جب مینے اپنے بندے کو اوسکی دو پیاری چیزون مین
مبتلا کیا ہے یعنے دونون آنکھین اوسکی جاتی رہین پھر اوسنے صبر کیا تو اون کے عوض اوسکو مین بہشت
دونگا **ف** دونون آنکھین آدمی کو بہت پیاری ہین اونکا پھوٹنا یا اونکی روشنی کا کم ہونا اوسپر بہت
شاق ہی جب اوسنے ایسی سخت مصیبت پر صبر کیا اپنے مالک کا شکوہ نہ کیا تو اسکو مینے اسکا بدلا بہشت کو مقرر کیا

973 **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا اَحَبَّ الْعَبْدُ لِقَائِيْ اَحْبَبْتُ لِقَاءَهٗ وَاِذَا كَرِهَ لِقَائِيْ كَرِهْتُ لِقَاءَهٗ
بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جب بندے نے میرا ملنا دوست

رکہا تو مین بھی اوسکا ملنا دوست رکہتا ہون اور جب اوسکو میرا ملنا برا لگا تو مجھکو بھی اوسکا ملنا برا لگتا ہی
ف یعنے ایمان دار کو مرتے وقت مغفرت کی بشارت ہوتی ہی تو وہ موت کا اور خدا کے
حضوری کا مشتاق ہوتا ہی اور کافر کو مرتے وقت عذاب نظر آتا ہی تو وہ موت سے اور خدا کے حضور ہونے سے گھبراتا ہی

۹۷۴ خ ابوہریرۃ اذا تلقانی عبدی بشبر تلقیتہ بذراع واذا تلقانی بذراع تلقیتہ
بباع واذا تلقانی بباع جئتہ باسرع بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جب میرا بندہ میرے آگے بالشت بھر بڑھتا ہی تو مین اوسکے آگے ہاتھ بھر بڑھتا
ہون اور جب وہ میرے آگے ہاتھ بھر بڑھتا ہی تو مین اوسکے آگے دونون ہاتون سے
پھیلاؤ برابر بڑھتا ہون اور جب وہ میرے آگے دونون ہاتون سے پھیلاؤ برابر بڑھتا ہے
تو مین اوسکے پاس اس سے بھی زیادہ جلدی بڑھتا ہون ف یعنے جتنا بندہ خدا کی طرف
متوجہ ہوتا ہی اوسکا دونا چوگنا خدا بندے پر متوجہ ہوتا ہی اوسکا مددگار ہوکر دین کے مشکل کام اوسپر
آسان کردیتا ہی اس حدیث مین نیک کامون کی ترغیب ہی جن سے خدا کی نزدیکی حاصل ہوتی ہی

۹۷۵ م ابوہریرۃ اذا ہم عبدی بسیئۃ فلا تکتبوہا علیہ فان عملہا فاکتبوہا سیئۃ
واذا ہم بحسنۃ فلم یعملہا فاکتبوہا حسنۃ فان عملہا فاکتبوہا عشرا مسلم مین ابوہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرشتون سے فرماتا ہی کہ جب میرا بندہ بدی کا قصد کرے تو اوسکو اوسپر
مت لکھو اور اگر اوسنے اوس بدکام کو کیا تو ایک بدی لکھو اور جب اوسنے نیکی کا قصد کیا اور اوسپر
عمل نہ کیا تو ایک نیکی لکھو اور اگر اوسنے نیک کام کیا تو دس نیکیان لکھو ف سبحان اللہ کیا
اوسکی رحمت اپنے بندون پر بحساب ہی کہ بدکام کے قصد کو نہ لکھاوے اور نیک کام کے قصد کو
بدون کئے لکھاوے اور بدی کو ایک ہی رہنے دے اور نیکی کو دس گنا کر ڈالے لیکن اسکو دریافت
کیا چاہیے کہ بدی کا قصد البتہ نہین لکھا جاتا لیکن اگر بدی کے قصد پر عزم مصمم ہو گیا یعنے اوسکا کرنا
خوب سا دل مین ٹھن گیا ہو تو اوسکی دو صورتین ہین ایک تو یہ کہ بعد عزم مصمم ہونے کے اوس بدکام
کو خوف الٰہی سے عمل مین نہ لایا اور اوسپر شرمندہ ہوا تو ایک نیکی لکھی جاوے گی اسواسطے کہ اوسنے

خدا کے واسطے اپنے خواہش نفسانی کو مارا اور دوسری صورت یہ کہ بدی کا عزم مصمم سوائے خوف الٰہی کے
کسی اور سبب سے ظاہر ہونے پایا تو بے شک ایک گناہ لکھا جاوے گا جیسے کسی نے رات کو
اپنے دل میں یہ عزم مصمم کیا کہ میں کل فلانے کو قتل کرونگا یا فلانی عورت سے حرام کرونگا اور
اوسی رات کو وہ مر گیا یا وہ عورت مر گئی تو اوسپر قتل اور حرام کا گناہ ثابت ہوا چنانچہ یہ مطلب اور
حدیثوں میں صاف مذکور ہے

۹۷۶ ق اَبُوھُرَیرَۃ اَعْدَدتُّ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِینَ مَا لَا عَینٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ
عَلیٰ قَلْبِ بَشَرٍ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ میں نے
تیار کر رکھا ہی اپنے نیک بندوں کے لئے جو کسی آنکھ نے نہ دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور
نہ کسی آدمی کے دل میں خیال گذرا ف یعنے بہشت میں نیکوں کے واسطے ایسی عمدہ
نعمتیں ہیں کہ اون کے مانند دنیا میں کوئی چیز نہیں جسکو مثال دیجئے مصرع چہ نسبت خاک را با عالم پاک

۹۷۷ م اَبُوھُرَیرَۃ اَنَا اَغْنیَ الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْکِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَکَ فِیْهِ مَعِیَ غَیرِی تَرَکْتُهٗ
وَشِرْکَهٗ مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ میں بہ نسبت اور شریکوں کے
نہایت شرک سے بے پرواہ ہوں ساجھے سے جب کوئی ایسا عمل کیا جسمیں میرے ساتھ میرے غیر کو ملایا
اور ساجھی کیا تو میں اوسکو اور اوسکے ساجھے کے کام کو چھوڑ دیتا ہوں ف یعنے جو عبادت
اور عمل دکھانے اور شہرت کے واسطے ہو وہ خدا کے نزدیک مقبول نہیں مردود ہے خدا اوسی
عبادت اور عمل کو مقبول کرتا ہے جو خدا ہی کے واسطے خالص ہو دوسرے کا اوسمیں کچھ بھی لگاؤ نہ ہو

۹۷۸ ق اَبُوھُرَیرَۃ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِی بِی وَاَنَا مَعَ عَبْدِی اِذَا ذَکَرَنِی
بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہی کہ میں اپنے بندے
کے گمان اور اٹکل کے پاس ہوں جیسا گمان کہ میرے ساتھ رکھے اور میں اپنے بندے کے
ساتھ ہوتا ہوں جس دم کہ مجھکو یاد کرتا ہی ف پوری روایت یوں ہے کہ اگر بندہ مجھکو اپنے جی
میں یاد کرتا ہی تو میں بھی اوسکی اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر مجھکو مجمع میں یاد کرتا ہی تو میں اوسکو

اوس مجمع مین یاد کرتا ہون جو اوسکے مجمع سے بہتر یعنے اوسکا ذکر فرشتون اور ارواحِ انبیا مین کرتا ہون اس حدیث مین ذکر کی فضیلت ہے اور نیک عمل کی ترغیب ہے جس سے حسن ظن خدا سے حاصل ہو اور یہ نہین کہ گناہون پر تو اڑ جاوے اور یون سمجھے کہ خدا مجھکو ضرور بخشیگا اسواسیطے کہ اسکا نام رجا اور حسنِ ظن نہین بلکہ یہ باطل آرزو اور شیطانی وسواس ہے جیسے کوئی بدون جو بوئے خرمن کی آرزو رکھے تو سودائی اور دیوانہ گنا جاوے گا

979 ف اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ الصَّوْمَ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ روزہ میرے ہی واسیطے ہے اور مین اوسکا بدلا دونگا یعنے اوسکا فرشتون سے بدلا نہ دلاؤنگا خود دونگا ف روزے کو خدا نے اپنی طرف اسواسیطے نسبت کیا کہ اور عبادت مین جیسے نماز زکوۃ حج مین ریا اور نمود داری کو دخل ہے لیکن روزے مین دخل نہین کہ اگر روزہ دار ظاہر نہ کرے تو اوسکو کوئی نہین جان سکتا اور دوسرا سبب یہ کہ ہر عبادت مین فرشتے آدمی سے شریک ہین مگر روزے مین شریک نہین اسواسیطے کہ اون کو بھوک پیاس نہین جسکو روزہ کہین

980 م انس اِنَّ اُمَّتَكَ لَا يَزَالُوْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا كَذَا مَا كَذَا حَتّٰى يَقُوْلُوْا هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ مسلم مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ تیری امت کے لوگ ہمیشہ کہتے رہینگے ایسا کیا ہے ایسا کیا ہے یہان تک کہ کہینگے یہ تو خدا ہے جسنے خلق کو پیدا کیا سو خدا کو کسنے پیدا کیا ف یعنے اس امت کے بعضے نادان بیہودہ سوالات کرتے کرتے یہان تک نوبت پہچاوینگے کہ خدا مین تردد کرینگے حالانکہ اسکے برابر کوئی حماقت نہین اسواسیطے کہ خالق کا وہ محتاج ہے جو اول اوسکا وجود نہو بعد عدم کے ظاہر ہوا اور جسکے وجود کی نہ ابتدا ہو نہ انتہا وہ کیونکر غیر کا محتاج ہو یہ تو ایسا سوال ایسا ہے جیسے کوئی کہے کہ ہر چیز تو آفتاب کی روشنی سے ظاہر ہے اور آفتاب کسکی روشنی سے ظاہر ہے + مصرعہ + آفتاب آمد دلیلِ آفتاب + حدیث مین آیا ہے جسکو ایسا وسوسہ آوے وہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے

981 م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَيْنِ اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِيَ اللّٰهَ فَرِحَ مسلم مین ابوہریرہ

رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ روزہ دار کو دو خوشی ہین جب کہ اوسینے روزہ کہولا
خوش ہوگیا اور جب خدا سے ملیگا تو خوش ہوگا **ف** روزہ کہولنے کے وقت تو یہ خوشی
ہی کہ روزہ پورا ہوا اور بہوک پیاس کا غلبہ گیا اور خدا سے ملکر ثواب روزے کا پاویگا تو خوش ہوگا
۹۸۲ **خ** ابُوذَرٍّ اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ وَحَرَّمْتُ عَلٰی عِبَادِیْ اَلَا فَلَا تَظَالَمُوْا
بخاری مین ابوذر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مینے ظلم کو اپنے اوپر اور اپنے
بندون کے اوپر حرام کیا خبردار ہو جاؤ ایک دوسرے پر ظلم نکیا کرو **ف** یعنے خدا ظلم سے
پاک ہی اوسکی صفت عادل ہے اسیواسطے بندون مین بھی عدل کو پسند رکھتا ہے
۹۸۳ **م** ابُوْهُرَیْرَةَ اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ اَلْیَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ
مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماویگا کہان ہین وہ لوگ جو آپسمین محبت
رکھتے تہے میری عظمت اور جلال کے سبب سے آج اونکو سایے مین رکہونگا اپنے سایے مین
جس دن کوئی سایہ نہین میرے سایہ کے سوا **ف** یعنے جو آپس مین للہ محبت رکھتے ہین
اور ان کی محبت صرف خدا ہی کے واسطے ہی ریا اور طمع دنیا اور خواہش نفسانی سے اون
کی محبت پاک ہی وے قیامت کو ایسا عمدہ درجہ پاوینگے کہ خدا کی حمایت اور عرش کے سایے مین ہونگے
۹۸۴ **خ** ابُوْهُرَیْرَةَ ثَلٰثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَجُلٌ اَعْطٰی بِیْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا
فَاَكَلَ ثَمَنَهٗ وَرَجُلٌ اسْتَاْجَرَ اَجِیْرًا فَاسْتَوْفٰی مِنْهُ وَلَمْ یُعْطِ اَجْرَهٗ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ تین شخص کا مین مدعی دشمن ہوجاونگا قیامت کے دن ایک تو وہ
مرد جسنے میرا درمیان دیا پہر دغا کی اور دوسرا مرد وہ جسنے آزاد آدمی کو بیچا ہو اوسکی قیمت
کہائی اور تیسرا مرد وہ جسنے کسی مزدور کو مزدوری لگایا پہر اوس سے پورا کام کروالیا اور اوسکی
مزدوری نہ دی **ف** خدا کو درمیان دیا یعنے کسی سے قول قسم کی خدا کو درمیان دیکر یا کسی سے
قرض لیا خدا کو ضامن دیکر
۹۸۵ **م** ابُوْهُرَیْرَةَ قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ نِصْفَیْنِ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ

مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مینے نماز کو بانٹا اپنے اور اپنے
بندے کے درمیان آدہون آدہ اور میرے بندے کے لیے ہی جو مانگے **ف** پوری
روایت یون ہی کہ جب بندہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہتا ہی خدا فرماتا ہی میرے بندے نے میری
تعریف کی اور جب اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہتا ہی خدا فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری ثنا اور صفت کی اور
جب مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ کہتا ہی خدا فرماتا ہی میرے بندے نے میری بڑائی بیان کی اور جب اِیَّاکَ نَعْبُدُ
وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کہتا ہی تو خدا فرماتا ہی کہ یہ ایت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہی یعنے
عبادت خدا کو اور مدد کا فایدہ بندے کو اور جب اِہْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ غَیْرِ
الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہتا ہی خدا فرماتا ہی یہ میرے بندے کے واسطے ہی یعنے سورہ فاتحہ
مین دو مطلب ہین ایک حمد و ثنا دوسرے دعا تو حمد و ثنا خدا کے واسطے ہی اور دعا بندے کے
واسطے ہی سو اسی واسطے فرمایا کہ نماز یعنے سورہ فاتحہ میرے اور میرے بندے کے درمیان آدہون آدہ ہے

خ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ کَذَّبَنِیْ ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ ذٰلِکَ وَشَتَمَنِیْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ ذٰلِکَ فَاَمَّا ۹۳۴
تَکْذِیْبُہٗ اِیَّایَ فَقَوْلُہٗ لَنْ یُّعِیْدَنِیْ کَمَا بَدَاَنِیْ وَلَیْسَ اَوَّلُ الْخَلْقِ بِاَھْوَنَ عَلَیَّ مِنْ اِعَادَتِہٖ
وَاَمَّا شَتْمُہٗ اِیَّایَ فَقَوْلُہٗ اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا وَاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ
وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا خدا فرماتا ہی کہ آدم کے بیٹے نے مجہکو جھٹلایا اور اوسکو یہ لازم نہ تھا اور مجہکو گالی دی
اور اوسکو یہ لائق نہ تھا سو میرا جھٹلانا تو اوسکے اس قول مین ہے کہ کہتا ہی کہ خدا مجہکو کبہی دوسری بار
نہ بناویگا جیسے اوسنے اول بار مجہکو بنایا اور حالانکہ اول بار کا بنانا مجہہ پر بہت آسان نہین دوسرے
بار کے بنانے سے یعنے دونون بار کا بنانا مجہکو برابر ہی اور یہ نہین کہ اول بار کا بنانا تو آسان ہو اور
دوسری بار کا مشکل اور مجہکو گالی دینا تو اوس قول مین ہی کہ بندہ کہتا ہی کہ خدا نے بیٹا لیا اور حالانکہ
مین تو ویسا اکیلا پاک ہون جو نہ کسیکو جنا نہ کسی سے جنا اور نہ اوسکے جوڑ کا کوئی **ف** خدا نے
قران مین خبر دی کہ قیامت ہوگی مُردے دوسرے بار پیدا ہونگے اور عرب کے کافر اسکی انکار

کرتے تھے تو اسواسطے اسکو تکذیب کہا اور گالی سے مراد عیب گوئی ہی نصاریٰ کہتے ہیں عیسی
خدا کا بیٹا ہی اور یہود عزیر کو بیٹا کہتے ہیں اور عرب کے کافر فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے

۹۸۷ م عیاض بن حمار كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ وَإِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ
كُلَّهُمْ وَإِنَّهُمْ أَتَتْهُمُ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا أَحْلَلْتُ
لَهُمْ وَأَمَرَتْهُمْ أَنْ يُشْرِكُوا بِي مَا لَمْ أُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا مسلم میں عیاض بن حمار سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جو مال کہ میں نے بندے کو دیا سو حلال ہی اور میں نے اپنے
سب بندوں کو حق پر پیدا کیا جو باطل دین پر نہ جھکے اور البتہ ان کے پاس شیطان آئے سو انکو ان کے
پیدائشی دین سے پھیر ڈالا اور ان پر حرام کیا جو میں نے ان پر حلال کر دیا تھا اور شیطانوں نے
ان کو بتلایا کہ میرے ساتھ اس چیز کو شریک ٹھہراویں جس پر میں نے کوئی دلیل نہیں اتاری **ف**
یعنے اگر شیطان اور کفار کسیکو نہ بہکاتے تو ہر آدمی اپنے پیدائشی دین پر رہتا یعنے شرک نہ کرتا
اور حلال چیز کو بدون حکم الٰہی کے حرام نہ جانتا کفار عرب کا معمول تھا کہ بتوں کے نام پر سانڈ چھوڑ دیتے
اور اسکا کھانا حرام جانتے سو فرمایا کہ یہ شیطانی بات ہے کہ حلال کو حرام کہتے ہیں اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ نذر نیاز کے کھانے کو جسکو عورتیں اچھوتا کہتی ہیں بدون فاتحہ ہوئے نہ کھانا یا حضرت
فاطمہ کی فاتحہ کے کھانے کو مردوں کو نہ دینا ہرگز درست نہیں یہ بھی شیطانی بات ہے کہ شرع میں اسکا کچھ اصل نہیں

۹۸۸ م ابوہریرۃ لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ لِي وَيُرْوَى لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ
مَتَّى مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ میرے بندے کو لائق نہیں
یوں کہنا کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں **ف** حضرت یونس بدون حکم خدا اپنی قوم سے
نکل گئے تھے سو اگر کوئی ان کو بے صبر جانکر اپنے تئیں بہتر کہے تو ہرگز درست نہیں سو اسطے کہ
پیغمبروں سے کوئی بہتر نہیں ہو سکتا

۹۸۹ م ابوہریرۃ مَا أَنْعَمْتُ عَلَى عِبَادِي مِنْ نِعْمَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِهَا كَافِرِينَ يَقُولُونَ
الْكَوْكَبُ وَبِالْكَوْكَبِ مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی میں اپنے

بندوں پر

بندون پر کوئی ایسی نعمت نہین دیتا جسکے بعضے بندے منکر نہوجاتے ہین کہتے ہین فلانے ستارے
پانی برسایا اور فلانے تارے کے سبب سے پانی برسا **ف** یعنے مینہ تو خدا برساتا ہے اور نادان
لوگ اوسکو تارے اور نکہت کی تاثیر سے جانکر خدا کا شکر نہین کرتے

۹۹۰ **خ** ابوہریرۃ مَا نَالَ عَبْدِی یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اَحْبَبْتُہٗ فَکُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ
یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِہَا وَرِجْلَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِہَا وَلَئِنْ
سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہٗ وَاِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّہٗ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ میرا بندہ ہمیشہ میرے نزدیکی نفل عبادتون کے واسطے سے
چاہا کرتا ہی یہان تک کہ مین اوسکو چاہنے لگتا ہون تو مین اوسکا کان ہوجاتا ہون جس سے سنتا ہے
اور اوسکی آنکھہ ہوجاتا ہون جس سے دیکھتا ہی اور اوسکا ہاتھہ ہوجاتا ہون جس سے پکڑتا ہی اور اوسکا
پانو ہوجاتا ہون جس سے چلتا ہی اور اگر مجھسے وہ کچھہ مانگیگا تو مقرر مین اوسکو دونگا اور اگر مجھسے پناہ
مانگیگا تو البتہ اوسکو پناہ مین رکھون **ف** اس حدیث مین اوس مقام کا بیان ہی جسکو علم
سلوک مین فنافی اللہ اور بقا باللہ کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب بندہ کثرت عبادت سے
مقبول ہوا تو خدا اوسکے دل اور جوارح کا یعنے آنکھہ کان ہاتھہ پانو کا حافظ ہوجاتا ہی گناہون سے
اون کو روکتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ خدا اپنے بندے مقبول کی حاجت روائی پر اوسکے کان اور
آنکھہ اور پانو سے بھی زیادہ متوجہ ہوتا ہی لیکن تحقیق مطلب یہ ہے کہ جب محبت الٰہی سے بندے پر سایہ
ڈالا تو اوسکو خدا کے سوائے کسی چیز سے تعلق اور دلبستگی نہین رہتی اور بجز رضائی الٰہی کے کوئی
آرزو اور تمنا اوسکے دل مین دخل نہین پاتی تو کوئی کام جسمین خدا کی مرضی نہو اوس سے نہین ہوسکتا آنکھہ
کان ہاتھہ پانو مرضی خدا کے تابع ہوجاتے ہین سوائے اوسکے مرضی نہ کسی چیز کو دیکھے نہ کوئی بات
کو سنے سوا ایسے عمدہ درجے حاصل کرنے کا طریقہ اس حدیث مین اشارہ فرمایا کہ دوام نوافل سے حاصل
ہوتا ہی یعنے جب بندے نے جانا کہ قرب الٰہی اور خدا کی نزدیکی کا بدون عبادت کے کوئی طریق نہین
تو اسواسطے وہ عبادت پر کمر باندھتا ہی اور عبادت دو قسم ہی فرض اور نفل مگر فرض عبادت تو ہر وقت

میسر نہین ہوتی کہ اوسکے وقت مقرر ہین تو مشتاق بندہ کے ہین اون وقتون مین جو فرض سے خالی ہین نے شغل اور خالی نہین رہا جاتا اسواسطے اون خالی وقتون کو نفل عبادت سے معمور رکہتا ہی جب چند مدت کمال شوق اور خلوص سے اسیطرح نوافل پر مستعد رہا تو بموجب وعدہ کے مقبول درگاہ صمدی اور محبوب الہی ہوکر اوسکا یہ حال ہوجاتا ہی کہ + شعر + ہمہ گوشیم تا چہ فرمائی + ہمہ چشمیم تا نظر آئی + اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ ایسا عمدہ کمال بدون کثرت نوافل کے نہین میسر ہوتا ہی تو معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے جاہل بعضے خلاف شرع بے نمازی فقیرون کو ایسا کمال ثابت کرتے ہین سو اونکا غلط گمان ہے اسواسطے کہ نفل کا کیا ذکر ہے وے لوگ تو فرض کو بھی چٹ کر ڈالتے ہین

۹۹۱ خ اَبُوهُرَيْرَةَ مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ اِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ اِلَّا الْجَنَّةَ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ بہشت کے سوائے ایمان دار میرے بندے کا کوئی بدلا نہین جب کہ مینے اوسکا اہل دنیا کا پیارا لے لیا پہر اوسنے ثواب کے واسطے صبر کیا ف یعنے جب مومن کا دوست جیسے ماں باپ یا جورو یا بیٹا یا بہائی یا استاد مر گیا اور اوسنے صبر کیا تو اوسکا بدلا خدا اسکے لئے بہشت مقرر کیا

۹۹۲ خ اَنَسٌ وَاَبُوهُرَيْرَةَ مَنْ اَهَانَ لِي وَيُرْوَى مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْمُحَارَبَةِ وَمَا تَرَدَّدْتُ فِي شَيْءٍ اَنَا فَاعِلُهُ مَا تَرَدَّدْتُ فِي قَبْضِ نَفْسِ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَاَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ وَلَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنُ بِمِثْلِ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَلَا تَعَبَّدَ بِمِثْلِ اَدَاءِ مَا افْتَرَضْتُهُ عَلَيْهِ بخاری مین انس اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جو میرے ولی کی حقارت اور ذلت کرے اور دوسری روایت یون ہی کہ جو میرے ولی سے عداوت کرے تو اوسنے البتہ میرے ساتھہ لڑائی پر کمر باندہی اور کسی چیز مین جسکا مین کرنے والا ہون مجھکو تردد نہین ہوتا جیسے اپنے بندے ایماندار کے روح قبض کرنے مین تردد ہوتا ہی وہ تو موت کو مکروہ جانتا ہی اور مین اوسکے ملول ہونے کو مکروہ جانتا ہون اور حالانکہ اوسکو موت سے کوئی چارہ نہین ہے یعنے اوسکو مرنا ضرور ہی اور میرے

بعد ملا

بندے ایماندار سب میری نزدیکی نہین چاہی ترک دنیا کے برابر اور نہ میری بندگی بے ذمن ادا کرنے کے برابر ف ولی سے مراد متقی مومن ہی چنانچہ قران مین خدانے فرمایا ہی کہ اولیاء اللہ پر کچھہ خوف اور غم نہین اولیاء اللہ وہ ہین جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے رہے اور یہ جو فرمایا کہ جیسا مجھکو ایماندار کی موت مین تردد ہوتا ہی کسی چیز مین ویسا تردد نہین ہوتا ہر چند خدا تردد سے پاک ہی لیکن اسمین مزید رحمت کا بیان ہے یعنے ایمان کی برکت سے اور جوش رحمت سے مومن کے تردد کو خدا نے اپنی طرف نسبت کیا جیسے جو تھی حدیث مین بیماری اور بھوکھہ اور پیاس کو اپنی ذات پاک پر نسبت فرمایا پھر فرمایا کہ قرب الہی کا کوئی طریقہ ترک دنیا سے بہتر نہین اور کوئی عبادت ادا فرض سے افضل نہین یعنے جو اولیاء اللہ کی ایسی عزت سنکر اون کے برابر ہونے کا مشتاق ہو اوسکو لازم ہی کہ اول دنیا سے بے تعلق ہو جاوے پہر عبادت پر کمر باندہے اور نفل کی نسبت فرض عبادت پر زیادہ تر کوشش کرے اور یہ نہین کہ فرض نماز تو مرغی کی طرح زمین پر جلدی جلدی چونچین مارین اور پیر کے دئے وظیفے بتلائے کو دو دو پہر پڑہین

۹۹۳ م جُندُبُ بنُ عَبدِاللهِ مَن ذَا الَّذِی یَتَأَلّٰی عَلَیَّ اَن لَّا اَغفِرَ لِفُلَانٍ اِنِّی قَد غَفَرتُ لَہٗ وَاَحبَطتُ عَمَلَکَ مسلم مین جُندُب بن عبداللہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی وہ کون ہی جو مجھہ پر قسم کہاتا ہی کہ مین فلانے کو نہ بخشونگا مقرر اوسکو تو مینے بخشا اور تیرا عمل اکارت گیا ف جسنے یون کہا کہ قسم خدا کی کہ فلانے شخص کو خدا ہرگز نہ بخشیگا اوسنے گویا خدا پر حکومت کی اسواسطے اوسکے نیک عمل کو خدا برباد کر ڈالتا ہی اور جسپر اوسنے قسم کہائی اوسکو اپنی رحمت سے بخش دیتا ہی سعادت اور شقاوت اور خاتمہ کے حال سوائے خدا کے کسیکو معلوم نہین کیسا ہی سخت کافر ہو اور کیسا ہی گنہگار مسلمان ہو بالیقین اوسکو دوزخی جاننا یا کہنا درست نہین اسواسطے کہ شاید اوسکا خاتمہ بخیر ہو اور مرنے کے قریب توبہ کرے

۹۹۴ م ابو ھریرۃ وَمَن اَظلَمُ مِمَّن ذَھَبَ یَخلُقُ خَلقًا کَخَلقِی فَلیَخلُقُوا ذَرَّۃً اَو لِیَخلُقُوا حَبَّۃً اَو لِیَخلُقُوا شَعِیرَۃً مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ اوس

سے بڑا کون ظالم ہے جو گیا کہ بنا دے تصویر کو میری طرح تو چاہیے کہ ایک ذرہ بنا دیں یا ایک دانہ
پیدا کریں یا ایک جو بنا دیں **ف** یعنے جاندار کی صورت بنانے والے پیدا کرنے میں خدا کے
ساتھ مشابہت کرتے ہیں حالانکہ ایسی عاجز ہیں کہ جاندار تو ایک طرف ذرہ یا جو برابر بے جان حقیر چیز کو بھی نہیں بنا سکتے

۹۹۵ م ابو ہریرۃ یا ابن آدم انفق انفق علیک مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا خدا فرماتا ہے کہ اے آدم کے بیٹے مال کو خرچ کیا کر تو میں بھی تجھکو دیا کرونگا **ف** اس
حدیث میں سخی کو خدا نے کشایش مال کا وعدہ کیا ہے یہی سبب ہے کہ سخی کو محتاج نہیں دیکھا لیکن اسکو
دریافت کیا چاہیے کہ سخاوت خدا کو پسند ہے اور اسراف ناپسند ہے سخاوت یہ کہ شرع کے موافق
نیک کاموں میں خرچ کرنا اور اسراف یہ کہ خلاف شرع بیجا کاموں میں مال کو اوڑانا جیسے ناچ رنگ
میں یا نمود کے مقام میں

۹۹۶ م ابو ہریرۃ یا ابن آدم مرضت فلم تعدنی قال یا رب کیف اعودک وانت رب
العالمین قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعده اما علمت انک لو عدته
لوجدتنی عنده یا ابن آدم استطعمتک فلم تطعمنی قال یا رب کیف اطعمک
وانت رب العالمین قال اما علمت انه استطعمک عبدی فلان فلم تطعمه اما
علمت انک لو اطعمته لوجدت ذلک عندی یا ابن آدم استسقیتک فلم تسقنی قال
یا رب کیف اسقیک وانت رب العالمین قال استسقاک عبدی فلان فلم تسقه
اما انک لو سقیته لوجدت ذلک عندی مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
خدا فرماویگا قیامت میں کہ اے آدم کے بیٹے میں بیمار ہوا تھا سو تو نے مجھکو نہ پوچھا بندہ کہیگا
کہ اے میرے رب میں کیونکر تجھکو پوچھتا اور تو تو سارے جہان کا مالک پالنے والا ہے یعنے
بیمار ہونا مخلوق کی شان ہے خالق سے اور بیماری سے کیا نسبت خدا فرماویگا کہ کیا تجھکو معلوم
نہیں کہ میرا فلانا بندہ بیمار ہوا تھا سو تو نے اوسکی بیمار پرسی نکی کیا تجھکو معلوم نہیں کہ اگر تو اوسکی بیمار
پرسی کرتا تو مجھکو اوسکے پاس پاتا یعنے میری رحمت اور ثواب کو پاتا اے آدم کے بیٹے بیٹے

تجھسے کھانا مانگا تھا سو تونے مجھکو نہ کھلایا بندہ کہیگا اے میرے رب مین کیونکر تجھکو کھانا کھلاتا اور تو
تو سارے جہان کا پالنے والا مالک ہے خدا فرماویگا کہ کیا تجھکو معلوم نہین کہ فلانے میرے
بندے نے تجھسے کھانا مانگا تھا سو تونے اوسکو نہ کھلایا تجھکو معلوم نہ تھا کہ اگر تو اوسکو کھانا
کھلاتا تو اوسکا ثواب میرے پاس پاتا اے آدم کے بیٹے مینے تجھسے پانی مانگا تھا سو تونے مجھکو
نہ پلایا بندہ کہیگا اے میرے رب مین تجھکو کیونکر پانی پلاتا اور تو تو سارے جہان کا پالنے
والا ہے خدا فرماویگا کہ میرے فلانے بندے نے تجھسے پانی مانگا تھا سو تونے نہ پلایا تھا پان
جان رکھہ اگر تو اوسکو پانی پلاتا تو اوسکا ثواب میرے پاس پاتا **ف** اہل ایمان کی خدا کے نزدیک
اتنی بڑی عزت ہی کہ اونکی احتیاج اور ضرورت کو اپنی ذات پاک کی طرف نسبت کیا حالانکہ وہ مقدس
ذات احتیاجون سے پاک ہی اس حدیث مین اداء حقوق مسلمین اور احسان کی ترغیب ہے

۹۹۷ **م** ابوذر یا عبادی کلکم ضال الا من هدیته فاستهدونی اهدکم یا عبادی کلکم جائع
الا من اطعمته فاستطعمونی اطعمکم یا عبادی کلکم عار الا من کسوته
فاستکسونی اکسکم یا عبادی انکم تخطئون باللیل والنهار وانا اغفر الذنوب
جمیعا فاستغفرونی اغفر لکم یا عبادی انکم لن تبلغوا ضری فتضرونی ولن تبلغوا
نفعی فتنفعونی یا عبادی لو ان اولکم واخرکم وانسکم وجنکم کانوا علی اتقی قلب
رجل واحد منکم ما زاد ذلک فی ملکی شیئا یا عبادی لو ان اولکم واخرکم وانسکم وجنکم
کانوا علی افجر قلب رجل واحد منکم ما نقص ذلک من ملکی شیئا یا عبادی لو ان
اولکم واخرکم وانسکم وجنکم قاموا فی صعید واحد فسالونی فاعطیت
کل انسان مسالته ما نقص ذلک مما عندی الا کما ینقص المخیط اذا
ادخل البحر یا عبادی انما هی اعمالکم احصیها لکم ثم اوفیکم ایاها فمن وجد خیرا
فلیحمد الله ومن وجد غیر ذلک فلا یلومن الا نفسه مسلم مین ابوذر رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی اے میرے بندو تم سب بے راہ ہو مگر جسکو مینے راہ بتلائی تو مجھسے

ہدایت مانگو کہ تمکو نیک راہ لگاؤن اے میرے بندو تم سب بہوکہے ہو مگر جسکو مینے کہلایا تو مجہسے
کہانا مانگو کہ تمکو کہلاؤن اے میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو مینے پہنایا تو مجہسے لباس مانگو کہ
تمکو پہناؤن اے میرے بندو تم گناہ کیا کرتے ہو دن رات اور مین سب گناہون کے بخشنے پر قادر ہون
تو مجہسے مغفرت مانگو کہ تمکو بخشون اے میرے بندو تم کبہی مجہکو ضرر نہین پہچا سکتے کہ میرا کچہہ ضرر کرو اور کبہی
مجہکو فائدہ نہین پہچا سکتے کہ مجہکو کچہہ فائدہ پہچاؤ اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچہلے اور تمہارے
آدمی اور جن تم مین سے ایک مرد کے بڑے متقی پرہیزگار دل کے برابر ہو جاوین تو یہ سبکا تقوی
اور پرہیزگاری میری سلطنت مین کچہہ نہ بڑہاوے اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچہلے اور
تمہارے آدمی اور جن تم مین سے ایک مرد کے نہایت بڑے گنہگار دل کے برابر ہو جاوین تو یہ
سبکا فسق اور گنہگاری میری بادشاہی سے کچہہ نہ کہٹاوے اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے
اور پچہلے اور تمہارے آدمی اور جن ایک میدان مین کہڑے ہون اور مجہسے اپنے اپنے سوال کرین
اور مین ہر ایک آدمی کو اوسکی مانگی چیز کو دون تو ایسا دینا اوس سے کچہہ نہ کہٹاوے جو میرے پاس ہی مگر جیسے
سوئی گہٹاتی ہی جب کہ اوسکو سمندر مین ڈال کے لیوے یعنی ایسی عطا سے بہی میری قدرت کے خزانہ مین
کمی نہین پڑتی اے میرے بندو یہ تو تمہارے ہی اعمال ہین جنکو تمہارے لیے شمار کرتا رہتا ہون
پہر تمکو اون اعمال کا پورا بدلا دونگا سو جو شخص بہتر بدلا پاوے تو چاہیے کہ خدا کا شکر کرے کہ اوسکی
کمائی کو ضائع نکیا اور جو اسکے سوا برا بدلا پاوے تو اپنی جان کے سوا کسیکو الاہنا نہ دیوے
کہ اوسنے جیسا کیا ویسا ہی پایا **ف** اس حدیث مین تمام بندون کی محتاجی اور عاجزی اور
خدا کی شوکت اور شاہنشاہی اور بے پرواہی اور کریمی اور عدالت کا بیان ہی یعنی بدون میرے
التجا کے تمہارا کوئی کام نہین چل سکتا نہ دنیا مین راہ پانی اور طعام اور لباس تمکو مل سکتا ہی نہ آخرت
مین گناہون کی مغفرت بدون میرے ہو سکتی ہی تو تمکو میرے آگے گڑگڑانا اور دعا کرنا ہر حال
مین لازم ہوا اور میری بے پرواہی کا تو یہ حال ہی کہ اگر تم سب ایکسے پیغمبر کے برابر متقی ہو جاؤ
تو اس پر میری سلطنت کی کچہہ رونق موقوف نہین اور اگر تمام جہان ابوجہل اور فرعون کے برابر

ہوجاوے تو میرا کچھہ نقصان نہین پہر اپنی عطا بیحساب کی مثال دی کہ اگر تمام جہان سے طرح طرح کے سوال پورے کیجیئے تو بھی یہان کچھہ کمی کا حرف نہین پہر اپنی عدالت بیان فرمائی کہ آخرت کا ثواب اور عذاب کا سبب تمہارے اعمال ہین ہماری طرف سے کچھہ ظلم نہین

ف اَبُوْهُرَيْرَةَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَاِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَاِنِّيْ اَعْطَيْتُكَ لِاُمَّتِكَ اَنْ لَا اُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ وَلَا اُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى اَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيْحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِاَقْطَارِهَا اَوْ قَالَ مَنْ بَيْنَ اَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَبَعْضُهُمْ يَسْبِيْ بَعْضًا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ اے محمد مین جب کسی چیز کا حکم کرتا ہون تو اوسکو کوئی نہین پہیر سکتا اور البتہ مینے تجھکو دیا یعنے تیری امت کو اسیطے یہ تجھہ پر احسان کیا کہ اون کو مین عالمگیر قحط سے نہ ماروالونگا اور اون سے سوائے اور کسی دشمن کو اون پر نہ غالب کرونگا اسطرح پر کہ اون کی جڑ پیڑ کو دہکا ڈالے اگرچہ اون پر تمام دنیا کے اطراف جوانب کے کافر جاؤ کرین کافرون کا غلبہ اسواسیطے نہوگا تاکہ اس امت سے بعضے لوگ بعضون کو ہلاک کرین اور بعضے اِن سے بعضون کو قید کرین **ف** یعنے قضا وقدر مین یہ ٹہن چکا ہی کہ امت محمدی قیامت تک قائم رہیگی نہ ایسا قحط پڑیگا جسمین سب مرجاوین نہ ایسے کافران پر غالب ہونگے کہ بالکل انکو نیست اور نابود کرڈالین ہرچند چنگیزخان اور ہلاکو کے وقت مین لاکہون بلکہ کرورون مسلمان قتل ہوئے لیکن بالکل نیست اور نابود نہین ہوگئے ہان یہ البتہ ہی کہ اس امت مین آپس کا اختلاف اور شر و فساد اور غارت کرنی اور قتل موقوف نہوگا چنانچہ تاریخ کی کتابون مین حال ظاہر ہے

اَلْبَابُ الثَّانِيْ عَشَرَ فِيْ جَوَامِعِ الْاَدْعِيَةِ

بارہوین باب مین حضرت کی دعائین ہین جو ہر ایک مطلب کی جامع ہین افضل یہی ہی کہ حضرت کی دعائین یاد کرکے عمل مین لاوے اسواسیطے کہ اول تو یہ کہ کوئی ایسا مطلب دینی یا دنیاوی نہین جسکی حضرت نے مجمل یا مفصل دعا کی ہو دوسرے یہ کہ جو دعا حضرت کی زبان مبارک پر گذرے بلاشک

بارکت اور مقبول نہیں تو ہوئے حضرت کی دعاؤن کے کیا ضرور کہ اور دعاؤن کو سیکہے
ق عائشة اذهب الباس رب الناس واشف انت الشافي لا شفاء الا شفاؤك ۹۹۹
شفاء لا يغادر سقما كان اذا اشتكى انسان مسحه بيمينه ثم قال بخاری اور مسلم
مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سختی کو لیجا اے آدمیون کے
پالنے والے اور صحت دے تو ہی شافی ہے صحت نہین بدون تیری صحت کے ایسی شفا دے
جو بیماری کو نہچھوڑے ف حضرت کا معمول تھا کہ جب کوئی آدمی بیمار ہوتا اوسکو اپنے داہنے
ہاتھ سے سہلاتے پھر یہ دعا اوس سے سنگا تک فرماتے

خ انس الحمد لله الذي انقذه من النار قاله عند اسلام غلام يهودي عند موته ۱۰۰۰
وكان يخدمه بخاری مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شکر خدا کو جسنے اوسکو دوزخ سے
بچایا یہہ حضرت نے یہودی لڑکے کے وقت مرگ مسلمان ہونے فرمایا اور وہ لڑکا حضرت
کی خدمت کیا کرتا تھا ف ایک یہودی لڑکا حضرت کا خادم تھا جب وہ بیمار ہوا تو حضرت
اوسکے دیکھنے کو گئے اور اوسکے سرہانے بیٹھے اور فرمایا کہ مسلمان ہوجا اوسنے اپنے
باپ کی طرف دیکھا اوسکے باپ نے کہا کہ ابو القاسم کا کہا مان پھر وہ مسلمان ہوگیا تب حضرت نے
اسطرح شکر کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافر سے خدمت لینا درست ہی اور کافر کی عیادت
جایز ہے اور مرض الموت مین مسلمان ہونا مقبول ہے بشرطیکہ آخرت کا عذاب سامنے نہ آگیا ہو
خ ابو امامة الحمد لله كثيرا طيبا مباركا فيه غير مكفي ولا مودع ولا مستغنى عنه
ربنا كان يقوله اذا رفع مائدته بخاری مین ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ خدا کو شکر ہے بہت پاک ستھرا بابرکت شکر نہ ایسا شکر جو ایکبار کفایت کرے اور چھوڑ دیا
جاوے اور اوسکے کچھ حاجت نہ ہے اے ہمارے رب تو ہی حمد کے لائق ہے
یہہ حضرت دعا کرتے تھے جب دستر خوان اوٹھاتے تھے ف یعنی کھانے کے بعد یہہ دعا سنت ہے
م ابن عمر الله اكبر الله اكبر الله اكبر سبحان الذي سخر لنا هذا وما كنا له

مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاَطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَرَوَاهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ اَيْضًا وَزَادَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ

دعای وقت سفر

مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا سب سے بڑا خدا سب سے بڑا پاک ذات ہی جسنے اس سواری کو ہمارا تابعدار کر دیا اور ہم اسکو قابو مین نہ کر سکتے اور ہم ہر حال مین اپنے رب ہی کی طرف رجوع لانے والے ہین الٰہی ہم اپنے اس سفر مین نیکوکاری اور پرہیزکاری تجھسے مانگتے ہین اور وہ کام چاہتے ہین جسمین تو راضی ہو جاوے الٰہی ہم پر اس سفر کو آسان کر دے اور اس سفر کی دوری اور درازی کو ہم سے لپیٹ ڈال یعنے جلدی سے سفر کٹ جاوے الٰہی تو سفر مین تو ساتھی ہی اور گھربار کا خلیفہ ہی یعنے نگہبان الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون سفر کی سختی اور بدشکلی سے اور مال اور گھربار کی برگھا الٹ پلٹ سے اور عبداللہ بن سرجس نے بھی ایسی ہی روایت کی اور اتنی زیادہ روایت کی ہی کہ الٰہی تیری پناہ ٹوٹنے سے جو فائدے کے بعد ہو اور مظلوم کی بددعا سے **ف** یہ دعا حضرت سفر کرتے وقت فرماتے

۱۰۰۳ دعای وقت رجوع از سفر

ف اِبْنُ عُمَرَ وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيْهِنَّ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی اور جب حضرت سفر سے پلٹتے تو اوس اگلے سفر کی دعا کو پڑھتے اور اوسی دعا مین اتنا اور بڑھاتے کہ ہم سفر سے پھرنے توبہ بندگی سجدہ کرنے والے ہم اپنے رب کے شکرگذار ہین خدا نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندے کی یعنے حضرت کی مدد کی اور کفار کے گروہون کو بھگایا وہ اکیلا ہی اوسکا کوئی شریک نہین **ف** اسمین اشارہ ہی جنگ خندق کے قصے کی طرف کہ عرب کے کفار نے

مدینہ گھیر لیا تھا پھر بے مطلب بھاگ گئے تھے

۱۰۰۴ ق انس اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ
النَّارِ کَانَ ھٰذَا اَکْثَرُ دُعَائِہٖ بخاری اور مسلم مین انس رضسے روایت ہی کہ حضرت سنے فرمایا
کہ الہی ہمکو دنیا مین بہتری اور بھلائی دے اور آخرت مین بہتری اور بھلائی اور بچا ہمکو دوزخ
کی عذاب سے اس دعا کو حضرت اکثر کیا کرتے تھے ف دنیا کی بہتری صحت اور
بقدر حاجت کے روزی اور ایمان اور نیک عمل کی توفیق اور سب مکروہات سے پناہ
اور آخرت کی بہتری ثواب اور ترقی درجات اور دیدار الہی علی مرتضیٰ سے روایت ہی
کہ دنیا کی بہتری نیکبخت عورت اور آخرت کی بہتری حور ہی اور دوزخ کے عذاب سے
مراد کمبخت عورت ہی اس دعا مین دین اور دنیا کے سب مطلب داخل ہین اسواسطے
حضرت اس دعا کو اکثر اوقات پڑہا کرتے تھے

۱۰۰۵ م ابوھریرۃ اَللّٰھُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰھَا وَزَکِّھَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰھَا وَاَنْتَ
وَلِیُّھَا وَمَوْلَاھَا مسلم مین ابوہریرہ رضسے روایت ہی کہ حضرت سنے فرمایا کہ الہی دے
میری جان کو اوسکی پرہیزگاری اور اوسکو گناہ اور بدخو سے پاک صاف کرڈال تو ہی
اوسکا بہتر پاک کرنے والا ہی اور تو ہی اوسکا کارساز اور مددگار ہی ف جو ضرر آخرت
مین ضرر کرے اوس سے بچنے کا نام تقوی اور پرہیزگاری ہی باطن کی صفائی سے بنے تقوی
ممکن نہین اسواسطے حضرت نے اول تقوی کی دعا کی پھر صفائی کی

۱۰۰۶ خ زید بن ارقم اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَتْبَاعَھُمْ مِنْھُمْ یَعْنِی الْاَنْصَارَ بخاری مین زید بن ارقم رضسے
روایت ہی کہ حضرت نے انصار کے حق مین دعا کی الہی انکے تابعدار ونکو انہین مین کر دے
ف انصار نے کہا یا حضرت دعا کیجے کہ ہمارے تابعدار لوگ بھی ہم سے مسلمان
ہوجاوین تب حضرت نے یہ دعا کی تابعدار سے مراد جورو لڑکے اور لونڈی غلام یا آشنا دوست

۱۰۰۷ ق انس اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِیْنَۃِ ضِعْفَیْ مَا جَعَلْتَ بِمَکَّۃَ مِنَ الْبَرَکَۃِ بخاری

اور مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مدینے مین برکت کر او سکی دونی جو تو نے مکے مین برکت کی ہی ف حضرت ابراہیم نے مکے کے واسطے دعا کی اور حضرت نے مدینے کے واسطے برکت سے مراد کشایش رزق یا باطنی فیض ہے

ق ابو ھریرۃ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی محمد کے اہلبیت کی روزی بقدر زیست کر ف یعنے اتنی روزی دے جسمین حیات کی رمق باقی رہے مال کی بہتایت نہو اسواسطے کہ کشایش رزق مین اکثر غفلت ہوتی ہی اور صبر کا مرتبہ حاصل نہین ہوتا چنانچہ حضرت کی حیات مین ایسا ہی حال رہا اور حضرت کے بعد حضرت کی بی بیان اور حضرت کی اولاد بھی اختیاری فقر کو لیے رہے شمائل ترمذی مین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت کے انتقال تک حضرت کے اہلبیت کا جو کی روٹی سے دو روز برابر پیٹ نہین بھرا اور اوسی کتاب مین عبد اللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت اور حضرت کی بی بیان دو دو تین تین رات سو رہتے تھے رات کا کھانا میسر نہوتا تھا اور اوسی کتاب مین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے زندگی بھر ایک دن مین دونون وقت روٹی نہ کھائی اور نہ کبھی دونون وقت گوشت کھایا

خ ابن عباس اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّعَنْ ۱۰۰۹
یَمِیْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَّاَمَامِیْ نُوْرًا وَّخَلْفِیْ نُوْرًا وَّفَوْقِیْ نُوْرًا وَّتَحْتِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ نُوْرًا بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میرے دل مین روشنی کر اور میرے کان مین روشنی اور میرے آنکھہ مین روشنی اور میرے داہنے سے روشنی اور میرے بائین سے روشنی اور میرے آگے روشنی اور میرے پیچھے روشنی اور میرے اوپر روشنی اور میرے نیچے روشنی اور کر ڈال مجھکو سراپا نور ف روشنی سے مراد حق بات ہی جیسے تاریکی سے باطل بات

دعا کی حضرت نے رزق اہلبیت نبوی بقدر کفاف
حکایات ابن عباس ۱۰۰۸

مراد ہوتی ہی تو مطلب یہ کہ تیرے دل اور اعضا کو حق مین مصروف رکھہ بلکہ شش جہت سے
مجھکو حق سے گھیر لے تا باطل کسی طرف سے دخل نپا وے

خ عَائِشَةَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ عَبَّادًا يَعْنِي عَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ قَالَهُ حِيْنَ تَهَجَّدَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ فَرَفَعَ صَوْتَهُ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ بخاری مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الہی عبادؓ پر رحم کر یعنے عباد بن بشر پر یہ حضرت نے فرمایا جب کہ حضرت صلعم نے حضرت عائشہ کے گھر مین تہجد پڑہا تو عباد بن بشر نے اپنی آواز بلند کی اور مسجد مین نماز پڑہی
ف اس حدیث مین ترغیب ہی تہجد کی معلوم ہوا کہ مسجد مین تہجد بلند آواز سے پڑہنا درست ہے

ق البراء بن عازب اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الہی مین اپنی جان تجھکو سونپی اور مونہہ کو تیرے سامہنے کیا اور اپنا سب کام تیرے حوالے کیا اور اپنی پیٹھہ تیری طرف جہائی تیرے شوق اور تیرے خوف سے تجھسے نہ کوئی بھاگنیکی جگہہ ہی نہ بچاؤ کا مکان ہی مگر تیری ہی طرف الہی مین تیری کتاب کا ایمان لایا جو تو نے اُتاری اور تیرے پیغمبر کا ایمان لایا جسکو تو نے بہیجا ف حضرت نے کسی شخص سے فرمایا کہ جب تو سویا کرے تو یہ دعا پڑہا کر اسواسطے کہ اگر تو اسی رات مین مرگیا تو ایمان پر مرا اور اگر زندہ رہا تو اچھی بات ہوئی

م سعد بن ابی وقاص اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے میرے واسطے دعا کی کہ الہی سعد کو شفا دے الہی سعد کو شفا دے الہی سعد کو شفا دے ف سعد نہایت بیمار تھے حضرت اونکی عیادت کو تشریف لے گئے تب یہ دعا کی

پھر اونکو صحت حاصل ہوئی

۶ م ابوھریرۃ اللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا ۱۰۱۳
مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوۃَ زِیَادَۃً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ
الْمَوْتَ رَاحَۃً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میرے
دین کو سنوار دے جو میرے آخرت کے کام کا حافظ اور نگہبان ہی اور سنوار دے
میری دنیا کو جسمین میری روزی اور زندگی ہی اور سنوار دے میری آخرت کو جسمین
میری بازگشت ہی اور کر دے زندگی کو میرے واسطے ہر بہتری مین زیادتی کا سبب
اور کر دے موت کو میرے واسطے ہر ایک برائی سے راحت کا سبب ف
یہ دعا ہر مطلب کی جامع ہی

م المقداد اللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ مسلم مین مقداد رضی سے روایت ۱۰۱۴
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی کھلا اوسکو جو مجھکو کھلا دے اور پلا اوسکو جو مجھکو پلا دے
ف جب کسی کی دعوت کھاوے تو یہ دعا کرے

ق ابن مسعود اللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلَیْھِمْ بِسَبْعٍ کَسَبْعِ یُوْسُفَ بخاری اور مسلم مین ۱۰۱۵
عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میرے اوپر مدد کر سات
برس کا قحط ڈال کر یوسف کا سا قحط سات برس کا ف جب کفار قریش اور قوم
مضر نے حضرت کی ایذا پر نہایت کمر باندہی تب حضرت نے یہ دعا کی یعنے جیسا حضرت
یوسف کے وقت مین قحط پڑا تھا ویسا ان پر پڑے تاکہ اپنی شامت اور گمراہی سے
خبردار ہون اور ایمان لاوین چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ اونہون نے ہڈی اور مردار کو کھایا
آخر کو حضرت سے التجا کی حضرت نے کمال رحمت سے دعا کی تو وہ بلا دفع ہو گئی

م علی وعائشۃ اللّٰھُمَّ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَ ۱۰۱۶
اَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ مسلم مین علی رضی

اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت سنے فرمایا الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیرے
رضامندیکے سبب تیرے غصے سے اور تیری بخشش کے سبب تیرے عذاب سے
اور تیری پناہ مانگتا ہون تجہسے یعنے تیرے قہر سے مین تیری ثنا اور تعریف کو گہیر نہین سکتا
تو ویسا ہی ہی جیسی تونے اپنی ذات کی خود تعریف کی **ف** مصابیح مین حضرت
عائشہؓ سے روایت ہی کہ ایک رات مینے حضرت کو بستر پر نپایا سو مین تلاش کرنے
لگی تو میرا ہاتہہ حضرت کے تلوون پر پڑا اور حضرت سجدے مین یہ دعا کرتے تھے
مِ ابْنُ عَبَّاسٍ اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِيْ اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ
لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ
حضرت سنے فرمایا کہ الٰہی مین پناہ مانگتا ہون بواسطے تیری عزت کے کوئی معبود
برحق نہین سوا تیرے اس سے پناہ مانگتا ہون کہ تو مجھکو گمراہ اور ضایع کر ڈالے
تو ویسا زندہ ہی جسکو کبہی موت نہین اور جن اور آدمی مرجاوینگے
ق اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا قَالَهُ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ
بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت سنے فرمایا کہ الٰہی ہماری فریاد رس
ہم پر مینہہ کو برسا الٰہی ہم پر مینہہ کو برسا الٰہی ہمکو پانی دے یہ حضرت سنے پانی کی طلب
مین دعا کی **ف** ایکبار حضرت کے وقت مین قحط پڑا حضرت منبر پر
جمعہ کا خطبہ پڑہتے تھے کہ ایک گنوار آیا اوسنے کہا یا رسول اللہ جانور مرگئے اور
لڑکے بالے بہوکون مرتے ہین دعا کیجئے خدا پانی برسا دے تب حضرت سنے
ہاتہہ اوٹھاکر یہ دعا کی تین بار اور آسمان پر کہین بدلی کا نشان نہ تہا تو یکایک پہاڑ کے نیچے
سے بادل اوٹہا اور سارے آسمان پر پہیل گیا اور سات دن لگتا تار پانی برسا کہ آفتاب
نظر نہ پڑا حضرت دوسرے جمعہ کا خطبہ پڑہتے تھے کہ وہی گنوار پھر آیا اوسنے کہا یا رسول اللہ
جانور پانی کی کثرت سے ہلاک ہوگئے اور راہین بند ہوگئین دعا کیجئے کہ خدا مینہہ کو روکے

توحضرت سے نے ہاتھ اوٹھاے اور یون دعا کی کہ الہی ہمارے آس پاس پانی برسے ہم پر
اب نہ برسے الہی ٹیلون پر اور پہاڑیون پر اور نالون مین اور جنگل کے درختون مین مینھ
برسے تو مدینے سے کے اوپر سے بادل ٹل گیا ڈہال کی طرح مدینہ خالی ہو گیا آس پاس برسا
کیا یہ معجزہ تھا حضرت کا

م امّ سلمۃ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِی الْمَهْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ ۱۰۱۹
فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِیْهِ
مسلم مین حضرت امّ سلمہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت سے نے فرمایا کہ الہی بخش دے ابی سلمہ کو اور اوسکا
ہدایت والون مین درجہ بلند کر اور اوسکے بعد باقی رہتے لوگون مین تو خلیفہ بن یعنے اونکا
حافظ اور نگہبان رہ اور بخش دے ہمکو اور اوسکو ای رب العالمین اور اوسکی قبر کو کشادہ کر
اور اوسمین روشنی کر دے **ف** ابو سلمہ حضرت امّ سلمہ کے پہلے خاوند تھے جب
وے مر گئے تو غسل اور کفن سے پہلے حضرت سے نے اونکے واسطے دعا کی

م عائشۃ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ ۱۰۲۰
حضرت سے نے فرمایا کہ الہی بقیع الغرقد والے مردون کو بخش **ف** بقیع الغرقد مدینے
کے قبرستان کا نام ہی اس دعا مین بشارت ہی مغفرت کی اونکو جو مدینے مین مرے اور وہان گڑہے

ق ابو موسیٰ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِعُبَیْدٍ اَبِیْ عَامِرٍ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَوْقَ کَثِیْرٍ
مِنْ خَلْقِكَ اَوْ مِنَ النَّاسِ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰی فَقُلْتُ وَلِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ
لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَیْسٍ ذَنْبَهٗ وَاَدْخِلْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مُدْخَلًا کَرِیْمًا بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضی سے
روایت ہی کہ حضرت سے نے فرمایا کہ الہی بخش دے ابی عامر کو جسکا عبید نام ہی الہی قیامت کے
دن اوسکو اپنے اکثر خلق سے یا یون فرمایا کہ اکثر لوگون سے اوپر کر کہا ابو موسی نے کہا مینے
کہا اور میرے واسطے دعا کیجئے یا رسول اللہ حضرت سے نے فرمایا کہ الہی عبد اللہ بن قیس کا
گناہ بخش اور قیامت کے دن اوسکو عزت والے مقام مین داخل کر **ف** ابو موسی رضی سے

روایت ہی کہ حضرت سے نے مجھکو ابو عامر کے ساتھ جناب اوطاس میں بھیجا تو ابو عامر کے زانو میں تیر لگا اوسی زخم سے وے مر گئے سینے یہ حال حضرت سے بیان کیا اور مینے کہا کہ یا حضرت ابو عامر سے نے مجھسے کہا کہ حضرت میری مغفرت کی دعا کریں تب حضرت نے یہ دعا کی پھر ابو موسی نے اپنے واسطے دعا کروائی ابو موسی ہی کا نام عبد اللہ بن قیس ہے

۱۰۳۱ ق زَیدُ ابنُ اَرقَمَ اَللّٰھُمَّ اغفِر لِلاَنصَارِ وَلِاَبنَآءِ الاَنصَارِ وَلِاَبنَآءِ اَبنَآءِ الاَنصَارِ بخاری اور مسلم میں زید بن ارقم رضسے روایت ہی کہ حضرت سے نے فرمایا کہ الٰہی مغفرت کر انصار کی اور انصار کے بیٹوں کی اور انصار کے پوتوں کی

۱۰۳۲ ق اَبُوھُرَیرَۃَ اَللّٰھُمَّ اغفِر لِلمُحَلِّقِینَ قَالُوا یَارَسُولَ اللّٰہِ وَلِلمُقَصِّرِینَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اغفِر لِلمُحَلِّقِینَ قَالُوا یَارَسُولَ اللّٰہِ وَلِلمُقَصِّرِینَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اغفِر لِلمُحَلِّقِینَ قَالُوا یَارَسُولَ اللّٰہِ وَلِلمُقَصِّرِینَ قَالَ وَلِلمُقَصِّرِینَ

بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضسے روایت ہی کہ حضرت سے نے فرمایا کہ الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والوں کی اصحاب سے نے کہا یا رسول اللہ اور بال کترانے والوں کے واسطے بھی مغفرت مانگیے حضرت سے نے فرمایا الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والوں کی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ اور کترانے والوں کے لیے بھی دعا کیجیے حضرت سے نے فرمایا الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والوں کی اصحاب سے نے کہا یا رسول اللہ کترانے والوں کے بھی واسطے دعا کیجیے حضرت سے نے فرمایا الٰہی کترانے والوں کی بھی مغفرت کر ف حجۃ الوداع میں حضرت سے کے ساتھ قربانی تھی اور اکثر اصحاب کے ساتھ قربانی نہ تھی جب حضرت مکے میں پہنچے تو اصحاب سے فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی نہو وہ اپنا احرام کھول ڈالے اور اپنا سر منڈا وے جب حج کا وقت آوے تو پھر احرام باندہ کے حج کرے اور حضرت نے خود اپنا سر بدون قربانی کیے ہوئے نہ منڈایا تو جنکے ساتھ قربانی نہ تھی اونمیں سے بعضوں نے تو بموجب حکم کے اپنے سر منڈوائے اور بعضوں نے اپنے سر کے بہر

تہو نہ بے بال کترا ئے سر نہ منڈا ئے وسے یہ سمجھے کہ بدون حج کئے ہوئے کیا سر منڈائے حضرت کو یہ بات پسند نہ آئی کہ انہون نے حکم بجا لانے مین کیون تامل کیا اسواسطے تین بار منڈانے والون ہی کے واسطے دعا کی اور کترانے والون کے واسطے نکی اخرش کو تیسری بار رحمت نے جوش کیا کترانے والون کو بھی مغفرت کی دعا مین شامل کرلیا معلوم ہوا کہ حج بین سر منڈانا بال کترانے سے افضل ہی

۱۰۲۳ م عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اَوْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَهٗ حِيْنَ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ مسلم مین عوف بن مالک سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اوسکو بخش اور اوس پر رحم کر اور اوسکو عافیت اور آرام دے اور اوسکا گناہ معاف کر اور اوسکی عزت سے مہمانی کر اور اوسکے بیٹھنے کے مقام کو کشادہ کر یعنے قبر کو اور اوسکو دھو پانی سے اور برف سے اور اولے سے یعنے اوسکو پاک کر طرح طرح کے کرم سے اور اوسکو صاف کر ڈال گناہون سے جیسے تو سفید کپڑے کو میل سے چھانٹتا ہی اور بدل دے اوسکو گھر اوسکے گھر سے بہتر اور علاقے دار لوگ اوسکے علاقے دار لوگون سے بہتر اور جورو بدل دے اوسکی جورو سے بہتر اور ڈال دے اوسکو بہشت مین اور بچا دے اوسکو قبر کے عذاب سے یا یون فرمایا کہ دوزخ کے عذاب سے یہ حضرت نے دعا کی جب جنازے کی نماز پڑھی ف اس حدیث کے راوی نے کہا کہ جب حضرت نے اوس میت کے واسطے اس تفصیل سے دعا کی تو مجھکو تمنا ہوئی کہ کاش مین بجای اس میت کے ہوتا

۱۰۲۴ ف اَبُوْ مُوْسٰى اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ وَمَا اَنْتَ

دعا جنازہ مسرکو جامع مغفرت مطالب

اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ هَزْلِیْ وَجِدِّیْ وَخَطِیْئَتِیْ وَعَمْدِیْ وَکُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ
بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الہی بخش دے میری
چوک اور میری نادانی کو اور میری زیادتی کو جو مجھسے اپنے حال مین ہوئی ہو اور بخش دے
اوس چیز کو جسکو تو مجھسے زیادہ تر واقف ہی اور بخش دے میری بیہودگی اور میرے گناہ
کی کوشش کو اور میری بھول چوک اور میرے قصد کو اور یہ سب میری طرف سے ہی
ف ہرچند حضرت گناہ سے معصوم تھے لیکن تعلیم امت کے واسطے یا ترک
اولی کے خیال سے ایسی دعائین کرتے تھے جتنا قرب زیادہ اوتنا خوف زیادہ
مثل مشہور ہی کہ نزدیکان را بیش بود حیرانی بندگی کے یہی معنے ہین کہ بندہ اپنے
مالک کے روبرو لرزتا کانپتا رہے اور اپنے قصور کا خواہ ہوا ہو خواہ نہوا ہو اقرار کیا کرے

١١ ١٠٢٥ م ابو ہریرۃ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ
وَعَلَانِیَتَهٗ وَسِرَّهٗ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی بخش دے
میرے سب گناہ کو خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا خواہ پہلا خواہ پچھلا خواہ کھلا خواہ چھپا ف
مصابیح مین انس سے روایت ہی کہ حضرت اس دعا کو سجدے مین پڑھتے تھے

١٠٢٦ ف عائشۃ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی
دَعَا بِهٖ عِنْدَ وَفَاتِهٖ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا الہی بخش مجھکو اور رحم کر مجھپر اور ملا دے مجھکو بلند رتبہ رفیقون مین یہ حضرت نے اپنے
موت کے وقت دعا کی ف رفیق اعلی سے مراد انبیا کی ارواح اور مقرب
فرشتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ رفیق اعلی سے مراد جنت ہے

١٠٢٧ ف اُمّ سُلَیْم بِنْتِ مِلْحَانَ اَللّٰهُمَّ اَکْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِیْمَا اَعْطَیْتَهٗ
دَعَا بِهٖ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بخاری اور مسلم مین ام سلیم بنت ملحان رضہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی بہتایت دے اوسکے مال اور اوسکی اولاد مین اور

اوسکے لیے برکت کر جو تو نے اوسکو دیا یہ حضرت نے انس بن مالکؓ کے واسطے دعا کی
ف انس بن مالکؓ حضرت کے خادم تھے نو برس کے تھے کہ اونکی ما یعنے
اُمِّ سُلَیم نے اونکو حضرت کی خدمت مین دیا مصابیح مین روایت ہی کہ اُمِّ سُلَیم نے حضرت سے
کہا کہ یا حضرت اپنے خادم اَنَس کے واسطے دعا کیجیے تب حضرت نے یہ دعا کی
بعضے روایت مین یون ہی کہ حضرت اپنے وضو کا برتن بھر رکھتے تھے ایک روز حضرت
بھول گئے انس نے اوسکو بھر دیا جب حضرت نے اوسکو بھرا پایا تو پوچھا کہ کسنے یہ بھرا
ہی معلوم ہوا کہ انس نے تو حضرت نے اونکی عمر درازی اور مال اور اولاد کے کثرت
کی دعا کی چنانچہ اَنَس ایک سو بیس ١٢٠ برس تک زندہ رہے اور ایک سو بیس ١٢٠ اونکے لڑکے
پیدا ہوئے اور بصرہ مین اونکے کہجور کے باغ سال مین دو بار پھلتے تھے اور
اونکے بہیڑ بکری کی اتنی کثرت تھی جسکا شمار نہین

١٠٢٨ **ق** عَائِشَةَ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْاَعْلٰى بخاری اور مسلم مین حضرت
عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بین عالی رتبہ رفیقون کی صحبت مانگتا ہون
ف حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت حالت صحت مین فرماتے تھے کہ
بغیر رضامندی کسی پیغمبر کو موت نہین آتی جب حضرت کو مَرَضُ الْمَوت مین غش سے ہوش آیا
تو حضرت نے آنکھہ کہول کے یہ دعا کی اوسوقت مینے جانا کہ حضرت نے ہمکو چھوڑا اور
موت کو اختیار کیا یہ اخیر کلام حضرت کا تھا اسکے بعد حضرت نے کوئی کلام نکیا

١٠٢٩ **م** عَائِشَةَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِكْرَامِ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تجہی
کو سچی سلامتی ہی تو ہر عیب اور مکروہات سے سالم ہی اور تیرے ہی طرف سے خلق کو
سلامتی حاصل ہوتی ہی تو بڑی برکت والا ہی اے جلال بڑائی والے **ف** صحیح روایت
اتنی ہی ہی اور یہ جو مشہور ہی کہ بعد مِنْكَ السَّلَام کے وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ وَاَدْخِلْنَا

وارالسلام تبارکت ربنا وتعالیت یا ذا الجلال والاکرام زیادہ کرتے ہین سوا اسکی
حضرت سے صحیح روایت مین کہین اصل نہین پائی

۱۰۳۰ ۱۴ عن علی اللھم انت الملک لا الہ الا انت انت ربی وانا عبدک ظلمت نفسی واعترفت
بذنبی فاغفر لی ذنوبی جمیعا لا یغفر الذنوب الا انت واھدنی لاحسن الاخلاق
لا یھدی لاحسنھا الا انت واصرف عنی سیئھا لا یصرف عنی سیئھا الا انت
لبیک وسعدیک والخیر کلہ فی یدیک والشر لیس الیک انا بک والیک تبارکت
وتعالیت استغفرک واتوب الیک کان یقولہ بعد قولہ وجھت وجھی واذا
رکع قال اللھم لک رکعت وبک امنت ولک اسلمت خشع لک سمعی وبصری
ومخی وعظمی وعصبی فاذا رفع راسہ قال لک الحمد ملاء السموات وملاء الارض
وما بینھما وملاء ما شئت من شیء بعد فاذا سجد قال اللھم لک سجدت وبک
امنت ولک اسلمت سجد وجھی للذی خلقہ وصورہ وشق سمعہ وبصرہ تبارک
اللہ احسن الخالقین ثم یکون من اخر ما یقول بین التشھد والتسلیم اللھم اغفر لی
ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم
بہ منی انت المقدم وانت المؤخر لا الہ الا انت مسلم مین علی مرتضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی تو بادشاہ ہی کوئی بندگی کے لائق نہین سوای تیرے تو میرا
رب ہی مین تیرا بندہ ہون مین نے زیادتی کی اپنی جان پر اور اپنے گناہ کا اقرار کیا سو میرے
سب گناہون کو بخش دے نہین بخشتا گناہون کو سوای تیرے اور ہدایت کر مجھکو بہتر
خوئین نہین ہدایت کرتا بہتر خوٗون کو سوای تیرے اور ہٹا دے مجھسے بری خوٗون کو نہین
ہٹاتا بری خوٗون کو سوای تیرے بار بار تیری خدمت مین حاضر ہون اور نیکی بالکل تیرے
ہاتھو مین ہی اور بدی تیری طرف نہین مین تجھسے قایم ہون اور تیری ہی طرف پھرانے
والا ہون تو بڑی برکت والا ہی اور سب سے اونچا تجھسے مغفرت مانگتا ہون اور

وعا ما بین ... حضرت ... (marginal handwritten note, partly illegible)

تیری حضور مین توبہ کرتا ہون اُس دعا کو حضرت بعد وَجَّهْتُ وَجْهِیَ کے پڑہتے تھے یعنی
اللّٰہم سے اَتُوْبُ اِلَیْکَ تک اور جب حضرت رکوع کرتے تھے تو اس دعا کو پڑہتے تھے
اللّٰہم سے عَصَبِیْ تک یعنے الٰہی تیرے ہی واسطے مینے رکوع کیا یعنے جہکا اور تیرا مین
ایمان لایا اور تیرا ہی مین تابعدار ہو گیا جہک پڑی تیرے لیئے میرے کان اور آنکہہ اور
مغز اور میری ہڈی اور میرا پٹہا پھر جب حضرت رکوع سے سر اوٹہاتے تھے تو اُس
دعا کو رَبَّنَا سے مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ تک پڑہتے تھے یعنے اے ہمارے رب تیرے ہی واسطے
حمد اور شکر ہی آسمانون کے برابر اور زمین اور جو آسمان زمین کے اندر ہی اوسکے برابر
اور اسکے بعد جو چیز تیری خواہش مین ہو اوسکے برابر پھر جب حضرت سجدہ کرتے تھے تو اُس
دعا کو اَللّٰہم سے اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ تک پڑہتے تھے یعنے الٰہی مینے تیرا سجدہ کیا اور تیرا
مین ایمان لایا اور تیرا مین تابعدار ہو گیا سجدہ کیا میری چہرے نے اوسکو جسنے اوسکو پیدا کیا
اور اوسکی صورت بنائی اور اوسکی کان اور آنکہہ چیرے خدا بڑی برکت والا ہی سب بنانے
والون سے بہتر پھر نماز مین اخیر دعا یہ ہوتی تہی کہ حضرت التحیات اور سلام پہیرنیکے درمیان
اَللّٰہم سے اِلَّا اَنْتَ تک فرماتے تھے یعنے الٰہی بخش دے میرے لیئے جو مینے آگے
کیا اور جو پیچہے ڈالا اور جو مینے چہپایا اور جو مینے کہولا اور جو مینے زیادتی کی اور اوسکو
بخش جسکو تو مجہسے زیادہ تر دانا ہی تو آگے کرتا ہی جسکو چاہی اور پیچہے ڈالتا ہی جسکو چاہتا ہی
تیرے سوائی کوئی بندگی کے لائق نہین **ف** یہ جو فرمایا کہ بدی تیری طرف نہین یعنے
بدکام سے تیری نزدیکی حاصل نہین ہوتی یا یہ مطلب کہ ہرچند نیکی اور بدی کا خالق خدا ہی ہی
لیکن بندگی کا ادب یہ ہی کہ بدی کو اوسکی طرف نسبت نہ کیا چاہیئے جیسے دعا مین یا خالق
الشر یا خالق الکلب والخنزیر نہین لاتے اور حالانکہ ان سب کا خالق وہی ہی حنفی مذہب
مین یہ دعائین نفل نماز مین کرے نہ فرض مین
م ابن عمر اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِیْ وَاَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا ۱۰۳۱

اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَاِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ اَمَرَ بِهٖ رَجُلًا اَنْ يَقُوْلَ لَهٗ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تو نے میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی اوسکو ماریگا تیرے ہی واسطے اوسکی زندگی اور موت ہی اگر تو نے اوسکو زندہ رکہا تو اوسکو اپنی امان مین رکہہ اور اگر اوسکو مارا تو اوسکو بخش دیجیو الٰہی مین تجہسے عافیت اور صحت مانگتا ہون یہ دعا حضرت نے ایک مرد کو بتلائے کہ جب لیٹا کرے تو اسکو پڑہا کرے

دعا وقت خواب

۱۰۳۲ ق ابو ہریرہؓ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ بِمَكَّةَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی نجات دے ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ربیعہ کو اور مکے کے دبے ہوئے زور مسلمانون کو الٰہی اپنا سخت عذاب ڈال مضر کی قوم پر اور اون پر سات برس کا قحط ڈال جیسے یوسفؑ کے وقت مین قحط پڑا تھا ف مکے مین چند غریب مسلمان تھے جیسے ولید اور عیاش اور سلمہ اور عمار اور خباب وغیرہ کفار قریش اونکو بہت ستاتے تھے سو حضرتؐ نے اونکی مخلصی کی دعا کی آخر خدا نے اونکو نجات دی اور مضر ایک عرب مین قوم تھی وہی بڑے سخت لوگ تھے اسواسطے حضرت نے اون پر بد دعا کی

۱۰۳۳ م عمرؓ اَللّٰهُمَّ اَنْجِزْ لِيْ مَا وَعَدْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ اٰتِ مَا وَعَدْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدُ فِي الْاَرْضِ مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی پورا کر جو تو نے مجہسے وعدہ کیا ہی الٰہی کہان وہ فتح جسکا تو نے مجہسے وعدہ کیا ہی الٰہی اگر تو نے اس اہل اسلام کی جماعت کو مار ڈالا تو زمین مین تیری بندگی نہوگی ف جنگ بدر مین حضرت نے دیکہا کہ باسامان ہزار آدمی کا کافرونکا لشکر ہی

اور حضرت کا لشکر صرف تین سو تیرہ آدمی کا ہی تب اضطراب سے حضرت نے دعا کی سو
خدا نے قبول کی حضرت کی فتح ہوئی اور یہ جو فرمایا کہ اگر یہ اہل اسلام ہلاک ہوئے تو تیری
عبادت پھر نہوگی سے یعنے میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہوگا جو لوگونکو میرے بعد ہدایت کرے اور شرک
چھڑا دیوے سو آگئے ہیں اور میرے ساتھی مسلمان ہلاک ہو جاوینگے تو پھر کون موحد تیرے خالص
عبادت ہونے کی حضرت کو زیادہ اضطراب یہی تھا کہ کہیں دین الہی نہ مٹ جاوے اگر
کوئی کہے کہ جب خدا نے اس فتح کا وعدہ کیا تھا تو اسقدر اضطراب کا کیا مقام تھا
اوسکا جواب یہ ہی کہ حضرت بے نیازی اور بے پرواہی کی شان سے ڈرے وہ مالک
ہی جو چاہے سو کر ڈالے اوسکا کون ہاتھ پکڑنے والا ہی بندگی اسی کا نام ہی کہ بندہ
ڈرتا رہے کبھی نڈر نہووے اور دوسرا سبب یہ تھا کہ تا اصحاب کو تسکین ہو اپنی بیباکی سے
نہ ڈریں اسواسطے کہ اونکو یقین تھا کہ حضرت کی دعا بے شک مقبول ہے

١٠٣٤ خ ابن عباس اَللّٰهُمَّ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدُ بَعْدَ الْيَوْمِ قَالَهُ يَوْمَ بَدْرٍ وَفِيْ رِوَايَةِ اَنَسٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدُ فِي الْاَرْضِ قَالَهُ يَوْمَ اُحُدٍ

بخاری میں عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ الہی میں تیرا قول قرار تجھکو یاد دلاتا ہون یعنے کمال عاجزی سے تیرے عہد و پیمان
کے وسیلے سے سوال کرتا ہون الہی اگر تو چاہے تو آج سے بعد تیری بندگی نہو یہ حضرت نے
جنگ بدر کے دن دعا کی اور انس کی روایت میں یون ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی اگر
تو نے چاہا یعنے ہمکو ہلاک کرنا تو زمین میں پھر تیری عبادت نہوگی یہ دعا حضرت نے جنگ
احد کے دن فرمائی ف مصابیح میں عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ جنگ
بدر کے دن خیمے میں یہ دعا حضرت کرتے تھے تو ابوبکر صدیق نے حضرت کا ہاتھ پکڑا
اور کہا کہ یا حضرت اتنی دعا کفایت کرتی ہی آپنے بہت سی التجا اپنے رب کی کی تو
حضرت زرہ پہنے خیمہ سے نکلے اور یہ فرماتے جاتے تھے کہ اب کافرون کا لشکر ہارے گا

جانتا ہی اور میٹ پھیرتا ہے چنانچہ ویسا ہی ہوا بلا تفاوت

۱۰۳۵ م عائشۃ اللّٰھم انما انا بشر فأی المسلمین لعنتہ او سببتہ فاجعلہ لہ
زکوۃ واجرا مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت سے نے فرمایا کہ الٰہی مین
تو بشر ہی ہون سو جس مسلمان کو مین کوسون یا لعنت کرون تو اوس بد دعا کو اوسکے واسطے
گناہون کی طہارت اور ثواب کر دیجیو ف یعنے شاید اگر بشریت سے مین کسی مسلمان
کو بد دعا کرون تو اوسکے حق مین اثر نکرے بلکہ بد دعا عین دعاء خیر ہو جاوے اس دعا سے
کمال شفقت حضرت کی اپنی امت پر ثابت ہوئی

۱۰۳۶ م انس اللّٰھم انھم من احب الناس الی اللّٰھم انھم من احب الناس الی اللّٰھم
انھم من احب الناس الی یعنی الانصار مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت سے نے فرمایا
کہ الٰہی البتہ وے انصار میرے نزدیک اون لوگون مین سے ہین جو بہت پیارے ہین الٰہی وے
میرے نزدیک اون لوگون مین سے ہین جو زیادہ تر محبوب ہین الٰہی وے میرے نزدیک اون
آدمیون مین سے ہین جو نہایت پیارے ہین یہ حضرت سے نے انصار کے حق مین تین بار فرمایا

۱۰۳۷ خ ابن عمر اللّٰھم انی ابرأ الیک مما صنع خالد قالہ مرتین منصرف من خالد بن
الولید من بنی جذیمۃ بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت سے نے فرمایا
کہ الٰہی مین تیرے روبرو بیزاری ظاہر کیئے دیتا ہون خالد کے کرتب سے یہ حضرت سے نے
دو بار فرمایا جسوقت خالد بن ولید قوم بنی جذیمہ سے پلٹے ف عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت
ہی کہ حضرت سے نے خالد کو بنی جذیمہ کی قوم پر بھیجا اون سے مسلمان کرنے کو سو خالد سے نے
اونکو اسلام کی دعوت کی تو وے بخوبی یہ بات نہ کہہ سکے کہ ہم اسلام لاسیئے اونھون نے
یون کہا کہ ہم نئے دین ہوسیئے ہم نئے دین ہوسیئے یعنے مسلمان ہوسیئے اسواسطے
کہ کافر مسلمانون کو نئے دین کہتے تھے سو خالد نے اون کا قتل کرنا اور قید کرنا
شروع کیا اور ہر ایک مسلمان کو ایک قیدی دیا کہ قتل کرے تو مینے کہا واللہ کہ مین

اپنے قیدی کو نہ قتل کرون گا اور نہ کوئی میرا ساتھی قتل کرے پھر جب ہم پلٹے تو یہ حال حضرت سے
کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے خالد سے قصور ہوا کہ بنے مطلب بوجھے
اونکو مارا الٰہی مین اسمین شریک نہین معلوم ہوا کہ نیت کا اعتبار ہی اگر خلاف مقصود غلطی سے
یا نادانی سے کوئی لفظ نکل جاوے تو اوسکا کچھہ اعتبار نہین + شعر + ما درون را
بنگریم و حال را + ما برون را ننگریم و قال را + اور خالد کی طرف سے یہ عذر ممکن ہی
کہ اونکو حکم تھا کہ اگر وے اسلام نہ لادین تو قتل کرو سو اونہون نے اسلام کو صاف
نہین ظاہر کیا اور یہ جو کہا کہ ہم بے دین ہوئے اسمین یہ مطلب بھی ممکن ہی کہ ہمنے اپنا دین چھوڑا
ہم یہودی یا نصرانی ہوئے شاید عار کے سبب سے اسلام کی لفظ نہ کہی ہو بلکہ
یون کہا کہ ہم بے دین ہوئے واللہ اعلم

١٠٣٨ ق ابُوهُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ وَاَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ يَعْنِي الْحَسَنَ
بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ الٰہی مین اوسکو چاہتا ہون یعنے حسن بن علی کو سو تو بھی اوسکو چاہ اور اوسکو چاہ جو اوسکو چاہے
ف حضرت نے ایکبار امام حسنؑ کو اپنی گود مین لیکر اونکو چوما پھر یہ دعا کی

١٠٣٩ خ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا وَيُرْوَى اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَرْحَمُهُمَا فَارْحَمْهُمَا يَعْنِي
الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بخاری مین اسامہ بن زید رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین حسن اور حسین کو چاہتا ہون سو تو بھی
اونکو چاہ اور دوسری روایت یون ہی کہ الٰہی مین مقرران دونون پر رحم کرتا ہون سو
تو بھی ان پر رحم کر ف ان دونون حدیثون مین حسنینؑ کی بڑی عمدہ فضیلت ہی کہ
حضرت نے انکی محبت اور انکی محب کی محبت کی خدا سے دعا کی خدا کی محبت سے
مراد ترحم اور کمال رحمت ہی

١٠٤٠ م عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهِ ١٦

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ كَانَ يَقُولُهُ
إِذَا عَصَفَتْ ____ الرِّيحُ مسلم میں حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ الٰہی میں تجھسے اسکی بھلائی اور اسکے اندر کے بھلائی اور جس واسطے یہ آندھی بھیجی
گیی اوسکی بھلائی مانگتا ہون اور اوسکی برائی اور اوسکے اندر کی برائی اور جس واسطے یہ
بھیجی گیی ہی اوسکی برائی سے پناہ مانگتا ہون یہ دعا حضرت کرتے تھے جب سخت ہوا چلتی تھی

١٠٤١ م ابن مسعود اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتُّقَى وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى
مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تجھسے
ہدایت اور پرہیزگاری اور حرام سے پاکدامنی اور دل کی بے پروائی مانگتا ہون
ف عفاف اور عفت یہ کہ شہوت شرع اور عقل کی تابع ہو جاوے یعنے
بے شرع کے اجازت کسی چیز کی خواہش غلبہ نکرے تو اس سے بہت بہتر اخلاق
پیدا ہوتے ہین جیسے سخاوت اور حیا

خ سعد بن ابی وقاص اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ
وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ بخاری میں سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہون بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہون بزدلی اور
نامردی سے اور پناہ مانگتا ہون بُری لذت بھری زیست سے اور پناہ مانگتا ہون دجال
کے فتنہ فساد سے اور پناہ مانگتا ہون قبر کے عذاب سے ف نکمی عمر یعنے
پیری سے اسواسطے پناہ مانگی کہ اوس وقت آدمی کے ہاتھ پانو کچھ نہین ہو سکتے نہین
نہ عقل ٹھکانے رہتی ہی تو گویا آدمی دیوار بن جاتا ہی

١٠٤٣ ق انس اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ كَانَ يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ
بخاری اور مسلم میں انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پنا

مانگتا ہون دیو بہوت اور بہوتنیون سے کے شر سے یہ دعا حضرت پاخانے مین داخل ہوتے فرماتے ف پاخانے مین خدا کا نام مذکور نہین ہوتا اسواسطے شیطان وہان رہتے ہین اس سبب سے حضرت نے یہ دعا کی

١٠٤٤ ق ابو سعید و انس اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید اور انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون تشویش اور غم سے اور جان کی ماندگی اور بدن کی کاہلی سے اور بخیلی اور نامردی سے اور قرض کے بوجھ اور مردون کے غلبہ سے ف مردون کا غلبہ یہ کہ بادشاہ ظالم ہو یا جاہلون سے سابقہ پڑے یا کہ شہوت پرستی مردون پر غالب ہو

١٠٤٥ م ابن عمر اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون تیری نعمت کے زوال سے اور تیری دی عافیت اور آرام کے پلٹنے سے اور ناگہانی تیرے عذاب سے اور سب تیرے غضب والے کامون سے

١٠٤٦ م عائشة اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مسیح دجال کے فتنہ فساد سے اور تیری پناہ مانگتا ہون زندگی اور موت کے فتنہ سے الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون گناہ اور قرضداری سے ف زندگی کا فتنہ بیماری اور مال اور اولاد کا نقصان یا کثرت مال کی جو خدا سے غافل کرے یا کفر اور گمراہی اور موت کا فتنہ اوس وقت کی شدت اور دہشت یا معاذ اللہ خاتمہ بد ہونا۔

۱۴۷ ۲۰ هر انسٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَّا یُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ
مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی مین تیری پناہ مانگتا ہون اوس
علم سے جو فایدہ نکرے اور اوس دل سے جو تیرے حضور مین نہ جھکے اور اوس دعا سے
جو نہ سنی جاوے یعنی قبول نہو اور اوس جی سے جسکو آسودگی نہو یعنی لالچی ہو
قلیل پر قناعت نکرے ف علم غیر نافع یعنی علم بے عمل اور جسکی شرع مین اجازت
نہو جیسے سحر اور نجوم اور رمل اور جفر اور جو آخرت مین کام نہ آوے بلکہ ضرر کرے
جیسے یونانی حکمت کا علم اور علم نافع وہ ہی جو دنیا مین یا آخرت مین یا دونوں مین فایدہ
کرے صرف دنیا کا فایدہ علم طب اور علم حساب مین اور صرف آخرت کا فایدہ علم
معرفت اور علم سلوک اور علم اخلاق مین اور دنیا اور آخرت دونوں کا فایدہ شریعت کے
علوم مین اور جو علم کہ نہ نفع کرے نہ ضرر جیسے حاجت سے زیادہ علم حساب اور
علم لغت مین زیادہ دخل پیدا کرنا

۱۴۸ ۲۱ هر عائشۃ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ
وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰی وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ
شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ الہی مین پناہ مانگتا ہون دوزخ کے فتنہ او دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے
فتنہ اور قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مالداری کے فتنہ کی برائی سے اور
محتاجی کے فتنہ کی برائی سے اور تیری پناہ مانگتا ہون مسیح دجال کے فتنہ کی برائی سے
ف مالداری کا فتنہ غفلت اور غرور اور بخل اور محتاجی کا فتنہ مالدارون پر حسد کرنا
اور اون کے مال مین طمع کرنا اور اپنے مقسوم پر نہ راضی ہونا اور مال کی طلب مین حرام
کامون کو اختیار کرنا

۱۴۹ ۲۲ ف ابوبکرٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ
بخاری اور مسلم نے ابوبکر صدیق رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی مینی اپنی جان پر
ستم کیا بہت سا ستم اور گناہونکو نہین بخشتا سوای تیرے سو بخش دے مجھکو اپنے
پاس کی مغفرت سے اور مجھپر رحم کر البتہ تو ہی بڑا بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے
ف ابوبکر سے روایت ہی کہ مینے کہا کہ یا حضرت مجھکو کوئی دعا بتلائیے
جسکو مین اپنی نماز مین پڑھا کرون تب حضرت نے مجھکو یہ دعا بتلائی التحیات اور درود کے
بعد اسکو پڑھنا چاہیے

1050 البراء بن عازب اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَوَّلُ مَنْ اَحْیَا اَمْرَکَ اِذْ اَمَاتُوْہُ قَالَہٗ حِیْنَ مُرَّ
عَلَیْہِ بِیَھُوْدِیٍّ مُحَمَّمٍ مَّجْلُوْدٍ ثُمَّ اَمَرَ بِہٖ فَرُجِمَ مسلم مین براء بن عازب رضؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین پہلا شخص ہون جسنے تیرے حکم کو جلایا جب کہ وے
اوسکو مار چکے تھے یعنے جس وقت مین کہ یہود نے سنگساری کا حکم
موقوف کر دیا تھا سو اول مجھی سے اوسکی رواج ہوئی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا
جب کہ حضرت کے سامنے کوڑون سے مارا ہوا روسیاہ یہودی نکلا پھر حضرت نے
اوسکو حکم کیا تو سنگسار ہوا **ف** حضرت کے سامنے کالا منھ یہودی جس پر
کوڑون کی مار پڑی تھی نکلا حضرت نے یہودیون سے پوچھا کہ تمہاری کتاب مین
حرام کاری کی یہی حد ہی یہی سزا ہی یہودیون نے کہا ہان یہی حکم ہی تب حضرت نے
اونکے ایک عالم کو بلایا جسکا ابن صوریا نام تھا اور اوس سے فرمایا کہ مین تجھکو اوس خدا کی قسم
دلاتا ہون جسنے موسیٰ پر توریت اتاری کیا تمہاری کتاب مین زانی کی یہی سزا ہی
کہ کوڑے سے مار ڈالیے اور کالا منھ کر دیجئے اوسنے کہا نہین یہ سزا نہین اگر تو مجھکو ایسی
بڑی قسم نہ دلاتا تو مین ہرگز حقیقت حال نہ بتلاتا حرام کاری کی سزا توریت مین سنگساری
ہی لیکن جب زنا کی ہمارے اشراف لوگون مین کثرت ہوئی تو ہمارا یہ معمول تھا کہ

ہم رئیس اور شریف کو اگر حرام کاری مین پکڑتے تو چھوڑ دیتے اور اگر غریب اور کمینے کو
پکڑتے تو اوسکو سنگسار کرتے پھر ہمنے آپسمین صلاح کی کہ لاؤ ایک چیز مقرر کر لیوین
کہ شریف اور کمینے پر برابر کیا کرین تو یہی صلاح ٹھہری کہ سنگساری کے عیوض کوڑے لگی
مار اور منھہ کالا کر دینا ہوا کرے پھر یہودیون نے حضرت سے تخفیف چاہی یعنے
سنگساری نہو حضرت نے اونکی بات پر کچھہ دھیان نکیا اور اوسکو سنگسار کروایا
پھر یہ حدیث فرمائی اور دوسری روایت یون ہی کہ جب یہودیون نے سنگساری کے
حکم کی انکار کی تو عبداللہ بن سلام نے حضرت سے کہا کہ توریت مین سنگساری کا
حکم ہی پھر توریت منگوائی تو یہودیون نے سنگساری کی آیت پر ہاتھہ رکھہ دیا عبداللہ
بن سلام نے اونکا ہاتھہ اوٹھاکر اوس آیت کو پڑھہ دیا پھر حضرت نے اوسکو سنگسار کروایا

١٠٥١ م اَبُوهُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِي هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا
وَاُمَّهُ اِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحَبِّبْ اِلَيْهِمَا الْمُؤْمِنِيْنَ

مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی ہدایت کر ابوہریرہ کی
ماکو الہی اپنے اس بندے کو اور اسکی ماکو پیارا کر دے اپنے ایماندار بندون کے
نزدیک اور ایماندارون کو ان دونون کے نزدیک پیارا کردے **ف** مصابیح مین
ابوہریرہ سے روایت ہی کہ میری ما مشرک تھی مین اوس سے کہا کرتا تھا کہ تو مسلمان
ہو جا سو اوسنے ایکبار حضرت کے حق مین ایسی بے ادبی کی کہ مجھکو نہایت بری معلوم
ہوئی سو مین حضرت کی خدمت مین روتا آیا اور مینے کہا کہ یا حضرت میری ما کے واسطے
دعا کیجئے کہ خدا اوسکو ہدایت کرے تب حضرت نے یہ دعا کی تو مین حضرت کی اس دعا سے
خوشی ہو کر نکلا جب مین اپنے گھر کے دروازے پہنچا اور میری ما نے میری جوتیون
کی چپ چپ سنی تو کہا اے ابوہریرہ کھڑا رہ اور مینے پانی کی آواز سنی سو اوسنے غسل کر کے
جلد ہی سے کپڑے پہن کے دروازہ کھولا اور یون کہا کہ اے ابوہریرہ اَشْهَدُ اَنْ

کرے خدا اوسکو گلا ڈالے جیسے نمک پانی مین گلتا ہی **ف** مد پیمانہ ہی صاع کی چوتھائی تخمینًا بقدر تین پاو کے

۱۰۵۵ **م** ابُوْهُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ كَانَ يَقُوْلُهُ اِذَا اَخَذَ اَوَّلَ الثَّمَرِ ثُمَّ يَدْعُوْ اَصْغَرَ وَلِيْدٍ لَهُ فَيُعْطِيْهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ مسلم مین ابوہریرہ رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی ہمکو برکت دے ہمارے پھل مین اور برکت دے ہمکو ہمارے مدینے مین اور برکت دے ہمکو ہمارے صاع مین اور برکت دے ہمکو ہمارے مُد مین الہی مقرر ابراہیم علیہ السلام تیرا بندہ اور تیرا دوست اور تیرا پیغمبر ہی اور البتہ اوسنے تجھسے مکے کے واسطے دعا کی تھی اور مین تجھسے مدینے کے واسطے دعا کرتا ہون مثل اوسکے جو ابراہیم نے مکے کے واسطے دعا کی اور اوسکے برابر اسکے ساتھ اور بھی یعنی مکے کی دونی برکت مدینے مین چاہتا ہون حضرت یہ دعا کرتے جب پہلا پھل پاتے تھے اور اپنے اہلبیت کے چھوٹے لڑکے کو بلاتے پھر اوسکو وہ پھل دیتے **ف** صاع اور مُد کی برکت سے مراد اناج کی برکت ہی حضرت ابراہیم نے مکے کے پھلونکی برکت کی دعا کی تھی اسواسطے کہ وہان اناج نہین ہوتا تھا اور حضرت نے مدینے کے پھل اور اناج دونون کی دعا کی اسواسطے کہ وہان دونون چیزین ہوتی ہین سنت ہی کہ نیا پھل چھوٹے لڑکے کو دیوے اسواسطے کہ نئی چیز نئے شخص کو دینا مناسب ہی

۱۰۵۶ **خ** اِبْنُ عُمَرَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی برکت دے ہمکو ہمارے شام مین الہی برکت دے ہمکو ہمارے یمن مین **ف** پوری روایت یون ہی کہ لوگون نے کہا کہ ہمارے نجد کے واسطے برکت کی دعا کیجئے حضرت نے دوبار جواب نہ دیا

تیسری بار فرمایا کہ وہین تو زلزلے اور فسادہین اور وہین سے شیطان کا سینگ یعنے
سورج نکلتا ہی شام کا ملک مکے مدینے سے اُتر کی طرف ہی اور یمن دکھن کی طرف
اور نجد کا ملک پورب کی طرف کو ہی شام کو اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ وہ پیغمبرون کی
زمین ہی اور یمن کو اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ مکہ تہامہ کی زمین ہی اور تہامہ یمن سے متعلق
۱۰۵۷ م عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ بُسْرٍ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ
وَجَاءَ بِلَا بِیْہِ بُسْرٍ مسلم مین عبداللہ بن بُسر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
الٰہی برکت کر اونکے واسطے اوسمین جو تو نے اونکو دیا اور بخش دے اونکو اور رحم کر
اون پر یہ دعا حضرت نے عبداللہ کے باپ کے واسطے کی جنکا بُسر نام ہی
ف عبداللہ بن بُسر رضی سے روایت ہی کہ حضرت ہمارے گھر تشریف لائے اور کھانا
اور کھجور کھائے اور شربت پیا باقی شربت داہنی طرف والے آدمی کو دیا پھر حضرت
سوار ہوئے تو میرے باپ نے باگ پکڑ کے دعا طلب کی تب حضرت نے یہ دعا کی
۱۰۵۸ خ اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَحْیٰی وَبِاسْمِكَ اَمُوْتُ كَانَ یَقُوْلُ اِذَا اَخَذَ
مَضْجَعَہٗ وَاِذَا اسْتَیْقَظَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا
بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ بخاری مین برا ابن عازب سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ الٰہی تیرے نام سے جیتا ہون اور تیرے نام پر مرونگا یہ حضرت دعا کرتے تھے
جب سونے کے واسطے لیٹتے تھے اور جب جاگتے تھے تو یہ فرماتے تھے کہ شکر ہی
خدا کو جسنے ہمکو جلایا بعد ہماری موت کے اور اوسی کی طرف جی اوٹھنا ہی یعنے قیامت
مین ف نیند کو موت اسواسطے فرمایا کہ جیسے موت سے عقل اور حواس نہین
رہتے ویسے ہی نیند مین بھی نہین رہتے پھر اسکے بعد قیامت کا جی اوٹھنا اسواسطے
حضرت نے ذکر کیا کہ جاگنا قیامت کی زندگی کی مثال ہی یعنے جیسے نیند کے بعد
جاگتے ہین اوسی طرح موت کے بعد قیامت مین زندہ ہونگے

ف أَبُو هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ ١٠٥٩
بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ
اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ. بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی فرق ڈال دیے میرے اور میرے گناہون کے
درمیان جیسے تو نے فرق ڈالا ہی مشرق اور مغرب مین الہی چھانٹ ڈال مجھکو گناہون سے
جیسے سفید کپڑا چھانٹا جاتا ہی میل سے الہی دہو ڈال میرے گناہون کو پانی اور برف
اور اولے سے یعنے طرح طرح کی مغفرت کر

ف جَرِيْرٌ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا دَعَا بِهِ لَهُ حِيْنَ شَكَى ١٠٦٠
اِلَيْهِ اَنَّهُ لَا يَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ. بخاری اور مسلم مین جریر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ الہی ٹھہرا دے اوسکو گھوڑے پر اور کر دے اوسکو ہدایت کرنے والا اور
راہ یاب یہ دعا حضرت نے جریر کے لیے کی جب کہ اوسنے شکایت کی کہ مین
گھوڑے پر نہین جم سکتا ف جریر سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھکو ایک
بتخانہ توڑنے کو بھیجا مینے کہا کہ مین گھوڑون پر نہین ٹھہر سکتا تب حضرت نے میرے سینہ پر
اپنا ہاتھ ملا پھر یہ دعا کی تو شہسوار ہو گئے

ف عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ اَللّٰهُمَّ صَحِّحْهَا ١٠٦١
وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّهَا وَصَاعِهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی ہمارے
نزدیک مدینے کو پیارا کر جیسے ہمکو مکے کی محبت ہی یا اوس سے بھی زیادہ الہی
اور چنگا کر دے مدینے کو یعنے مدینے کی آب و ہوا کو درست کر دے اور برکت
کر ہمارے لیے اوسکے مُد اور اوسکے صاع مین اور لیجا اوسکی تپ کو سو ڈال دے
اوسکو جحفہ مین ف مصابیح مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ جب حضرت

سے مکے سے ہجرت کرکے مدینے مین آئے تو ابوبکر صدیق اور بلال تپ سے کے مرض مین بیمار
ہوئے اور بلال مکے کے جانے کے اشتیاق مین شعرین پڑہنے لگے تو یہ
حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ دعا کی آب وہوا مدینے کی بہت خراب تھی
اکثر وبائی تپ ہوا کرتی تھی حضرت کی دعا سے وہ بلا دفع ہوئی جحفہ مدینے سے چھہ کوس
ایک مکان ہی وہان یہود رہتے تھے مدینے کی بیماری حضرت کی دعا سے وہان جاتی رہی

۱۰۶۲ ف انس اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ الٰہی ہمارے آس پاس مینہہ برسے ہم پر نہ برسے ف اسکا قصہ اسی باب مین
ہوچکا کہ اول حضرت نے مینہہ کی دعا کی جب سات روز کی جھڑی لگی تب یہ دعا فرمائی

۱۰۶۳ م ابوہریرۃ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا
وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوْذُبِكَ
مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ
فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ
شَيْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ الٰہی ای آسمانون کے رب اور ای زمین کے رب ای بڑے عرش کے رب ہمارا
رب اور ہر چیز کا رب اگانے والا دانے اور گٹھلی کا چیر کے اور اُتارنے والا توریت
اور انجیل اور قرآن کا مین تیری پناہ مانگتا ہون ہر ایک چیز کی برائی سے ہر ایک چیز کی چوٹی کا تو
پکڑنے والا ہی یعنے ہر چیز تیرے قابو مین ہی الٰہی تو ہی پہلا ہی تو کوئی چیز تجھسے پہلے نہین
اور تو ہی پچھلا ہی تو کوئی چیز تیرے بعد نہین اور تو ہی کھلا ہی تو کوئی چیز تجھسے بڑہ کے کھلی
نہین اور تو ہی چھپا ہی تو کوئی چیز تجھسے ورے پوشیدہ تر نہین ادا کر ہمسے قرض کو
اور بچادے ہمکو محتاجی سے ف دانا اور گٹھلی جمنے کے وقت اوپر اور
نیچے سے پھٹ جاتی ہی اوپر کی طرف سے درخت بلند ہوتا ہی اور نیچے سے جڑ نکلکو

گھستی ہی یہ جو فرمایا کہ اول اور آخر خدا ہی ہے یعنی نہ اوسکی ابتدا ہی نہ انتہا اور مخلوقات کی ابتدا
بھی ہی اور انتہا بھی اول عدم تھا اور آخر فنا ہی خدا ظاہر ہی یعنی قدرت کی نشانیوں سے
کہ تمام عالم اوسکا قائل ہی عالم ہو یا جاہل اور باطن ہی یعنی ذات کی حقیقت سے
کہ تمام جہان اوسمین پریشان ہی جیسے نادان اوسمین حیران ہی اوس سے زیادہ نردانا سرگردان ہے

۱۰۶۴ ۲۴ عائشۃ اللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ فِیْمَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ اِھْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ
فِیْہِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِکَ اِنَّکَ تَھْدِیْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ
مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اے جبرئیل اور میکائیل
اور اسرافیل کے رب اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے اے چھپے
اور کھلے کے جاننے والے تو ہی اپنے بندوں مین جھگڑا فیصل کریگا جسمین وے
بہوت پہٹک ڈال رہے ہین اپنے حکم سے مجکو حق دین کی ہدایت کر جسمین
اختلاف پڑا ہی مقرر تو ہی ہدایت کرتا ہی جسکو چاہتا ہی سیدہی راہ کی طرف

۱۰۶۵ ۲۵ ف ابن عباس اللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ (دعا وقت تہجد)
فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ
مَلِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَلِقَاءُکَ
حَقٌّ وَقَوْلُکَ حَقٌّ وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَۃُ
حَقٌّ اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ
خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ
وَمَا اَعْلَنْتُ وَیُرْوٰی بَعْدَ ذٰلِکَ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ
الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَوْ لَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ یَتَھَجَّدُ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اے ہمارے

رب تجھی کو حمد ہی تو ہی اسمانون اور زمین کا تھامنے والا ہی اور جو اسکے درمیان سے ہے
اور تجھی کو شکر ہی تو ہی آسمانون اور زمین اور اسکے درمیان والون کی رونق ہے
اور تیری ہی واسطے شکر ہی تو ہی آسمانون اور زمین اور اُسکے درمیان والون کا بادشاہ ہے
اور تیرے ہی واسطے شکر ہی تو سچ مچ ہی اور تیرا وعدہ سچ مچ ہی اور تیرا ملنا سچ ہے
اور تیرا قول حق ہی اور بہشت حق ہی اور دوزخ حق ہی اور پیغمبر حق ہین اور محمدؐ حق ہے
اور قیامت حق ہی یعنے یے سب چیزین سچ مچ ہین انمین کچھہ شک نہین الٰہی مین تیرا
تابعدار ہوا اور تیرا مین ایمان لایا اور تجھہ پر مینے بھروسا کیا اور تیری طرف مینے رجوع
کی اور تیری مدد سے مین جھگڑتا ہون اور تیری ہی طرف مین جھگڑا رجوع کرتا ہون کہ تو
فیصل کرے سو بخش دے مجھکو جو کہ مینے آگے کیا اور جو پیچھے ڈالا اور جسکو مینے چھپایا
اور جو ظاہر کیا اور بعد اسکے روایت ہی کہ یہ فرماتے تھے اور اوس گناہ کو بخش
جسکو تو مجھسے زیادہ تر واقف ہی تو ہی آگے کرتا ہی جسکو چاہتا ہی اور تو ہی پیچھے
ڈالتا ہی جسکو چاہتا ہی کوئی عبادت کے لایق نہین سوا تیرے راوی کو شک ہی
کہ حضرت نے لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ یا لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا غَیْرُکَ فرمایا لیکن مطلب دونون کا ایک ہی یہ دعا
حضرت پڑھتے تھے جب کہ رات کو اوٹھتے تھے تہجد کی نماز پڑھنے کو

م ابُوْسَعِیْدٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ [illegible]
شَیْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاۤءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا
اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ
اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اے ہمارے رب تیری ہی واسطے تعریف ہی آسمانون
اور زمین کی برابر اور بعد اسکے جو چیز تیری خواہش مین ہوا وسکے برابر ہی بڑائی اور
تعریف کے لایق جو بندے نے کہا تیری تعریف مین سوا وسکا تو لایق ہی اور ہم سب

تیرے بندے ہیں الٰہی کوئی روکنے والا نہیں تیری دی چیز کو اور کوئی دینے والا نہیں تیری روکی چیز کو اور تیرے روبرو نصیبے والے مالدار کو اوسکا نصیبہ اور مال کچھ فایدہ نہیں کرتا یعنے بدون عبادت اور عاجزی کے مالداری قیامت کو کچھ کام نہ آویگی یہ حضرت فرماتے تھے جب رکوع سے سر اوٹھا کر کھڑے ہوتے تھے **ف** یہ دعا حنفی مذہب میں نفل نماز میں پڑہیے فرض میں نہیں

۱۰۶۷ **م** اَبُوْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیُّ اَللّٰهُمَّ صُبَّ الْخَیْرَ عَلَیْهِمَا صَبًّا وَلَا تَجْعَلْ عَیْشَهُمَا كَدًّا دُعَاءٌ لِجُلَیْبِیبٍ وَامْرَاَتِهٖ مسلم میں ابو برزہ اسلمی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی ڈال دے ان پر مال کو ڈالنا اور نہ کر انکی زندگی اور گذران کو تنگ اور سخت یہ دعا حضرت نے جلیبیب اور اوسکی جورو کے حق میں کی **ف** یہ جورو خاوند نہایت محتاج تھے اسواسطے حضرت نے اونکے واسطے فراغت کی دعا کی

۱۰۶۸ **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ اَوْفٰی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰۤی اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰی بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن ابی اوفی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی رحم کر ابی اوفی کے لوگوں پر **ف** جب یہ آیت اُتری کہ ای محمد لوگوں کے مالوں سے زکوۃ لے اور اونکے واسطے دعا مانگ تو عبد اللہ بن ابی اوفی زکوۃ لائے تو حضرت نے اونکے حق میں یہ دعا کی

۱۰۶۹ **ق** اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ عَلَی الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِیَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ دُعَاءٌ بِهٖ حِیْنَ اسْتَسْقٰی فَقِیْلَ لَهٗ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ یُمْسِكْهَا عَنَّا بخاری اور مسلم میں انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی پانی برسے ٹیلوں پر اور پہاڑیوں پر اور نالوں کے اندر اور درخت جمنے کے مکانوں پر یہ حضرت نے دعا کی جب کہ اول مینہہ مانگا تھا پھر حضرت سے یوں کہا کہ پانی کی کثرت سے جانور مر گئے اور راہیں بند ہو گئیں خدا سے دعا کیجئے کہ ہم سے

منہہ کو بر رو سینہ کے **عن** اسکا پورا قصہ اسی باب مین ہو چکا

ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ قَالَهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِاَبِيْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَاُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَذَكَرَ السَّابِعَ وَلَمْ اَحْفَظْهُ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَالَّذِيْ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ لَقَدْ رَاَيْتُ الَّذِيْنَ سَمّٰى صَرْعٰى ثُمَّ سُحِبُوْا اِلَى الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ قَالَ الصَّغَانِيُّ مُؤَلِّفُ هٰذَا الْكِتَابِ السَّابِعُ هُوَ عُمَارَةُ بْنُ الْوَلِيْدِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الہی پکڑ لے قریش کو یہ حضرت نے تین بار کہا پھر فرمایا الہی پکڑ لے ابی جہل بن ہشام کو اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو اور ولید بن عتبہ کو اور امیہ بن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط کو راوی کہتا ہی کہ حضرت نے ساتوین شخص کو بھی ذکر کیا تھا پر مجکو یاد نہین رہا عبداللہ بن مسعود نے کہا قسم ہی اوسکی جسنے محمد کو سچا پیغمبر کیا کہ جنکا حضرت نے نام لیا تھا مقرر مینے اونکی پڑی لاشین دیکہین پھر وے کہینچ کر کوئین مین ڈالے گئے یعنے بدر کے کوئین مین صغانی اس کتاب کے جمع کرنے والے نے کہا کہ وہ ساتوان شخص جسکو راوی بہول گیا عمارہ بن ولید ہی **ف** روایت ہی کہ حضرت مکے مین کعبے کے سامنے نماز پڑہتے تھے ابوجہل اور کفار قریش وہان بیٹھے تھے جب حضرت سجدے مین گئے تو اون ناپاکون نے اونٹ کی اوجھڑی حضرت کے مونڈہے پر دونون شانون کے درمیان رکہہ دی اور ہنسنے لگے اور ایک دوسرے پر حوالہ کرنے لگے کہ فلانے شخص نے یہ حرکت کی ہی دوسرا کہتا تھا کہ نہین فلانے نے کی اور حضرت اوسی طرح سجدے مین رہے فاطمہ زہرا رضنے جب یہ سنا تو گہبرائی ہوئی آکر حضرت کے پیٹہ سے اوسکو اوتارا تب حضرت نے اونکو یہ بد دعا دی اول کل قریش کو ذکر کیا پہر بڑے بڑے سرگروہون کا مفصل نام لیا چنانچہ سب لوگ جنگ بدر

مین مارے گئے اور کوئین مین ڈالے گئے لیکن اُمیّہ بن خلف حضرت کے ہاتھ سے
زخمی ہوکر مکے مین جاکر مر گیا اور یہ جو مصنف نے کہا کہ سنا تو ان شخص عمارہ بن ولید ہی
یہ بات خوب نہین بنتی اسواسطے کہ کہتے ہین کہ عمارہ کی موت حبش کے ملک مین ہوئی واللہ اعلم

۱۰۷۱ ف ابن عباس اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ زاد ابو مسعود وَعَلِّمْهُ التَّاوِيْلَ دعا له
لما وضع له وضوءه بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی اوسکو دین مین فہم اور بوجھ دے ابو مسعود محدث نے
اتنی روایت اور زیادہ کی کہ اور اوسکو قرآن اور حدیث کا ایر پھیر سکھا دے یہ دعا حضرت نے
عبداللہ بن عباس کے واسطے کی جب کہ اونہون نے حضرت کے واسطے وضو کرنیکا
پانی رکھ دیا ف اسی دعا کی برکت سے عبداللہ بن عباس بڑے عالم ہوئے
چنانچہ قرآن کی تفسیر کی اکثر اونہین سے روایت ہی ابو مسعود اوس محدث کا نام ہی
جسنے مستدرک کتاب جمع کی

۱۰۷۲ ف انس اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ
بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی سچی زندگی نہین مگر
آخرت کی زندگی سو بخش دے انصار اور مہاجرین کو ف جنگ خندق مین مہاجرین
اور انصار مدینے کے گرد خندق کھودتے تھے اور یہ کہتے تھے نَحْنُ الَّذِيْنَ
بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا یعنے ہم نے محمد سے بیعت کی جہاد پر ہمیشہ
جب تک ہم زندہ رہین گے تب حضرت نے اون کے جواب مین یہ دعا فرمائی
یعنے دنیا کی زندگی کچھ حقیقت نہین زندہ گی ہی اور آخرت کی تو الہی انکی مغفرت کر تو
وہانکی زندگی کا لطف اوٹھا دین

۱۰۷۳ م عبد اللّٰه بن عمرو اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ مسلم مین
عبداللہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی ای دلون کے پھیرنے والے

پھیر لے ہمارے دلونکو اپنی طاعت پر

ف عبد اللہ بن ابی اوفیٰ اللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ سَرِیْعَ الْحِسَابِ اِھْزِمِ الْاَحْزَابَ ۱۰۷۴
اللّٰھُمَّ اھْزِمْھُمْ وَزَلْزِلْھُمْ دُعَاءُہٗ عَلَی الْاَحْزَابِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن ابی اوفیٰ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ای اُتارنے والے کتاب کے اور جلد
حساب کرنے والے بھگا دے کفار کے گروہون کو الٰہی اونکو شکست دے اور اونکو
ڈگا دے یہ دعا حضرت نے کفار کے گروہون پر کی **ف** جنگ خندق اور
جنگ احزاب مین کفار نے مدینہ گھیر لیا تھا حضرت کی دعا سے نہایت سرد ہوا
چلی کفار گھبرا کے بھاگ گئے

م عائشہؓ اللّٰھُمَّ مَنْ وَلِیَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِیْ شَیْئًا فَشَقَّ عَلَیْھِمْ فَاشْقُقْ عَلَیْہِ وَمَنْ ۱۰۷۵
وَلِیَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِیْ شَیْئًا فَرَفَقَ بِھِمْ فَارْفُقْ بِہٖ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ الٰہی جو حاکم ہو میری امت پر کسی کام کا پھر اون پر سختی ڈالے تو اوسپر تو سختی ڈال
اور جو حاکم ہو میری امت پر کسی کام سے پھر اوسنے نرمی کرے تو الٰہی تو بھی اوسپر
نرمی کر **ف** مسلمانون کے حاکم کو لازم ہی کہ ظلم نکرے تنگ نہ پکڑے حضرت کی
اس بد دعا سے ڈرے بلکہ آسانی اور نرمی کرے تو خدا اوس سے نرمی کرے

م جابرؓ اللّٰھُمَّ وَلِیَدَیْہِ فَاغْفِرْ یَعْنِیْ رَجُلًا مِنْ دَوْسٍ ھَاجَرَ مَعَ الطُّفَیْلِ بْنِ عَمْرِو ۱۰۷۶
الدَّوْسِیِّ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَاجْتَوَاھَا فَاَخَذَ مَشَاقِصَ فَقَطَعَ بِھَا بَرَاجِمَہٗ فَمَاتَ مسلم مین
جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اور اوسکے دونون ہاتھونکو بھی بخش دے
یعنے اوس مرد کی مغفرت ہو جو دوس کی قوم سے تھا طفیل بن عمرو الدوسی کے ساتھ
مدینے مین ہجرت کر آیا تھا سو وہان کی ہوا اوسکو ناموافق پڑی تو اوسنے جوڑ کی نسیون
اپنی انگلیون کے درمیان وا لے جوڑ کاٹ ڈالے سو وہ مرگیا **ف** مصابیح مین
جابرؓ سے روایت ہی کہ جب حضرت نے مدینے کی طرف ہجرت کی تو طفیل کے ساتھ

ایک مرد نے بھی ہجرت کی مدینے مین وہ نہایت بیمار ہوگیا اوسنے اضطراب مین اپنی انگلیون کے جوڑ کاٹ ڈالے خون نہ بند ہوا اوسی صدمے سے وہ مرگیا تو طفیل نے اوسکو خواب مین دیکھا کہ سارا بدن اوسکا اچھا ہی مگر ہاتھون کو اپنے چھپائے ہے طفیل نے پوچھا کہ تیرے رب نے تیرے ساتھہ کیا سلوک کیا اوسنے کہا کہ ہجرت کی برکت سے میری مغفرت کی طفیل نے کہا کہ اپنے ہاتھہ تو کیون لپیٹے ہی اوسنے جواب دیا کہ یہ حکم ہوا کہ ہم اوسکو نہین سنوارتے جسکو تو نے خود بخود بگاڑا پھر یہ خواب طفیل نے حضرت سے کہا تب حضرت نے اوسکے حق مین یہ دعا فرمائی یعنے الہی جیسے تو نے اوسکے سارے بدن پر کرم کیا ہی تو اوسکے دونون ہاتھون پر بھی کرم کر اس حدیث سے بڑی فضیلت ہجرت کی ثابت ہوئی اوس شخص کو اپنے مارنے کی نیت نہوگی کہ حرام موت ہوتی اضطراب سے یہ حرکت ہوئی ہوگی یا شاید ہلاکی کی نیت ہو مگر ہجرت کی برکت اور حضرت کی دعا سے اوسکی مغفرت ہوگئی

۱۰۷ عن سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَآءِ اَهْلِیْ یَعْنِیْ عَلِیًّا وَ فَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی یہے میرے اہلبیت ہین یعنے علی مرتضی اور فاطمہ زہرا اور حسن اور حسین علیہم السلام

ف جب نجران کے نصاری نے اسلام کی حقیقت مین بہت گفتگو کی تب حضرت کو حکم ہوا کہ مباہلہ کرو یعنے حضرت اور نصاری بد دعا کرین کہ جو باطل دین پر ہو خدا کی لعنت اوسپر پڑے اور اس مضمون کی آیت اُتری کہ ای محمد کہہ دے اونسے کہ آؤ ہم تم بلاوین ہم اپنے بیٹون کو تم اپنے بیٹون کو ہم اپنی عورتون کو تم اپنی عورتون کو ہم اپنے قریبونکو تم اپنے قریبونکو پھر ہم تم خوب گڑگڑا کے دعا کرین اور جھوٹھون پر خدا کی لعنت ڈالین جب یہ آیت اُتری تو صبح کو حضرت نکلے امام حسن کا ہاتھہ پکڑے اور امام حسین کو گود مین لیے اور فاطمہ زہرا حضرت کے پیچھے اور علی مرتضے سب کے پیچھے پھر یہ حدیث فرمائی جب

نصاری نے سبب مباہلہ کے نورانی شکلین دیکھین تو ڈرے اور مباہلہ سے انکار کی اور جزیہ دینا قبول کیا اس حدیث سے بڑا کمال پنجتن پاک کا ثابت ہوا حضرت نے اپنی بی بیون اور اصحاب کو ساتھ نہ لیا اسواسطے کہ ایسے وقت مین اونکے لینے سے نصاری پر حضرت کا رعب نہ پڑتا اور کمال حقیت ثابت نہوتی اسواسطے کہ رفیقون اور بی بیون کا نقصان آدمی پر اتنا گران نہین ہوتا جتنا اولاد کا نقصان گران ہی آوزیہ جو شیعہ اس آیت اور حدیث سے علی مرتضی کی خلافت کی دلیل پکڑتے ہین سو محض بی جوڑ بات ہی اس سے اور خلافت سے کیا مناسبت ہی قرابت اور محبت اور چیز ہی اور خلافت اور چیز اگر صرف قرابت اور حضرت کی محبت خلافت کی شرط ہوتی تو فاطمہ زہرا علی مرتضی پر خلیفہ ہونے مین مقدم تہین حالانکہ یہ کسی کا مذہب نہین

خ عَائِشَةَ اَللّٰهُمَّ هَالَةَ يَعْنِىْ هَالَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ اُخْتَ خَدِيْجَةَ قَالَتْ لَمَّا اسْتَاْذَنَتْ عَلَيْهِ فَعَرَفَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِسْتِيْذَانَ خَدِيْجَةَ

بخاری مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی یہ ہالہ ہی اسکو بخش وہ ہالہ مراد ہی جو خویلد کی بیٹی اور حضرت خدیجہ کی بہن ہی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ ہالہ نے حضرت پاس آنے کی اجازت مانگی تو حضرت نے اوسکی آواز سے حضرت خدیجہ کا اجازت مانگنا یاد کیا اور پہچانا **ف** حضرت خدیجہ کے انتقال کے بعد اونکی بہن ہالہ حضرت کے گھر آئین اور دروازے کہڑے ہو کر حضرت سے اجازت گھر مین آنے کی مانگی حضرت کو اونکی آواز سے حضرت خدیجہ یاد پڑین حضرت غمناک ہوئے پھر یہ حدیث فرمائی

م اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا اَللّٰهُمَّ

اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَسُوْءِ الْکِبَرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ
وَعَذَابٍ فِی الْقَبْرِ کَانَ یَقُوْلُہٗ اِذَا اَمْسٰی وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ مِثْلَ ذٰلِکَ اَیْضًا اَصْبَحْنَا
وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰهِ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے
شام کی اور خدا کے ملک نے شام کی اور خدا ہی کو شکر ہی کوئی بندگی کے لایق نہین
سوائے خدا کے وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین اوسی کا ملک ہی اور اوسی کو تعریف
ہی اور وہ ہر چیز کر سکتا ہی الٰہی مین تجھسے اس رات کی خیریت اور اسکے بعد دنکی خیریت
مانگتا ہون اور تیری پناہ مانگتا ہون اس رات کی برائی اور اس رات کے بعد دن کی
برائی سے الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون سستی اور بیری کی برائی سے الٰہی مین تیری پناہ
دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے یہ حضرت فرماتے تھے شام کے
وقت اور جب صبح ہوتی تھی تو بھی اسیطرح فرماتے تھے مگر امسینا وامسی الملک للہ کے
مقام پر اصبحنا واصبح الملک للہ فرماتے تھے یعنے ہمنے صبح کی اور خدا کے ملک نے صبح کی
۱۰۸۰ عَائِشَۃَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَمِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ قَالَہٗ عِنْدَ الذَّبْحِ
مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نام سے ذبح کرتا ہون الٰہی
اسکو قبول کر محمد کی طرف سے اور محمد کی امت کی طرف سے یہ دعا حضرت قربانی ذبح
کرنے کے وقت فرماتے **ف** حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
ایک مینڈھا سینگ والا جسکے منہہ اور ہاتھہ پانو سیاہ تھے منگوایا پھر فرمایا کہ ای عائشہ
چھری لا اور اوسکو تیز کر پھر حضرت نے چھری لیکر اوسکو ذبح کیا اور یہ فرمایا
۱۰۸۱ **ف** عَائِشَۃَ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَۃُ اَرْضِنَا بِرِیْقَۃِ بَعْضِنَا تَشْفِیْ سَقِیْمَنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا
کَانَ اِذَا اشْتَکَی الْاِنْسَانُ الشَّیْءَ مِنْہُ اَوْکَانَتْ بِہٖ قُرْحَۃٌ اَوْجُرْحٌ قَالَ
بِسَبَّابَتِہٖ بِالْاَرْضِ ثُمَّ رَفَعَھَا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا بسم اللہ یہ مٹی ہی ہماری زمین کی لپٹی ہی ہماری بعضے کے

لعابِ دہن سے چنگا کرتی ہی ہمارے بیمار کو ہمارے رب کے حکم سے حضرت کا
معمول تھا کہ جب کوئی حضرت سے بیماری کی شکایت کرتا یا اوسکے ریم کا زخم ہوتا یا کہیں
گھاؤ ہوتا تو حضرت زمین پر کلمہ کی انگلی لگاتے پھر اوٹھا لیتے اور یہ فرماتے **ف**
لعابِ دہن اور خاک سے شفا ہونا صرف حضرت کی دعا کی برکت سے تھا اسیواسطے
مدینے کی مٹی کو خاکِ شفا کہتے ہین

١٠٩٢ **ف** اِبنِ عَبَّاسٍ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ
الْعَظِیْمِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ
کَانَ یَقُوْلُ عِنْدَ الْکَرْبِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ نہین کوئی بندگی کے لایق سواے خدا کے جو اونچا بڑائی والا صاحبِ
حلم ہی نہین کوئی عبادت کے لایق سواے خدا کے نہین جو بڑے عرش کا مالک ہی نہین کوئی
پرستش کے لایق سواے خدا کے جو آسمانون اور زمین کا رب ہی اور عزت والے عرش کا رب ہی
حضرت اسکو رنج اور کمال سختی مین فرماتے تھے

١٠٩٣ **ف** اَلْمُغِیْرَۃُ بْنُ شُعْبَۃَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ
وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ
مِنْکَ الْجَدُّ کَانَ یَقُوْلُہٗ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ نہین کوئی معبود برحق سواے خدا کے وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین اوسی کا ملک ہی اور
اوسی کو حمد ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی الٰہی کوئی روکنے والا نہین تیری دی چیز کو اور کوئی دینے والا
نہین تیری روکی چیز کو اور تیرے روبرو نصیبے والے کو اوسکا نصیبہ کچھ نفع نہین کرتا اس کو ہر نماز کے بعد فرماتے تھے

١٠٩٤ **ف** جَابِرٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ
شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ
وَحْدَہٗ قَالَہٗ عَلَی الصَّفَا بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی

بندگی کے سزاوار نہیں خدا کے سوائے وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہیں اوسی کا ملک ہی اور اوسیکو حمد اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نہیں کوئی بندگی کے لایق خدا کے سوائے وہ اکیلا ہی پورا کیا اوسنے اپنے وعدیکو اور مدد کی اپنے بندیکی یعنے حضرت کی اور تنہا اوسی نے احزاب کو یعنے کفار کے گروہونکو شکست دی یہ حضرت نے صفا پر فرمایا **ف** جب مکہ فتح ہوا تب حضرت نے صفا پہاڑ پر اپنی فتح اور مدد کا یہ شکر ادا کیا

ف عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ كَانَ يُهَلِّلُ بِهِنَّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی معبود برحق نہین سوائے خدا کے وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین اوسکا ملک ہی اور اوسی کو تعریف ہی اور وہ ہر چیز کر سکتا ہی نہین جنبش گناہ سے اور نہ طاقت بندگی پر مگر خدا کی توفیق سے نہین کوئی معبود برحق سوائے خدا کے اور ہم کسیکی بندگی نہین کرتے سوائے اوسکے اوسیکی نعمت ہی اور اوسی کا فضل اور اوسی کو عمدہ تعریف ہی سوائے خدا کے کوئی بندگی کے لایق نہین ہمارا تو یہ حال ہی کہ ہم دین کو صرف اوسی کے واسطے خالص کر چکے اگرچہ کافرون کو یہ برا لگے یہ کلمہ حضرت پڑھتے تھے ہر ایک نماز کے بعد

ف اِبْنُ عُمَرَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ كَانَ يُلَبِّيْ بِهٰذِهِ التَّلْبِيَةِ فِيْ حَجَّةٍ وَعُمْرَتِهٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بار بار حاضر ہون تیری خدمت مین الہی حاضر ہون خدمت ہون کوئی تیرا شریک نہین مین خدمت مین حاضر ہون مقرر حمد اور نعمت اور ملک تیرے ہی واسطے خاص ہی کوئی تیرا شریک نہین حضرت کا معمول تھا کہ اپنے حج اور عمرے مین یہی تلبیہ فرماتے تھے **ف** تلبیہ اوس ذکر کو کہتے ہین جو احرام باندہنے کے وقت لبیک کی لفظ ملا کر کہتے ہین حضرت

اس ذکر کو احرام باندھنے کے بعد ہر ایک نماز کے پیچھے اور اونچے نیچے پر چڑھتے اترتے اور لوگوں کے ملنے کے وقت فرماتے سب روایتوں مین یہ تلبیہ متفق علیہ ہی اسمین اختلاف نہین امام اعظم کے نزدیک اس سے کم کرنا درست نہین اسپر اگر کچھہ زیادہ کرے تو مضائقہ نہین لبیک عرب مین پکارنے کے جواب مین کہتے ہین جیسے ہند مین جی بولتے ہین بعد کعبہ بنانے کے حضرت ابراہیم کو حکم ہوا تھا کہ تم سب لوگون کو قیامت تک حج کے واسطے پکارو چنانچہ اونہون نے پکارا تھا تو حاجیون کا یہ لبیک کہنا اوسی پکارنے کا جواب ہی

۱۰۸۷ م أَنَسٌ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا حاضر ہون تیری خدمت مین عمرے اور حج کی نیت کرتا ہون ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت نے حجۃ الوداع مین حج اور عمرے کے ساتھہ نیت کی اسکو قران کہتے ہین یعنے ایک احرام سے حج اور عمرہ ادا کرنا اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا کہ قران افضل ہی تمتع اور افراد سے تمتع یہ کہ اول احرام عمرے کا کرے پھر عمرہ ادا کرے احرام اتارے پھر آٹھوین تاریخ حج کے واسطے دوسرا احرام باندھے اور افراد یہ کہ صرف حج کے واسطے احرام باندھے عمرہ نہ کرے بدون حج کئے احرام نہ اتارے ۵

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى الْاِتْمَامِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْكِرَامِ ۵

مثنوی

شکر کہ انجام کو پہنچی کتاب ... علم احادیث کی لبّ لباب
جو کہ مطالب سے تھی اوج فلک ... ترجمے سے آئے اتر ارض تک
یعنے کہ اردو کی پہن کر قبا ... شاہد تازی ہوا جلوہ نما
گنج خفی دست بدست آگیا ... کیا ہی ہوا راز نہان برملا
دوستو اب اسکا ادا حق کرو ... خلق کو سمجھاؤ خود اسکو پڑھو
اسکو نہ جزدان مین رکھہ چھوڑ رو ... ہان کہین ایسا نہ ستم کیجیو
پیرو سنت ہی کا رہیو سجان ... دل مین نہ بدعات کو دینا مکان